ذخیرہ
لاہور پاکستان

یا ارحم الراحمین

خلافت فاروق اعظم

یعنی

حصہ سوم شمس التواریخ

مشعر حالات فتوحات جناب خلافت مآب زین منبر والمحراب
فاتح عرب و روم و شام قامع ممالک عراق و اعجام مصداق
حدیث ولو کان من بعدی نبی کان عمر امام ہمام شفوق حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در مطبع منبع النور آگرہ باہتمام نصیر الدین احمد طبع شد

سنہ ۱۳۲۴ ہجری

جملہ حقوق محفوظ ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

58824

Marfat.com

فہرست مضامین حصہ سوم کتاب شمس التواریخ

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۲
نظم مشتمل بر حمد و نعت	۵
استخلاف	۶
مجمل ذکر عراق و ایران	۱۰و۱۱
حضرت عمر کا بیعت لینا	۱۲
عراق کیواسطے فوج کی فراہمی	۱۳
مجمل ذکر شام و عزل حضرت خالد بن ولید وتقرر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح	۱۴
فتح دمشق	۱۵
واقعہ فحل بیسان	۱۹
صوبہ طبریہ اور اردن کا فتح ہونا	۲۰و۲۱
جنگ نمارق	۲۴
جنگ کسکر	۲۶
جنگ قس الناطف	۲۸
واقعہ بویب	۳۴
خنافس و سوق بغداد	۴۰
واقعات سنہ ۱۴ھ - ابتداے امر قادسیہ ..	۴۶
حضرت سعد بن وقاص کا تقرر	۴۷

مضمون	صفحہ
قادسیہ میں اسلامی فوج کی ترتیب و جائزہ ..	۵۲
قادسیہ کی جنگ کیلئے رستم کا تقرر	۵۵
حضرت سعد نے یزدگرد کو اسلام لانیکا پیام دیا ..	۵۶
حضرت زہرہ اور رستم کی گفتگو	۶۷
حضرت ربعی اور رستم کی گفتگو	۷۰
حضرت مغیرہ اور رستم کی گفتگو	۷۵
یوم ارماث	۸۰
یوم الاغواث	۸۷
ابو محجن ثقفی کی بہادری	۸۹
یوم عماس	۹۲
لیلۃ الہریر و قتل رستم	۹۶
حضرت عمر کا قاصد عراق کی رکاب کے ساتھ دوڑنا	۱۰۰
کسریٰ کے خزانہ کی مقدار	۱۰۲
معرکہ حیرہ	۱۰۳
بناء بصرہ - ولایت عتبہ بن غزوان ...	۱۰۷
والی فرات کا قید ہونا	۱۰۹
فتح ایلہ	۱۱۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
واقعات ۱۵ھ ۔مرج الروم	۱۱۲
بعلبک	۱۱۴
عین البحر والون سے صلح	۱۲۱
حمص	۱۲۲
رستن وشیزر کا مفتوح ہونا	۱۳۰
حماہ کا فتح ہونا	۱۳۴
معرّۃ	۱۳۵
لاذقیہ	۱۳۷
قلنسرین	۱۳۸
ہرقل کا شام سے بھاگنا	۱۴۲
فتح حلب وانطاکیہ	۱۴۳
خواب کی بحث	۱۷۳
آنحضرتؐ اور حضرت یوسفؑ کے علم تعبیر کا فرق	۱۷۵
حضور پرنور صلعم کے دیدار سے خواب مین مشرف ہونا	۱۷۷
شیطان حضورؐ کی شکل مین آکر دھوکا نہین دے سکتا	
پروردگار عالم کو خواب مین دیکھنا	۱۷۸
غوث اعظم رح کی کرامت	۱۸۰
شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی کے چند واقعات	۱۸۲
یوقنا کا مسلمان ہونا	۱۹۴
فتح اعزاز	۱۹۵
یوقنا کا قید ہوکر لاون کی مدد سے رہائی پانا ..	۱۹۸
انطاکیہ	۲۰۵
حضرت ضرار کی گرفتاری	۲۰۸
قیصر کا واثق کو حضرت عمر کے قتل کیلیئے مدینہ بھیجنا	
اور اوسکا وہان جاکر مسلمان ہوجانا	۲۱۷
حضرت ضرار کا رہائی پانا۔ہرقل کا انطاکیہ سے بھاگنا	۲۲۱
معرہ مصرین کا مفتوح ہونا	۲۲۲
تل غزاز۔یوقنا۔جومہ وغیرہ کی فتح	۲۲۳
بغراس ومرعش کا فتح ہونا	۲۲۴
قیساریہ	۲۲۵
یرموک	۲۲۶
اجنادین	۲۳۴
بیت المقدس	۲۳۵
مسجد اقصیٰ کی بنار	۲۴۰
مجملاً واقعات گذشتہ	۲۴۴
حضرت عمرو بن العاص کا بیت المقدس کیطرف	
بڑھنا	۲۶۳
حضرت عمر کا سفر بیت المقدس کی جانب ..	۲۶۵
اثنار سفر کے چند واقعات	۲۶۷
فتح برس وبابل	۲۷۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ
کوثی اور ساباط کا مفتوح ہونا.....	۲۷۸
واقعات سنہ ۱۶ھ بہرہ شیر کا محاصرہ..	۲۷۹
مدائن..............	۲۸۱
مدائن کی غنیمت کی مقدار........	۲۸۳
جلولاء..............	۲۹۰
تکریت..............	۲۹۴
قرقیسا..............	۲۹۶
واقعات سنہ ۱۷ھ حمص پر رومیوں کی دوبارہ کوشش	۲۹۸
فتح جزیرہ وبعض حصص ارمینیہ......	۳۰۲
فتح قلعہ ماردین..........	۳۱۱
عمود اور ماریہ کا ذکر..........	۳۱۲
فتح رہا وحران...........	۳۲۹
فتح قلعہ راس العین..........	۳۳۶
ملکہ سطار یوان اور شہزادہ یرغون کا ذکر.	۳۳۸
عاصم بن رواحہ کا مسلمان ہونا....	۳۵۸
دارا۔ بیرحا و دیار بکر کی فتح.......	۳۶۸
فتوح میافارقین وآمد........	۳۶۹
عزل حضرت خالد رضی اللہ عنہ مع سوانح عمری	۳۸۲
بحرین کیجانب سے فارس پر چڑھائی....	۴۰۹
فتح اہواز...........	۴۱۲
فتح رامہرمز وتستر.........	۴۱۴
ہرمزان کا قید ہو کر مدینہ آنا.......	۴۱۹
فتح سوس...........	۴۲۰
واقعات سنہ ۱۸ھ قحط وطاعون عمواس..	۴۲۳
حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجمل حالات........	۴۲۹
ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل کے حالات مجملاً.	۴۳۳
سہل بن عمرو القرشی کے مجمل حالات...	۴۳۵
بحث درباب وبار.........	۴۳۶
حضرت عمر کا سفر شام........	۴۴۱
واقعات سنہ ۲۰ھ۔ فتح مصر.......	۴۴۲
حضرت عمرو بن العاص کا اسلام سے پہلے کا ایک واقعہ	۴۴۳
حضرت عمر کا عمرو بن العاص کو مصر روانہ کرنا..	۴۴۸
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شجاعت...	۴۵۱
امرار مصر کا عرب کی دعوت کرنا......	۴۵۲
واقعات سنہ ۲۱ھ۔ فتح اسکندریہ....	۴۵۵
بنار فسطاط..........	۴۵۶
مصر کے دیگر بلاد کا مفتوح ہونا......	۴۶۲ و ۴۶۳
نہاوند۔ عراق عجم.........	۴۶۴
اصفہان کی فتح.........	۴۷۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
فتح دینور وصیمرہ وسیروان	۴۷۷
فتح ہمدان وماہین وغیرہ	۴۷۸
فتح رے	۴۸۰
فتح جرجان وطبرستان	۴۸۱
واجرودا ورابہر کی فتح	۴۸۲
فتح برقہ وطرابلس وغیرہ	۴۸۳
فتح آذربائجان	۴۸۴
فتح موقان وجنگ اقوام ترکستان	۴۸۶
فتح باب	۴۸۷
بلنجر کی لڑائی	۴۸۸
فتح خراسان	۴۸۹
یزدجرد کا خاقان چین سے مدد لیکر آنا ..	۴۹۷
فتح توج۔ اصطخر	۵۰۰
فتح سجستان	۵۰۲
مکران کی فتح	۵۰۳
فتح بیروذ	۵۰۴
کردوں کی ہزیمت	۵۰۵
صوبہ ارمینیہ	۵۰۶
فارس	۵۰۷
تمام لشکرکشی کے مختصر اسباب	۵۱۰

مضمون	صفحہ
مصر کی فتح سے جناب واقدی کا بیان ..	۵۱۴
ملکہ ارمانوسہ کی گرفتاری اور رہائی ...	۵۴۴
بادشاہ اور قیس بن سعید کی گفتگو	۵۴۵
حضرت خالد وغیرہ کی شام سے روانگی مصر کیطرف	۵۷۳
دیر مرقس والونکا صلح کرنا	۵۸۱
ارجانوس کا مسلمان ہوکر شہر مسلمانونکے حوالہ کرنا	۵۹۶
حضرت عمر کا دریائے نیل کے نام رقعہ لکھنا	۵۹۹
فتح مربوط۔ یوقنا کی گرفتاری اور رہائی	۶۰۱
ساحل رملہ پر حضرت ضرار کی گرفتاری ورہائی	۶۱۲
اسید بن حاتم طائی کی رہائی	۶۲۱
سیطس بطریق کا مسلمان ہونا	۶۳۳
حضرت شرجیل بن حسنہ اور ارسطولیس کی گفتگو	۶۳۶
دمیاط کا مفتوح ہونا	۶۴۶
شطا کا مسلمان ہونا	۶۵۳
جزیرہ تنیس کی فتح	۶۵۵
قلعہ مدینہ اور بلقارہ پر قبضہ	۶۶۷
صلح قصر مشید وغیرہ	۶۶۸
فاروق اعظم کے ممالک مقبوضہ کا رقبہ ..	۶۷۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فتح کی نسبت مورخین یورپ کی راے	٦٧١	انتظام فوجی۔ ترتیب فوج	٨١٠
سکندر اعظم اور چنگیز خان کی فتوحات سے		ترقی تنخواہ	٨١٥
فتوحات فاروقی کا مقابلہ	٦٧٤	چراگاہین اور چھاؤنیان و سرحدین	٨١٧
دوسرا حصہ۔ فاروق اعظم کی سوانح عمری	٦٨١	فوج کی وسعت	٨٢٢
فاروق اعظم کی ولادت	٦٨٥	رسد	٨٢٣
فاروق اعظم کو عہدہ سفارت ملنے کا حال	٦٨٧	تنخواہ کی تقسیم کا طریقہ	٨٢٤
قبل از اسلام فاروق اعظم کی حالت	٦٨٩	موسمونکا لحاظ۔ گھوڑونکی غور و پرداخت	٨٢٥
فاروق اعظم کا اسلام لانا	٦٩٧	آرام بحالت کوچ و رخصت	٨٢٦
ہجرت	٧١١	دیگر امور	٨٢٧
سنہ ہجری سے آنحضرتؐ کی وفات تک کے حالات	٧١٩	میدان جنگ مین فوجی انتظام	٨٢٨
قصہ قرطاس	٧٣٩	فوجی معائنہ	٨٢٩
حضرت عمر کی راے سے وحی کا مطابق ہونا	٧٤٨	عَلَم	٨٣٠
آنحضرتؐ کے اقوال فاروق اعظم کی باب مین	٧٥٠	اسلحہ	٨٣١
سقیفہ بنی ساعدہ اور خلافت صدیقی	٧٥٤	آلات محاصرہ	٨٣٢
سیاست و انتظام سلطنت و نظام حکومت	٧٦٣	خبررسانی اور ڈاکخانہ	٨٣٤
جمہوری اور شخصی حکومتون کا فرق	٧٦٨	سنہ ہجری کا رواج پانا	٨٣٥
تقسیم ملک اور ملکی عہدہ دار	٧٧٢	کاغذات حساب و ترتیب دفتر	٨٣٧
اسلام سے قبل شام و ایران کی تقسیم	٧٧٥ و ٧٧٦	بیت المال کا انتظام	٨٣٩
تقسیم مال و وظائف	٧٨١	مال فیٔ	٨٤٢
بچونکا وظیفہ مقرر ہونا	٧٨٨	خراج	٨٤٤

Marfat.com

مضمون	صفحہ
جزیہ............	۸۴۸
اشیائے تجارت پر محصول......	۸۴۹
ترقی اور سرسبزی ملک کیلئے حضرت عمر کی کوشش	۸۵۰
قحط و وبا کا انتظام.........	۸۵۳
رفاہ عام و تعمیرات.........	۸۶۷
ترقی تعلیم اور اشاعت اسلام....	۸۷۰
جلال و رعب و داب و پائدار اثر حکومت فاروقی کا	۸۷۹
سکہ............	۸۸۱
گورنمنٹ فاروقی میں ذمیوں کے حقوق	۸۸۲
اقوام جراجمہ وسامرہ وغیرہ.......	۸۹۳
غلامی پر فاروقی عنایت.........	۸۹۶
تقرر عہدہ داران و عمالان.....	۸۹۹
عدالت اور قضا..........	۹۲۷
رومن امپائر کے قاعدے.....	۹۳۰
قانون دانی...........	۹۵۰
احتساب...........	۹۵۲
جیلخانے..........	؍؍
حکومت فاروقی کی خصوصیات...	۹۵۳
حدیث و فقہ.........	۹۶۸
ذاتی حالات و اخلاق و طرز زندگی..	۹۷۴
فاروق اعظم کے اقوال......	۹۸۶
فاروق اعظم کا رات کا شغل......	۹۹۶
اہل علم کی قدر.........	۹۹۷
رسول اللہ کے متعلقین و رشتہ داروں کا پاس ولحاظ........	۹۹۹
تواضع و سادگی........	۱۰۰۰
لباس..........	۱۰۰۲
خوراک..........	۱۰۰۴
اپنا کام خود کرنا.......	۱۰۰۵
طبیعت پر قابو رکھنا......	۱۰۰۶
غصہ کی حالت کو فرو کرنا......	۱۰۰۷
رعب و ہیبت.........	۱۰۰۸
کلمات دعائیہ کا ورد رکھنا......	۱۰۱۰
اپنے نفس کو ذلیل رکھنا......	۱۰۱۴
جودت و ذہانت........	۱۰۱۶
حضرت دانیال علیہ السلام کے مزار کی حفاظت	۱۰۱۷
گھروالوں کو نصیحت کرنا.........	۱۰۱۷
حضرت خولہ کا امیر المومنین سے گفتگو کرنا	۱۰۱۹
حضرت جبرئیل کی زبانی فاروق اعظم کی فضیلت.........	۱۰۲۷

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت عمر کی کرامت ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۰۳۴
امام اوزاعی کا خلیفہ منصور کو نصیحت کرنا ۔۔	۱۰۳۹
حضرت خضر علیہ السلام کی تبلائی ہوئی دعا	۱۰۵۱
خلیفہ ہارون الرشید اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۰۵۲
نکاح حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ۔۔۔	۱۰۶۲
جناب عمر فاروق کی گذران کا بیان ۔۔۔	۱۰۶۴
فدک ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۰۷۴
وصیت درباب ذمی ۔۔۔۔۔۔	۱۰۷۶
کتب خانہ اسکندریہ	۱۰۷۷
غیر اقوام سے سلوک ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۰۸۶
حضرت عمر کا علم ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۰۸۸
ہر شخص کے حال سے کما حقہ واقف ہونا ۔۔۔	۱۰۹۰
امیر المومنین کا اپنے کنبہ کے آدمیونکو حاکم نہ کرنا	۱۰۹۳
حضرات حسنین سے محبت رکھنا ۔۔۔۔۔	۱۰۹۷
ازواج مطہرات کی بزرگداشت ۔۔۔۔۔	۱۰۹۸
فاروق اعظم کے سفر ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۰۹۹
کثرت ازدواج و لونڈی غلام کی مخالفت	۱۱۰۵
زانی اور شراب خور سے نفرت ۔۔۔۔۔	۱۱۰۶
فحش کلمات پر ناراض ہونا ۔۔۔۔۔۔	۱۱۰۹
اخلاق کا درست کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۱۰۹
عمال کی صحت و تندرستی کا خیال رکھنا	۱۱۱۶
امیر صوبہ اور عہدہ دارونکو الگ الگ جداگانہ کہنا	۱۱۱۷
خشک مزاجی اور تعیش کے مخالف ہونا	۱۱۲۱
عمال کو ذاتی جائداد پیدا کرنیکی ممانعت کرنا	۱۱۲۴
مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	،،
یہودیوں اور عیسائیوں کے جلا وطن کرنیکا معاملہ ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۱۲۶
جزیہ وغیرہ پر اعتراضات کا جواب ۔۔۔۔	۱۱۲۸
بنی ہاشم کو ملکی عہدے نہ دینے کا سبب	۱۱۳۲
پابندی اوقات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۱۳۳
مفلس اور اپاہج اور ضعیفوں کا روزینہ	۱۱۳۵
لاوارث بچوں کی پرورش ۔۔۔۔۔	۱۱۳۶
آنحضرت سے روایت کرنیمیں روک ٹوک کرنا	۱۱۳۷
عدل نوشیروانی اور عدالت فاروقی کا موازنہ ۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۱۴۲
ہند کا امیر المومنین سے قرض مانگنا ۔۔۔	۱۱۴۶
اہل فدک کی زمین کی قیمت ادا کرنا ۔۔۔	۱۱۴۷
خلاصہ بڑے بڑے کاموں کا ۔۔۔۔	۱۱۴۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ
مشہور واقعات سنہ ۲۰ھ	۱۱۵۲
سنہ ۲۱ھ	۱۱۵۴
سنہ ۲۲ و ۲۳ھ	۱۱۵۵
حلیہ مبارک	۱۱۵۹
جناب عمر کی ازواج واولاد کے بیان مین	۱۱۶۱
شہادت	۱۱۷۱
خلافت کے باب مین وصیت	۱۱۷۷
حضرت عبداللہ کا جناب صدیقہ سے حجرہ مبارکہ مین امیرالمومنین کی دفن کرنیکی اجازت مانگنا	۱۱۷۸
حضرت صہیب کا امامت کے لئے تقرر -	۱۱۷۹
حضرت عمر کی وصیت	۱۱۸۰
حضرت عمر اور عبداللہ ابن عباس کی گفتگو	۱۱۸۳
حضرت عمر کی مناجات	۱۱۸۷
حضرت علی اور حضرت عثمان کو نصیحت	۱۱۹۰
کعب احبار کا ذکر	۱۱۹۳
مولانا جامیؒ کی روایت	۱۱۹۵
حضرت عمر کا آخری وقت	۱۱۹۹
تاریخ دفن و مادہ تاریخ وفات	۱۲۰۰
شماخ کا مرثیہ	۱۲۰۱

مضمون	صفحہ
عبداللہ بن سلام کا جنازہ پر آنا	۱۲۰۲
حضرت عبداللہ ابن عمر کا ذکر ..	۱۲۰۴
خلافت کے باب مین اختلاف اور اوس کی متعلق بحث	۱۲۰۶
مجمل ذکر خلافت حضرت عثمان و اعتراضات کا جواب	۱۲۱۵
صحابہ مین باہم سلوک ہونا	۱۲۲۳
افراط وتفریط کے بارہ مین نصیحت	۱۲۲۸
تصوف وسلوک سیدنا عمر حقیقت تصوف -	۱۲۳۹
علم وعلمار کی قدر	۱۲۴۶
تعبد	۱۲۴۷
آفات زبان - آفات قلب	۱۲۴۸
توبہ - ذم دنیا - مدح قناعت	۱۲۵۲
یقین - حضرت ابوشحمہ کا ذکر	۱۲۵۵
عام ہمدردی	۱۲۵۹
خوف الٰہی	۱۲۶۱
مشفقات	۱۲۶۴
حضرت علی کے خواب کا ذکر	۱۲۶۵
سواد بن قارب کاہن کا ذکر	۱۲۶۸
خاتمہ منجانب مطبع	۱۲۷۱

Marfat.com

یا ارحم الراحمین

خلافت فاروق اعظم

یعنی

شمس التواریخ حصہ سوم

مشعر حالات فتوحات جناب خلافت مآب عمر ...

فاتح عرب روم وشام قامع ممالک عراق و اعجام ...

حدیث ولو کان من بعدی نبی کان عمر امام ہمام ...

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در مطبع منبع النور آگرہ باہتمام نصیر الدین احمد طبع شد

سنہ ۱۳۲۴ ہجری

جملہ حقوق محفوظ ہیں

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

بعد حمد خالق انام و رسول اکرم کتاب مستطاب تاریخ اسلام یعنی

مولفہ علوم و افضل حقایق و معارف آگاہ مولانا محمد سعادت اللہ صاحب ایلی

مطبع النولکشور [illegible] طبع شد
در [illegible]

Marfat.com

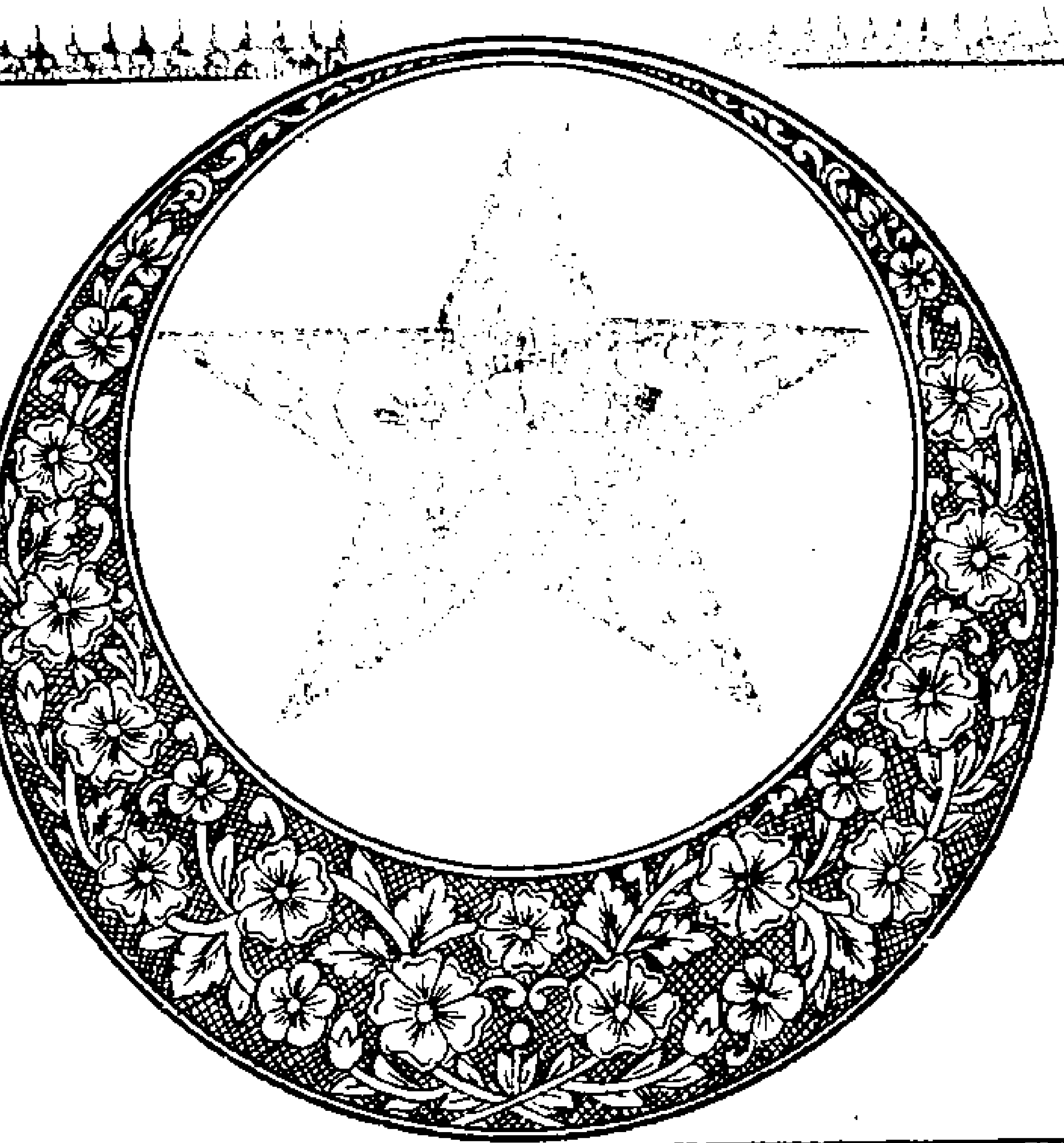

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ اللھم ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اللھم نستعین بک علیٰ طاعتک و علیٰ علمک اللھم صل وسلم علیٰ حبیبک و رسولک و عبدک محمدٍ و علیٰ آلہٖ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہٖ و اھلبیتہٖ و اولیاء امتہ و علینا معھم اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد

اہل اسلام کو ابتداے اسلام ہی سے فن تاریخ سے ایک خاص قسم کی دلچسپی تہی انکے لئے بعض بعض احکام بہی تاریخی ہی پیرایہ مین نازل فرمائے گئے۔ کچہ مدت بعد تو تاریخ کا

Marfat.com

ایک حصہ اسماء الرجال علوم اسلام کا ایک بہت بڑا جزو ہی ہوگیا مگر افسوس اس زمانہ مین
اس فن کا حشر انکے ہی ہاتھون ناول نویسی اور ناول بینی پر ہوا چاہتا ہے۔ گو وہ طبیعتین
جو ہر بات سے ایک مفید نتیجہ نکال لیتی ہین ناولونکو بیقدری کی نگاہ سے نہ دیکھین اور
اسیوجہ سے یورپ کے بعض ممالک مین تہذیب کی ترقی ناولون ہی کے ہاتھون ہوئی
لیکن آہ۔ ایسی طبائع بالعموم یہان کہان۔

قوم کو اس غفلت کی میٹھی نیند سے چونکانیکے لئے کئی کتابین قابل قدر شائع ہوئین
مگرابھی تک وہ اتنی ہی ہونگی جو دولون ہاتھونکے پورونپر شمار کیجا سکین۔ میرے بعض
احباب نے مجھسے فرمائش کی اور ساتھہ ہی اصرار بھی کیا کہ اس مجموعہ مین ایک کتاب کا اضافہ
میری جانب سے اور ہو۔ اول تو مین بھی چونکہ قوم کے اون ہی افراد مین ہون جو فن تاریخ
کے اصول سے ناواقف ہین۔ دوسرے یہہ کہ فرمائش وہ تھی جو باوجود اس میدان کے
مرد ہونیکے بھی سپر ہی ڈالنا پڑتی۔ فرمایش کیا تھی۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم
سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالات سلیس اردو مین قلمبند ہون۔
بس مینے صاف انکار کر دیا اور واقعی اوس انکار پر مین جا بھی رہتا اگر مینے ۱۳۲۱ھ
کا خواب نہ دیکھا ہوتا جس مین خود حضرت اقدسؓ نے مجھسے اپنے حالات تحریر کرنیکی بابت
ارشاد فرمایا جسکے بعینہ الفاظ مبارک یہ تہے۔ "تو لکھدے۔ یہ میرے آخری حالات ہونگے"
مین تو آپ کے اس آخری فقرہ کا یہی مطلب سمجھا ہون کہ مجھے آپکے جامعیت حالات کی
وہ توفیق عطا ہوگی جو شاید میرے بعد کسیکو نہو۔ وللناس فیما یعشقون مذاھب۔

اسیوجہہ سے مینے یہ ارادہ کیا ہے کہ جہانسے بھی حالات فراہم ہوسکین بشرط صحت
جمع کرون۔ اس فراہمی کا مجھے اسقدر خیال ہے کہ ہمت کر رہا ہون جمیع مرویات بھی باتر جمہ

Marfat.com

اسمین شامل کردون - اسی خواب پر منحصر نہین بلکہ بارہا مختلف پیرایون مین تاکید ہوئی - پس انہی وجوہ سے مینے باوجود بے بضاعتی کے اس راہ مین چلنے کا قصد کیا اور لکھنے بیٹھہ گیا مین خوب جانتا ہون کہ کیا میری استعداد ہے اور کیا میری قابلیت کیسکو فرمان واجب الاذعان کی بجاآوری کا شوق مجھے لئے جارہا ہے - مجھے نہ داد کا اشتیاق ہے نہ صلہ طلبی - اگر میری یہہ ناچیز تحریر پسند بارگاہ ہوگئی تو مین اپنے عیوب کی بہی کچہہ پروا نکرونگا اور بآواز بلند کہونگا

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است

مجھے امید ہے کہ جن حضرات کو اوس جناب سے ذرا بہی تعلق ہوگا وہ میرے اس ناچیز تعمیل ارشاد کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھینگے -

مینے اس تاریخ کے دو حصہ مقرر کئے ہین - پہلے حصہ مین سنین خلافت کے لحاظ سے واقعات بیان کئے ہین - دوسرے حصہ مین سیرت - مینے ہر روایت کے ساتہہ درایت کو نہین بیان کیا ہان طرز تحریر ضرور ایسا رکہا ہے کہ ذیفہم کو اون واقعات پر کسی قسم کی حیرت واستعجاب نہو -

ہر مؤلف ومصنف اپنی کتاب کی قدر افزائی کے لئے اوس کتاب کو کسی بڑے شخص کے نام سے معنون کرتا ہے مین بہی اسی طریقہ کا اتباع کرکے اپنی اس تالیف کو **حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ** کے نام سے معنون کرتا ہون -

ہدیۂ سعدی بچشم التفات		گر قبول افتد زہے عز وشرف	

محمد سعادت اللہ عفا اللہ عنہ اسرائیلی سنبہلی

اکبرآباد یکم رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے بتو ہم ناز و نیاز ہمہ — ساز بتو سوز و گداز ہمہ
سجدہ زنان بر در پاکت ہمہ — رقص کنان بر سر خاکت ہمہ
جملہ بتو شور نمودے کہ ہست — ضبط بتو ربط وجودے کہ ہست
وحدت تو مشعل بزم وجود — حیرت تو سرمۂ چشم شہود
نور شہودی و وجودی بتو — شور وجودی و شہودی بتو
از تو بخواہیم بروئے نیاز — رحمت وافر بہ رسول حجاز
وہ چہ رسولے کہ حبیب تو بود — عکس رخش نور فزائے وجود
مونس بزم زخود آوارگان — چارۂ درد دل بیچارگان
نور فروز شب دیجور ما — مرہم زخم دل رنجور ما

ذات وصفاتش چو گہر ریز شد	وحدت وکثرت بہم آمیز شد
ظلمتِ کفر از ہمہ کافور کرد	از قدمش جملہ جہان نور کرد
بروے و برآل وصحابہ تمام	خاصہ بروح خلفائے عظام
نام خلافت ہم از ایشان بشان	سّرِ ولایت ہم از ایشان عیان
ظاہر و باطن ہمہ آراستہ	زنگ خودی از ہمہ برخاستہ
سعدیت اکنون بدرت نالہ زن	یک نظرے سوئے وے اے ذوالمنن
ذرہ ز مہرت بکف خاک دہ	قطرہ ز سرچشمۂ ادراک دہ

استخلاف

خلافت صدیقیہ کا بڑا فرض منصبی مرتدین کا قلع قمع کرنا۔ کجرووں کو سیدھا کرنا اور اون دشمنان دین کو جو درخت اسلام مین گھُن لگانا چاہتے تھے خاکمین ملانا تھا۔ بحمداللہ یہ اس خوش اسلوبی سے انجام کو پہونچا کہ ابھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو پورے دو برس بھی نہونے پائے تھے کہ یہہ کام سب ٹھیک ہوگیا اور فتوحات کا سلسلہ شروع ہونے لگا۔ یہہ سب کام گو شورے سے طے ہوتے تھے لیکن پھر بھی بہت بڑا حصہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رائے کا ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے دلمین یہ خیال پورے طور سے جمگیا تھا کہ میری جانشینی کی قابلیت اگر ہے تو عمرؓ مین ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فتوحات کے سلسلہ مین اپنی عنان توجہ شام وعراق کیجانب منعطف فرمائی اور کئی فوجین بسرکردگی حضرت سیف اللہ خالد بن الولیدؓ وغیرہ اوس جانب روانہ بھی فرمادین۔

Marfat.com

مقام یرموک مین جو اطراف شام مین سے ایک نالہ بصرے کے قریب واقع ہے سخت جنگ ہوئی تہی اور یہ وہ جنگ تہی جو بعد مین شام کی فتوحات کا سبب بنی اور جس سے مسلمانون مین اوسی قسم کی قوت حاصل ہوئی جیسی ابتدا اسلام مین بدر کبریٰ سے حاصل ہوئی تہی۔ یہ وہی جنگ تہی جسنے رومیونکی ہمتین بالکل پست کردی تہین۔ ابہی اس معرکہ نے فتح و شکست مین سے کوئی صورت اختیار نہین کی تہی کہ اوس دین کے جان نثار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کی رخصت کا وقت قریب آگیا۔ اس آخری حالت مین آپنے حضرت عبد الرحمن رضؓ بن عوف کو بلوا کر دریافت فرمایا کہ عمرؓ کو تم کیسا جانتے ہو۔ اونہون نے جواب دیا کہ اونکی قابلیت مین کسکو کلام ہوسکتا ہے مگر ہان اونکے مزاج مین ذراسی درشتی ہے آپنے فرمایا کہ تم سمجہے ہی اونکی یہہ سختی کیون تہی۔ اسلئے تہی کہ مین نرم تہا۔ مین دیکھتا تہا کہ جہان کسی شخص کی بابت مین ذرا گرم ہوا وہ فوراً نرم ہوجاتے تہے اور مین نے ذرا کسیکے ساتہہ نرمی کا برتاؤ کیا کہ اونکے تیور کچہہ اور کہنے لگتے تہے۔ جب یہ سارا بار اون ہی کے سر پر رہیگا آپسے آپ نرم ہوجائینگے۔

پہر آپ نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلوا کر پوچہا تو آنجناب نے جواب دیا کہ اونکی باطنی کیفیت اونکے ظاہری حالات سے بدرجہا بڑہکر ہے۔ ہم مین تو اونکے مثل کوئی معلوم نہین ہوتا۔ واقعی یہ ہی کہ وہ اپنا جواب نہین رکہتے۔

حضرت طلحہؓ کو جو یہہ خبر لگی وہ فوراً دوڑے ہوے آے اور کہنے لگے کہ یہ آپ کیا کرتے ہین کیا آپ حضرت عمرؓ کو خلیفہ کئے دیتے ہین آپ جانتے ہین کہ لوگونکے ساتہہ اونکا کیسا برتاؤ رہا ہے حالانکہ آپ موجود تہے پہر بہلا جب آپ نہونگے تو کیا کچہہ نہوگا۔ اب تو آپ خدا کے پاس جاتے ہین جب وہ آپ سے سوال کریگا کہ ہمارے بندون کو کسپر چہوڑ آے تو ذرا سوچ لیجیے کہ

Marfat.com

کیا جواب دیجیئے گا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ مین اوسوقت اوٹھکر بیٹھنے کی بہی طاقت نہ تہی فرمایا کہ ذرا مجہے بٹہا دو پہر فرمایا کہ مین خداوند تعالے شانہ سے عرض کرد ونگا کہ مینے تیرے بندونپر اوس شخص کو حاکم مقرر کرکے چہوڑا ہے جو تیرے بندون مین سے سب سے زیادہ اچہا تہا۔

پہر حضرت صدیقؓ نے حضرت ذی النورینؓ کو بلوا کر خلافت نامہ لکہوانا شروع کیا۔ آپ صرف اسقدر ہی لکہوا چکے تہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما عھد ابو بکر بن ابی قحافۃ الی المسلمین۔ **اما بعد**۔ یعنی صرف یہی لکہوایا تہا۔ یہ عہد نامہ مسلمانونکی خدمت مین ابوبکر بن ابی قحافہ کیجانب سے ہے کہ آپ بیہوش ہوگئے حضرت ذی النورینؓ نے اسکے آگے لکہدیا کہ مین نے تمہارے اوپر عمرؓ کو خلیفہ مقرر کیا اور مینے تمسے بہلائی کرنیمین کوئی کوتاہی نہین کی۔ جب حضرت صدیقؓ کو ہوش آیا تو فرمایا کہ ہان عثمانؓ آپ نے کیا لکہا آپ نے سب سنا دیا۔ حضرت صدیقؓ نے فرمایا۔ عثمانؓ۔ شاید تمکو یہہ خوف ہوا ہو کہ غشی کے عالم مین میرا انتقال ہوگیا تو یہہ عہد نامہ نامکمل رہکر لوگون مین جہگڑا پہیلجاویگا۔ اور اسیوجہ سے تمنے یہ الفاظ بڑہا دیئے۔ حضرت عثمان ذی النورینؓ نے جواب دیا کہ ہان خیال تو یہی تہا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ خدا تمکو جزاے خیر دے یہ بالکل میرے دل کی سی تہی۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے یہہ عہد نامہ اپنے غلام کو دیکر فرمایا کہ اسکو مجمع عام مین جو مسجد مین تہا سنا دو۔ اونہون نے وہان جاکر سنا دیا۔ سب نے اس انتخاب پر آنکہوںسے صاد کئے۔

پہر حضرت نے خود دریچہ مین سے سر مبارک باہر نکالکر مجمع مسلمانان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ دیکہو مینے تم پر اپنے کسی رشتہ دار۔ عزیز۔ قریب کو خلیفہ مقرر نہین کیا ہے بلکہ عمرؓ کو مقرر کیا ہی تم میری اس راے کے خلاف تو نہین ہو۔ کیا تم بہی راضی ہو۔ سبنے بالاتفاق سمعنا واطعنا

Marfat.com

کہکر بسر و چشم منظور کیا اسکے بعد صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کو طلب کر کے نصیحتین فرمانا شروع کین۔ سب سے پہلے خوف خداوندی کو یاد دلایا جو تمام امور دینیہ اور دنیویہ کی جڑ اور اصل الاصول ہے اوسکے بعد فرمایا۔ دیکھو عمرؓ۔ کچھ حقوق خداوندی ایسے ہین جو رات کے ساتھ مخصوص ہین دن مین اگر کئے جاوین تو قبول نہین ہوتے اور کچھ ایسے ہین جنکو دن کے ساتھ تعلق ہے۔ رات کو قبول نہین ہوتے۔ ہر کام کے لئے ایک وقت ہے اور ہر وقت کے لئے ایک کام۔ خدا نفل کو قبول نہین کرتا جب تک فرض کو پورے طور سے پہلے ادا نکر لیا جاوے۔ دیکھو عمرؓ قیامت مین اوسیکا پلۂ میزان جھکا ہوا ہوگا جو اتباع حق کریگا۔ وہی خائب و خاسر ہوگا جو باطل پرستی کریگا۔ سنو عمرؓ قرآن پاک مین جہان آیت رحمت ہے وہین آیت عذاب ہے اور جہان آیت عذاب ہے وہین آیت رحمت ہے۔ مسلمانون مین خوف کے ساتھ اُمید ہوتی ہے اور اُمید کیساتھ خوف۔ مصرع

درشتی و نرمی بہم در بہ است۔ اسکے سوا کچھ اور نصائح تھین جو اونکے ایام خلافت مین بہت بڑے مشیر کا کام دیتی ہین اور جو آب زر سے لکھے جانیکے قابل ہین۔ اسکے بعد حضرت صدیق اکبرؓ اپنا ایسا جانشین چھوڑکر اور تمام اسلام کی گردن پر ایک خاص احسان کا بار گران رکھکر راہی ملک بقا ہوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے دفن سے فارغ ہوکر ۲۳ جمادی الاخری ۱۳ھ بروز سہ شنبہ نگین خلافت کو اپنے نام نامی کے طغرے سے مزین فرمایا اور ممبر پر تشریف فرما ہوکر دعا کی کہ اے ارحم الراحمین میرے مزاج مین سختی ہے تو اوسکو نرمی سے بدل دے۔ مین کمزور ہون مجھے قوت عطا فرما۔ میرے دل کی تنگی کو کشادگی سے بدل کر دے۔ پھر حاضرین کو مخاطب فرمایا کہ عرب کی حالت باوجود اس شان و شوکت۔ شجاعت۔ حمیت کے بالکل اونٹ کی سی ہے جسکے ہاتھ مین نکیل آگئی بس اوسکے پیچھے ہولئے۔ یہ بھی تو دیکھو کہ تمہارا رہبر کون ہے

Marfat.com

کیسا ہے۔ کس خیال کا ہے اور دیکھو مین تو تمکو سیدہے راستہ جیسے بھی چاوگے لیچلونگا خواہ نرمی سے چلو خواہ سختی سے۔

حضرت فاروق اعظم رضؓ کو اپنی توجہ مبارک نہایت اہتمام کے ساتھہ دوجانب مبذول فرمانی تھی۔ ایک عراق کیجانب۔ دوسرے شام کیطرف۔ عراق کی یہہ حالت تھی کہ جب حضرت سیف اللہ خالدؓ بن الولید کو جو سپاہ عراق کے افسر تھے حضرت صدیقؓ کا یہہ نامہ ملا کہ تم نصف فوج پر حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کو افسر مقرر کرکے نصف فوج اپنے ساتھہ لیکر شام کی فوج مین جاکر ملجاؤ اور وہانکی افسری اپنے ہاتھہ مین لیلو۔ حضرت خالد اوس طرف تشریف لے گئے اور حضرت مثنیٰؓ مقام حیرہ مین مقیم ہوکر ترتیب لشکر مین مصروف ہوے۔ اہل فارس کو حضرت سیف اللہ کے تشریف لیجانیکے بعد کچھہ اپنے ہوش سنبھالنے کا موقع ملا۔ اونہون نے اپنے پریشان حواسونکو مجتمع کرکے شہریزان بن آردشیر بن شہریار بن سابور کو ۱۳ھ مین اپنا بادشاہ بنایا۔ اوسنے عنانِ حکومت ہاتھہ مین لیتے ہی ایک خط حضرت مثنیٰؓ کے نام اس مضمون کا لکھا کہ مینے تمہارے مقابلہ پر فارس کے جنگلیونکا ایک بہت بڑا لشکر روانہ کیا ہے جو مرغیون اور سؤرونکا چرانیوالا ہے۔ مین تمسے بس ان ہی لوگونکے ذریعہ سے لڑسکتا ہون۔ یہی تمہارے مناسب حال ہین۔ حضرت مثنیٰؓ نے اسکے جواب مین تحریر فرمایا کہ سُن۔ تو اپنے اس دعوی مین یا تو حد سے بڑہگیا تو یہہ تیرے حق مین زہر اور ہمارے لئے تریاک اور یا تو بالکل جھوٹا ہے اس صورتین خداوند تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کہ تمہاری دغابازیون کو اوسنے مرغیون اور سؤرون کے چرواہون پر لوٹادیا۔ ہم تیری دہمکی مین آنے والے نہین۔ تو ہی خدا کے سامنے اور نیز بادشاہون کے دربارون مین جھوٹا اور بدنام ہوگا۔ اہل فارس اس جواب سے گھبراگئے۔ شہریزان نے جھلاکر دس ہزار فوج اور ایکسو ہاتھیونکے ساتھہ ہرمز کو حضرت مثنیٰؓ کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔

Marfat.com

ہرمزاور حضرت مثنیٰ کا مقابلہ مقام بابل پر ہوا۔ یہہ ہنگامہ عجیب ہوشربا تھا۔ فارسیونکی وہ زرق برق فوجین تمام عمدہ ہتھیارون سے آراستہ۔ ساری فوج تو پیچھے اور ہاتھیونکا لشکر آگے آگے۔ پہلا حملہ فارسیونکا ان ہاتھیون سے ہی ہوتا تھا۔ جس طرف حملہ کرین فوجونکے ملنے سے پیشتر مقابل کو پامال کرڈالین۔ ہاتھیونکا چنگھاڑنا۔ اونکے گھنٹونکی آوازین۔ یہ سب کچھہ ایسی چیزین تھین کہ عرب جنکو پہلے کبھی ایسے موقعہ کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا تھا ذرا جھجکے حضرت مثنیٰ نے للکار کر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور خود بنفس نفیس ہاتھیون سے بچکر فارسی فوج پر حملہ کردیا۔ مسلمانونکو پھر کہان تاب تھی۔ دل دہلا دینے والی آوازون سے یہہ بھی دشمنونکی فوج پر ایسے اچانک جا پڑے کہ وہ سنبھلنے بھی نپائے۔ ہوش وحواس باختہ سرپہ پاؤن رکھکر بھاگے۔ اسلامی لشکر نے انکا تعاقب مدائن تک نچھوڑا اور اونکو قتل وقید کرتے ہوے سواے دجلہ کے تمام عراق کو اپنے قبضہ مین کرلیا۔ فارسیون پر ایک آفت اور ٹوٹی وہ یہہ کہ اس حملہ کے بعد شہریزان کا انتقال ہوگیا اور ائنین بادشاہت مین اختلاف پڑگیا۔ بڑی مصیبت کے بعد کسریٰ کی بیٹی آزرمیدخت کی تخت نشینی پر اتفاق ہوا مگر ابھی وہ کسی قسم کا کچھہ انتظام نکرنے پائی تھی کہ اوسکو تخت سے اوتار کر سابور بن شہریزان کو تخت نشین کردیا اوسنے پہلا کام یہہ کیا کہ آزرمیدخت کو اپنے حرم مین لے لیا اور فرخ زاد بن بندوان کو اپنا وزیر مقرر کیا آزرمیدخت کو سابور کا یہہ فعل نہایت ناگوار معلوم ہوا اور اوسنے ایک خط خفیہ سیاؤخش فارس کے بہت بڑے سپہ سالار کے نام لکھہ بھیجا اور اوسمین یہہ سارا واقعہ درج کردیا۔ وہ ایک بہت بڑی فوج لیکر چل کھڑا ہوا اور عین شب عروسی مین اونپر آن پڑا۔ پہلے اوسنے فرخ زاد کو معہ اوسکے ہمراہیونکے تہ تیغ کیا اور اوسکے بعد سابور کیطرف متوجہ ہوا۔ اوسکو محصور کرکے گرفتار کرلیا اور مار ڈالا۔ اب پھر آزرمیدخت تخت پر بٹھلائی گئی۔

Marfat.com

ادہر تو اہل فارس ان رود بدل مین تہے اور اونکو خانہ جنگیون سے فرصت نہ تہی اور ادہر حضرت صدیقؓ اس عالم فانی کو خیرباد کہنے پر آمادہ تہے۔ حضرت مثنیٰؓ کو جو اس زمانہ مین حضرت صدیقؓ کا کچہہ حال معلوم نہ ہوا تو وہ بیچین ہوکر ان تمام خبرونکے پہیلجانے اور فتوحات کے سلسلہ کو آگے بڑہانے کے مشورہ کیغرض سے بشیرؓ بن خصاصہ کو اپنا نائب مقرر کرکے خود مدینہ منورہ کی جانب چلدیئے۔ جب آپ مدینہ پہونچے ہین تو حضرت صدیق اکبرؓ اپنی زندگی کے آخری حصہ کی سیر کر رہے تہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ واقعات سنکر حضرت فاروق اعظمؓ کو بلا کر فرمایا۔ مجہے یقین ہے کہ مین کچہہ سانسونکا مہمان ہون۔ اگر مین اس عالم کو چہوڑ جاؤن تو کل شام سے پہلے حضرت مثنیٰ کے ساتہہ فتوحات عراق کے سلسلہ بڑہانے کے واسطے ایک بڑا لشکر روانہ کردینا مصیبت سے گہبرا کر خدا کے کامون سے غفلت نکرنا۔ تم دیکہہ چکے ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات کے بعد مینے کیا کیا تہا حالانکہ حضور کی جُدائی وہ مصیبت تہی کہ دنیا بہر کی مصیبتین اوسکے مقابلہ مین راحت معلوم ہوتی تہین۔ جب شام کی فتوحات ختم ہوچکین تو وہان کے لشکر کو بہی عراق ہی کی جانب روانہ کردینا۔ ان مین وہان کے انتظامات کی اہلیت اور اون مین انکے احکام کے ماننے کی قابلیت ہے۔ اسکے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا اس عالم سے ارتحال ہوگیا اور حضرت عمرؓ کو اپنے تمام امور انتظامیہ سے بیشتر اسی جانب توجہ مبذول فرمانی پڑی۔

یہہ وہ موقع تہا کہ اطراف وجوانب کے لوگ جوق جوق بعیت کے لئے چلے آتے تہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت سے ایک عجیب جوش موجزن تہا۔ اس موقع کو آپنے غنیمت جانکر عراق کے جہاد کے واسطے بعیت لینے شروع کردی۔ تین روز تک بے انتہا لوگ بعیت خلافت سے مشرف ہوچکے تہے لیکن جہاد کیجانب سے سب خاموش تہے

Marfat.com

کیونکہ سبکے ذہن نشین یہہ بات ہو رہی تہی کہ اسکی کنجی حضرت سیف اللہ رضؓ کے ہاتہہ مین ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ او بہار رہے تہے کہ اے وہ لوگو۔ جنہون نے محض خدا کی راہ پر اپنے
وطن چہوڑے۔ اپنے مال و اولاد سے علیحدگی اختیار کی اوس زمین کیطرف اپنا رُخ کرو جسکا وعدہ
پروردگار نے اپنی پاک کتاب مین فرمایا ہے۔ وہ پروردگار جو اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب
کرنیوالا ہے۔ جو دین کی مدد کرنے والونکو غالب کرتا ہے۔ اونکی مدد کرتا ہے۔ مختلف ممالک کا
اونکو حاکم بنانیوالا ہے۔ کہان ہین! انصار جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے یہان ٹہیرانیوالے
ہین۔ جو دین کی مدد کرنے والے ہین اوس ملک کی طرف چلین جسکی فتح کی بشارت حضورؐ خود بدولت
دے چکے ہین۔ چلو اور بڑہو۔

تین روز کے سکوت کے بعد قوم مین سے سب سے پہلے حضرت ابو عبیدؓ بن مسعود (جو مختار کے
والد تہے) اوٹہہ کہڑے ہوے اور جہاد پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ انکے ساتہہ ہی ساتہہ سعدؓ بن عبیدؓ
انصاری اور سلیطؓ بن قیس جو بدر مین شریک ہو چکے تہے اوٹہہ کہڑے ہوئے۔ حضرت مثنّی بن
حارثہ نے کہڑے ہوکر کہا کہ تم اس معرکہ کو بڑا نہ سمجھو۔ ہم وہان جاکر فارسیونکی سب شان و شوکت
دیکہہ چکے ہین۔ دور ہی کے ڈہول ہین۔ ہمنے بڑے بڑے ملک اونکے فتح کرلئے۔ ہماری اونپر ہوا کی
بندہ گئی ہے۔ چلو تو سہی ہم اور کیا کیا فتح کرلینگے۔ یہہ سنکر سب مین حرارت آگئی اور سبکے سب
مستعد ہوگئے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبید کی ہمت پر آفرین کی اور اسیوجہہ سے اونکو ہزار
منتخب آدمیونکا سپہ سالار مقرر فرماکر عراق کیطرف روانہ ہونیکا حکم دیا۔ حضرت ابو عبیدؓ چونکہ
صحابی نہ تہے تابعی تہے اسلئے بعض لوگونکو تمام لشکر پر انکی افسری کا خیال ہوا اسوجہہ سے کہ لشکر
مین صحابی بہی تہے اور صحابی بہی مہاجرین و انصار۔ ایک نے کہا کہ حضرت کیا لشکر مین مہاجر و
انصار نہین ہین۔ اونمین سے کوئی افسر مقرر ہونا چاہیئے۔ دیکہئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ

Marfat.com

کی سطوت وجبروت کو اور پہر اس آزادانہ راے کو اور اب آپکے حلم اور دانشمندی کو غور کرو کہ آپ نے جوابدیا۔ اصحاب اور خصوصاً مہاجرین وانصار کو شرف صحبت اور ہجرت ونصرت ہی کیا کم ہے کہ اس افسری سے اوسکا اضافہ کیا جاے۔ دوسرے اسمین دلشکنی بہی ہے۔ جس نے سب سے پہلے اسکی ہمت کی ہے وہی مستحق ہے۔ مگر ہان ابو عبیدؓ۔ تم ہر امر مین مشورہ ان ہی اصحاب سے کرنا۔ انکا ادب ملحوظ رکھنا۔ یہہ تمہاری خیراندیش اور واجب التعظیم ہین

یہہ پہلا لشکر تہا جسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد کے واسطے روانہ فرمایا۔ اسکے بعد آپ نے یعلیؓ بن اُمیہ کو یمن کیجانب روانہ کیا اور بموجب وصیت آنحضرت صلعم اہل نجران کے جلاوطن کرنیکا حکم دیکر فرمایا۔ اہل نجران سے کہدینا کہ ہم تمکو بحکم خدا ورسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس شہر سے باہر کرتے ہین کہ زمین عرب مین دو دین نہین رہ سکتے۔ ہم تمکو دوسری زمین بلحاظ ایفاء عہد تمہارے رہنے کے لئے دیتے ہین۔

یہہ تو وہ تہی توجہ جو عراق کی جانب مبذول ہوئی تہی۔ اب سنئے شام کیحالت وہان خلافت صدیقی کے آخری حصہ مین شام کو فوجین جا چکی تہین۔ دمشق کے محاصرہ کا قصد تہا یرموک مین رومیوں سے سخت جنگ ہو رہی تہی۔ ابہی اس جنگ کا انفصال نہین ہونے پایا تہا کہ حضرت صدیقؓ اکبر کی وفات ہوگئی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سریر آراے خلافت ہوے آپ نے اس کے متعلق بلحاظ مخالفونکے قسیس ہونے اور رہبانیت۔ عیسائیت کے یہہ حکم تجویز فرمایا کہ حضرت امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح سپہ سالار مقرر ہون۔ حضرت سیف اللہؓ حضرت امینؓ الامۃ کی نیابت مین کام کرین۔ یہہ حکم حضرت امینؓ الامۃ کو اوسوقت ملا ہے کہ جسوقت ہنگامہ کارزار نہایت گرم تہا اور حضرت خالدؓ داد شجاعت دے رہے تہے آپنے اس حکم کو تا اختتام جنگ اس لحاظ سے کہ شاید جنگ کی کچہہ دوسری صورت ہو جاے اپنی ہی

Marfat.com

پاس رکھا جب رومیون کو شکست ہوگئی اور اسلامی لشکر فتح یاب ہوچکا تب آپ نے
اوس حکم کا اظہار فرمایا جسکے ظاہر ہونیکے بعد جو خیال حضرت سیف اللہؓ کی نسبت تھا اوسکا شائبہ بھی
نہین رہا۔ یہہ وہ آئینہ ہی نہ تھا جس مین غبار کو دخل ہو۔ اسوقت سے حضرت امین الامتہؓ
سپہ سالار عساکر اسلامیہ تصور فرمائے گئے اور حضرت سیف اللہ نائب سپہ سالار۔ ہم حضرت
خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے معزول ہونیکے اسباب ۱۸ھ کے واقعات مین انشاءاللہ تعالیٰ
ذکر کرینگے جس مین کہ حضرت سیف اللہ سپہ سالاری اور نیابت سپہ سالاری کو بالکل معزول کیے گئے

فتح دمشق

جب جنگ یرموک سے فراغت حاصل ہوچکی تو حضرت ابو عبیدہؓ وہان بشیر بن کعب حمیری کو
اپنا نائب مقرر فرماکر صفرین تشریف لے آئے وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ ہزیمت خوردہ
رومی مقام فحل سرزمین اردن مین مجتمع ہورہے ہین اور دمشق والونکی مدد کے واسطے ایک
بہت بڑا لشکر ہرقل شاہ روم نے جو حمص مین مقیم تھا حمص سے روانہ کردیا ہے حضرت
امین الامتہؓ نے اسکی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کی آپ نے جواب تحریر فرمایا کہ
تمام ہمت دمشق مین صرف کیجاوے اور پہلے اس مرحلہ کو طے کرلیا جاوے۔ وہ شام کا
پایہ تخت ہے۔ تمام بلاد شام کی ناک ہے۔ فحل کا یہہ انتظام کیاجاوے کہ کچھہ فوج اونکے
مقابلہ کے لئے روانہ کردیجاوے کہ وہ اونمین اولجھے رہین جب دمشق فتح ہوچکے تو فحل
کیجانب رخ کرنا اوسکو فتح کرکے تم اور خالدؓ حمص کیجانب متوجہ ہونا اور اردن فلسطین مین
شرحبیل بن حسنہ اور عمرو کو چھوڑ جانا۔

حضرت امین الامتہؓ نے اس حکم کے بموجب ایک دستہ فوج فحل کو روانہ کیا کچھہ حصہ
حمص و دمشق کے درمیان ٹھیرایا اور کچھہ حصہ فلسطین و دمشق کے مابین کہ کسی طرف سے

Marfat.com

دمشق والون کو مدد نہ پہونچ سکے اور خود حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ساتھہ لیکر دمشق کا قصد کیا۔

دمشق تمام بلاد شام مین ایک بہت بڑی نمایش کا مقام تہا۔ تجارت کی منڈی ہونیکی وجہہ سے تمام بلاد عرب مین اسکی شہرت تہی۔ باغونکی کثرت اور تمام اطراف وجوانب کی سرسبزی وشادابی کیوجہہ سے کسی نے بے اختیار ہوکر کہا ہے کہ اگر جنت روئے زمین پر ہی تو یقیناً دمشق ہے اور اگر آسمان پر ہے تو یہہ اوسکے مقابل ہے۔ اوسکی خوبصورت آبادی کیوجہہ سے اوسکو اگر عروس البلاد (شہرونکی دلہن) کہا گیا ہے تو بہت ہی ٹہیک ہے۔

اسیوجہہ سے ہرقل نے اپنی بڑی قوت اسکے بچانے مین صرف کی تہی۔ حضرت امین الامتہ رضؓ اور حضرت خالدؓ کو بہی اسکے محاصرہ کے لئے نہایت اہتمام اور سرگرمی کرنی پڑی۔ دمشق کے شہرپناہ کے بڑے بڑے دروازون پر اون بہادران اسلام کو معین فرمایا جو اکثر بلاد شام مین فتحیاب ہوچکے تہے۔ خود حضرت ابو عبیدہؓ باب الجابیہ پر فروکش ہوے شرحبیل رضی اللہ عنہ باب الفرادیس پر عمرو بن العاص باب توما پر اور حضرت سیف اللہ خالد بن الولیدؓ پانچ ہزار فوج کیساتہہ باب الشرف کے قریب متعین ہوے۔

غازیان اسلام کا یہہ عالم کہ ہر شخص شجاعت کے نشہ مین چور تہا اونکے چہرونسے اسلامی راستبازی۔ ثابت قدمی۔ اولوالعزمی نمایان تہی۔ عیسائیون کے یہہ خبرین سن سُنکر جی چہوٹے جاتے تہے مگر اس خیال سے کہ بادشاہ خود حمص مین ہے کمک کے لئے بے شمار فوجین آیا چاہتی ہین کچہہ اونکی ڈہارس بندہی ہوئی تہی۔ غازیان اسلام دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تہے کبہی تیر برساتے تہے کبہی پتہر۔ کبہی فتح کے جوش مین حملہ بہی کردیتے تہے۔ اسی اثنار مین حضرت خالدؓ نے کچہہ حصہ فوج کے ساتہہ ذوالکلاع کو دمشق سے ایک منزل کے فاصلہ پر حمص

Marfat.com

ودمشق کے راستہ پر روانہ کردیا۔ ہرقل کو جو اس زبردست محاصرہ کی خبر لگی فوراً اوسنے ایک زبردست دستۂ فوج اہل دمشق کی کمک کو روانہ کیا۔ یہاں ذوالکلاعؓ نے جو خاص اسی کام کے واسطے متعین ہوے تھے اوسکو تباہ و برباد کرکے دمشق مین داخل نہونے دیا۔ اہل دمشق کا اس خبر سے کلیجہ بیٹھہ گیا اور سارے منصوبے خاک مین ملگئے۔ اسلامی عسکر نے ستر رات اور بقول بعضے چھہ ماہ دمشق کا محاصرہ قائم رکھا۔ عیسائیونکو اسقدر محاصرہ کے طول پکڑنیکا خیال بہی نہ تہا بدحواسی کا عالم روزافزون تہا عساکر اسلامیہ کو اب اس سے زیادہ کی تاب نرہی اور کلہ بکلہ لڑنے کیلیے مستعد ہوگئے۔ عساکر اسلامی کے لئے حسن اتفاق سے ایک ایسا اچہا موقع ہاتہہ آیا کہ اوسکا خیال بہی نہ تہا اور نہ بغیر اوسکے اسقدر جلد کامیابی کی امید ہوسکتی تہی۔ وہ یہ کہ دمشق کے بطریق کے یہان لڑکا پیدا ہوا اوسکی خوشیان منائی گیئن۔ کثرت سے شراب پی گئی۔ شام ہی سے اونکو سر پاؤن کی خبر نہ رہی۔ حضرت خالدؓ جنکو ایسے موقعونکا تجسس رہتا تہا۔ قعقاع بن عمرو۔ اور مذعور بن عدی کو ساتھہ لیکر شہرپناہ کیطرف چلدئے۔ فصیل کے نیچے کہائی پانی سے لبریز تہی مشک کے ذریعہ سے اوسکو عبور کیا اور کمند ڈالکر قلعہ کی فصیل پر چڑہ گئے وہان سے رسیونکی سیڑہی جو ساتھہ تہی اوسکو لٹکا کر نیچے اوتر گئے اور سیدہے دروازہ کہولنے کے لئے قلعہ کے پہاٹک کا قصد کیا۔ راستہ مین جس جس کو کچہہ ہوش ہوگیا تہا اور اوسنے روک ٹوک کی تلوار سے اوسکا صفایا کرتے ہوے پہاٹک تک پہونچ گئے۔ دربانون کو غافل پاکر اونکو ہمیشہ کی نیند سلا دیا اور قلعہ کا دروازہ کہول دیا ادہر جو فوج اسلامی خاص انکی منتظر کہڑی تہی نعرۂ تکبیر بلند کرتی ہوئی قلعہ مین گہس پڑی۔

اب عیسائیونکی حالت کا کیا پوچہنا۔ اونکو بالکل معلوم نہ تہا کہ کیا ہورہا ہے۔ کس طرفسے

Marfat.com

مسلمان چڑھ آئے گھبرا کر اونھون نے خود ہی قلعہ کے تمام دروازے کھول دئے اور بے تحاشہ
اپنے اپنے دروازون کے محاصرہ کرنے والون کے پاس بغرض صلح دوڑے گئے۔
حضرت امین الامتہؓ نے اونکی درخواست منظور فرمائی اور اوس ہنگامہ کے فرو کرنے کیلئے
اوسی دروازہ سے جسپر آپ مقیم تھے شہر کے اندر تشریف لے چلے۔ ادہر حضرت سیف اللہؓ
کے نعرون سے تمام میدان گونج رہا تھا تمام بہادران اسلام جو اون کے ساتھہ تھے
فتح کی خوشی مین تلوارین کھینچے ہوے حملہ کرتے چلے آتے تھے یہان تک کہ ان دونون
بزرگوارونکی وسط شہر مین ملاقات ہوئی۔ حضرت خالدؓ نے اپنا حصّہ غلبتہً فتح کیا تھا اور
حضرت ابو عبیدہؓ کا حصّہ صلحاً۔ مگر چونکہ سپہ سالار امین الامتہ تھے اور وہ صلح منظور
فرما چکے تھے اسلئے کل حصّہ پر صلحاً کے احکام نافذ فرمائے گئے۔ حضرت خالدؓ کے حصّہ کی بہی
غنیمت اور لونڈی غلام بنانے کی ممانعت کیگئی۔ اسطرح سے تمام بلاد شام کی کنجی ہاتھہ
آئی۔ یہہ روایت کامل ابن اثیر کی ہے لیکن امام بلاذری نے اور روایت لکھی ہے۔
جو اس سے کچھہ مختلف ہے وہ لکھتے ہین کہ محاصرہ کے زمانہ مین حضرت خالدؓ کو ایک اسقف نے
قلعہ کی فصیل پر چڑھ کر بلا کر اونسے کچھہ گفتگو کی اور کہا کہ مجھے یقین ہے۔ تم فتحیاب ہوگے
اگر تم مجھہ سے اس قلعہ پر صلح کرلو تو مین تمکو اسکے لینے کے سب راستے بتلا دون۔ آپ نے
قلم دوات منگا کر یہہ امان نامہ لکھدیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. ھذا ما اعطی
خالد بن الولید اھل دمشق اذا دخلہا اعطاھم اماناً علی انفسھم
واموالھم وکنائسھم وسور مدینتھم لا یسکن ولا یھدم
شئی من دورھم لھم بذالک عھد اللہ وذمۃ رسولہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم والخلفاء والمومنین لا نعرض لھم الا بخیر اذا

Marfat.com

اعطوالجزیۃ۔ **ترجمہ** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہہ امن نامہ حضرت سیف اللہ خالد بن ولید (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی جانب سے ہے جو دمشق والون کو دیا جاتا ہے کہ دمشق شہر مین داخل ہونے کے بعد نہ اونکی جانین ہلاک کیجاوینگی نہ اونکے مال لوٹے جائینگے نہ اونکی کنیسے عبادت خانے۔ نہ اونکے شہر پناہ تباہ و برباد کئے جاوینگے نہ اونکے مکانون کو ڈھایا جاویگا نہ سکونت اختیار کیجاویگی۔ اس کے بابت خدا کا عہد اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفا اور مومنین کا ذمہ ہے ہم جب تک وہ جزیہ دیتے رہینگے سوائے بھلائی کے اور کسیطرح سے پیش نہ آوینگے۔ اسقف یہہ عہد نامہ لئے ہوئے اپنے دیر مین چلا گیا اور حضرت خالدؓ بھی واپس تشریف لے آئے۔ ایک شب کو اسقف کا ایک رفیق آیا اور اوس نے کہا کہ آج رات کو موقع ہے تمام شہر مین ایک عید کی خوشیان منائی جارہی ہین۔ شراب نوشی ہو رہی ہے جو ہین یا تو بیہوش ہین اور یا اس لہو ولعب مین مصروف۔ مین سیڑھیان لائے دیتا ہون تم قلعہ پر چڑھ آنا پھر بس قلعہ تمہارا ہے۔ یہہ کہکر وہ دو سیڑھیان لے آیا اور اُس سمت سے چڑھنے کے واسطے کہا جو سنگباری کیوجہ سے کمزور ہو گئی تھی۔ حضرت خالد چند افسرونکو ساتھہ لیکر قلعہ پر چڑھ گئے اور اودہر سے قلعہ کا دروازہ کھولدیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے بھی حملہ کرکے باب الجابیہ کو فتح کرلیا اسی اثنا مین اور طرفونسے بھی چند افسر کمند ڈالڈالکر چڑھ آئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مقسلاط مین جو ٹھٹیرونکا بازار تھا آمنا سامنا ہو گیا۔

واقعہ فحل بیسان

اس فتح کی خبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگئی۔ آپ نے عراق کی فوج کو عراق واپس

Marfat.com

جانے کے واسطے حکم فرمایا چنانچہ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عراق کی فوج کو بسرکردگی ہاشم بن عتبہ عراق کی جانب روانہ فرمایا اور دمشق مین یزیدؓ بن ابی سفیان کو اپنا نائب مقرر فرماکر خود فحل کیجانب متوجہ ہوے - حضرت امین الامتہ نے حضرت خالدؓ کو مقدمۃ الجیش پر قلب لشکر پر شرجبیل بن حسنہ میمنہ پر عمرو بن العاص کو - سوارونپر ضرار بن ازور - پیادونپر عیاض بن غنم کو تعین فرمایا اور میسرہ پر خود رہے اور اس شان سے فحل - بیسان کی طرف روانہ ہوے -

وہان کا یہہ حال تہا کہ دمشق کی فتح سے عیسائیون کے تن بدن مین آگ لگ گئی تہی کچہہ کرتے نہ بن پڑتا تہا جب عساکر اسلامیہ کا اوسطرف رُخ دیکہا تو اپنی ساری قوت فحل کے جانب صرف کردی اور وہ لشکر جو حمص سے دمشق کیجانب مدد کو آرہا تہا اور حضرت ذوالکلاع نے ناکام برباد واپس کیا تہا وہ بہی آکر انسے مل گیا اب ان کے پاس تیس چالیس ہزار کی جمعیت ہوگئی -

جب عساکر اسلامیہ بیسان کے گرداگرد پہونچ گیا تو ایک شب کو عیسائیون نے عساکر اسلامیہ پر حملہ کردیا - شرجبیل بن حسنہ مقابل ہوے اور لڑائی کا ہنگامہ سنکر تمام امراء اسلام تکبیر کے نعرے بلند کرتے ہوے پہونچ گئے - پہر تو وہ لڑائی ہوئی کہ شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک کئی روز متواتر ہوتی ہی چلی گئی - رومی سپہ سالار سقلار بن مخراق معہ اسی ہزار فوج کے مارا گیا - پہر اہل اسلام بیسان کی طرف متوجہ ہوے - اوسکا محاصرہ کرکے حملہ کردیا - اہل بیسان نے اپنی حفاظت مین بڑی سرگرمی دکہائی مگر ناچار قلعہ مسلمانون کے ہاتہہ چہوڑنا پڑا -

اودہر اُدہر کے دوسرے صوبہ طبریہ کا حضرت ابوالاعور سلمی نے محاصرہ کرلیا تہا جب

Marfat.com

طبریہ والون نے بیسان کا واقعہ سنا تو قلعہ کے دروازے کہولکر اہل اسلام کے قدمو نپر صلح جو یان آن پڑے اوسکا قصہ بہی اسیطرح پاک ہوا۔

اسکے بعد اردن کے جتنے شہر تہے سب صلحاً مسلمانون کے قبضہ مین آگئے اور صلحنامہ ہرایک کے حوالہ کیا گیا جسمین قریب قریب وہی شرطین تہین جو ہم واقعہ دمشق مین بروایت فتوح البلدان حضرت خالدؓ کے امن نامہ مین لکھ چکے ہین (ابن اثیر) (ابن خلدون)

دیگر مورخین نے واقعہ فحل کو ذرا زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔ اونکی روایت یہہ ہے کہ دمشق کے محاصرہ کے وقت جو تہوڑی سی اسلامی سپاہ جانب فحل روانہ کی گئی تہی اوسکو یہان آکر معلوم ہوا کہ پچاس ہزار عیسائی قلعہ بند ہین اسلئے فتح کا تو ارادہ ہی نہین کیا لیکن جو مقصد اصلی تہا اوسکو بہی ہاتہہ سے نہ جانے دیا یعنی اونکو اپنے آپ سے اولجہا کر اہل دمشق کی مدد سے روک لیا جب حضرت امین الامتہ فحل مین پہونچے عیسائیون نے نہر کا بند توڑ دیا۔ تمام میدان مین وہ سیلاب ہو گیا کہ جو آگیا بہہ گیا۔ نہ آدمیون کو پناہ تہی نہ جانورونکو۔ صرف ایک تنگ راستہ باقی تہا جسپر عیسائیون نے سخت مورچہ بندی کی تہی۔ سپاہ اسلام سخت حیران تہی۔ قلعہ پر حملہ کرنیکا کوئی راستہ نہ تہا نہ عیسائیون ہی کیجانب سے کہلے میدان مین لڑنیکی آمادگی ظاہر ہوتی تہی۔ ایک شب کو شامت جو آئی تو عیسائیون نے اہل اسلام کو غافل خیال کرکے چہاپا مارا۔ یہان غفلت کا کیا کام یہہ تو خدا ہی سے چاہتے تہے کہ کسی صورت سے عیسائی قلعہ اور دلدل سے باہر نکلکر آمادۂ پیکار ہون فوراً حضرت سیف اللہ اپنے رسالہ کے سوارونکو ساتہہ لیکر جا مقابل ہوے۔ آپ کی فوج کے ہراول قیس بن ہبیرہ نے عیسائیون کے اس تند سیلاب کو وہین روکدیا۔ کچہہ ہی دیر ہوئی تہی کہ ایک اور عیسائی فوج قلعہ سے للکارتی ہوئی لشکر اسلام پر آپڑی حضرت خالدؓ

Marfat.com

اپنے میسرہ کو ادنسے مقابلہ کا حکم دیا۔ لڑائی خوب تیزی پر تھی کہ ایک بہت بڑا زبردست دستہ فوج مکلا رسپہ سالار افواج عیسائیان اپنے ساتھہ لیکر حملہ آور ہوا اس حملہ کے وقت خود حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہہ آیتہ پڑہتے ہوئے حملہ آور ہوے یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو جب تم (کافرونکی) کسی فوج سے ملو تو ثابت قدم ہو اور اللہ پاک کو بہت یاد کیا کرو تم ضرور فلاح پاؤ گے۔ خدا اور خدا کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپسمین پہوٹ نہ ڈالو تم نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری (بندھی ہوئی) ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو اللہ صبر کرنیوالون کے ساتھہ ہے۔ اسوقت جو رومی فوجون کے یکے بعد دیگرے حملے تھے وہ ایسے نہ تھے کہ ٹالے ٹل سکتے مگر حضرت سیف اللہ کا اس آیت کو تلاوت فرمانا کام کر گیا۔ رومی جان توڑ توڑ کر لڑ رہے تھے مگر حضرت خالدؓ کے سامنے کچھہ پیش نہ گئی آخر بہت ساری جانین میدان مین چھوڑ کر پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ یہہ وقت تھا عام حملہ کا فوراً حضرت خالدؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو اطلاع دی کہ عیسائی ہمارا لوہا مان چکے ہین ہمت ہار کر پسپا ہو رہے ہین عام حملہ کر دیجئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے فوراً میمنہ میسرہ وغیرہ درست فرماکر اور صحابہ جلیل القدر کو اونپر مامور فرماکر حملہ کر دیا۔ قریب تھا کہ میدان اہل اسلام کے ہاتھہ رہے کہ اتنے ہی مین رومیونکا دوسرا سپہ سالار سکلار نامی اپنی تمام فوج لیکر میدانمین آکہڑا ہوا اور لڑائی کا رنگ بدل دیا۔

اسنے آتے ہی پیدل فوج پیچھے کی اور میمنہ میسرہ پر سوار اور ہر سوار کے ادہر ادہر نامی تیرانداز مقرر کئے اور اس جلوس سے قومی گیت گاتے ہوے مسلمانونپر جھک پڑے

58824

Marfat.com

اسلامی سپاہ مین سب سے آگے حضرت خالدؓ تھے کفار کی یہہ حالت دیکھکر آپکی حرارت
اسلامی نے جوش مارا اور اسوقت پہر آپنے یہ آیت پڑہے پُر زور لہجہ مین پڑہکر مسلمانونکو سنائی
فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○ یعنی سوچاہیے لڑین
اللہ کی راہ مین جو لوگ بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پہر
مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب - جو جوش مسلمانونمین اس آیت سے
پیدا ہوا ہمارے قلم مین طاقت نہین جو بیان کر سکے بس اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت
خالدؓ کی اس تہوڑی سی جمعیت نے مقابل کے مقدمۃ الجیش کو پسپا ہی کر کے چھوڑا - اون کے
تیر انداز غضب کر رہے تھے حضرت خالدؓ نے سوچا کہ اس جانب حملہ کرتے چلے جانا مسلمانونکی
جانین ضائع کرنا ہے جسکی باز پرس مجہ سے ہی ہوگی وہ رُخ چھوڑ کر میمنہ پر جہکا بڑے اسجانب
تیر انداز کم تھے مگر وہی ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے اور نہایت جانبازی سے لڑ رہے تھے حضرت خالدؓ
نے ایک اور تدبیر سوچی وہ یہ کہ ذرا پیچھے ہٹنا شروع کیا عیسائیون کے سوار فتح کا خیال ... ت
دیکھتے ہوئے دیگر حصونسے آگے بڑہ آئے بس یہہ وقت تہا حضرت خالدؓ کا آپ نے یکبارگی حملہ
کر دیا وہ بہی اس زور کا کہ اونکے ہوش و حواس باقی رہے نہ غنیم کی صفین الٹ دین انکی تمام
صفین تتر بتر ہوگئین عیسائیونکی میسرہ کا حضرت قیس او حضرت ہاشم اونکے قلب کا زور حملونسے پہلی
ضعیف کر چکے تہے جب عیسائی اپنے بڑے بڑے افسرونکی اور سپاہیونکی بیشمار لاشین میدانین
چھوڑ کر بہاگے تو اونہین کچھ حصہ دلدل نے لیا بہت کم قلعہ تک پہونچے اب مقابلہ کا امکان تہا
رعایا پہلے ہی خوف زدہ ہو چکی تہی - صلح کی درخواست کی جو منظور کی گئی - اون کے دینی
امور کو اون ہی پر چہوڑا گیا - جان و مال کو امان دیگئی اور اونکے حقوق کی وہ رعایت کی

Marfat.com

جو اون کے ہم قوم رومیون نے بہی نہین کی تہی اس وجہ سے اونہون نے اسلامی حکومت کو رومی حکومت سے بدرجہا بڑہکر پسند کیا۔ اس لڑائی مین حضرت سائب بن حرث صحابی رض شہید ہوے۔

فتوح البلدان۔ ابن اثیر۔ ابن خلدون وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنہ ۱۳ھ کا واقعہ ہے مگر بعض مورخین سنہ ۱۴ ہجری کا واقعہ تحریر فرماتے ہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جنگ نمارق

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مثنیٰ بن حارثہ کی مدد کے واسطے حضرت فاروق اعظم رض نے حضرت ابو عبید ثقفی کو چار ہزار مردان جنگی کی افسری کے ساتھ عراق کیجانب روانہ کیا تہا یہ سب ابہی وہانتک پہونچنے بہی نہین پاے تہے کہ پوران دخت نے فرخ زاد گورنر خراسان کے بیٹے رستم کو جواب اپنے باپ کی جگہ خراسان کا حاکم تہا آزرمیدخت پر حملہ کرنے کے واسطے روانہ کیا اور اوسکو اپنے تمام ممالک علی الخصوص فوجی معاملات کا جزئی و کلی اختیار دیدیا۔ رستم ایک فوج جرار لیکر مدائن کے محاصرہ کے واسطے آموجود ہوا اوسنے مدائن کو بہت جلد فتح کر لیا۔ سیاوخش کو گرفتار کرکے فوراً قتل کر دیا اور آزرمیدخت کی آنکہین نکلوا لین۔ ب بجاے آزرمیدخت کے پوران تخت نشین ہوا ایک تو فارسی اپنی نااتفاقی کے نتیجے خوب بہگت چکے تہے دوسرے رستم کی چال بازیان۔ ان دو وجہون سے رعایا مین بدامنی جو پہیلی ہوئی تہی وہ اب بالکل نہین رہی اور سلطنت یا تو تنزل کے آخری درجہ تک پہونچا چاہتی تہی یا اپنی اصلی قوت پر آگئی۔ رستم نے ایک اور غضب کیا وہ یہ کہ جو جو مقامات مسلمانون کے قبضہ مین آگئے تہے وہان بغاوت پہیلوا دی اور موقع پاکر وقتاً فوقتاً آگ لگوا لگوا دی وہان کے جسقدر حاکم تہے وہ بہاگ نکلے اسوجہ سے

اور بھی فساد برپا ہوا مسلمان رعایا بے سروسامانی کے عالم مین جدہر منہ اوٹھا چلدی راس طریقہ سے
یہہ سب مقامات رستم کے قبضہ مین آگئے۔ اتنے مین معلوم ہوا کہ حضرت مثنی ایک فوج
لیکر مدینہ منورہ سے واپس آرہے ہین۔ پوران نے رستم کی مدد کے واسطے دو بڑے
بھاری فوج کے دستے جنکی تعداد تیس ۳۰ ہزار سے زاید بیان کی گئی ہے نرسی اور جاپان
کی سرکردگی سے روانہ کئے۔ نرسی ایک زمیندار شخص اور جاپان کسریٰ کا خالہ زاد بھائی
تھا۔ یہہ دونون مختلف راستون سے جارہے تھے کہ حضرت ابو عبید و مثنیٰ کو جو حیرہ
تک پہونچے تھے مخالف کی یہہ تیاریان معلوم ہوئین وہ کچھ پیچھے ہٹ کر مقام
خفان مین خیمہ زن ہوے۔ جاپان نے نمارق مین اور نرسی نے کسکر مین قیام کیا
حضرت ابو عبید نے فوراً اپنی فوج مرتب کی اور بہت جلد نمارق کیجانب حملہ کردیا۔ فارسی
لشکر نہایت آراستہ و پیراستہ تھا لیکن حضرت ابو عبیدؓ کے تکبیر کے نعرون کے
سامنے پاؤن جمنے ذرا کارے دارد کا مضمون تھا۔ صفین بالکل بے ترتیب ہوگئین
بدحواس ہوتے ہوے گرتے پڑتے میدان خالی کردیا۔ جاپان کو مطر بن فضہ نے اور
مردانشاہ کو جو میمنہ فوج کا ایک بہت بڑا مشہور جری افسر تھا اکتل بن شماخ نے
گرفتار کرلیا۔ مردانشاہ کو تو اکتل نے فوراً قتل کرڈالا مگر جاپان نے مطر سے چاپلوسی
شروع کردی۔ دو غلام اور برواتیے ہزار درم دینے کا لالچ دیا۔ مطر نے اوسپر ترس
کھاکر ناداںستگی مین چھوڑ دیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ یہی نمارق فوج کا سپہ سالار تھا
بہت سخت مشرک ہی۔ پہر کسی نے اسکو گرفتار کرکے حضرت ابو عبید ثقفی کی خدمتمین
حاضر کردیا آپ نے فوراً اسکے قتل کردینے کا حکم دیدیا لیکن جسوقت یہہ معلوم ہوا کہ
مطر نے اسکو امان دیدی ہے تو آپ نے اوسکو یہہ فرماکر رہا کردیا کہ مسلمان بمنزلہ

Marfat.com

جسم واحد کے ہین جب ہم مین سے کوئی بہی کسی بات کو منظور کریگا سبکو منظور کرنا ہوگی پہر بعض مسلمانون نے سطرسے کہاکہ آپنے دو غلام یا ہزار درم نادانستگی مین منظور کئے ہین اب اسکے فدیہ کو بڑہا دیجیے اگر سو غلام بہی طلب کیجیے تو اسپر گران نہین۔ آپنے جوابدیا کہ مجہسے اس سے جو عہد ہو چکا ہو وہ ہو چکا مسلمان تو بات کے دہنی ہوتے ہین۔ جابان یہانسے رہائی پاکر سیدہا ہزیمت خوردہ لشکر سے جاملا۔

جنگ کسکر (مرج الصفر)

فارسیونکا ہزیمت خوردہ لشکر مع جابان کسکر مین نرسی کے پاس پہونچا۔ نرسی نے یہہ خلاف اُمید خبر سنکر رستم کو اطلاع دی اونہو ایک بہت بڑا لشکر جالینوس کی سرکردگی مین نرسی کی مدد کیواسطے روانہ کیا ابہی وہ آنے نہین پایا تہا کہ یہہ خبر ابو عبیدؓ کو ملگئی آپنے فوراً اپنا رُخ کسکر کیجانب کردیا جالینوس کے پہونچنے سے پیشتر کسکر کے نشیب سقاطیہ مین صف آرا ہوگئے۔ نرسی بہی کسکر سے ایک بڑا لشکر لیکر جسکے میمنہ اور میسرہ پر بندویہ۔ شیرویہ۔ کسریٰ کے ماموں زاد بہائی تہی آمادہ پیکار ہوا لیکن اوسکو مدد کا خیال تہا اور اسوجہ سے وہ پہلے حملہ آور نہین ہوا۔ ابو عبیدؓ نے اپنا مقام قلب تجویز فرماکر اور میمنہ اور میسرہ سعدؓ و سلیطؓ اور مقدمۃ الجیش حضرت مثنیٰ سے آراستہ کرکے خود ہی حملہ کردیا۔ فارسیونکا گروہ بہت تہا۔ لڑائی نے طول پکڑا۔ حضرت مثنیٰ نے جو یہہ حال دیکہا پہلو بچا کر چار کوس کا چکر کہایا اور نرسی کی فوج پر پیچہے سے حملہ کردیا نرسی اس غیر متوقع حملہ سے سخت پریشان ہوا اور اپنا رُخ اوسطرف کیا۔ حضرت سعدؓ اللہ اکبر کہتے ہوے جہپٹ پڑے اور اب کلہ بکلہ جنگ ہونیلگی۔ اودہر حضرت ابو عبیدؓ نے بہی اللہ اکبر کہکر ایک سخت حملہ کردیا پہر تمام لشکر اسلام ٹوٹ پڑا۔ اور فارسیونکے پانون اوکہڑ گئے۔ حضرت ابو عبیدؓ نے حضرت مثنیٰؓ و عاصمؓ کو مفرورین کے تعاقب مین روانہ فرمایا اور خود یہان کا انتظام کیا۔ تہوڑی دیر مین سقاطیہ اور کسکر مسلمانون کے قبضہ مین آگئے۔ پہر حضرت ابو عبیدؓ نے تہوڑا تہوڑا

Marfat.com

لشکر اطراف وجوانب مین فارسیون سے مقامات خالی کرانیکے واسطے بہیجدیا۔ حضرت مثنیٰ باروسما کیجانب۔ حضرت عاصم نہرجور۔ حضرت سلیط زوابی کیطرف تشریف لیگئے۔ وہانکے روسا نے بہت تہوڑے سے مقابلہ کے بعد جزیہ قبول کرکر صلحاً اپنے اپنے ملک دیدئے۔ فرخ والئی باروسما فراوندادحاکم زوابی نے نہایت عمدہ عمدہ کہانے ابو عبیدؓ کیخدمت مین پیش کئے حضرت ابو عبیدؓ نے دریافت فرمایا کہ یہہ کہانے مخصوص میرے لئے ہین یا کل فوج کے واسطے۔

اونہون نے عرض کیا کہ ساری فوج کا ایسی حالت مین ہم سے انتظام نہین ہوسکتا اسوقت تو صرف آپ ہی کی دعوت کی گئی ہے۔ آپ نے اوسکے لینے سے انکار فرمایا اور کہا کہ ابو عبیدؓ جس قوم مین ہو اور اونپر اپنے آپ کو ترجیح دے تو اس سے بدتر کون۔ مین ہرگز اسکو منظور نہین کرونگا بلکہ مال غنیمت بہی جو کچہہ ہاتہہ لگاہے اوسمین سے بہی صرف اُسی قسم کا میرا حصہ ہے جیساکہ متوسط لوگون کا ہوتا ہے۔

اس واقعہ مین ابو سعیدؓ خالد بن سعید شہید ہوے۔ شبکو انکا عقد ہوا ہے صبح کو یہہ واقعہ ہوا۔ انکی شہادت کی خبر انکی بی بی کو ہوئی تو خیمہ کی طناب لیکر مخالف کے لشکر مین گہس گئین۔ راوی بیان کرتے ہین کہ وہ جسطرف نکل جاتی تہین وہ راستہ اونکی خوشبو سے معطر ہوجاتا تہا۔ سات شخصونکو قتل کرکے اپنے شوہر کا بدلہ لیا۔ اس روز حضرت ابو سعید کے ہاتہہ مین صمصامہ تلوار تہی جو حضرت معدیکرب نے قبل از اسلام انکے نذر کی تہی۔ آنحضرت صلعم نے انکو حاکم یمن کرکر بہیجا تہا راہ مین حضرت معدیکرب کا قبیلہ تہا۔ ابو سعید نے حملہ کرکے چند شخص اوس قبیلہ کے عمرو بن معدیکرب کی بی بی کیساتہہ گرفتار کرلئے حضرت معدیکرب نے عاجزی کرکے قیدیونکو چہوڑالیا اور صمصامہ نذر کی حضرت ابو سعیدؓ کی شہادت کے بعد یہہ تلوار حضرت معاویہؓ نے لیلی اور پہر دست بدست خلفاء عباسیہ مین سے موسی ہادی تک پہونچ گئی۔ اسکے بعد کچہہ پتہ نہین چلتا (فتوح البلدان)۔

Marfat.com

کچہ عرصہ بعد حضرت ابو عبید کو خبر لگی کہ مفرورین جالینوس سے جاملے ہین جو نرسی کی مدد کو آرہا ہے آپ نے فوراً اوسطرف کو دہاوا بولدیا۔ اودہر جالینوس منتظر ہی تہا۔ مقام باقشیا مین لڑائی چہڑگئی عساکر اسلامیہ نے پہلے ہی حملہ مین اوسکو شکست دیدی اوسکے پانون جو اوکہڑے پہر نہ جم سکے۔ اس معرکہ مین بہی بے شمار غنیمت مسلمانون کے ہاتہہ آئی جسکا پانچوان حصہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس مین ان تمام خوشخبریون کے ساتہہ روانہ کیا گیا۔

حضرت ابو عبید نے تمام نا کو پہر کچہ فوج روانہ کی اور خود مقام حیرہ مین فروکش ہوے

جنگ قس الناطف

جالینوس اس معرکہ سے بہاگ کر سیدہا مدائن رستم کے پاس پہونچا وہ یہہ سنکر آگ بگولا ہوگیا اور تمام اہل دربار سے دریافت کیا کہ عربون سے دلی عداوت زیادہ کسکو ہے سب نے بالاتفاق کہا کہ اس بارہ مین بہمن ذوالحاجب سب سے بڑہا ہواہی اونسے لڑنیکی قابلیت جیسی ہونی چاہیئے اسمین ہی ہے۔ رستم نے بہمن کو تیس ہزار فوج تیس ہاتہیونکے ساتہہ مسلمانون کے مقابلہ پرحیرہ کو روانہ کیا اور کہدیا کہ اگر جالینوس اب بہی میدان خالی دے تو اس مردک کی گردن ماردینا۔ پہر رستم نے تبرکاً درفش کاویانی جو فریدون کے وقت سے خزانہ شاہی مین چلا آتا تہا اور جو نہایت مصیبت کی لڑائی مین نیک فال خیال کیا جاتا تہا اسکے ساتہہ کردیا۔ درفش چیتے کی کہال کا ایک علم تہا جسکا طول بارہ گز۔ عرض آٹہہ گز تہا۔ تمام جواہرات سے لدا ہوا تہا۔ فریدون کی تمام فتوحات اسی کی جانب منسوب کیجاتی ہین۔ انکی روانگی کے بعد پوران دخت کا نامہ رستم کے نام اس مضمون کا پہونچا کہ جہانتک اس معرکہ مین مدد پہونچائی جاسکے

Marfat.com

ہرگز نہ چوکنا اب کی مرتبہ یہہ لڑائی پوری قوت سے ہو۔ رستم نے کئی ہزار فوج کئی ہاتہیون کے ساتہہ اور بہمن کی مدد کے واسطے اوسکے عقب مین روانہ کی۔ یہہ گروہ اس تمام سازوسامان کے ساتہہ دریاے فرات کے اس پار مقام قس الناطف مین خیمہ زن ہوا۔ حضرت ابوعبیدؓ اپنی فوج کے ساتہہ اوس پار مقیم تہے۔ فارسیون نے کہلا بہیجا کہ لڑائی دریا کے حائل ہونے کیوجہہ سے ممکن نہین یاتو ہم کو اجازت دو تو اوس پار آپہونچین یا تم اس پار آؤ۔ حضرت ابوعبیدؓ کی حرارت اسلامی نے جوش مارا کہ اوہو مجوسیونکی یہہ طاقت کہ بڑہ کر ہم پر حملہ کرین نہین۔ یہہ ہرگز نہین ہوسکتا۔ ہم ہی اوس پار پہونچین گے۔

شریک دولت خود راسمے تو انم دید	بچشم غیرت من مرغ نامہ بر تیر است

حضرت مثنیٰ اور حضرت سلیط نے منع بہی کیا کہ وہ میدان نہایت تنگ ہے عرب کے طرز کے بالکل خلاف ہے مگر آپ نے فرمایا کہ ہم شجاعت مردانہ سے کبہی مجوسیون سے پیچہے نہ رہین گے آپ کو یہہ بہی خیال تہا کہ اس طریقہ سے ہم ہی پانی پر قابض رہین گے اور دوسری صورت مین فرات ہمارے قبضہ سے بالکل نکلجاوے گا۔

حضرت ابوعبیدؓ نے ابن صلوبا کو بلواکر دریا پر پل باندہنے کا حکم دیدیا۔ اسی شبکو حضرت ابوعبید کی بی بی نے خواب مین دیکہا کہ آسمان سے ایک شخص شربت کا پیالہ لایا ہے اوسکو حضرت ابوعبید اور چند اونکے ہم قبیلہ نے پی لیا۔

اس خواب کو اونہون نے حضرت ابوعبید سے بیان کیا آپ نے فرمایا۔ الحمدللہ یہہ جام شہادت ہے جسکو کل میدان جنگ مین میں خوشی سے پیونگا۔

صبح کو آپ نے اپنی تمام فوج کے ساتہہ اوس دریا سے جسپر کشتیونکا پل باندہ

Marfat.com

دیا گیا تھا عبور کیا لیکن وہ میدان اسقدر تنگ تہا کہ فوج کی صف بندی بہی ممکن نہ تہی عسکر اسلامی بالکل بے ترتیب وہان قیام پذیر ہوا۔

مجوسیونکی فوج کا عجب عالم تہا۔ آگے آگے کوہ پیکر ہاتھی تھے جنپر پاکھرین پڑی تہین۔ گھنٹے بج رہے تھے۔ اور اونپر نشانہ باز تیرانداز اس ہیئت سے بیٹھے ہوے کہ سر پر لانبی لانبی سمور کی ٹوپیان تہین۔ آہنی زرہین پہنے تھے۔ جسم کا کوئی حصہ سوائے تہوڑے سے چہرہ کے کہلا نہ تہا۔ یہہ معلوم ہوتا تہا کہ پہاڑ ونپر دیو بیٹھے ہوے ہین۔ جہانجہ اور باجے پیچھے سے بجتے جاتے تھے۔ اس تمام شور غل سے میدان گونج رہا تہا۔ عرب جنکو ایسے نظارونکا کبھی کیا ہرگز اتفاق نہین ہوا تہا ذرا جھجکے۔ اوسپر طرہ یہہ ہوا کہ گھوڑے بہی بدکنے لگے۔ مجوسی جسطرف بڑہتے تھے پامال کرتے چلے جاتے تھے اور اوپر سے اونکے تیرانداز غضب کر رہے تھے حضرت ابو عبیدؓ نے یہہ لڑائی کا رنگ دیکھا تو للکار کر فرمایا تم لوگ ہاتھیون پر کیون حملہ آور نہین ہوتے کیا تمہاری تلوارونکی دہار کو زنگ کہا گئی۔ کیا وہ آدمی نہین جو اونپر سوار ہین اور جنکے قبضہ مین یہہ ہین۔ بڑہو اور بڑہکر انکی سونڈین تلوارون سے اوڑا دو۔ یہہ فرماکر تکبیر کہتے ہوے گھوڑے پر سے کود پڑے اور جاتے ہی ایک ہاتھی کی سونڈ پر تلوار کا وار کیا۔ سونڈ کٹ کر زمین پر آپڑی۔ اُسکے سوار نے نیزہ کا وار کیا آپ نے اوسکو خالی دیکر ہاتھی کے اگلے پیرونپر دوسرا وار کیا۔ ہاتھی دہم سے زمین پر آپڑا۔ تیسرے وار مین اوس سوار کا سر زمین پر لڑھک رہا تہا۔ آپ کے سب سوار یہہ ماجرا دیکھکر اپنے اپنے گھوڑونسے کود پڑے اور یہہ ساری جماعت ہاتھیونکی صفون مین گُھس گئی وہان پہونچکر جیسا موقع ہوا کبھی ہودون کی رسیان کاٹ ڈالین۔ کبھی ہاتھی کے پچھلے پاؤن اوڑا دئے۔

Marfat.com

اگرچہ اس طریقہ سے مجوسیونکے بہت سے فیل نشین خاک وخون مین مل گئے لیکن بہت سارے مسلمان بہی ہاتہیون کے پائون مین کچل گئے۔

حضرت ابو عبید نے ایک سفید ہاتہی کیطرف جسکو انہون نے اپنے خیال مین سردار کا ہاتہی سمجہا تہا اپنا رخ کیا اور جاتے ہی اوسکی سونڈ پر جو تلوار کا ایک ہاتہہ دیا تو اوسکی سونڈ مستک سے الگ جا رہی پہر وہان سے واپس ہونا چاہتے تہے کہ پائون پہسل گیا اور یہہ زمین پر آرہے۔ ہاتہی نے بڑہکر پائون انکے سینہ پر رکہدیا جس سے ہڈیون تک کا پتہ نہ چلا۔

حضرت ابو عبید کی شہادت کے بعد لوا اسلام انکے بہائی حکم نے سنبہالا۔ یہہ بہی اوسیطرح ہاتہی کے پائون مین تہے۔ اسیطرح قبیلہ بنی ثقیف کے سات شخصون نے جو حضرت ابو عبید کے قریبی رشتہ دار تہے لوا اسلام سنبہالا مگر سب شہید ہوے آٹہوین شخص حضرت مثنیٰ تہے۔ انہون نے ایک بہت پر زور حملہ کرنا چاہا مگر اہل اسلام کی تمام صفین درہم برہم ہوگئی تہین۔ لوگون نے بہاگنا شروع کردیا تہا۔ اسی حالت مین ایک شخص نے دریا کا پل توڑ دیا جو کشتیان بندہی تہین اونکی رسیان کاٹ ڈالین کہ اب کدہر سے بہاگ سکوگے۔ بہاگنے والون کو جب راستہ نہ ملا تو دریا مین کود کود پڑے۔ ادہر بہمن نے ایک بہت بڑا حملہ کردیا۔ اگرچہ بہت سے ساتہی بہاگ گئے تہے مگر حضرت مثنیٰ تہوڑی سی جماعت کے ساتہہ قدم جماے کہڑے تہے اور پار اوتر جانیوالون سے خطاب کرکر کہہ رہے تہے کہ مین تمہاری آڑ موجود ہون۔ تم دوبارہ پل درست کرلو چنانچہ اونہون نے بہت جلد اوسکو ٹہیک کرلیا۔ حضرت مثنیٰ ڈوبنے والونسے فرما رہے تہے کہ مین تو موجود ہون تم کیون میدان چہوڑکر مفت مین حرام موت

Marfat.com

مر رہے ہو۔ تمہاری شجاعت کہان گئی۔ تمہاری غیرت کدہر چلی گئی۔ جب اسپر بھی وہ لوگ باز نہ آے تو پہر آپ مصروف کارزار ہو گئے۔ حضرت عروہ اور حضرت ابو محجن بڑے زور شور کی لڑائی لڑ رہے تہے۔ اس حالت مین ایک نصرانی ابو زید طائی جو جوش انتقام مین حضرت مثنیٰ کے ساتہہ فارسیونسے لڑنے آیا تہا مارا گیا حضرت مثنیٰ بہی زخمی ہوئے۔ آپ اوس تہوڑی سی جماعت کو ساتہہ لیکر دریا سے پار اوتر گئے۔ یہان جو سب سے آخر مین پل کے پاس شہید ہوے وہ حضرت سلیطؓ تہے۔

اس لڑائی مین مسلمانون کے قریب چار ہزار آدمی شہید ہوے جنمین سے قبطی بن قیس کے بیٹے عقبہ اور عبداللہ بہی تہے جو جنگ اُحد مین شریک ہو چکے تہے انہی کے ساتہہ انکے بہائی عبادہ جو جنگ احد مین نہ تہے وہ بہی شہید ہوے۔ قیس بن السکن بدری انصاری۔ یزید بن قیس انصاری۔ ابو امیہ فزاری صحابی حکم بن مسعود بڑے بڑے صحابہ بہی اس مین شہید ہوے اور دو ہزار بہاگ گئے صرف تین ہزار آدمی حضرت مثنیٰ کے ساتہہ رہے۔ فارسیونکے چہہ ہزار آدمی کام آے اس لڑائی کے حسب دلخواہ فتح ہونے سے بہمن کا ارادہ تہا کہ کچہہ فوج حضرت مثنیٰ کے تعاقب مین روانہ کرے لیکن جب اوسکو معلوم ہوا کہ ملک مین بغاوت پہیل گئی لوگونکے دو گروہ ہو گئے ہین۔ ایک تو رستم کا ساتہی ہے اور ایک رستم کا مخالف اور اس مخالف گروہ کا سردار فیروزان ہے تو بہمن نے یہہ ارادہ چہوڑ دیا اور سیدہا مدائن رستم کے پاس چلدیا۔

بہمن کے جاتے ہی جابان و مردان شاہ بہی اوسی طرف کو ہولئے حضرت مثنیٰ کو جو یہہ حال معلوم ہوا تو اپنی جماعت لیکر اونکے پاس پہونچ گئے۔ اونہون نے

Marfat.com

خیال کیا کہ یہہ مفرورین ہین انسے بالکل قریب ہو گئے۔ حضرت مثنی نے دونون کو گرفتار کرلیا اہل الیس کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اپنے سردارونکے چھڑانے کے لئے آمادہ پیکار ہوے مگر حضرت مثنی کو مستعد پاکر ٹھنڈے ہو گئے (مجبوراً صلح پر آمادہ ہوے اور اس طریقہ سے اپنے سردارونکی خلاصی چاہی) لیکن انکو آتا ہوا دیکھکر انکے قیدی پہلے ہی قتل کردئے گئے تھے۔

اس واقعہ کی مدینہ مین جب خبر پہونچی ہے تو ماتم کا ایک کہرام برپا تھا۔ مفرورین جو وہان پہونچ گئے تھے مارے شرم کے کہین نکل نہین سکتے تھے۔ بہت سارے مارے شرم کے گھر چھوڑکر باہر نکل گئے۔

حضرت عمرؓ ایک ایک کے پاس جاکر نہایت نرمی سے دلاسا دیتے اور فرماتے تھے کہ یہہ بھاگنا بھاگنا نہین ہے لیکن ان لوگونکی یہہ حالت تھی کہ ایسی باتون سے اونکو تشفی نہین ہوتی تھی۔ اپنے آپ سے اون کو شرم آتی تھی۔ اور سچ بھی ہے۔ شجاعان اسلام جو بھاگنے کا نام نہین جانتے اونکو بھاگنے سے چاہے وہ کسی ہی طرح کا ہو وہ غیرت آتی ہے کہ موت پر زندگی کو قربان کردیتے ہین اور یہہ عار اون سے گوارا نہین ہوتی۔ اسی واسطے اسلامی لڑائیون مین اس قسم کے وقوعہ نہایت شاذ ونادر ہوتے ہین۔ اسی غیرت کی وجہہ سے وہ آیندہ معرکون مین جس جرأت سے کام لیتے ہین وہ یادگار ہوتی ہے جو صفحۂ عالم سے تاقیامت مٹ نہین سکتی اس معرکہ کے بعد جنگ بویب مین جو مسلمانون نے ایرانیونکا بہت جلد فیصلہ کیا وہ اسی غیرت کا نتیجہ تھا۔

Marfat.com

واقعہ بویب

حضرت ابو عبیدؓ کی شہادت اور اس شکست نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت برافروختہ کیا۔ آپ نے دوسرے حملہ کی تیاریاں کردین۔ تمام قبائل عرب مین بڑے بڑے فصیح و بلیغ نقیب بھیجکر ایک عام جوش جو روکے سے نہین رکتا تھا پیدا کردیا۔ قبائل کے قبائل ٹوٹ پڑے۔ عدی بن حاتم طائی بے شمار جمعیت کے ساتھہ حاضر دربار ہوے۔ حصین بن معبد بنو تمیم کے ہزار آدمی لیکر آموجود ہوے مخنف بن سلیم سات سو سوارون کی جمیعت لیکر آیا۔ الغرض بنو کنانہ۔ بنو حنظلہ بنو ضبہ۔ قثعم کے بڑے بڑے تمام جتھے مدینہ منورہ کو اُمنڈ آے۔

یہہ ریلا کچھہ اس زور کا تھا کہ نمر اور تغلب کے عیسائیونکی ایک بڑی جماعت عرب و عجم کی لڑائی کی وجہہ سے بہہ آئی اور حاضر دربار ہوکر شرکت جنگ کی حضرت فاروق اعظم سے درخواست کی جو بہت عمدگی کے ساتھہ منظور کی گئی۔

اسی اثنا مین حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی بھی یمن سے آگئے۔ یہہ وہ حضرت تھے کہ انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند متفرق قبائل کے مجتمع کردینے کے صلہ مین اپنے قبیلہ کی سرداری کی درخواست کی تھی جو منظور کرلیگئی تھی مگر تعمیل کا موقع نہین آیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کا زیادہ تر حصہ مرتدین کی سرکوبی و اصلاح مین صرف ہوا اور اوس خلافت مین بھی تعمیل نہ ہوسکی اب یہہ موقع تھا۔ حضرت فاروق اعظم نے تمام قبیلہ بجیلہ کے پاس پیام بھیجا کہ سب جریر کے عَلَم کے سایہ کے نیچے اکٹھے ہون۔ حضرت جریر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے قبیلہ مین پہونچے اور اوس بڑے گروہ کو اپنے ساتھہ لیکر حاضر مدینہ منورہ

Marfat.com

ہوے۔حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان قبائل کو بسر کردگی جریر وعصمت بن عبداللہ حضرت مثنیٰ کی کمک کے واسطے عراق کیجانب روانہ فرمایا۔ان ہی قبائل مین سے ایک بہت بڑا گروہ عیسائیون کا بہی تہا جو بسر کردگی انس بن ہلال عیسائی کے عراق کو روانہ ہوا۔

اس گروہ عظیم کی روانگی سے قبل حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت مثنیٰ کو تمام اطراف وجوانب کے لوگون کے مجتمع کرنے کے واسطے لکھدیا تہا چنانچہ ان قبائل کے پہونچنے سے پہلے اونہون نے بہی سرحدی مقامات سے ایک فوج جرار جمع کر رکہی تہی۔

رستم وفیروزان نے جو یہہ آمد آمد سُنی تو بارہ ہزار سوار منتخب کر کے زیر کمان مہران بن مہرویہ ہمدانی جو طرز جنگ عرب سے عرب مین رہکر خوب واقف ہوگیا تہا حضرت جریر کے مقابلہ کے واسطے روانہ کیے۔

ان دنون حضرت مثنیٰ قادسیہ وخفان کے درمیان مین ٹہیرے ہوے تہے۔ آپ نے مہران کے آنیکی خبر سنکر حضرت جریر وحضرت عصمت کو جو ابہی تک راہ مین ہی تہے اطلاع دی کہ بویب مین چلکر خیمہ زن ہون خود بہی فرات کے کنارے کنارے کوچ کرتے ہوے کوفہ کے قریب مقام بویب مین پہونچ گئے۔مہران بہی اپنی جمعیت کے ساتہہ انکے نقل وحرکت کی خبر سنکر ان کے مقابل فرات کے دوسرے کنارہ پر آن ٹہیرا اور حضرت مثنیٰ سے کہلا بہیجا یا تو تم خود فرات کو عبور کر کے ہماری طرف بڑہ آؤ یا ہمکو اس پار آنیکی اجازت دو حضرت مثنیٰ کو پچھلے واقعہ سے نصیحت مل چکی تہی جواب دیا کہ تم خود عبور کر آؤ چنانچہ مہران اپنے میمنہ اور میسرہ پر مردان شاہ ابن آزادبہ۔مرزبان حیرہ کو لئے ہوے

Marfat.com

فرات کو عبور کر کے حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ کو آموجود ہوا۔ اوسنے اپنے پورے لشکر کے تین حصہ کئے تھے۔ سب سے آگے پیدل فوج تھی۔ اِن کے بعد ہاتھیوں کا ایک جُھنڈ تھا جپر قادر انداز نشانہ باز سوار تھے اور دائین بائین سوارونکے رسالے تھے۔

حضرت مثنیٰ رضؓ نے بھی نہایت مستعدی کے ساتھہ اپنی فوج کی اس طرح ترتیب دی کہ میمنہ پر بشیر بن خصاصہ۔ میسرہ پر بسر بن ابی رہم۔ مقدمہ پر اپنے بھائی معنی کو۔ پیدل پر حضرت مسعود اپنے دوسرے بھائی کو اور ساقہ پر مذعور کو معین فرمایا اس سے بہت جلد فارغ ہوکر حضرت مثنیٰ نے تمام ترتیب صفوف اس سرے سے اُس سرے تک خود چکر لگاکر معائنہ فرمائی۔ اسکے بعد رایت اسلام کے نیچے کھڑے ہوکر آپ نے فرمایا۔ "بہادرو۔ مجھکو اُمید ہے کہ یہہ ایسا دن نہ آئیگا اسلامی جوش جو مجھہ مین اسوقت ترقی پر ہے اوسکے ہوتے اگر آج مین اکیلا ہی ہوتا تو مقابلہ سے کبھی نہ ہٹتا۔ مجھے یہہ دن عید سے بڑھکر معلوم ہو رہا ہے۔ رضوان تمہارے انتظار مین جنت کے دروازے کھولے ہوے ہے۔ دولت عقبیٰ تمہاری منتظر ہے بڑھو اور بڑھکر اپنی مرادین حاصل کرو۔ آج کا دن خالی نہ جانے پاے۔ اللہ اور اوس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی اشاعت مین جانون کی بھی پرواہ نکرنا۔ اوسکی خوشنودی کے جویان رہو۔ بے شک پروردگار عالم اون ہی کو اپنا محبوب بناتا ہے جو اوسکے راستہ مین دشمنان دین سے صف بستہ استقلال سے لڑتے ہین۔ دیکھو۔ عجمیون کے مقابلہ مین عربون کے ناموس پر بدنامی کا دھبہ نہ لگانا۔"

Marfat.com

یہہ تقریر فرما کر حضرت مثنیٰ انچند ساعت خاموش کھڑے ہوکر عساکر اسلام کے جوش مردانگی کو نظر فراست سے معائنہ فرماتے رہے۔ اور جب ہر طرح جنچے مستلے معلوم کرلئے تو پہر خطاب فرمایا کہ دیکھو مین چار تکبیرین کہونگا ہر تکبیر مین تہوڑا تہوڑا وقفہ ہوگا تین تکبیرون تک تم ہر طرح سے دشمن پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوجانا۔ چوتھی تکبیر میرے منہ سے سنتے ہی فوراً حملہ کردینا۔ حضرت مثنیٰ کی زبان مبارک سے پہلی تکبیر کے بہی پورے لفظ اچھی طرح سے ادا ہونے نہین پاے تہے کہ عجمیون نے گہبراکر حملہ کردیا اور اس بے ترتیبی کے ساتہہ کہ سوار و پیادہ سب گڈمڈ ہوگئے مسلمانون مین سے بنی عجل کے آدمی اون کی سبقت نہ دیکہہ سکے اور جوش مین آکر صفون سے آگے بڑہ چلے۔ حضرت مثنیٰ نے غضب آلود ہوکر اپنی ڈاڑہی دانتون مین دباکر فرمایا کہ اے معاشر اسلام۔ خدا کے لئے آج اسلام کو بدنام نہ کرو۔ یہہ سنتے ہی سب اپنی صفون مین اپنی اپنی جگہہ پر پلٹ آے۔

چوتھی تکبیر پر حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حملہ کردیا۔ عجمی بڑے زور و شور سے بڑہے چلے آرہے تہے۔ اون کے شور وغل سے تمام میدان گونج رہا تہا۔ حضرت مثنیٰ نے فرمایا کہ بہادرو ان کے شور پر نہ جانا یہہ دور کے ڈہول مین تمہارے مقابلہ مین یہ نامردانہ غل ہے۔ پہر حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انس بن ہلال نمری عیسائی سے فرمایا کہ دیکھو اگرچہ تم مسلمان نہین ہو لیکن ہو عرب۔ مین مہران پر حملہ کرتا ہون تم میرے ساتہہ رہنا۔ اونہون نے لبیک کہکر اس کا اقرار کیا حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو ساتہہ لیکر مہران کا میمنہ توڑ کر قلب پر حملہ کردیا جس سے عجمیون کا قلب جسمین

Marfat.com

خود مہران موجود تھا پسپا ہوا قلب کی مدد کے لئے اونکا میمنہ بڑہا مسلمانونکے میسرہ نے اوسپر حملہ کرکے قلب کی مدد سے روک لیا۔ ادہر میسرہ پر اہل اسلام کا میمنہ حملہ پر حملہ کر رہا تھا۔ عجمی پہر سنبھلے اور پراگندہ حواس یکجا کرکے یکبارگی اس زور کا حملہ کیا کہ مسلمان گہبرا گئے۔

حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے للکار کر کہا کہ کیا آج پہر مسلمانون کو رسوا کروگے۔ دیکہو۔ تمہارے دشمنون کے پائون اوکہڑ گئے ہین جمیٹو اور جی توڑکر لڑو۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد + اسی حالت مین بنی بکر کے سردار حضرت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہائی اور بڑے شجاع تہے زخم کہاکر گرے۔ حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیکہو۔ بکر علم نہ جہکنے پائین۔ میرا بہائی اگر مارا گیا تو کیا پروا۔ بہادرون کا یہی خاتمہ ہوتا ہے تم اسلام کے نام پر دہبہ نہ لگانا۔ خود حضرت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہی گرتے وقت جب اپنی قوم کی بیقراری کی حالت دیکہی ہے تو فرمایا۔ دیکہو۔ میرے مرنے سے پریشان نہو۔ علم کو سیدہا کئے رہو۔ خدا تم کو بلند رکہے۔ پہر حضرت مثنیٰ رضؓ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتہہ پہیر کر فرمایا کہ اے بنی عجل۔ دشمنان دین کے زیر کرنے مین جلدی کیون نہین کرتے۔ کیا تم کو شرم نہین آتی کہ تمہارے بہائی خون مین لتہڑے ہوے فرش خاک پر پڑے ہین اور تم جی چہوڑے جاتے ہو۔

عساکر اسلامیہ کا اس تقریر سے دل بہر آیا اور مجموعی قوت سے نعرۂ تکبیر کہکر ایک بڑے زور کا حملہ کر دیا جس سے عجمی حواس باختہ ہو گئے مگر بہاگنے کا نام نہ

Marfat.com

لیتے تھے۔ اندھا دھند چارون طرف ہاتھہ مار رہے تھے۔ بہت سے سرداران اسلام نے جام شہادت پیا لیکن حضرت مثنیٰ کی ثابت قدمی سب کو جمائے ہوئے تھی۔ انس بن ہلال عیسائی جو مسلمانون کی طرف سے بڑی جانبازی سے حملہ کر رہا تھا زخم کھا کر گھوڑے سے گرا۔ حضرت نے فوراً اپنے گھوڑے سے کود کر اوسکو اپنی گود مین لیکر اپنے بھائی مسعود کی برابر لٹا دیا۔

عجمیونکا قلب جس سے حضرت مثنیٰ کا مقابلہ ہو رہا تھا خوب جم کر لڑا لیکن سب ہی کام آیا۔ بالآخر مہران۔ نہایت زرق برق زرہ بکتر لگائے ہوئے آگے بڑھا کہ بنی تغلب کے ایک نوجوان نے تیر مارا جو اوسکی آنکھہ مین ہو کر سر کے اوس پار نکل گیا اور پھر بڑھکر تلوار سے سر اوتار لیا۔ اوسکے دھڑ کا گھوڑے سے گرنا تھا کہ یہہ نوجوان عیسائی اوسکے گھوڑے کی پیٹھ پر تھا اور زور زور سے کہہ رہا تھا کہ مین ہون سردار عجم کا قاتل بنی تغلب کا ایک نوعمر جوان۔

مہران کے قتل سے لڑائی بالکل ختم ہو چکی تھی۔ اہل عجم نہایت بے ترتیبی کے ساتھہ بھاگے۔ شہریراز جو عجمیون کا ایک نامی افسر تھا قرط کی تلوار سے فی النار ہوا۔ حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عجمیون کو بھاگتے دیکھکر پل کا راستہ روک لیا۔ باقی ماندہ اس طرح تلوارونکی نذر ہوئے۔

جس قدر کشتون کے پشتے اس جنگ مین لگے ہین بہت کم مواقع ایسے ہون گے جنکی یادگار مین اس قدر لاشین ہون۔ بعض روایات مین عجمی مقتولونکی تعداد ایک لاکھہ بیان کی گئی ہے۔ ایک مدت تک آنے جانیوالے مسافر وہان ہڈیون کا ایک بہت بڑا ڈھیر پاتے تھے اس لئے کہ بہادران

Marfat.com

اسلام مین سے سو شخص ایسے تھے جن مین سے ہر ایک نے دس دس کافر قتل کئے تھے - یہہ دن یوم الاعشار کے نام سے مشہور ہے - اس لڑائی مین مسلمانونکے ہاتھہ اموال غنیمت بہت آیا - بہیڑ بکریون اور دیگر اشیار خوردنی کی ایک بہت بڑی تعداد تھی -

اس لڑائی کے بعد سے عرب کبھی عجم سے نہ دبے اور سمجھہ گئے کہ ساسانی دولت اب قریب باختتام ہے - حضرت مثنیٰ فرماتے ہین کہ اس جنگ سے پیشتر چند مرتبہ مجھکو عجمیون سے لڑنے کا اتفاق ہوا ہے - سو عجمی بھی ہزار عرب پر بھاری پڑجایا کرتے تھے لیکن اس کے بعد سے ایک عرب دس عجمیونپر بھاری ہے - آپ نے جنگ سے فارغ ہوکر شہدار اسلام کی نماز جنازہ پڑہی اور اُنکو دفن کیا

اس واقعہ کے بعد حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چھوٹا سا لشکر اون لوگونکے تعاقب مین روانہ کیا جو کسی طرح سے بچ بچاکر بھاگ گئے تھے یہہ اسلامی جماعت ساباط تک اون کے تعاقب مین گئی اور وہان پہونچکر اون کو تباہ و برباد کیا - اطراف وجوانب کے تمام دیہات وقصبات مین مسلمان پھیل پڑے - یہہ واقعہ بروایت ابن اثیر وابن خلدون وغیرہ سنہ ۱۳ ہجری ماہ رمضان کا ہے اور بقول بعض سنہ ۱۴ھ کا واقعہ ہے -

خنافس وسوق بغداد

حضرت مثنیٰ رض اس جنگ سے فارغ ہوکر حالانکہ ابھی تک آپ کے زخم بھی نہ بھرے تھے سواد کی طرف روانہ ہوے اور حیرہ مین حضرت بشیر بن خصاصہ کو اپنا نائب چھوڑ گئے - مقام لیس مین جو انبار کا ایک گانؤن تھا پہونچکر مقیم ہوے - یہان آپکو

Marfat.com

ایک انباری جاسوس نے خنافس پر حملہ کرنیکی راے دی۔ دوسرے جاسوس نے بازار بغداد کیجانب اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہہ دونون کسقدر فاصلہ پر ہونگے۔ اُنہون نے جواب دیا کہ ایک روز کی مسافت ہوگی پہر آپ نے سوال فرمایا کہ ان مین سے کونسا مقام آسانی اور جلدی سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اونہون نے خنافس کی راے دی۔ خنافس وہانسے قریب تہا۔ وہان سال بہر مین ایک مرتبہ بازار لگاکرتا تہا جس مین مدائن اور سواد کے بڑے بڑے تاجر دوکانین لگاتے تہے۔ یہہ ربیعہ اور قضاعہ دو قبیلون کے ٹہیکہ مین تہا اور یہی دو قبیلہ اوسکی حفاظت کرتے تہے اوس زمانہ مین ربیعہ کے گروہ کا سردار سلیل بن قیس تہا اور قضاعہ کا روانس بن وبرہ حضرت مثنیٰؓ نے اپنے قیام گاہ پر بازار کے دن کا انتظار کیا اور عین بازار کے روز خنافس پر حملہ کردیا۔ سوداگر مال واسباب چہوڑ کر بہاگے۔ محافظین کے بنائے بہی کچہہ نہ بنا۔ حضرت مثنیٰ وہ تمام مال غنیمت لیکر پہر انبار مین تشریف لے آئے۔ ابہی وہان آپ نے اچہی طرحسے دم بہی نہ لیا تہا کہ بازار بغداد پر حملہ کرنیکا سامان شروع کردیا۔ رہبر کو ساتہ لیکر خاص بازار کے روز وہان بہی حملہ کردیا۔ یہہ بازار اوس جگہہ تہا جہان بغداد اب آباد ہے۔ تمام سوداگر مال تجارت چہوڑ چہوڑ کر بدحواس ادہر اودہر بہاگ گئے۔ بے شمار غنیمت یہانسے بہی ہاتہہ لگی۔

حضرت مثنیٰؓ نے فرمادیا تہا کہ سواے زرنقد کے اور کسی چیز کو ہاتہہ نہ لگایا جاے پہر بہی زرنقد کئی بار شتر وہانسے حاصل ہوا۔ یہہ زر کثیر لیکر پہر آپ انبا تشریف لاے مضارب عجلی کو آپ نے تغلب کی ایک جماعت کیجانب روانہ فرمایا جو مقام رکان مین رہتے بستے تہے۔ ادہر تو حضرت مضارب اوسطرف چلے اودہر اونکو جو خبر لگی وہ رکان

Marfat.com

چھوڑکر بھاگ گئے رکان پہونچکر آپ نے اونکا تعاقب کیا بالآخر اونکے پچھلے حصّہ سے مُٹ بھیڑ ہوئی آپ نے اوسکو تباہ و برباد کر دیا۔ یہہ لوگ رکان سے واپس آرہے تھے کہ فرات بن حیان تغلبی اور عتبہ بن نہاس کو قبائل بنی تغلب کے زیر فرمان کرنیکے لئے حضرت مثنی نے صفین کے طرف روانہ کر دیا۔ پھر حضرت مثنی خود بھی صفین کی جانب راہی ہوے وہان کے لوگون نے بھی ان کی آمد آمد سنکر شہر خالی کر دیا تھا۔ جب آپ وہان پہونچے شہر کو خالی پاکر دریائے فرات کو عبور کرکے جزیرہ کو چلے گئے۔ وہان ایک مشکل یہہ پیش آئی کہ رسد وغیرہ کا کچھ انتظام نہ تھا زاد راہ تمام ہوچکا تھا۔ گرسنگی کی یہہ حالت کہ اپنی اپنی سواریان بھی ذبح کرکر کھانا شروع کر دین۔ نہین معلوم انجام کیا ہوتا کہ خوبی تقدیر سے نخفان والونکا ایک قافلہ اوسجانب آنکلا۔ آپ نے اوسپر حملہ کرکے اوسکے تین محافظونکو گرفتار کر لیا اور بنی تغلب کا نشان دریافت کیا۔ اونہون نے کہا ہم اس شرط سے بتلاسکتے ہین کہ تم ہمارے جان و مال کو امن دو۔ آپ نے اون سے پتہ دریافت کرکے اون کو چھوڑ دیا۔

حضرت مثنیؓ اوسی روز بنی تغلب پر جا پڑے جو وادی روحیلہ مین مقیم تھے اور اونکو فی النار والسقر کرکے اونکے اموال و اولاد پر قبضہ کر لیا۔ ربیعہ کے اوس گروہ نے جو حضرت مثنیؓ کے ساتھہ لڑنیکو آیا تھا اپنے حصّہ کے عوض اونکو خرید کے آزاد کر دیا۔

حضرت مثنیؓ کو معلوم ہوا کہ جن جن قبائل کے شہر انکے تحت تصرف مین آگئے ہین وہ سب کے سب دجلہ کے کنارہ کنارہ چلے جا رہے ہین آپ نے اونکا تعاقب اس شان سے کیا کہ مقدمۃ الجیش پر حضرت حذیفہ بن محصن تھے۔ میمنہ پر نعمان بن عوف شعبانی۔ میسرہ پر مطر شیبانی۔ آپ نے تکریت مین جاکر اونسے مقابلہ کرکے اونکو گرفتار کر لیا

Marfat.com

اور تکریت سے بہی بہت غنیمت ساتہہ لیکر انبار کیجانب مراجعت فرمائی۔ اودہر عتبہؓ وفراتؓ جو صفین کیطرف گئے ہوے تہے اونہون نے نمر وتغلب پر چہاپا مارا۔ اکثر نے تو پانی مین ڈوب کر رہائی پائی اور باقی ماندہ یا تو عتبہ وفرات کی تلوار کے نذر ہوے یا گرفتار کئے گئے۔

یہہ تہے وہ واقعات جنسے عجمیونکے عرب کے مقابلہ مین جی چہوٹے جاتے تہے اور اونکو مجبور ہوکر دجلہ کے سوائے ادہر کی ساری سرزمین مسلمانون کے قبضہ مین چہوڑنا پڑی۔ مسلمانونکی حکومت فرات ودجلہ کے مابین موجین مار رہی تہی اونکے ہتہیارونکے عکس دجلہ اور فرات کے پانی مین جہلکنے لگے تہے۔

فارس مین جب ان فتوحات کی خبر پہونچی تو اونہون نے کہا کہ زنانہ حکومت اور آپس کے اختلاف کا یہی نتیجہ ہے فارس کا حشر ان ہی حالون ہوا چاہتا ہے۔ روسار فارس رستم وفیروزان کے پاس پہونچے اور کہا۔ عرب کی فتوحات کا یہہ حال ہے کہ بغداد غارت ہوا۔ تکریت پر اونہون نے حملہ کیا۔ سواحل عراق اونکے قبضہ مین ہین اور تمہاری یہہ حالت کہ آپس ہی مین کٹے مرتے ہو۔

ویران شد صد شہر زسیلاب سرشکم ۔۔۔ در دہر چنین چشم ترے ہست بگوئید

اپنی حالت سنبہالو۔ اگر تم دونون مین اتفاق ہوتا تو ہم ذلت ورسوائی کے اسدن کو کیون پہنچتے

دلم در آتش افگندی ومن از غصہ میسوزم ۔۔۔ مبادا بشنود نا محرمے بوئے کبابش را

اب تم آپس مین متفق ہوکر یکجائی قوت سے عرب کا مدافعہ کرو ورنہ اونسے پہلے ہم تمہارا فیصلہ کردین گے پہر چاہے جو کچہ نتیجہ ہو۔ رستم وفیروزان پر اس تقریر کا بہت بڑا اثر پڑا اور دونون متفق ہوکر انتظام کیجانب متوجہ ہوے۔ زنانہ حکومت کے بدلنے مین اونکو بہت بڑی

Marfat.com

دشواری یہہ تہی کہ خاندان شاہی مین سے نرینہ اولاد کا پتہ نہ تہا شیرویہ نے چن چن کر اپنے بہائیون کو قتل کروا دیا تہا۔ رستم وفیروزان نے حرم شاہی سے نرینہ اولاد کا نشان چاہا حسب مراد جواب نہ ملنے پر اونہون نے جبر و تعدی شروع کر دی۔ بالآخر اونمین سے ایک نے جو اس جبر کی متحمل نہ ہوسکی اپنے ایک بیٹے یزدجرد کا پتہ دیا جو مخفی طور پر اپنے مامون کے یہان تربیت پا رہا تہا۔ رستم وفیروزان نے اوسکو تاج شاہی پہنایا۔ تخت نشینی کیوقت اوسکی عمر اکیس ۲۱ سال کی تہی۔ اسنے تخت پر بیٹھتے ہی فوجون کی تیاری کے واسطے اپنے خزانون کے منہ کہول دئے۔ تمام مرزبانون کو انتظام ملکی۔ رعایا کی حفاظت۔ دشمنون کی مدافعت کی سخت تاکید کی اور بصلاح دید رستم ایک بہت بڑے لشکر کو حدود انبار و ابلہ وحیرہ پر بغرض حفاظت روانہ کیا۔ سلطنت مین اس انتظام سے دوبارہ جان آگئی تمام قلعے اور چہاؤنیان دوبارہ مستحکم کر دی گئین اور وہ آپس کا اشتقاق اور پہوٹ بہی بالکل مفقود ہوگیا۔

وہ ملک جو ممالک اسلامیہ مین تہوڑے ہی دن ہوے کہ آے تہے سلطنت کا یہہ رنگ اور قوت دیکہکر سب کے سب باغی ہوگئے۔ حضرت مثنیٰ نے ان واقعات کی اطلاع حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو دی۔

ہنوز دار الخلافہ سے اس عرضی کا جواب نہین آیا تہا کہ اہل سواد بگڑ بیٹھے۔ حضرت مثنیٰ بن حارثہ نے انکی سرکوبی کی غرض سے تہوڑی سی فوج کے ساتہہ اودہر کا رخ کیا اور باقی عسکر اسلام موضع طف کربلا مین مقیم رہا۔

حضرت عمرؓ کے پاس جب حضرت مثنیؓ کی عرضداشت پہونچی ہے تو آپ نے اونکو تحریر فرما دیا کہ تم تمام اطراف وجوانب کی فوجون کو یکجا کرکے عرب کی سرحد کو ہٹ آؤ۔ ربیعہ

Marfat.com

ادہر مضر کے جنگ آور ونکو بہی اپنے ساتہہ لے لینا - یہ بڑے کام کے آدمی ہین -

حضرت مثنی تمام اقوام عرب کو جو انکے گرد و نواح مین تہین بلکجا کر کے حلہ مین آٹہیرے

حضرت مثنی نے حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد کے انتظار مین یہانسے بہی

کوچ کر کے جبل بصرہ پر قیام کیا -

حضرت عمرؓ نے حضرت مثنی کو یہہ جواب دیکر خود بڑے زور شور کے حملہ کی تیاریان کردین

اسوقت آپکے عمال یہ تہے - مکہ معظمہ مین عتاب بن اسید - طائف مین حضرت عثمان

بن العاص یمن مین یعلی بن امیہ - عمان و یمامہ مین حذیفہ بن محصن بحرین مین علا ابن الحضرمی

شام مین حضرت ابو عبیدہ بن الجراح - کوفہ اور اوسکے گرد و نواح مین مثنی بن حارثہ - قاضی القضاۃ

امام الاولیا حضرت سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ -

حضرت عمرؓ نے اپنے عمال کو اطلاع دی کہ جہان جہان کوئی بہادر - کوئی سپاہی -

کوئی رئیس - کوئی فصیح اور کوئی بلیغ ہو - شاعر ہو - خطیب ہو - کسی فن کا کوئی ماہر ہو اوسکو

روانہ دار الخلافت کرو - ہر طرف ہرکارے اور نقیب دوڑا دئے - حج کا زمانہ آگیا تہا آپ

خود عازم مکہ معظمہ ہوئے وہانسے واپس بہی نہو نے پائے تہے کہ تمام قبائل عرب کا ایک

بہت بڑا سیلاب بہہ آیا -

حضر موت - صدف - مذحج - قیس - غیلان کے بہت سے بڑے بڑے سردار

ہزارون سوارونکی جمعیت کے ساتہہ مدینہ منورہ پہونچ گئے - حضرت سعد بن ابی وقاص نے

تین ہزار دہ مرد میدان روانہ کئے جنمین سے ہر ایک تمام قبائل کے اولٹ دینے کو اپنے

بائین ہاتہہ کا داؤ سمجہتا تہا - بڑے بڑے مشہور قبائل مین سے یمن کے ایک ہزار -

بنو اسد کے تین ہزار - بنو تمیم و رباب کے چار ہزار مرد مسلح تہے -

Marfat.com

یہہ واقعات ماہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ ۱۳ھ کے ہین جو اوپر بیان ہوے۔

واقعات ۱۴ھ

ابتداے امر قادسیہ

حضرت عمرؓ جب حج سے واپس تشریف لاے ہین تو اطراف مدینہ کے تمام جنگل آدمی ہی آدمیون سے بہرے تہے جسطرف نگاہ جاتی تہی سرہی سر نظر پڑتے تہے۔ حضرت فاروقؓ نے اس خیال سے کہ مدائن جو ایران کا دار الخلافتہ اور اونکی تمام قوتونکا مرکز ہے وہ اس جنگ سے بہت قریب ہے مسلمانون کے پاؤن جمنے ذرا مشکل ہین حضرت علی رضؓ کو امیر خلافت مقرر فرماکر اعلان کر دیا کہ مین خود اس مہم پر جاؤنگا۔ میمنہ حضرت زبیر۔ میسرہ حضرت عبد الرحمن بن عوف۔ ہراول حضرت طلحہ سے آراستہ فرماکر مدینہ سے عراق کیجانب باہر نکل کہڑے ہوے وہان سے تین میل کے فاصلہ پر چشمۂ ضرار پر قیام فرمایا۔

حضرت کا خود تشریف لیجانا کوئی ایسی ویسی بات نہ تہی ہر مسلمان کا خون جوش مارنے لگا اور سب مارنے مرنے پر مستعد ہوگئے چشمہ پر پہونچکر آپ نے اپنے ساتہیون سے اپنے تشریف لیجانیکی بابت مشورہ کیا جنمین سے اکثر نے یہی مشورہ دیا کہ یہہ مہم آپ کے بغیر سر ہوتی نہین معلوم ہوتی۔ آپ نے حضرت سیدنا علی حضرت طلحہ اور حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ وغیرہ بڑے بڑے صحابہ کو جو معاملات کے نشیب و فراز سے خوب واقف تہے بلاکر اس بارہ مین اونسے راے لی ان حضرات نے صاف انکار کیا اور کہا۔ جنگ دو سر دارد۔ نہ معلوم کیا واقعہ ہو۔ حضرت کے بعد اسلامی جہنڈی کا سنبہالنے والا کون ہے۔ آپ ایسا کیجیے کہ کچہہ فوج اسوقت کسی صحابی کی سرکردگی مین روانہ فرمائیے پہر کچہہ اور کمک روانہ کیجیے۔ خدانخواستہ کوئی اور صورت نکلے تو ایک لشکر جرار روانہ فرمائیے۔ اسمین دشمنونپر

Marfat.com

بہت ساز ورپڑے گا آپ کا بنفس نفیس اوسطرف تشریف لیجانا ہرگز مناسب نہین۔
حضرت عمرؓ نے باآواز بلند فرمایا کہ صاحبو۔مین تمہاری راے پر کاربند ہوکر خود جانے کے لئے تیار ہون اور اسی ارادہ سے مدینہ سے باہر نکلا تھا لیکن یہہ عظماء صحابہ اسکے خلاف ہین۔یہہ سنکر سب کا اتفاق ہوگیا کہ حضرت خود تشریف نہ لیجائین۔اب بہیجا کسکو جاے ؟ حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت خالدؓ شام مین مصروف تھے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اوس جانب تشریف لیجانیکی راے نہین ہوئی اسی حالت مین حضرت سعد کا جو صدقات ہوازن پر متعین تھے خط اس مضمون کا پہنچا کہ مین نے ہزار منتخب سوار جنمین سے ہر ایک ایک ایک میدان کے واسطے کافی ہے روانہ دربار خلافت کئے ہین۔حضرت عبدالرحمن بن عوف یہ معلوم کرتے ہی چلا اوٹھے کہ پالیا۔حضرت عمرؓ نے فرمایا کسکو۔حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص کو۔حضرت سعد بن ابی وقاص ایک بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔عشرہ مبشرہ مین انکا شمار ہے۔آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ایک جہاد مین تشریف لیجانے لگے ہین تو آپ نے اپنے گھر کی خبرگیری کے لئے یہہ فرماکر چھوڑا تھا کہ تمہارے مان باپ۔ہو یہہ نہایت بہادر و شجاع تھے۔یہہ وہی تھے کہ خدا کی راہ مین دشمنان دین پر پہلا تیر انہی کی کمان سے نکلا تھا۔حضرت فاروق اعظم کو انکی شجاعت و دلیری مین ہرگز کلام نہ تھا۔ہان ذرا سا تردد تھا تو انکے مراتب جنگ کی ناواقفیت کا تھا اور اسیوجہہ سے ان کی سپہ سالاری پر آپ کو اطمینان نہین ہوتا تھا۔حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا اسکا تدارک اسطرح ممکن ہے کہ مراتب جنگ اونکو سمجھا دئے جاوین اور اون شرائط کے ایفا کا اونسے عہد لے لیا جاوے۔وہ صحابی جلیل القدر مین جنگ بدر مین شریک

Marfat.com

ہو چکے ہین۔ جنکے فضائل خود پروردگار عالم نے اپنی پاک کتاب مین بیان فرمائے ہین وہ ہرگز عہد کے خلاف نکرین گے۔ (مسعودی)

حضرت فاروق اعظمؓ نے ہوازن سے حضرت سعد کو طلب کرلیا اور فرمایا کہ مین تمکو عراق کی جانب بھیجنا چاہتا ہون۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ جو مین کہونگا اوسکے خلاف ہرگز نہوگا پھر آپ نے تمام مراتب جنگ اونکو سمجھا دئے یہانتک کہ مدینہ سے عراق تک تمام منزلین بھی خود ہی معین فرمادی تھین پھر فرمایا "اے سعد۔ اس خیال سے کہین بے پروانہ ہو بیٹھنا کہ تم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماموں اور صحابی ہو۔ پروردگار کا قرب نسب حسب پر نہین ہے۔ مقبول بندہ وہی ہے جو اوسکی طاعت و بندگی مین سرگرم ہے۔ وہ سب کا خالق ہے ہم سب اوسکے بندے ہین۔ اوس کا تقرب ہم محض اوسکے فضل و توفیق سے چاہ رہے ہین اللہ تعالیٰ شانہ برائی کو برائی سے محو نہین کرتا بلکہ اچھے کامون سے بُرائیون کو مٹاتا ہے۔ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرف صحبت سے مشرف ہو چکے ہو حضورؐ کے اخلاق گرامی تم نے بہ خوبی دیکھے ہین حضورؐ کا جو طریق یگانہ و بیگانہ کے ساتھ تھا اوسکے بتلانے کی تمکو کوئی ضرورت نہین تم خود اچھی طرح سے واقف ہو پس ہر امر مین آپ ہی کے اتباع کو ملحوظ رکھنا تم سے وہی سرزد ہو جسکو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھ چکے ہو اوسنے ہرگز غفلت نہ اختیار کرنا۔ ہر کام نہایت صبر و تحمل سے کرنا چاہیے جلدی تمام کامونکو خراب کردیتی ہی اور اس کا نتیجہ ہمیشہ خلاف مقصود ہوتا ہے۔" آپ نے آخر مین اسکی بھی تاکید فرمادی کہ دربار خلافت مین واقعات کی مفصل کیفیت بہت جلد جلد روانہ کرتے رہین۔

غرض حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت سعدؓ کو چار ہزار غازیان اسلام کا افسر

Marfat.com

مقرر کرکے عراق کیجانب روانہ کیا۔ آپ ہی نے اس لشکر کی متفرق جماعتوں کی افسری کو لئے بڑے بڑے نام آوران اسلام کو نامزد کردیا۔ چنانچہ بارق پر حمیضہ بن لغمان کو۔ مذحج پر عمرو بن معدیکرب اور ابو سیرہ ابن ابی ذویب کو۔ صدار پر یزید بن حارث صدائی کو۔ قیس غیلان پر حبیب و مسلیہ و بشر بن عبداللہ ہلالی کو۔ سکون و کندہ پر معاویہ بن حدیج اور حصین بن نمیر کو افسر مقرر فرما دیا تھا۔ حضرت سعدؓ رایت اسلام کو حرکت دیتے ہوے اس جمعیت کیساتہ مدینہ سے روانہ ہوے۔ حضرت عمرؓ نے اسی فوج پر اکتفا نہین کیا۔ بلکہ حضرت سعدؓ کے کوچ کے بعد دو ہزار یمانی اور دو ہزار بخدی جنگ آزماؤن کو کمک کی غرض سے اور روانہ کیا۔ انتظامات مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمرؓ کو فارس کی فتوحات کا کسقدر بڑا خیال تھا۔ ستفتح لکم الفرس کی بشارت ہر گھڑی اور ہر لحظہ حضرت مین ایک نیا جوش پیدا کرتی چلی جاتی تہی اور اگرچہ آپکی خلافت کی تمام فتوحات مین عنان اختیار آپ ہی کے ہاتہہ مین رہتی تہی اور جو کچہہ ہوتا تہا وہ آپ ہی کی صائب تدبیر سے لیکن اس جنگ کا تو کچہہ رنگ ہی اور ہے یہہ تو اس قابل ہے کہ بالکل آپ ہی کے نام سے نامزد ہو۔ تہے تو آپ مدینہ منورہ مین مگر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ روحی قوت سے خود معرکۂ کارزار مین رونق افروز ہین۔ اپنی صائب رائے سے تمام انتظامات مناسبہ کی تجویز مین مصروف۔ میدان جنگ فرودگاہ وغیرہ کی سیر فرما رہے ہین۔

نمازون تک مین آپ انہی انتظامات مین ہوتے تہے نہایت اہتمام سے فارس و روم کی فتوحات کے لئے دعائین مانگتے تہے۔

حضرت امام نووی نے وہ دعا جو آپ نے اسبارہ مین صبح کی نماز مین مانگی ہے یہہ نقل فرمائی ہے۔

Marfat.com

اللھم انا نستعینك ونستغفرك ولا نکفرك ونومن بك ونخلع
من یفجرك اللھم ایاك نعبد ولك نصلی ونسجد والیك نسعی ونحفد و
نرجو رحمتك ونخشی عذابك ان عذابك الجد بالکفار ملحق ○
اللھم عذب الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلك ویکذبون رسلك
ویقاتلون اولیائك ○ اللھم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات واصلح ذات بینھم والّف بین قلوبھم واجعل فی قلوبھم
الایمان والحکمۃ وثبّتھم علی ملۃ رسولك صلی اللہ علیہ والہ وسلم
واوزعھم ان یوفوا بعھدك الذی عاھدتھم علیہ وانصرھم علی
عدوك وعدوھم الہ الحق واجعلنا منھم ○ یعنے اے پروردگار ہم تجھی سے
مدد مانگتے ہین اپنی لغزشونکی تجھسے مغفرت چاہتے ہین۔ ہم تیرے ناشکر بندونمین نہین بلکہ
ہم تجھپر ایمان لاے ہین جو تیرے راستے نہ چلے ہم اوس سے بالکل بیزار ہین۔ اے پروردگار
ہم تیری ہی عبادت مین مصروف ہین۔ تیری ہی نماز ادا کرتے ہین۔ تیرے ہی سامنے سر
جھکاتے ہین۔ تجھی تک ہماری دوڑ ہے ہم تیری رحمت کے اُمیدوار اور تیرے عذاب سے
ترسان ہین۔ ہم خوب جانتے ہین کہ تیرا عذاب کفار کو ہرگز نہ چھوڑے گا۔ اے اللہ اون
کافرونپر عذاب نازل فرما جو تیری راہ سے روکتے اور تیرے رسولؐ کی تکذیب کرنیوالی ہین۔
جو تیرے پیارے بندونسے مجادلہ اور مقاتلہ کرتے ہین۔ اے پروردگار عالم مسلمان
مردون اور مسلمان عورتون کے گناہونکو بالکل مٹا دے اونکی حالتین درست کردے
اونکے دلون مین محبت کے رشتہ قائم کردے اونکے دل نور ایمان وحکمت سے منور فرمادے
اونکو اپنے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر ثابت رکھہ۔ اونکے دلون مین

Marfat.com

اپنے اوس عہد کے پورا کرنیکی طرف کمال شوق پیدا کردے جو تونے اونسے لیا ہے۔ اے سچے خدا اپنے دشمنون اور خود اونکے دشمنونپر اون کو فتحیاب کر اور اے پروردگار مجھکو بھی اوسی جماعت مین لے لے۔

اور تو اور حالانکہ دوران جنگ مین روزانہ ڈاک جاری تھی لیکن آپ اس فتح کے انتظار مین ہر روز مدینہ منورہ کے باہر تشریف لیجایا کرتے تھے اور وہان دیر تک اسکے منتظر رہتے تھے کہ اب کوئی شخص آیا جسنے فارس کی خوشخبری سنائی۔ (واقدی)

الغرض حضرت سعدؓ نے ۱۷۔۱۸ منزلین طے کرکے بروایت ابن اثیر و ابن خلدون وطبری مقام زرود اور بروایت بلاذری مقام ثعلبہ پر جو کوفہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا قیام کیا حضرت مثنیٰ آٹھ ہزار فوج کے ساتھ موضع ذی قار مین حضرت سعد کے انتظار مین پڑے ہوے تھے جنگ جسر مین جو زخم آپنے کھاے تھے وہ بگڑ رہے تھے حضرت سعدؓ مقام زرود تک ہی پہونچنے پاے تھے کہ آپ کو حضرت مثنیٰ کے انتقال کی خبر ملی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ امیر لشکر حضرت بشیر بن خصاصہ کو مقرر فرما گئے ہین حضرت سعد وہانسے چلدئے جب حزن وبسیط کے بیچ مین پہونچے ہین تو بنی اسد تین ہزار کی جمعیت سے حضرت سعد سے آکر ملگئے جو بموجب فرمان حضرت فاروق اعظم کے حضرت سعد کا اس مقام پر انتظار کر رہے تھے حضرت سعد جب مقام شراف مین پہونچے ہین تو یہان اشعث بن قیس اپنے قبیلہ کے ایک ہزار سات سو جوانون کو لیکر اس لشکر ظفر پیکر مین مل گئے۔ یہین حضرت معنی بن حارثہ حضرت مثنیٰ کے بھائی سے ملاقات ہوئی۔ اونھون نے تمام وہ ضروری باتین بیان کردین جو حضرت مثنیٰؓ رحلت کے وقت اس جنگ کے متعلق وصیت کر گئے تھے۔ وہ بالکل وہی تھین جو آئندہ کے والانامہ مین حضرت عمرؓ نے بعد کو تحریر فرمائین حضرت سعد موضع شراف ہی مین مقیم تھے

Marfat.com

کہ حضرت عمرؓ کا ایک مفصل فرمان آیا جسمین فوج کی ترتیب کے قواعد تھے اور فوج کے جائزہ لینے کا حکم تھا۔ حضرت سعد نے آپ کی ہدایت کے مطابق فوج کی ترتیب دی اور جائزہ لینا شروع کیا

کل فوج کی تعداد تیس ہزار نکلی۔ لشکر کی ترتیب آپ نے اسطرح دی کہ رایات اسلام پر سابقین اولین کو مقرر فرمایا۔ میمنہ اور میسرہ۔ ہراول و ساقہ کی حسب ذیل ترتیب دی دس آدمیوں پر ایک افسر مقرر کیا۔

ہراول باتحتی زہرہ بن عبداللہ بن قتادہ جو ایام جاہلیت مین بحرین کے بادشاہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت اقدس مین اپنی قوم کیجانب سے وکیل ہوکر آئے تھے اور اسلام قبول کر لیا۔

میمنہ (دایان حصہ) تحت عبداللہ بن المتعصم صحابی۔ میسرہ (بایان حصہ) شرجبیل بن السمط الکندی کے زیر حکم جو ایک نوعمر آدمی تھے انہون نے مرتدین کی لڑائی مین نیکنامی کا بڑا حصہ لیا اور بہت شہرت حاصل کی تھی۔ ساقہ (پچھلا حصہ) پر عاصم بن عمرو التیمی صحابی مقرر ہوئے طلائع (گشتی فوج) کا افسر سواد بن مالک تمیمی کو کیا گیا جو پہلے ایک جماعت فوج کے سردار تھے پھر طلائع پر متعین ہوئے۔ مجرد (بیقاعدہ فوج) کو سلمان بن ربیعہ باہلی کی سپردگی مین رکھا گیا۔ پیدل پر حمال بن مالک اسدی حکمران مقرر ہوئے۔ شتر سوارون کو زیر نگرانی عبداللہ بن ذی السہمین چھوڑا گیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ربیعہ باہلی قاضی و خزانچی مقرر ہوئے اور اموال غنیمت جمع کرنا اور اوسکا تقسیم کرنا بھی ان ہی کے سپرد کیا گیا۔ رائد یعنے رسد وغیرہ کے بندوبست کرنیوالے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔ ہلال ہجری مترجم اور زیاد بن ابی سفیان محرری کیخدمت پر مامور ہوئے۔

Marfat.com

طبری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لشکر کے ساتھ کچھ طبیب بھی تھے جنکے نام طبری نے درج نہین فرمائے۔ افسوس۔

حضرت مثنی کی جمعیت جوانسے آکر ملگئی تھی ان مین ننانوے ۹۹ وہ صحابہ تھے جو جنگ بدر مین شریک ہوے تھے تین سو وہ تھے جو فتح مکہ مین تھے تین سو سے زائد بیعۃ الرضوان والے سات سو صحابہ رض کی اولاد مین سے تھے۔

حضرت سعد اس نظم و نسق سے فارغ ہوکر موضع شراف سے آگے بڑہنے نہ پائے تھے کہ امیر المومنین کا دوسرا فرمان صادر ہوا جسمین قادسیہ کیجانب بڑہنے کا حکم تھا کہ تم اپنی مورچے اس ڈہنگ سے جمانا کہ فارس کی سرزمین تمہارے سامنے ہوا اور عرب کے پہاڑ تمہاری پشت پر اگر پروردگار عالم نے تمکو فتح دی تو آگے بڑہتے چلے جانا اور خدانخواستہ کوئی دوسری صورت ہوئی تو پہاڑونکی پناہ مین آرہو اور انکا رنگ ڈہنگ دیکھکر حملہ کرو۔ حضرت سعد رض نے بموجب ان ہدایات کے فوراً قادسیہ کیجانب کوچ کردیا۔ حضرت زہرہ بن عبد اللہ نے جو مقدمہ کے افسر تھے تہوڑی سی جماعت کو جسمین تیس بڑے بہادر اور جنگ آزمودہ آدمی تھے بسرکردگی بکر بن عبد اللہ لیثی اطراف حیرہ کیجانب روانہ کردیا۔ حضرت بکر مقام سیلحین سے کچھ ہی آگے بڑہے ہونگے کہ انکے کانو مین برات کے سے باجے کی آواز گئی۔ انہون نے حقیقت حال کے منکشف ہونیکی غرض سے وہان توقف کیا۔ دیکھتے کیا ہین کہ واقعی ایک بہت بڑی برات ہے۔ نہایت آراستہ بڑے سامان اور بڑی آرائش کا انتظام کیا گیا ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حاکم حیرہ آزادمرد بن آزادبہ کی بہن کی رخصت ہے اور یہہ برات حاکم حنین کے یہان جارہی ہے۔ حضرت بکر نے موقع پاکر انپر حملہ کردیا۔ شیرزاد بن آزادبہ کے ایک ایسا ہاتہہ دیا کہ اوسکی کمر ٹوٹ گئی۔ اور تہوڑی دیر مین پیکر بے جان

Marfat.com

فرش خاک پر پڑا تھا۔ ادہر انکے ساتھیون نے بہی اور لوگون پر وار کرنا شروع کر دیئے جتنے برانی تھے سب بھاگ گئے۔ دولہن تیس مستورات شرفا اور ایک سو لونڈیون کے ساتھ گرفتار کر لیگئی۔ جسقدر سامان تھا سب لوٹ لیا گیا۔ اوس سامان کا اندازہ کیا ہو سکتا تھا جسکو اہل عرب نے پہلے ہی مرتبہ دیکھا تھا۔ حضرت بکر اس سب ساز و سامان کو لیئے ہوئے بمقام عذیب حضرت سعد سے جا ملے۔ عذیب مین فارسیون کا میگزین تھا مگر خوش نصیبی سے حضرت سعدؓ کے ہاتھ بغیر لڑے جھگڑے ہی پڑ گیا۔ حضرت سعد نے اموال غنیمت کو تقسیم کر کر فوراً کوچ کر دیا اور قادسیہ مین پہونچکر ہی دم لیا۔ آپ نے وہان پہونچکر عتیق و خندق کے مابین قنطرہ کے سامنے اپنے مورچے قائم کئے۔ موضع قدیس یہان سے ایک میل کے فاصلہ پر نشیب مین تھا۔

حضرت سعد کو عجمیون کے انتظار مین قریب دو ماہ کے گذر گئے لیکن اونکی کوئی خبر نہین معلوم ہوتی تھی۔ اثنائے قیام مین جب رسد وغیرہ کی ضرورت ہوئی تو حضرت عاصم کچھ جماعت سے ایک طرف کو نکل گئے وہان کچھ کفار کی جمعیت تھی آپ نے اونسے دریافت فرمایا کہ کچھ گائے بکریان یہان مل سکتی ہین۔ اونہون نے جواب دیا کہ یہان کچھ نہین ہے۔ اتنے مین ایک جانب سے آواز آئی کہ یہ کمبخت جھوٹا ہے یہان گایونکا بہت بڑا گلہ ہے آپ اسطرف آیئے نظر اوٹھا کر جو اوسجانب دیکھا تو یہ کلمات ایک گائے کی زبان سے نکلتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور واقعی وہان ایک بہت بڑا گلہ تھا حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کو اپنے لشکرگاہ مین ہنکا لائے۔ (ابن اثیر)

پھر جب جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی آس پاس کے مواضع پر دھاوا کر دیا جاتا اور یون رسد پوری کیجاتی تھی گویا وہ اطراف و نواحی مسلمانون کے لئے کمسریٹ مقرر کیئے گئے تھے۔

Marfat.com

جب پاس پاس کے مواضع تباہ ہونے لگے تو یہہ سب مفرورین خانہ بدوش بہاگ کر مضطربانہ مدائن پہونچے جو نوشیروان کے وقت سے فارس کا پایہ تخت چلا آتا تہا۔ حاضر دربار ہو کر یزدجرد سے فریاد کی کہ یا تو ہماری حمایت وحفاظت کیجاوے اور یا ہمکو اجازت دیجاوے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمانونکی حمایت مین دیدین جب تم ہماری حمایت نہین کر سکتے تو چار و ناچار یہی ہونا ہے۔

	جانم بلب رسید مدا واچہ فائدہ		بگذار این تملق بیجا چہ فائدہ	
	تم وہ نازک کہ خموشی کو فغان کہتے ہو	دیگر	ہم وہ عاجز کہ تغافل بہی ستم ہے ہمکو	

یہ سنکر یزدجرد نہایت پریشان ہو گیا اور فوراً رستم بن فرخ زاد کو جوار مینیہ کا گورنر تہا طلب کر کے حکم دیا کہ اسی وقت مسلمانون کے مقابلہ کے لئے کوچ کر دے۔ رستم بعض مصلحتونکی وجہ سے مدائن سے جانا نہین چاہتا تہا اوسنے عرض کیا کہ میرا جانا مناسب نہین مجھے پایہ تخت سے علیحدہ نہ کیا جاوے بلکہ اس معرکہ کے لئے جالینوس بہت مناسب ہے۔ اول تو وہی کافی ہے نہین تو مین موجود ہون مگر اسکی اس چالبازی کی جانب توجہہ نہین کیگئی اور دوبارہ حکم دیا گیا کہ تو ہی اس معرکہ کے لئے مناسب ہے تیری جواں دیدگی اور کارآزمودگی شہرہ آفاق ہو رہی ہے۔ عرب سے لڑنیکا تجہکو کئی مرتبہ اتفاق ہو چکا ہے تو اونکے طرز سے واقف ہے۔ تجہکو ہی جانا پڑے گا۔ متفرق فوجین روانہ کر کے اونکو نذر اجل کرنا اور یہہ تیرا کم ہمت باندہنا بالکل قرین مصلحت نہین۔ مین خوب جانتا ہون کہ جب تک میدان کارزار ٹڈی دل فوجسے نہ بہر دیا جاویگا اور ساری قوت کو یکجا نہ کیا جاوے گا یہہ عرب کے بادیہ نشین ہرگز باز نہ آئینگے اسلئے تو ہی ہمت کر تجہ ہی سے یہہ مہم سر ہو گی۔ رستم نے بددلی سے مدائن کو چہوڑا اور ساباط مین آن پڑا یہان سے اوسنے پہر اسکی تحریک کی کہ اوسکو واپس بلا لیا جاوے مگر کچہہ توجہہ نہ کیگئی

Marfat.com

یہانتک کہ رستم نے استعفا بھیجدیا لیکن وہ بھی نامنظور کیا گیا۔ اب رستم عربون کے انتظار مین ساباط ہی مین ٹھیرا رہا۔

حضرت سعدؓ کو جاسوسونکی زبانی یہہ حال معلوم ہوا تو فوراً ایک عرضداشت دربار خلافت کو تفصیلی حالات اور اپنی کمی اور مخالفت کی کثرت تحریر کرکے روانہ کی وہانسے فوراً ہی ان الفاظ مین جواب آیا لا یکربنک ما یاتیک عنهم واستعن بالله و توکل علیه وابعث الیه رجالاً من اهل المناظرة والرای والجلد یدعونه فان الله جاعل دعاءهم توهیناً لهم۔ یعنے تم اونکے حالات سن سنکر مضطرب نہو اللہ تعالیٰ کی امداد کے خواستگار رہو اوسی پر بہروسہ رکہنا۔ جنگ چہڑنے سے پیشتر کچہہ لوگ جو صاحب عقل وفراست ہون اور بحث مباحثہ سے بہی خوب واقف ہون دعوت اسلام کی غرض سے بادشاہ فارس کے پاس روانہ کرو اس دعوت اسلام کا وبال اللہ تعالےٰ اونہی پر ڈالیگا۔

یون تو اہل اسلام عموماً جنگ سے پیشتر تبلیغ اسلام کرتے ہین مگر یہہ تبلیغ خاص بادشاہ کے نام تہی فوراً حضرت سعدؓ نے سفراء اسلامی کا انتخاب شروع کردیا۔ حضرت سعدؓ نے اس سفارت کے لئے جن جن حضرات کا انتخاب کیا وہ یہہ تہے۔ نعمان[1] بن مقرن۔ بسر[2] بن ابی رہم حملہ[3] بن حویہ۔ حنظلہ[4] بن الربیع۔ فرات[5] بن حیان۔ عدی[6] بن سہیل۔ عطارد[7] بن حاجب مغیرہ[8] بن زرارہ اسدی۔ اشعث[9] بن قیس۔ حارث[10] بن حسان۔ عاصم[11] بن عمرو۔ عمرو[12] بن معدیکرب مغیرہ[13] بن شعبہ اور معنی[14] بن حارثہ۔ یہہ چودہ حضرات تہے جو مختلف حیثیتون سے یگانۂ روزگار تہے۔ انکا ساز وسامان کیا تہا۔ بس یہہ سمجہہ لیجئے کہ گہوڑونپر کاٹھیان تک نہ تہین ہاتہون مین بجائے آلات ضرب کے کوڑے تہے۔ ہیئت یہہ تہی کہ بڑی بڑی چادرین اوڑہے

Marfat.com

ہوے تھے۔ پانون مین چمڑے کے موزے تھے۔ مگر شان وشوکت کا یہہ حال تہا کہ جہان جاتے تھے تماشائیون کی بہیڑ لگ جاتی تھی۔ رعب و داب ایسا کہ کوئی نظر بھر کر نہین دیکھہ سکتا تہا۔ گہوڑونکی تیزی کا یہہ حال تہا کہ اگرچہ کاٹھی تک اونپر نہ تھی مگر سوارونکی رانون مین سے نکلے جاتے تھے۔ یہہ گہوڑے اوڑاتے ہوے مدائن مین جو فارسیونکا پایہ تخت اورحضرت سعد کی قیام گاہ قادسیہ سے تیس چالیس میل کے فاصلہ پر تہا پہونچ گئے۔ یزدگرد نے جو گہوڑونکی ٹاپونکی آواز سنی تو دریافت کرایا کہ یہہ کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ کچہہ اسلامی سفیر آے ہین اور پیغام پہونچانا چاہتے ہین۔

یزدجرد نے فوراً امرا و وزرا کو طلب کرکے دربار ترتیب دیا۔ اور جو اوس وقت فارسیونکی عیش پرستی کی حالت ہورہی تھی اوسکی تمام لوازمات سے آراستہ کرکے دربار کو دلہن بنادیا اس سے فارغ ہوکر اسلامی جماعت کو حاضری دربار کا حکم دیا۔ یہہ اپنے اوسی سادہ لباس مین تھے مگر انکے پچھلے معرکون اور خود انکے رعب و داب نے اہل دربار پر وہ اثر کیا کہ سب انکو دیکھکر سناٹے مین آگئے۔ یزدجرد نے ہوش وحواس درست کرنیکے لئے اسلامی جماعت سے بوساطت ترجمان دریافت کیا کہ یہہ جو تمہارے ہاتہہ مین ہے اسکو عربی زبان مین کیا کہتے ہین۔ انہون نے کہا۔ سُوط۔ پہر پوچہا کہ یہہ جو تمہارے کاندہونپر ہے اسکو کیا کہتے ہین۔ انہون نے کہا۔ بُرد۔ یزدجرد سوط کو سوخت سمجہا اور برد کو فارسی لفظ سمجہکر اوسنے فارسیونکی نسبت ایک بدفالی خیال کی۔ فارس تو ان اوہام پرستیونمین مبتلا تھی ہی یزدجرد کا بھی کلیجہ اس بدفالی کے خیال سے بیٹہہ گیا۔ اوسنے پہر ہمت باندہ کر ترجمان کے ذریعہ سے دریافت کیا کہ تم لوگ ہمارے پاس کس غرض سے آے ہو اور تم نے یہہ ہنگامہ فتنہ وفساد کیون برپا کر رکہا ہے کیا اسوجہہ سے کہ ہم نے تمہاری جانب سے ذراسی بےاعتنائی

Marfat.com

اختیار کرلی ہے۔ ہمارا طرح دینا تمہارے لئے باعث اشتعال ہوگیا۔

حضرت نعمان بن مقرن اپنے ساتھیونسے اجازت لیکر جواب دینے کے لئے آگے بڑہے اور کہا "ای بادشاہ پرور دگار عالم نے ہم گروہ عرب پر ایک بڑا احسان کیا کہ ہم مین سے اپنے ایک سچے رسول کو پیدا کیا۔ اوس سچے رسول نے ہمکو پاک خدا کا راستہ دکھایا ہم کو خوشخبریان سنایئن۔ بداعمالیونکی سزاؤنسے ہمکو ڈرایا۔ ایک گروہ نے بخوشی خاطر اطاعت قبول کی اور اسلام لے آے اور ایک گروہ متردد رہا جسنے کچھ مدت کے غور و تامل کے بعد معاملات کی سچائی اور صفائی دیکھکر زمرۂ اسلام مین داخل ہونے کا فیصلہ کیا اور ایک گروہ نے اوسکی تکذیب کی۔ مراسم عبادت سے روکنا شروع کیا۔ اونکی اصلاح ہمنے تلوار سے کی۔ اوس سچے رسولؐ نے خوشامد لجاجت کے پہندونسے ہمکو بالکل چھوڑا دیا۔ ہمکو کسی کا خوف نہین۔ ہم بس ایک خداے برتر کے بندے ہین اوسی کا ہم کو خوف ہے اسلام نے غیر دین والون کے ساتھہ ہمکو تین طریقونکا حکم فرمایا ہے۔ سب سے اوّل یہہ کہ ہم ارکان اسلام کی اونکو تلقین کرین جو ہماری اصل غایت اور مقصود اصلی ہے اگر اس سے انکار کرین تو جزیہ دین اگر یہہ بہی منظور نہ کرین تو بس آخری فیصلہ تلوار کا ہے۔ اگر تم اسلام قبول کرو تو ہم اپنی جماعت مین سے صرف وہ چند شخص چہوڑ جایئن جو اسلام کو بخوبی انجام دیسکتے ہین اور باقی تمام فوج کو واپسی کا حکم دیدین۔ اگر جزیہ منظور ہو تو بہی ہم صرف چند عمال چہوڑ کر چلے جایئن اور جب کبہی تم پر کوئی وقت آن پڑے ہم فوراً تمہاری مدد کے لئے آموجود ہون اگر یہہ بہی منظور نہ کرو اور حق کے دیکہنے سننے سے تمہارے آنکہہ کان بالکل بند ہوجاوین تو مجبوراً ہمکو تلوار اوٹہانا پڑیگی۔"

یزدجرد نے اپنے غصّہ کو روک کر کہا "تم عرب کے صحرانشین چمڑے کا لباس پہننیوالے

Marfat.com

کھاری پانی پینے والے فارس کی لذیذ نعمتوں سے بالکل واقف نہ تھے اب جو تم مین سے چند شخص یہاں انکا مزہ چکھ گئے اور چٹخارا پڑ گیا تو اپنے ساتھ کچھ اور لوگ لگا لائے۔ پہلے ہم نے اسجانب توجہ نہین کی تھی۔ کیا تمھارا یہہ خیال ہے کہ ہمیشہ تم ایسے ہی لوٹ مار کے کھائے جاؤ گے۔ تمھاری حالت بالکل اوس لومڑی کی سی ہے کہ اوسکو بھوکھا دیکھکر باغبان نے کچھ انگور کھانیکو دیدیئے تھے وہ تھوڑی دیر بعد بہت ساری لومڑیان لے آئی باغبان نے سب کا شکار کر کے اونکا چمڑہ اوتار لیا۔ میرے خیال مین تم سے زیادہ وحشی بدبخت۔ بھوکی دوسری کوئی قوم نہوگی۔ تمھاری یہہ تو حالت ہے اور چاہتے یہہ ہو کہ تاج کیخسروی اوتارو۔

زشیر شتر خوردن و سوسمار		عرب را بجائے رسید ست کار	
کہ تاج کیان را کنند آرزو		تفو باد بر چرخ گردون تفو	

اگر تم لوگ بھوک سے تنگ آ گئے ہو تو کہو۔ مین تم کو غلہ کے انبار دیدون۔ اگر ننگے ہو تو پوشاک کا سامان اور تمھارے دیگر اخراجات کا بندوبست کر دون۔ تمھارے اوپر حکمران بھی ایسا مقرر کر دونگا جو ہمیشہ تمھارے حقوق کی رعایت کرتا رہیگا اور نہایت نرمی سے پیش آتا رہیگا۔ بتاؤ تو سہی آخر اس پردہ مین تمھاری اصل منشا کیا ہے؟"

یزدجرد کی اس بکواس کو سنکر حضرت مغیرہ بن زرارہ سے جو عقل و فراست حزم و سیاست مین اپنا جواب نہین رکھتے تھے ضبط نہو سکا اور آگے بڑھکر کہا کہ یہہ میرے سب ساتھی شرفاء عرب سے ہین۔ یہہ اپنے حلم و وقار کیوجہ سے ایسی یاوہ گوئی کیطرف متوجہ ہونا پسند نہین کرتے۔ ان باتوں کا جواب مجھسے سن۔

نازک کلامیان میری توڑین عدو کا دل		مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑ دون	

Marfat.com

واقعی ہماری بدبختی اسی حالت کو پہونچ گئی تہی کہ ہم سب گونہ پورے تھے۔ شراب ہماری گھٹی مین تہی۔ جوا ہمارا شغل تہا۔ آپسمین کٹ مرنا ہمارا رات دن کا مشغلہ تہا۔ ہم اپنی لڑکیون کو زندہ درگور کرتے تھے۔ تمام فحش باتین ہمارے لئے باعث فخر تہین۔

درعشق خوار وزار تر از ما کسے نبود	بیقدر و بے وقار تر از ما کسے نبود

مگر رحمت الٰہی نے جوشزن ہوکر ہماری اصلاح کے لئے ایک رسولؐ پیدا کیا جو نسب وحسب مین ہم سب مین بالکل ممتاز تہا۔ اوسنے ہدایت کے تمام راستے ہمکو دکھلائے۔ ذلت وخواری کے گڈہے سے ترقی کے زینہ پر چڑہنے کی تدبیرین بتائین۔ ہم نے اول اول اوسکی تکذیب کی وہ بڑہاتا تہا ہم پیچھے ہٹتے چلے جاتے تہے۔ وہ ہمکو سیدہا کرنا چاہتا تہا ہم اور ٹیڑہے ہوے جاتے تہے۔ بالآخر اوسکی سچائی ہمارے دلونپر اثر کرگئی۔ ہمکو یقین ہوگیا کہ وہ وہی کہتا ہے جو پروردگار عالم اوس سے کہلواتا ہے۔ وہی کرتا ہے جو اللہ کی مرضی کے مطابق ہے اوسکا حکم ہے کہ ہم تمام عالم مین سچے دین اسلام کی تبلیغ کرین۔ جو ایمان لاتا جاوے ہم اوسکو بالکل اپنے مثل سمجھتے جائین۔ جو اسلام نہ لاوے جزیہ قبول کرلے ہم اوسکو اپنی حمایت مین لیلین نہین تو ہماری یہہ تلوار سارے معاملات کا فیصلہ کرنیوالی ہے۔ تجھکو اگر بچنا ہے تو اسلام لاکر اپنے آپ کو بچالے''۔

اب یزدجرد کو ضبط نہوسکا تہوڑی دیر اپنے ہونٹ چباتا رہا پہر کہا۔ ''اگر تم قاصد نہوتے اور ہمارے یہان قاصدونکا قتل آئین سلطنت کی خلاف نہ ہوتا تو قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے تم سب کو اسیوقت زندہ درگور کردیا ہوتا۔ یہہ کہکر اوسنے ایک ٹوکرا مٹی منگوائی اور کہا۔ جاؤ۔ یہہ تم اپنے سردار کو دیدینا کہ تمکو ہمارے ملک سے یہہ ملا ہے۔ بہت جلد رستم تمہاری سرکوبی کرکے تمکو خندق مین دفن کریگا اور تم سے نبٹ کر تمہارے سارے ملک اپنے

Marfat.com

گھوڑونکی ٹاپونسے روندیگا"۔ یزدجرد نے یہہ کہکر کہا۔ تم مین سے جو افسر ہو وہ اسکو اُٹھالے
حضرت عاصم بڑہے اور یہہ کہکر اوس ٹوکرے کو اوٹھالیا۔ چلو خود شاہ فارس نے اپنی زمین
ہمکو دیدی۔ حضرت عاصم اپنے ساتھیونکے ساتھہ اوس مٹی کو لئے ہوے گھوڑے دوڑاتے
حضرت سعد کے پاس پہونچ گئے اور کہا حضرت فتح مبارک باد۔ دشمن کی سرزمین آپ کے
قدمونمین ہے۔ دشمن نے اپنی زمین خود آپ کو دیدی۔ اور سارا ماجرا بیان کر دیا۔

سفرا اسلامی کے چلے جانیکے بعد یزدجرد کے دربار مین تھوڑی دیر کچہہ ان واقعات کے اثر سے خموشی کا عالم رہا۔ اس خموشی کو خود یزدجرد نے یہہ کہکر توڑا کہ انمین کا جو سب مین بڑا افسر تہا وہی سب سے زیادہ بیوقوف تہا۔ فورًا ایک درباری افسر نے کہا۔ وہ بیوقوف نہین تہا بہت ہی عقلمند تہا۔ وہ ہم سب کی عقل کی آنکھونپر خاک ڈالکر تفاؤل کے طور پر مٹی کا ٹوکرا لیگیا ہے۔ یزدجرد یہہ سنکر سرد ہو گیا۔ آخر تھوڑی دیر بعد اوسنے رستم کو حیرہ کیطرف بڑہنے کا فرمان تحریر کیا۔

اسلامی لشکر مین غلہ وغیرہ کی اسقدر کمی نہ تہی اگر تہی تو گوشت کی۔ اسکا انتظام وہ گردونواح کے مقامات سے کرلیتے تہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ہی اسکا بہی انتظام مدینہ منورہ سے فرما رہے تہے۔

رستم اسقدر لڑائی سے جی چرا رہا تہا کہ اس فرمان کے پہونچنے کے بعد بہی اوسنے حیرہ کیجانب آمادگی نہین دکہلائی۔ غرض دونون جانب سکوت تہا۔ دربار مین اس سکوت اور اہل اسلام کے گردونواح کے تاخت و تاراج کی خبر دیگئی۔ اس مرتبہ نہایت برہمی کا فرمان رستم کو ملا جس سے چاروناچار رستم کو اپنی فوج کو اسطرح ترتیب دیکر ساباط کو خیرباد کہنا پڑا۔ ہراول پر جالینوس چالیس ہزار آدمیونپر افسر تہا۔ میمنہ پر ہرمزان۔ میسرہ پر مہران بن مہران رازی۔

Marfat.com

تیس تیس ہزار جمعیت کے ساتھہ تھے۔ ساقہ مین بیس ہزار فوج تھی۔ اس حساب سے رستم کے ساتھہ ساباط سے چلتے وقت ایک لاکھہ بیس ہزار فوج تھی لیکن مدائن سے چلتے وقت اوسکے ساتھہ صرف ساٹھہ ہزار آدمی تھے۔ اس بڑی جمعیت مین اوسکے ساتھہ تین سو ہاتھی بھی تھے جنکی ترتیب اوس نے اسطرح دی تھی کہ ایک سو قلب مین اور پچھتر پچھتر میسرہ اور میمنہ مین۔ تیس ساقہ مین اور بیس مقدمہ مین۔ رستم اس فوج جرار کو لئے ہوے موضع کوثیٰ مین مقیم ہوا۔ راستہ مین اوسکو ایک بدوی ہاتھہ لگ گیا۔ اوسنے بدوی کو سامنے بلاکر پوچھا کہ تمہارے یہان آنیکی غرض کیا ہے تم کیا تلاش کرتے ہو۔

بدوی۔ ہم ڈہونڈتے کیا ہین۔ تم ایمان نہ لاے تو اللہ تعالیٰ شانہ نے جو اس سرزمین کے عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اوسکو ڈہونڈتے ہین۔

رستم۔ کہین تم اس جستجو مین اپنی جان بھی نہ کھو بیٹھنا۔

بدوی۔ ہمکو اسکی کچھہ پروا نہین۔ جو اس راہ مین مارا جائیگا سیدہا جنت پہونچے گا۔ مگر وعدہ الٰہی تو پورا ہوگا۔ ہم مین سے جو بچ رہے ہونگے اللہ اونہی سے یہہ کام لے گا۔

نباشد کارسازان را بکس در کار خود حاجت		نخارید تن نباشد احتیاج پشت ناخن را	

رستم۔ پہر تمکو تو کچھہ بھی حاصل نہوا اگر ہوا بھی تو اورونکو۔

بدوی۔ عجب عقلمند ہو۔ کہہ تو دیا۔ وہان ہمکو جنت ملے گی یہان ہمارے بہائیونکو یہہ ملک ملیگا۔ اللہ کا وعدہ پورا ہوگا۔ پہر پورا ہوگا۔

رستم۔ تم اس تہوڑی سی جماعت سے ہمارا کیا کرسکتے ہو تم سے تو ہماری تلوارونکی پیاس بھی نہ بجھے گی۔

Marfat.com

بدوی- ہم کیا کرسکتے ہین جو کریگا اللہ کریگا- تمہاری بدکرداریان تمکو ذلیل وخوار کرکے ہمارے حوالہ کردینگی-

رستم- توہمارے غضب سے نہین ڈرتا- دیکھہ ہمارے پاس کس قدر جنگ آور موجود ہین-

بدوی- یہہ تیرا نرا گھمنڈ ہی گھمنڈ ہے- کیا تجھے خبر نہین کہ یہی تیرے پاؤن کی زنجیرین ہین جو تجھکو گھسیٹتی ہوئی ہمارے پاس لے آئی ہین- یہہ سب قضا وقدر کے کرشمہ ہین-

رستم بدوی کی اس تقریر سے نہایت برافروختہ ہوگیا اور جلاد کو اس بیچارہ بے گناہ کی گردن اوڑا دینے کا حکم دیدیا- دیکھیے اس غریب کا خون کس کس کی گردنین رنگتا ہے

قریب ہے یار روز محشر چھپیگا احوال قتل کیونکر	جو چپ رہیگی زبان خنجر تو خون پکاریگا آستین کا

رستم کوثی سے حیرہ کیجانب متوجہ ہوا مگر اوسکے لشکر کی عجیب حالت تہی- دنرات شراب کی بدمستیون مین رہتے تہے- ہوش آتا تو رعایا کو لوٹتے- عورتونکو بےعزت کرتے تہے- رستم کو جو اپنے لشکر کی یہہ حالت معلوم ہوئی غضب آلود ہوکر افسرونکو خطاب کیا- مین اپنی آنکھونسے دیکھہ رہا ہون کہ وہ عربی جو کہہ گیا ہے وہی نتیجہ ہوگا- تم اپنی بداعمالیون مین مبتلا ہوگے اور سلطنت عجم لٹ رہی ہوگی- دیکھو- ہوش سنبھالو- تم لڑنے کے لیے جارہے ہو اوسکے لئے یہہ آمادگی- یہہ کہکر دو چار کو جو ایسے جرائم کے مرتکب ہوے تہے سزا دی بعض کو قتل بہی کرادیا-

رستم جب حیرہ پہنچا ہے تو وہانکے امرا اور رؤسا کو مجتمع کرکے خوب سمجہایا اور اونکو مسلمانونکے خلاف اوبہارا- اون سب نے یک زبان ہوکر کہا- کیا خوب- جب تمسے اونکی مدافعت

Marfat.com

نہین ہوسکتی تو ہم سے کیا چاہتے ہو۔ ذرا اپنے گریبان مین منہ ڈالکر دیکھو۔ پہر کچہ نصیحت ہکو کرنا رستم اس جواب سے خاموش ہوگیا۔

حضرت سعدؓ نے جو رستم کی آمدسنی تو ایک تہوڑیسی فوج حضرت عاصم بن عمرو کی سرکردگی مین اوسجانب روانہ کردی۔ رستم نے انکے مقابلہ اور روک ٹوک کیلئے سوارونکا ایک دستہ بہیجدیا۔ یہہ خبر فوراً حضرت سعد کو دیگئی اونہون نے کچہ اور جماعت اس سریہ کی کمک کے لئے بہیجدی۔ حضرت عاصم نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوے فارسیونمین گہس گئے فارسی کچہ تو نعروسے گہبرائے اور کچہ خود اونکو دیکہکر بالکل حواس باختہ ہوگئے اور بے اختیار بہاگ کہڑے ہوے۔ حضرت عاصم اس مختصر فتح کے ساتہہ اموال غنیمت لئے ہوے حضرت سعد بن ابی وقاص کیخدمت مین حاضر ہوگئے۔ حضرت سعد نے عجم کے لشکر کا رنگ ڈہنگ اور اوسکے نظم ونسق کی خبر لانیکے لئے کچہ جاسوس مقرر کررکہے تہے جو دم کی برابر خبرین لاکردیتے تہے۔ اونمین سے حضرت معدیکرب اور حضرت طلیحہ بہی تہے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ یہہ دونون بزرگوار فارسیونکے لشکر کیجانب جارہے تہے۔ حضرت معدیکرب مصلحت وقت کے خلاف خیال فرماکر اپنے لشکر کیجانب واپس چلے آئے مگر حضرت طلیحہ بہیس بدلے ہوے لشکر مین گہس گئے۔ وہان پہونچکر آپ نے کئی خیمونکی طنابین کاٹ ڈالین جو زمین پر آرہے۔ اس پہرتی سے آپنے یہہ کام کیا کہ جب تک کچہ خبر ہو آپنے ایک گہوڑا جو تہان پر بندہا ہوا تہا اوسکی رسی کہولکر اپنی باگ ڈور سے ہلگالی اور لیکر چلتے ہوے۔ ابہی لشکر سے باہر نہ نکلنے پائے تہے کہ اوس گہوڑیکا مالک جو نہایت شجاع افسر تہا اور ہزار سواروں سے منہ موڑنیوالا تہا تعاقب مین انکے سر پر آپہونچا اور پہونچتے ہی برچہے کا ایک وار کیا۔ حضرت طلیحہ نے اوسکا وار خالی دیا جونہی وہ اپنے نیزہ کی جہونک مین

Marfat.com

زمین کیطرف جھکا ہے کہ حضرت طلیحہ نے تلوار کا ایک ہاتھہ دیا۔ وہ وہین ٹھنڈا ہوکر رہگیا۔ اتنے مین غل شور جو ہوا تو اور دو سوار آپہونچے۔ اونمین سے بھی ایک کا خاتمہ اسیطرح ہوا دوسرے کی گردن آپ نے اپنے ہاتھہ سے زور سے پکڑی اور گھوڑے کو ایڑ بتائی۔ گھوڑا فراٹے بھرتا ہوا لشکر سے نکلا حالانکہ اوکئی سوارون نے آپ کا تعاقب کیا لیکن نہ تو گھوڑا رکا نہ آپ کے ہاتھہ سے اوسکی گردن چھوٹی۔ حضرت طلیحہ اس ایک لاکھہ بیس ہزار لشکرمین سے صاف نکل آے اور کوئی بھی کچھہ نہ کرسکا۔ سب منہ دیکھتے کے دیکھتے رہگئے۔ حضرت طلیحہ اس نصرت وغنیمت کے ساتھہ حضرت سعدؓ کی خدمتمین آے۔ تمام ماجرا بیان کر دیا اور کہا کہ اوس لشکر کی پوری کیفیت اس قیدی سے معلوم ہوگی۔ ترجمان بلایا گیا اور اس سے گفتگو شروع ہوئی۔ اسنے کہا کہ لشکر کا حال مین جب کہونگا جب حضرت طلیحہ کے وصف شجاعت سے فارغ ہوجاؤنگا۔

خوردم زشست ناخدنگے کہ واہ واہ		خون از دلم چکید برنگے کہ واہ واہ	

یہہ وہ شخص ہے کہ اسکی برابر بہادر میری اسقدر عمر آئی مین نے کہین نہین دیکھا۔ ہماری لشکر کے دو افسر جو طاقت مین دو ہزار سوارونکی برابر مانے جاتے تھے اور میرے چچا زاد بھائی تھے اسکا کچھہ بھی نہ کرسکے اور ایک ایک ہاتھہ کے نکلے۔ خود مین جو اپنے لشکر مین اون ہی کا ہم پلہ خیال کیا جاتا ہون اسیر وقیدی ہوکر انکی دست برد سے بچا ہون۔ پھر اسنے اوس لشکر کی وہ حالت بیان کی۔ جو جاسوسون کے ذریعہ سے بھی اچھی طرح سے معلوم نہ ہوسکتی تھی حضرت سعد کا ارادہ تھا کہ اوسکو عجم کے لشکرمین واپس کردیا جاے مگر وہ حضرت طلیحہ کی شجاعت اور اس تھوڑیسی گفتگومین اخلاق اسلامی پاکر اسلام کا اسدرجہ مفتون ہوا کہ اس بات پر راضی نہوا اور بخوشی خاطر مسلمان ہوگیا۔

Marfat.com

زبس حکایت حسنت شنیدہ ام جانان	کنون کہ دیدمت الحق ہزار چندانی

حضرت سعدؓ نے اوسکا اسلامی نام مسلم رکھا۔ مسلم نے اسوقت سے اپنے خلوص ایمان کا ایسا امتحان دیا کہ اسی جنگ قادسیہ مین بہت سی نامواریان حاصل کین اور تا بہ زیست ہر موقع پر نہایت جانبازی کے ثبوت دیے۔

رستم نے حیرہ سے کوچ کرکے قادسیہ مین اپنی مورچہ بندی شروع کردی۔ اس سے فارغ ہوکر بھی کچھہ چھیڑ چھاڑ شروع نہین ہوئی۔ رستم کچھہ اسدرجہ اہل اسلام سے خائف ہو رہا تہا کہ باوجود یزدجرد کی سخت تاکیدون کے لڑائی کو ٹالتا ہی جاتا تہا۔ مورخین نے اسکے خوف کے بہت سے اسباب نقل فرمائے ہین۔ اونمین سے ایک یہہ بھی کہ مدائن سے چلکر جب ساباط مین مقیم ہوا ہے تو رستم نے اپنے بہائی کو جو اپنے وقت کا نجوم مین یگانہ خیال کیا جاتا تہا اپنا عزم جنگ اور مسلمانونکا زور شور لکھہ بھیجا۔ جسکا جواب یہ آیا۔ مجھے اپنے علم سے یہہ معلوم ہوا ہے کہ عرب بہت ہی جلد تمام اون سرزمینونکی جنپر تمہارا قبضہ ہے مالک ہوجاوینگے اور کسیکے بنائے کچھہ نہ بنیگی۔ جہانتک ممکن ہو لڑائی مین طرح دیجائے ورنہ خیر نہین۔ اس جواب سے رستم کا دل بیٹھہ گیا تہا اور وہ لڑائی مین ڈہیل ڈالے جاتا تہا۔

شوق دیدار فکر سر بھی ہے	اب ادہر بھی ہے دل ادہر بھی ہے

اوس کا یہہ بھی خیال تہا کہ شاید عرب اس غیر ملک مین خود ہی تنگ آکر واپس ہوجاوینگے اور بغیر لڑے بھڑے مقصود حاصل ہوجاویگا۔ حضرت عمرؓ کو جب ان واقعات کی اطلاع دیجاتی تہی تو برابر حکم آرہے تہے کہ لڑائی مین جلدی ہرگز نہ کیجاوے۔

حضرت سعد بڑی مشکل سے تمام جنگ آوران اسلام کو روکے ہوے تہے۔ تمام لشکر

Marfat.com

اسلام کی حالت بالکل اوس شیر کی سی ہو رہی تہی جو اپنی کمینگاہ مین حملہ کرنیکے لئے مستعد بیٹھا ہوا اور عنقریب حملہ کیا چاہتا ہو۔

الغرض رستم نے قادسیہ پہونچکر مقام عتیق مین اپنے خیمہ نصب کرائے۔ دوسرے روز علی الصباح نہر کے پل پر کہڑے ہو کر جہانسے لشکر اسلام بالکل سامنے تہا ایک آدمی زہرہؓ کو اپنے مقابلہ پر کہڑا ہونے اور اونسے کچہ گفتگو کرنیکی غرض سے عساکر اسلام مین روانہ کیا۔ حضرت زہرہؓ تن تنہا اوس مقام پر آکہڑے ہوے جہانسے رستم بالکل سامنے تہا۔

رستم نے تمام وہ سخت لفظ گویا اپنی یاد سے بہلا دئے جو یزدجرد نے سفراے اسلام سے استعمال کئے تہے بلکہ اوسکے برعکس نہایت نرمی سے اسطرح آغاز کلام کیا۔

رستم۔ دیکہو تم ہمارے پڑوسی ہو۔ ہم ہمیشہ تمہارے ساتہہ سلوک کرتے رہے ہین۔ ہر طرح سے ہم نے تمہاری خبر گیری کی ہے۔ تم کو یاد ہوگا کہ ہم تمہارے ساتہہ کیسے پیش آیا کرتے تہے۔ تمہارے وظائف ہم نے مقرر کر رکہے تہے۔

اب تمکو کیا ہو گیا ہے جو اپنی پہلی روش بالکل بہولے جاتے ہو۔

کہون کیا خوبیٔ اوضاع ابناے زمان غالب	بدی کی اونسے جس سے ہمنے کی تہی بارہا نیکی

اگر کہو تو اب بہی ہم تمہارے لئے وہ سب سامان مہیا کر سکتے ہین۔

زہرہؓ۔ تمہاری اس گفتگو کا مطلب کیا ہے۔ کیا تم یہہ سمجہتے ہو کہ ہم دنیا طلبی کیلئے یہان آے ہین۔ نہین ہرگز نہین۔ یہہ بالکل تمہاری خام خیالی ہے۔

نہین ہے قانع کو خواہش زر وہ مفلسی مین بہی ہے تونگر	
	جہان مین مانند کیمیا گر ہمیشہ محتاج دل غنی ہے

رستم۔ پہر آخر تمنے یہان کیون تکلیف کی۔

Marfat.com

زہرہ رضؓ۔ ہم آخرت بنانے آئے ہین۔ ہماری وہی حالت تہی جو تمنے بیان کی لیکن زمانہ ایک رنگ پر نہین رہتا۔ ہماری بدبختی انتہا کو پہونچ گئی تہی۔ آخر ہماری قسمت نے پلٹا کہایا۔

تنزل مین ترقی ہے۔ ترقی مین تنزل ہے		تماشہ دیکہہ غافل ماہِ نو کا ماہِ کامل کا

پروردگار عالم نے ایک سچا نبیؐ ہماری ہدایت کے واسطے بہیجا جسنے ہمکو دین حق کیجانب بلایا ہم نے اوسکو دل وجانسے قبول کرلیا۔ اوس سچے رسولؐ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص سرکشی اور عناد اختیار کریگا اور اس دین حق سے روگردان ہوگا اوسکی سرکشی کو اللہ تعالی توڑ دیگا۔ تمکو فتح ہوگی۔ وہ ذلیل ہوگا اوسکے ممالک مقبوضہ سب تمہارے ہاتہہ آوینگے۔ سچے دین کیوجہہ سے تم ہرجگہہ مظفر ومنصور رہوگے۔

رستم۔ کیا خوب عقل ہے۔ ہماری اس جرار فوج کو دیکہو اور اپنی تہوڑیسی جماعت کو غور کرو۔ بہلا یہ اونٹ کی ڈاڑہ مین زیرہ بہی ہین؟ تم بایں بے سروسامانی ہمارا کیا کرسکتے ہو۔

زہرہ رضؓ۔ اس خیال مین نرہنا۔ جب ہمارا دین سچا ہے اور اللہ تعالے شانہ ہمسے وعدہ کرچکا ہے تو یہہ لاؤلشکر تمہارا کہا ہی رہیگا۔

وھل من قضاء اللہ فی الناس ھارب		وھل لقضاء اللہ فی الناس غالب
وھل یدفع الانسان ماھو واقع		وھل یعلم الانسان ماھو کاسب
اذا اللہ لم تحرزك مما تخافہٗ		فلا الدرع مانع ولا السیف قاضب

اگر خواہش کردگار بلند	نظم	چنانست کاید بتو ھر گزند

Marfat.com

بتدبیر اندیشہ خود بکار	نیاری کہ از وے شوی رستگار
کہ کارے خدائی نہ کاریست خورد	قضاے نبشتہ نشاید سترد

رستم۔ وہ کونسا دین ہے جسکے رنگ مین تم اسقدر رنگے ہوے ہو۔

زہرہؓ۔ وہ دین اسلام ہے جسکی بنا ران دو باتو نکے دل و زبانسے گواہی دینے پر ہے

لا الہ الا اللہ خداؑ شانہٗ کی وحدانیت محمدؐ رسول اللہ پیغمبر

آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت۔ یہی دین حق ہے۔

رستم۔ اس شہادت کے سوا کچھہ تمہارے دین مین کرنا بہی پڑتا ہے۔

زہرہؓ۔ انسان جسقدر ہین ہمارے خیال مین سب ایک ہی درخت کی شاخین

ہین۔ اسلیئے ہمارے دین کا بہت بڑا کام یہہ ہے کہ رسم بُت پرستی تمام جہان سے

بالکل مٹا دیجاوے۔ معبود حقیقی کے سب پیارے بندے اوس کے سچے

پرستار بن جاوین۔

نہ کور باطن ہواے برہمن ذرا تو چشم تمیز وا کر	
	خدا کا بندہ بتوں کو سجدہ خدا خدا کر خدا خدا کر

رستم۔ اگر ہم تمہارے دین کو قبول کر لین تو کیا بے لڑے جھگڑے تم اپنے وطن کو

اوٹ جاؤ گے۔

زہرہؓ۔ ہم واللہ بلا تعرض اپنے ملک کو واپس چلے جائینگے۔

رستم یہہ گفتگو کرکے اپنے خیمہ مین چلا آیا اور زہرہ نے اپنے لشکر مین پہونچکر ساری گفتگو

حضرت سعدؓ سے بیان کر دی۔ رستم نے خیمہ مین جا کر تمام امراے دربار کو طلب کرکے زہرہؓ سے

گفتگو کا اعادہ کیا اور کہا کہ ہمارے اسلام قبول کر لینے مین کیا حرج ہے یہہ مفت مین جو

Marfat.com

جانبین سے خون کی ندیان بہ رہی ہین یہہ سب بند ہوجاوینگی اور پہر دین کے اصول جو اس شخص نے اپنی گفتگو مین بیان کئے ہین قابل تو اسکے ہین کہ بدل وجان اونکو قبول کرلیا جاوے - کہو تمہاری کیا راے ہے -

ایرانیونکی عقلونپر پتہر پڑے ہوے تہے - حق سمجہنے کے تمام راستے مسدود تہے - کینہ وعداوت نے اونکو بالکل اندہا کردیا تہا وہ بالکل اس گفتگو کی تہہ تک نہ پہونچے اور اونہون نے رستم کا میلان خاطر اسلام کیجانب جو دیکہا تو عرب اور دین عرب کی تحقیر شروع کردی اور نہایت ترش روئی کے ساتہہ مجلس سے اوٹہنا شروع کیا - تہوڑیسی دیر مین مجلس کچہہ طے پاے بغیر بالکل درہم برہم ہوگئی -

وہ اپنی خو نچہوڑینگے ہم اپنی وضع کیون بدلین	سبک سر بنکے کیا پوچہین کہ ہمسے سرگران کیون ہو

رستم چونکہ لڑائی سے جی چراتا تہا اسلئے اوسنے پہر صاف صاف مصالحت کی سلسلہ جنبانی شروع کی اور ایک دفعہ صلح کی اور کوشش کر کے حضرت سعدؓ کے پاس پیام بہیجا کہ ہمارے پاس اپنے لشکر کا کوئی قابل اعتبار آدمی بہیجدو جو ہم اوس سے صلح کی بابت گفتگو کرین - جب حضرت سعد کے پاس یہہ پیام پہونچا تو بعض کی راے ہوئی کہ کئی شخص بہیجے جائین لیکن حضرت ربعیؓ بن عامر نے کہا کہ ایک ہی شخص کافی ہے - اکیلا مین ہی اس کام کو انجام دیسکتا ہون - چنانچہ یہی مامور کیے گئے - آپ جس ہیئت سے تشریف لے چلے ہین وہ نہایت عجیب وغریب ہے - آپ کے اونٹ کا عرق گیر آپ کی زرہ تہا - ایک دہجّی سر سے بندہی تہی - تلوار کے نیام پر بہی کچہہ چیتہڑے باندہ لئے تہے ایک رسی کے ٹکڑہ کا آپ کا پٹکا تہا - اس ساز وسامان سے گہوڑے پر سوار ہوکر آپ چلے - ابہی پُل ہی پر پہونچے ہونگے کہ انکے آنیکی رستم کو اطلاع دیگئی - اوسنے بڑے ساز وسامان سے

Marfat.com

دربار آراستہ کیا۔ دیبا وحریر کا فرش اوسپر رومی قالین۔ زرین گاؤتکیہ جن مین موتیونکی جھالرین تھین اور زربفت کے غلاف پڑے ہوئے تھے۔ صدر مین زرین تخت تھا جسپر رستم نہایت شان وشوکت اور کرّوفر سے بیٹھا تھا۔ اوسکے داہنے بائین بڑے بڑے امرا دربار کی رونق بڑہا رہے تھے۔ حضرت ربعی خیمہ کے قریب پہونچکر گھوڑ سے اوترپڑے اور اوسکی باگ ڈور خیمہ کی طناب سے اٹکا دی اور مسلح ہی اندر جانا چاہا۔ درباریون نے حسب قاعدہ ہتھیار رکہنے کے واسطے کہا آپ نے فرمایا کہ مین اپنی خوشی سے نہین آیا ہون جو تمہارے قواعد کی تعمیل کرون۔ بلایا ہوا آیا ہون اگر میرا اسطرح آنا منظور نہین تو مین واپس چلا جاؤنگا۔ درباریون نے رستم سے عرض کیا۔ اوسنے مسلح ہی آنے کی اجازت دیدی۔ آپ دلیرانہ اونکے تمام سامانونکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے سیدہے تخت کیجانب بڑہے چلے گئے۔ چلتے مین آپ نے اپنے نیزہ کو اپنا عصا بنایا تھا اوسکو ٹیکتے ہوئے آہستہ آہستہ تخت تک گئے جس کی نوک کی تیزی سے تمام فرش کا کٹ پھٹ کرستیاناس ہوگیا تخت کے پاس پہونچکر آپ نے رستم کے برابر بیٹھنے کا قصد کیا لوگون نے روکا۔ آپ نے فرمایا کہ میری کوئی غرض تمسے اٹکی نہ تھی مین تو بلایا ہوا آیا ہون جہان بیٹھنا چاہون مجھکو بیٹھنے دو ورنہ مین چلا جاؤنگا۔ ہمارے مذہب مین یہہ بات سخت ممنوع ہے کہ ایک شخص توخدا بنکر صدر مقام مین بیٹھے اور دوسرے لوگ اوسکے بائین مین بندے بنکر کھڑے یا بیٹھے ہون۔ رستم نے اشارۃً منع کردیا کہ اس شخص کے افعال سے کچھ تعرض نہ کیا جاے۔ حضرت ربعی یہہ کہتے ہوئے کہ ہمارے مذہب مین ایسے مکلف فرشونپر بیٹھنے کی سخت ممانعت ہی جس سے فرعونیت پیدا ہو ہم تیرے اس مکلف فرش پر نہین بیٹھتے ہمارے لئے خدائی فرش ہی ایک بہت بڑے تخت کی برابر ہے۔

Marfat.com

خود ہی تخت کے نیچے اپنے نیزہ سے فرش کو کاٹ کر خالی زمین پر بیٹھ گئے۔

رستم نے عبود حیرتی ترجمان کے ذریعہ سے دریافت کرایا کہ تمہارے یہان آنیکی اصل غایت کیا ہے۔ حضرت ربعی نے فرمایا کہ ہماری اصل غرض یہہ ہے کہ کفر و شرک کا اندہیرا جہان کہین بہی ہو ہم اسلام کی روشنی سے اوسکو بالکل کافور کر دین۔ جو جو مظالم تمام دنیا مین ہو رہے ہین بندگان خدا کی جانین ان عذابونسے چھوڑائین۔ ہم اس دہن کے ایسے پکّے ہین کہ سر جانیکی بہی پرواہ نہین کرتے۔ فتحیاب ہونگے تو اللہ کے سچے دین کو پہیلائینگے اگر شہید ہوے تو سیدہے جنت پہونچینگے۔ سواے ان دو صورتون کے ہمارے یہان کوئی اور تیسری صورت نہین مگر یہہ سب اوسوقت ہے جب مخالف سرکشی کرتا چلا جاے اور اسلام و جزیہ کے شقون مین سے کسی شق کو قبول نکرے۔

ما صف آراے نیازیم و تو لشکر کش ناز	داری ار داعیۂ جنگ بیا بسم اللہ
جنگ کردن چہ مناسب کہ دو سر داشتہ است	غور فرما ز در صلح در آ بسم اللہ

رستم نے کہا کہ مین اب اچھی طرحسے تمہارے مقصد سے واقف ہو گیا ہون اسکا جواب جب تک کہ مین خود نہ سوچ لون نیز ارکان سلطنت سے مشورہ نہ کر لون دے نہین سکتا۔ کیا آپ مجھے کچہ مہلت دیسکتے ہین۔ حضرت ربعی نے فرمایا کہ ہان تین روز کی تمکو مہلت دیجاتی ہے اس عرصہ مین جو فیصلہ تمہاری طبیعتین کرلین اوسکی ہمکو اطلاع دیدینا۔ رستم نے کہا کہ یہہ مدت بہت کم ہے مجھے پایہ تخت کو لکھنا پڑیگا وہان بہی جب کوئی امر شورہ سے طے پا چکے گا اوسوقت مجھے اطلاع دیجائیگی۔ یہہ سب کچہ تین دن مین نہین ہو سکتا۔ حضرت ربعی نے فرمایا۔ اس سے زیادہ کی اجازت ہمکو جناب رسالت سے نہین تم ان ہی مین یہ فیصلہ کر لو کہ یا تو اسلام یا جزیہ یا پہر چوتھے روز تلوار۔ جزیہ کی صورتمین

Marfat.com

ہم تمہاری یاور و مددگار رہینگے۔ تمہاری جان و مال کی حفاظت کرین گے اور لڑنیکی صورت مین ہم تمکو ضرور زیر کرینگے۔ یہہ صرف میرا ہی قول نہین تمام لشکر کا مقولہ سمجھو۔ رستم نے کہا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ ہی اس سارے لشکر کے سردار ہین۔ جو آپ ہر بات زور دیکر فرمارہے ہین۔ حضرت ربعی نے فرمایا کہ مسلمان جسقدر بھی ہین سب ایک ہین جو ایک کا قول وہی دوسرے کا۔ ایک مسلمان کا وعدہ گویا سب ہی مسلمانونکا قول ہے اوسکے ایفا کی ہم مین سے ہر ایک ایسی ہی کوشش کریگا جیسا کہ خود وعدہ کرنیوالا۔ ہم مین ادنےٰ اعلیٰ کی وہ امتیاز نہین جیسی کہ تمہارے یہان ہے۔ ہمارے یہان کا ادنیٰ شخص اعلیٰ کیجانب سے اجازت دے سکتا ہے۔

رستم اور اوسکے تمام اراکین دربار اس تقریر کو سنکر جسکے لفظونسے اونکے کان مطلق آشنا نہ تھے بالکل دنگ رہگئے۔ حیرت سے ہر ایک دوسرے کا منہ تکتا تھا۔ اس اثنا مین درباری بار بار حضرت ربعی کی تلوار کو نہایت حقارت سے دیکھتے تھے اور کہہ رہے تھے کہ باین بودگی فارس فتح کرنے چلے ہین لیکن جب آپ نے اوسکے چیتھڑے ہٹا کر تلوار میان سے نکالی ہے تو ایک بجلی سی کوندگئی۔ سب کی آنکھین چوندھیا گئین اور اوسکی آزمایش کے لئے جب ڈھالین سامنے لائی گئی ہین تو آپ نے سب کے پرخچے اوڑا دئے۔ ایک نے کہا کہ جناب آپ کے نیزہ کا پھل بہت ہی چھوٹا ہے۔ نیزہ کیا ہے تکلہ ہے۔ لڑائی کے وقت کیا کام دیتا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہہ اعدائے دین کے کلیجونمین پہونچکر ہی دم لیتا ہے۔ اسکا پھل ہے تو چھوٹا مگر آگ کی چنگاری ہے ایک دم مین شہر بھر کا صفایا کر دیتا ہے۔ اسیطرح کی نوک جھوک کے بعد حضرت ربعی گھوڑے پر سوار ہوکر بے تکلف اپنے لشکر مین تشریف لے آے۔ (ابن اثیر۔ بدائع الاسلام)

Marfat.com

رستم نے انکے تشریف لیجانیکے بعد ایک مجلس خاص منعقد کی اور بڑے بڑے افسرونکو خطاب کرکے کہا۔ دیکھا مسلمان عرب کس بے باکی سے گفتگو کر رہا تہا۔ تمہاری کیا رائے ہے۔ ایک نے کہا کہ یہہ لڑائی کیا جانے۔ صورت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ کس قدر غیر تربیت یافتہ اور وحشی تہا۔ دوسرا بول اوٹھا۔ تمام فرش کا ناس کرگیا۔ تیسرے نے کہا آپ کی تلوار بہی دیکھی۔ یہہ بہلا کیا لڑینگے۔ نیام تک تو درست نہین۔ رستم ان فضولیات کو سنکر جہلاّ اوٹھا اور کہا۔ افسوس۔ تمہاری عقل کہان گئی۔ اوسکی ظاہری شکل وصورت تو تم نے دیکھی مگر اوسکی عاقلانہ باتو پر غور نہین کیا۔ اوسکے زور تقریر کو نہین دیکھا۔ اوسکے خیالات دیکھو۔ کسقدر سنجیدہ اور صاف وبے باک ہین۔ وہ تمہاری طرح سے بد باطن۔ ظاہر آراستہ نہین۔ یہ عرب ہین۔ عرب۔

بہ بین تو ہمت رندان بے سروپایان	کہ ہر دو کون نیرزد بہ پیش شان یک کاہ

رستم نے دوسرے روز گفتگوے صلح کے واسطے حضرت ربعی کو بلا بہیجا۔ اس مرتبہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے حذیفہ بن محصن کو روانہ فرمایا۔ گئے تو حضرت حذیفہ بہی قریب قریب اوسی وضع مین تہے جسمین حضرت ربعی تشریف لے گئے تہے مگر یہہ حضرت گہوڑی پر سے نہ اوترے اور گہوڑے کی ٹاپو نسے فرش کو روندتے ہوے سیدہے رستم کے پاس جا پہونچے۔ رستم نے کہا کل والے حضرت کہان رہے۔ حضرت حذیفہ کا انداز کلام اور تقریر کے تیور وہی تہے جو حضرت ربعی کے تہے آپ نے فرمایا کہ ہمارے یہان نرم گرم کا انصاف ہے کل اونکی باری تہی آج ہماری نوبت ہے۔

رستم نے کہا کہ ہمکو اس معاملہ مین سوچنے کے لئے کسقدر مدت دے سکتے ہو حضرت حذیفہ نے فرمایا کل تو گذر گئی دو روز اور۔ رستم یہہ سنکر چپ رہگیا۔ حضرت حذیفہ نے

Marfat.com

گھوڑیکی باگ اوٹھادی۔ سیدھے اپنے لشکر مین چلے آئے اور سارا ماجرا بیان کر دیا۔

رستم نے پھر ارکان دربار کو طلب کر کے کہا۔ دیکھو اسلامی اتحاد کو جو کچھ باتین ربعی نے کہی تھین وہی آج اس شخص کی زبانسے نکل رہی تھین۔ جانبازی انکی صورت سے ٹپک رہی ہے۔ کوئی چیز انکے خیال کو دور نہین کر سکتی۔ ایسی قوم سے لڑنیکا جو نتیجہ ہے وہ تم خود ہی اگر غور کرو تو دریافت کر سکتے ہو۔ انکا دین یا جزیہ کیون نہ قبول کر لیا جاوے۔ افسران دربار رستم کی زبانسے ان کلمات کو سنکر نہایت طیش مین آگئے اور کہاکہ یا تو یہہ ہمارے دست نگر تھے یا اب ایسے ہو گئے کہ اولٹا ہم اونکو خراج دینگے۔ اب اولٹے بانس بہارٹ کو چڑہنے لگے نہ ہم جزیہ قبول کر سکتے ہین نہ انکا دین۔ آپ کو لڑائی کی اسقدر فکر کیون ہے آپ دیکھہ لیجیے گا کہ پہلی ہی لڑائی مین ہم انکا فیصلہ کر دینگے۔ رستم انکی حماقت پر کف افسوس ملکر خاموش ہو گیا

نہال سرکش و گل بیوفا و لالہ دو رنگ	.	درین چمن بچہ اُمید آشیان بندم

دوسرے روز پھر رستم نے حضرت سعدؓ کے لشکر سے گفتگوے صلح کی غرض سے ایک مرد معتمد کو بلا بھیجا۔ اس مرتبہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ تشریف لیگئے۔ ایرانیون نے اس روز بہ نسبت اور دنونکے اپنے دربار کو خوب ہی سجایا تھا۔ تمام درباری لباس زرکار۔ تاجہاے مرصع سے آراستہ ہوکر اپنے اپنے مراتب کے موافق کرسیونپر بیٹھے تھے۔ ایک پرتاب تیر تک دیباے رومی کا اعلیٰ درجہ کا فرش بچھایا گیا تھا۔

مسلح سپاہی دو رویہ صفین باندہے کھڑے تھے۔ انکی زرہون اور خودونکی چمک دمک سے تمام دربار جگمگا رہا تھا۔

حضرت مغیرہ گھوڑیسے اوترسیدھے رستم کیطرف بڑہے چلے گئے اور اوسکے زانو سے زانو بھڑا کر بیٹھگئے۔ چوبدارون نے اس ترک ادب کو دیکھکر تخت سے اوتار دیا

Marfat.com

دلاتا بزرگی نیاری بدست	بجاے بزرگان نباید نشست

حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ تخت پر بیٹھنے سے نہ تو میرا مرتبہ کچھہ بڑہا نہ تمہارے مرتبہ مین کچھہ داغ لگا ہمارے نزدیک تخت اور فرش سب یکسان ہین۔ آجتک تو مین تمہاری حماقتونکی بہت ساری حکایتین سناکرتا تہا لیکن میرا یقین ایسا نہ تہا۔ آج مین نے بچشم خود دیکھہ لیا۔ مین اپنی خوشی سے یہان نہین آیا بلکہ بلایا ہوا آیا ہون۔ مین جہان بٹہہ جاتا بیٹھنے دیتے۔ مہمان کے ساتھہ یہی سلوک کیا جاتا ہے؟

تنگ کیون کرتے ہو مہمان بلاکر ہمکو	یہ تواضع ہی نئی ہے یہ مدارات نئی

مجھے مطلق خیال نہ تہا کہ تم مین سے بعض خدا ہین اور بعض بندے ہماری یہان بالکل یہ دستور نہین اس بے عنوانی پر قسم کہا کر کہتا ہون کہ ایسی قوم جسمین بادشاہ خدا بن بیٹھے ہرگز سرسبز نہین ہو سکتی بہت جلد ایسی سلطنت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ اگر یہی حالت ہے تو تم اس نتیجہ کے منتظر رہو اور وہ وقت بالکل قریب ہے جو تمہاری شامت اعمال تمکو آخری درجہ پر پہونچاے۔ مترجم نے جب اس تقریر کا ترجمہ کیا ہے تو تمام دربار پر ایک خاص اثر پڑا بلکہ بعض کی زبانسے تو بے اختیار نکل گیا کہ قسم بخدا۔ عربی سچ کہتا ہے۔ ہم جیسا وحشی انکو خیال کرتے تہے ویسے نہین۔ یہہ ہماری غلطی تہی۔ (ابن اثیر کتاب الخراج)

رستم نے جو یہہ رنگ دیکہا تو اس کو چہوڑ کر اصل گفتگو چہیڑدی۔ اپنی شان وشوکت۔ یزدجرد کا سلطانی داب۔ خوب خوب ملمع کاری سے بیان کیا اور آخرمین اپنے احسانات یاد دلاے جو عرب کے ساتھہ وقتاً فوقتاً کئے تہے۔ ساتھہ ہی اسکے پہلی حالت بہی انکے پیش نظر کی کہ تم قحط وتنگی کے زمانہ مین ہمارے پاس کس حالت سے آتے تہے۔ ہمارا اسوقت تمہارے ساتھہ کیا سلوک ہوتا تہا۔ ہمارے یہان تمہارے لئے نہ دراہم کی کمی تہی اور نہ غلہ

Marfat.com

اور خچر ونکی یہی ہمارے احسانات ہمکو روکے ہوے ہین - وہ ہاتھہ جو تمہارے ساتھہ ہمیشہ سلوک کرتے رہے ہین یکبارگی کیسے تمہارے خون مین رنگے جاسکتے ہین -

چوب راآب فرومی نبرد حکمت چیست		شرم دارد ز فرو بردن پروردهٔ خویش

اب بہی کچہہ نہین بگڑا ہے - جس جس چیز کی تمکو ضرورت ہو ہم سے بیان کرو ہم تمکو قدر ضرورت سے بہی زائد دینگے - تم اس سب سامان کے ساتھہ خوش خوش اپنے وطن واپس چلے جاؤ ہم بہی تمہارے ساتھہ کسی قسم کا تعرض نکرینگے -

حضرت مغیرہ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ پروردگار عالم کے کل کام حکمت سے ہوتے ہین - وہ جو کچہہ کر رہا ہے ہزارون لاکہون حکمتین اوس مین مضمر ہین ہر شخص کو اوس سے آگاہی نہین -

بر واے کافر خود بین کہ ز چشم من وتو		راز این پردہ نہانست ونہان خواہد بود

اوسکا فضل ہے کہ وہ بعض حکمتین ہمکو بہی بتلا دیتا ہے - واقعی ہماری پہلی حالت یہی تہی بلکہ اس سے بہی کچہہ درجہ بڑہکر لیکن زمانہ کی رفتار ایک سی نہین سختی ہوتی ہے سختی کے بعد آسانی آتی ہے - آسانی ہوتے ہی پہر سختی آتی ہے - کبہی ارزانی ہے توکبہی قحط - ہمارا ادبار انتہا کو پہونچ گیا تہا - اوسنے اپنے فضل سے اپنا پیارا حبیب روحی فداہ ہماری ہدایت کے واسطے مبعوث فرمایا - اونکے فرمان عالیشان کو قبول کرتے ہی ہماری کایا پلٹ گئی تم نے جو کچہہ ہمارے ساتھہ کیا ہے ہمکو اوسکا انکار نہین - لیکن اگر تم نے اس حکومت و سلطنت کا شکر ادا کیا ہوتا تو ہرگز تم آج یہہ دن نہ دیکہتے - شکر کیا تہا - منعم حقیقی کا اقرار اوسکے احکام کا اتباع - افسوس تم نے اسطرف بالکل توجہہ نہین کی اور بالآخر تمکو خواب غفلت سے چونکا دینے کی ضرورت ہوئی پس ہم چونکانے کے واسطے آے ہین - اب مین

Marfat.com

وہی تین چیزین پیش کرتا ہون جو مجھسے پہلے دو شخصون نے پیش کی تہین اسلام یا جزیہ۔اور یہہ دونون نہین تو تلوار۔ہم بغیران تین چیزونکے قبول کراے تمہاری سرحد سے نہ ہٹینگے۔ چاہی ہمارے ٹکڑی اوڑجایئن۔ہم کو مرنیکا کچہہ خوف نہین۔ہماری قلیل تعداد بہی جو بچ رہیگی وہ اس ملک کے لینے کے لئے کافی ہے۔رستم کے اس تقریر سے آگ لگ گئی۔اوسنے کہا مجھکو قسم ہے۔مین تم سبکو کل اسی خاک کا پیوند کردونگا اور جاوٴ یہی اپنے سردار کو سنا دینا حضرت مغیرہؓ لشکرگاہ مین آرہے تہے کہ رستم نے ایک شخص انکے پیچھے دوڑایا۔اوس نے انسے کہا کہ رستم کہتا ہے کل تمہاری ایک آنکھہ اس سخت کلامی کی پاداش مین پہوڑی جائیگی آپ نے فرمایا۔اگر مجھے آینمٔ کفار سے مقاتلہ کی آرزو نہوتی تو مین کہتا کہ اس کارخیر مین میری دونون آنکھین چلی جایئن تب بہی کچہہ پرواہ نہین جاوٴ کہدینا مغیرہ ان گیدڑ بہبکیون مین آنے والا نہین۔

اُنکی جسمین ہو مرضی وہ مصیبت بہتر	اُنکی جسمین خوشی ہو وہ ملال اچہا ہے

حضرت مغیرہ نے لشکر مین پہونچکر ساری کیفیت حضرت سعد کے روبرو بیان کی۔

حضرت مغیرہ کے چلے جانے کے بعد رستم نے پہر اہل دربار سے مشورہ کیا مگر آج رستم کا غصہ بہڑکا ہوا تہا صلح وآشتی کی سب راہین بند کردی گیئن اور لڑائی پر فیصلہ ہوا۔حضرت سعدؓ نے اتمام حجت کی غرض سے کچہہ سفیر رستم کے پاس اور روانہ کئے اونہون نے پہونچکر کہا۔ہمارا سردار تمکو ایسی صلاح دے رہا ہے جسمین تمہاری بہی اصلاح ہے اور ہماری بہی۔تم کیون اونکی بات کو بسمع قبول نہین سنتے۔تمہارا ملک تمہارے قبضہ مین رہیگا۔ہم بخیروعافیت اپنے وطن کو واپس چلے جائینگے۔ناحق بندگان خدا کا خون بہانا نہین معلوم کہانکی دانشمندی ہے۔ہم ہروقت تمہارے معین ومددگار رہینگے جب ضرورت ہوگی

Marfat.com

ہم یہان موجود ہوجائینگے۔ اب بہی ہوش مین آجاؤ۔ رستم جہلایا ہوا تہا۔ اوسنے کہا کہین تمہاری حالت پکہیونکی سی نہو کہ یا تو شہد تک پہونچنے کی تمنائین کر رہی تہین یا جب اوس مین پہونچگئین تو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ہمارا ملک ہماری زمین دو چار مرتبہ ہم نے آنے دیا تو چاٹ لگ گئی۔ تم ہمارا کر ہی کیا سکتے ہو۔ سفراء اسلام نے اولاً تو وہی تقریر کی جو پہلے حضرات نے کی تہی اوسکے بعد کہا کہ تمہاری حالت بالکل اون باغبانون کی سی ہے جنکو مالک باغ نے محض حفاظت باغ کے واسطے رکہا تہا اب وہ اپنی ہی ملکیت کا دعویٰ کر بیٹھے۔ مالک نے دوسرے باغبان طلب کرکے اونکو مقرر کر دیا اور انکو نکال باہر کیا۔ بیشک تمہارا انجام یہی ہونا ہے۔ رستم نے غصہ مین بہر کر انکو واپسی کا حکم دیدیا۔ انکے واپس ہوتے ہی اعلان جنگ دیکر حضرت سعد کے پاس پیام روانہ کیا کہ یا تم اسپار آؤ یا ہم کو دوسرے پار آنیکی اجازت دو۔ حضرت سعد کے پاس سے جواب آیا کہ تم ہی خود اس پار آجاؤ۔ رستم اگرچہ لڑائی ٹالتا جا رہا تہا مگر اب سر ہی پر آگئی تہی اوس نے فوراً تمام لشکر کی کمر بندی کا حکم دیدیا۔ حضرت سعد کا پیام رستم کے پاس شام کو پہنچا تہا اوسکا ارادہ تہا کہ اسی وقت پل سے اوترکر اونکے مقابل صف آرا ہو مگر پل پر حضرت سعد قابض ہو چکے تہے۔ جب یہہ خبر لگی تو آپ نے کہلوا بہیجا کہ قنطرہ کیجانب ہرگز رخ نہ کرنا ہم جس چیز پر قابض ہو چکے ہین اوسکو ہرگز واپس نہ دینگے۔ اب ناچار رستم کو اپنا کوچ شب بہر کے لئے ملتوی کرنا پڑا۔ نہر کے پاٹنے کا حکم دیا گیا۔ دوسرے دنکی دوپہر نہ ہونے پائی تہی کہ نہر کا اسقدر حصہ مٹی۔ بانس وغیرہ سے پٹ گیا جسکو فوج عبور کرسکے۔ رستم نے اوسیوقت معہ لشکر جرار نہر عبور کرکے حضرت سعدؓ کے مقابل مین صف آرائی شروع کر دی۔ آگے پیچہے تیرہ صفین قائم کین۔ جالینوس کو اپنے اور میمنہ کے مابین اور فیروزان کو اپنے اور میسرہ کے درمیان

Marfat.com

افسر مقرر کیا۔ ہاتہیونکا آدہا گروہ قلب مین اپنے پاس رکہا اور چوتہائی میمنہ مین اور اتنا ہی میسرہ مین اور خود سامان جنگ سے خوب آراستہ ہوا۔ ہتہیار لگاے۔ سر پر خود رکہا دوہری زرہین پہنین پہر اسپ خاصہ پر بغیر رکاب کے سہارے کے سوار ہو کر جوش مین کہا کہ دیکہنا۔ عرب کو کیسا چکنا چور کرتا ہون۔ کسی نے کہا۔ اگر خدا چاہے۔ اوس کم بخت نے کہا۔ اگر خدا نے نہ بہی چاہا تب بہی۔

ہر آنکہ گردش گیتی بکین او برخاست	بغیر مصلحتش رہبری کند ایام
کبوترے کہ دگر آشیان نخواہد دید	قضا ہمے بردا ور ابسوئے دانہ و دام

یہان سے لیکر مدائن تک تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر کچہہ آدمیونکی ڈاک بٹہادی کہ جو واقعہ پیش آے موقع جنگ کا آدمی چلا کر کہے اوسکو سنکر دوسرے درجہ والا پہر اوسکے بعد والا اسیطرح سے دم دم کی خبریں دجرد کو ملتی رہے۔ اوس زمانہ مین خبر رسانی کا ذریعہ یہی پیدا کیا گیا تہا۔

قادسیہ کی جنگ کئی روز تک رہی اور ہر روز سخت ہنگامہ ہوا ہے اس لحاظ سے اوسکا ہر دن ایک نئے نام سے مشہور ہے۔ ہم بالترتیب اوسکو ذکر کرتے ہین۔

یوم ارماث

عساکر اسلامیہ نے بہی رستم کی صف آرائی دیکہکر تیاری شروع کر دی۔ حضرت سعد کو کچہہ تو عرق النسا اور کچہہ دنبلونکی شکایت تہی۔ چلنے پہرنے اور شریک جنگ ہونیسے معذور تہے اسوجہ سے حضرت سعد ایک قدیم شاہی محل کے بالاخانہ پر میدان کے جانب رخ کرکے تکیہ کے سہارے سے بیٹہہ گئے۔ یہہ محل ایسی موقع پر تہا کہ تمام میدان کارزار یہان سے سامنے تہا۔ بعض نے انکی قلعہ نشینی کی نسبت کچہہ کہا بہی تہا چنانچہ ایک شخص کے یہ دو شعر منقول ہین

Marfat.com

وسعد بباب القادسیة معصم		نقاتل حتے انزل اللہ نصرہٗ
ونبیوۃ سعد لیس فیھن ایم		نأبنا وقد امت نساء کثیرۃ

یعنی ہم اعداے دین سے لڑے جائینگے جب تک خدا کی مدد نازل ہوا ور فتح نصیب ہو اور حضرت سعد قادسیہ کے دروازہ پر پناہ گزین ہین جب ہم لوٹے ہین تو بہت سی لشکریونکی بی بیان بیوہ ہوگئی تھین لیکن حضرت سعد کی بی بیونمین سے کوئی بیوہ نہوئی۔ حضرت سعدؓ نے جوان کلمات کو سنا تو دعا کی کہ اے ظاہر و آشکارا کے دانا۔ اگر یہہ شاعر جھوٹا ہے۔ صرف تہمت باندہی ہے اور مین درحقیقت معذور ہون تو اسکی زبان کو بالکل بیکار کردے لکھا ہوا ہے کہ اسی جنگ مین اس شاعر کے منہ پر ایک تیر آنکر لگا جس سے قوت گویائی بالکل جاتی رہی اور تا بہ زیست نہ بول سکا۔ پہر حضرت سعد نے اراکین لشکر کو بلا کر اپنی معذوری ظاہر فرمائی اور دنبل دکھلاے۔ حضرت خالد بن عرفطہ کو اپنی جگہہ سپہ سالار مقرر فرمایا لیکن فوج کو خود ہی لڑا رہے تھے۔ چونکہ موقع جنگ بالکل سامنے تہا اس لیے جس طرز کو بدلنا ہوتا تہا اوسکو کاغذ پر لکھکر گولیان بناکر لشکر کیجانب پہینک دیا جاتا اور فوراً جو طرز حضرت سعدؓ چاہتے تھے وہی ہوجاتا تہا۔ حضرت خالد بن عرفطہ کو اپنا جانشین معین کرکے آپ نے ایک نہایت پرتاثیر تقریر فرمائی جسکی غرض تحریض علی الجہاد تھی اور اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اسپرا وبہارنے کے لئے آپ نے بڑے بڑے شعرا نامی گرامی خطبا کو معین فرمایا جنھون نے اپنی کلام کی گرمی سے تمام لشکر مین ایک آگ لگادی۔ شعرا مین سے شماخؓ۔ حطیہؓ۔ اوس بن مغرا۔ عبدیؓ۔ عبدۃ بن الطیبؓ۔ عمرو معدیکربؓ۔ خطبا مین سے۔ حضرت حذیفہ۔ حضرت مغیرہ۔ حضرت عاصم بن عمرو۔ طلیحہ۔ قیس ابن ہبیرۃ غالب۔ عمرو۔ بسر بن ابی رہم۔ ربیع سعدی اور ربعی بن عامر منتخب کئے گئے تھے

Marfat.com

قاریون کو حکم دیا گیا کہ سورۂ انفال جسمین آیات جہاد ہین پڑہتے چلین۔

حضرت سعد نے امرائے لشکر کو اسطرح مخاطب فرمایا "اے غازیان اسلام۔ جہان تمہارے قدم جمین پہر وہان سے ہٹنے کا نام نہ لین۔ جہان ٹہیرو پہاڑ بنکر ٹہیرنا اور حملہ کرو تو سیلاب دریا کیطرح ایک ساتہہ جاپڑنا۔ مین اوسوقت جسوقت کا انتظار جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداہ جہاد کے مواقع پر کیا کرتے تہے یعنے بوقت ظہر حسب معمول عساکر اسلام چار تکبیرین کہونگا۔ تیسری تکبیر پر تم سب مستعد کارزار ہوجانا اور چوتہی تکبیر پر ایکدم سے حملہ کردینا۔ حملہ کرتے وقت تمہارے حواس تمہارا ساتہہ دین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے مبارک الفاظ تمہاری زبان سے نکلتے ہون مین بظاہر گو تمہارے ساتہہ نہین مگر میرے اللہ اکبر کے نعرے تمہارے ساتہہ ہین"۔ لشکر اسلام جب اس شان سے میدان کارزار کیجانب بڑہا ہے تو شعرا کے رجز۔ خطبا کی پرزور تقریرون۔ قرا کے جوش اور خوش الحانی نے ایک ایسا عالم پیدا کردیا تہا کہ ہر مسلمان متنفس کو قفس عنصری کی قید دوبہر ہوئی جاتی تہی۔ حضرت سعد نے بعد نماز ظہر ابہی تین ہی تکبیرین کہی تہین کہ مرد میدان بڑہنا شروع ہوے۔ سب سے پہلے حضرت غالب اسدی یہہ رجز پڑہتے ہوے نکلے۔

قد علمت وارد ۃ المسائح	ذات اللسان والبیان الواضح
انی سمام البطل المسالح	وفارج الامر المہم القادح

یعنی وہ عورت جو لڑائیونکے میدانون مین آتی جاتی رہتی ہے خوش گفتار و خوش بیان ہے خوب جانتی ہے کہ مین کیسا دلیر پر مغز شخص ہون۔ بڑے بڑے عقدونکو دم بہر مین کیسے حل کردیتا ہون۔

Marfat.com

انکے مقابلہ کو ایرانی فوج سے شاہزادہ ہرمز تاج زرین سر پر رکھے سلاح ملوکانہ سے آراستہ صفوںکو چیرتا ہوا باہر نکلا۔ یہہ جھپٹ کر اس تیزی سے اوسکے سر پر پہونچے جیسے شیر اپنے شکار کو جا دابتا ہے اور جاتے ہی اس پھرتی سے گرفتار کر لیا کہ اوسکو خبر بھی نہوئی اور سیدہے لشکر اسلامی مین لے آے۔ وہان پہونچا کر پہر میدان کا رخ کیا۔ اس مرتبہ حضرت عاصم بھی یہ رجز کے اشعار پڑہتے ہوے انکے ساتھ ہوئے۔

قد علمت بیضاء صفراء اللبب	مثل اللجین اذ تغشاہ الذھب
انی امرؤ لا من یعیبہ السبب	مثلی علی مثلك یغریہ العتب

وہ گوری جسکے سینہ وگلو کے سنہرے پن سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ چاندی پر سونے کا کندن چڑہا ہے خوب جانتی ہے کہ کسیکے گالی دینے سے میرا کچہہ نہین بگڑتا۔ غصہ تجھسے شخصوںکو مجھسے پہلوان کے ہاتھہ مین یون ہی دیدیتا ہے۔

انکے مقابلہ پر ایک شہسوار فارسی گرجتا ہوا نکلا۔ حضرت عاصم نے نیزہ کا وار کیا اوسنے سپر پر روکا۔ آپ نے تلوار میان سے نکالکر وار کرنا چاہا ہی تہا کہ وہ بہاگا۔ آپنے تعاقب کیا وہ لشکر مین پہونچتے ہی اونمین رل مل گیا۔ یہہ لشکر مین گہسکر ایک دوسرا شخص شکار کر لاے یہہ گرفتار شدہ داروغہ مطبخ تہا۔ حضرت عاصم کی یہہ دلیری دیکھکر فارسیونمین سے ایک نامی تیرانداز سونے کے کڑے پہنے۔ چاندی کا گرز ہاتھہ مین لئے ہوے۔ زرین تاج زیب سر کئے۔ گھوڑا کوداتا میدان مین آکر طالب مبارز ہوا۔ ادہر سے حضرت عمرو بن معدیکرب اوسکے مقابلہ کو باہر تشریف لاے اور آتے ہی ایک تیر اوسکیجانب رسید کیا۔ اوسنے گھوڑیکا سر سپر بناکر اپنے آپ کو بچایا مگر تیر تو حضرت معدیکرب کی شست کا تہا گھوڑا فوراً گرا اور سوار بھی اوسکے ساتھہ زمین پر آرہا۔ حضرت معدیکرب گھوڑا دباے ہوے اسقدر جلد

Marfat.com

اوسکے سر پر پہونچ گئے کہ وہ سنبھل بھی نہ سکا۔ کمربند مین ہاتھہ ڈالکر علم کیا اور زمین پر دے پٹکا پھر تلوار سے گردن اوڑا کر لشکر سے مخاطب ہو کر کہا "یون لڑا کرتے ہین" ایک عام جواب ملا "ہر شخص معدیکرب تو ہو لے"۔

یہہ اوسکا تمام ساز و سامان لئے ہوے لشکر مین پہونچے ہی تھے کہ فارسیون مین سے مہران حاکم آذربائیجان اکڑتا۔ گھوڑا کوداتا۔ طالب جنگ ہوا اور وہی رستمی بڑہ ہانکتا جاتا تھا الیوم ندق العرب دقاً مین آج عرب کو چکنا چور کر دونگا۔ اس کم بخت سے بھی کسی نے وہی کہا جو رستم سے کہا تھا کہ انشاء اللہ کہہ لے۔ موت سر پر سوار تھی۔ کہتا کیا ہے۔ خدا نہ بھی چاہے مین تو ایسا ہی کرونگا۔

اس عرصہ مین حضرت منذر بن حسان نے پیچھے سے آکر اسکے پہلو پر نیزہ کا ایک وار کیا جس سے یہہ سر کے بل زمین پر آرہا حضرت منذر چاہتے تھے کہ گھوڑے سے اوتر کر تلوار سے گردن اوڑا دین لیکن انکا گھوڑا نہ رکا۔ یہہ روکنے مین مصروف ہو گئے۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی نے جو میمنہ مین تھے یہہ رنگ جو دیکھا تو بجلی کیطرح چمک کر اوسکے سر پر پہونچے اور ایک ہی ہاتھہ مین مہران کا سر تن سے جدا کر دیا۔ حضرت منذر جب تک آئین یہان اونکے مقابل کا کام تمام ہو چکا تھا۔ یہہ مقتول دونون بزرگوارونکا خیال کیا گیا اور اوسکے سامان مین سے پٹکا جسکی قیمت تیس ہزار تھی حضرت منذر کے حصہ مین آیا اور باقی سامان قیمتی دس ہزار کا حضرت عبداللہ بجلی کو دیا گیا۔ رستم نے یہہ دار و گیر۔ اور لڑائی کا یہ رنگ دیکھکر فوراً ہاتھیون کے جھنڈ کے بڑہنے کا حکم دیدیا۔ اس کالی آندھی نے اپنا رخ قبیلہ بجیلہ کیجانب کیا جو اور قبائل سے ممتاز اور مہران سے اشجع عجم کا قاتل تھا۔ عرب کے گھوڑون نے یہہ مجسم راتین کہان دیکھی تھین بدکے اور صفین درہم برہم ہونے لگین۔

Marfat.com

پیدل نہایت جانبازی سے لڑرہے تھے لیکن ہاتھیوں کا ریلہ روکنا ممکن نہ تھا۔ قریب تھا کہ تمام قبیلہ جو رُبع لشکر تھا اس عالم کو خیرباد کہے۔ حضرت سعدؓ نے جو بالاخانہ سے یہ ڈھنگ دیکھ رہے تھے فوراً بنی اسد کو بجیلہ کی کمک کا حکم بھیجا۔ طلیحہ اسدی سردار قبیلہ اور حمال بن مالک نے موقع پر پہونچکر بجیلہ کو سنبھال لیا اور اوس چڑھتے ہوئے سیلاب کو روکدیا۔

طلیحہ شد آشفتہ چون اژدہا	عنان کرد بر صید شیران رہا
زہر حملہ کز خشم برزد سرے	شگافے در افگند بالشکرے
بر آن تن کہ زد خنجر سخت کوش	روان شد سرش پاے کوبان ز دوش
بہر سو کہ شمشیر او کار کرد	یکے را دو کرد و دو را چار کرد

ایرانیوں نے بجیلہ کو چھوڑکر اب اپنا سارا زور اس قبیلہ کیطرف متوجہ کردیا۔ ایک نامی سپہ سالار سید ہا حضرت طلیحہ کے مقابلہ پر دراتا ہوا چلا۔ وہ پہونچا ہی تھا کہ حضرت طلیحہ نے ایک ہی وار میں فی النار والسقر کردیا۔ اسوقت لڑائی کا مقیاس الحرارت بہت اونچی خبردی رہا تھا۔ دونوں جانب سے سخت جوش برپا تھا۔ اشعث بن قیس نے بنو اسد کی یہہ شجاعت دیکھکر اپنے قبیلہ کندہ کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ آج کا میدان کیا بنو اسد کے ہی قبضہ میں رہے گا۔ کیا ناموری و شجاعت کے تاج اونکے ہی زیب سر ہونگے۔ تمام قبیلے حرکت کرچکے۔ تم انکی شجاعت و مردانگی کا کیا فوٹو لینے آئے ہو۔ افسوس ہے تمہاری رگِ حمیت کو ذرا بھی جنبش نہوئی۔ یہہ کہتے ہی اپنے گھوڑے کی باگ چھوڑدی۔ پھر کیا تھا سارا قبیلہ جوش میں بھرا ہوا غنیم کی فوج پر جا ٹوٹا اور پہلے ہی حملہ میں دشمن کو کسی قدر پیچھے ہٹا دیا۔

Marfat.com

رستم نے اب ایک اور تدبیر کی وہ یہہ کہ اپنی تمام فوج کو جسمین ذوالحاجب اور جالینوس بہی تہے مجموعی قوت سے حملہ کرنیکا حکم دیا۔ یہہ ٹڈی دل گروہ اور کوہ پیکر ہاتہیونکا انبوہ ایک دم سے اسد و کندہ و بجیلہ کیطرف جھکا۔ بقیہ لشکر اسلام کو اسوقت چونکہ یکبارگی مجموعی قوت سے حملہ کرنا تہا اسوجہہ سے چوتہی تکبیر کا انتظار کیا۔ حضرت سعد نے عجمیون کے پہونچتے ہی پہونچتے چوتہی تکبیر کہدی۔ اہل اسلام بہی ادہر تکبیر کے نعرے بلند کرتے ہوے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہتے ہوے آگے بڑہے۔ بنی اسد اسوقت تک قدم جمائے نہایت مردانگی سے لڑرہے تہے انکے پہونچتے سے دونون لشکر خلط ملط ہوگئے ہاتہیونکا ریلہ مسلمانونکا صفایا کررہا تہا جسوقت ہاتہیونکا یہہ ریلا ہوا اور مسلمان پسپا ہونے لگے حضرت سعد مارے غصہ کے بےتاب ہوکر کروٹین بدل رہے تہے۔

حضرت مثنیٰ کی بیوہ جو اب حضرت سعد کے عقد مین آچکی تہین انکی یہہ حالت دیکہکر بے اختیار چلّا اوٹہین۔ افسوس۔ آج مثنیٰ نہوے۔ ورنہ نوبت کار یہانتک نہ پہونچتی۔

کو حریفے کہ شب و روز مے صاف کشید	کہ بہ بیند بہ یہ مستیٔ دُردآشامان

حضرت سعد نے اونکی منہ پر ایک تہپڑ کہینچ مارا اور کہا کہ اگر مثنیٰ آج ہوتے تو کیا کر لیتے۔ بی بی نے کہا۔ ماشاء اللہ۔ اس بزدلی پر یہ غیرت۔

حضرت سعد نے قبیلۂ تمیم کو جو مشہور نشانہ باز تہے حکم دیا کہ تیر باری کرکے ان ہاتہیونکو روکا جاوے۔ پس ادہر تو تیر اندازون نے تیر باری کرکے سوارون اور مہاوتون کو گرانا شروع کیا اور ادہر حضرت عاصم نے ہاتہیونکے زیر بند کاٹ کاٹ کر ہودون کو گرا دیا۔ انکی دیکہا دیکہی بہت سی اسلامی فوج بہی اسیطرح ہاتہیون کے جہنڈ مین گہس پڑی اور اونکی سونڈون اور اگلے پاؤن پر وار کرنا شروع کردئے۔ سوارونکی عجیب حالت تہی۔ اوپر سے

Marfat.com

تیر برس رہے تھے اور نیچے سے ہودون کے زیر بند کٹ رہے تھے بیچارونکو کسی وار کے جواب دینے کی مہلت نہ تھی - جان کے لالے پڑے ہوے تھے - بہت سے ہاتھی اپنے مہاوتون کو میدان جنگ مین چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے اور اس آفت سے اپنی جان بچائی - باقی سب میدان مین ڈھیر ہوے - شام تک لڑائی اسی انداز پر رہی - ایرانی پسپا ہوتے چلے جاتے تھے مگر پھر بھی جہان جمتے تھوڑی دیر خوب داد شجاعت دیتے تھے - یہان تک کہ رات کی تاریکی نے میدان کارزار پر پردہ ڈال دیا - مجبوراً خون آلود تلوارین نیام مین کر لی گئین اور دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر واپس چلے آے -

چو شمشیر خورشید شد در نیام	برون تاخت ادہم سپہ دار شام
زشب سایہ بر چرخ والا رسید	علم زیر شد سایہ بالا رسید
دو لشکر ز کوشش عنان تافتند	سوئے بنگہ خویش لشتافتند
طلایہ برون شد ز ہر دو سپاہ	شبیخون بدخواہ را بست راہ

اس روز کے واقعہ مین بنی اسد مین سے پانچ سو بزرگوار درجہ شہادت کو پہونچے -

یوم الاغواث

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عراق کے حملہ کی تیاری کے وقت ہی حضرت ابو عبیدہؓ کو جو اوسوقت مہم شام مین مصروف تھے لکھہ بھیجا تھا کہ عراق کی اوس فوج کو جو شامی فوج مین جا کر ملگئی ہے، پھر عراق کیجانب واپس کر دیا جاوے چنانچہ وہ فوج حسب الحکم کوچ کرتی ہوئی عراق کو آرہی تھی - یوم الاغواث کی صبح کو جب حضرت سعد شہدا کو وادی مشرق مین جو مابین عذیب و عین الشمس واقع تھا دفن کرا چکے اور

Marfat.com

مریضون کی تیمارداری عورتونکے حوالہ کرچکے تو لشکر کی کمربندی و صف آرائی کا حکم دیا۔ ابھی لڑائی نہین چھڑی تھی کہ شام کی طرف سے گرد اوٹھی۔ یہہ وہی عراقی فوج تھی جو بسرکردگی ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص حضرت سعدؓ کی کمک کو آرہی تھی۔ اسکے مقدمۃ الجیش پر حضرت قعقاع بن عمرو تھے انکے تحت مین ڈیڑہ ہزار مرد تھے۔ اس خوش اسلوبی سے انہون نے اپنے لشکر کو دکھایا جسکی دہاک ایرانی فوج پر بیٹھہ گئی۔

حضرت قعقاع نے اپنے لشکر کے دس حصے کئے اور ہر حصّہ اتنے فاصلہ پر رکھا کہ ایک حصہ جب عسکر اسلامی مین پہونچ چکے تو دوسرے حصہ کی گرد نمودار ہو۔ عین وقت پر حضرت قعقاع کے پہونچنے سے ایک تائید غیبی کا خیال ہوگیا۔ حضرت قعقاع نے ابھی دم بھی نہین لیا تہا کہ میدان کا رخ کیا اور جاتے ہی للکارے۔ کوئی مرد ہو تو مقابلہ پر آئے۔ بہمن ذوالحاجب مقابل ہوا۔ حضرت قعقاع کی آنکھون مین بہمن کو دیکھتے ہی خون اوترآیا اور چلاّئے۔ دیکھین ابو عبید کا قاتل کہان جاتا ہے۔ اب آپسمین نیزہ کے وار شروع ہوگئے۔ قعقاع نے جو جنگ کو طول پکڑتے دیکھا نیزہ چہوڑ جہپٹ کر تلوار کے ایسے تابڑتوڑ وار کرنا شروع کردئے کہ سر اوٹھانیکی بہی مہلت ندی۔ تہوڑی ہی دیر مین بہمن کا سر قعقاع کے گھوڑے کی ٹاپون کے نیچے تہا۔ لشکر اسلامی سے نعرہ تکبیر بلند ہوا اور قعقاع جوش مسرت سے چکر لگاکر پہر طالب مقابل ہوے۔ اس مرتبہ فارسیونکے لشکر سے دو نامور افسر فیروزان و بندوان ایک ساتھہ قعقاع کے مقابلہ کو نکلے۔ صلاح یہہ تہی کہ فیروزان سامنے سے وار کرے اور بندوان پیچھے سے حملہ کرے۔ بندوان ابھی حملہ بھی نکرنے پایا تہا کہ حارث بن ظبیان اسکے سر پر جا پہونچے اور دم کے دم مین حضرت قعقاع نے فیروزان کا اور حارث نے بندوان کا ڈہیر کردیا۔ پہر تو

Marfat.com

یہہ حالت تہی کہ حضرت قعقاع طالب مبارز ہوتے اور دم بہر مین حریف کا فیصلہ کردیتے۔ اس روز انہون نے تیس حملے کئے اور ہر حملہ مین یہی غالب رہے۔ آخری شخص جو انکے ہاتہہ سے واصل جہنم ہوا ہے۔ وہ بزرجمہر ہمدانی تہا۔ سیستان کا شہزادہ شہریار بہی اعور بن قطبہ کے ہاتہہ سے مارا گیا۔ ابہی ہنگامہ کارزار عام نہونے پایا تہا کہ ایرانی فوج اپنے تاج کے عمدہ جواہرات اپنے ہاتہہ سے کہو بیٹہی۔

حضرت قعقاع کی دو تدبیرین بڑی کارگر ہوئین۔ ایک تو انکی فوج کا متفرق حصو مین آنا جسکا تانتا ابتک بندہا ہوا تہا جس سے ایرانیون کے جی چہوٹے جاتے تہے دوسرے حضرت قعقاع نے یہہ کیا کہ اونٹون پر چادرین ڈال ڈالکر ہاتہیونکی جہولین اوپر ڈلوادین اور آگے بڑہنے کا حکم دیا۔ ایرانی گہوڑے مصنوعی ہاتہیون سے بدک بدک کر صفونکو درہم برہم کرنے لگے اور اسقدر بے قابو ہوے کہ سوار ہزار اونکو سنبہال رہے تہے مگر وہ قابو پر نہ چڑہتے تہے۔ ایرانی اسوقت کئی پریشانیون مین مبتلا تہے۔ حضرت قعقاع برابر مقابل کے طالب ہو رہے تہے لیکن ہر ایرانی سپاہی اونکے مقابلہ سے جی چراتا تہا دوپہر تک لڑائی کا یہی رنگ رہا۔ دوپہر کے بعد رستم نے عام حملہ کا حکم دیدیا۔ دونون جانب سے داد شجاعت دی جارہی تہی اور دونون پلہ برابر کے تہے۔ جب یہہ ہنگامہ کارزار ترقی پر تہا تو ابو محجن ثقفی بڑے مشہور شاعر و بہادر جو شراب پینے کے جرم مین قید تہے قیدخانہ کی کہڑکی سے لڑائی کا نظارہ کر رہے تہے۔ شجاعت انکے رگ و پے مین ایکخاص اثر پیدا کئے چلی جاتی تہی مگر یہہ ضبط کرتے چلے گئے۔ بالآخر جب یہہ ضبط نہ کر سکے تو حضرت سعد کی بی بی سلمیٰ سے کہنے لگے "خدا کے واسطے مجہے اسوقت اس قید سے رہائی دیدو اگر واپس آگیا تو مین عہد کرتا ہون کہ خود اپنے ہاتہون سے بیڑیان پہن لونگا۔ اگر مارا گیا تو

Marfat.com

دفن کرا دینا تمہارے سر سے وبال ٹلا۔ سلمیٰ نے انکے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا یہہ افسوس کے ساتھہ اپنا دل مسوس کر حسرت کے لہجہ مین یہہ اشعار پڑہنے لگے۔

کفی حزنا ان تردی الخیل بالقنا	واترک مشدودا علیّ وثاقیا
اذا قمت عنانی الحدید واغلقت	مصاریع من دونی تصم المنادیا

اب اس سے بڑہکر اور کیا غم ہوگا کہ سوار تو نیزہ بازیان کر رہے ہین اور میری یہہ حالت ہے کہ زنجیرونمین جکڑا ہوا ہون جب اوٹھنا چاہتا ہون تو زنجیر اوٹھنے نہین دیتی اور اسطرح دروازے بند کر دیئے جاتے ہین کہ پکارنیوالا پکارتے پکارتے تھک کر گونگا ہوجاتا ہے

تنک میریزد از صبح طرب در جام اقبالم	بدستم آسمان ساغر دہد از گردش حالم

یہہ شعر کچھ ایسے دردانگیز لہجہ مین پڑہے کہ سلمیٰ نے خود اوٹھکر انکی بیڑیان کاٹ دین اور خاص حضرت سعدؓ کی سواری کا گھوڑا ابلقا نام سواری کے لئے دیدیا۔ (کتاب الخراج قاضی ابویوسف رح) ابو محجن نیزہ بازی کرتے ہوے میمنہ پر حملہ آور ہوے اور اوسی دوڑ مین میسرہ پر بھی حملہ کر دیا۔ پھر تو یہہ عالم تہا کہ جدہر نکل گئے صفین کی صفین صاف کر دین۔ پرے کے پرے اولٹ دیئے۔ تمام لشکر کو انکی سبکدستی پر ایک حیرت تہی۔ خود حضرت سعد بھی متحیر تھے دلمین کہہ رہے تھے کہ حملہ کا انداز تو ابو محجن کا سا ہے لیکن وہ تو قید مین ہے اور طرفہ یہہ ہے کہ گھوڑا خاص میری سواری کا ہے۔

غرض یہہ ہنگامہ رستخیز نصف شب تک رہا۔ اس لڑائی مین تقریباً ایک ہزار مسلمان شہید ہوے اور دس ہزار مشرکین فارس واصل بجہنم جنمین فارس کے چیدہ چیدہ افسرونکی تعداد بہت تہی۔ حضرت سعد نے شہدا کی تدفین کا سامان کیا۔ زخمیونکی مرہم پٹی عورتونکے سپرد کی۔ ہر فرد اسلامی پر ایک جوش غالب تہا جو کبھی کبھی مسرت کے رنگ مین نکھرا ہوا معلوم ہوتا تہا

Marfat.com

برطرب حمل مکن سرخی رویم چون جان	جوش دل عکس برون میدہد از رخسارم

ہر شخص اپنے کام مین نہایت سرگرمی سے مصروف تہا۔ ایرانیونکی حالت اسکے بالکل برعکس تہی وہان نہ وہ پہلا سا جوش تہا نہ وہ بڑہ بڑہ کے دعوے تہے۔ ایک مُردنی سی چہرونپر چہائی ہوئی تہی۔ ہر شخص بحال خود مبتلا تہا۔ دوسرے کی کسی کو کچہہ پرواہ نہ تہی اونکی لاشین مردار خوار جانورونکا طعمہ ہورہی تہین۔ زخمیونکی اصلاح حال کیجانب بہی پوری توجہ نہ تہی لیکن تاہم جنگ کا فیصلہ ابہی کچہہ نہین ہوا تہا۔ ابومحجن بہی میدان کارزار سے واپس ہوکر اپنی اوسی جیل کی کوٹہری مین آبیٹہے۔ اپنے ہاتہہ سے بیڑیان پہن لین اور ان شعرونکو پڑہنے لگے

لقد علمت ثقیف غیر فخر	بانا نحن اکرمهم سیوفا
واکثرهم دروعاً سابغاتٍ	واصبرهم اذا کرهوا وقوفا
فان احبس فذالکم بلائی	وان اترک اذیقهم الحتوفا

قبیلہ بنی ثقیف اس بات کو خوب جانتے ہین کہ ہم بڑے شمشیرزن ہین۔ یہ ہمارا محض فخر ہی نہین ہے۔ ہمارے پاس بڑی لمبی لمبی چوڑی چوڑی بہت ساری زرہین ہین۔ جب اور دوسرے پاؤن نہین جمتے تو ہم اڑے رہتے ہین۔ اگر مین قید ہی رہا تو خیر قہر درویش برجان درویش اور اگر مجہکو رہائی ہوگئی تو دیکہو مین اونکو کیسا موت کا مزہ چکہاتا ہون۔ سلمی نے انکے قید ہونیکی کیفیت دریافت کی۔ ابومحجن نے فرمایا۔ اے سلمی کیا پوچہتی ہے۔

ایکہ از حال من آشفتہ میپرسی مپرس	کز پریشانی خبرہاے پریشان میدہم

مین نے اسکے سوا کوئی اور جرم نہین کیا کہ ایام جاہلیت مین شراب بکثرت پیتا تہا اور یہی کمبخت عادت اب بہی نہین چہوٹی۔

عشق نے غالب نکما کردیا	ورنہ ہم بہی آدمی تہے کام کے

Marfat.com

شراب نہین ملتی تواوسکو ذکر ہی سے ذائقہ چشی کرلیتا ہون ایکروز اسی خیال مین یہ شعر پڑہ رہا تہا۔

اذا مت فادفنی الی اصل کرمۃ	تروی عظامی بعد موتی عروقہا
ولا تدفننی بالفلاۃ فاننی	اخاف اذا ما مت ان لا اذوقہا

میرے انتقال کے بعد مجھکو انگور کی جڑمین دفن کرنا کہ اوسکے ریشے میری ہڈیون کو سیراب کرتے رہین کہین جنگل مین مجھکو دفن نہ کردینا۔ مجھے خوف ہے کہ اس حالت مین مرنیکے بعد مجھے شراب کا ذائقہ بہی نہ ملیگا۔

بیا ساقی کہ چون میرم کفن از برگ تاکم کن	باب می بدہ غسلم در میخانہ خاکم کن

کہ حضرت سعد کا گذر ہوا اونہون نے سُن لیا۔ اور نتیجہ یہہ ہوا کہ مین قید کردیا گیا"

صبح کو سلمیٰ نے یہہ سارا واقعہ حضرت سعد سے بیان کردیا حضرت سعد نے فوراً اونکو یہہ کہکر رہا کردیا کہ جاؤ اب تمہاری شاعری پر کبہی تمکو سزا نہ دونگا۔ ابو محجن نے کہا تو مین بہی آج سے ایسے خراب اشعار اپنی زبانسے نہ نکالونگا۔

مسعودی کی روایت ہے کہ حضرت سعد نے ابو محجن سے فرمایا جاؤ تم رہا ہو۔ مین ایسے شخص کو جو مسلمانون کا ایسا جان نثار ہو ہرگز سزا نہین دیسکتا۔ ابو محجن نے کہا تو مجھے بہی قسم ہے کہ آج سے شراب کے پاس کبہی نہ پہٹکونگا۔

یوم عماس

حضرت قعقاع نے شب کو یہہ تدبیر کرر کہی تہی کہ کچہہ رسالے اور پیدل شام کیجانب روانہ کردیئے اور کہدیا کہ صبح ہوتے ہوتے سو سو سوارونکی جماعت ہم سے آکر ملے جس سے غنیم کو خیال ہو گا کہ امدادی فوجین آگئین۔ چنانچہ صبح ہوتے ہوتے ایک رسالہ گہوڑے اڑاتا ہوا انسے آکر ملا لشکر اسلامی مین نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا۔ تمام مین غل مچ گیا کہ شام کی امدادی

Marfat.com

فوج آگئی اونکے آتے ہی حملہ شروع ہوگیا۔کچھ ہی وقفہ ہوا ہوگا کہ پھر گرد نمودار ہوئی حسن اتفاق سے یہہ وہ فوج تھی جو بسرکردگی ہاشم بن عتبہ شام سے آرہی تھی۔حضرت ہاشم نے بھی اپنی سات سو فوج کو اوسی طرح سے ترتیب دیا جسطرح قعقاع نے ترتیب دی تھی پہلی جماعت ستر سوار تھے جس مین حضرت ہاشم خود رونق افروز تھے۔پھر خود انکی فوجون اور قعقاع کے بھیجے ہوے آدمیونکا وہ تار بندھا کہ تھوڑے تھوڑے سے وقفہ سے گرد نمودار ہوتی اور کچھہ جماعت ظاہر ہوکر آتش جنگ کو اور مشتعل کردیتی۔یزدجرد کو اپنی مقررہ ڈاک سے یہہ خبرین مل رہی تھین وہ بھی امدادی فوجین بیشمار بھیج رہا تھا۔

حضرت ہاشم نے آتے ہی شام کی فتوحات کا مژدہ جانفزا بڑے زور سے بیان کیا پھر فوج کو مخاطب کرکر فرمایا کہ دیکھو تم سے پروردگار عالم نے اس سرزمین کی بھی حکومت کا وعدہ کیا ہے۔ضرور ہے کہ وہ پورا ہوگا۔کیا اچھا ہو کہ تمھارے ہی ہاتھہ سے ہو۔اور خدا نے چاہا تو ضرور تم ہی سے پورا ہوگا۔عساکر اسلامیہ نے جاتے ہی قلب لشکر پر حملہ کردیا۔ یہہ حملہ اس زور کا تھا کہ فارسی نہ روک سکے۔صفین کائی کیطرح سے پھٹ گئین۔اسلامی لشکر انکو دباتا ہوا عتیق تک نکل گیا۔وہانسے پلٹ کر میمنہ پر دھاوا کردیا۔یہہ بھی غضب کا تھا مسلمانونکی تلوار۔مسلمانونکا جوش۔کسکے روکے رُک سکتا تھا۔رستم یہہ رنگ دیکھکر گھبرایا اور اسنے پھر وہی اپنی پُرانی تدبیر کی۔ہاتھیونکا غول آگے کردیا گیا اور سوار اونکی آڑ مین آگے بڑہائے گئے۔ہاتھیون کے غول کے داہین بائین پیدل فوج تھی۔

حضرت معدیکرب نے اپنے ساتھیون سے فرمایا کہ مین سامنے کے ہاتھی پر حملہ کرتا ہون تم میرے ساتھہ رہنا اور دیکھو تم نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا تو پھر تم معدیکرب کو ڈھونڈتے ہی پھروگے۔یہہ کہکر تلوار نیام سے کھینچ سامنے کے ہاتھی پر حملہ آور ہوے۔داہین بائین کی

Marfat.com

پیدل فوج انپر ٹوٹ پڑی اور انکو بیچ مین لے لیا۔ انکے سب ساتھی پیچھے رہگئے۔ گرد وغبار کیوجہ سے اونکو بالکل پتا نہ لگا کہ حضرت معدیکرب کہان گئے۔ اونکی آنکھونمین تمام جہان سیاہ ہوگیا اور اندہا دہند اونہون نے وہ وہ حملے کئے کہ پیدل فوج کو بیچ مین سے ہٹنا پڑا حضرت معدیکرب کا یہہ حال ہوا کہ یہہ اکیلے اوس تمام ٹکڑی سے لڑ رہے تھے۔ تمام بدن آپکا گرد مین اٹ رہا اور زخمونسے چور ہو رہا تہا لیکن تلوار کا قبضہ ہاتہہ سے نہ چھوٹتا تہا وار کئے جاتے تھے۔ اتفاقاً ایک ایرانی نے انپر وار کیا۔ انہون نے اپنے آپ کو بچایا۔ وہ وار گھوڑے پر پڑا جو زخمی ہوکر زمین پر گرا مگر اوسکے گرنے سے پیشتر یہہ کود پڑے تھے اور زمین پر پہونچتے ہی انہون نے اوس ایرانی کے گھوڑے کی دُم پکڑلی۔ ایرانی ایڑ پر ایڑ دے رہا تہا مگر گھوڑا جنبش نہ کرسکا۔ انہون نے وار کیا وہ گھوڑے سے کود جان بچاکر بہاگا۔ اوسکا بہاگنا تہا اور انکا اوسکی زین پر بیٹھنا۔

اسی اثنا مین ایک ایرانی کا مقابلہ بشیر بن علقمہ سے ہوگیا۔ یہہ پستہ قد تھے انکے مقابلہ کے لئے وہ بہی گھوڑے پر سے اوتر پڑا گھوڑے کی لگام پٹی سے باندہ لی اور آتے ہی بشیر بن علقمہ کو زمین پر دے پٹکا۔ سینہ پر سوار ہوکر چاہتا تہا کہ سر تن سے جدا کرے مگر گھوڑا ابھڑکا۔ اوسنے روکا نہ روکا۔ گھوڑا آگے آگے اور یہہ اوسکے پیچھے پیچھے گھسٹتا ہوا چلا جاتا تہا۔ بشیر بن علقمہ نے اس موقع کو خالی نہ دیا دوڑ کر تلوار کا ایک ہاتہہ مارا کہ وہ واصل بجہنم ہوا اوسکے کل سامان قیمتی بارہ ہزار کے یہہ مالک ہوئے۔ یہہ سب کچھہ تہا مگر ہاتھیونکی کالی آندہی کا کیا علاج۔ وہ جسطرف بڑہتے تھے دل کے دل پہٹ جاتے تھے حضرت سعد نے قعقاع وعاصم سے کہلا بہیجا کہ تم فیل ابیض کی مہم سر کرو جو انکے مقابل تہا اور حمال وزبیل سے اونکے مقابل فیل اجرب کی مہم کیواسطے کہلا بہیجا۔ یہی دونون ہاتھی

Marfat.com

گویا تمام ہاتہیونکے سردار تہے۔ انکے بہاگنے کے بعد کسی ہاتہی کے پانون نہ جمتے تہے۔
حضرت قعقاع و عاصم نیزہ لیکر فیل ابیض پر جہپٹے اوپہاتے ہی دونون آنکہون پر وار کیا۔ آنکہین ندارد ہوتے ہی اوسنے فیلبان کوگرادیا۔ پہر دونون نے اوسکی سونڈ پر ہاتہہ مارا جس سے وہ زمین پر گرا انہون نے جہپٹ کر اوسکی سوارونکو تلوار کی دہار اوتار احمال و زبیل بہی نیزہ لیکر فیل اجرب پر حما آور ہوے۔ حمال نے نیزہ کے وار سے اندہا کیا۔ زبیل نے تلوار کا ایک ہاتہہ اوسکے ہونٹہہ پر دیا۔ وہ کٹ کر زمین پر گر پڑا۔ فیلبان نے یہہ دیکہکر اوسکے سر پر آنکس بارنا شروع کیا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ زخمی ہاتہی میدان سے بہاگا۔ اوسکا ساتہ باقی اور ہاتہیون نے دیا۔ مسلمان انکے رُخ سے علیحدہ ہوجاتے تہے اور ایرانی اونکے ریلونکی نذر ہوتے تہے۔ اسطرح سے یہہ کالی گہٹا دم بہر مین چہٹ گئی۔
اسلامی فوج میدان صاف دیکہکر ایرانی لشکر مین گہس پڑی اور نعرہ تکبیر بلند کرتی ہوئی کانٹ چہانٹ کر دوسری طرف نکل گئی۔ دوسرے حملہ مین ادہر نکل آئی ایرانی فوج تباہ ہورہی تہی مگر قدم میدان سے نہ ہٹتے تہے۔ شام ہوتے ہوتے پہر جانبین سے سخت حملہ ہوا۔ ابہی کچہہ فیصلہ نہونے پایا تہا کہ آفتاب اس پر خطر معرکہ سے منہ چہپاتا ہوا افق مغربی مین پہونچ گیا۔ دونون فریق بہی برابر کی چوٹین جہیل کر اپنے اپنے لشکر گاہ مین واپس آگئے۔ مگر جوش حوصلہ آزمائی ترقی پر تہا اسیوجہہ سے آفتاب غروب ہونیکے بعد بہی جنگی تیاریان ہو رہی تہین۔
یہہ ہنگامہ ایسا سخت تہا کہ مسلمانون کو دن بہر کی نمازین بہی باشارہ ادا کرنی پڑین صرف مغرب کے وقت تہوڑا سا وقفہ ملا۔

Marfat.com

لیلۃ الھریر وقتل رستم

ابہی فوجون کو واپس ہوے کچہ ایسی دیر نہوئی تہی کہ ترتیب صفوف جانبین سی شروع ہوگئی ایرانیون نے اپنی فوج کی آگے پیچہے تیرہ صفین قائم کین۔ مسلمانون نے اپنی تمام فوج کے تین پرے جماے۔ سب سے آگے سوار ولشکر رسالہ اونکے پیچہے پیدل۔ سب سے پیچہے تیرانداز۔ جنگ شروع ہونیسے پیشتر حضرت سعد نے طلیحہ وعمرو بن معدیکرب کو مخاضہ نشیبی موقع کیجانب اس غرض سے روانہ کیا کہ فارسیون کے حملہ کو اوسطرف سے روکین۔ ان دونون بزرگون نے باہم کچہ مشورہ کیا اور طلیحہ فارسی لشکر پر نعرۂ تکبیر کہتے ہوے عقب سے آپڑے۔ اودہر عمرو بن معدیکرب مخاضہ پر شبخون مار کر طلیحہ سے آملے۔ یہہ دونون حملے بغیر اجازت حضرت سعد کئے گئے۔ ان حملونسے جنگ شروع ہوگئی۔ فارسیون نے ادہر بہی تیرباری شروع کردی۔ حضرت قعقاع سے ضبط نہوسکا فوراً اپنی ماتحت فوج لیکر غنیم پر جاپڑے اگرچہ یہہ بالکل فوجی قواعد کے خلاف تہا کہ بغیر اذن افسر جنگ شروع کردیجاے لیکن خلوص وجوش کا یہہ اثر ہوا کہ حضرت سعد کی زبانسے بے اختیار نکلا۔ اللھم اغفرھا لہ وانصرہ فقد اذنت لہٗ ان لم یستاذنی اے اللہ قعقاع کو معاف کرنا۔ اوسکی مدد کرنا۔ مین نے اوسکو اجازت دیدی گو اوسنے اجازت لینے کا خیال نہ کیا۔ پہر حضرت سعد نے فرمایا کہ جب مین تیسری تکبیر کہون تب حملہ کرنا۔ ابہی ایک ہی تکبیر ہوئی تہی کہ قبیلہ بنو اسد نے بہی قعقاع کا ساتہہ دیا حضرت سعد نے پہروہی دعا کی اللھم اغفرھا لھم وانصرھم اے اللہ انکو معاف کرنا۔ انکی مدد کرنا۔ انکے دیکہا دیکہی نخع۔ بجیلہ کندہ۔ بہی ٹوٹ پڑے۔ حضرت سعد ہر قبیلہ کے حملہ کیوقت کہتے جاتے تہے۔ اے اللہ انکو معاف کرنا اور انکی مدد کرنا۔ آخر بڑے بڑے قبائل سب ٹوٹ پڑے۔ جب حضرت سعد نے

Marfat.com

تیسری تکبیر کہی تو سارا لشکر اسلام خلط ملط تھا۔ ایرانیونکی اصل مٹ بھیڑ قعقاع ہی سے تھی اور اسیوجہہ سے اونکی ساری قوت وہین مجتمع تھی۔ اسلامی سوارون نے نہایت جانبازی سے حملہ کیا تھا مگر ایرانی لوہے کی دیوارین بنے کھڑے تھے۔ ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے۔ ایسی ثابت قدمی سے لڑے کہ گھوڑے آگے نہ بڑھ سکے اب وہ گھمسان لڑائی ہو رہی تھی کہ نہ تو رستم تک کوئی خبر پہونچ سکتی تھی اور نہ حضرت سعد کے پاس سے کسی فرمان کے پہونچ جانیکی اُمید تھی۔ نصف شب تک اسیطرحکا ہنگامہ رہا۔ حضرت سعد تمام رات دست بدعا رہے۔ جنگ کی حالت معلوم نہونیسے بہت فکر تھی۔ تمام رات قیامت خیز جنگ ہوتی رہی حضرت قعقاع نے کڑک کر اپنے ساتھیون سے کہا کہ سب کے سب یکجا ہو کر قلب پر حملہ کر دو حریف پر میدان جنگ بالکل تنگ ہوا جاہتا ہے۔ اگرچہ چوبیس گھنٹہ کی لڑائی اور نیند کے خمار سے اعضا بالکل شل ہو رہے تھے مگر حضرت قعقاع کی اس للکار نے تمام لشکر کو گرما دیا اور سب مین گویا نئے جوش کی ایک روح پہونکدی۔ سب نے ایک ساتھہ سے نعرۂ تکبیر بلند کر کے قلب پر حملہ کر دیا۔ حضرت قعقاع کے بڑھتے ہی تمام سردارون نے اپنی اپنی قومونکو للکار کر کہا۔ دیکھو بہادرو۔ خدا کی راہ مین یہہ لوگ تم سے آگے نہ بڑھنے پائین۔ یہہ سنکر تمام قبیلون مین ایک آگ سی لگ گئی۔ سوارون نے باگین چھوڑ دین۔ پیدل تلوار کھینچ کر جھپٹ پڑے۔ یہہ ایسے زور کا حملہ تھا کہ ایرانی فوج کے دونون بازو اوکھڑ گئے۔ دوسرے حملہ نے کچھہ اور سپاہی اوڑا دیئے۔ اب رستم کے تخت کا سامنا بالکل کھل گیا۔ رستم ایک تخت پر بیٹھا فوج کو لڑا رہا تھا۔ اسلامی لشکر رستم کے قریب پہونچگیا۔ رستم یہ رنگ دیکھکر تخت سے کود خود لڑنے لگا۔ دیر تک مردانہ جنگ ہوتی رہی۔ زخمونسے جب بالکل چور چور ہوگیا تب رستم نے بھاگ کر جان بچانا چاہی۔ ہلال نے تعاقب کیا۔ رستم ایک نہرمین

Marfat.com

پارا وترجانیکے خیال سے کود پڑا- ہلال نے اوسکو ٹانگ پکڑکر باہر گھسیٹ تلوارسے سر اوڑادیا اور
لاش کو خچر کے پاؤنسے باندھ دیا-

پاؤن تہراتے تہے جنکے سامنے جاتی ہوے		کاسۂ سراونکے دیکھو ٹھوکرین کہاتی ہوے

پہر تخت پر چڑھ گئے اور نیزہ پر سر کو علم کرکے چلا اوٹھے- قتلت رستم ورب الکعبۃ
الیّ الیّ- خدا کی قسم مین نے رستم کو قتل کرڈالا دیکھو میری طرف دوڑو (ابن خلدون وغیرہ)

علامہ ابن اثیر و دیگر مورخین کا بیان ہے کہ یکجائی حملہ قریب چاشت ہوا- اسلامی لشکر
ہرمزان و فیروزان کو دباتا ہوا جب آگے بڑہا ہے تو ایک بڑے زور کی آندہی آئی جس کا
رُخ ایرانیونکی جانب تہا- یہہ ایک تائید غیبی تہی- ایرانی اس سے سخت پریشان ہوے
رستم کا خیمہ اوکھڑکر نہر عتیق مین جا گرا- رستم نے چند خچرونکے سایہ مین جنپر شاہی اسباب لدا ہوا تہا
دم لیا- تمام لشکر رستم کو ڈہونڈہ رہا تہا- حضرت ہلال نے جب اون خچرونکی طرف رُخ کیا
تو رستم نے ایک تیر انکی جانب رسید کیا جو انکے پاؤن اور رکاب مین ترازو ہوگیا- انہون نے
بڑہکر تلوار سے اوسکا سر اڑا دیا پہر تخت پر چڑہکر چلاّئے- قتلت رستم ورب الکعبہ- رب کعبہ
مین نے رستم کو قتل کرڈالا- اسلامی لشکر مین ایک نعرۂ تکبیر بلند ہوا- ایرانی فوج نے جو تخت
خالی دیکہا تو ایک بہاگڑ مچ گئی- جالینوس نے انکے روکنے اور پہر لڑانیکی ہرچند کوشش کی
مگر سب بے سود ہوئی- فارسیونکا ایک گروہ مقرنین بالسلاسل یعنی سرتاپا لوہے مین
غرق تہا- قبیلہ جہینہ نے اونپر حملہ کیا- ساتہیون نے شکایت کی کہ تلوارین زرہونسے
اُچٹ اُچٹ کر رہجاتی ہین- کچہہ بنائے نہین بنتا- سردار قبیلہ للکارے اور غصہ مین آکر
ایک ایرانی پر نیزہ کا وار کیا- یہہ وار اس بلا کا تہا کہ ایرانی اسکو نہ جہیل سکا اوندہا زمین پر
گر پڑا- افسر کی اس جرأت سے فوج کے دل بڑہ گئے اور پہر ایسے لڑے کہ ان تیس ہزار

Marfat.com

مین سے ایک بھی انکے ہاتھہ سے نہ بچا۔ ایرانیونکا ایک رسالہ ایسا تھا جو بعد ہزیمت بھی قدم اوٹھانیکی قسم کھاچکا تھا۔ سلیمان بن ربیعہ باہلی اور عبدالرحمن بن ربیعہ ایک جماعت سے اونکے سر پر جا پڑے اور دم بھر مین سب کا ڈھیر کر دیا۔ ایرانی افسر کچھہ تو بھاگ گئے تھے اور کچھہ ایسے تھے جنھون نے ہزیمت کے بعد بھی ثابت قدم رہکر مردانہ جان دی۔

بھاگنے والے نامی افسرون مین سے ایک تو ہرمزان تھا جس کا مقابلہ عطارد سے تھا دوسرا اہوز جسکے سامنے حضرت حنظلہ بن ربیع کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے تیسرا زاد بن بہیش جسکا سامنا حضرت عاصم بن عمر سے تھا۔ چوتھا قارن تھا اسکے مقابلہ حضرت قعقاع تھے۔ جن نامی افسرون نے مردانہ جان دی اون مین سے شہریار، ابن ہربذ فرخان اہوازی اور خسرو شنوم ہمدانی تھے جنکا مقابلہ بترتیب سلیمان بن ربیعہ عبدالرحمن بن ربیعہ۔ بسر بن ابی رہم اور ابن ہذیل کاہلی سے ہوا۔

ایرانیون کے مقتولین کا کیا حساب مسلمان صرف اسی روز کی جنگ مین تقریباً چھہ ہزار کام آے۔ مفرورین کے تعاقب کے لئے پہلے تو حضرت زہرہ بن حیوہ ایک دستہ فوج لیکر نکل چکے تھے اونکے بعد حضرت قعقاع و شرحبیل بھی روانہ کئے گئے۔ جالینوس مقام حرارہ مین مفرورین کی متفرق جماعتونکو جمع کرنیکی غرض سے یکجا کر رہا تھا حضرت زہرہ نے پہونچتے ہی جالینوس اور اوسکے ساتھیونکا وہین فیصلہ کر دیا۔

اس فتح مین آلات جنگ اس کثرت سے اموال غنیمت مین شامل ہوے کہ اس سے پیشتر کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا قیمتی اشیار مین سے دو چیزین نہایت اعلی درجہ کی تھین ایک درفش کاویانی جو ضرار بن الخطاب کے ہاتھہ لگا تھا اور جسکے خود حضرت ضرار ہی مستحق تھے دوسرا جالینوس کا لباس و اسباب جو حضرت زہرہ کے حصہ مین آنا چاہیے۔ درفش کاویانی کا

Marfat.com

حضرت سعدؓ نے یہہ فیصلہ کیا کہ تیس ہزار دینار سنہ مانگے دام حضرت ضرار کو دیدیئے۔

حضرت زہرہؓ کا معاملہ کچہہ اس سے بہی بڑہا ہوا معلوم ہوا اس لحاظ سے حضرت سعدؓ کو فتح کی نوید کے ساتہہ اس معاملہ کو بہی دربار خلافت مین تحریر کرنا پڑا جسکا جواب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے یہہ دیا کہ زہرہ کام کا آدمی ہے۔ فتوحات کا سلسلہ ابہی بند نہین۔ ایسا جوانمرد آینٖدہ لڑائیون مین بہت بڑا حصہ لینے والا ہے پس وہ مستحق ہے۔ جالینوس کا سب اسباب اوسکو دیا جاوے بلکہ زہرہ اور اونکے ساتہیونکو پانچ پانچسو دینار اور دو۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے یہہ تمام مال ٹہکانے لگا کر مفصل فتح کی کیفیت مع تفصیل شہدا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو تحریر کی۔

حضرت عمرؓ کا یہہ حال تہا کہ صبح سے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے آتے اور دوپہر تک ہر آنیوالے سے جنگ کی بابت سوال فرماتے۔ جسروز یہہ مژدہ فتح سوار لیکر پہونچا ہے آپ حسب معمول منتظر تہے۔ واقدیؒ نے سوار کا نام زید بن عمر لکہا ہے۔ آپ نے بڑہکر دریافت فرمایا کہ کدہر سے آتے ہو۔ معلوم ہوا کہ حضرت سعد کا قاصد مژدہ فتح لیکر آیا ہے۔ آپ پیدل اوسکی ساتہ رکاب تہامے دوڑتے جاتے تہے اور ہر کیفیت کو تفصیل سے دریافت فرماتے تہے۔ اوسنے بیان کیا کہ کسطرح مسلمان کامیاب ہوے۔ کسقدر ایرانی مقتول ہوے اور کتنے مسلمان کام آے۔ شتر سوار جب شہر مین داخل ہوا اور اوسنے دیکہا کہ سب آپ کو امیر المومنین کے خطاب سے پکار رہے ہین۔ تو کانپ اوٹہا۔ رنگ بدل گیا اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ حضور نے اگر پہلے سے مجہے اپنا پتہ دیدیا ہوتا تو اس گستاخی کا ہرگز مرتکب نہ ہوتا۔

Marfat.com

حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا۔ تم بیان کئے جاؤ سلسلہ نہ توڑو۔ اسی مین مصلحت تھی یہ تھی فراخ حوصلگی اور متانت اور دنیا سے بے پروائی اوس شخص کی جسکے سامنے اوسوقت قیصر وکسریٰ کی کوئی حقیقت نہ تھی۔

نظر مین ہے تیری دلربائی سماگئی تیری خوش ادائی	
	اگرچہ دیکھی بہت خدائی مگر نہ تیرا جواب دیکھا

مدینہ پہونچکر آپ نے مجمع عام مین اس فتح کی خوشخبری سنائی اور ایک پرزور اور نہایت موثر تقریر فرمائی جسکے آخری الفاظ یہہ تھے "مسلمانو۔ مین بادشاہ نہین کہ تمکو غلام بناؤن مین خود تمہاری طرح خدا کا غلام ہون ہان خلافت کا بار میرے سر پر رکھا گیا ہی جسکا ہر دم مجھے خیال لگا رہتا ہے۔ اگر مین ایسی خدمت کرون کہ تم اپنے اپنے گھرون مین میٹھی نیند سوؤ تو یہہ میری سعادت اور میرا فرض منصبی ہوگا۔ اگر خدانخواستہ یہہ خواہش ہو کہ تم میرے دروا کی حاضری دیا کرو تو میری بدبختی مین کیا کلام ہوسکتا ہے۔ مین تمکو تعلیم دینا چاہتا ہون لیکن زبانی جمع خرچ سے نہین بلکہ عمل سے" پھر آپ نے حضرت سعد کو کچھ روز قادسیہ مین ہی قیام کرنیکو تحریر فرمایا چنانچہ وہ حسب فرمان وہان مقیم ہوگئے۔ بہت ساری رعایا جو لڑائی کیوجہ سے ادہر اودہر پریشان ہوگئی تھی اوسنے آکر امان چاہنی شروع کی۔ حضرت سعدؓ نے دربار خلافت سے استفسار کے بعد سب کو امان دیدی۔ بہت سارے گھر پھر آباد ہوگئے۔ رعایا سے اسقدر میل جول بڑھگیا کہ بعض بعض بزرگون نے وہان رشتہ داریان پیدا کرلین۔

حضرت واقدی علیہ الرحمہ نے بروایت عبداللہ بن مروان بیان کیا ہی۔ لما وجہ کسریٰ بن اردشیر رستم الی قتال سعد الفذ معہ نصف بیت مالہ

Marfat.com

وهی ستمائه الف الف مرتین الی المصاف فلما صفت الصفوف وضعها امام الجیش وقال کل من قتل فارساً کان له کذا وکذا ومن قتل راجلاً کان له کذا وکذا۔ یعنی کسریٰ بن آردشیر نے رستم کو جب حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے مقابلہ پر بھیجا ہے تو اپنا نصف خزانہ اوسکے ساتھہ کر دیا تھا جسکی مقدار ساٹھہ کرور درہم تھی۔ صف بندی کے بعد رستم نے یہہ سارا خزانہ لشکر کے روبرو رکھکر جائزہ مقرر کیا کہ سوار کے قاتل کا اسقدر انعام اور پیدل کا تباہ کرنیوالا اسقدر کا مستحق ہے جب یہہ مال غنیمت اہل اسلام کے ہاتھہ لگا ہے تو حضرت سعد نے پچاس کرور درہم اور دو کرور دینار ارسال دار الخلافت کئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی آنکھوں مین اسکو دیکھکر آنسو ڈبڈبا آے اور یہہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَّالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى۔ دنیاوی مال ومتاع سب ہیچ ہے نعماے اخروی پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہین۔

تف ہے اوس شخص پر جو پیرزال دنیا پر فریفتہ ہوکر آخرت کھو بیٹھے۔

کہ ہر کہ عشوۂ دنیا خرید واے بوی	نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوے

راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاروق اعظم نے لینا تو درکنار ایک دینار یا درہم کو ہاتھ بھی تو نہین لگایا۔

واقدی علیہ الرحمہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قادسیہ کی جنگ سے پیشتر حضرت سعدؓ کو ایک معرکہ مقام حیرہ مین سر کرنا پڑا تھا۔ وہ فرماتے ہین۔

نعمان بن منذر والی حیرہ کو جاسوسونکے ذریعہ سے یہہ معلوم ہوا کہ حضرت سعدؓ

Marfat.com

مقام رحیہ سے کوچ کر چکے اور حیرۃ البیضاء کی طرف بڑھے چلے آرہے ہیں تو اسنے اپنے تمام لشکر اسی ہزار مردان جنگی کو فراہم کرکے افسران فوجکو اسطرح مخاطب کیا۔ عنقریب ہم پر ایک فوج حملہ کرنیوالی ہے۔ وہ تم سے کسی بات میں بڑھے چڑھے نہیں۔ وہ عرب ہیں تم بھی عرب ہو اگر اونکو شجاعت و دلیری کا دعوی ہے۔ تو تم بھی اپنی تلوار کے جوہر بار ہا دکھا چکے ہو غور کرو تو اونکو تم سے کیا نسبت وہ مفلس تم کسری کی دولت کے مالک۔ اونکا کسی بادشاہ سے تعلق نہیں تمکو کسری نے اپنا دست و بازو بنایا ہے۔ اوسکے آڑے وقت میں تم ہی سینہ سپر ہوتے ہو۔ اہل اسلام کو اگر اپنی کتاب اور اپنے نبی (روحی فداہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ناز ہے تو کیا تمہارے پاس انجیل نہیں تمہارے پیران دین نہیں تمہارے یہاں تو وہ چیزیں ہیں جنکا نام و نشان تک اونکے یہاں نہیں تمہارے یہاں گرجے راہب و قسیس کسی دین والوں میں نہیں تمہارا اسانا قس دغیرہ کسکے یہاں ہے تمہارا دین اونکے دین سے قدیم اونکا دین جدید بلکہ ایجاد۔ پھر کیا اس سے بیگانوں کے ہوتے تم اونسے منہ موڑ جاؤ گے ۔ نہیں۔ ہرگز نہیں تم اوسی سچے خیال کے پورا کرنے کے کسری کو تمہارے سامنے ہے

برخیز تا بہم سر خود را بپاے دوست	جان را فدا کنیم کہ صد جان فداے دوست

آخر میں اوس نے طمع مال کا بھی انجر چلا اور سب کو اوسیوقت ایک ایسے جوش سے بھر دیا جس سے توقف جنگ گویا اونکی جانو پر ظلم کر رہا ہے۔

نعمان اس قسم کی گفتگو سے فارغ نہیں ہونے پایا تھا کہ اوسکو الیاس اپنے جاسوسوں پاسبانوں سے معلوم ہوا کہ مسلمان آگئے۔ ایک قاصد اونکی جانب سے پیام لایا ہے نعمان کی اجازت سے وہ سامنے بلایا گیا یہ قاصد حضرت سعد بن ابی وقاص کے

Marfat.com

بھیجے ہوے سعد بن ابی عبید القاری تھے۔ یہہ مروجہ مراسم ملوکانہ کچہ بھی نہ بجالاے سیدہے بڑہے ہوے نعمان کے سامنے جا کھڑے ہوے۔

حجاب وخدام زجر قہر کے طور سے انپر چلّاے کہ یہہ تمام سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہی جسکا مطلب یہہ تہا کہ اس سرزمین پر قدم رکہتے ہی تمکو ہمارے قواعد کا پابند ہونا پڑیگا سعد نے انکو کچہ جواب نہ دیا بلکہ نعمان کیجانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ ہم کچہ مدت پہلے ایک دوسرے کو سجدہ کرتے تھے۔ یہہ ہماری محض نادانی اور جہالت تھی اور مرض نے ہمکو ایسا دبایا تہا کہ اس مرض کو ہم مرض ہی خیال نہ کرتے تھے۔

بدردعشق خو کردم ندارم تاب بیدردی	طبیبا ترکِ درمان کن کہ دردآمد دوا آمن

آخر خدا کے فضل نے ہماری دستگیری کی اور ایسا طبیب ہمارے اندرونی امراض کے معالجہ کیلئے بہیجا جسنے ہمکو ہر مرض کی ماہیت جتائی۔ اوسکا علاج بتایا۔ اوسی نے ہمکو حکم دیا کہ سجدہ سواے معبود حقیقی کے کسیکو درست نہین۔ تہوڑی دیر کے مکالمہ سے نعمان نے سعد کی قابلیت دریافت کرکی اونکے اسجانب آنیکی غرض دریافت کی۔ سعد نے فرمایا مین اپنے افسر سعد بن ابی وقاص کا پیام لیکر آیا ہون وہ پیام یہہ ہے " ہم بھی عرب اور تم بھی عرب۔ جوش ہم قومی ہرگز یہہ نہین چاہتا کہ تمکو کسی قسم کی مضرت پہونچے اور ہم تمکو آگاہ نہ کرین۔ تم نہایت گمراہی مین مبتلا ہو۔ تم نے کسکی اطاعت کی ہے؟ شاہان فارس کی جنکا نہ کچہ دین ہے نہ کوئی قانون۔ آتش پرستی۔ آفتاب پرستی جنکے یہان عبادت ہو۔ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم۔ انسانی اور قومی ہمدردی نے ہمکو مجبور کیا کہ وہ نعمت عظمیٰ جو ہدایت کے روشن لفظون مین جہلکتی ہے صرف ہم ہی اوس سے بہرہ ور نہون بلکہ تمام عالم اور علی الخصوص عرب کو بھی اوسمین شریک کرلین یہی ہمارا اصلی مقصد ہے۔

Marfat.com

یار بیگانہ مشو تا نبری از خویشم	غم اغیار مخور تا نکنی ناشادم

اگر اس سے انکار ہو تو جزیہ اور مجبوری کو پھر یہہ تلوار ہے

نعمان نے ہنسکر کہا تمہارے حواس کہان ہین۔ کیا ہم کو بھی تم نے ردی خیال کیا ہی ہم نہایت جنگجو نیزہ باز ہین۔ مسیح کی قسم تمہاری ان باتون مین سے ایک بات بھی منظور نہ کیجاویگی تم قحط زدہ اپنی سرزمین چھوڑ کے بھاگے تو کیا اس ارادہ سے کہ کسریٰ کے ممالک مقبوضہ اپنے تحت تصرف مین لاؤ۔ یہہ ہرگز نہو گا۔ ہم سامان جنگ مین ہر طرح سے تیار ہین۔ جوش جنگ ہماری رگو نمین خون کیطرح جوش مار رہا ہے۔ آتش نبرد سینو نمین مشتعل ہے۔ کسریٰ بھی بے شمار فوجین تمہاری بیخکنی کے لئے روانہ کر چکا ہے۔ تم ہمارے اور اون کے پنجو نمین گرفتار ہو کر قتل و اسیر ہو گے اور اسطرح تمہارے دلی مقاصد کو تمہارے دلو نسے نکالا جاوے گا۔

دلا زان لب زلال خضر مجوئی خیالست این	ز آتش آب میخواہی تمنائے محالست این

سعد نے فرمایا کہ یہہ تیری تعلی ہی تعلی ہے جسکی ہمارے یہان ذرا بھی وقعت نہین۔ خدا کا فضل اور اوسکی مدد ہمارے ساتھ ہے جس سے ہم ہر مقام مین مظفر و منصور رہے اور رہین گے۔ ہمارے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ستفتح علی امتی کنوز کسریٰ و قیصر بہت جلد میری امت پر کسریٰ اور قیصر کے خزانے کھلجاوینگے پروردگار عالم نے قیصر کے خزانے تو ہمارے قبضے مین دیدیئے کسریٰ کے خزانے انکا بھی یہی حال ہونا ہے۔ ہم چاہتے ہین کہ سیدھی اونگلیون ہی انکا ... آوے لیکن جب ہم دیکھینگے کہ اسطرح ناممکن ہے تو پھر بہ مجبوری ٹیڑھی اونگلیو نسے نکالنا پڑیگا۔ مگر صلح و جنگ مین ہماری نظر تمہارے اموال و خزائن پر نہین اصلی مقصد وہی ہے جو ہم پہلے کہہ چکے۔ یہ خدا کا

Marfat.com

فضل ہے۔ نعمان جھلاکر بولا۔ جاؤ۔ تمہاری باتوں کا جواب ہمارے پاس بس تلوار ہے۔
سعد بن ابی عبیدؓ نے سارا ماجرا حضرت سعد بن ابی وقاص سے آکر بیان کر دیا۔

حضرت سعد نے فوراً تمام فوج کی کمر بندی کا حکم دیدیا۔ میدان میں پہونچکر آپ نے ترتیب صفوف کی۔ میمنہ پر سعد بن عبید کو مقرر کیا۔ میسرہ پر سعد العشیرہ کو۔ قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجیبہ کو قائم کیا۔ الیسر پر سعد ہلالی کو۔ ترتیب صفوف سے فارغ ہوکر حضرت سعد بن ابی وقاص نے تمام لشکر کا گشت لگایا اور فوج کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "دیکھو جنہوں نے بلاد شام فتح کئے وہ کون ہیں۔ تمہارے ہی بھائی ہیں۔ اونکے استقلال و اطمینان نے شامیوں کے اس انبوہ کثیر پر اونکو غالب رکھا۔ کیا تم اونکے بھائی نہیں۔ کیا مجھکو تم سے ایسی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ نہیں۔ مجھکو وہی امید ہے اور یہہ میری سچی امید ہے۔" تمام لشکر اس تقریر سے گرما گیا اور جوش سے چلا اوٹھے کہ بس بس حملہ کرنیکی دیر ہے۔ خدا کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ دیکھئے تو دم بھر میں کیا ہوتا ہے۔ یہہ کہا اور گھوڑوں کو ڈپٹا۔ وہ ہوا ہو گئے۔

اودھر سے نعمان کی فوج کثیر دف وغیرہ بجاتی ہوئی نشانوں کے پھریرے اوڑاتی ہوئی۔ آگے بڑھی۔ وہ رن پڑا کہ نہ صفیں قائم تھیں نہ ایک کو دوسرے کا ہوش تھا دوپہر ہو گئی اور آفتاب سر پر آگیا لیکن بالکل نہیں معلوم کہ فتح و شکست میں سے کس کا معیار غالب ہے۔ حضرت بشر بن ربیعہ تمیمی نے کچھہ سوار اونکو اپنی ساتھ لیا اور تھوڑا سا چکر دیکر پیچھے سے نعمان کے سر پر آپڑے۔ قلب کے افسر مقابل ہوے۔ حضرت بشر نے اس ہمت سے کام لیا کہ وہ جماعتیں منتشر ہو گئیں۔ نعمان کا سامنا کھلتے ہی اس جوانمردی سے اوسکے بھالا مارا کہ پار ہوکر اوسکی انی چمکنے لگی۔ فوج نے اپنے افسر کا یہہ حال دیکھکر میدان خالی دیا۔

تخت شاہی اور قصر خورنق بہت سارے مال غنیمت کے ساتھہ مسلمانونکے قبضہ مین آے - حضرت سعد نے وہان صرف ایک شب قیام کیا اور صبح کو سالم بن مسروق کو محافظ قصر مقرر فرماکر خود قادسیہ کیجانب کوچ کر دیا -

بنار بصرہ - ولایت عتبہؓ بن غزوان

حضرت فاروقؓ اعظم نے جسوقت حضرت مثنیٰ بن حارثہ کو حیرہ کیطرف روانہ فرمایا ہے اوسی زمانہ مین اطراف بصرہ کیجانب قطبہ بن قتادۃ السدوسی کو روانہ فرمایا تھا - یہہ اطراف جوانب کی فارسی جماعتونکو پریشان کرتے رہتے تھے - کچھہ مدت بعد حضرت قطبہ نے دربار خلافت سے امداد طلب کی - حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے شریح بن عامر کو روانہ فرمادیا - حضرت شریح نے بصرہ مین پہونچکر حضرت قطبہ بن قتادہ کو تو وہین چھوڑا اور خود اہواز کیطرف جو خوزستان کے ۱۴ بڑے شہرونمین سے ایک شہر ہے - بڑہگئے - راہ مین ایرانیون سے مقابلہ ہوگیا - شریح نے کمال مردانگی سے مقابلہ کرکے مردانہ وار جان دیدی -

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہہ خبر سنکر حضرت عتبہ بن غزوان کو اون اطراف کا حاکم مقرر فرماکر روانہ فرمایا - روانگی کیوقت آپکی ہدایات جو علامۂ ابن اثیر نے نقل فرمائی ہین وہ ہم بلفظہ یہان نقل کیے دیتے ہین -

انی قد استعملتك علی ارض الھند وھی حومة من حومة العدو وارجوان یکفیك اللہ ما حولھا و یعینك علیھا وقد کتبت الی العلاء بن الحضرمی ان یمدك بعرفجة بن ھرثمہ وھوذو مجاھدة ومکائدة للعدو فاذا قدم علیك فاستشرہ وادع الی اللہ فمن اجابك

Marfat.com

فاقبل منه ومن ابى فالجزية والا فالسيف + واتق الله فيما وليت +
واياك ان تنازعك نفسك الى كبر مما يفسد عليك اخوتك + وقد
صحبت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فعززت به بعد الذلة
وقويت به بعد الضعف حتى سرت اميرا مسلطاً وملكاً مطاعاً تقول
فيسمع منك وتأمر فيطاع امرك فيالها نعمة ان لم ترفعك فوق قدرك
وتبطرك على من دونك + واحتفظ من النعمة احتفاظك من المعصية
ولهى اخوفهما عندى عليك ان تستدرجك وتخدعك فتسقط سقطة
تصير بها الى جهنم اعيذك بالله ونفسى من ذالك + ان الناس اسرعوا
الى الله حتى رفعت لهم الدنيا فارادوها + فارد الله ولا ترد الدنيا
واتق مصارع الظالمين + انطلق انت ومن معك حتى اذا كنتم فى اقصى
ارض العرب وادنى ارض العجم فاقيموا۔ ترجمہ مین نے تمکو بصرہ کا حاکم مقرر کیا جو مخالفین
کے جولانگاہون مین سے ایک جولانگاہ ہے مجھے اُمید قوی ہے کہ اللہ تعالی شانہ
تمکو گرداگرد کی آفتونسے بچائے رکھے گا۔ اور اونکے لینے مین تمہاری مدد کریگا۔
مین نے علاء بن حضرمی کو لکھہ چکا ہون وہ تمکو عرفجہ بن ہرثمہ سے مدد دینگے۔ ابن ہرثمہ
جنگی داؤنگہات سے واقف ہین جب وہ تمہارے پاس پہونچ جاوین تو اون ہی سے
مشورہ لینا۔ اول خدا کے راستہ پر بلانا جو قبول کرلے اوسکو مسلمان تصور کرلینا۔ جو
اسلام نہ لاے اوس سے جزیہ لینا۔ سب سے آخر مین تلوار پر ہاتھہ ڈالنا۔ جو جو کام
تمہارے متعلق کئے جاتے ہین اونمین خدا سے ڈرتے رہنا۔ دیکھو کہین ایسا نہ ہو کہ
تم مین خودپسندی اور خودبینی پیدا ہوجاے۔ جس سے تمام تمہارے بھائی

Marfat.com

ناراض ہوجاوین + تم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے شرف صحبت سے مشرف ہوچکے ہواسی شرف سے تم عزیز ہوگئے۔ تم کمزور تھے اس شرف سے تم قوی ہوگئے۔ یہانتک کہ آج تم حاکم ہوکر جارہے ہو۔ تم بادشاہ خیال کئے جاؤگے جوکہوگے لوگ سنینگے۔ جس بات کا حکم کروگے لوگ مانینگے۔ یہہ کیا اچھی نعمت ہے اگراس سے تم اپنے مرتبہ کو نہ بہولو اور چہوٹے لوگوں پر فخر نہ کرو + نعمت سے ویسا ہی ڈرتے بچتے رہنا جیسا گناہ سے۔ میرے خیال مین تمہارے لئے بہ نسبت گناہ کے یہہ زیادہ خوفناک ہے۔ کہین ایسا نہو کہ نعمت کے بہت مین پڑکر ہمیہ دوزخ ہوجاؤ۔ خداوند تعالے شانہ مجھے اور تمکو دونوں کو اس بلا سے بچائے + لوگ اللہ تعالی کیطرف دوڑے چلے جاتے ہین اور جہان دنیا اونکے سامنے آگئی بس وہ اوسی کے ہورہتے ہین۔ تم ہرگز ہرگز دنیا کے طالب نہونا بلکہ طالب رضائے مولی رہنا + ہروقت اس کا خیال رکھنا کہ ظالمونکا انجام کار کیا ہونیوالا ہے۔ اپنے ساتہیون کو لیکر جاؤ اور جب سرحد عرب و عجم پر پہونچو تو وہان ٹہیر جانا (ترجمہ بالمراد)

حضرت عتبہ آٹھہ سو کی جمعیت کے ساتھہ چل کہڑے ہوے۔ راہ مین جسر صغیر کے قریب جاکر ٹہیرے تھے کہ والی فرات چار ہزار سوار سے انکا راستہ روک کرکہڑا ہوگیا۔ حضرت عتبہ کے ہمراہی اگرچہ بہت قلیل تھے مگر مسلمانونکی تہوڑی تعداد بہی بہت ہوجاتی ہے لڑائی چھڑگئی۔ حضرت عتبہ اور اونکے ساتہیون نے وہ وہ حملے کئے کہ ایرانیون کے چھکے چھڑادیئے۔ چن چن کر قتل کرنا شروع کردیا۔ آخر والی فرات قید کرلیاگیا۔

حضرت عتبہؓ اس مہم سے فارغ ہوکر سنہ ۱۴ھ مین سیدہے اوس مقام خریبہ پر پہونچے جہان اب بصرہ آباد ہے۔ یہہ پہلے ایک کف دست میدان تہا۔

Marfat.com

حضرت عتبہؓ نے یہان قیام پذیر ہوکر حضرت عمرؓ کو اطلاع دی اور ساتھہ ہی یہہ درخواست کی کہ فوج کے لئے ایک ایسا پڑاؤ تجویز فرما دیا جاوے جہان فوجین تغیر و تبدل کے زمانہ اور ایام سرما مین اقامت کرسکین۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ درخواست منظور کرلی اور مقام کا نقشہ طلب کیا اور تحریر فرما دیا کہ چھاؤنی ایسی ہونی چاہیئے جسمین گھاس اور پانی کا آرام ہو۔ حضرت عتبہؓ نے اوس مقام کا نقشہ لکھہ بھیجا۔ نقشہ دیکھتے ہی حضرت عمرؓ نے اجازت دیدی۔ یہہ مقام ہی ایسا تھا۔ نہایت سرسبز و شاداب۔ دریا کا کنارہ اور دریا بھی وہ جو کئی دریاؤن کا مجمع خیال کیا جاتا ہے۔ یہہ ایک ناکہ تھا جسکی حفاظت حضرت عمرؓ کی تدبیر صائب سے ہوئی۔ اجازت آتے ہی حضرت عتبہ نے بنا ر شہر کی داغ بیل ڈلوانا شروع کردی۔ مسجد کی داغ بیل خود اپنے ہاتھہ سے ڈالی۔ ہر ہر قبیلہ کے مکانات جدا جدا بنوائے گئے۔ دارالامارت۔ قیدخانہ۔ مسجد یہہ سب بانس اور گھاس کے بنائے گئے۔ قاعدہ یہہ رکھا تھا کہ جب فوج کوچ کرتی یہہ مکانات مسمار کردئے جاتے اور واپسی مین پھر تیار کرلئے جاتے تھے۔ (فتوح البلدان)

دیگر مورخین نے ایک روایت یہہ لکھی ہے کہ حضرت عتبہ جب اس کف دست میدانمین پہونچ گئے تو ایک ماہ تک امن و امان سے قیام کیا۔ ایک ماہ گذرتے ہی ایلہ والے انکے مقابلہ کو کھڑے ہوگئے۔ حضرت عتبہ نے نہایت مردانگی سے مقابلہ کیا وہ پسپا ہوکر شہر بند ہوئے۔ حضرت عتبہ اپنی لشکرگاہ پر واپس آئے۔ رات بھر مین ایلہ والون نے سارا شہر خالی کردیا اور دریا پار بھاگ گئے۔ جو سامان اونسے اوٹھہ سکا وہ تو لیگئے باقی بے شمار مال و اسباب مسلمانون کے لئے چھوڑ گئے جسپر صبح کو حضرت عتبہؓ جاکر قابض ہوئے۔ اسکے بعد بصرہ کی بنا پڑی۔ سب سے پہلے مسجد بانسون اور کھجور کے

Marfat.com

تھوڑے سے بنائی گئی پھر دار الامارت وغیرہ کی بنائیں قائم ہوئیں۔
ایرانیوں نے ابلہ سے شکست کھا کر دشت میسان میں جا کر دم لیا۔ وہاں کے مرزبانوں نے انکے پہونچنے سے پیشتر ہی انکے لئے بہت سی امدادی فوج تیار کر رکھی تھی حضرت عتبہ کو جو یہہ حال معلوم ہوا تو فوراً اونہوں نے اوسطرف کا دھاوا بولدیا۔ دشت میسان مین پہونچکر ایک معرکہ خونریز ہوا تو خوب لیکن بہت جلد اسکا فیصلہ ہوگیا۔ ایرانی بدحواس ہوکر میدان سے بھاگے اور اپنے افسر کو مسلمانون کے پنجہ مین اسیر چھوڑ گئے۔
حضرت عتبہؓ نے خمس کے ساتھہ اس افسر کا تاج بھی دار الخلافت بھیجدیا۔ ایک زمیندار کا ایسا مرصع تاج دیکھکر لوگونکو بہت ہی حیرت ہوئی۔ جنہون نے بصرہ کے گرد و نواح دیکھے تھے اونہون نے زمین بصرہ کی شادابی و زرخیزی بیانکر کے بصرہ کا ایک عام اشتیاق پیدا کر دیا۔ پھر کیا تھا بصرہ تو ایک بہت ہی عمدہ چھاؤنی ہوگئی۔ حضرت عتبہؓ نے مجاشع بن مسعود کو ایک جماعت کا افسر مقرر فرما کر فرات کیجانب روانہ کیا اور خود تا واپسی حضرت مجاشع حضرت مغیرہ بن شعبہ کو اپنا نائب مقرر فرما کر مدینہ منورہ کو چلدئے
حضرت عتبہ و مجاشع کے جاتے ہی میدان خالی پاکر روسا رفارس مین سے الب پیکان نامی رئیس نے ایک بڑی جماعت سے مسلمانونکا رخ کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بڑھکر مقام مرغاب مین اوسکا آگا روکا۔ عین اوس حالت مین جب آتش جنگ زور پر تھی مسلمان عورتون نے اس لڑائی مین حصہ لینا چاہا۔ عورتین اکثر اسوجہہ سے ساتھہ لے لی جاتی تھین کہ زخمیونکی مرہم پٹی انکے سپرد ہوتی تھی۔ اکثر ایسا ہی ہوتا تھا کہ جب قصبات کے مرد فوج کے ساتھہ آگے بڑھتے تھے تو غنیم کے پیچھے سے آپڑنے کا خوف ہوتا تھا اسلئے عورتین تنہا مقامات پر نہین چھوڑی جاتی تھین۔ ایک مصلحت اور بھی تھی

Marfat.com

یعنی اس غیرت سے کہ پسپا ہونیکی صورت مین غنیم کا قابو حرم پر ہوگا جان لڑا دیتے تھے مگر قدم پیچھے نہ ہٹاتے تھے اسلئے عورتونکی صف پیچھے رکھی جاتی تھی۔ ان سب باتون کے علاوہ خود اون عورتون مین حمیتِ اسلامی جوش زن تھی اس جوش کی بدولت انسے وہ وہ کام نمایان ہوے جو زمانہ کے صفحو نپر روشن حرفونسے قیامت تک چمکتے رہینگے۔ ان عورتون نے جو یہہ راے قائم کی تھی اوسکا سبب صرف یہی جوش تھا۔ اپنی اپنی اوڑہنیان نشان بناکر مردونکی صفونسے آملین۔ ایرانی یہہ نشان دیکھکر سمجھے کہ کمک آگئی۔ ہوش باختہ ہوگئے۔ ہاتھہ پاؤن ڈھیلے کرکے گھوڑونکو ایڑ بتانا شروع کی۔ زیادہ تر مسلمانونکی تلوارونکے نذر ہوے۔ بقیۃ السیف جان سلامت لیکر بدحواس بھاگ گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے مژدہ فتح دربار خلافت کو لکھا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عتبہؓ کو بلاکر دریافت کیا تم کسکو اپنا نائب مقرر کرآے تھے۔ اونہون نے کہا۔ مجاشع بن مسعود کو۔ حضرت عمرؓ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کی تحریر دکھلاکر فرمایا کہ تمکو ابھی بصرہ واپس ہونا چاہیئے چنانچہ وہ فوراً واپس گئے۔

واقعات سنہ ۱۵ھ

مرج الروم

واقعہ فحل کے بعد اہل اسلام کی تھوڑی تھوڑی جماعتون نے حضرت دحیہ کلبی۔ حضرت شرجیل بن حسنہ حضرت ابو الاعور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالے عنہم کی کشتی سے اطراف وجوانب کے اکثر شہر مثل صیدا وبیروت وغیرہ کے فتح کرلئے۔

اب مسلمانونکا رخ حمص کیجانب تھا۔ اوس گرد ونواح مین رومیونکی فوج کا اگر زیادہ تر جماؤ تھا تو حمص مین۔ حضرت امینؓ الامۃ اور حضرت سیف اللہ نے حمص کیجانب

Marfat.com

کوچ فرمادیا۔ ابھی موضع ذی الکلاع ہی مین پہونچنے پاے تھے کہ ہرقل نے جاسوسونسے یہہ خبر پاکر ایک جرار فوج نوذر نامی سپہ سالار کی ماتحتی مین مسلمانون کے مقابلہ پر روانہ کردی۔ نوذر روانہ ہی ہوا تہا کہ ایک اور رومی جنرل پانس نامی یورپ سے تازہ دم فوج لئے آپہونچا جسکو فوراً نوذر کے ساتہہ ملجانیکے لئے روانہ کیاگیا۔

اس دو دہارے دریا نے پہونچتے ہی مسلمانونکو آگے بڑہنے سے روکدیا۔ حضرت سیف اللہ کے وار اور حضرت امین الامۃ کے نعرہ ہاے تکبیر سنکر سپاہیون کے جی چہوٹے جاتے تہے۔ ان دونون سپہ سالارون نے خیال کیا کہ یہہ مہم ان دونون کے ہوتے ہوے سر ہوتی معلوم نہین ہوتی پس یہہ چال چلی کہ حضرت خالدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کو علحدہ علحدہ کرکے مسلمانونکی مجموعی قوت کو پہلے توڑ دیا جاوے پہر انکا چن لینا کچہہ مشکل نہین چنانچہ نوذر نے اپنا رُخ دمشق کیجانب کرکے میدان چہوڑ دیا۔

دمشق مین حضرت یزید بن ابی سفیان کے پاس فوج کی تعداد اسقدر نہ تہی کہ اس کا مقابلہ پورے طور سے کرسکتی اور عیسائی رعایا قابل اعتبار نہ تہی۔

حضرت خالد اس گہات کو سمجہہ گئے فوراً حضرت یزید کے پاس قاصد دوڑایا کہ تم قلعہ سے باہر نکلکر مقابل ہو مین انکے پیچہے آتا ہون۔ اور حضرت ابو عبیدہ کو پانس کے مقابلہ مین چہوڑکر خود دمشق کیجانب دہاوا بولدیا۔ اودہر سے حضرت یزید بن ابی سفیان اپنی فوج لیکر بڑہے۔ اب رومی نرغہ مین تہے۔ نوذر نے سوچا تہا کچہہ۔ ہوگیا کچہہ۔ ہاتہہ پانون پہولگئے۔ حضرت خالد کے حملون نے اور اوسکا گلا دبایا آخر نوذر کو جان دیتے ہی بنی۔ اوسکی فوج نے بدحواسی مین بہاگنا شروع کردیا۔ جانبر بہت کم ہوے۔ اکثر تلوار کے گہاٹ اوتارے گئے۔ حضرت خالد مظفر و منصور واپس ہوکر حضرت ابو عبیدہؓ سے آملے

Marfat.com

یہان حضرت ابو عبیدہؓ اپنے مقابل یانس سے مصروف کارزار تھے۔ یانس کی فوج جی توڑکر لڑ رہی تھی۔ خود یانس بہی مردانہ وار کر رہا تہا کہ ایک اسلامی سپاہی نے گھوڑے سے نیچے گھسیٹ لیا۔ اسکا گھوڑے سے زمین پر آنا تہا کہ چارون طرف سے یورش ہوگئی جس سے بہت جلد یہہ جھاؤ صاف ہوگیا۔ یانس کا سر تن سے جدا تھا لاش زمین پر تڑپ رہی تھی۔ فوج اپنے افسر کا یہہ حال دیکھکر بے شمار لاشین میدان جنگ مین چھوڑکر بہاگی کچہہ نذر اجل ہوے باقیماندہ پسپا ہوکر حمص واپس گئے۔

ہرقل کو جب اس شکست کا حال معلوم ہوا تو وہ حمص کے گورنر کو چند مناسب ہدایتین سمجھا کر مقام رہا کو چلا گیا چلتے وقت امدادی فوج کا وعدہ کر گیا۔

بعلبک

حضرت ابو عبیدہؓ واقعہ مرج الروم سے فارغ ہوکر حمص کیجانب آگے کو بڑہے۔ راہ مین بعلبک پڑتا تہا۔ بعلبک کی ترکیب بعل اور بک سے ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ بعل بہ معنی آفتاب ہے اور بک سے مقام سمجہا جاتا ہے۔ گویا مقام شمس تہا۔ بعض کا بیان ہے کہ بعل بت کا نام تہا اور بک اوس بادشاہ کا جس نے یہہ شہر اوس بُت کے نام پر آباد کیا۔

دمشق سے حلب اور انطاکیہ تک ایک میدان دس دنکی راہ بجانب مغرب دریاے آرنٹیز اور بحیرۂ روم کے درمیان واقع ہے۔ اس جانب میوہ دار گھاٹی بہی ہے جو برفانی پہاڑونکی چوٹیونسے محدود ہے۔ حمص کو اوس میدان کا دار الخلافہ سمجہنا چاہئے اور بعلبک کو اس گھاٹی کا۔

بعلبک اوس گرد و نواح کی تجارت کا مرکز ہونیکی وجہہ سے خوب رونق پر تہا۔

Marfat.com

وہانکی عمارتین سنگین تہین سخت تعجب ہوتا ہے جب اس کثرت سے وہانکے پتہر دیکہنے مین آتے ہین - یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کئی پہاڑ کاٹ کر کام مین لائے گئے ہین اعجوبہ کاری وہ تہی کہ اب بہی اگر کوئی ٹکڑا کسی سیاح کو اون قدیم عمارتون کے نقش و نگار کا ملجاتا ہے تو قدیم شہر کی یادگار ہونیکی وجہہ سے نہین بلکہ اپنی صنعت کیوجہہ سے حیرت مین ڈالدیتا ہی -

گذشتہ خاک نشینونکی یادگار ہون مین	مٹا ہوا سا نشان سر مزار ہون مین

بعلبک کی راہ مین حضرت ابوعبیدہؓ نے چارسو اونٹون کا قافلہ گرفتار کیا اور تہوڑا سا جزیہ لیکر اپنی عام رحمدلی سے اوسکو چہوڑ دیا - اس قافلہ نے یہہ ماجرا ہربس حاکم بعلبک سے جا کر عرض کیا - ہربس مسلمانونکو لوٹیرا خیال کرکے سات ہزار سوار اور بے قاعدہ پیدل فوج لیکر قلعہ سے غنیمت واپس لینے کی غرض سے باہر نکلا اور مسلمانونپر حملہ کر دیا حضرت ابوعبیدہ نے لشکر کو ترتیب دیکر مقابلہ کیا - تہوڑی ہی دیر گذری تہی کہ ہربس حاکم بعلبک سات زخم کہا کر بڑے نقصان کے ساتہہ شہر کو واپس ہو کر قلعہ بند ہو گیا - حضرت ابوعبیدہ نے بعلبک کا محاصرہ قائم کر دیا -

دوسرے روز صبح کو یہہ راے ہوئی کہ ایک خط تبلیغی انکے پاس بہیجنا چاہیئے چنانچہ یہہ خط حضرت ابوعبیدہؓ نے لکہکر ایک دہقانی کو دیا جسکی اجرت بیس درہم یہہ کہکر دیگئی کہ بلا مزد کام نہین لینا چاہیئے - بسم اللہ الرحمن الرحیم - من امیر جیوش المسلمین بالشام والعامل علیہم وخلیفۃ امیر المومنین فیہم ابوعبیدۃ عامر بن الجراح الی اہل ہذہ المدینۃ من المخالفین والمعاندین اما بعد فللہ المنۃ والطول وقد اظہر الدین واعز اولیائہ المومنین علے جنود الکافرین وفتح علیہم البلاد واباد اہل العناد ان کتابنا انماھو

معذرة بيننا و بينكم وتقدمة الى كبيركم وصغيركم لاننا قوم لانرى في ديننا البغي والغدر وماانا بالذي نقاتلكم او نغدر اليكم فان دخلتم فيما دخل فيه اهل المدن من قبلكم من الصلح والامان صالحتكم و ان اردتم الذمام اذممنا كم فان ابيتم فليس الا الحرب والقتال۔ یعنی یہہ نامہ ابوعبیدہ بن الجراح عامل شام وسپہ سالار افواج شام کیجانب سے اون لوگونکے نام ہے جو اس شہر مین مخالف اور معاند ہین۔ امابعد پروردگار عالم کا بے انتہا شکر کہ اوسنے اپنا دین غالب کیا۔ اپنے پیارے بندے مسلمانونکی مدد کی اونکے ہاتھہ پر بہت سے شہرونکو فتح کرایا اور دشمنان دین کو تباہ و برباد کیا۔ یہہ نامہ ہماری جانب سے تمام چھوٹے بڑونکے لئے اتمام حجت ہے۔ ہم لوگونکا شعار یہہ نہین کہ خواہ مخواہ لڑین یا بدعہدی کرین۔ اگر تم بھی دوسرے شہرونکی طرح صلح و امن کے خواستگار ہوگے تو ہم بخوشی خاطر تم سے صلح پر راضی ہین۔ اگر ہماری پناہ مین آنا چاہو تو ہم اپنے ذمہ بھی تم کو لے سکتے ہین۔ اگر یہہ نہین تو پھر تلوار ہے۔

دہقانی یہہ خط لیکر دیوار شہر پناہ تک آیا وہانسے اوسنے اون ہی کی زبان مین چلا کر کہا کہ مین کچھہ پیام لیکر تمہارے پاس آیا ہون۔ شہر پناہ کی دیوار سے رسی لٹکائی گئی اور دہقان اوسکے ذریعہ سے شہر کے اندر بلا لیا گیا۔ خط پیش ہونیکے بعد اون مین اختلاف پیدا ہوگیا۔ اکثر کی راے صلح کی تھی مگر ہربس کے زخم ابھی ہرے تھے اوسنے جھلا کر وہ خط پھاڑ ڈالا اور قاصد کے باہر نکلوا دینے کا حکم دیدیا۔

قاصد نے باہر نکلکر سارا ماجرا حضرت ابوعبیدہؓ سے بیان کردیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فوراً حملہ کا حکم دیدیا۔ اہل بعلبک مردانہ وار لڑتے رہے۔ فلاخن وغیرہ سے ڈھیلے

Marfat.com

پتھر بُری طرح سے مسلمانون پر پڑ رہے تھے۔ شام تک یہی حال رہا۔ سردی کا زمانہ۔ میدان کارزار کی یہہ گرماگرمی۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فوج کو تازہ دم ہونیکے لئے ایکروز کے التواء جنگ کی اپنے لشکر مین منادی کرادی اور ساتھہ ہی دعوت بھی کردی۔ صبح کو مسلمان تو اس انتظام مین لگے ہوئے تھے کہ یونانی بے خبر قلعہ کا دروازہ کھول انپر آن ٹوٹے۔ اگرچہ یہہ حملہ ایسا تھا کہ اور کوئی ہوتا تو چھکے چھوٹ جاتے مگر واہ ری ہمت مردانۂ اسلام۔ وہ کلہ بکلہ جواب دیئے کہ یونانیونکو پسپا ہوکر قلعہ بند ہی ہونا پڑا۔ تاہم یونانی کچھہ قیدیون اور غنیمت مین انسے بڑہے رہے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے اپنے خیمے فلاخن کے زد سے اوٹھا لئے۔ میدان مین بھی وسعت نکل آئی۔ اب یہہ مناسب سمجھا گیا کہ قلعہ والونکی توجہہ کئی سمت کردی جاوے پس سعید بن زید پانسو سوار اور تین سو پیادونکے ساتھہ اوس دروازہ پر روانہ کئے گئے جو دمشق کیجانب تھا حضرت ضرار تین سو سوار اور دو سو پیادونکے ساتھہ پہاڑی دروازہ کے مقابل بھیجے گئے۔ ہربس نے صبح کو خیمہ جو ہٹا ہوا دیکھا تو سمجھا کہ انمین کچھہ دم خم نہین دور ہی سے ڈھول ہین طرز جنگ سے واقف نہین اوسنے اس روز ایک اور پر زور حملہ کیا۔ اس حملہ کا سارا زور اوسی جانب تھا جسجانب حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح تھے۔ سہیل ایک اسلامی افسر جو بوجہہ دہنے بازو مین سخت زخم ہونیکے لڑ نہین سکتے تھے گھوڑے سے اوتر کر بمشکل تمام قریب کی پہاڑی پر چڑہ گئے۔ وہان سے تمام میدان جنگ کا سامنا تھا۔ لڑائی کی ساری گردش جب حضرت ابوعبیدہؓ ہی کیجانب دیکھی تو انہون نے عربی قبائل کے طریقہ کے بموجب آگ جلاکر حضرت سعید و حضرت ضرار کو اسبات سے مطلع کیا کہ اسجانب مدد کی ضرورت ہے وہ دونون بزرگوار اسکو دیکھتے ہی ادھر پلٹ پڑے۔ یہان لڑائی آخری فیصلہ کرنیوالی

Marfat.com

ہورہی تھی۔یونانیون نے ٹھان لی تھی کہ کل پر کیون اوٹھار کھا جاوے جو ہونا ہے وہ آج آفتاب غروب ہونے سے پہلے ہوجانا چاہیئے۔ ہربس کے دل مین فتح کی اُمنگین پیدا ہورہی تھین اور وہ بڑھ بڑھکر ہر سپاہی کا دل بڑھا رہا تھا۔ حضرت سعیدؓ اور حضرت ضرار کے آتے ہی رنگ ہی کچھ اور ہوگیا۔ ع

ادہر سے اودہر پھر گیا رخ ہوا کا

یا تو یونانی بڑہ رہے تھے یا اب پسپا ہونے شروع ہوے۔ حضرت سعیدؓ کی بہادری اور حضرت ضرار کی تیزی نے اونکے ہوش ٹھکانے لگادیئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ کو لڑائی کے ہنگامہ مین بالکل خبر نہ تھی کہ ضرار و سعید آپہونچے ہین۔ یونانیونکے پسپا ہونیکو ایک حیلہ سمجھ کر آپ نے اپنی فوج کو آگے بڑہنے سے روکدیا۔ حضرت سعیدؓ نے باوجود اس ممانعت کے دشمن کا تعاقب نہ چھوڑا۔ یونانی بہت گھبرا رہے تھے اسلیئے کہ اونمین اور قلعہ مین مسلمان حد فاصل ہو رہے تھے مگر پھر بھی پیچھے کو قدم رُکتے ہی ہوے پڑتے تھے۔ حضرت سعید اونکو دباتے ہوے پہاڑی کے سرے تک لے گئے۔ اس پہاڑی پر ایک معبد تھا۔ ہربس اور اوسکی فوج نے اس معبد کو ہی قلعہ خیال کیا اور اوسمین پناہ گزین ہوگئے۔ تھوڑی سی دیر مین حواس کو یکجا کر کے ہربس نے فوج کو حکم دیا کہ ایک مرتبہ جانفروشی کا بازار پھر گرم کر دیا جاوے اس حملہ مین یقیناً ہم قلعہ مین ہونگے۔ فوج نے معبد سے نکلکر اس زور کا حملہ کیا کہ واقعی قلعہ اونکے قدمونکے نیچے ہی ہوتا اگر حضرت سعد کی امداد کو اور سپاہ نہ آجاتی۔ اس کمک سے پھر ہربس کو معبد ہی مین پناہ گزین ہونا پڑا۔ اس مرتبہ انکی اسقدر سخت نگرانی کیگئی کہ یونانی آنکھ روزن مین نظر آئی اور مسلمانون کے تیر نے اوسے آن لیا۔

Marfat.com

حضرت ابو عبیدہ نے بھی شہر کا محاصرہ نہایت قریب سے کر لیا۔ ہربس کی عجب حالت تھی۔ قلعہ اوسکے اختیار سے باہر تھا۔ جان کے لالے پڑے ہوئے تھے کوئی صورت معبد سے بھاگ نکلنے کی نہ تھی۔ اوسکی کیا حالت ہوگی جب وہ ریشمی لباس اوتار پھٹے کپڑے پہن کر حضرت سعید کے پاس صلح کا طالب ہو کر آیا ہے۔ حضرت سعیدؓ نے اوسکو دیکھتے ہی فرمایا۔ الحمد للہ الذی اذل لنا جبابرھم وامکننا من بطارقھم ترجمہ خدا کا بے انتہا شکر کہ اوسنے انکے سرکش ہمارے سامنے ذلیل کئے اور انکے افسروں کو ہمارے قبضہ مین دیدیا۔ پھر فرمایا کہ مجھکو صلح کی گفتگو کرنیکا اختیار اگر ہے تو صرف اونھی لوگوں سے جو میرے محاصرہ مین ہین نہ تمام بعلبک والوں شہر والوں کی نسبت میرا اختیار نہین۔ اسکو حضرت ابو عبیدہ جانین۔ تم لوگ اگر ایمان لے آے تو ہماری اخوت مین داخل ہو جاؤ گے ہم تمکو بالکل اپنے بھائی کی برابر سمجھین گے یا یہہ شرط کر لو کہ مسلمانوں پر ہتیار نہ اوٹھاؤ گے تو ہم بھی تم سے کچھہ تعرض نہ کرینگے۔ اس معاملہ کی بابت قطعی فیصلہ کے لئے مین تجھکو اپنی ذمہ داری مین حضرت ابو عبیدہ کے پاس لے جا سکتا ہون۔ اس شرط پر کہ صلح نہ ہونیکی صورت مین اسی طور پر ہمارے محاصرہ مین تجھکو آنا پڑیگا پھر ہمارا تمہارا آخری فیصلہ اس تلوار کے ہاتھہ ہے۔

ہربس حضرت ابو عبیدہ کے خیمہ مین لایا گیا۔ مسلمانوں کی تعداد دیکھہ دیکھہ کر اپنے پوروے کاٹ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہربس نے گفتگوے صلح شروع کی مگر اس طرز کے ساتھہ کہ حضرت ابو عبیدہ کا عندیہ بھی معلوم ہو جاے۔ حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا۔ سنو۔ تمہارا تمام سونا چاندی مسلمان کے ایک قطرہ خون کی برابر بھی نہین

Marfat.com

مسلمان کے اوس قطرۂ خون کی جو خدا کی راہ مین گرے تمام دنیا و مافیہا قیمت نہین ہوسکتی اس لحاظ سے صلح نہایت مناسب لیکن تاوان جنگ اور جزیہ یہہ سب تمہارے ذمہ ہوگا۔ اسکی تعداد بیان کرو۔ ہربس نے ایک ہزار اشرفی۔ دو ہزار درہم۔ ایک ہزار ریشمی عبائین دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے اس تعداد کو دونا کر دیا محصورین معبد کے کل ہتیار طلب کئے۔ سالانہ جزیہ چاہا اور یہہ کہ نئے گرجے نہ بنائے جائین مسلمانون سے بغاوت نہ اختیار کرین۔ اور اضافہ کر دیا۔

ہربس نے ان سخت شرائط کو منظور کرکے یہہ ایک شرط اپنی جانب سے بیان کی جو تمہارا نائب یہان مقیم ہو ہم اوسکو قلعہ مین جگہہ نہ دینگے قلعہ کے باہر ہی اونکی ضروریات کے واسطے بازار لگا دیا جاویگا۔ سالانہ جزیہ مین خود اونکے پاس جاکر ادا کر دیا کرونگا۔ اندرون قلعہ کے تمام انتظامات میرے متعلق کئے جاوین یہہ اسوجہہ سے ہے کہ اہل شہر درشت مزاج ہین کہین ایسا نہو کہ ذراسی مخالفت باہمی کیوجہہ سے نقص صلح ہوجاے اور پہر وہی روز بد دیکہنا نصیب ہو۔ ہربس کو ان شرطونکی منظوری کی بعد قلعہ مین جانیکی اجازت دیگئی۔ معبد کا محاصرہ توڑکر ہربس کے ساتھی ضامن مقرر کرکے خیام اہل اسلام مین روک لئے گئے۔ ہربس نے جب ان شرائط کو اہل شہر سے بیان کیا ہے تو اونمین بغاوت سی پہیلنی شروع ہوگئی۔ وہ جانتے تہے کہ بلاد شام مین بعلبک نہایت مستحکم شہر ہے۔ برسون سر پہوڑا کیجیے لیکن وہان خبر نہو۔ جب ہربس نے سالانہ جزیہ کی چوتہائی اپنی جیب خاص سے دینے کا اقرار کیا تو وہ اختلاف رفع ہوگیا۔ ایک بات اونکے حسب دلخواہ تہی وہ یہہ کہ رافع ابن عبداللہ السہمی جو اوس شہر پر حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کے نائب مقرر ہوے تہے اپنے

Marfat.com

نو سو سپاہیوں کے ساتھہ شہر سے باہر خیمہ زن رہینگے۔حضرت ابو عبیدہؓ مناسب نصائح فرماکر آگے بڑہے۔راہ مین عین البحر کا حاکم آکر طالب صلح ہوا۔آپ نے اون شرایط پر جو بعلبک والونسے مقرر ہوئی تہین اوس کو بہی صلحنامہ تحریر فرما دیا لیکن مقدار جزیہ اون سے نصف مقرر فرمائی۔

حضرت ابو عبیدہؓ کے بعلبک سے تشریف لیجانے کے بعد حضرت رافع ذاطراف و نواحی کے گاؤن کو تحت تصرف لانیکی غرض سے کچہہ جماعتین مقرر فرما دین۔وہ ادہر اودہر سے اموال غنیمت لاکر اہل بعلبک کے ہاتہہ فروخت کرتے تہے جس سے بعلبک والونکی لڑائی کا جبر نقصان ہوگیا۔لشکر اسلامی نے وہ برتاؤ کیا جس نے بعلبک والونکے دلونمین گہر کرلیا۔ہربس نے اہل بعلبک سے اپنی شرائط اور جزیہ کی چوتہائی یاد دلاکر منافع مین دسوان حصہ طلب کیا۔شہر والون نے جبراً اسکو منظور کیا۔اب کیا تہا ہربس کا دانت لگا۔آے دن کا منافع اور وہ سب رعایا کے حصہ مین اس خیال سے ہربس نے تہوڑے ہی دنونکے بعد دسوین حصہ سے چوتہائی حصہ کا تقاضا شروع کیا۔آخر اہل شہر نے تنگ آکر ایک شب کو شورہی کرکے ہربس کا صفایا کردیا۔اب ایک ہنگامہ برپا ہوگیا غل شور اسلامی خیمونمین بہی پہونچا۔بعض نے چاہا کہ خود جاکر اسکا سبب دریافت کرین لیکن حضرت رافع کی ممانعت سے کسینے اوسجانب قدم نہ بڑہایا۔تہوڑی دیر گذری ہوگی کہ کچہہ شہر کے باشندے حضرت رافع کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ ہربس کا خاتمہ ہوچکا تخت آپکو یاد کر رہا ہے۔حضرت رافع نے فرمایا چونکہ یہہ امر معاہدہ کے خلاف ہے اور مجہکو اسکا اختیار نہین دیا گیا اسوجہ سے حضرت امین الامتہ کی بغیر اجازت مین تمکو کچہہ جواب نہین دیسکتا۔

Marfat.com

قاصد فوراً حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی خدمت اقدس مین عرض حال کیلئے دوڑایا گیا اور حضرت رافع اجازت حاصل کرکے شہر مین داخل ہوے۔ اسطرح شہر آفتاب ـ بعلبک یعنے قدیم ہلی پولس مسلمانونکے قبضہ مین آیا۔ (واقدی)

حضرت ابو عبیدہ بعلبک سے فارغ ہوکر حمص کیجانب بڑھ رہے تھے کہ یونانی فوجون نے مقام جوسیہ پرانکو روکنا چاہا مگر حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک ہی حملہ نے دہوئین اوڑا دئے۔

مقام زراعہ مین پہونچکر حضرت امین الامتہ نے میسرہ بن مسروق کو پانچ ہزار فوج لیکر ہراول کے طور پر آگے بڑہنے کا حکم دیا۔ یونانی قبائل سے جو ادہر اودہر منتشر ہو رہے تھے اونکا سامنا ہوگیا۔ حضرت شرحبیل نے اس معرکہ مین نہایت جوانمردی کی تن تنہا فوج سے آگے بڑہکر لڑے۔ یونانی رسالہ نے انکا مقابلہ کیا لیکن جب انکے ہاتہہ سے دس گیارہ شخص مارے گئے تو دنگ رہگئے اور بہاگ نکلے۔ واہ ری ہمت اکیلے حضرت شرحبیل نے اونکا تعاقب کیا۔ یونانی دیر مسحل مین جاکر پناہ گزین ہوے یہہ بہی اونکے پیچہے پیچہے دیر مین گہسے چلے گئے کچہہ تو مفرور یونانی وہان پہونچ گئے تہے اور کچہہ پہلے سے موجود تہے تعداد زیادہ ہوگئی۔ ادہر اکیلے حضرت شرحبیل تہے دست بدست کی لڑائی مین توخوب جمے لیکن جب یونانیون نے اوپر سے ڈہیلے اور پتہر برسانے شروع کئے تو زخمی ہوکر شہادت حاصل کی۔

حمص

حضرت میسرہ کی روانگی کے بعد حضرت امین الامتہ او حضرت سیف اللہ نے حمص کا رخ کیا۔ سرزمین حمص مین پہونچتے ہی حضرت ابو عبیدہؓ کی زبان مبارک سے انکلا

Marfat.com

اللھم عجل علینا فتحنا واخذل من فیہا من المشرکین۔ اے پروردگار ہمکو جلد فتح نصیب کرنا اور مشرکین کے حصہ میں تباہی و رسوائی :-

شام کے چند ضلعو نمین سے۔ دمشق۔ بیت المقدس۔ اردن۔ حمص اور انطاکیہ مشہور ضلعے تھے۔ دمشق اور اردن کی فتح کے بعد بیت المقدس حمص اور انطاکیہ جہان ہرقل خود اوسوقت موجود تھا باقی رہگئے تھے۔ حمص (جو اپنے بانی کے نام پر مشہور اور حمات کے مغربی جانب واقع تھا۔ اسمار البلدان) ان سب مین قریب اور سب مین سرسبز و شاداب تھا۔ ہیکل شمس ہونیکی وجہ سے وہ ایک تیرتھ تھا جہان ہر روز اطراف و جوانب کے پوجاریون کا میلا لگا رہتا تھا حمص کا قلعہ نہایت مستحکم تھا اور سامان جنگ اور رسد وغیرہ اسقدر فراہم تھا کہ برسون باہر نکلنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اطراف و جوانب کی جنگ جو نیسے بڑے بڑے جنرل اور شاہزادے ہرطرف سے بھاگ کر یہین پناہ گزین ہو گئے تھے۔

موسم سرما سرپر آگیا تھا۔ سردی سخت پڑنے لگی تھی۔ رومیون نے یہ خیال کیا کہ عرب گرم ملکون کے رہنے والے۔ انکو سردی کی تاب کہان۔ سامان سرمابھی ان کے پاس کچھہ واجبی ہی ہے برف کے پڑتے ہی یہہ ابر خود بخود چھینٹ جائے گا۔ دوسرے انکو یہہ خیال بھی لگا ہوا تھا کہ ہرقل امدادی فوج کا وعدہ کرگیا ہے وہ آئی اور اب آئی اس گھمنڈ پر قلعہ بند ہو گئے۔

حضرت ابو عبیدہؓ و حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قلعہ کے دروازہ بند دیکھکر محاصرہ کے ڈول ڈالدئے۔

کڑا کے کا جاڑہ پڑ رہا تھا۔ رومی وہان کے باشندے نکے تو اعضا بیکار ہو جاتے تھے مگر واہ رے جوش اسلامی۔ محاصرہ نہ اوٹھتا تھا حضرت خالد اس زمانہ مین بھی

Marfat.com

بیکار نہ بیٹھے ادہراودہر سے ہر روز سامان رسد فراہم کرلاتے تھے اس طریقہ سے گردونواح کے تمام گاؤن اپنے قبضہ مین کرلئے۔ سردی کا تمام زمانہ مسلمانون نے خوشی خوشی گذار دیا۔ یونانیون کے پژمردہ دل موسم گرما آنے پر بھی ٹھنڈے ہی رہے بڑا خیال امدادی فوج کا تھا اوسکا پتہ بھی کچھہ ابتک نہ لگا۔ وجہہ یہہ ہوئی کہ ہرقل نے حمص سے جاتے ہی حاکم جزائر کو امدادی فوج روانہ کرنے کا فرمان لکھا تھا۔ وہ فوج حمص کیجانب روانہ بھی ہوچکی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص جو اوسطرف تھے اونہون نے یہہ خبر پاکر ایک دستہ فوج انکے روکنے اور اپنے ساتھہ اولجھا لینے کی غرض سے ہیت او قرقیسا کیجانب انکے عقب مین روانہ کردیا۔ اس دستہ نے پہونچکر اون کو روکا ہی نہین بلکہ تباہ کردیا۔ معدودے چند مفرورین جزائر واپس گئے۔ محاصرین حمص نے ہاتھہ پاؤن کہلتے ہی۔ حملہ کی ٹھیرادی۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فوج کو چار حصہ کرکے بہ سرکردگی حضرت شرحبیل۔ حضرت یزید بن ابی سفیان۔ حضرت قال ہاشم بن عتبہ۔ حضرت مسیب فزاری چارون طرف سے حملہ کرنے کے واسطے مامور کئے۔ اور خود معہ حضرت خالد بن ولید باب رستن پر مقیم رہے۔ تمام دن ہنگامہ کارزار گرم رہا مگر فیصلہ کچھہ نہوا۔ دوسرے روز حضرت خالدؓ کے مشورہ سے چار ہزار حبشی غلام اس مہم پر متعین کئے گئے۔ غرض یہہ تھی کہ اب تمہارا دم خم بس اسقدر رہے کہ ہمارے یہان کے غلام ہی تمہارے لئے کافی ہین قلعہ والے اس غیرت سے جوش مین آکر قلعہ سے باہر نکلکر حبشیونپر آپڑے مسلمانونکی یہہ تو مُنہ مانگی مراد ہی تہی۔ حبشیو نسے گرماگرمی کی لڑائی ہورہی تھی کہ عرب کے بہادر ایک دم سے آپڑے اور عیسائیونکو چننا شروع کیا۔ عیسائی بے حد نقصان اوٹھاکر قلعہ کو واپس ہوئے۔

Marfat.com

کئی معرکہ اسیطرح ہوتے رہے جسمین جنگ کا کچھہ فیصلہ نہوا۔

حضرت خالدؓ کی طبیعت موجدہ نے جو اس معاملہ کو طول پکڑتے دیکھا تو ایک اور تدبیر سوچی وہ یہہ کہ کسی صورت سے عیسائیونکو قلعہ کی آڑ سے باہر نکالنا چاہیے بس پہر میدان ہمارا ہے۔

اونہون نے مشورہ دیا کہ محاصرہ کو ایک شب کے لئے ہٹا لیا جاے بہت تہوڑی سی جماعت قلعہ کے گرد و نواح مین متعین کیجاوے اور سب سامان خیمے وغیرہ وہین چہوڑ کر ایک دور جگہہ پر سب چلکر قیام پذیر ہون۔ یہہ مشورہ مناسب وقت خیال کرکے اسپر عمل درآمد شروع ہو گیا صبح ہوتے ہوتے بہت تہوڑی سی صرف وہی جماعت وہان تہی جو اسجگہہ ٹہیرنے کے لئے متعین کیگئی تہی۔

قلعہ والون نے جو یہ رنگ دیکھا تو خیال ہوا کہ مسلمان ہمت ہار کر چلدئے باقیماندہ بہی اسی پس و پیش مین ہین۔ اب کیا تہا۔ عیسائی نہایت جرأت سے للکارتے ہوے ان معدودے چند مسلمانون پر آن ٹوٹے۔ حریص تو لوٹ مار مین مشغول ہوے اور گورنر حمص اپنے دستۂ فوج سے انکی جانین لینے کو دست بشمشیر بڑہا۔ یہ لوگ نہایت خوش اسلوبی سے اونکے وار ونکو روکتے ہوے پیچہے ہٹنے لگے۔ یہہ مبتلا تو تہی اس بلاے جانستان مین مگر اوس سمت کو ہاتہہ سے نہین جانے دیتے تہے جسطرف کو سپہ سالار اسلام قلعہ والون کے انتظار مین فروکش تہے ہٹتے بہی تہے تو اوسی جانب۔ مؤلف۔

میروم افتان وخیزان سوئے تو	خوش بمستی میروم بر بوئے تو

اسی طرح لڑتے بہڑتے اوس مقام تک لے آے۔ بہادران اسلام نے جب دیکھا

Marfat.com

کہ ہمارا لشکر عین زد پر آپہونچا۔ تاخیر ٹھیک نہین فوراً حملہ کردیا خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ
اپنے قبیلہ بنی مخزوم کو لیئے ہوئے سب سے آگے بڑہے اور عیسائی سیلاب کو روکدیا
عیسائی قدر انداز دن سنے فوراً صف بندی کر کر تیر برسانے شروع کردئے مسلمان
ڈہالون کی آڑ مین گھٹنے ٹیک ٹیک کر بیٹھ گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے
دیکھا کہ اسطرف سے حملہ کرنیمین سراسر موت کے مُنہ مین جانا ہے۔ چکر کاٹ کر دشمن
کے دوسرے پہلو پر جا ٹوٹے۔ یہان ایک بڑا بہادر عیسائی جنرل انکی تلاش مین تہا
اوسنے سامنے آتے ہی تلوار کا وار کیا۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی
پہرتی سے خالی دیکر خود وار کیا۔ یہہ وار گو مخالف کے سر پر تہا مگر خود پر پڑتے ہی
تلوار کا پہل الگ جا پڑا اور انکے ہاتہہ مین صرف قبضہ ہی قبضہ رہگیا۔ عیسائی جنرل
اس دہماکے سے کچہ ایسا مبہوت ہوا کہ دوسرا وار کرنا یاد فراموش ہوگیا۔ حضرت خالدؓ
اس فرصت کو کب رائگان جانے دیتے تہے مخالف سے جا لپٹے۔ زین سے اوٹہا کر
زمین پر دے پٹکا اور اوسی کی تلوار سے اوسکا سر اوڑا دیا۔ پہر اپنے قبیلہ کے بہادرونکو
لیکر رومیونکی صفونکو اولٹنا شروع کیا جدہر جاتے تہے مطلع کا مطلع صاف ہوجاتا تہا
حضرت خالدؓ کی اس جرأت نے ایک خاص جوش پیدا کردیا۔ حضرت مرقال ہاشم بن عتبہ
اپنے قبیلہ بنی زہرہ کو للکارتے ہوئے مخالف کے میسرہ پر جا پڑے انکا ساتہہ
حضرت میسرہ بن مسروق نے بہی دیا حضرت قیس بن ہبیرہ معہ اپنے قبیلہ کے مخالف کا
میمنہ توڑنے کے لیئے بڑہے۔

بد انسان سپہ در ہم آویختند بیک حملہ کردند برسانِ تیر	چو دو دو روان در ہم آمیختند سواران خالدؓ سرانِ دلیر

Marfat.com

خروشش آمد ونالۂ کرنا سے ہمہ روئے ہامون پر از گشتہ شد		ہمین کوہ را دل برآمد زجا سے زخون خاک چون ارغوان اشتہ شد	

عیسائی بہی خوب دل کہولکر لڑرہے تہے۔ جان فروشی کا بازار گرم تہا مگر وہ دل کہان جو کیسکے نام پر قربان ہونیکو جان کی قیمت سمجہے وہ دل توخداے تعالیٰ نے مسلمانون کے ہی سینو نمین رکہے ہین۔ بالآخر عیسائی پسپا ہوکر قلعہ کیجانب بہاگے۔

گریزان برفتند یکسر سپاہ		زخالدؓ سرافراز لشکر پناہ	

وہ لوگ جو انکے تعاقب مین گئے اونمین حضرت معاذ بن جبل بہی تہے مگر اونہون نے ایک تدبیر یہہ کی کہ پانچ سو سوار لیکر راستہ چہوڑ دیا اور چکر لگا کر قلعہ کے دروازہ پر اسقدر جلد جا پہونچے کہ رومی مفرورین داخل بہی نہ ہونے پاے۔ وہان مفرورین کا بہت بڑا حصہ کام آیا۔ وہ تعداد جو قلعہ بند ہوئی بہت کم رہگئی تہی۔ اس روز کے واقعہ مین حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل نے شجاعت کے بڑے جوہر دکہاے۔ مخالف کے نیزون اور تیرونمین ڈاٹے چلے جاتے تہے۔ اگر کوئی کہتا بہی کہ یہہ مناسب وقت کے خلاف ہے تو فرماتے۔ جب مین بتونکی حمایت مین اسیطرح لڑچکا ہون تو کیا دین حق کے لئے اس سے منہ موڑونگا۔ مجہے صاف نظر آرہا ہے کہ حورین میرے انتظار مین ریشمی لباس اور کارچوب جواہر لئے کہڑی کہہ رہی ہین کہ اب تاب انتظار نہین۔ بالآخر انکی یہہ سچی جرات۔ یہہ لپکا جوش۔ اوس جناب مین بہی مقبول ہوگیا۔ وہ بطریق جو انکے ان بیباکانہ حملونکو دیکہہ رہا تہا نیزہ کو جنبش دیتا ہوا انکی طرف بڑہا۔ مقابلہ ہوتے ہی اوسنے نیزہ کا وار کیا جو انکی دل کے پار ہوگیا اور یہہ تڑپتے ہوے خاک پر گر پڑے۔

	دل بردلدار رفت۔ جان بر جانانہ شد		

Marfat.com

بناکردند خوش رسمے بخون وخاک غلطیدن	خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

واقدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جس روز حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے اہل حمص کے مقابلہ پر غلام بھیجے گئے تھے اوسکی شام کو ہرلس حاکم حمص کیجانب سے حضرت امین اللمة کے نام یہہ خط پہونچا۔

اما بعد یا معاشر العرب قد تبین عندنا ضعفکم وسفه رایکم اذ وجھتم العبید للقتال ونحن صبحة ھذہ اللیلة نخرج الیکم واللہ ینصر من یشاء ترجمہ یعنے اے گروہ عرب۔ تمہارے غلامونکے لڑانیسے معلوم ہوگیا کہ اب تم مین تاب مقابلہ نہین رہی۔ کار باین رسید کہ غلام مقابلہ کے لئے بھیجے جاتے ہین۔ ہم صبح کو تمہارے مقابلہ کے لئے نکلین گے۔ اللہ تعالے شانہ جسکو چاہے گا مدد دیگا (ذرا ہوشیار رہنا) حضرت امین الامة نے مشورہ کے بعد یہہ رائے قائم کی کہ ظاہری طور پر محاصرہ چھوڑ کر کسی طرف کو نکل جانا چاہیئے اور پھر اچانک ان پر آپڑین جب تک انکی جماعتین بھی متفرق ہوچکی ہونگی۔ رسدین بھی کمی آگئی ہوگی غرض الحرب خدعة کے لحاظ سے حضرت امین الامة نے یہہ جواب لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورأیت ان قولکم صلاح ولسنا ممن یرید البغی علی احد من عباد اللہ عزوجل فان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرة خمسة ایام فالطریق قدامنا شائع واذا فتح اللہ علینا رجعنا الیکم فان فعلتم ذالک کان صلاحا لکم والسلام ترجمہ یعنے مین نے تمہارا خط پڑھا

Marfat.com

تمہاری اطلاع ہمارے لئے نہایت مفید ہے۔ہم ظلم کرنیکے لئے نہین نکلے ہین اگرتم ہمارا یہانسے چلاجانا چاہتے ہوتو پانچ روز کی رسد ہمارے پاس روانہ کر دو۔راستہ ہمارے سامنے کہلا ہوا ہے جب ہم دیگر فتوحات سے فارغ ہولینگے تب تمہاری طرف پلٹین گے۔اگرتم نے ایسا کیا توتمہارے لئے اچہا ہوگا۔

یہہ خط جب حاکم حمص کے پاس پہونچا ہے توکچہ تو سر کی بلا ٹلنے کے خیال سے اور کچہ رجعنا الیکم پر اچہی طرح غور نکرنے کیوجہہ سے یہی راے قائم ہوئی کہ اسقدر رسد انکے پاس بہیجکر اسوقت کی آفت کوٹالنا چاہیئے۔غلہ وغیرہ بہیجدیا گیا اور جس جس چیز کی اہل اسلام کوضرورت تہی وہ اور خرید لی گئی اور ایکدم محاصرہ اوٹہا کر رستن کی جانب چل کہڑے ہوے۔حضرت ثابت بن علقمہ فرماتے ہین کہ رستن پہونچکر حضرت ابوعبیدہؓ ابن الجراح نے پیام صلح رئیس رستن کے پاس بہیجا اور جب اوسنے انکار کیا توباہم مشورہ سے یہہ طے ہوا کہ شہر نہایت مضبوط ہے آسانی سے فتح ہوتا نظر نہین آتا ہم اسیکے ہورہینگے اسلئے کوئی تدبیر مخفی کیجاوے۔

پندرہ صندوقون مین پندرہ بہادران اسلام کو جنمین سے حضرت ضرار بن الازور۔ ذوالکلاع حمیری۔قیس بن ہبیرہ وغیرہ تہے بندکر کے یہہ ظاہر کیا جاوے کہ ہم اس بارگران کوتمہارے پاس چہوڑے جاتے ہین واپسی مین لیتے جائینگے۔یہہ راے تجویز ہوکر حاکم رستن سے دریافت کیا گیا۔اوسنے منظوری ظاہر کی۔اسطرحسے پندرہ جری مردان کارزار صندوقونمین مقفل ہوکر اوسکے مکان پر پہونچے۔قفل صندوق کے اوپر کے تختہ مین لگاے گئے تہے نیچے کے تختے بالکل الگ تہے۔

حاکم رستن اس چال سے بالکل بے خبران صندوقونکو اپنے خاص محل مین کہولکر

Marfat.com

اس بلائے ناگہانی سے بچ جانیکے شکر مین نماز شکریہ ادا کرنے چلا گیا۔ یہہ موقع تہا بہادران اسلام کے باہر نکلنے کا۔ انہون نے اسوقت کو ضائع نہ کیا۔ صندوقونسے نکل کہڑے ہوے اور ماریہ زوجہ حاکم رستن سے شہر کی کنجیان طلب کین۔ وہ اس واقعہ سے بالکل بدحواس ہو چکی تہی کنجیان دیتے ہی بنا۔ کنجیان لیکر پہلا کام یہہ کیا کہ شہر کے دروازے کہولنے کیواسطے حضرت عبداللہؓ بن جعفر طیار۔ ربیعہؓ بن عامر۔ عکرمہؓ بن ابی جہل۔ عتبہؓ بن العاص کو روانہ کیا اور باقی بہادران اسلام گرجہ پر حملہ آور ہوے گرجہ والے نماز مین مشغول تہے۔ چونکہ نہتّے تہے مقابلہ کرتے نہ بنا۔ ادہر دروازونسے نعرہاے تکبیر بلند ہوے اور ساعت بہ ساعت قریب ہوتے چلے جاتے تہے۔ اہل رستن حواس پراگندہ ہوگئے اور سمجہہ گئے کہ اب کوئی چارہ اس کے سوا نہین کہ اطاعت قبول کیجاوے۔ سب نے متفق ہو کر عرض کیا کہ ہم تمہارے قبضہ مین ہین تمکو اختیار ہے جو چاہو کرو۔ ہم تمہارے انصاف کے ہاتہون مین ہین۔ اس عرصہ مین حضرت خالدؓ وغیرہ پہونچ چکے تہے آپ نے تبلیغ اسلام کی بعض نے قبول کیا بعض نے انکار۔ پہر جزیہ کے واسطے کہا گیا سب نے منظور کر لیا مگر حاکم رستن کی عقل کہوپڑی کے آخری حصہ مین تہی اوسنے یہہ بہی منظور نہ کیا حضرت خالد نے اوسکو مع اہل و عیال قلعہ سے باہر نکلوا دیا۔ وہ سیدہا حمص پہونچا۔ وہان پہونچکر اس واقعہ سے اوسنے پریشانی اور بڑہا دی۔ حضرت ابو عبیدہ یہانسے فارغ ہو کر مقام شیزر مین پہونچے۔ شیزر اگرچہ پہلے صلحاً فتح ہو چکا تہا مگر وہ حاکم شیزر جس سے مصالحت ہوئی تہی مر چکا تہا اوسکے مرتے ہی ہرقل نے دوسرا گورنر روانہ کر کے پہر اوسکو اپنی حمایت مین لے لیا تہا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے شیزر کے قریب پہونچکر حاکم

کے نام خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اھل شیرز فان حصنکم لیس بامنع من حصن بعلبك ولا من رستن ولا رجالکم باشجع من رجالھم فاذا اقرأتم کتابی ھذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخالفوا فیکون وبالا ذالك علیکم۔ ترجمہ یعنے اے اہل شیرزنہ تو تمہارا قلعہ بعلبک اور رستن کے قلعوں سے زیادہ مضبوط ہے اور نہ تمہارے آدمی ویسے جنگجو ہین۔ پھر ہمارے مقابلہ مین اونھون نے کیا کرلیا جو تم کرلوگے۔ میرے اس خط کے دیکھتے ہی میری اطاعت مین داخل ہوجاؤ سرکشی نہ کرو ورنہ تمہارے لئے اچھا نہوگا۔ اہل شیرز بہچپا ے مگر اونکا حاکم کمبخت ایسا ظالم تہا کہ اونکو لڑنے ہی پر مجبور کیا۔ پہلے پہل غلام باہر نکلکر لڑنے کیواسطے بہیجے گئے۔ مسلمانون نے ہوش بہی ابہی درست نہین کرنے دیئے کہ اونکا صفایا کرکے قلعہ پر حملہ کردیا۔ فصیلین توڑ کر قلعہ مین داخل ہوگئے۔ پہر کیا تہا۔ قلعہ مسلمانون کا تہا۔

اب حضرت ابو عبیدہ کی رائے پہر حمص کیجانب متوجہ ہوئی۔ کچھ دور نہ پہونچے ہونگے کہ ایک شکار اور اونکے ہتے چڑہ گیا یعنی کچھ گرد اوٹہی۔ غبار صاف ہونیکے بعد معلوم ہوا کہ ایک بڑا پادری عمدہ نسل کے سو گہوڑے لئے جارہا ہے جسکی حفاظت کے لئے سو گبر بہی ساتہہ تہے حضرت خالد رضی اللہ تعالے عنہ نے کڑک کر نعرہ تکبیر مارا اور حملہ کردیا۔ بہادران اسلام بہی اونکے ساتہہ ساتہہ پادری کے سر پر پہونچگئے۔ گبر اور پادری گرفتار کرلئے گئے۔ تمام گہوڑے مسلمانون کے قبضہ مین آے۔ حضرت امین الامتہؓ نے پادری پر تبلیغ اسلام کی پادری نے عرض کیا کہ حضرت۔ یہہ دولت عظمی آج شب کو عالم خواب مین لوٹ چکا ہون۔ مین نے جناب رسالت مآب صلعم کے

Marfat.com

دست مبارک پر توبہ کی ہے مین اپنا دین۔ اپنا تن من سب اونکے ہاتھہ بیچ چکا اور آہ
بیچ کیا چکا خدا جانے کیا کیا خرید چکا۔ مین کیا عرض کرون کہ کیا کیا دیکھا۔

پری پیکر نگارے سرو بالا لالہ رخسارے	سراپا آفت دل بود شب جائی کہ من بودم
رقیبان گوش بر آواز۔ او در ناز من ترسان	سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائی کہ من بودم

اس لٹنے کی خاطر تو مین اس راہ مین آیا ہی ہون۔

یہی ہے شب تو اے خضر مد عادل کا	رہ حضور مین لٹ جاے قافلہ دل کا

اب آپ جانئے اور یہہ گہوڑے اور گبر مجھے سرکار سے غرض ہے انسے کیا سروکار۔
حضرت امین الامۃ نے گبرونپر تبلیغ اسلام کی اون کم بخت خسر الدنیا والاخرہ کی سمجھ مین
ایک نہ آئی انکار کر بیٹھے اور انکار بہی محض ہٹ دہرمی کا۔ حضرت امین الامۃ ذاون سب
گلے سڑے عضوونکو اپنے صحیح اعضار اسلامی سے جدا کرکے خس کم جہان پاک کر دیا۔

حمص پہونچکر پہر محاصرہ قائم کر دیا گیا۔ قلعہ والے خواب خرگوش سے جاگے۔
اونکی رسد مین بہی کمی آگئی تہی اور جماعتین بہی کچھہ متفرق ہو چکی تہین۔ ایک خط حضرت
امین الامۃ رض کے نام اس مضمون کا لکھا کہ حضرت یہہ عہد شکنی کیسی۔ آپ تو پانچ روز کی
رسد پر مصالحت فرما گئے تہے۔ آپ نے جواب مین تحریر فرمایا کہ تم میرے خط کو سمجھے
ہی نہین یہہ تمام شکایتین تمکو اپنی عقلونسے کرنا چاہیئین۔ کیا میرے خط مین یہہ لفظ
نہ تہے واذا فتح اللہ علینا رجعنا الیکم۔ اسکو تم کیا سمجھے۔ مین نے ہرگز اسکے
خلاف نہین کیا۔ جب رستن وشیزر فتح کر چکا ہون تب تمہاری جانب رخ کیا ہے۔
میرا قول ہی یہی تہا کہ بغیر فتوحات تم تک نہ پہونچونگا۔

اب تو ذرا حمصیونکی عقلین ٹہکانے لگین پہلے معرکے دیکھہ ہی چکے تہے

Marfat.com

تازہ فتوحات نے انکے دل اور دہلا دیے مگر قلعہ کا نام بھی نہین ڈبویا جاتا۔ ہاری جی سے مستعد کارزار ہوے۔ اس شکستہ خاطری کو اونھون نے اہل اسلام پر ظاہر نہین ہونے دیا۔ دوسری صبح کو قلعہ سے باہر نکلکر صف آرائی کی جنمین سے پانچ ہزار گبر سرتاپا لوہے سے ڈہکے ہوے تہے گویا لوہے کی دیوارین سامنے کہڑی تہین۔ مسلمانون نے اپنے حملہ مین ان لوہے کی دیوارونکی جانب رُخ کیا مگر وہان کیا ہوتا نہ وہ اپنی جگہہ سے ہٹے اور نہ کوئی کاری زخم ہی اون کے لگا۔ مسلمانون کے اس بیکار حملہ نے قلعہ والونکو ہمت دلادی۔ چارون طرفسے سوار اہل اسلام پر ٹوٹ پڑے۔ پیدلون نے تیرونکا مینہ برسانا شروع کردیا۔ مسلمان کچہہ پسپا ہوے بہت سی تعداد نے دوڑکر درجہ شہادت حاصل کیا۔ حضرت امین الامتہؓ کا مارے غصہ کے رنگ متغیر ہوگیا اور فرمایا کہ "عرب کے دودہ کا جوش کہان گیا۔ کیا تمہاری ماؤن نے اسیدن کے لئے پالا تہا اور سب جانے دو کیا اسلام تمکو بہی اجازت دیتا ہے۔ بڑہو اور دشمن پر جا پڑو۔ خدا تمہارے ساتہہ ہے وہ برکت دیگا حملہ کرکے دیکہو تو" حضرت امین الامتہ رضؓ کی اس للکار سے مسلمانون مین ایک گرمی پیدا ہوگئی۔ حضرت خالدؓ اپنے قبیلہ بنی مخزوم کے ساتہہ آگے آگے تہے اور مسلمان پیچہے پیچہے۔ بڑا رن پڑا۔ حضرت واقدیؒ نے اسکے بعد اونکے قلعہ بند ہونیکے وہی واقعات لکہے ہین جو ہم اوپر لکہہ آے ہین الغرض غازیان اسلام نے قلعہ پر دلیرانہ حملے کرنے شروع کردیے۔ انکی تکبیر کے نعرے اونکا دل دہلاے دیتے تہے۔ شہر مین تزلزل پڑگیا۔ فصیل کا کچہہ حصہ گرگیا۔ بعض گنبد دہل گئے۔ محصورین کی ہمتین ٹوٹ گئین۔ چہکے چہوٹ گئے آخر صلح کی درخواست کی اہل اسلام کو بالکل خبر نہ تہی کہ یہہ کیا ماجرا ہے اور یکایک اسقدر اضطراب ان کو

Marfat.com

کیون پیدا ہو گیا قصہ مختصر اون ہی شرائط پر جو دمشق والونسے کیگئی تھین صلح ہو گئی (ازالۃ الخفاعن خلافۃ الخلفاء)

بقول واقدی علیہ الرحمہ۔ اس جنگ مین دوسو پینتیس ۲۳۵ مسلمان درجہ شہادت پر فائز ہوے جنمین سے تیس اہل مکہ تھے اور باقی قبیلہ حمیر وہمدان کے۔

حضرت امین الامۃ نے اموال غنیمت مین سے پانچوان حصہ نکالکر ایک عرضداشت اطلاعی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے ہمراہ روانہ دار الخلافت کی۔

چند قبائل عرب کو حمص مین بساکر حضرت فاروق اعظمؓ کے فرمان کے انتظار مین کچھ دنون کے لیئے اقامت فرمائی۔

حضرت فاروق اعظمؓ کا فرمان عالی شان پہونچا کہ تم چند روز مین قیام کر کے اطراف و جوانب سے مردان کارزار کے اجتماع مین مشغول رہو ادہر سے مین وقتاً فوقتاً فوجین بھیجتا رہونگا جب تمہارے پاس ایک کافی تعداد مجتمع ہوجاوے تو بلاد شام مین سے جسقدر شہر باقی رہگئے ہین اوسجانب متوجہ ہوجانا۔

می باش چو تستقی کو را نبود سیری	ہر چند شود عالی تو میل باعلی کن

حضرت امین الامۃؓ نے بموجب فرمان چندروز قیام فرماکر حضرت عبادہ بن صامتؓ کو حاکم حمص مقرر کیا اور خود حماۃ کیجانب چل کھڑے ہوے۔ (روضۃ الاحباب وازالۃ الخفاء)

حماۃ ایک نہایت سرسبز و شاداب شہر نہر عاصی کے کنارہ واقع ہے اوسکی دو جانبین ہین اعلیٰ و اسفل اور دونون جانب آباد ہین۔ اسمین کئی قدیمی قلعے ہین جس قلعہ کے گرد اگرد کھائی ہے وہی قدیمی حماۃ ہے حمص کے متعلقات مین سے تھا

Marfat.com

حمص سے ایک روزا ور شیرز سے آدہے دنکی مسافت پر واقع ہے اب حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے حجاز ریلوے کا ایک جنکشن قرار دیا ہے۔

یہان لڑائیکا موقع ہی نہ آیا اور حما صلحاً قبضہ مین آگیا۔ جزیہ اور خراج دونون منظور کرلئے گئے حما سے چلکر آپ نے معرّۃ کا رخ کیا۔

معرّۃ

حلب سے پندرہ فرسنگ کے فاصلہ پر حما اور شیرز کے قریب واقع ہے۔ یہانکی پیداوار زیادہ تر گیہون ہے۔ انگور۔ انجیر۔ بادام۔ زیتون کی منڈی خیال کیجاتی ہے ایک وقت مین اسکے حاکم حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ رہے تھے اسوجہ سے اب تک معرۃ النعمان کے نام سے مشہور ہے۔ پانچوین صدی ہجری مین اسکی ریاست ابو العلار معری علیہ الرحمہ کے متعلق تھی چار برس کے سن مین انکی دونون آنکھین جاتی رہین۔ علم ادب مین وہ ترقی کی کہ اپنا جواب نہین رکھتے تھے۔

ہر روز دو تین سو شعرا انکی خدمت مین حاضر ہوکر اصلاح لیا کرتے تھے۔ اپنی یادگار ایک لاکھ شعر وںسے زائد انہون نے چھوڑی۔ **لطیفہ** متنبّی کی شرح سے جب فارغ ہوچکے اور لوگونمین اسکے چرچے ہوے شہرت ہوئی تو فرمانے لگے کہ متنبّی نے شاید میری ہی جانب اس شعر مین اشارہ کیا ہے۔

انا الذی نظر الاعمی الے ادبی	واسمعت کلماتی من بہ صمم

مین وہ ہون کہ میرے کلام کو اندھے بھی دیکھہ سکتے ہین میرے کلمات نے بہرونکو شنوا کر دیا ہے۔ باوجود اس ثروت ظاہری کے لباس فقر سے آراستہ تھے

Marfat.com

پوشاک مین صرف موٹا کمبل تھا۔ کھانا نہین جو کی روٹی۔ دن کا زیادہ تر حصہ انتظام شہری اور اصلاح شعری مین گذرتا تھا۔ شب عبادت کے واسطے وقف تھی۔ صائم الدہر قائم اللیل کی ایک نورانی صورت تھی جو سیاہ گلیم مین لپٹی ہوئی تھی۔ بقول بعض ۲ را اور بقول بعض ۱۳ ربیع الاول سنہ ۴۴۹ھ مین اس تیرہ خاکدان کو چھوڑ کر مرکز اصلی کیجانب راہی ہوے۔ انکے بہت سارے مرثیہ کہے گئے خود انکے شاگرد ابوالحسن علی بن ہمام نے جو مرثیہ کہا ہے اوسکا ایک شعر تو میرے خیال سے نہین اوترتا۔

ان کنت لم ترق الدماء زہادۃ		فلقد ارقت الیوم من جفنی دما

بات یہہ تھی کہ حضرت ابوالعلاء معری علیہ الرحمہ نے اس خیال سے گوشت کھانا بالکل ترک کر دیا تھا کہ محض اپنے حظ نفسانی کی غرض سے کیون کسی جانور کی جان لیجاوے۔ یہہ کمال زہد تھا جسپر شریعت مجبور نہین کرتی۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر آپ خون گرانیسے عمر بھر دستکش رہے تو آج آپ کو کیا ہوا جو ہماری آنکھون سے خون کی ندیان بہا رہے ہین۔

معرہ سنہ ۴۹۱ھ تک مسلمانون کے قبضہ مین رہا مگر شروع سنہ ۴۹۲ھ مین اہل فرنگ کے ہاتھہ پڑ گیا۔ ۳۲ سال کے بعد پھر سنہ ۵۲۳ھ مین اسکو عماد الدین زنگی نے واپس لے لیا اور ابتک خداے تعالی کی فضل سے حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے قبضہ مین ہے (سفرنامہ حکیم ناصر خسرو۔ ابن خلکان)

کجا بودا شہب کجا تاختم۔ کہتا کیا تھا کہہ گیا کیا۔ ہان تو اس معرہ مین جب حضرت ابو عبیدہؓ پہونچے ہین تو ساکنین معرہ کے دل جو پہلے ہی سے دہلے ہوئے تھے

Marfat.com

بغیر کان ہلاے امن خواہ ہو گئے۔ آپ نے ہر شخص کے ذمہ کچھہ جزیہ وغیرہ مقرر کرکرامن نامہ تحریر فرما دیا۔ معرّہ سے چلکر لشکر اسلام نے لاذقیہ کیجانب رُخ کیا۔

لاذقیہ

یہہ شہر حلب کے متعلقات مین سے تہا۔ ربیع بن محمد لاذقی امام نسائی علیہ الرحمہ کے استاد یہین کے رہنے والے تہے۔ یہان کا قلعہ نہایت مضبوط تہا۔ اوسکا پہاٹک اتنا بہاری اور عالیشان تہا کہ اوسکے کہولنے اور بند کرنے کیلئے کئے آدمیونکی ضرورت ہوتی تہی۔ اہل لاذقیہ کو جو اسلامی لشکر کی خبر لگی دروازہ بند کرلیا۔ قلعہ بند ہوکر مطمئن ہو بیٹہہ گئے۔ مسلمانون نے دیکہا کہ قلعہ نہایت مستحکم ہے۔ قلعہ سے فاصلہ پر فروکش ہوے وہان پہونچکر قلعہ کے گرداگرد نہایت گہری خندق کہودی جو اسقدر گہری تہی کہ سوار بہی اوپر سے نظر نہ آتا تہا۔ الحرب خدعۃ کے بموجب تدبیر یہ کی کہ شہر کے دروازہ کے سامنے کوچ کرنا شروع کیا جس سے شہر والونکو دہوکا یہہ ہوا کہ بس چلدئے۔ مسلمان خندق کے قریب پہونچکر شب بہر کے لئے اوسمین چہپ گئے صبح کو جب اہل شہر جو اسلامی محاصرہ کیوجہ سے بے دست وپا تہے اور جنکے تمام کاروبار بند ہو رہے تہے اسکو غنیمت جانکر اپنے اپنے دہندونمین مشغول ہوکر ادہر ادہر متفرق ہو گئے۔ شہر کا دروازہ بہی کہلا۔ دلاوران اسلام شمشیر بکف نعرہ مارتے ہوے حملہ آور ہوے اور شہر والون کے چہکے چہڑا دئے۔ کچھہ تو نکلکر بہاگے اور کچھہ وہین رہے۔ جنہون نے اسلامی دامن کے سایہ مین امن چاہی کچھہ جزیہ مقرر کرکر ادنکو اونکی زمینونپر چہوڑ دیا گیا۔ اونکے اگرجاؤنسے کوئی تعرض نہین کیا گیا۔ مفرورین بہی اس امن کا حال سنکر اور کچھہ محبت وطن کے جوش سے لاچار ہوکر واپس چلے آے۔

Marfat.com

غریب رادل سرگشتہ باوطن باشد	ہوائے کوئے تواز سر نمیرود آرے

انکو بھی اون ہی شروط کے ساتھہ امان دیگئی۔ چند لوگ ایسے تھے جنہون نے جزیہ وغیرہ سے انکار کیا اوسکی سزا اونہون نے یہہ بھگتی کہ تلوار کے گھاٹ اوتارے گئے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اہتمام سے ایک جامع مسجد وہان تیار کی گئی۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی کچھہ دن وہان قیام کیا (روضۃ الاحباب)

لاذقیہ کیطرح سلمیہ بھی صلحاً فتح ہوا۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ سلمیہ شہر مؤتفکہ کے قریب تہا جو کسی زمانہ مین عذاب آلہی سے اولٹ دیا گیا تہا صرف سو آدمی بچ رہے تھے ان سو آدمیون نے سو مکان بنوا کر اوسکا نام سلم ماتہ رکھا یعنے سو آدمی بچے۔ آگے چلکر سلم ماتہ کا سلمیہ ہو گیا یہہ لکھکر خود ہی رد کرتے ہین کہ یہہ سب تاویلین جب ہو سکتی ہین جب وہ لوگ عربی اور اونکی زبان بھی عربی ہو اگر وہ عجمی تھے تو یہہ سب ڈھکوسلا ہے۔

قنسرین

جنگی مقامون مین حمص سے دوسرے درجہ پر ایک مقام قنسرین تہا۔ یہان بھی عیسائی فوجونکا جماؤ ہو رہا تہا۔ شہنشاہ ہرقل بھی اسی گرد و نواح مین عرب کی اوکھاڑ پچھاڑ کی فکر مین تہا۔ اس مہم کے سر کرنیکے لئے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ منتخب فرمائے گئے۔

حاکم قنسرین سردار میناس نے جو شہنشاہ ہرقل کے بعد سب سے اعلیٰ درجہ کا خیال کیا جاتا تہا جب اسلامی لشکر کی آمد آمد سنی تو قنسرین سے دو تین میل آگے بڑھکر اونکا آگا روکنا چاہا۔ بڑے زور کی جنگ ہوئی اسلئے کہ رومیون نے اس سے پہلے

Marfat.com

ایسی حرکت مذبوحی نہین کی تہی جو اسوقت انکو مجبوراً کرنا پڑی۔

چنان گشت ہنگام آرزم گرم	کہ خاراشد از تیغ پولاد نرم
سنان در دل سنگ شیران مست	چو الماس بُد کاندر آہن نشست

لیکن بہادران اسلام کی جانفروشی کے مقابلہ مین جنگی حالت یہ تہی۔

ہم تیری راہ مین مٹ جائینگے سوچا ہے یہی	دردمندان محبت کا طریقہ ہے یہی

کچھہ بہی پیش نہ گئی۔ بہلا کہان وہ شیدائی جنکو خدا کی راہ مین نہ جانکی پرواہ تہی نہ مال کی نہ اولاد کی خبر تہی نہ وطن کی ایک ایمانی جوش تہا جو اُمنڈ رہا تہا۔ توحید کی رنگی تہی جو چاہتی تہی کہ سارے عالم کو رنگ دے اور کہان وہ سگ دنیا جنکی ساری ہمت ملک گیری یا دنیاوی زندگی کے زیب و زینت مین مصروف تہی۔ جنکا اصلی مقصود خدا کی عبادت چہڑا کر اپنی بندگی کرانا تہا۔ بالآخر الحق یعلوا و لا یعلیٰ اسلامی لشکر فتحیاب ہوا۔ میناس اور اوسکی فوج کا بالکل ستیاناس ہوگیا۔ حضرت خالدؓ اب شہر کی طرف بڑہے۔ شہر والونکو یہہ خبر مل چکی تہی۔ اونہون نے شہر کا دروازہ بند کرلیا۔ حضرت خالدؓ نے وہان پہونچکر اونکو کہلا بہیجا لو کنتم فی السحاب لحملنا اللہ الیکم او لانزلکم الینا اگر تم ابر مین بہی جاکر چہپو گے تو ہمکو پروردگار سے اُمید ہے کہ وہ ہمکو مدد دیکر بجلی کیطرح وہان پہونچا دیگا یا تمکو باران بناکر ہم تک پہونچا دے گا بہرحال ہمکو اعتماد ہے تم ہمارے ہاتہہ سے بچکر جا نہین سکتے۔ چونکہ وہ حمص کے واقعات سن چکے تہے اس تحریر نے اونکو اور دہلا دیا۔

بطعنہ ام مشکن دل بیک خدنگ سخن	شکست تفرقہ در قلب صد سیاہ آرد

اہل قنسرین بشرائط حمص صلح کے خواہان ہوے۔ قنسرین ایک نازک اور خطرناک مقام تہا

Marfat.com

حضرت خالدؓ نے اون شرائط کو منظور نہین کیا اور فرمایا کہ ہان اسطرح پر ہم تم سے صلح کرسکتے ہین کہ قلعہ کے روپ بگاڑنے کا ہمکو اختیار ہو۔ ہم نہین چاہتے کہ ایسا خوفناک مقام ہماری راہ مین اوسی استحکام کے ساتھہ باقی رہے ناچار اسی پر صلح کیگئی حضرت سیف اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوسکی فصیلونکو گروا دیا۔ (ابن اثیر و روضۃ الاحباب)

واقدی علیہ الرحمہ کی روایت مین جنگ قنسرین کئی روز تک بیان کیگئی ہے وہ فرماتے ہین کہ حضرت خالدؓ کے ساتھہ بہت تھوڑی سی جماعت تھی اور چونکہ حاکم قنسرین سے حاکم عموریہ ملنے کیواسطے آیا تھا اسوجہ سے اوسجانب اصلی تعداد سے بھی کہین زیادہ تعداد بڑھ گئی تھی۔ ایک روز عسکر اسلام پر نہایت سختی کا گذرا اوسی شب کو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے جو مقام شیزر مین فروکش ہو رہے تھے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرما رہے ہین یا ابن الجراح اتنام عن نصرۃ القوم الکرام فقم والحق بخالد فقد احاط بہ اللئام فانک ملحق بہ انشاء اللہ تعالیٰ بمشیۃ رب العالمین ترجمہ اے جراح کے بیٹے تم اچھی قوم کی مدد سے غافل ہوکر پڑے سو رہے ہو جاؤ اوٹھو اور خالدؓ سے جاکر ملجاؤ اونکو کم بختون نے گھیر لیا ہے تم اونسے اللہ تعالیٰ شانہٗ نے چاہا تو ملجاؤ گے۔

حضرت امین الامۃؓ گھبراکر اوٹھہ بیٹھے اور سب ساتھیون کے سامنے اس خواب کو بیان کیا سب کا خون جوش مارنے لگا اور فوراً چلنے کیلئے آمادہ ہوگئے۔

Marfat.com

یہہ سب جا رہے تھے کہ ایک سوار ان سب سے آگے جاتا ہوا معلوم ہوا۔
بہت ہی کوشش کی کہ اس سوار سے جا ملین مگر اوسکا گھوڑا ہوا سے باتین کرتا چلا
جا رہا تھا برابر کیا قریب بھی نہو نے دیا۔ بالکل معلوم نہین کہ سوار کون ہے۔ کس
غرض سے اور کہان جا رہا ہی مگر جاتا اوسی راہ پر ہے جسپر انکو جانا تہا۔ کہین فرشتہ تو نہین
ہے جو انکی رہبری کے لئے آسمان سے اوترا ہو۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے زور سے
قسم دیکر ٹہیرا لیا۔ دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ ام تمیم زوجۂ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہین۔ آپ نے اونکے اسقدر اضطراب کی وجہہ دریافت فرمائی۔ حضرت ام تمیم نے کہا کہ
تمام فتوحات جو حضرت خالدؓ کے ہاتھون ہو رہی ہین وہ ایک کلاہ کے بدولت ہین۔
جسمین موئے مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ علیٰ قدر حسنہ وجمالہ
بحفاظت تمام رکہا ہوا ہے۔ اتفاقاً اس معرکہ مین وہ ساتھہ لیجانا بہول گئے۔ مجھے
جو خیال آیا تو خوف ہوا کہین دشمنونکے نرغہ مین خدانخواستہ پڑجائین اور
اوسوقت یہہ کلاہ یاد آئے۔ مین نے قصد کر لیا کہ جس طرح ممکن ہو یہہ امانت
اون تک پہونچا دون۔ حضرت امین الامۃؓ اونکو ساتھہ لئے ہوئے معرکۂ جنگ مین
پہونچے۔ کچھہ کسی کو خبر نہ تھی کہ یہہ کمک کس کیلئے آئی ہے۔ بہادران اسلام پر سخت گھڑی تھی
حضرت خالدؓ نہایت ثابت قدمی سے لڑ رہے تھے کہ ایک سوار صفین چیرتا ہوا سیدہا
حضرت خالدؓ کی طرف بڑہتا معلوم ہوا۔ رومیونکا خیال تھا کہ یہہ ہم ہی مین کا کوئی
سپاہی ہے مسلمانون کو بھی زیادہ تر یہی خیال تھا۔ حضرت خالدؓ اپنی جگہہ سے
بڑہے اور ڈپٹ کر کہا۔ تو کون ہے۔ کیا غرض ہے۔ فوراً ایک نہایت محبت انگیز
آواز آئی۔ کیا ام تمیم کو نہین پہچانتے۔ یہہ لیجئے آپ کی وہ امانت ہے جسکو کسی معرکہ مین

Marfat.com

آپ نے جدا نہین کیا ہے حضرت خالدؓ کلاہ کو دیکھتے ہی ایک عالم وجد مین آگئے اور کلاہ پہنکر جو حملہ کیا ہے تو پھر رومیونکے پاؤن جمنے نہ دئے۔ دم کے دم مین فتح ہوگئی۔ آگے بڑھکر شہر کا رخ کیا۔ وہان پہونچکر ہر جوان پر ایک دینار یا اڑتالیس درہم جزیہ مقرر فرماکر صلحنامہ لکھدیا گیا۔ حضرت خالدؓ نے بصوابدید حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح مقام رہا کیجانب جہان ہرقل مقیم تھا قصد فرمایا۔ ہرقل کو جو خبر لگی کہ عمرو بن مالک کوفہ سے چلکر قرقیسا تک آگئے اور عبداللہ بن المعتم موصل کی طرف سے بڑھ رہے ہین۔ اب خبر پہونچی کہ حضرت خالدؓ و حضرت عیاضؓ ادھر سے آرہے ہین تو رہا چھوڑکر قسطنطنیہ کیجانب چلدیا۔ مقام شمشاط مین پہونچکر دہان کے انتظامات کی جانب مشغول ہوا۔ وہان پہونچکر اوسنے اسلامی اخلاق وعادات کی تحقیقات کی۔ وہان کے لوگون نے بیان کیا کہ شجاعان اسلام دن کے تو مرد میدان ہین جنگ سے منھ موڑنیوالے نہین۔ نہ بھوک اونکو ہراتی ہے نہ تھکا ہونا۔ وہ ہر حال مین مستعد کارزار ہین۔ اونکے سربکف ہونیسے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اونکا مقصود اصلی ہماری ملک گیری نہین۔ جن جن مقامونپر پہونچے خواہ جنگ ہوئی ہو خواہ صلح ہم نے وحشیانہ حرکات نہین دیکھین۔ موقع جنگ اور موقع صلح سب سے پہلے جس چیز کے خواستگار ہوتے ہین وہ خداے واحد کے پرستار بننے۔ اوس بزرگ و برتر کے احکام پر جان ومال قربان کردینے کی۔ یہہ تو اونکی وہ حالت ہے جو دنمین دیکھی جاتی ہے۔ شب اونکو قیام ورکوع وسجود مین گذار دینا رجعنا من الجهاد الاصغر الے الجهاد الاکبر اونکا قول ہے جسکو وہ بڑے دھنی ہین۔

کشتن این کار عقل وہوش نیست	شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست

Marfat.com

چونکه وا گشتم زپیکار برون | روی آوردم به پیکار درون
قد رجعنا من جهاد الاصغریم | با نبی اندر جهاد اکبریم
قوت از حق خواہم وتوفیق لاف | تا بسوزن برکنم این کوہ قاف
سہل شیرے دان که صفہا بشکند | شیر آن باشد که خود را بشکند

ہرقل سے گھبراہٹ مین بے اختیار نکل گیا کہ اگر واقعی یہ ایسے ہی ہین تو ہمان مجھ تم دیکھ رہے ہو اس سب سرزمین کے مالک ہوجائین گے۔ فوراً یہانسے سامان کرکے قسطنطنیہ کا رخ کیا۔ شمشاط سے آگے بڑھ ایک ٹیلہ پر چڑھکر شام کو خیرباد کہی السلام علیک یا سوریة السلام علیک یا ایها البلاد سلاما لا اجتماع بعدہ ولا یعود الیک رومی ابدا الا خائفا۔

ذہبت فلا ادری الی این اذہب | وای امور بالعزیمة ارکب
ولو کان لی قلب لسرت مولیا | ولکن بلا قلب الی این اذہب
میروم وز حسرت بقفا می نگرم | خبر از پاے ندارم که زمین می سپرم
پاے می پیچم و چون پای دلم می پیچد | بار می بندم و از بار فرو بسته ترم

ہرقل نے قسطنطنیہ پہونچا تمام اطراف کی مضبوطی کے منصوبے باندھنا شروع کئے قیساریہ۔ انطاکیہ وغیرہ پر فوجین بہیجدین۔ عموماً حکم دیدیا کہ سب قلعہ بند ہوجاؤ

فتح حلب وانطاکیہ

قنسرین سے فارغ ہوکر حضرت ابوعبیدہؓ حلب کیطرف بڑہے۔ راہ مین معلوم ہوا کہ اہل قنسرین نے عہدشکنی کرکے بغاوت اختیار کرلی۔ اونکی سرکوبی کیلئے سمطؓ کندی کو روانہ کیا گیا۔ اونہون نے پہر محاصرہ کرکے فتح کرلیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ

Marfat.com

حلب کے اطراف مین پہونچکر ایک مقام پر جہان عیسائی عرب بنوتنوخ آباد تھے جا اوترے - اول اول تو اونہون نے بھی جزیہ دیکر امان چاہی اسکے بعد اسلامی صداقتون قومی اتحاد اور تبلیغ اسلام نے اون کے دلونمین گھر کرکے سب کو سچا مسلمان بنادیا -

حلب والونکو جو یہہ خبر لگی شہر پناہ کا دروازہ بند کرکے قلعہ بند ہوگئے - حضرت عیاض بن غنم نے جو مقدمۃ الجیش کے افسر تھے شہر کا محاصرہ کیا - چندروز کے بعد دیگر مفتوحہ شہرونکی طرح ان شرائط پر صلح ہوگئی کہ اون کی جان و مال سے تعرض نہ کیا جاوے - اونکے گرجے - اونکے گھر برباد نہ کئے جاوین صرف مسجد کیلئے تھوڑی سی زمین اونسے لیلی گئی جسکے بغیر مسلمانونکا گذارہ نتہا -

واقدی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ نے حلب کیجانب جب کوچ فرمایا ہے تو حضرت کعب بن ضمیرہ ضمری کو ایک ہزار سوار کے ساتھہ مقدمۃ الجیش کے طور پر آگے روانہ کیا اور فرمادیا تھا کہ جہان اسقدر تعداد ملے جسکا مقابلہ تم سے ممکن ہو تو لڑائی سے ہرگز نہ چوکنا - اگر تعداد زیادہ دیکھو تو طرح دیجانا - مین تمہارے پیچھے پیچھے آتا ہون - گھبرانا نہین - ادہر خبر رسانی کے لئے یوقنا حاکم حلب نے جاسوس چھوڑ رکھے تھے - اونکی رپورٹونسے معلوم ہوا کہ ایک ہزار مسلمانونکی جمعیت حلب کی جانب بڑہتی آرہی ہے جو اسوقت یہان سے چھہ میل کے فاصلہ پر ایک نہر کے کنارہ فروکش ہے - یوقنا نے اپنے حصہ لشکر کا نصف کمینگاہونمین چھپاکر باقی نصف سے اونکا رخ کیا - اسلامی بہادر اسوقت بالکل بے خبر تھے -

Marfat.com

گرد نمودار ہوتے ہی سب مسلح ہو گئے۔ تخمیناً پانچہزار سوار یوقنا کے ساتھہ تھے۔ ہر ایک مسلمان کے حصہ مین پانچ پانچ رومی آتے تھے جنکا اونکو بالکل خیال تھا سامنا ہوتے ہی جنگ شروع ہو گئی۔ ہنگامہ کارزار گرما گرمی پر تھا کہ مسلمانونکی پشت کیجانب سے شور وغل کی آواز آئی۔ یہہ وہی نصف فوج تھی جو کمینگاہون مین اس وقتِ خاص کے لیے پوشیدہ رکھی گئی تھی۔ اب کیا پوچھنا ہے۔ مسلمان نرغہ مین تھے مگر ہوش وحواس بجا تھے۔ نہایت جانبازی سے لڑ رہے تھے حضرت ضمرہ پکار پکار کر فرما رہے تھے یا محمدؐ یا محمدؐ یا نصر اللہ انزل یا معاشر المسلمین اثبتوا لھم فانما ھی ساعۃ وانتم الاعلون اے حضور رحمت للعالمینؐ۔ اے وسیلہ درماندگان۔ مدد فرمائیے۔ اے پروردگار۔ اپنی مدد نازل فرما۔ اے مسلمانون کے گروہ۔ دیکھو جمے رہنا۔ بس گھڑی بھر کا معاملہ ہے۔ دیکھنا تم ہی بڑھے چڑھے رہو گے۔

مسلمانون مین سے ایک سو سترہ شجاع شہید ہوے۔ جنمین سے بڑے بڑے یہہ تھے۔ عباد بن عاصم نجیبی۔ زمر بن عامر بیاضی۔ حازم ابن شہاب۔ سہیل بن اسلیم۔ فاعلہ بن محصن۔ عامر بن ذر الضمری۔ قیس بن طالب الضمری۔ عباس بن یوسف الضمری۔ لجام بن ضمرہ ضمری۔ مخلو بن ماجد الیشکوئی۔ سنان بن عودہ اور سعید بن مفلج۔ سب سے زیادہ افسوس حضرت سعید بن مفلج سے بہادر شخص کا تھا۔ انکے چالیس زخم آے مگر کوئی پشت پر نہ تھا سب سینہ پر تھے۔

حضرت کعب بن ضمرہ اپنے بطال نامی گھوڑے پر سوار صفین کی صفین صاف کرتے پھرتے تھے۔ آپکو کمک کا انتظار تھا۔ ادہر حضرت ابو عبیدہؓ کا یہہ واقعہ دا

Marfat.com

کہ یوقنا کے چلے آنیکے بعد اہل حلب مین سے بڑے بڑے آزمودہ کارون نے
یہہ خیال کیا کہ مسلمان اہل صلیب کو شکستو پر شکستین دیتے چلے آرہے ہین یہہ
معرکہ بھی ان ہی کے ہاتھہ رہے گا ہم خود ہی چلکر کیون نہ طالب صلح ہو جاوین
اس خیال سے وہ یوقنا کے پیچھے ہی پیچھے چل کھڑے ہوے۔ یوقنا حضرت کعب سے
بھڑ گیا۔ اور یہہ راستہ کاٹ کر سیدھے حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس دور ہی سے
امان امان پکارتے ہوے پہونچ گئے۔

مترجم کے ذریعہ سے انھون نے اظہار مدعا کیا۔ یہان سے جواب ملا کہ تم کو
صلح کرنیکا حق بھی حاصل ہے؟ اونھون نے ظاہر کیا کہ بڑے بڑے راہب اور
رؤسا طالب صلح آئے ہین۔ پھر اونسے کہا گیا نہ تمہارے یہان کے گورنر نے تمام
سامان جنگ فراہم کرلیا ہے اور وہ آمادہ پیکار ہے اس حالت مین صرف تم سے
صلح کسطرح مناسب ہوسکتی ہے۔ اونھون نے کہا۔ ہمارا گورنر آمادہ پیکار کیا معنے
وہ تو مقابلہ کے واسطے نکل ہی چکا۔ کیا عجب ہے جو کہین قریب ہی ہو۔ اب
حضرت امین الامۃؓ کو حضرت کعب کا خیال آیا۔ ایک دم خاموش ہو گئے۔ مترجم نے
اہل حلب کیجانب سے پھر عرض صلح کی۔ آپ نے سر مبارک اوٹھا کر فرمایا کہ ہمارے
جانب سے صلح نہین۔ اہل حلب کانپ گئے اور عرض کرنے لگے۔ حضرت۔ تمام
کاشتکار اور زمیندار اسوقت ہمارے ساتھہ متفق ہین۔ گورنر نے محض اپنی راے
سے آمادگی جنگ کی۔ ہم اسمین بالکل مخالف تھے۔ اسوقت اگر آپ ہمکو اپنی حمایت مین
لے لینگے تو ہم آپ کے ساتھہ دغا نہ کرینگے۔ اپنی اپنی زمینو نپر پہونچکر آپ کا ساتھہ
دینے کی کوشش کرینگے اور اگر آپ نے اسوقت دامن عاطفت ہمارے سر سے

Marfat.com

اوٹھایا تو تمام مین ابھی ابھی یہہ مشہور ہوا جاتا ہے کہ آپ صلح خواہ نہین ہین ۔ مترجم یہ کہہ رہا تھا اور حضرت ابو عبیدہؓ خاموش سب کیجانب نظر فرما رہے تھے کہ اون ہی مین سے ایک شخص پستہ قد صف سے آگے نکلکر عربی زبان مین یہہ کہنے لگا کہ ہمکو جو ہمارے صحائف سے معلوم ہوا ہے اوسکو آپ ذرا توجہ سے سن لین - ہمارے صحائف مین ہے انا الرب الرحیم خلقت الرحمة واسکنتها قلوب المومنین وانی لاارحم من لا یرحم نمن احسن احسنت الیه ومن تجاوز تجاوزت عنه ومن عفا عفوت عنه ومن طلبنی وجدنی ومن اغاث ملهوفا امنته یوم القیامة وبسطت له فی رزقه وبارکت له فی عمرہ وکثرت له اهله ونصرت علی عدوہ ومن شکر المحسن علی احسانه فقد شکرنی ترجمہ مین پروردگار مہربان ہون مین ہی نے رحمت کو پیدا کر کے مومنین کے دلونمین جاگزین کیا - مین اوسپر مہربان نہین جو کسی پر مہربانی نہ کرے - جو کسی کے قصور سے درگذر کریگا مین بھی اوس سے درگذر کرونگا - جو کسی کے جرم کو معاف کرے مین بھی اوسکے گناہ معاف کر دونگا جو مجھے ڈھونڈھیگا پائیگا - جو کسی مصیبت زدہ کی مدد کرے گا مین اوسکو قیامت کے روز بے خوف کر دونگا - اوسکے رزق مین فراخی عطا کرونگا - اوسکی عمر بڑہا دونگا - اوسکی آل اولاد مین ترقی دونگا - دشمن کے مقابلہ مین اوسکو مدد دونگا - جو کسی احسان کرنیوالے کا شکر ادا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارا ہی شکر ادا کرتا ہے - اصل تمام نعمتونکی تو ہماری ہی جانب سے ہے تمام عالم وسائط وسیلہ ہین - یہہ کہکر اوسنے کہا اب ہماری عرضداشت کیجانب غور فرمائیے - ہم کس حالت سے آپ کی خدمتمین

Marfat.com

حاضر ہوے ہین۔ ہمکو اس مصیبت سے بچایئے۔ ہم سے کوئی امر خلاف ادب ہوا ہو تو معاف فرمائیے۔ یہہ سنکر حضرت امین الامتہؓ سے رحمدل شخص سے ضبط نہو سکا بے اختیار آنسو نکل آے۔ آپ نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پڑہکر مہاجرین اور انصار کے بڑے بڑے اون امرا کو مخاطب فرمایا جو آپ کے ساتہہ تہے کہ آپ سب صاحب اسبارہ مین کیا مشورہ دیتے ہین۔ یہہ لوگ بازاری اور کشتکار ہین۔ میرا خیال ہے کہ انکے ساتہہ مصالحت کرنے اور انکو بخوشی خاطر حسب مراد واپس کرنے مین ہمکو کئی طرح کا فائدہ ہے۔ ایک تو یہہ کہ مخالف کی جماعت مین تفریق ہوئی جاتی ہے۔ دوسرے ہمکو رسد وغیرہ کی دقت نہ اوٹہانی پڑے گی۔ تیسرے یہہ کہ یہی لوگ ہمارے جاسوس ہوجائینگے جنسے ہمکو نہایت آسانی سے دشمن کا حال معلوم ہوتا رہیگا۔ انکی عاجزی کیحالت اب تو دیکہی نہین جاتی۔ ایک صاحب اونمین سے جوابدہ ہوے کہ حضرت۔ کہین ایسا نہو یہہ سب منصوبے غلط نکلین اور اولٹے یہہ اونہی کے جاسوس ہون۔ میرا خیال زیادہ تر یہی ہے کہ ہمکو دہوکا دیا جارہا ہی ہم انکے فریب مین آکر غافل ہو بیٹہین اور انکا گورنر جو بارادۂ جنگ قلعہ سے چل کہڑا ہوا ہے اور جس سے اغلب ہے کہ کعب بن ضمرہ سے مقابلہ ہوا ہوگا اچانک ہم پر آپڑے اوسوقت ہم کیا کرسکینگے۔ نہین۔ مین کبہی ایسی راے نہ دونگا۔ حضرت امین الامتہؓ نے فرمایا کہ احتیاط اسی کا نام ہے لیکن انکی انتہا درجہ کی عاجزی اپنی بے زبانی سے معاف کہہ رہی ہے کہ معاملہ مین ناراستی کا پہلو بہت دبا ہوا ہی ہمارا کامل بہروسا اپنے پروردگار پر ہے وہ ہمیشہ ہماری نصرت فرمائیگا۔ تمہارے خیالات کیوجہ سے مین اونسے مسلمانونکی خیرخواہی کا عہد کرا لیتا ہون۔

Marfat.com

یہہ فرماکر آپ اہل حلب کیجانب متوجہ ہوے "آپ صاحب اگر صلح کے خواہان ہین تو اوسقدر رقم ادا کیجئے جسقدر کہ اہل قنسرین نے ادا کی ہے" وہ لوگ چونک پڑے اور کہنے لگے "حضرت ہم مین وہ وسعت کہان۔ بادشاہ کی مخالفت مین ہم جو کچھہ بہی کر رہے ہین وہ بہت ہے۔ وہ رقم کثیر صرف اہل شہر نے نہین ادا کی تہی اور یہہ بار ہمارے ہی سر پر پڑ رہا ہے۔ ہماری حالت دیکھہ لیجاوے۔ اور ہمارے ساتھہ نرمی کیجاوے" حضرت امین الامۃ رضؓ نے فرمایا کہ تم کسقدر اپنی حالتونکے مناسب سمجھتے ہو اون سب نے کہا کہ اوسکی نصف رقم ہم ادا کر سکتے ہین۔ آپ نے فرمایا۔ ہمکو بہی منظور ہے مگر یہہ شرطین تمکو تسلیم کرنا پڑینگی۔ "ہم جسوقت تمہاری سرزمین مین پہونچین ہماری رسد کا انتظام کرو جس چیز کی ہمکو ضرورت ہو وہ مہیا کرنا پڑیگی بلاقیمت نہین۔ بقیمت دینگے۔ تمہارے گورنر کی جو سازشین ہون اوسکی ہمکو اطلاع دیتے رہو مگر ہمارے یہان نہ تمہاری طرف کے جاسوس گہسنے پائینگے۔ نہ تم ہی ہمارا حال کچھہ کہہ سکوگے۔ تمہارے بادشاہ کو اگر شکست ہو اور وہ بہاگ کر قلعہ مین پناہ گزین ہونا چاہے اوسوقت کہلم کہلا تمکو ہماری مدد کرنا ہوگی وہ یہہ کہ ہم ادہر سے دبائین تم اودہر سے روکو جس سے وہ نرغہ مین پڑ جائین گے" اہل حلب نے کہا کہ ہم صرف اون باتونکا عہد کر سکتے ہین جو ہم سے ہوتی ہوئی معلوم ہون۔ ہمکو دغا و فریب دینا تو سے نہین جو ہم سب کی بابت اقرار کر جائین اور کرین وہ جو ہمارے دل مین آوے۔ اسلئے ہماری غرض یہہ ہے کہ بادشاہ کا روکنا ہمارے بوتے کا روگ نہین۔ اوسکی باقیماندہ فوج ہی ہمارا کام تمام کرنے مین اوسوقت نہایت چست و چالاک ہوگی جب تک آپ دباتے ہوے وہان پہونچین۔ ہمارا مار گزیدہ مردہ شود کا مضمون ہوجاویگا حضرت ابوعبیدہ

Marfat.com

نے فرمایا۔ اچھا باقی شرائط تو منظور ہین؟ سب نے کہا۔ وہ ایسی شرطین ہین جنکو ہم پورا کرسکتے ہین اسلئے منظور ہین اسپر اونسے قسمین لی گئین۔ سخت عہد و پیمان ہوے آخر مین حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ دیکھو ہم تمہاری قسمونکے اعتبار پر تم سے مصالحت کرتے ہین اگر ان شرطونمین سے کوئی بھی پوری نہوئی تو پھر یہہ سب صلح کا تار و پود رفو چکر ہے۔ ہم اوسوقت نہ تمہاری جانونکی پروا کرینگے نہ اولاد و مال کی۔ تم نے عہد شکنی کی اور ہم نے تمکو سزا دی تو اسمین پروردگار عالم کے یہان ہم سے مواخذہ نہوگا ہم تمسے آیندہ سال سے جزیہ لیا کرینگے۔

حضرت سعید بن عامر التنوخی فرماتے ہین کہ اہل حلب نے ان سب باتون کو منظور کر کر اپنے نام لکھوائے اور واپسی کا ارادہ کیا۔ حضرت امین الامتہؓ نے فرمایا کہ تم ہماری حفاظت مین آچکے ہو ہم تمکو تنہا نہ جانے دینگے اسوقت سے تمہارے جاے امن تک خدانخواستہ جو تکلیف تمکو پہونچے ہم اوسکے ذمہ دار ہین۔ اہل حلب نے کہا کہ جس راستہ سے ہم آے ہین وہ بالکل بے خطر ہے ہم آپ کے آدمیونکو تکلیف دینا نہین چاہتے۔ راستہ مین کچھہ بھی کھٹکا نہین۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے اونکی مرضی کے مطابق یون ہی رخصت کر دیا۔ اب حضرت کعب کا خیال آیا جسنے نہایت بے چین کر دیا۔ رات کا وقت تھا کچھہ کر نہ سکتے تھے۔ اسی بے چینی مین ساری رات گذاری۔

اہل حلب یہانسے چلکر ابھی حلب نہین پہونچے تھے کہ یوقنا حاکم حلب کے ساتھیون سے کچھہ گبرا انکو ملگئے۔ اونہون نے جو انسے حال دریافت کیا یہہ سمجھے کہ حلب والے ہین دو فقرونمین سارا کچا چٹھا کہدیا وہ گبر چپ چاپ وہانسے چلدئے

Marfat.com

یہہ لوگ جب حلب مین داخل ہوے ہین تو شہر والے بڑے شوق سے انکی طرف بڑہے کہ کیا کر آئے اونہون نے کہدیا کہ ان ان شرائط پر صلح ہوگئی۔

حضرت کعب کا حال سنئے۔ یوقنا سے سخت ہنگامہ ہو رہا تہا۔ مدد کا ہر وقت انتظار تہا۔ ایک شب و روز لڑائی رہی۔ یہہ ایسا کچہہ ہوش رُبا معرکہ تہا کہ نہ تو مسلمانونکو نمازونکی فرصت ہوئی نہ اسقدر وقفہ ملا کہ پانی ہی پی لیتے۔ اسی حالت مین وہ گبر گہبراے ہوے یوقنا کے پاس پہونچکر بولے کہ آپ تو اسطرف مشغول رہئیے اور مسلمان قلعہ کے مالک ہوا چاہتے ہین۔ تمام شہر اونکا ساتہہ دیگا۔ آپ کے بچے اور عورتین لاوارثی ادہر اودہر مارے مارے پہرتے ہونگے۔ یوقنا کو یا تو بازی جیتنے کی خوشی ہوئی تہی یا اب ہوش و حواس تک ہار بیٹہا۔

حضرت کعب فرماتے ہین کہ ہماری آنکہین قنسرین کی راہ پر لگی ہوئی تہین کہ شاید اب اسلامی پہریرا ہوا مین اوڑتا نظر آئے لیکن نہین۔ آخر ہم نے سمجہہ لیا کہ ہماری کوششین مقبول ہوچکین اور اب ہمکو انکے صلہ ملنے کا وقت آگیا۔ بے اختیار میری زبان سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے الفاظ مبارک نکلے۔ مین یہ کہنے ہی پایا تہا کہ دیکہتا کیا ہون۔ یا تو مخالف ہم پر تلے ہوے تہے یا یکایک اونکو جنبش ہوئی اور میدان کا کچہہ حصہ چہوڑ دیا۔ مجہے خیال ہوا کہ شاید عساکر اسلامیہ آگئے یا آسمانی مدد پہونچی۔ جب مین نے پشت پہیرتے دیکہا تو چاہا کہ تعاقب کرون مگر ساتہی پکارے کہ کعب۔ یہہ کیا کرتے ہو۔ پروردگار عالم نے تو ہمکو یہہ آرام کا موقع دیا آپ پہر خطرہ مین جانین اڑاتے ہین۔ یہہ بہی دیکہہ لیا ہے کہ گہوڑونمین دم بہی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً باگ روک لی

Marfat.com

اور آرام کی خاطر وہین او تر پڑے۔

حضرت امین الامۃ رضؓ نے رات تو جیسے تیسے گذار دی صبح کو حضرت خالد رضؓ کو بلاکر فرمایا۔ تمکو معلوم ہے کہ رات بھر میری آنکھ نہین جھپکی۔ آخر کیون ایسا ہوا۔ سنو۔ رات بھر کعب رضؓ اور اونکے ساتھیونکی تصویرین میری نظر کے سامنے پھرتی رہی ہین۔ جنکو میرے خیال نے سرخ لباس پہنا دیئے تھے۔ میرا گمان ہے کہ یوقنا اگر نکل کھڑا ہوا ہے جیساکہ اہل حلب کے بیان سے ظاہر ہے تو کعب کے پاس اسقدر جماعت کہان جو اوسکی روک تھام کرسکین۔ وقت زیادہ گذر چکا خدا جانے کیا حال ہوا ہوگا۔

حضرت سیف اللہ نے کہاکہ یہی خیال رات بھر میری آنکھونمین پھرتا رہا ہے اب سوائے اسکے کیا تدبیر ہوسکتی ہے کہ فوراً تمام لشکر کو کمر بندی کا حکم دیکر کوچ کر دیا جاوے۔

لشکر کو حلب کیجانب کوچ کا حکم دیا گیا۔ حضرت خالد رضؓ اسلامی علم سنبھالے ہوئے سب سے آگے تھے۔ امین الامۃ رضؓ اور تمام فوج اونکے پیچھے۔

حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لشکر کے قریب پہونچکر حضرت خالد رضؓ نے باآواز بلند پکارنا شروع کیا النفیر النفیر یا انصار الدین۔ اے دین کے مددگارو چلو چلو۔

حضرت کعب رضؓ کے ساتھی اس آواز کو سنتے ہی بے اختیار استقبال کے لئے جھپٹے۔ استقبال ہورہا تھا مگر حضرت امین الامۃ رضؓ کو بے گور وکفن کے لاشون اور خون کی ندیونکے سامنے بالکل خبر نہ تھی کہ کیا ہورہا ہے۔ آخر آپ نے حضرت کعب سے دریافت فرمایا۔ گو مجھکو خیال ضرور تھا کہ معرکۂ عظیم ہوا ہی لیکن تمکو زندہ پالینے سے

Marfat.com

معلوم ہوا کہ خدانخواستہ کوئی ایسا جانگزا امر نہ تہا مگر یہہ جو میدان کو دیکھتا ہون تو یہہ کچھہ اور ہی پکار رہا ہے۔

کیا ہوگا دیکھہ لوگی جو مقتل کو اک نظر	بہر جائیگا لہو سے نہ دامن نگاہ کا

آخر ماجرا کیا ہوا۔ اوسوقت حضرت کعب نے وہ سب دکھہ بہری داستان جسکا خاتمہ خدا کے فضل وکرم سے بہت اچہا ہوا کہہ سنائی۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

حضرت ابو عبیدہؓ کا حال اوسوقت نہ پوچھیے کہ کیا تہا۔ کبہی تو ادائے شکر مین تر زبان تہے اور کبہی فرماتے تہے۔ کاش انکے عوض مین ابو عبیدہؓ کی جان جاتی اور یہہ سچے دین کے حامی بچ رہتے۔

آپ نے سب سے پہلے یہہ انتظام فرمایا کہ سب شہداء کو اکٹہا کر کے ایک ہی نماز ادا فرمائی اور اوسی خون کے لتہڑے ہوے کپڑونمین یہہ کہکر دفن فرمادیا کہ مین نے رسول کریم علیہ وعلی آلہ الوف التحیۃ والتسلیم کو یہہ فرماتے سنا ہے یحشر اللہ تعالیٰ الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیامۃ ودماءھم علی نحورھم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیھم یتلألأ نیدخلھم الجنۃ بغیر حساب۔ ترجمہ پروردگار عالم اون شہداء کو جنہون نے خالص اوسی کی راہ مین جان دی ہے قیامت کے دن اسی ہیئات سے اوٹہائے گا کہ وہ خون جو شہادت کے وقت اونکے گلون سے بہا تہا اونکے سینونمین لگا ہوگا جسکی رنگت تو خون کی سی لیکن خوشبو مشک کی سی ہوگی۔ نور کی بوچہارین اونپر پڑ رہی ہونگی۔ اللہ تعالیٰ شانہ اونکو بلا حساب جنت مین

Marfat.com

داخل فرماوے گا۔

پھر امین الامۃؓ کو اون اہل حلب کا خیال آیا جو طالب صلح ہوکر آے تھے کہ یوقنا کو اگر یہہ خبر لگ گئی ہوگی تو وہ جو آفت برپا کرے تھوڑی ہے اسلیئے اس تدفین سے فارغ ہوکر آپ دوا سپہ سید ہے حلب کیجانب تشریف لے چلے۔

یوقنا جو حضرت کعبؓ کے مقابلہ سے گیا تو جاتے ہی اوسنے شہر کا محاصرہ کرکے اعلان کرا دیا کہ مجھکو صلح کا سارا حال معلوم ہوچکا ہے جو اصل بانی مبانی اس صلح کا ہی اوسکو حاضر کر دو اب تو صرف اوسی پر گذرتی ہے ورنہ مین قتل عام کا حکم دیتا ہون شہر مین ایک تہلکہ مچ گیا۔ کوئی خاص شخص اسکا بانی ہوتا تو کبھی کا حاضر کر دیا جاتا وہ تو تمام شہر کا حصّہ تھا۔ یوقنا کا غصہ دمبدم بڑہتا جاتا تھا۔ بالآخر اوسنے اپنی غلامونکو بازار قتل گرم کرنیکا حکم دیدیا۔ اہل شہر جس بلا سے بھاگے تھے وہ اب سر پر تھی۔

یوقنا کا ایک بھائی یوحنّا تھا جو اس جنگ مین شریک نہ تھا۔ بشارات سماویہ اوسکے دلمین گھر کر چلی تھین۔ تبلیغ کے نقارون نے اوسکے کان کھولدئے تھے۔ باطن مین آفتاب اسلام نے اپنی کرنین ڈالکر اوجالا پیدا کر دیا مگر ظاہر پر ابھی عیسائیت کا حجاب تھا اس حجاب کا اوٹھنا ایک وقت کا منتظر تھا افسوس وہ فرصت کا وقت تو نہ ملا مگر ہان اسکا وقت آگیا۔

جب شہر مین یہہ ہنگامۂ ہوشربا برپا تھا وہ قلعہ مین تھا اسکو سنتے ہی باہر نکل آیا اور کہا اس مارشل لا کو جب تک مین خود یوقنا سے دریافت نہ کرلون روکا جاے۔ بندگان خدا کا خون کیا پانی سے بھی گیا گذرا ہے جو یون ہی بہایا جا رہا ہے۔ افسوس اوس دین کے مدعی جسمین سراسر رحم و خدا ترسی کی تعلیم ہو اونکے ہاتھونسے

Marfat.com

ذبح کئے جاوین جو اوس دین کی پیروی مین ہٹیسہ دی ثابت کرنا چاہتے ہون - یہہ کہتا ہوا یوقنا کے پاس پہونچا - یوقنا اسوقت اپنے ہوش مین نہ تھا اتنا توقف اوس کیلئے سوہان روح کا کام دینے لگا - اسنے جھلاکر یوحنا سے کہا - کیا کسی کی قرابت حکم شاہی کو روک سکتی ہے -

یوحنا - نہین - قرابت نہین بلکہ رحم و انصاف -

یوقنا - یہہ رحم و انصاف کے موقع ہین ؟ -

یوحنا - کیا رحم و انصاف کسی حالت کے ساتھہ مخصوص ہین - کیا دین مسیحی کی یہی تعلیم ہے -

یوقنا - ہان - یہہ لوگ ہرگز قابل رحم نہین - یہہ عرب سے ملگئے - سازشین کرکر مجھکو اور تجھکو بلکہ ساری مملکت کو خاک مین ملانا چاہتے ہین - ان سے درگذر کرنا اپنی جانو نپر ظلم کرنا ہے - یہہ کہان کا انصاف و رحم ہے -

یوحنا - دیکھو اول تو یہہ تمہارے ہم مذہب و ہم کیش - دوسرے دین ہمارا وہ جسمین مخالف و دشمن کے ساتھہ بھی سختی کا حکم نہین - کیا وہ آیت نہین دیکھی کہ اگر کوئی تیرے کلہ پر طمانچہ کھینچ مارے تو تو دوسرا کلہ اوسکے سامنے کردے - تیسرے یہہ کہ عرب کی ان فتوحات نے سب کے دل دہلا دئے - ان بیچارونکو بھی یہی دھڑکا ہوا ہوگا کہ عرب اگر یہان کے مالک ہوگئے تو ہماری جانین معرض ہلاک مین رہین گی اس حیلہ سے اونہون نے جان بچائی جو اونکا فرض تھا مجھے ہرگز انسے یہہ اُمید نہین کہ یہہ مخالف سلطنت کوئی شورہ کرین یا آمادہ جنگ ہون -

Marfat.com

یوقنا - اس طولانی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صلح کا آغاز تم ہی سے ہوا ہے جب ہی اچھی طرحسے اونکی جانب سے وکالت کیجارہی ہے اور اوّل درجہ یہہ کہ تو اونکا ہمخیال ضرور ہے - مجھے سب سے پہلے تیرا قصہ پاک کرنا پڑا -

یوقنا یہ کہکر یوحنا کیجانب جھپٹا اور جاتے ہی اوسکو اپنے قابو مین کرلیا یوحنا کے قتل کے واسطے تلوار نیام سے نکال لیگئی - یوحنا کی حالت - درداکہ راز پنہان آخر شد آشکارا کی تھی - اوسنے اپنا سر آسمانی جانب اوٹھا کر کہا - اللھم اشھد علی انی مسلم الیك مخالف لدین ھؤلاء القوم اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمداً رسول الله وان المسیح نبی - ترجمہ اے اللہ تو گواہ رہیو مین مسلمان ہون ان لوگونکے دین سے بالکل الگ ہون مجھے تیری وحدانیت اور تیری رسول کی رسالت کا سچا اقرار ہے اور حضرت عیسیٰ نبوت کی حد سے بڑہ نہین سکتے - پھر یوقنا سے مخاطب ہوا کہ اب آپ کا جو دل چاہے کیجیے - یوقنا کچھہ تو یون ہی بھرا ہوا تھا ان کلمات نے اوسکو بالکل پھونکدیا - ایک ہی وار مین اوسکا سر جدا کردیا - انا للہ وانا الیہ راجعون -

یہہ تھا اسلام بزور شمشیر - اس قسم کی نیرنگیان تو اسلام نے بے انتہا دکھادین اور دکھا رہا ہے - ہنوز آن ابر رحمت دُرفشان است - افسوس - ہم نے اسلام بزور شمشیر کے اور ہی معنی تراش رکھے ہین - اسلام کی شمشیر پر ہم غور نہین کرتے - اوسکی خدا جانے کسقدر شمشیرین ہین جو ہر وقت کھنچی رہتی ہین - جس شمشیر کا موقع دیکھتا ہے اوسی سے کام لے لیتا ہے مگر سب پر آب صداقت اور خلوص کی چڑھی ہوئی ہے - یہہ وہ

Marfat.com

آب ہے جس سے کوئی شمشیر تا قیامت زنگ آلود نہین ہو سکتی - شمشیر گر نے ان شمشیرونکے بناتے وقت اس خوبی سے اس آب کو چڑہایا ہے کہ زنگ غیریت بالکل مٹا دیا اب یہہ کبھی بہی جدا نہین ہو سکتی اصلی اور نقلی کی بس یہی پہچان ہے - خیر یہہ تو وہ داستان ہے جو مرتے دم تک کیا اوس عالم مین بہی ساتہہ دیگی -

نہ چنان گرفتہ جا بہ میان جان شیرین	کہ توان ترا و جانرا ز ہم امتیاز کردن

اب یوقنا کی حالت مین بدرجہا غضب کی برافروختگی تہی . اہل شہر نہایت بیدردی سے قتل ہو رہے تہے - غایت درجہ منت وسماجت ہو رہی تہی مگر کوئی شنوائی نہین ہوتی تہی - ایک شور قیامت برپا تہا جسمین مرد وعورت جوان اور بچہ کی آوازونکی تمیز نہ تہی الامان الامان -

ہمکو تو خلافت راشدہ کے تاریخ کے صفحات مین کہین بہی ایسا واقعہ نہین ملتا کہ مسلمانون نے نعوذ باللہ اپنے ہم مذہبون کے ساتہہ تو درکنار غیر قومون کے ساتہہ بہی جنکو اپنے ذمہ لے لیا ہو یہہ بیدردی روا رکہی ہو - انصاف پسند غور کرین عین اوسیوقت جب یہہ شور قیامت زا برپا تہا حضرت خالدؓ اور حضرت امین الامۃؓ عسکر اسلامی لئے ہوے جا پہونچے - شور وغل کی آواز سے سمجھہ گئے تہے کہ ہو سوچا تہا آخر وہی ہوا شہر پر حملہ کر دیا - یوقنا اس کے لئے پہلے سے مستعد نہ تہا - سب سے پہلے اوسکو قلعہ کی فکر پڑی وہ سیدہا قلعہ کیطرف ہولیا - اوسکے ساتہیون کی دو جماعتین ہوگئین - کچہہ شہر سے باہر بہاگے اور وہ سیدہے نیزونکی انہونے رکہہ لئے گئے باقی اوسکے ساتہہ قلعہ بند ہوگئے - اس ہماہمی مین اہل شہر بچ گئے مگر اوسوقت تک جبتک کہ اسلامی مدد پہونچے تہے اہل شہر مظلومی کے ساتہہ جان دے چکے تہے - اہل اسلام

Marfat.com

نے بہی اس وقت پہونچ کر تین ہزار یوقنا کے ساتہیون سے اون کا عوض لے ہی لیا۔

حضرت امین الامتہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ان جواس باختون سے سارا ماجرا اور یوحنا کے اسلام کی کیفیت کچہہ بقرائن اور کچہہ ٹوٹے پہوٹے الفاظ مین معلوم ہوگئی۔

یوقنا نے قلعہ بند ہو کر قلعہ کی پوری حفاظت کے انتظام شروع کردئے منجنیقین وغیرہ آلات جنگ سب فصیلون پر جما دئے گئے۔

حضرت امین الامتہ رضی نے ابہی تک قلعہ کا رخ نہین کیا تہا کہ اہل شہر دس بطریقونکو گرفتار کئے ہوے لے آئے۔آپ نے فرمایا یہہ قیدی کیسے۔اہل شہر نے کہا یہہ ہمارے یہان پناہ گزین ہونا چاہتے تہے۔انکا اخفا شرائط صلح کے خلاف تہا آپ جیسا چاہیئے انکے بارہ مین حکم فرمائیے۔

آپ نے تبلیغ اسلام فرمائی۔سات شخص جنکو متقین کے قلوب عطا فرمائے گئے تہے بلا زجر و اکراہ اس دولت سے مشرف ہوے۔تین شخصون نے شقاوت قلبیہ کی وجہہ سے اعراض کیا جسکا حال اونہون نے اوسی وقت خاکمین مسلکر اچہی طرحسے دیکہہ لیا۔

اب حضرت امین الامتہ رض کو قلعہ کیجانب توجہہ فرمانی پڑی۔کوئی راہ مخفی ایسی معلوم نہوئی جس سے قلعہ کشائی باسانی ممکن ہو۔خود اہل شہر بہی اس سے ناآشنا ئے محض تہے اسلئے کہ جو راستے تہے وہ نہایت احتیاط و مضبوطی سے پہلے ہی بند کردئے گئے تہے۔حضرت یونس بن عمر غسان جو تمام ملک شام کو چہانے ہوے تہے اونکو بہی یہی

Marfat.com

کہتے بناکہ قلعہ کا محاصرہ ہی کیا جاے - جب تک وہ خود کھلے میدان نہ لڑین محاصرہ نہ اوٹھے - اس اثنار مین اطراف وجوانب جولانگاہ کے واسطے کافی ہین -

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راے ہوئی کہ محاصرہ کو اگر طول ہوا تو ہرقل کی فوجین آکر حائل نہ ہوجاوین اور بنا بنایا کھیل معرض التواء مین پڑجاوے اسلیئے ابہی حملہ کردینا چاہیئے خداوند عالم کی مدد کی اُمید مین پوری قوت صرف کردیجاوے پہر دیکھیئے کیا ہوتا ہے - بالاخر یہی راے مانی گئی اور حملہ کردیا گیا -

چونکہ کوئی خاص سمت تجویز نہین کی گئی تہی اسلیئے کبہی کسی جانب سے اور کبہی کسی جانب سے حملہ ہورہا تہا - ایک وقت مین کئی طرف سے بہی دہاوا ہوجاتا تہا - قلعہ پر سے تیر اور پتہرونکی بارش تہی جسکی سپرہی نہ تہی اس سے اہل اسلام کا بہت کچہ نقصان ہوا - اون بعض شہدار کے اسمار گرامی جو اس موقع پر جان بحق ہوے یہ ہین عامر بن الاسلع الربعی - مروان بن عبید الربعی - مالک بن جزعلی الربعی - احسان بن حنظلہ الربعی - سلیمان بن رفاع العامری - عطار بن سالم الکلابی - سراقہ بن مسلم العدوی - عاصم بن قانع العدوی - مرہ بن سفیان العدوی - زید بن سیف العدوی سواد بن مالک العدوی وغیرہم -

حضرت ابوعبیدہؓ نے یہہ رنگ دیکہکر تمام لشکر کو الگ ہٹ آنیکا حکم دیا اور فرمایا کہ یہہ حملہ حملہ نہ تہا بلکہ سبقت تہی جسکا یہہ نتیجہ ہوا اب پہلے شہدا کی تدفین کرنا چاہیئے اور پہر زخمیونکی چارہ گری - پس اہل اسلام قلعہ سے ہٹ کر ان کامون مین مصروف ہوگئے -

یوقنا کے دل کا اب کیا کہنا تہا - اوسنے کہا - اہل اسلام مین اب یہہ تو ہمت

Marfat.com

رہی نہین کہ پہر قلعہ کا رُخ کرین مگر مین ابہی انکو یون ہی تہوڑی چہوڑے دیتا ہون۔ جب تک کہ آج شب کو چہاپا مارکر انکو خوب تباہ نہ کرلونگا دم نہ لونگا۔ چنانچہ وہ اس رات کو دو ہزار سوار لیکر قلعہ سے باہر نکلا۔ اہل اسلام کا یہہ عالم تہا کہ ادہر تو حلب تک کی دوڑ۔ پہر شہر کی لڑائی۔ پہر قلعہ کے محاصرہ کی افتاد۔ اس نے ہاتہہ پاؤن بالکل شل کردئے تہے۔ یوقنا یکایک انپر آپڑا اور جب تک ایک عام ہنگامہ ہوا وسنے اپنا کام شروع کردیا۔ حضرت سیف اللہ مقابل ہوے۔ انکے سامنے اوسکا کیا دم خم تہا جو ٹہیرتا۔ پلٹا۔ پلٹتے وقت اون پچاس مسلمانونکو جنکو حضرت خالد کے مقابلہ سے پیشتر ہی گرفتار کرچکا تہا اپنے ساتہہ قلعہ لیتا چلا گیا شب بہر پابہ زنجیر رکہا صبح ہوتے ہی سب کو صرف اس بناپر شہید کرادیا کہ یہہ لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل تہے۔

کیا کوئی خیال جو اپنی حقانیت سے نہین بلکہ بزور شمشیر دل نشین کرایا گیا ہو ایسا مضبوط جاگزین ہوسکتا ہے کہ اوسکے مقابلہ مین جانون کی بہی پروا نہ کیجاوے۔ اگر بفرض محال ایسا ممکن ہے تو دنیا مین اسکی نظیر ملنے کے علاوہ کسی طرح سے کوئی خیال حقانیت تک پہونچتا نظر نہین آتا۔ صدق اور کذب اپنے آثار ہی سے معلوم ہوتے ہین۔ انپر ہی کیا منحصر ہے باستثنار معدودے چند اشیا کے ہم کو جس چیز کا بہی علم ہو رہا ہے اوسکے آثار ہی سے۔ صدق کے لئے اس سے بڑہکر اور کونسا اثر تلاش کیا جاسکتا ہے۔ افسوس۔ اس قسم کے صدہا واقعات کے ہوتے ہوے بہی وہی اپنی ایک بڑہ ہے۔ عالم کے واقعات پر صدق و کذب کے اس معیار کو پرکہہ کر دیکہو اور غور کرو۔

Marfat.com

حضرت ابوعبیدہؓ نے اسکے بعد سے کمال احتیاط شروع کردی۔ محاصرہ قائم تھا رسد وغیرہ کا یہہ انتظام تھا کہ قریب کے گانون والون سے جنسے مصالحت ہوچکی تھی سب سامان فراہم ہوجاتا تھا۔ یوقنا پہلے تو سمجھا تھا کہ اب انمین وہ دم خم نہین رہا اور اگر زبردستی کی ضد بھی پکڑینگے تو کے روز۔ سامان کے نبٹتے ہی بس بھنڈارا ہے۔ مگر اب ذرا سا اوسکو پس وپیش ہونے لگا۔ ایک آفت یہہ تھی کہ اگر قلعہ سے کوئی محاصرین کی نظر سے بچ کر نکل بھی گیا تو شہر والون نے اوسکو باندہ بوندہ کر محاصرین کے حوالہ کردیا ایک شب کو جاسوسنے یوقنا کو اس رسد کا حال معلوم ہوگیا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اسیوقت رسد کی تلاش مین سو سوار ادہر ادہر کے گانوئن مین گئے ہین۔ یوقنا نے فوراً ایک ہزار سوار جاسوس کی رہبری سے اونکے تعاقب مین روانہ کردئے۔ راہ مین ایک گڈریہ سے مسلمانون کے اس گروہ کا سارا حال معلوم ہوگیا وہ سیدہے اوسی راہ پر ہولیے جس جانب گڈریہ نے اشارہ کیا تھا۔ صبح کے قریب گروہ اسلامی سے دوچار ہوے۔

یہہ مختصر سا گروہ سو سوار ونکا تھا جسکی افسری پر مُناوش بن ضحاک الطائی مامور فرمائے گئے تھے جو اس واقعہ سے بالکل بےخبر تھے۔ سامنا ہوتے ہی آپ نے للکار اپنے ساتھیونسے کہا۔ عرب کا دودہ رائگان نہ جاے۔ چاہے سر کٹے مگر قدم نہ ہٹے جنت بالکل تمہارے سامنے ہے۔ صبر کے راستے سے وہانتک پہونچ سکتے ہو۔ قدم ڈگمگاے تو پھر نہ یہان کے ہوا ور نہ وہان کے۔ یہہ کہتے ہی حملہ کردیا۔ معرکہ کی ابتدا تو بڑے زور وشور کی ہوئی لیکن ایک شخص دس کا کہانتک مقابلہ کرسکتا ہے مسلمانون مین سے تیس بزرگوار شہید ہوے جنمین سے بعض کے اسمار گرامی یہہ ہین

Marfat.com

مناوشس بن ضحاک سردار قوم ۔غیلان بن ساور ۔غطریف بن ثابت۔ منیع بن عاصم ۔کہلان بن مرو۔ مطر بن حمید ۔یاسر بن عوف ۔بشیر بن سراقہ۔ شبیہ بن الاشلع ۔منہال بن الیشکر۔ نجام بن عقیل ۔مسیب بن منافع ۔حنظلہ بن ماجد ۔مناوش بن شلیط ۔ربیعہ بن قارع ۔ مرہ بن ماہر ۔ نوفل بن عدی ۔ عطار بن یاسر۔غفان بن جماہر۔سالم بن خفاف ۔فضل بن ثابت۔ اقرع بن قارع اور معیط بن عامر۔ یہہ سب قبیلہ بنی طے کے یادگار تھے ۔انکے شہید ہوتی ہی میدان بطریق حلبی کے ہاتھہ تھا۔اہل اسلام کو مجبوراً میدان چھوڑنا پڑا۔ ساری رسد بھی وہین چھوڑدی۔ بطریق نے زائد جانورونکو تیرمار مار کر وہین ڈھیر کر دیا باقی باربردار جانور ساتھہ لے کر مسلمانون کے تعاقب کے خوف سے ایک گانون مین جو پہاڑ پر واقع تھا رات کے انتظار مین جا ٹھیرا۔

اہل اسلام نے جب اپنے لشکر مین پہونچکر یہہ واقعہ بیان کیا ہے تو سب کو حیرت تھی اسوجہہ سے کہ محاصرہ کی کمال حفاظت پر اونکو اعتماد تھا حضرت ابوعبیدہ رض نے فرمایا ایسا خیال ہوتا ہے کہ یہہ صلح کرنے والونکی چالاکیان ہین اونھون نے نقض عہد کیا مگر مین اپنا پیمان محض اس کمزور خیال سے ہرگز نہین توڑ سکتا لیکن اسکا انتظام تو ضرور ہونا چاہیئے ۔خالدؓ ایسی مہمونکے واسطے ہین اور ایسی مہمین خالدؓ کیواسطے اس تجسس اور تعاقب کے واسطے حضرت خالدؓ تجویز ہوے۔

حضرت خالدؓ تنہا جانے پر آمادہ تھے لیکن حضرت امین الامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانے سے ضرارؓ بن الازور اور حضرت ربیعہؓ بن عامر وغیرہ تھوڑیسی جماعت کو اپنے ساتھہ لے لیا۔حضرت خالد رضی اللہ تعالے عنہ جب موقعہ پر پہونچے ہین تو

پ

Marfat.com

اطراف وجوانب کے باشندے اوس میدان مین جمع ہو گئے تھے۔ ہر ایک کو اپنی جان کا دہڑکا لگا ہوا تہا کیونکہ جو خیال ہو سکتا تہا وہ انہی کے جانب۔ انہون نے حضرت خالد ؓ کو دیکھتے ہی نہایت الحاح وزاری سے کہنا شروع کیا کہ انکے خونوں سے ہمارے دامن بالکل پاک ہین۔ حضرت خالد ؓ نے فرمایا پہر آخر یہہ ہوا کیا۔ تب اونہون نے سارا واقعہ جو اونکو معلوم تہا کہہ سُنایا۔ اب حضرت خالد کو اوس موقعہ کی تلاش ہوئی جہان بطریق رات ہو جانے کے انتظار مین مقیم تہا۔ اونمین سے ایک رہبر کو ساتہہ لیکر اوس موقعہ کے قریب آپ بہی شب کے انتظار مین فروکش ہو گئے۔ رات کا تہوڑا سا ہی حصہ گذرا ہو گا جو بطریق اپنے ہمراہیونکو لیکر قلعہ کے رُخ نکلا اوسکو مطلق خبر نہ تہی کہ موت مجھے تاک رہی ہے۔ حضرت خالد ؓ شیر غران کے مانند للکارتے ہوے خاص بطریق پر جہپٹے اور جاتے ہی ایک ہاتہہ مین دو کر دیئے۔ حضرت ضرار وغیرہ بہی نہایت تیزی سے اپنے کام مین مشغول ہو گئے۔ سات سوسے کچہہ زائد زمین کا پیوند ہوے۔ باقی گرفتار کر لئے گئے۔

حضرت امین الامۃ نہایت بے چینی سے حضرت خالد ؓ کا انتظار فرما رہے تہے کہ یکایک خالدی تکبیر ونکی آواز آپکے کانونمین آئی۔ آپ بہی جوش مین نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوے باہر نکل آے۔ قیدیونپر تبلیغ اسلام کیگئی۔ انکار پر گویا اون پچاس شہیدون کے قصاص مین قلعہ کے سامنے ان کے سر اوڑا دیئے گئے جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔

اب حضرت امین الامۃ کو محاصرہ کی زیادہ نگہداشت کرنی پڑی چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر۔ حضرت ضرار بن الازور۔ حضرت سعید بن عمرو بن

Marfat.com

طفیل العدوی۔ حضرت قیس بن ہبیرہ اور حضرت میسرہ بن مسروق وغیرہم کو افسر مقرر فرماکر قلعہ کے ہرچہار طرف معین فرمادیا۔ حفاظت کی اونکو سخت تاکید کردیگئی۔

باوجودیکہ محاصرہ کو طول کھنچ رہا تھا مگر قلعہ بند رسد وغیرہ سے اسقدر مطمئن تھے کہ اب بھی اونکو اضطراب نہ تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے پھر وہی تدبیر فرمائی کہ محاصرہ اوٹھاکر کئی میل قلعہ سے فاصلہ پر ہٹکر خیمہ زن ہوے۔ مگر یوقنا نے قلعہ سے جنبش بھی نکی۔ حضرت ابوعبیدہؓ کو خیال ہوا کہ ہمارے لشکر اور ہماری تدابیر کی خبر وہان پہونچائی جاتی ہے۔ ضرور جاسوس چھوٹے ہوے ہین۔ حضرت خالدؓ کو اس تحقیقات کا حکم دیا گیا۔ حضرت خالد گشت لگا رہے تھے کہ آپ کی نظر ایک شخص پر پڑی جو اپنے کمبل کو اُلٹ پلٹ رہا تھا۔ جب آپ پہلی نظر مین نہ پہچان سکے تو تھوڑی دیر قیام فرماکر اوسکو بغور دیکھا۔ اسقدر معلوم ہوا کہ ہے تو عربی مگر ہمارا ساتھی نہین معلوم ہوتا۔ آپ نے جاکر سلام کیا۔ اوسنے وہی جواب دیا جو اہل اسلام کے یہان مروج ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو۔ اوسنے کہا۔ عرب۔ آپ نے فرمایا کس قبیلہ سے۔ وہ چاہتا تھا کہ اپنے قبیلہ کے نام کی جگہہ کوئی دوسرا نام لے دے لیکن ہیبت خالدؓ نے گھبراہٹ مین اوس سے صاف کہلوادیا کہ غسّان سے آپ نے فرمایا تو یون کہو کہ آپ عیسائی ہین اور یہہ ساری شگوفی آپ ہی کے چھوڑے ہوے ہین۔ اوس نے کہا۔ ہرگز نہین۔ مین تو مسلمان ہون۔ آپ نے فرمایا۔ یون نہین جبتک حضرت ابوعبیدہؓ کا سامنا نہ کرادینگے تم کو نہ چھوڑین گے۔

آپ اوسکو لئے ہوے حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس پہونچے اور کہا کہ حضرت۔ مجھے بس یہہ شخص ناآشنا معلوم ہوتا ہے۔ بتاتا ہے غسّان سے اور کہتا ہے کہ ہون

Marfat.com

مسلمان۔آپ تحقیق فرما لیجیے۔حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا کہ آپ اس کا امتحان جو لی لیجیے۔حضرت خالدؓ نے جواب دیا کہ امتحان کس چیز مین لیا جاوے۔ارشاد ہوا دو رکعت نماز بالجہر پڑہوائیے ابہی معلوم ہو جائیگا۔حضرت خالد نے اوس سے کہا۔اگر آپ مسلمان ہین تو دو رکعت بالجہر پڑہیئے۔اون حضرت نے بہی پڑہی ہو تو جانین فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ۔حضرت خالد نے فرمایا ہم نہ کہتے تہے۔ع تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے۔ہم سے چہپکر کہان جاؤ گے۔اوسکا سر نیچا ہو گیا چونکہ بغیر اقرار چارہ نہ تہا ناچار اقرار کرنا پڑا۔اوس سے معلوم ہوا کہ وہ اکیلا ہی نہین بلکہ دو اور ساتہی بہی ہین۔جو اوس وقت قلعہ مین خبر دینے کے لئے گئے ہوے تہے۔حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ اب تم کو اسلام قبول کرنے مین کیا تامل ہے تمہاری جاسوسی کی پاداش قتل ہے مگر اسلام تمکو اس سخت سزا سے بچا سکتا ہے۔غسانی نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

محاصرہ کئی ماہ کا طول پکڑتا چلا گیا۔حضرت ابو عبیدہؓ نے معاملہ کے یکسو نہونیکی وجہ سے اسکی اطلاع دار الخلافت کو بہی نہ دی۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو کہان تاب تہی ایک فرمان حضرت ابو عبیدہؓ کے نام پہونچا جو بجنسہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم یا ابا عبیدۃ لو علمت ما یصیبنی بابطاء کتابک عنی وانقطاء خبرک بکثرۃ متعلقی

Marfat.com

وضنی جسدی علی اخوانی المسلمین ومالی لیل ونہار الا وقلبی عندکم معلم فلما لم یات منکم خبر ولا رسول فان عقلی طائر وفکری حائر وکانك لاتکتب الی بالفتح والغنیمة واعلم یا ابا عبیدة وانکنت نائیا عنکم فانی داعٍ لکم قلق علیکم کقلق المرأة الحنینة علی ولدها فاذا قرأت کتابی هذا فکن للاسلام والمسلمین عضداً والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خدا کے غلام عمر بن الخطاب کی جانب سے حاکم شام ابوعبیدہ کے نام حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ اے ابوعبیدہ کاش تمکو میرے اوس تعلق خاطر کی خبر ہوتی جو تمہارے خط کے توقف سے رہتا ہے۔ کاش تم پر میری وہ جیسی حالت روشن ہوجاتی جو اہل اسلام کی خبر نہ معلوم ہونیسے ہوتی ہے شب و روز مین کوئی ساعت ایسی نہین ہوتی جو مین اور میرا دل عالم خیال مین تمہارے ساتھ نہوتا ہو۔ جب تمہاری حالت مجھکو معلوم نہین ہوتی تو نہ میری عقل ٹھکانے رہتی ہے نہ فکر ہی صحیح ہوتی ہے۔ تم نے مجھے فتوحات کا حال نہین لکھا۔ اے ابوعبیدہ مین تم سے بہت دور پڑا ہوا ہون لیکن دعا سے غافل نہین میرے قلق و اضطراب کی وہ حالت ہے جو کسی مان کو اپنے بچہ پر ہو۔ میرے خط کو دیکھتے ہی مستعد ہوجانا۔ اسلام اور اہل اسلام کے لئے بازو کا کام دینا۔ خدا کی رحمت تمہارے اور تمہارے ساتھیونپر ہو۔ اوسکی برکتین تمکو گھیرے رہین حضرت ابوعبیدہ نے اس والانامہ کا یہ جواب تحریر کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بعبد اللہ امیرالمومنین عمر بن الخطاب

Marfat.com

من عامله بالشام ابی عبیدة سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا واعلم یا امیر المومنین ان الله عزوجل وله الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شننا الغارة علی العواصم وقد فتح الله مدینة حلب صلحاً وقد عصی من فی قلعتها وهم خلق کثیر مع بطریقهم یوقنا وقد کادنا مراراً وقتل منا رجالا رزقهم الشهادة علی یده (یہان اون شہدار کے اسمار گرامی تحریر فرمائے تھے) والله من ورائه لبالمرصاد وقد رائت الرحیل عن محاصرته الی البلاد التی ما بین انطاکیة وحلب وانا منتظر جوابك والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته یعنی امیر المومنین۔ خدا کا بے انتہا شکر ہے کہ اوسنے قنسرین ہم سے فتح کرا دیا۔ ہم اوسکے حدود مین تاخت و تاراج کر چکے شہر حلب بھی صلحاً فتح ہو چکا۔ ہان قلعہ بند جماعت کثیرہ۔ وہ ابھی اپنی ہٹ پر جمے ہوے ہین اونسے ہم سے کئی مرتبہ مقابلہ ہوا جس مین ہم مین سے بہت سے درجۂ شہادت پر کامیاب ہوے۔ وعدہ الٰہی اون کی گہات مین ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب محاصرہ اوٹھا لیا جاوے اور انطاکیہ و حلب کے درمیانی شہرونکی جانب بڑہون مجھے صرف آپ کے جواب کا انتظار ہے۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے مہر کرکے یہہ خط حضرت عبداللہ بن القرط یانی اور جعد بن حیران الیشکری کے ہاتھہ روانہ دارالخلافت کیا۔

Marfat.com

یہہ دونوں بزرگوار مقام صکاصکہ ہی تک پہونچے تہے کہ ایک سوار جنگی نے انکی سامنے آکر سلام علیک کی اور انکا حال دریافت کیا۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ایک خط حضرت ابوعبیدہؓ کا امیر المومنینؓ کے نام لئے جاتے ہین۔ آپ کا اسم گرامی۔ اونہوں نے کہا۔ مین ہلال بن زید الطائی ہوں۔ امیر المومنین کا فرمان پہونچا کہ ہم حدود شام کیجانب بڑھکر جہاد مین شریک ہوں۔ میرا ایک قومی گروہ میرے ساتھہ ہے جو پیچھے آرہا ہے۔ مین نے چاہا کہ خود ہی بڑہکر تمہارا حال دریافت کرون۔ یہہ کہکر معہ اپنے گروہ کے حدود شام کیطرف بڑہے چلے گئے۔

حضرت عبداللہ اور حضرت جعدؓ نے مدینہ منورہ پہونچکر خط پیش کیا جسکو حضرت امیر المومنین نے پڑہکر اول توشکر ادا کیا پہر دعا کی اللہم اکف المسلمین شرہ وشر کل ذی شر اے اللہ تعالی شانہ تو مسلمانوں کو اوسکی اور دیگر موذیوں کی شرارت سے محفوظ رکہنا۔ پہر منادی نے آپکے حکم سے آواز دیدی الصلوۃ جامعۃ جماعت کے یکجا ہونیکے بعد آپ نے بآواز بلند سب کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ کا خط پڑہکر سنا دیا۔

اس خط اور آپکے خود ایسے اعلان سے وہ جوش پیدا ہوا کہ حضر موت و یمن کے قبائل جو اوسوقت آے ہوے تہے بے اختیار ہو گئے اور شام کے جہاد کی درخواست کی آپ نے تعداد دریافت فرمائی۔ معلوم ہوا کہ قریب چار سو کے تو سوار ہین۔ تین سو اونٹنیاں ہین جنپر دو دو سوار ہین اور ایک سو چالیس پیادہ ہین اگر اونکو سواریاں ملجائین تو وہ بہی جانے کے لئے مستعد ہین۔ امیر المومنین نے اموال صدقات مین سے ستر اونٹ اونکے واسطے منگوا دئے اور اسکے بعد

Marfat.com

حضرت ابو عبیدہؓ کی خط کا جواب لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقد ورد علی کتابک ورسلک
فسرنی ما سمعت من الفتح والنصر علی اعدائکم ومن قتلہ اللہ تعالیٰ
من الشہداء واما ما ذکرت من انصرافک الی البلاد التی
ما بین حلب وانطاکیۃ لکل القلعۃ ومن فیہا فما ہذا برائ
اتترک رجلاً وقد اخذت دیارہ وملکت مدینتہ ثم ترحل
عنہ فتبلغ الخبر الی جمیع النواحی انک لم تقدر علیہ ولا وصلت
الیہ فیضعف ذکرک ویعلو ذکرہ ساعۃ ویطمع فیک من لم
یطمع ویجری علیک اجناد الروم وجمیع من فی الشام خاصتہم
وعامتہم ویرجع الیک جیوشہا وتکاتب ملوکہا فی امرک فایاک
ان تبرح حتی یحکم اللہ وہو خیر الحاکمین وبث الخیل فی السہل
والسعۃ واتقیہا فی المضایق والجبال من المغرب الی حدود
الفرات ومن صالحک منہم فاقبل صلحہ ومن سالمک فسالمہ
اللہ حافظ علیک وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت ولنا الی
ہذا اول من مشارق الیمن الذی وہب نفسہ للہ تعالیٰ رغبۃ
فی الجہاد فی سبیل اللہ معہم عرب ... الی ... فرساً وراجلاً و
المدد یاتیک انشاء اللہ تعالیٰ متواترا یعنی اب تک آپ کے خط
اور آپ کے قاصدوں سے یہ معلوم ہوا کہ نہایت خوشی ہوئی کہ فتوحات کا سلسلہ
بند نہیں۔ ہاں یہ جواب کی بات سنے کہ قلعہ حلب کی جانب انطاکیہ کے مابین

Marfat.com

جو الگاہ بنایا جاوے مین اسکے خلاف ہون۔ اوس شخص کو کیون چھوڑتے ہو جسکی ملک پر تم قابض ہو چلے شہر فتح ہو ہی چکا پھر کیون ادھورا کام چھوڑا جاے۔ اگر اب وہانسے محاصرہ اوٹھا اور یہہ خبر سارے مین مشہور ہوئی تو خیال کیجیے کیا حال ہوگا۔ حاکم قلعہ کی تو دہاک بندہ جائیگی اور یہہ مشہور ہو جائیگا کہ آپ اوسکا کچہہ نہ کر سکے۔ جو آنکھہ اوٹھا کر آپ کو نہ دیکھہ سکتے ہونگے پھر اونکی آنکھین آپ ہی مین لگ جاوینگی۔ روم کی فوجون کے سیلاب کا رخ آپ ہی کیجانب ہوگا۔ شام کی تمام جماعتین خواہ عوام ہون یا خواص سب آپ پر اومنڈ آئینگی۔ گرد و نواح کے ملوک آپکے مفتوحہ ممالک کے حصے بخرے لگانے لگین گے۔ پس ہرگز ہرگز وہانسے نہ ہٹیئے۔ دیکھیے اللہ جو تمام حاکمون سے بالاتر ہے کیا حکم کرتا ہے۔ اپنے سوارونکو چارونطرف پہیلا دیجیے۔ تنگ پہاڑونمین اونکے موافق مقرر کیجیے۔ مغرب کی جانب حدود فرات تک اپنا میدان رکہیئے۔ جو طالب صلح ہو اوس سے صلح کیجیے جو آپ سے بہ سلوک پیش آے اوسکے ساتہہ سلوک کیجیے۔ اللہ تعالی آپکا اور تمام مسلمانون کا نگہبان ہے۔ اس خط کے ساتہہ مشرقی یمن کی ایک جماعت بہی آپ کے پاس پہونچتی ہے جس نے اپنے نفسونکو خدا کی راہ مین ہبہ کر ڈالا ہے اور جنکو جہاد فی سبیل اللہ کا شوق کشان کشان آپ تک پہونچا رہا ہے۔ اس جماعت مین عرب بہی ہین۔ کچہہ غلام بہی ہین اور سوار و پیادہ دونون ہین اور انشاء اللہ تعالی برابر تمہارے پاس مدد پہونچتی رہیگی۔

آپ نے یہہ والا نامہ حضرت عبد اللہ بن قرط کے ہاتہہ روانہ فرمایا۔ جب حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہہ نامہ ملا ہے اوسوقت تک محاصرہ قائم تہا۔ اس اثنا مین یوقنا نے کئی مرتبہ قلعہ سے باہر نکلکر حملے کئے مگر سب رات کیوقت۔ دن کی ہمت نتہی

Marfat.com

وہ موقع ڈھونڈھ رہا تھا کہ ذراسی غفلت بھی ہو تو آن دباؤن اسیوجہ سے اہل اسلام کو کمال ہوشیاری کرنا پڑتی تھی۔ وامس ابوالہول کو جو نہایت شجاع اور صف شکن تمام قبائل عرب مین مشہور تھے اور جو حضرت امیر المومنین رضی کے والانامہ کے ساتھ آے تھے چونکہ یوقنا کی ان چالبازیونکی خبر نہ تھی مسلمانون کے اس حزم و احتیاط پر تعجب ہوا فرمانے لگے۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ اسقدر نگہداشت کی کیا ضرورت خیال کیگئی یہہ مین ضرور کہونگا کہ موقع جنگ مین جسقدر بھی احتیاط ہو مناسب ہے لیکن ہم تو ایسے موقع پر ہین کہ تھوڑیسی احتیاط بھی ہمارے لئے کافی ہے۔ مخالف خوف کیوجہ سے قلعہ بند ہے اور کسی جانب سے حملہ کا خوف نہین۔ میدان صاف پڑا ہوا ہے پھر یہہ دم دم کی خاص نگہبانی کیسی۔ حضرت امین الامتہ رضی نے یوقنا کا سارا حال بیان فرماکر سمجھا دیا کہ ہماری ذراسی غفلت مین وہ اپنا کام بنانیکو موجود ہے۔ ادہر یہہ باتین ہو رہی تھین کہ دوسری طرف ایک شور و غل کی آواز آئی۔ یوقنا پانسو سوارونکے ساتھ شبخون مارنے نکلا تھا۔ ابوالہول بھی تلوار لیکر اوس شور کیطرف جھپٹے انکے ساتھ انکی قوم بنی ظریف کی ایک بڑی جماعت تھی۔ مقابلہ ہوتے ہی دوسو آدمیونکا دم بھر مین صفایا کر دیا۔ یوقنا قلعہ کیجانب پسپا ہوا۔ ابوالہول نے قبیلہ کندہ کے کچھ آدمی ساتھ لیکر اوسکا تعاقب کیا۔ حضرت امین الامتہ رضی کو جو اس تعاقب کی خبر لگی فوراً واپسی کا حکم دیدیا۔ تاریکی شب مین واقعی ایسا تعاقب اچھے نتیجے نہین پیدا کرتا۔ ابوالہول واپس کرلئے گئے۔ ابوالہول کی شجاعت کے چرچے نئے سرے سے شروع ہوگئے صبح کو حضرت امین الامتہ رضی نے انکو بلاکر نہایت آفرین کی مگر ساتھ ہی اوسکے یہہ فرمایا مین خوب جانتا ہون کہ آپکی شجاعت کے جوہر بارہا ظاہر ہو چکے ہین۔ آپکی بہادری کا

Marfat.com

سکہ دلوں پر بیٹھ گیا ہے مگر اس شجاعت کے ساتھ تھوڑی سی انجام بینی بھی ملا لیجئے
ابتک جسقدر آپ کو جنگ کے موقع ملے ہونگے وہ اکثر کھلے اور صاف میدان کے
ہونگے اور آپ کے مقابل وہی بادیہ نشین ۔ یہاں کوہستانی سلسلہ اور پھر مقابلہ
حاکم قلعہ سے ۔ محض شجاعت ہی سے کام نکلنا ذرا جائے غور ہے ۔ ہر موقع کو دیکھتے چلئے
اور ہر پہلو پر نظر ڈالتے جائیے ۔

ابوالہول نے کہا واقعی اکثر مواقع ایسی ہی تھے لیکن کہین کہین مٹ بھیڑ ایسے
مقاموں پر بھی ہوئی ہے جہاں صاف میدان کی جگہ پہاڑ ہی پہاڑ تھے ۔ قوم مہرہ
پر کئی مرتبہ مین نے حملے کئے اور مین ہی غالب رہا ۔ اسکا مجھے کیا خوف ۔ دوسرے
پھر ہمت ایک خواب تھے اور پھر کئی میرا خیال ہے کہ وہ سچا ہے اور اوسکی تعبیر
اسی قلعہ کی فتح ہے ۔ جب مین یہاں کا سفر کر رہا تھا تو دیکھتا کیا ہون کہ اپنی قوم لیکر
کسی جانب جا رہا ہون ۔ راہ مین ایک پہاڑ حائل ہے ۔ جو تنگ راہ اوسپر چڑھنے کی
تھی اوسمین ایک خونخوار اژدہا بیٹھا تھا ۔ سب حیران تھے کہ کیا کیا جاوے ۔ کسی مین
ہمت آگے بڑھنے کی نہوتی تھی ۔ مین نے تدبیر یہ کی کہ پہاڑ کے عقب مین ایک راہ
تھی بس چکر کاٹ کر وہان پہونچا ۔ گو تھک کر چور ہو گیا تھا مگر ہمت مجھے بڑھاوے
دے رہی تھی ۔ مین خدا کا نام لیکر اوس تنگ راستہ سے اوسجانب چلا جس جانب
اژدہا تھا ۔ سارا پہاڑ طے کر کے مین پہونچا ۔ چونکہ اوسکا رخ باہر کیجانب تھا اور دُم
میری طرف اسواسطے مجھے اوسمین کامیابی نہایت آسانی سی ہو گئی ۔ دم بھر مین
مین نے تلوار سے اوسکے ٹکڑے اڑا دیئے اور پاؤن سے روندتا ہوا اپنی قوم کیطرف
نکل آیا ۔ اس طرح سے مین نے اپنی قوم کا وہ راستہ صاف کر دیا حضرت امین الامۃ

Marfat.com

کارنگ اس خواب کو سنکر دمکنے لگا۔

خواب کے بارہ مین بہت بڑا اختلاف کر رکھا ہے بعض اسکو محض وہم وخیال کہہ رہے ہین لیکن یہہ اونکا نرا وہم ہے۔ بارہا تجربہ ہوا ہے کہ جو آج دیکھا کل کو وہی ہوگیا خواب دیکھنے والے کے حالات پر غور کرنا ضرور ہے۔ ہر شخص کی یہہ حالت نہین ہوتی حکما کا خیال ہے کہ نفس ناطقہ یعنے روح اس عالم کی چیز نہین وہ عالم بالا سے لاکر اس قفس عنصری مین بند کر دیگئی ہے۔ ہر چیز کی توجہ اپنے اصلی مرکز کیجانب ہوتی ہے جب تک روح اس بدن کے دہندون مین لگی رہتی ہے اوس عالم کی جانب پوری توجہ نہین کر سکتی۔ خواب کی حالت مین ذرا سی سبکدوشی اوسکو ہوتی ہے۔ وہان پہونچکر عقول عالیہ سے اس عالم کے متعلق جو کچھہ اوسکو حاصل ہو جاتا ہے وہی سچا خواب ہے متصوفین کے نزدیک اس عالم اجسام سے بیشتر ایک عالم مثال مانا گیا ہے۔ عالم اجسام مین اور اوس عالم مین کچھہ بھی فرق نہین شکل وصورت جیسی یہان اجسام کی ہے وہان بھی اسی قسم کے اجسام شکل اور صور مین فرق ہے تو بس اسقدر کہ وہ اجسام لطیف ہین اور یہہ کثیف۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ روح جسم کے بغیر اس عالم کا کیا کام کر سکتی ہے حالانکہ ہم خواب مین دیکھتے بھی ہین۔ چلتے پہرتے بھی ہین۔ ہمارے چوٹ بھی لگتی ہے درد بھی ہوتا ہے۔ لبسا اوقات وہ وہ واقعہ نظر پڑتے ہین جو بالکل اصلی ہین۔ ایسی ایسی چیزین نظر سے گذرتی ہین جو ہم نے کبھی نہین دیکھین اور یہہ واقع مین بھی ویسی ہوتی ہین جیسی ہم نے دیکھی تہین۔ پہر اسکو وہم وخیال کیسے قرار دیا جا سکتا ہے اور اگر یہی وہم وخیال ہے تو تمام عالم کا میرے خیال مین یہی حال ہے۔

Marfat.com

دنیا خوابے ست زندگانی دروے	خواب است کہ در خواب بہ بینی آنرا

حدیث شریف مین آیا ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسوان حصہ ہے۔ وجہ کیا۔ حضور کا زمانہ نبوت تیئیس سال ہے۔ چھ مہینے پیشتر آپ سچے خواب ہی دیکھا کرتے تھے۔ شاید حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ آپ کے خواب ایسے صاف ہوتے تھے۔ جیسے صبح (بخاری شریف) یہان ایک خیال پیدا ہوتا ہے کہ ابتدا روحی کے زمانہ مین حضرت عائشہؓ کا وجود ہی کہان تھا مگر ذرا غور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور سے سننے مین کیا استعجاب ہے۔ خیر ان چھ ماہ کو تیئیس سال کے ساتھہ وہ ۱/۴۶ کی نسبت ہے۔ دوسری حدیث مین وارد ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرویا الصالحۃ مبشرات (بخاری) یعنی اجزار نبوت مین سے صرف بشرات باقی رہگئی ہین۔ صحابہؓ نے عرض کیا بشرات کیا ہین۔ آپ نے فرمایا سچے خواب بشرات ہین۔ نبوت کا ذات پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر خاتمہ ہوچکا یہی سچے خواب رہگئے ہین مگر یہہ خیال رہے کہ اوس عالم مین جو چیزین نظر آتی ہین وہ اوسی رنگ اور اوسی ہیئات پر جو اوس عالم کے مناسب ہے اب اوسکو اس عالم کے اشیار پر مطابق کر لینا معبّر کا کام ہے۔ دیکھئے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ دیکھا کہ آپ دودھ پی رہے ہین جب آپ خوب سیر ہوگئے تو بقیہ حضرت عمرؓ کو دیدیا۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دریافت کیا کہ حضورؐ اسکی کیا تعبیر ہے۔ آپ نے فرمایا الدین۔ دیکھئے۔ دین کی اوس عالم مین اوسوقت دودھ کی صورت تھی۔ یا ایکمرتبہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ بہت ہی نیچا کرتا پہنے چلے جارہے ہین جس کی دامن بوسی

Marfat.com

راہ کی تمام چیزیں کرتی جاتی ہین اسکی بابت بھی آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ یہہ دین ہے۔ صوفیہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک علم تعبیر مین وہی کامل ہوگا جسکو عالم مثال سے کمال درجہ کی مناسبت ہوگی۔ یہہ تعلق پیدا کرنیکے لئے اونکے یہان مراقبات وتصور وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ تمام دنیا کا خواب کی بابت جا ہے جو کچھہ خیال ہو لیکن جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا ثبوت ہے تو ہم تو اوسی طرف جھکین گے۔

ہر قوم راست راہے دینے وقبلہ گاہے		من قبلہ راست کردم برسمت کج کلاہے

بات مین بات نکل آتی ہے۔ خواب کے تذکرہ مین مجھے شیخ ابن عربی علیہ الرحمہ کے فصوص مین سے فص یعقوبی یاد آگئی۔ وہ ہمارے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یوسف علیہ السلام کے علم تعبیر کا فرق بیان فرماتے ہین کہ اونکے والد اور خالہ اور بھائی جب مصر مین اونکے پاس آے ہین تب آپ کو اپنے بچپنے کا خواب یاد آیا اور بے اختیار اوسکی تعبیر کی بابت ارشاد فرمانے لگے۔ هٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا یہ میری پہلے خواب کی تعبیر ہے اسکو میرے پروردگار نے واقع کردیا اس سے معلوم ہوا کہ محل تعبیر آپکے نزدیک یہی عالم ہے۔ ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا۔ لوگ پڑے سورہے ہین جب مرین گے تب چونکین گے۔ اس سے جو شیخ عربی اپنے اصول کے مطابق سمجھے وہ یہہ ہے۔ عالم خواب وہ عالم ہے جس مین اشیاء کی رویت اپنی اصلی صورت پر نہین ہوتی۔ دیکھئے حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے والدین اور بھائیونکو تارون اور آفتاب اور ماہتاب کی صورت مین دیکھا یا ہمارے آقا نے

Marfat.com

علم یا دین کو دودھ اور کرتہ کی صورت مین مشابہت فرمایا۔ اب اسطرف آیئے یہہ عالم کہ جو ہمکو نظر آرہا ہے یہہ بہی اپنی اصلی صورت پر نہین۔ دیکھئے حدیث شریف مین ہے رب کاسیات فی الدنیا عاریات فی الاخرة بہت ساری دنیا مین لباس پہننے والیان آخرت کے اعتبار سے ننگی ہین یا بہت ساری ہم اچہی اور پیاری صورتین ہمکو نظر آرہی ہین وہ آخرت کے اعتبار سے نہایت قبیح صورتین ہین یا بقول صوفیہ کرام یون سمجھئے کہ یار اغیار کی صورت مین نظر آ رہا ہے۔ شعر

عاشقے باید کہ باشد دیدہ باز و رو شناس	یار ما در صورت اغیار آید بیرون
غضب کا پردہ نشین ہے وہ شوخ ہرجائی	دیگر — یہ انجمن مین ہے ہر انجمن کے پردہ مین

جب بہی یہہ عالم اصلی صورت کچھ اور ہی رکہتا ہے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ پڑے سو رہے ہین یہہ دنیاوی زندگانی اصلی حالت نہین یہہ خود عالم خواب ہے جب مرینگے آنکہ کہلے گی۔

در ان جسم زادان جہان ست

بلکہ اس عالم مین تو ایک پردہ اور پڑا ہوا ہے کہ ہم اسکو خواب نہین بیداری سمجہہ رہے ہین۔

ہے غیب غیب جسکو سمجہتے ہین ہم شہود	ہین خواب مین ہنوز جو جاگے ہین خواب مین

اب یہان سے عرفان کونی اور عرفان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم امتیاز کر لیجئے مقام صاف کہلا ہوا ہے۔

بعض خواب خود ایسے ہوتے ہین کہ بیداری مین جو خیالات دماغ مین جاگزین ہو چکے ہین واہمہ نے اونکو خاص لباس پہناکر حس مشترک کے سامنے پہینک دیا

Marfat.com

اسوقت اوسکو اصلی اور بناوٹی چیزونمین امتیاز تام کرنیکا مادہ نہین ہوتا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اصلی اور حقیقی چیزونکا نظارہ ہورہا ہے یہہ نظارہ اسی حالت تک محدود ہے آنکھ کہلتے ہی کچھہ بھی نہین نہ انکی کچھہ تعبیر ہے نہ انمین واقعیۃ کا رنگ۔ یہی اضغاث احلام ہین۔ چونکہ اکثر ہماری پرشان خیالات خواب کا مرقع ہوتے ہین بس نظر ظاہر بین نے سمجھہ لیا کہ خواب کی حقیقت ہی یہہ ہے۔ واقعات پر خاک ڈالا کر جو چاہے سو کہہ لیجئے ورنہ رویاے صادقہ سے انکار انکار نہین ہٹ دہرمی ہے۔

اصلی مضمون سے بہت دور ہوا جاتا ہون لیکن کیا کرون سلسلہ نکلتا ہی چلا آتا ہے ایک مقام اور سمجھہ لیجئے وہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مشرف ہونا۔ آپ فرماتے ہین من رانی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بی۔ یعنے جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوسنے واقعی مجھی کو دیکھا اسلئے کہ شیطان میری صورت بناکر نہین آسکتا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے مین کچھہ شک نہین مگر دیکھنے والے کے مراتب کا فرق ہے کبھی اپنی آلودگیان آنکھونکا حجاب ہوجاتی ہین وہ تو بے حجاب ہی ہوے مگر یہان کے حجاب کا کیا علاج۔

اونکے جلوو نکا تو کیا کہنا مگر		دیکھنے والے کو دیکھا چاہیئے

بس یہی وجہہ ہے اختلاف حالت سے رویۃ مین بھی اختلاف ہوجاتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مین نے حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ستر مرتبہ خواب مین دیکھا بالآخر مجھکو یقین ہوگیا کہ اپنے آپ ہی کو دیکھا تہا۔ عرفا چاہے اسکا کچھہ مطلب لین لیکن میرے ذہن ناقص مین یہی آتا ہے کہ

Marfat.com

دیکھنے والا اس سے اپنے مراتب اچھی طرح سے دیکھہ سکا یہہ نہین کہ دیدار سے بہرہ اندوز ہی نہین ہوا۔

اب یہان ایک بات اور سننے کے قابل ہے وہ یہہ کہ شیطان کسی صورتمین اگر یہہ نہین کہہ سکتا کہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون لیکن کسی صورتمین اگر یہہ کہہ سکتا ہے کہ مین خدا ہون۔ اسکی وجہہ صاف ہے۔ صورتمین آنیسے صاف معلوم ہوجاے گا کہ خداوند عالم نہین وہ تو صورتون اور اونکے تمام لوازمات سے بالکل پاک ومنزہ ہے یہان تو دہوکا کسی طرحسے ہوہی نہین سکتا۔ لیکن حضور پُرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک مین واقعی بڑا دہوکا دلسکتا تہا اسواسطے رحمت الٰہی نے اس دروازہ کو فان الشیطان لا یتمثل بی فرماکر بالکل ہی بند کردیا۔ اسمین علماء کا اختلاف ہے کہ پروردگار عالم کی خواب مین رویتہ ممکن ہے یا نہین۔ اکثر کی راے ہے کہ بلاجہتہ اور بلاکم وکیف رویتہ قلبیہ جو خوابمین ہوتی ہے اوسکے انکار کی کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی لا یدرکہ الابصار مین خاص ہی ظاہری بصرین مراد ہین اسیوجہہ سے اوس عالم کے بصرونسے وہ حجابات جو اس عالم مین اونپر پڑے ہوے ہین اوٹہادیئے جائینگے اور دیدار ہوگا۔ وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ بہت سارے چہرے نہایت تروتازہ اوسدن پروردگار کے دیدار سے مشرف ہونگے۔ امام اعظم علیہ الرحمہ نے پروردگار عالم کو کم وبیش ایک سو مرتبہ خواب مین دیکھا ہے۔

حضرت امام احمد حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین نے پروردگار عز اسمہ کو خوابمین دیکھا اور عرض کیا کہ کس عمل سے نہایت آسانی سے آپکا تقرب حاصل ہوسکتا ہے

Marfat.com

ارشاد ہوا کہ کلام پاک کی تلاوت سے میں نے عرض کیا کہ اگر بے سمجھے ہوئے ہو تب بھی
ارشاد ہوا جیسے بھی ہو سمجھکر ہو یا نا سمجھی کے ساتھ بہرحال تقرب کا ذریعہ ہے۔
جیسے دیدار پرانوار کے دیکھنے کے لئے آنکھوں کے حجابات کا نہایت مجلّی
اور شفاف ہونا ضرور ہے اسی طرح کان کے پردے بھی صاف ہونے چاہئیں تاکہ
کلام مبارک اچھی طرح سے سمجھ میں آسکے۔ ایک شخص نے ایک بزرگ سے بیان کیا
کہ میں دیدار پرانوار سے مشرف ہوا۔ آپ نے مجھسے یہہ ارشاد فرمایا اشرب الخمر
(تو بہ توبہ) وہ بزرگ بے چین ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اگر تو مشرف ہوا ہے تو
واقعی تو نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیکھا لیکن تیری سماعت کا قصور
ہے آپ نے فرمایا ہوگا لاتشرب الخمر تیرے خیال نے تجھکو کچھ کا کچھ سنا دیا۔
یہہ کیسے سمجھا اس سے کہ شریعت مطہرہ میں شراب کی قطعی ممانعت ہے ایسا کبھی نہیں
ہو سکتا کہ عالم خواب میں تجھ سے کچھ اور ارشاد ہو۔ اس بیان سے یہہ بھی معلوم ہوا
کہ سب سے اول تو احکام شرع سے واقفیت کی ضرورت ہے تاکہ سمجھ میں آوے اگر
کہ ہمارے کان صاف ہیں یا آلودہ۔ دوسرے حضور پرنور کا حلیہ مبارک معلوم ہونا
چاہئیے اوس سے یہہ معلوم ہو جاویگا کہ ہماری آنکھیں تو قاصر نہیں۔ میرا خیال ہے
کہ دیدار پرانوار خواہ کسی حالت سے ہو ہماری حالت قاصرہ ہو یا کاملہ ہے بڑی
مضبوط رسّی۔ اگر ہماری حالت ناقصہ بھی ہے تو بھی امید ہے کہ اسکے ذریعہ سے
ہم اوس نقصان سے پاک ہو جائیں گے۔ اس رسّی سے ہم بام مقصود تک پہونچ سکتے
ہیں۔ دیکھئے دوسری حدیث میں ارشاد ہوتا ہے من رانی فی المنام فسیرانی
فی الیقظة جس نے مجھے خواب میں دیکھہ لیا وہ بہت جلد مجھکو بیداری میں دیکھیگا

Marfat.com

علماء نے اسکی دو توجیہین کی ہین ایک تو یہہ۔ کیا عجب ہے کہ اسی عالم مین دیدار پر انوار سے مشرف ہوجاے۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست۔ دوسرے یہہ کہ قیامت مین وہ میرے دیدار سے مشرف ہوگا جس سے اوسکے لئے بڑی بشارت نکل رہی ہے بہرحال عجب دولت عظمیٰ ہے اور گنہگارونکے لئے تو کچہہ نہ پوچہئے کہ کیا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مجلس مین رونق افروز تہے کہ ایک مست سرشار اینٹہتا ہوا نکلا اور یہہ کہتا چلا جارہا تہا کہ اے پیارے پروردگار تو مجہے دیکہہ لے۔ حضرت بایزیدؓ نے ارشاد فرمایا کہ ہے بہی آپ کی صورت اسی قابل۔ وہ یہہ سنکر ذرا سنبہلے اور فرمانے لگے کہ اسیواسطے تو عرض کررہا ہون کہ پہر کسی قابل ہوجاے گی۔ حضرت بایزیدؓ بے چین ہوکر اوٹہے اور اونسے لپٹ گئے۔ حضرات! ہمارے حالات کیسے ہی ناقص ہون مگر دیدار پر انوار سے وہی حالات سئیات مبدل بحسنات ہوجائین گے۔ اللہم ارزقنا رویۃ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم بجقہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم۔

بزرگان دین دیدار پر انوار سے جسقدر فیضیاب ہوے ہین اون کے لئے ایک الگ دفتر کی ضرورت ہے۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اشعۃ اللمعات مین ایک روایت نقل فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرمارہے تہے۔ دس ہزار آدمیونکا مجمع تہا۔ حضرتؓ کے خادم خاص شیخ علی ہیتی ممبر کے نیچے ہی بیٹہے ہوے تہے کہ ایکایک انکی آنکہہ لگ گئی۔ حضرت غوث پاکؒ اسکتوا فرماکر ممبر پر سے اوترآے اور نہایت ادب کے ساتہہ شیخ علیؓ کے سامنے کہڑے ہوگئے۔ جب شیخ علیؓ کی آنکہہ کہلی ہے

Marfat.com

توحضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم دیدار پرانوار سے مشرف ہوئے؟ انہون نے کہا بیشک۔ حضرتؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں لباادب تمام کھڑا ہونا بس اسیوجہہ سے تہا۔ اچہا کہو۔ ارشاد کیا ہوا۔ شیخ علیؓ نے جوابدیا کہ حضور کی مجلس پاک کی حاضر باشی کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

شیخ علیؒ فرماتے ہین کہ مین جوکچہہ عالم خواب مین دیکہہ رہا تہا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچشم ظاہر بین باطن کا نظارہ فرمارہے تہے۔ اللہ ری کمال

اون آنکہونکی آنکہونسے ہون مین بلائین	میسر جنہین ہو نظارہ تمہارا

اس واقعہ سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ دیدار پرانوار رحلت کے بعد بہی بیداری مین خرق عادات کے طور پر ممکن ہے۔ امام حجۃ الاسلام نے المنقذ من الضلال مین بڑے بسط کے ساتہہ ثابت کیا ہے کہ ارباب قلوب بیداری مین ملائکہ اور اروح انبیاؑ کی مشاہدہ سے مشرف ہوسکتے ہین۔ حضرت ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیداری مین مجہسے فرمایا یا علیؔ طھر ثیابك من الدنس یعنے اے علی اپنے کپڑونکو میل کچیل سے پاک وصاف رکہا کرو۔ حضرت سید نورالدین یحیٰی علیہ الرحمہ جب مزار مبارک پر حاضر ہوے ہین تو فرماتے ہین کہ میرے سلام کے جواب مین مزار مبارک سے آواز آئی۔ علیک السلام یا ولدی ؂

بر تو سلام میکنم گرچہ فسردہ یافتم	باشرف جواب تو قدر سلام خویش را

حضرت شیخ ابوالعباس مرسی فرماتے ہین کہ اگر ایک لمحہ کو بہی جمال مبارک مجہسے محجوب ہوجاوے تو مین اپنے آپ کو مسلمان نہ خیال کرون۔

Marfat.com

در آندم کافرست اما نہان ست	وے کو غافل از وے یک زمانست

بعض نے یہاں یہی فرمایا ہے کہ درحقیقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال پاک نصب العین تھا۔ خیر۔ اگر کرامات سے انکار کیا جائے تو یہی کہنا پڑے گا۔

یون تو ہر بزرگ کو ذات پاک کے ساتھ ایک نسبت خاصہ ہے جو دیدار سے بہرہ اندوزی کا بڑا سبب واقع ہوتی ہے لیکن حضرت شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمہ کی اس بارہ مین کچھ شان ہی نرالی معلوم ہوتی ہے۔ انکی رویت بڑی کثرت سے منقول ہے یہان چند واقعہ نقل کئے جاتے ہین جو ہمارے واسطے کبریت احمر ہین۔

واقعہ۱۔ فرماتے ہین کہ مین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا۔ مین نے بیقراری مین عرض کیا کہ حضور مجھے چھوڑ نہ دینا۔

	برا ہون یا بھلا ہون خیر جیسا ہون تمہارا ہون

طریقہ ہے کریمی کا نبھانا اپنے چاکر کا	

ارشاد ہوا کہ ہم تم کو چھوڑنیوالے نہین یہانتک کہ تم حوض کوثر پر آکر اوسکا پانی پیو اسوجہ سے کہ تم سورہ کوثر اور درود شریف پڑھا کرتے ہو۔ درود کا ثواب تو مین نے تمکو دیدیا اور کوثر کا ثواب تمہارے لیے جمع ہے پھر فرمایا کہ استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ کو کبھی ترک نہ کرنا۔ جب تم کو اپنے قول وفعل مین ذرا سا بھی خلل معلوم ہو توبہ واستغفار کر لیا کرو وہ تواب رحیم ہے

واقعہ ۲۔ ایک مرتبہ جو مین دیدار پرانوار سے مشرف ہوا ہون تو مجھسے ارشاد ہوا کہ تم ایک لاکھ شخصونکی شفاعت کروگے۔ مجھے سخت تعجب ہوا اور عرض کیا یہ قابلیت

Marfat.com

مجھ میں کس چیز سے آگئی۔ فرمایا تو نے اپنے درود کا ثواب مجھ سے ڈالا ہے۔

واقعہ ۔ یہ ہزار مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اپنے ورد کو جلد ختم کرنے کی غرض سے انہوں نے ذرا سی عجلت سے کام لیا۔ کہتے ہیں کہ مجھے ارشاد ہوا تم نہیں جانتے جلدی شیطان کی جانب سے ہوتی ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد نہایت اطمینان سے کہا کرو۔ ہاں اگر وقت تنگ ہوتا ہو تو وقت کی جلدی تمہارے لئے مضر نہیں۔ پھر ارشاد ہوا کہ یہ سب بطور فضیلت ہے ورنہ درود شریف تو جیسے ہی پڑھو گے بالآخر درود ہی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ابتدا و انتہا درود کامل سے کیا کرو چاہے ایک ہی مرتبہ کیوں نہو۔ فرمایا درود کامل یہ ہے۔ اللھم صل علی سیدنا و مولنا محمد وعلی ال سیدنا و مولنا محمد کما صلیت علی سیدنا و مولنا ابراھیم وعلی ال سیدنا و مولنا ابراھیم وبارک علی سیدنا و مولنا محمد وعلی ال سیدنا و مولنا محمد کما بارکت علی سیدنا و مولنا ابراھیم وعلی ال سیدنا و مولنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واقعہ ۔ کہتے ہیں۔ ایک بار ارشاد ہوا کہ جب تم کو کوئی امر درپیش ہو اور تم اوسکا ہونا چاہتے ہو تو نفیسہ طاہرہ کی نذر مان لیا کرو چاہے ایک ہی پیسہ کیوں نہو وہ کام ہو جائے گا حضرت سیدہ نفیسہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ حضرت زید کی پوتی ہیں ۱۴۵ھ میں مکہ میں پیدا ہوئیں ابتدا ہی سے عبادت میں توغل تہا۔ کیوں نہو آخر تہیں کس کی پارہ جگر۔ حضرت اسحٰق موتمن سے انکی

Marfat.com

شادی ہوئی تھی جنسے ایک صاحبزادہ قاسم اور ایک صاحبزادی ام کلثوم تولد ہوئین سات برس مصر مین انکا قیام رہا۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ جب مصر مین پہونچے ہین تو انکی خدمت مین اکثر آمد و شد رکھتے تھے۔ ۲۰۸ھ مین اس دار ناپائدار سے عزلت گزین ہوئین۔

یہہ نذر نذر فقہی نہین ہی جسمین احتمال شرک ہو مقصود ایصال ثواب معلوم ہوتا ہے۔

واقعہ۔ یہہ کہتے ہین کہ جامع ازہر مین قصیدہ بردہ کے اس شعر پر مجھسے اور ایک دوسری شخص سے بحث ہو پڑی۔

فمبلغ العلم فیہ انہ لبشر	وانہ خیر خلق اللہ کلھم

ترجمہ ہمارے علم کا انتہائی درجہ حضورؐ کے بارہ مین بس یہی ہے کہ آپ انسان کامل ہین تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہین۔ میرے مدمقابل نے کہا کہ سب سے افضلیت کی دلیل کیا ہے۔ مین نے کہا اجماع منعقد ہو چکا۔ لیکن وہ نہ مانا اسکے بعد مین نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جامع ازہر کے منبر کے قریب رونق افروز ہین اور حضرت خلیفہ اول و دوم ؓ بھی تشریف فرما ہین مجھے دیکھتے ہی ارشاد ہوا مرحبا بحبیبنا پھر اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تمکو بھی معلوم ہوا کہ آج کیا واقعہ پیش آیا۔ فلان مردود یہہ کہتا ہے کہ مجھکو ملائکہ پر افضلیت نہین ایسے شخص کا حال سوا اسکے کیا ہو گا خسر الدنیا والآخرہ اس کے نزدیک اجماع ہی اس عقیدہ پر نہین (کیونکہ معتزلہ اسکے خلاف ہین) یہہ نہین جانتا کہ اہلسنت کے اجماع کے لئے معتزلہ کا انکار بجوی نمی ارزد کا مضمون رکھتا ہے۔ دوسرے وقت خود مین نے اس شعر کا مطلب جناب اقدس مین عرض کیا

Marfat.com

یہ اوس شخص کے علم کی انتہا ہے جسکو آپکی حقیقت علیا کا علم نہین دیا گیا ہے ورنہ آپ تو روح قدسی اور قالب نبوی کے ماورا ہین۔ ارشاد ہوا کہ تم سچ کہتے ہو مین نے تمہاری مراد سمجھ لی۔

واقعہ - فرماتے ہین۔ ایک مرتبہ مین نے دیکھا کہ آپ نے میرے دہن کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ مین اوس دہن کو چومتا ہون جو ہزار بار دن مین اور ہزار بار رات مین مجھپر درود بھیجتا ہے پھر فرمایا اگر شب کو تمہارا ورد انا اعطیناك الكوثر ہوتا تو کیا اچھا ہوتا۔ یہہ دعا کیا کرو۔ اللهم فرج کربا تنا اللهم اقل عثرا تنا اللهم اغفر زلاتنا پھر مجھپر درود بھیجا کرو اور یہہ پڑھا کرو۔ وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

واقعہ - فرماتے ہین کہ مین نے ایک مجلس مین صرف ایکمرتبہ یہہ کہا محمد بشر لا کالبشر بل هو یاقوت بین الحجر حضور انسان تو ہین مگر اور ونکی طرح نہین۔ پتھر ونہین ہی سے یاقوت ہوتا ہے مگر اوسکو اونسے کیا نسبت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ارشاد ہوا قد غفر الله لك ولكل من قالها معك پروردگار عالم نے تمکو بھی بخشدیا اور تمہارے ساتھہ کوئی دوسرا شخص کہے وہ بھی بخشدیا گیا۔ پھر تو ان حضرت کی یہہ حالت تھی کہ مرتے دم تک اس پیاری کلمہ کو انہون نے ترک نہین کیا۔ جس مجلس مین جاتے ایک مرتبہ ضرور کہہ لیتے۔

ایک مرتبہ دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے ہین تو ارشاد ہوا کہ مین مردہ نہین ہون جنکو اوس جناب سے علم نہین دیا گیا ہے اونسے روپوش ہون ورجو ہا نکے عالم سے بالا مال ہو رہے ہین مین اونکو دیکھتا ہون وہ مجھے دیکھتے ہین۔

Marfat.com

می بنیت عیان و دعامی فرستمت	در راہ عشق مرحلہ قرب وبعد نیست

جب شہدار کی بابت نص قطعی مین آچکا لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ یعنی جو لوگ خدا کی راہ مین قتل کئے جاتے ہین اونکو مردہ نکہو وہ تو زندہ ہین لیکن تمکو شعور نہین۔

ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما	ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

تو حضور سرور عالم جان جہان حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو تمام شہدا کیا تمام انبیا سے بدرجہا بالاتر ہین اگر زندہ ہین اور آپ کی رویت مبارک خواب یا بیداری مین بچشم سر یا بچشم سر اولیار کرام کو ہو تو کونسی جائی تعجب ہے؟ بل العجب علی خلاف ذالک۔

واقعہ۔ اور تو اور حضرت شیخ ابو المواہب علیہ الرحمہ نے احادیث شریفہ کی بابت بہی تو دریافت فرمالیا چنانچہ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ مین نے اس حدیث کو دریافت فرمایا جو ابن حبان نے اپنی صحیح مین بیان فرمائی ہے۔ اکثروا من ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون اللہ تعالی کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ مجنون کہنے لگین آپنے فرمایا۔ ابن حبان اپنی روایت مین صادق ہے۔ اذکروا حتی یقولوا مجنون کا راوی بہی سچا ہے۔ مین نے دونون لفظون کو معاً کہا تہا کبہی یون اور کبہی وون دیدار پر انوار سے مشرف ہونے کے لئے ذکر کی زیادہ ضرورت ہے۔ اولیار کرام کی جناب مین خیالات نہایت شستہ ہونا چاہئین۔ ورنہ رویت مبارک کا دروازہ بالکل مسدود رہے گا۔ حضرت ابو المواہب نے ایک طریقہ بہی اس دولت سے مشرف ہونیکا بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہین کہ مین نے ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

پ

Marfat.com

کو خواب مین دیکھا۔ آپ نے مجھسے فرمایا کہ سوتے وقت پانچ مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیا کرو پھر یہہ دعا کیا کرو اللھم بحق سیدنا و مولٰنا محمدؐ ارنی وجہ سیدنا و مولٰنا محمدؐ حالًا و مالًا جب یہہ کہہ لیا کروگے تو مین تمہارے پاس آیا کرونگا اور تم سے جدا نہونگا اس دعا مین سیدنا و مولٰنا کا لفظ تعظیمًا لجنابہ الاقدس مین نے بڑہا دیا ہے آپکے ارشاد پاک مین اسم مجرد تہا۔

روئیت مبارک کے لئے اسرار فاش کرنیکی سخت ممانعت ہے

ستانی زبان از رقیبان راز
کہ تا راز سلطان نگوید باز

چنانچہ ذیل کے واقعہ سے معلوم ہوگا۔

یہی حضرت ابو المواہب فرماتے ہین کہ ایک مدت تک مین اس نعمت سے محروم ہوگیا تہا بالآخر ع خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش۔ مین پھر دیدار سے مشرف کیا گیا۔ مین نے عرض کیا کہ مجھے اپنی خطا کا علم دیا جاے مجھے نہین معلوم ایسا کیا قصور ہوا ہے۔ ارشاد ہوا کہ تم ہماری روئیت کے قابل نہین ہو تم لوگون کو ہمارے اسرار پر مطلع کردیتے ہو۔ بات یہہ ہوئی کہ انہون نے اپنے ہم شہریون مین سے کسی سے کسی خواب کا ذکر کردیا تہا۔ فرماتے ہین کہ جبتک توبہ کی اسکے بعد سے پھر دیدار مبارک سے مشرف ہونیگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے صرف خواب کا ذکر نہین کیا ہوگا بلکہ اسرار خواب بیان کردیئے ہونگے ورنہ اگر خواب ہی کی ممانعت ہوتی تو ہم تک یہہ واقعہ کیسے پہونچتے۔

اسیطرح غیبت کرنیوالا اور غیبت سننے والا دونون کو اس نعمت سے حصہ نہین ملتا

Marfat.com

انہی سے ایک مرتبہ ارشاد ہوا انی لا اجتمع بمن یجلس مجالس الغیبۃ مع الناس ولا یقوم منہا - یعنی اوس شخص سے نہین ملتا جو غیبت کی مجلسونمین لوگون کے ساتھ بیٹھتا رہتا ہو اور وہانسے کہڑا نہوتا ہو - ایک مرتبہ انہون نے درود شریف کی بابت سوال کیا کہ جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درود بہیجتا ہے اللہ تعالے شانہ اوسپر دس مرتبہ درود بہیجتا ہے ھل ذالك لمن کان حاضر القلب - کیا یہہ اوس شخص کے لئے ہے جو دل لگا کر پڑہتا ہو - فرمایا لا بل ھو لکل مصل علیہ غافلا و یعطیہ اللہ تعالے امثال الجبال من الملائکۃ تدعو لہ و تستغفر لہ و اما اذا کان حاضر القلب فیہا فلا یعلم ذالك الا اللہ یعنے نہین یہہ مرتبہ تو اون لوگونکا ہے جو بے دل لگا کے درود پڑہتے ہین - بڑے بڑے فرشتے اونکے لئے دعا و استغفار کرتے ہین اور جس نے دل لگا کر پڑہا اوس کا اندازہ تو بس اللہ ہی کو معلوم ہے - یہہ قریب قریب ویسا ہی واقعہ ہے جیسا ہم قرآن پاک کی تلاوت کی بابت حضرت امام احمد حنبل علیہ الرحمہ سے نقل کر آئے ہین -

اگرچہ اپنی روش کے خلاف یہان طوالت سے کام لیا مگر کیا کرون -

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم	چنانکہ حرف عصا گفت موسیٰ اندر طور

اب پہر اصلی مقصد کیطرف آتا ہون -

حضرت ابو عبیدہؓ کی راے ہوئی کہ سواے دامس کے ساتہیون کے ساری فوج دو میل کے فاصلہ پر چلی جاے - دامس اپنے ساتہیون کے ساتہہ یہان کسی غار مین پہلے سے پوشیدہ ہورہین - فوج کے چلے جانیکے بعد کیا عجب ہے کہ محصورین قلعہ سے باہر نکلکر ہمارا تعاقب کرین دامس اسوقت کو ہاتہہ سے نجانے دین

Marfat.com

اگر ضرورت ہو تو سوار کے ذریعہ سے ہمکو اطلاع کردین تاکہ دشمن کا بالکل صفایا کردیا جاے
اسکے بموجب عملدرآمد کیا گیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ اپنی فوج کو لیکر قلعہ کے قریب بحیلہ
جنگ چلدئے۔ اکثر اہل قلعہ کی راے تعاقب کی ہوئی لیکن یوقنا بڑا گرگ باران دیدہ
تہا اوسنے سب کو روک لیا اور قلعہ کا دروازہ اب بہی بند رہا۔

دامس اپنے ساتہیون کے ساتہہ دن بہر ایک غار مین پوشیدہ رہے۔ شب کو
تنہا وہانسے قلعہ کی خبرگیری کے لئے نکل کہڑے ہوے۔ کئی شخص گرفتار بہی کئے
مگر نہ تو کچہہ قلعہ کا حال معلوم ہوا اور نہ کوئی مخفی راہ ہی دریافت ہوئی۔ بالآخر دامس نے
حملہ کی ٹہیرادی۔ حضرت ابو عبیدہ کو سارے ماجرہ کی اطلاع دیگئی اور یہہ کہدیا گیا کہ
آفتاب نکلتے وقت آپ ہماری مدد کو یہان آن پہونچین۔ دامس اپنے ساتہیونکو نہایت
اخفا کے ساتہہ لئے ہوے قلعہ کی دیوار کے نیچے پہونچے۔ چارون طرف چکر لگا کر دیکہا
مگر کوئی صورت نظر نہ آئی۔ ایک برج پر یہہ معلوم ہوا کہ وہان حفاظت کامل طور سے نہین
ہورہی ہے۔ وجہہ غالباً یہہ تہی کہ وہ رُخ مسلمانون کے حملہ کا نہ تہا۔ حضرت دامس نے
اوسیکو حملہ کے لئے تجویز کیا۔ اب تدبیر کیا کیجاے۔ دیوارین نہایت سنگین تہین ایسی
آلات نہ تہے جس سے دیوارونکو اوڑادیا جاتا۔ اوس زمانہ کے مناسب یہہ تدبیر کیگئی
کہ ایک دوسرے کے کندہون پر کہڑا ہوتا چلا جاے اور سب کا بوجہہ دامس سمہالین
سب سے اوپر کے شخص نے قلعہ کی لگر بکڑ ا جست بہری اور دیوار پر ہولیا۔ خوش قسمت
وہان کا محافظ اور اوسکے دونون نائب شراب کے نشہ مین بیہوش کیا اپنی زندگی گنواے
ہوے تہے۔ ان حضرت نے پہلے اون ہی کا صفایا بولدیا۔ اس سے فارغ ہوکر اپنے
عمامہ کے ذریعہ سے اپنے اور ساتہیونکو چڑہالیا۔ سب سے آخر مین دامس کی باری آئی

Marfat.com

انہون سنے وہان پہونچکر فرمایاکہ سب نہایت خاموشی کے ساتھہ یہین ٹھیرے رہین
مین ابھی خبر لیکر آتا ہون - وسط قلعہ مین پہونچکر آپ کو معلوم ہواکہ یوقنا روسا رکیساتھہ
رنگین بیگم کی رنگ رلیو نمین مبتلا ہین گو موقع اچھا تھا مگر یہہ خیال ہواکہ سب کچھہ بھی
خود انکے ساتھیونکی تعداد بھی اسقدر کہان تھی جوان مدہوشونسے مقابلہ کرسکتی قلعہ
کے دروازے بند ہین - مدد پہونچنے کی اُمید نہین چُن چُن کر مارڈالے جائین گے
پہلے دروازونکا بند وبست کر دیا جاے بس آپ سیدہے قلعہ کے دروازہ پر پہونچے
چونکہ کئی روز سے سخت حفاظت کیجارہی تھی - آج عساکر اسلامی کے چلے جانے سے
ذرا سے آرام کی صورت نکلی - کچھہ دربان تو غافل پڑے سو رہے تھے اور کچھہ نشہ مین
چُور مُردونسے شرط باندہنے کو تھے - وامس نے ان بدحواسونکا دم بھر مین خاتمہ کر دیا
سوتے ہوے دربان سوتے ہی رہگئے - اب کمال ہوشیاری یہہ کی کہ دروازہ کا قفل
توڑکر کواڑ بند ہی رہنے دیئے - اس سے فارغ ہو کر اپنے ساتھیونسے آملے سارا ماجرا سنادیا اور
فرمایاکہ اسوقت حملہ مناسب نہین صبح ہوتے حملہ کیا جاے - اگر پروردگار عالم نے
فتح ہمارے ہی ہاتھہ رکھی ہے تو کسیکی مدد کا ہمکو منتظر نہ رہنا چاہیئے درصورت دیگر
حضرت امین الامۃؓ قلعہ کی فصیلونکے نیچے ضرور ہونگے - دروازہ کھلا ہے بس اطلاع
کی دیر ہوگی - دروازہ پر چلکر ابھی سے قبضہ کرلینا چاہیئے - سب دروازہ کو جاہی رہے
تھے کہ قلعہ مین اسکی خبر ہوگئی - اب کیا تھا - رومی اُمنڈ پڑے گو بدحواس ضرور ہوگئے
تھے لیکن ہنگامہ کارزار نہایت شدت سے گرم ہونے لگا - اہل اسلام مین سے
جو اسوقت شہید ہوے اونکے اسماء گرامی یہہ ہین - اُوس بن عامر - ابو حامد بن
سراقہ حمیری - قارع بن سیب تمیمی - ضرارہ بن شداد الغنوی - ربیع بن جابر عبدری

Marfat.com

(قبیلہ بنی عبدالدار کے) ہلال بن یعرب الخشنی۔ امید بن قادح الدارمی اور اسود بن ملاعب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی۔

لڑائی کا یہی رنگ تہا۔ دامس شجاعت کے جوہر دکہا رہے تہے۔ نعرۂ تکبیر سے قلعہ کے برج گونج رہے تہے کہ یکایک قلعہ کی دیوارون سے تکبیر کی آوازین آنا شروع ہوئین اور ساعت بہ ساعت قریب ہوتی چلی گئین۔ یہہ حضرت سیف اللہ اور اونکے ساتھی تہے۔ وجہہ یہہ ہوئی کہ حضرت امین الامۃ کو جب انکے خفیہ حملہ اور قلعہ کی دیوار پر چڑہ جانیکی اطلاع ہوئی ہے تو نہایت ہی بے چین ہوسے اسلیئے کہ دامس کے ساتہ اسقدر آدمی نہ تہے جنسے تمام قلعہ والونکا مقابلہ ہوسکتا۔ آپ نے حضرت خالدؓ کو ایک جماعت کے ساتہہ انکی کمک کے لئے روانہ کیا۔ حضرت خالدؓ جب قلعہ کی دیوار کے نیچے آے ہین تو اونکے کانون سے صداے تکبیر ٹکرانے لگی جس سے آپ آسانی سے سمجہ گئے کہ جنگ چہڑ گئی۔ قلعہ والے تو اندرونی فساد کیطرف متوجہ تہے آپ رسّی کی سیڑہیونکے ذریعہ سے نہایت آسانی سے قلعہ مین پہونچ گئے۔ اب وہ بدحواس جواب دینے لگے۔ ادہر دامس کے وار بے سپر تہے اودہر حضرت سیف اللہؓ کے کاٹ بے پناہ ہورہے تہے۔ عاجز ہوکر ہتہیار ڈالدیئے اور چارون طرف سے لفون لفون کی آواز بلند ہوئی۔ یہہ اونکی زبانمین طلب امان کا کلمہ تہا جس سے اہل اسلام بارہا ایسے وقائع کیوجہہ سے خوب واقف ہوچکے تہے۔

اب یہہ وہ وقت تہا کہ حضرت امین الامۃؓ بہی خود اپنی جرار فوج لیکر آ موجود ہوئے قلعہ کا دروازہ پہلے ہی سے بے پناہ ہوچکا تہا آپ قلعہ میں [illegible] ہوئے [illegible] امان طلب کیجارہی تہی۔ آپ نے سب سے پہلے تبلیغ اسلام کی [illegible]

Marfat.com

کی وہ خود وہانکا گورنر یوقنا تہا۔اسکے ساتھہ ساتھہ ایک جماعت نے بہی اسلام
قبول کرلیا۔اللہ اللہ مشیت نے اسلام کے لئے کسکو تاکا تہا۔یوقنا کو ع
عشق ازین بسیار کردست وکند + یہہ ہرگز خیال نکرنا چاہیئے کہ اس کا اسلام
بزور شمشیر تہا آیندہ واقعات اسکی بالکل تکذیب کرینگے کیونکہ یوقنا نے جس خوبی کیساتھہ
اپنی خوش اعتقادی کا ثبوت دیا ہے سچ تو یہہ ہے کہ اون ہی کا حصہ تہا۔ایک جماعت
اس نعمت سے بدنصیب رہی جسکو قلعہ سے باہر رہنے کے واسطے حکم دیا گیا۔ اب
حضرت امین الامتہ رض کو اس کی جانب توجہہ ہوئی۔انکے تہتر زخم آے تہے اگر غور کیا جاوے
تو یہہ فتح انہون نے بزور سینہ حاصل کی۔آپ کی مرہم پٹی کیگئی۔یوقنا نے بعد کو ایک
مجمع عام مین اسکا اقرار کیا کہ مجہے پہلے سے معلوم تہا کہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کا ظہور ہوگا۔اونکے پیرو ہر جگہہ غالب رہین گے۔اللہ تعالی شانہ ہر طرح اونکی مددپر
ہوگا۔حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بس نبوت کی حد تک ہین مگر یہہ خیال
نہ تہا کہ وہ نبی عربی روحی فداہ ہین تمہارے غلبہ اور تمہاری تبلیغ سے مجہکو اسکا علم ہوا۔
میری خواستگاری یہہ ہے کہ ذراسی تفصیل کے ساتھہ آپ کے حالات سے مشرف ہوان
کیونکہ مین نے جو اوصاف پڑہے ہین اونکی مطابقت علم الیقین سی عین الیقین کے درجہ تک
پہونچ جاے اور بجاے اجمالی علم کے تفصیلی حالات معلوم ہون۔

حضرت امین الامتہ رض نے ارشاد فرمایا۔ہان دریافت کیجئے۔ع اوست مجموعہ خوبی
بکدامش گویم۔

سرکنم نالہ اگر تاب شنیدن داری		سینہ لبشگافم اگر طاقت دیدن داری	

یوقنا نے کہا کہ مین نے آپکے اوصاف مبارکہ مین سے ایک یہہ پڑہا ہے کہ پروردگار

Marfat.com

آپ کو صحابہؓ اور متبعین کی بابت حکم فرمائیگا۔ آپ یتیموں اور مسکینوں کی اعانت فرمائینگے جنکا کہیں ٹھکانا نہیں وہ آپ کی گلیم مبارک کے سایہ مین دونوں عالم سے مستغنی ہوکر آرام پذیر ہونگے۔

امین الامتہؑ نے ارشاد فرمایا کہ اصحابہ کی بابت تو آپ کو یہہ ارشاد ہے وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ترجمہ اور سمیٹ اپنے بازوؤں کے واسطے جو تیرے ساتھ ہین ایمان والے۔ یتیمون اور مسکینوں کی بابت یون تعلیم فرمائی اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ ترجمہ کیا پروردگار عالم نے آپکو یتیم نہین پایا پھر جگہہ دی اور جویاے راہ حق پایا تو آپ کو مطلوب تک پہونچا دیا اور نادار پایا تو غنی کر دیا سو جو یتیم ہو اوسکو نہ دبائے اور جو مانگتا ہو اوسکو نہ جھڑکئے۔

یوقنا چونکہ محاورات عرب سے اچھی طرح واقف نہ تھے ضآلًّا کا لفظ سنکر چونکے مگر حضرت امین الامتہ نے اچھی طرح سے ذہن نشین کر دیا کہ وہ معنی جو تمہارے خیال مین آئے ہین وہ مراد نہین۔ ضال کے معنی طالب راہ کے ہین۔ آپ کا راہ طلب کرنا کئی قسم کا تھا ایک تو یہی تھا کہ قبل از نبوت چونکہ دین ابراہیمی کے قواعد سب خلط ملط ہو رہے تھے۔ اوسکا چھانٹنا کہ کون کونسے تو اپنی اصلی حالت پر باقی ہین اور کون کونسے صورت بدلکر نئے روپ مین آگئے بلا وحی نہایت دشوار تھا۔ وہ پاک طبیعت جو ناحق کے لئے پیدا ہی نہین کی گئی بلکہ وہ فطرت جو حق کا سرچشمہ تھی اس سے بڑھکر اوسکو اور کیا پریشانی ہوسکتی تھی اسواسطے اوس پروردگار نے جو آپ کے سینہ

Marfat.com

فیض گنجینہ کو ایک بحر ذخار بنانیوالا تھا بذریعہ وحی قواعد حقہ کی تعلیم فرمائی۔ یا آپ شاہد لایزال الآن کما کان کے جلوونکے طالب تھے اس تمنا کو خدا ہی جانے کیسے کیسے پورا کیا گیا ذراسی جھلک اس حدیث شریف سے معلوم ہوتی ہے یطعمنی ربی ویسقینی یہہ آپ نے اوسوقت ارشاد فرمایا تھا جب آپ صوم وصال یعنے تم کے روزے رکھا کرتے تھے کئی کئی روز تک کھانا نہ پینا صرف اوسی کی یاد سے جینا تھا۔ صحابہ نے بھی اِن لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے بموجب صوم وصال رکھنا شروع کر دیے۔ آپ کو جو معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا ایکم مثلی تم مین سے میری برابری کون کرسکتا ہے میری تو یہ حالت ہے کہ میرا پروردگار ہی مجھے کھلاپلا دیتا ہے۔ اس سے جو کچھہ معلوم ہو رہا ہے اوسکو ذرا غور سے دیکھئے مین کچھہ نہین کہہ سکتا۔

یوقنا کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا اور کہنے لگے کہ بجنسہ یہی مطلب مین نے یوحنا کی کتاب مین لکھا دیکھا ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ تلافی مافات کے خیال سے اوسی قدر اہل اسلام کی اعانت مین کوشش کرون جسقدر کہ اونکے مقابلہ مین کرچکا ہون۔ سچی توبہ یہہ ہوگی۔ اس موقعہ پر انگریزی مورخ بھی لکھتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ کی تاریخ مین یہہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ اسلام کے سخت سے سخت مخالف نے بھی جہان اپنا لباس پارینہ اوتار کر اسلامی تمغہ حاصل کیا اگرچہ بزرگ مشیری کیون نہو لیکن اسلام سے مشرف ہوتے ہی اوسکا بڑا حامی ہو جاتا تھا اوسکو نہ اپنے اہل وعیال کی پروا رہتی تھی نہ مال واسباب دنیا کی کچھہ تمنا ہوتی تھی۔ یہانتک کہ اس راہ مین جان دیدینا اونکے خیالون مین جان کی قیمت ہوتی تھی۔

Marfat.com

جان دی دی ہوئی اوسیکی تھی		حق تو یہہ ہے کہ حق ادا نہوا

الفضل ما شہدت بہ الاعداء اسے کہتے ہیں۔ مگر افسوس ان مورخون پر۔ ذرا بہی تدبر سے کام نہین لیتے اسلام کی حقانیت کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت مانگتے ہین اسی سے اونکا وہ تعجب جو مثل کوہ معلوم ہوتا ہے پرکاہ کی بہی وقعت نہین رکہہ سکتا۔

ان ہی مورخین نے یوقنا کی حمایت اسلامی کے واقعات لکھے ہین جنمین سے ایک یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ یوحنا اپنے بہائی کو صرف حمایت اسلام ہی کیوجہہ سے اسنے قتل کرادیا مگر سخت تعجب اور کمال افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انگریزی مورخین کی یہہ فاحش غلطی ہے یوحنا کا قتل اسوقت ہوا ہے جسوقت یوقنا مشرف باسلام نہین ہوے تہے اور اون بیچارہ کی جان تو اسی حمایت اسلامی مین گئی نہ یہہ کہ وہ ابتک عیسائی تہے۔ افسوس ہماری تاریخین بالکل اسکی تکذیب کر رہی ہین اول تو یہہ واقعہ ہی کل تاریخون مین نہین۔ واقدی علیہ الرحمہ وغیرہ نے اسکو ذکر کیا ہے وہ بالکل اسکے خلاف ہی۔ ہم ہی سے تو واقعات لئے جاتے ہین پہر اونکا روپ وہ بہرا جاتا ہے کہ جس سے خواہ مخواہ کا ظلم ثابت ہو۔ ایسے واقعات کاذبہ سے اسلام کے دامن پر دہبہ لگانا اپنی عقل پر داغ لگانا ہے۔

فتح اعزاز

یہہ ایک نہایت مستحکم شہر تہا جس کو قلعہ کی فصیلین نہایت باشان و شوکت ثابت کر رہی تہین یہان کا حاکم تہیوڈورس یوقنا کا چچازاد بہائی تہا۔

یوقنا نے اپنے خلوص اسلام ثابت کرنیکے لئے پہلے اسی کو تاکا۔ یوقنا کا منسوع

نہ بھی ہوتا تب بھی مسلمانونکو پہلے اسی جانب رُخ کرنا پڑتا اسلیئے کہ حلب سے بہت فاصلہ پر نہ تھا۔ اوس زمانہ کے شور وشغب کیوجہ سے ہر قلعہ مستعد فوجونسے معمور رہتا تھا اسکا بھی یہی حال تھا ایک کثیر تعداد فوج اسکی حفاظت کررہی تھی اور حلب کی واقعات نے انکو معمول سے زیادہ چوکنا کر دیا تھا۔ یوقنا جانتے ہوے تھے کہ مسلمانون کے ہاتھ سے تو کہین بچ کر جاتا نہین مگر میری کوشش یہہ ہو کہ حیلہ سے فتح کرلیا جاوے اس لئے انہون نے راے دی کہ ایک سو عیسائی سپاہی اپنی اپنی وردیونمین میرے ساتھہ کئے جائین اور ہمارے تعاقب مین کچھہ حصہ عربی فوج کا روانہ کیا جاے جس سے یہہ خیال پیدا ہو کہ ہم انکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر طلب امداد مین حاکم اعزاز کے پاس جارہے ہین جسوقت ہم حاکم اعزاز کے سامنے جائین ہمارے تعاقب کرنیوالے اوسکے اطراف ونواحی مین پوشیدہ ہو رہین۔

حاکم اعزاز جو اپنے چچازاد بھائی کے اسلام سے ناواقف ہے اس حالت مین دیکھے گا تو ضرور پناہ دے گا شب کو موقع پاکر مین اور ہی عیسائی سپاہیون کو لیکر جو میرے ساتھہ ہونگے قلعہ کے دربانونپر حملہ آور ہو کر دروازہ کھولدونگا۔ باہر کی عربی فوج جو اسی غرض سے پوشیدہ ہوگی وہ اسوقت کوئی اہالہ نہ جانے دے بے فوراً گھس پڑے اس حیلہ سے شہر بلا تردد قبضہ مین آجاے گا۔

حضرت امین الامتہ رض نے حضرت خالد رض سے مشورہ لیا جنہون نے اس حیلہ کو پسند فرمایا مگر اس شرط پر کہ یوقنا اپنی صداقت اور اپنا اعتماد ثابت کرے اونہون نے اسکا کامل طور سے یقین دلادیا۔ ایک سو آدمی ان دس قبیلونمین سے دس دس چنکر اونکے ساتھہ کئے گئے۔ طی۔ ہندا۔ خزاعہ۔ سنبس۔ نمیرا۔ خضارعہ۔ حمیرا۔

Marfat.com

باثلہ۔ مرادٌ اور تمیمؓ۔

انکی روانگی کے بعد حضرت امینؓ الامتہ نے ایک ہزار آدمی مالک اُشتر نخعی کے تحت میں جنکو اس حیلہ کی پورے طور سے اطلاع دیدیگئی تھی اونکے تعاقب میں روانہکی جیسے ہی اس حیلہ کا ارادہ کیا گیا تھا اسکی خبر اعزاز کے حاکم کو معلوم ہوگئی کیونکہ اوسکا ایک جاسوس عصمۃ تمیمی اہل اسلام کے لشکر میں تھا اوسکو یہہ ساری چال معلوم ہوگئی تھی لیکن اوسوقت تک مالک بن اُشتر نخعی اور اونکی ایک ہزار جماعت کی اوسکو اطلاع نہین ہوئی تھی جو حال کہ اوسکو معلوم ہوا تھا وہ سب اوسنے لکھکر کبوتر کے پاؤن باندھکر اعزاز کی سمت چھوڑ دیا۔

تھیوڈورس نے اس خبر کو پاکر اپنے قلعہ کے استحکام کی جانب خاص توجہ کی۔ اطراف کے اور عیسائی عربون کو طلب کیا جو شریک جنگ ہو سکتے تھے۔ ایک قاصد طارق الغسانی لوقاس حاکم راوندان کے پاس کہکر کے لئے روانہ کردیا۔ اتفاق یہہ قاصد لوقاس کے پاس سے پلٹتے وقت حضرت مالک بن اشتر نخعی کے ہتھے چڑھ گیا اوس سے یہہ سارا حال معلوم ہوکر آپ کو کمال احتیاط سے کام لینا پڑا۔

لوقاس ابھی پہونچنے نہین پایا تھا کہ یوقنا اعزاز مین پہونچ گئے۔ حاکم اعزاز تین ہزار دیگر اقوام کے لوگونکو اور ایک ہزار عیسائی عربون کو ساتھ لیکر انکا استقبال کے ارادہ سے باہر نکلا۔ یوقنا کو بالکل اس حالت کی خبر نہتھی یہہ بالکل اطمینانی حالت مین تھے۔ تھیوڈورس یوقنا کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اوترکر رکاب بوسی کے ارادہ ظاہری سے یوقنا کی طرف جھپٹا۔ ایک پیش قبض اوسکے پاس تھا اوسنے جاتے ہی رکاب کی جانب جھککر گھوڑے کا تنگ کاٹ ڈالا۔ یوقنا پہلے تو کچھہ پریشان ہوکے

Marfat.com

اسقدر مہلت نہ ملی کہ سنبہلتے پہر سر کے بہل زمین پر آرہے۔ اونکے ساتہیونکے ساتہہ بہی یہی معاملہ کرکے سب کو قید کرلیا گیا۔ تہیوڈورس نے یوقنا کے ساتہہ نہایت درشتی کا برتاؤ کیا اور یہہ دہمکی دی کہ ہم تمکو شہنشاہ ہرقل کے پاس جوابدہی کے لئے روانہ کرینگے تم اس کام کے لئے چاق چوبند ہو رہو کیا کیا معقول عذر تم نے اوس کے لئے تراشے ہین۔

مالک اُشتر نے طارق سے حاکم راوندان کی خبر پاکر راہ مین ہی قیام کیا اور موقع کے منتظر رہے۔ لوقاس کی جماعت جون ہی اس زد پر آئی ہے مالک اشتر نے سر اوٹہانیکی بہی مہلت نہ دی۔ اونکو ہوش ہوا ہے تو قید کی حالت مین۔ اب حضرت مالکؓ نے ایک اور تدبیر کی وہ یہہ کہ طارق سے آپ نے فرمایا کہ تم نے ہماری ساتہہ سلوک کیا ہے کچھہ ہمکو بہی تمہارے ساتہہ سلوک کرنا چاہئیے تم اوس نعمت سے کیون محروم ہو جس سے ایک عالم مالا مال ہو رہا ہے۔ اسلام کیون نہین قبول کرلیتے۔ طارق نے عرض کیا کہ مین حضرت امیر المومنین کے دست مبارک سے یہہ دولت لوٹ چکا ہون مگر شامت اعمال کہ ان لوگون سے مل گیا اور اب میری سواے اسکے اور کیا سزا تجویز کیجاسکتی ہے کہ میرا سر اوڑا دیا جاے۔ آپ نے فرمایا نہین کیا تم نے آیہ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا نہین سنی۔ دیکھو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت وحشی کی توبہ قبول فرمائی تہی یا نہین حالانکہ حضرت وحشی سے بڑا صدمہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یہہ پہونچا تہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے چچا کو انہون نے ہی شہید کیا تہا پہر تم کو توبہ کرنیمین کیا عذر ہے۔ طارق کی قسمت کا تارہ چمک رہا تہا فورًا کلمۂ شہادت پڑہکر تجدید اسلام کی

Marfat.com

اب انکو اس خدمت پر امور کیا گیا کہ تم شہر اعزاز کو اپنی اوسی حالت سے واپس جاؤ جس حالت سے کہ تم آئے تھے اور وہان جا کر حاکم راوندان کے پاس پیام رسانی اور اوسکی آمد آمد کی خبر سنا دو وہ اسی مین مست ہوگا کہ ہم ایک دم سے اوس کے ہوش ٹھکانے کر دینگے۔ اللہ رے ہمت مردانہ اسلام۔ بھلا کیا حضرت مالک کیساتھ جماعت تھی جس سے ایک ایسے بڑے حاکم کے مقابلہ کو چلے ہین مگر اہل اسلام کے نعرون اور تلوارون نے ایسی تعداد کیجانب بہت کم توجہ کی ہے؛ ونکا سارا بھروسہ اپنے پروردگار پر تہا خدا جانے وہ لڑتے تھے یا فرشتے اوتر آتے تھے بُرا فرشتہ اونکا یقین تہا جسکے سامنے سارے عالم کی بھی کچھ ہستی نہ تھی۔

طارق جو اعزاز پہونچے ہین تو یہان کا رنگ ہی دوسرا ہو رہا تہا۔ گو شہر کی حفاظت پورے طور پر کیجا رہی تھی لیکن اوسکے ساتھ شادیانے بھی بجتے ہوئے معلوم ہوئے اصل بات یہہ تھی کہ تھیوڈورس۔ نے یوقنا اور اوسکے ساتھیونکی حفاظت اپنے بیٹے لاون کے سپرد کی تھی۔ ان حضرت لاون کا عجب ماجرا تھا انکو یوقنا کے پاس تحف و ہدایا لیکر اکثر جانا پڑا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ عید صلیب مین جو جانے کا اتفاق ہوا تو کہین یوقنا کی صاحبزادی پر نظر پڑگئی اوسکی صورت حیرت انگیز اور اوسکا قامت قیامت خیز انکو اولجھا لینے کے لئے پوری دسترس رکھتا تہا اور اوسپر اوسکی نگاہ کی شوخی نے رہا سہا بھی لوٹ لیا۔ اب لاون مکانکو واپس آئے ہین تو کسی پہلو قرار نہ تہا وہ صورت ہے کہ ہر گھڑی عالم خیال مین اپنے کرشمہ سازیان کرتی ہے اور دم بھر کے لئے پھر غائب۔ ابھی ہوش و حواس کو گئے ہوئے دیر نہین ہوئی تھی کہ وہی صورت پھر دوسرے رنگ مین موجود۔ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی کا مضمون ہو رہا تہا۔ افسوس

Marfat.com

حجاب مین پہنچا تہا یہہ ساری مصیبتین تہین اسیوجہہ سے تہین حجاب کے نقش و نگار نے اسقدر بہہ محو کیا تہا کہ محبوب تک رسائی نہ تہی۔ اس حالت کو دیکہہ کر انکی والدہ نے دریافت کیا۔ انہون نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ وہ نہایت دانشمند تہی اوس نے سونچا کہ اگر ذرا سا بہی اسوقت مین تردد ظاہر کرتی ہون تو اسکا ڈہیر ہے۔ بہلا جب ذراسی امید کے ساتہہ تو یہہ حالت ہے اگر مین نے صاف جواب دیدیا تو سوا اسکے کہ مین گود خالی دیکہون اور کیا ہوگا یہہ سونچکر جواب دیا کہ پہر اس مین تم اسقدر منفکر کیون ہو۔ تم نے پہلے ہی مجہے اسکی اطلاع نہ دیدی تمہاری یہہ حالت کاہی کو ہوتی۔ یوقنا تمہارے والد کے چچازاد بہائی ہین اونکا تعلق جو تمہارے والد کیساتہہ ہے اوسکے ہوتے ہوے کیا تم اسقدر ناامید ہوسکتے ہو۔ مین ابہی موقع پاکر اونسے عرض کرتی ہون وہ فوراً پیام بہیجین گے اور یوقنا اوسکو بخوشی خاطر منظور کرلینگے بس اتنی سی تو بات ہے جسکے لئے تم اپنی زندگی کے پیچہے پڑے ہو۔ امید عجیب چیز ہے لاون کی حالت مین ایک انقلاب ہوا یا تو وہ یاس کیصورت تہی جو مہیب مہیب پیکر خیال کے سامنے پیش کرتی تہی جنکو خیال بہت ناک بہون چڑہا کر تہوڑی دیر اپنے سامنے کہڑے ہونیکی اجازت دیتا تہا۔ ان مہیب پیکرونکا ایسا تانتا بندہا تہا کہ اوس غارتگر صبر و قرار کی صورت ان کی اوجہل مین ہوجاتی تہی یہہ سخت آفت تہی

سنبہلنے دے مجہے اونا امیدی کیا قیامت ہے	
	کہ داماں خیال یار چہوٹا جاے ہے مجہسے

یا اب اوسکے سامنے مقصود اصلی رنگ برنگ کے پیرایونمین ظاہر ہو کر اوسکے اشتیاق کی آگ کو اور بہڑکا نیگا مگر اس حالت نے اوسکو نکما نہونے دیا یہہ خیال

Marfat.com

اوس سے اپنے موافق بہت سارے کام لے لیتا تہا۔ غرض لاون کی والدہ ذی جاتے ہی اسکے باپ حاکم اعزاز سے سارا حال ظاہر کر دیا اون ہی نے کسی خاص وجہہ یا حضرت عشق کی کرم فرمائیوں نے اس نسبت کو نامنظور کیا۔

غضب یہہ ہوا کہ باوجود اخفار کے یہہ نامنظوری لاون کو بہی معلوم ہو گئی اب لاون کو صدمہ کے ساتہہ غصہ بہی تہا۔ یہی زمانہ تہا کہ یوقنا کی آمد ہوئی اور حسن اتفاق سے اونکی خدمت بہی اس ہی کے سپرد ہوئی۔ لاون نے یہان ذرا عقل سے کام لیا وہ یہ کہ گو اوس کی جان جنجال مین پہنس چکی تہی لیکن پہر بہی اوسکو خیال پیدا ہو ہی جاتا تہا کہ اس عالم کے بعد دوسرا عالم اور بہی ہے جسکی ابتدا وقت مرگ سے ہوتی ہے رہرو اوسکا پتہ یہان آ کر کچھ نہین دیتے پتہ کیا دین خود ہی نہین پلٹتے۔

کہان کی نیند آ گئی آہی مسافران رہ عدم کو	کچھ ایسی سوے کہ پہر نہ چونکے تہکے ہم اونکو جگا جگا کر

پہر اس منزل ناشناسی سے جس مصیبت کا سامنا ہو وہ تہوڑا ہے اس زندگی مین جو کچھ ہمکو شعور دیا گیا ہے وہ صرف اسی واسطے کہ اوس عالم کی رسم و راہ سے کچھ واقف ہو جائین وہان کے لیے جس جس توشہ کی ضرورت ہے وہ سب تیار کر لین۔ اب رسم و راہ پوچہین تو کس سے اور توشہ کیا ہونا چاہیئے محض اپنی عقل پر رہجانا ٹہیک نہین ہم ذرا ذرا سے کامو ن مین تو دوسرونکی عقلون سے کسقدر مدد لیتے ہین پہر بہلا ایسا انقلاب عظیم ایسا سفر دور و دراز۔ اوسکو ایسا مہمل خیال کر لیا جاوے کہ جو کچھ اپنی سمجہہ مین آے اوسی کا یقین کر لین نہین ہرگز نہین۔ تمام مذہب کی پرتال کرنا۔ اسکے لیے ایک زمانہ کی ضرورت ہے۔ آسان طریقہ اوسنے اوس حالت کے مناسب یہہ تجویز کیا کہ جسکو مین زیادہ عقلمند سمجہتا ہون اور اوسکے اتفاق سے میری عقل بہی انکار نہ کرتی ہو پس اوسیکا اتباع

Marfat.com

مین کرلون - یوقنا کے زیر حفاظت ہونے نے اسکا پورا پورا فیصلہ کر دیا - وہ اچھی طرح سے
جانتا تھا کہ یوقنا کی فہم و فراست کے مقابلہ مین اوسکے باپ کی سٹی گم ہوجاتی ہے پھر
ضرور اوس دین کو میرے باپ کے دین پر ترجیح ہوگی جسکو یوقنا اختیار کر چکی ہین
حالانکہ یوقنا پہلے خود اوسی دین کے متبع تھے جسکے ہم سب پیرو ہین میرے خیال مین
ضرور دین اسلام کو ترجیح ہے اور جب مین یہہ دیکھتا ہون کہ یہ ہمیشہ اپنے مخالف کی
تعداد سے کم ہو کر نہایت شایستگی سے فتحیاب ہوتے ہین اور مفتوحہ قومون کیساتھہ
انکا جابرانہ برتاؤ نہین ہوتا تو اس خیال کو اور ترقی ہوجاتی ہے - اسجانب کا ایک
محرک اپنے دل کے کونے مین اور بھی پاتا تھا وہ یہہ خیال کہ یہی دین تو میری جان و مال کا
ہے پھر مجھے دل سے قبول کرنے مین کیون تردد ہونا چاہیئے - یوقنا کی گرفتاری
کیحالت مین یہہ منصوبے تھے جو دھوم مچا رہے تھے - بالآخر وہ انکو لئے ہوے
یوقنا کے پاس آنکر کہنے لگا -

پچا - میرا ارادہ ہے کہ اس بلا سے آپکو نجات دون اپنے ہاتھہ سے یہہ سب
بیڑیان کاٹ ڈالون - آپ خیال کر سکتے ہین کہ اسکے بعد مجھپر کیا افتاد پڑیگی مجھکو
اپنے تمام مال و متاع کو چھوڑنا پڑے گا - اپنے تمام اعزا و اقربا سے علیحدگی اختیار کرنا
پڑیگی اور یہہ سب بھی جب جان بچ گئی ورنہ محض خیال ہی خیال ہے - پھر کیون مین
ایسے بڑے امر کا اقدام کرتا ہون ؟ اصلی سبب اسکا یہہ ہے کہ مجھے اسلام کی حقیت
اچھی طور سے ظاہر ہو چکی آپکی اسلامی شہادت نے میرے یقین کو دوبالا کر دیا - مجھی
امید ہے کہ اس بلا سے نجات پانیکے بعد آپ مجھے بھی اوس بلا سے نجات دینگے جسکی
نذر مین اپنی زندگی کر چکا ہون اگرچہ مین اوسکا مہر جسقدر بھی آپ طلب کرینگے دونگا -

پ

Marfat.com

مجھے اوس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہین جب مین نے اپنے اوقات عزیز ہی اوسکے خیال کے نذر کر دئے تو پھر کیا رہا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کی اور آپ کی ساتھیونکی رہائی بھی مہر کا کچھہ کم حصہ نہین رکھتی یوقنا نے فرمایا کہ دیکھو تم اپنا دین ترک کرتے ہو اسکے لئے خلوص نیت کی ضرورت ہے جب خدا کے واسطے کام کیا جاتا ہے تو کیون دنیاوی اغراض سے اوسکے اصلی جوہرون کو خراب کرتے ہو تم اوسکی رضا کے جویان رہو وہ دونون عالمونمین تمھاری مدد کریگا دونون حالتین سنور جائین گی مجھہ مین اور تم مین ایک حجاب باقی ہے جسکی وجہہ سے مین ابھی تم سے اقرار نہین کرسکتا جب تم بخوشی خاطر محض اللہ کے واسطے مسلمان ہوجاؤگے مجھے کچھہ عذر نہین تمھارے مسلمان ہوجانیکے مقابلہ مین یہہ کوئی بڑی بات نہین ہان تم اپنے دل کو سمبھالے رہو ذرا سا بھی اس جانب کا کھٹکا نہ لگا رہے ورنہ اصلی غرض جو اوس راہ پر بآسانی چلا جانا ہے ازبس دشوار رہے گا۔

لاون ان سب معاملات کو پہلے ہی طے کرچکا تھا اوسکو اسطرح پیش ہونے مین کیا تامل تھا فوراً دین حق قبول کرلیا۔ بڑہکر سب کی بیڑیان کاٹ ڈالین اور اونکے وہ تمام ہتھیار جو ضبط کرلئے گئے تھے اوسی وقت اونکو واپس دیدیئے۔ اب یہہ رائے قرار پائی کہ اسیوقت مخفی طور پر حملہ کردینا چاہیئے اسوجہہ سے کہ اسوقت حاکم اعزاز دختر رز سے ہم آغوش مدہوش پڑا ہوا ہے۔ قیدیونکے ہاتھہ پانون کا کھلنا تھا کہ وہ قلعہ کی فوج پر آپڑے۔ ایک پرشور لڑائی ہوئی جس مین تھیوڈورس اپنے بیٹے کے ہاتھہ سے مارا گیا۔

یہی وہ وقت تھا کہ طارق پہونچے مین طارق اوٹے پانون حضرت مالک

بن اشتر کے پاس پہونچے جو اپنی فوج لئے ہوے سیدھے قلعہ پر آپڑے۔ اہل قلعہ کا خیال تھا کہ یہہ حاکم راوندان کی وہ فوج ہے جو انکی کمک کو آرہی تھی اوسکے استقبال کے لئے جلدی سے بڑھے مگر اجل رسیدونکے استقبال کو اونکی موت دو قدم آگے ہی رہی ادہر حضرت مالک اودہر یوقنا اور لاون۔ اہل قلعہ کے ہوش بگڑ گئے۔ ہتھیار ڈالتے ہی بنا۔ حضرت مالک نے سب کو امان دی۔ آپ کی اس جلدی کی نرمی نے بعض اہل قلعہ کو کچھہ ہمت دلادی وہ پھر برسرپرخاش ہونیکو تھے کہ آپ کے مخاطب ہوتے ہی ٹھنڈے پڑ گئے۔ حضرت مالک نے یوقنا کی بڑی تعریف کی لیکن اونہوں نے لاون کا ہاتھ پکڑکر کہا کہ دراصل ان تمام تعریفوں کے مستحق یہہ ہین اور ساری سرگذشت کہہ سنائی۔ حضرت مالک نے آسمانکی جانب نگاہ اوٹھا کر کہا کہ جب پروردگار عالم کی مرضی ہوتی ہے تو اسی قسم کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ مالک ابھی اسیطرف متوجہ تھے کہ منبج کے راستہ سے شوروغل کی آواز ساعت بہ ساعت قریب ہوتی معلوم ہوئی۔ جوانان اسلام پھر کمربندی کرکر مستعد ہو گئے مگر یہہ وہ جماعت تھی جو لبسر کردگی حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما براعہ وغیرہ کے تحت تصرف مین لانیکی غرض سے حلب سے روانہ کیگئی تھی ان مین سے دوسو شخص حلب کے بھی تھے جو یوقنا کے قریب کے رشتہ دار تھے۔ مالک اشتر سعد بن عمر اور یوقنا کو یہان چھوڑکر مال غنیمت کے ساتھہ حضرت امین الامۃ رضہ سے آملے۔

گو یوقنا ہی کی راے سے اعزاز فتح ہوا لیکن چونکہ جو چال انہوں نے سوچی تھی وہ پیش نہ گئی اسوجہہ سے کسیقدر شکستہ خاطر تھے اب دوبارہ انہوں نے مستعدی ظاہر فرمانیکے لئے انطاکیہ کو تاکا۔ اس نئی آئی ہوئی فوج مین سے دوسو حلبی رشتہ دارونکو

Marfat.com

ساتھہ لیکر انہوں نے انطاکیہ کا رُخ کیا۔

انطاکیہ۔۔۔۔

شام کے سرحدی ممالک مین سے حلب سے ایک شب و روز کی مسافت پر بالاے کوہ واقع ہے چڑہائی کیجانب سے بلند اور اوتار کیجانب سے پست ہوتا چلا گیا ہے اسکا قلعہ نہایت مستحکم تہا تین سو ساٹھہ برج اسکی فصیل پر قائم تہے۔ پانچ دروازے تہے جنکی حفاظت او سوقت کے مناسب نہایت احتیاط سے کیجاتی تہی۔ انطاکیہ کی زمین اپنے گرد و نواح مین سرسبزی و شادابی مین ممتاز تہی۔ یہان گرجے نہایت کثرت سے ہین حبیب نجار کی مسجد بہی یہین ہے۔ شام کے سرحدی مقامات مین ہرقل کے دار الاقامت ہونیکی وجہ سے تمام و کمال قوت یہان کام مین لائی گئی تہی جسکے اسلامی نعرون نے بہت جلد دہوئین اوڑا دئے۔

یوقنا نے اپنے دو سو ساتہیوں مین سے چالیس قریب کے رشتہ دارونکو منتخب کر کر باقیماندہ کو سمجھا دیا کہ ہم آگے آگے چلتے ہین تم ہمارے عقب مین اس طرح آنا کہ گویا ہمارے تعاقب مین بے باکانہ یہان تک چلے آے ہو۔ قریب انطاکیہ پہونچ کر صرف چار شخصونکو اپنے ہمراہ لیا اور باقی کو قافلہ پسماندہ کی حفاظت وغیرہ کے لئے چھوڑ دیا کہ جب میری داخلی ہوجاے تم بہی اپنے آپ کو مفرورین حلب ظاہر کرکے چلے آنا۔

دیر سمعان مین پہونچکر جو بحر اسود کے قریب تہا قیصر ہرقل کے پولس والون کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا لیکن یہہ ظاہر ہوکر کہ یہہ یوقنا حاکم حلب ہے جو اہل اسلام کی زد سے جان بچاکر پناہ جویان آیا ہے محافظین کے ساتہہ انطاکیہ بہیجدیا گیا۔

قیصر ہرقل فتوحات اسلامیہ کو سُن سنکر شکستہ خاطر تو ہو ہی رہا تہا یوقنا کی حالت

Marfat.com

دیکھکر بے اختیار آبدیدہ ہوگیا اور کہنے لگا۔ یوقنا یہہ تو مجھے یقین نہین آتا کہ تم نے اپنا آبائی دین ترک کیا ہو لیکن حلب کی صلح اور اعزاز کی فتح کے ساتھہ جو تمہارا معاملہ ہوا ہے وہ ضرور شبہہ مین ڈالنے والا ہے۔ یوقنا نے کہا کہ یہہ سب جو کچھہ ہوا جان بچانے کے لئے تھا جو ذی عقل کے نزدیک قابل ملامت نہین۔ اعزاز کے معاملہ مین جو میری چال تھی بدنصیب تھیوڈورس سمجھا ہی نہین۔ مین نے مسلمانون سے کچھہ ہم وطن سپاہی یہہ کہکر اپنے ساتھہ لئے تھے کہ حاکم اعزاز کا کام مین انہی کے ہاتھون اپنی دانائی سے تمام کئے دیتا ہون مگر بہ نظر احتیاط ایک ہزار عرب اور میرے عقب مین روانہ کردینا۔ مقصود میرا یہہ تھا کہ اعزاز پہونچتے ہی کچا چٹھا حاکم اعزاز سے کہدونگا پھر ان ایک ہزار عربونکو گرفتار کرلینا اور اس ذریعہ سے مسلمانونکی قوت کو بے لڑے جھگڑے کم کردینا کوئی بڑی بات نہین۔ مسلمانونمین تو یہہ میرا فقرہ چل گیا وہ میرے دم مین آگئے مگر حاکم اعزاز سے جو کچھہ مین نے بیان کیا وہ سب خلاف سمجھا۔ ہزار سمجھایا لیکن اوسکا نتیجہ یہی ہوا کہ مین اپنے ساتھیون سمیت قید کردیا گیا اب کیا ہو سکتا تھا۔ مسلمانون نے چڑھائی کرکے فتح کرلیا۔ مین اس قیامت خیز ہنگامہ سے فرصت پاکر آپکی خدمت مین چل کھڑا ہوا۔ اگر مجھکو اپنے دین کی حمایت مین اسقدر توغل نہوتا تو یوحنا کے خون سے میری تلوار پر کبھی آب نہ چڑھتی۔ میرا اس بے سروسامانی کے ساتھہ آپکی خدمت مین حاضر ہوجانا میرے اعتماد کی دلیل ہے۔ ہرقل یوقنا کی ان باتونمین آگیا۔ ہرقل کی ذراسی توجہہ اوسکے ارکان دولت کی بڑی گہری آمیزش کا باعث ہوگئی۔

اسی اثنا مین ہرقل کو اطلاع دیگئی کہ قریب دو سو اشخاص کے اور بیناہ جویان آئی ہین جو حلب سے بھاگے آرہے ہین۔ اونکی تشفی کے لئے اونکا انتظام نگہداشت یوقنا کی

Marfat.com

سپرد کیا گیا۔ اب یوقنا کو اپنی آرزوئین پوشیدہ طور پر پوری کرنے کے واسطے دوسو
ہموطنونکی مدد کافی تھی۔ یوقنا کو خیال تھا مین ایسا تھوجو اصل حال سے ہرقل کو آگہی ہو
اور بنا بنایا کھیل سب خاک مین ملجاے اس لحاظ سے اونہون نے ہرقل سے کہا۔
دنیاوی جاہ وثروت ہرگز قابل التفات نہین دین ومذہب کی بنا راسی پر ہے کہ
اس دارفانی کو دار باقی پر ترجیح نہ دین حضرت مسیح کے حالات پڑہنے سے صاف
معلوم ہوجاتا ہے کہ انہون نے اس عالم کو کیسا سمجھا اور اوسکا اصلی سبب کیا تھا
اس بنا پر مجھے اوس افسری پر جو اپنے ہی ہم قومونپر دیگئی ہے ہرگز فخر نہ کرنا چاہیئے
لیکن اوسکی نسبت چونکہ آپکی ذات سے متعلق ہے اسوجہ سے وہ میرے لیے مایہ
ناز ہوگئی۔ اب خیال یہہ ہوتا ہے کہ حاسدین شیرہ چشم اپنے دل کے پہپولے نہ پہوڑین
اسلئے اگر حضور کو اعتماد کلی ہے تب تو مین اسکو بخوشی خاطر قبول کرتا ہون مجھے پہر کسی کا
خیال نہوگا ۔

زمانہ لاکھہ مخالف ہو ہم سمجھہ لین گے	تیری نگاہ مگر جان جان پہری نرہے

اور اگر تذبذب کی حالت ہے تو پہر مین یہہ بار ملامت اپنے سر پر کیون لون مین ہرحالین
سلطانی رکاب سے جدا نہو نگا۔

اس گفتگو نے ہرقل کے دل ودماغ پر جادو کا کام کیا وہ بالکل نہ سمجھہ سکا کہ
اس کی تہہ مین کیا ہے اوس نے کہا مجھے تمہاری حالت قابل اطمینان معلوم
ہوتی ہے تمہارے بارہ مین جو کوئی بات خلاف سننے مین آئیگی اوس خلاف گوکو
تمہارے ہی سپرد کر دیا جاے گا تم اپنے آپ اوس سے اچھی طرح سمجھہ لینا۔

اتفاق سے اسیوقت کچھہ قاصدونکی زبانی معلوم ہوا کہ ہرقل کی چھوٹی بیٹی

Marfat.com

زیتون حاکم معاقل عربونکے نرغہ مین ہے اور امداد چاہتی ہے۔ یہہ یوقنا کی امتحان کا اچھا موقع تھا۔

یوقنا ہی اسکے لئے منتخب کئے گئے۔ دو ہزار عیسائیونکے ساتھہ اوسکے لانے کے لئے ان کو روانہ کیا گیا۔ اس خدمت کو یوقنا نے نہایت شائستگی اور دیانت داری سے ادا کیا۔ یہہ اپنے ساتھیون کے ساتھہ واپس آرہے تھے کہ راہ مین انکو ایک ہزار عیسائی فوج ملگئی جو بسرکردگی جبلہ بن ایہم دو سو مسلمانونکو معہ حضرت ضرار بن الازور گرفتار کئے لارہی تہی حضرت ضرار بن الازور دو سو کی جماعت سے ایک جانب نکل کہڑے ہوے۔ شب کو ایک موقع پر قیام کیا کہ یہی ابن ایہم اپنی ایک ہزار جماعت سے بے خبری مین اپر آن پڑا یہہ جب تک خبردار ہون وہ کشت وخون کا بازار گرم کرچکا تھا حضرت ضرار بن الازور مردانہ وار حملہ کر رہے تھے وہ سب نیزے اور تیر لیکر ایکدم ہی اکیلے ان پر ٹوٹ پڑے جب تک کہ انکے گہوڑے کے بہت کاری زخم نہ لگے تھے انہون نے کسی کو اپنے پاس تک نہ پہٹکنے دیا مگر گہوڑے کے زخمی ہوکر گرتے ہی مخالف کے گہوڑے انکے سر پر تھے۔ آخر یہہ گرفتار کرلئے گئے۔ باقیماندہ بھی اسیطرح گرفتار ہوگئے۔

ابن ایہم ان سب کو گرفتار کئے ہوے ہرقل کی خدمت مین چل کھڑا ہوا اور راہ مین یوقنا سے ملاقات ہوگئی۔

جسوقت انکی پیشی ہرقل کے یہان ہوئی ہے اوسوقت اونکی کفری رسم کے مطابق انکو سجدہ کا حکم کیا گیا۔ حضرت ضرار نے سر کو خم بھی نہ کیا اور کہا کہ ہم مخلوق کو سجدہ نہین کرتے۔ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم ہے کہ بس اللہ ہی کی

Marfat.com

عبادت کرو۔ ہرقل نے اس جواب سے متعجب ہو کر کہا۔ مین تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بابت سوال کرنا چاہتا ہون تم مین سے اسکے لیئے کون زیادہ مستعد ہے

حضرت ضرار کی تقریر مین وہ قوت نہ تھی جو انکے دل مین تھی لہذا قیس بن عامر کیجانب اشارہ کیا گیا حضرت قیسؓ نے آگے بڑھکر کہا کہ آپکو جس قسم کے سوال کرنا ہون مجھسے کیجیئے۔ ہرقل نے پہلے نزول وحی کی کیفیت دریافت کی۔

حضرت قیس نے فرمایا کہ میری موجودگی مین خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حارث بن ہاشم نے اسکا سوال کیا تھا جسکا جواب حضورؐ پر نور روحی فداہ نے یہہ ارشاد فرمایا کہ کبھی تو وحی گھنٹہ کی آواز کیطرح آتی ہے یہہ مجھپر گران ہوتی ہے اوس کے انقطاع کے وقت مجھے جو کچھہ وہ آواز کہہ رہی تھی سب یاد ہوجاتا ہے کبھی فرشتہ شکل بشری مین آتا ہے اور وہ کلام کرتا ہے جو وہ کہتا ہے مین یاد کرتا جاتا ہون۔

وحی کی گرانی جو پہلی صورت مین بیان کیگئی ہے اوسکی بابت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ جاڑے کے دنونمین آپکی یہہ کیفیت ہوتی تھی کہ وحی کے انقطاع کے وقت آپؐ کی پیشانی انور سے پسینا جاری ہوجاتا تھا۔ آپ کی ابتدائی وحی سچے خوابونسے ہوئی جو شب کو دیکھا صبح کو ویسا ہی نمودار ہوا پھر آپ کو گوشۂ تنہائی کی جانب توجہ ہوئی آپ غار حرا مین تشریف لیجاتے کئی کئی روز تک واپس تشریف نہ لاتے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کچھہ سامان ساتھہ کر دیا کرتین جب وہ سامان ختم ہوجاتا تو آپ کو مکان مبارک کیجانب توجہ ہوتی واپس تشریف لے آتے اور پھر کچھہ دنونکا سامان ساتھہ لیجاتے۔ آپؐ کو اسی حالت مین کچھہ روز گذرے کہ ایک روز ایک فرشتہ یعنے جبریل علیہ السلام آے اور آنکر کہا کہ پڑھیئے۔

Marfat.com

بخندان از لب این غنچہ باغم		وزین گل عطر پرور کن دماغم

آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا ہوا نہین ہون تو جبریل علیہ السلام نے آپکو دبوچ لیا۔ آپ فرماتے ہین کہ اس زور سے دبوچا تھا کہ مجھہ مین یا اون مین اور زیادہ طاقت باقی نہین رہی تھی۔ یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب منور کے اوس عالم سے مرتبط کرنے کے لئے تھا۔ وہ سہار جو قلب جبریل علیہ السلام مین تھی آپ کے قلب اطہر مین پیدا ہوجاے۔ فقرا کے یہان اسکو توجہ عینی کہتے ہین۔ جب چھوڑا تو پھر کہا کہ پڑھیئے آپ نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا کہ مین پڑھا ہوا نہین ہون۔ اونھون نے پھر دبوچا اور دبوچکر چھوڑا تو پھر کہا کہ کچھہ پڑھیئے آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا کہ مین پڑھا ہوا نہین ہون۔ سہ بارہ دبوچکر جو فرمایا تو یہہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ○ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ ترجمہ پڑھ اپنے رب کے نام سے جسنے پیدا کیا۔ بنایا آدمی کو خون بستہ سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جسنے علم سکھایا قلم سے۔ سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔

آپ مکانکو تشریف لے آے۔ بار وحی کے آثار آپ پر عیان تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علامات نبوت سے واقف تھین بعض کا مشاہدہ بھی فرما چکی تھین فورًا سمجھہ گئین کہ جس چیز کا انتظار تھا وہ معرض ظہور مین آگئی۔ زیادہ تصدیق کے لئے ورقہ بن نوفل کے پاس حضور پر نور کو لیگئین جنھون نے صاف فرمادیا کہ یہی وہ فرشتہ تھا جو انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس کلام ربانی لیکر آیا کرتا تھا اوسکے بعد آپ کی ہجرت کا حال بیان کیا جو توریت سے اونکو معلوم ہوچکا تھا۔ اس واقعہ کی

Marfat.com

کچھ روز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لئے جارہے تھے۔ آپ فرماتے ہین کہ زمین وآسمان مین معلق وہی پیکر معلوم ہوا جو غار حرا مین مین نے دیکھا تھا آپ قلبی اضطراب کیوجہ سے مکان کو واپس تشریف لے آئے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجھکو کچھ اوڑھا دو۔ پروردگار عالم نے یہہ آیتین نازل فرمائین یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ۝ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ۝ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ۝ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ۝ ترجمہ اے لحاف مین لپٹنے والے۔ کھڑا ہو پھر ڈرا۔ اور اپنے رب کی بڑائی کر۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھہ اور پلیدی کو چھوڑ دے۔

اسکے بعد وحی پے درپے نازل ہونے لگی۔

حضرت قیس نے ابتدا ر وحی کی پوری کیفیت بیان فرما کر حضور پر نور کی تعلیمی کیفیت اسطرح بیان فرمائی۔ ایک روز ایک بدوی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کرنیلگا کہ مین جو بات دریافت کرونگا مجھے اوسکا شافی جواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا جو دل چاہے سوال کرو۔ اوسنے کہا۔ مین پروردگار عالم کی قسم دیکر سوال کرتا ہون کہ کیا آپ تمام عالم کی ہدایت کے واسطے مبعوث فرمائے گئے ہین۔ آپ نے فرمایا۔ ہان۔ پھر قسم دیکر عرض کیا۔ کیا آپ کو پانچ وقت نماز پڑہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہان۔ اسیطرح اوسنے روزدن اور زکوٰۃ کا بھی سوال کیا۔ آخر مین اوس نے عرض کیا۔ مین آپ کے فرمانے کی تصدیق کرتا ہون۔ یہہ ضمام بن ثعلبہ قوم بنی سعد بن بکر سے تھے جو اپنی قوم کیجانب سے تفتیش حال کے واسطے بہیجے گئے تھے۔ ہرقل یہہ سب خاموش سنتا رہا۔ سب باتین سنکر اوسنے حضرت قیس سے دریافت کیا۔ تم سچ سچ کہنا کہ تم نے کوئی معجزہ بھی بچشم خود دیکھا ہے۔ حضرت قیس نے فرمایا۔ ایک تم

Marfat.com

سفر مین حضور پرنور کی ہمرکابی سے مشرف تہا کہ ایک اعرابی خدمت اقدس مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔ اوس اعرابی نے کہا۔ اس کلام کی حقیت کی کوئی شہادت بہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہہ درخت ہی آپؐ نے اوسکو بلایا۔ وہ زمین چیرتا سامنے حاضر ہوا اور آنکر عرض کیا انت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

اسی واقعہ کو صاحب قصیدہ بردہ نے اپنے ان دو شعروں مین بیان کیا ہے۔

جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ		تمشی الیہ علی ساقٍ بلا قدم
کانما سطرت سطراً لما کتبت		فروعہا من بدیع الخط فی اللقم

یعنے جب آپؐ نے درختون کو بلایا تو وہ اپنی شاخین جہکائے ہوئے مثل سجدہ کرنیوالے کے ایسے حال مین حاضر ہوئے کہ وہ اپنے تنون پر بلا قدم چلتے تہے۔ درختہائے مذکورہ حسب طلب ایسے سیدہے اپنی شاخون سمیت زمین سے ملے ہوئے آتے تہی کہ گویا ایک سیدہی سطر اپنی راہ مین لکہتے آرہے تہے۔ اس قسم کے واقعہ متعدد مرتبہ ہوئے ہین۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ آپؐ قضاے حاجت کے لئے ایک میدانمین تشریف لاے میدانمین کوئی آڑ نہ تہی آپؐ نے جناب امیر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ وہ دو درخت جو کہڑے ہین اونکو بلالاؤ حضرت امیرؓ گئے اور درختون سے کہا کہ تمکو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہین۔ وہ فوراً زمین کو چیرتے ہوے آپکی خدمت مین حاضر ہوے اور دونون باہم مل گئے۔ پردہ کی غرض حاصل ہوگئی۔ جب آپ فارغ ہوچکے تو حکم دیا کہ اپنی اپنے مقام پر چلے جاؤ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اگر غور کیا جاے تو اس قسم کے ایک ہی

Marfat.com

معجزہ مین چند معجزہ ہین۔ اول نباتات کا فہم خطاب۔ دوم اونکی رفتار ارادی۔
سوم اداے شہادت۔ پروردگار عالم کو خالق کل ملنکر اور اس قسم کے واقعات کو محالات
عقلیہ مین نہ خیال کر کر معجزونکا انکار محض اس بنا پر کہ عادت کے خلاف ہے ہٹ دہرمی
نہین تو اور کیا ہے۔ زیادہ بحث ہم آگے چلکر کرینگے جو منصف مزاجون کے لئے
انشاء اللہ تعالے کافی ہوگی اگرچہ ہٹ دہرم مرغی کی ایک ہی ٹانگ گائے جائین۔
اسکے بعد ہرقل نے توراۃ و انجیل مین جو ہمارے آقاے نامدار سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات مبارکہ دیکھی تہین دریافت کرنا شروع کین۔
معراج کی بابت سوال کیا۔ تمام اُمتون پر آپکی ادائیگی شہادت دریافت کی جنکا جواب
حضرت قیس نے نہایت خوش اسلوبی سے دیا۔ حضرت قیس فرماتے ہین کہ مین جب
جواب دیچکا تو ایک بطریق نے کہا کہ یہہ سب علامتین ایک دوسرے نبی مین ہونگی
وہی پیغمبر آخرالزمان ہونگے۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک مین
گستاخی کر بیٹھا۔ اسوقت حضرت ضرارؓ سے نہ رہا گیا بے اختیار ہو کر چلا اوٹھے کہ
اے رومی کُتے تو جھوٹا ہے جنکے ذکر مبارک سے تمام توراۃ و انجیل و زبور بہری
ہوئی ہین وہ ہمارے ہی آقا رسول عربی ہین تمہاری آنکھین نہین جو اونکو دیکھہ سکو
ہرقل بگڑ گیا کہ کون خلاف داب شاہی ایسا کرنے پر آمادہ ہوا۔ بتایا گیا کہ یہہ حضرت ضرار
صاحب معرکہاے کثیرہ ہین۔ اس اثناء مین عیسائیونکی تلوارین نیامونسے باہر نکل پڑی
تہین اور قریب تہا کہ ہر طرف سے بلّہ ہو جاے۔ اہل اسلام کا بیان ہے کہ اوسروز
بچ جانا محض کرامت ہی کرامت تہا ورنہ کوئی صورت بچنے کی معلوم نہوتی تہی۔ عیسائی
مورخ لکہتے ہین کہ آپس کے شور و شغب نے انکو بچا لیا۔ خدا جانے یہہ کیا لمہ ہے جن

آپس کا شور و شغب بھی تو انکے قتل ہی پر تھا۔ انکے قتل پر تو سب متفق تھے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ایسا ہوا ہو تو یوقنا کی کارگزاری اونکو بھی کچھہ دخل ہوگا۔ ہرقل کا پورا ارادہ انکے قتل کا ہو چکا تھا اگر یوقنا پر اعتماد اور اونکی راے کے خلاف نہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ بھی ان ہی گرفتارون مین تھے مگر کسی چال سے وہ راہ مین ہی انکے بند سے نکلکر حضرت امین الامتہؓ کی خدمتمین پہونچ گئے جنہون نے سارا ماجرا عرض کرکر حضرت امین الامتہؓ اور حضرت سیف اللہ کو ایک سخت اضطراب مین ڈالدیا مگر اہل اسلام کا اضطراب وہ اضطراب نہوتا تھا جو ہاتھہ پاؤن پھولا کر اونکو ٹھنڈا کر دیتا بلکہ وہ نئے جوش کی ایک روح ہوتا تھا۔ فورًا حضرت امین الامتہؓ نے انطاکیہ کیجانب بڑہنے کا حکم دیدیا۔

ہرقل نے انکے پہونچنے سے پیشتر یہہ انتظام کر رکھا تھا کہ تمام لشکر کی سپہ سالاری کے لئے یوقنا تجویز کئے گئے اور ان گرفتارونکو گرجہ اس غرض سے بھجوا دیا گیا کہ شاید تبدیل دین کرلین۔ لیکن سب نے انکار کیا۔ اصل غرض یہہ تھی کہ گرجہ کی ظاہری آرایش اور خوبصورتی خصوصًا وہ جو اسی غرض کے لئے کنواری لڑکیون سے کیگئی تھی انکے دل کو لبھا لیگی مگر وہ دل جو خداے پاک کے جلوونکے اشتیاق کو اوس عالم سے لاے تھے بھلا اس سراب سے سیر ہو سکتے تھے۔

حور پر آنکھہ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا	سب سے بیگانہ ہے اے دوست شناسا تیرا

پادری نے کہا وہ ایسی کیا زبردست چیز ہے جو تمکو ہمارے مذہب مین آنے سے روک رہی ہے۔ انہون نے جواب دیا۔ اسلام کی حقیت۔ ہرقل کو حضرت فاروق اعظم کے لباس کا حال کچہہ معلوم ہو چکا تھا کہ آپ موٹے کم قدر لباس کی عزت بڑہاتے ہین۔

Marfat.com

اوس نے دریافت کیا۔ہمارے خزائن مین سے بہت سارا مال ومتاع اون کے حصہ مین آچکا ہے پھر دیگر سلاطین کیطرح کیون شان وشوکت اختیار نہین فرماتے۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو منجملہ اسیرون کے تھے فرمایا کہ یہ طالبان دنیا کے لئے زیبا ہے اون کی ساری ہمت اوس عالم کی طرف ہے وہ عقبیٰ بنانیوالے شخص ہین نہ دنیا ساز۔

ہرقل۔ اونکا دارالامارت (دربار) کیسا ہے۔

رفاعہؓ۔ فیصلہ کی جگہہ مسجد ہے اور رہنے کے مکان کچی مٹی کے۔

ہرقل۔ اونکے مصاحب۔ دربان۔ کس قسم کے اشخاص ہین۔

رفاعہؓ۔ محتاج اور غریب لوگ۔

ہرقل۔ وہ کس قسم کے فرش پر بیٹھتے ہین۔

رفاعہؓ۔ انصاف اور عدل کے فرش پر۔

ہرقل۔ اونکا تخت کیا ہے۔

رفاعہؓ۔ یقین اور پرہیزگاری۔

ہرقل۔ اونکا خزانہ۔

رفاعہؓ۔ پروردگار عالم پر توکل۔

ہرقل۔ اونکا لشکر کیا ہے۔

رفاعہؓ۔ دلیران موحدین۔

اہل اسلام کی جماعت مین سے صرف ایک نوجوان ہوا وہوس کے بندے نے جسکو پہلے کسی عیسائی لڑکی سے تعلق تھا تبدیل مذہب کیا۔

Marfat.com

عشوۂ اومے فریبد زاہد صد سالہ را		موئے پیشانی گرفتہ پیش خمار آورد

جسکی بڑی خوشی ظاہر کیگئی - خود ہرقل نے ایک قیمتی گھوڑا اور ایک خوبصورت عورت اوسکے دین کے خونبہا مین دی - اوسکا نام عیسائی عربون کی فہرست مین درج کرکے جبلہ بن ایہم کے زیر فرمان کیا گیا - اسکے باپ نے اسکو سخت ملامت کی جو اسوقت پابند زنجیر وہین جکڑا ہوا تہا اور اسلام کے نام پر جان فدا کرنیکو موجود تہا -

ہرقل نے قیدیون کے قیدخانہ واپس جانیکا حکم دیکر اوس لشکر کا معائنہ کیا جو دیوار قلعہ سے باہر قایم کیا گیا تہا -

ہرقل کو انطاکیہ کی حفاظت کے لئے بہت بڑا بہروسا آہنی پل پر تہا - دریاے اورنٹس پر ایک سنگین پل تہا جسکے اس جانب اور اوس جانب دو برج قائم تہے ان برجونکی وجہ سے وہ پل مثل ایک قلعہ کے تہا جو اہل اسلام اور انطاکیہ کے درمیان حائل تہا اس مین اس کثرت سے فوج تہی کہ صرف تین سو افسر ہی تہے -

حضرت امین الامۃؓ کو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے حضرت ضرار وغیرہ کی گرفتاری کی خبر لگی تو سب ذرا سی پل پر آکر دم لیا - اول تو مسلمانونکے حملے کے سامنے یہہ تہا ہی کیا چیز دوسرے خوش قسمتی سے ایک سبب اور پیدا ہوگیا وہ یہہ کہ خبرگیری کے لئے جو فوج پل پر قائم تہی اوسکا افسر ایک عیسائی تہا - اوس نے اس اثنا رمین ایکمرتبہ کسی محافظ کو نشہ مین مخمور پاکر پچاس کوڑے لگوا دئے تہے - عیسائیونکے ادبار کیحالت اسدرجہ کو پہونچ گئی تہی کہ ایسے وقت مین بہی ایسی غفلت شعاری اونکے نزدیک کوئی چیز نہین تہی - اس سزایاب محافظ نے اس ذلت کو اپنے دل مین رکہا قیصر کا یہہ خیال تہا کہ اس قلعہ سے اہل اسلام کچہہ دنون تک اولجہے رہین گے اور محاصرہ

Marfat.com

دیر پا ہوگا لیکن جب اوسکو معلوم ہوا کہ وہ مسلمانون کے ایک ہی حملہ مین بلا مزاحمت قبضہ مین آگیا تو ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے۔

ہرقل کا دل تو بیٹھہ چکا تھا اب اوسنے فوج کی فراہمی کا خیال کو ترک کر کر روسا او ر پادریون کو مشورہ کے لئے طلب کیا۔ شام کی افسوس ناک حالت پر بے اختیار اوسکے آنسو نکل پڑے۔ جبلہ نے حضرت فاروق اعظم کے قتل کا مشورہ دیا۔ وہ یہہ سمجھتا تھا کہ اسلام کا قیام بس ان ہی کے دم سے ہے یہین سے صفایا نہ شروع کر دیا جاوے سب احکام اسلام درہم برہم ہو جاوین گے۔ قیصر نے اسکو منظور کر کے واثق ابن مسافر ایک نہایت جری نوجوان عرب کو اس کام کے۔ اسطے مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔ وہ نوجوان مدینہ منورہ پہونچکر سب حال دریافت کر کے اوس درخت پر چڑھ گیا جسکے سایہ مین حضرت امیر المومنین رضی کے ٹہلنے کا معمول تھا۔ آپ حسب معمول وہان تشریف لاے تہوڑی دیر تک ٹہلتے رہے اسکے بعد اوسکے سایہ مین لیٹ گئے۔ جب نوجوان کو یقین ہو گیا کہ آپ بالکل غافل ہو گئے تلوار لئے ہوے اوترنا چاہا مگر دیکھتا کیا ہے کہ ایک شیر آپ کے تلوے چاٹ رہا ہے۔ یہہ اس خوف سے درخت سے نہ اوتر سکا جہان تھا وہین کا وہین رہگیا یہان تک کہ آپ بیدار ہوے۔ وہ شیر چلا گیا۔ اب اسکو اوترنے کی ہمت ہوئی اور اچھی طرحسے سمجھہ مین آگیا کہ یہہ کام میرے بل بوتے کا نہین آپ اللہ کی حفاظت مین ہین۔ یہان نہ تلوار کام دیسکتی ہے نہ خنجر۔ اُترتے ہی اوس نے اپنا فریب ظاہر کیا اور مسلمان ہو گیا۔ یہہ اسلامی تلوار کی دوسری چمک تھی۔

قیصر نے نوجوان عرب کو مدینہ روانہ کر کے تمام رؤسا اور پادریون سے میدان سے

Marfat.com

قدم نہ ہٹانے کی قسم لی اور لشکر آراستہ کر کر چل کھڑا ہوا۔

حضرت امین الامۃؓ کیلئے پل کے قبضہ مین آجانیسے انطاکیہ کا داخل ہونا بہت آسان ہوگیا۔یہان سے جو آپ نے کوچ فرمایا ہے وہ عجب شان سے تہا۔ پہلے تین ہزار صحابہ کی جماعت بہ سرکردگی حضرت سعد بن زید بن عمرو بن طفیل عدوی روانہ فرمائی۔اوسکے بعد دو ہزار سوار قبیلہ طے کر بہ ماتحتی حضرت رافع بن عمیر الطائی روانہ فرمائی پہر حضرت میسرہ بن مسروق کی ہمرکابی مین تین ہزار سوار اور اسی قدر حضرت مالک بن اشتر نخعی کے ہمراہ کئے گئے ان سب کے بعد حضرت سیف اللہ خالد بن الولید اپنی جیش منصور کے ساتہہ اوسجانب نہضت فرما ہوے۔آخر مین حضرت امین الامۃؓ نے قصد فرمایا۔آپ کے ساتہہ شجاعان اسلام مین سے یہہ یہہ بزرگوار تہے۔

عبدالرحمن بن ابی بکر۔عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔ابان بن عثمان بن عفان فضل بن عباس۔ذوالکلاع الحمیری۔ابوسفیان بن حرب۔راشد بن سعید۔رافع بن سہیل۔زید بن عامر۔عبداللہ بن ظفیر۔عبید بن اوس۔ ابولبابہ بن المنذر۔ عوف بن ساعدہ۔عباس بن قیس۔عابد بن علیہ۔واقع بن عجدہ۔عبداللہ بن قرحا الازدی۔واحد بن ابی العون۔مہاجر بن اوس۔ کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون۔

انکے پیچہے اون عورتونکی جماعت تہی جنکے شوہر حضرت ضرار کے ساتہہ مقید ہوے تہے۔ان ہی مین حضرت ضرار کی ہمشیرہ حضرت خولہ بنت الازور بہی تہین جو اپنے بہائی کے غم مین گہل رہی تہین۔واقدی علیہ الرحمہ نے ان کے اس وقت کے یہہ اشعار نقل کئے ہین۔

Marfat.com

ابعد اخی تلذ الغمض عینی	وکیف ینام مقروح الجفون

کیا میرے بہائی کے بعد میری آنکھین نیند کا مزا اوٹہا سکتی ہین اون آنکہین نیند ہی کب آسکتی ہے جنمین زخم پڑ گئے ہون۔

سابکی ماحییت علے رفیقی	اعز علیّ من عین الیمین

مین اپنے اون بہائی پر جو مجہے داہنی آنکہ سے بہی زیادہ پیارے ہین عمر بہر جبتک زندہ رہونگی روے جاؤنگی۔

فلو انی لحقت بہ قتیلا	لھان وانہ غیر المہین

اگر مین کشتہ ہوکر بہی اونسے اس حالین ملجاؤن کہ اونکی جانپر کسی قسم کا گزند نہ پہونچا تو بہی میرے لئے آسان ہے۔

وانا معشرٌ من مات منا	فلیس یموت موت المستکین

ہم تو اوس گروہ کے ہین کہ ہم مین سے کوئی ذلت وخواری کی موت نہین مرتا۔

وانف ان یقال مضی ضرار	ولم یفعم الی الحرب الزبون

اب وہ وقت آگیا کہ کہا جا رہا ہے۔ ضرار چل بسے۔ اونہون نے تو آبہی بہانکی چہوٹے سے میدان مین بہی بازی نہین لی ہے۔

وقالوا کم بکاء قلت مہلاً	الا ابکی وقد قطعوا اتینینی

لوگ مجہسے کہتے ہین کہ یہہ رونا دہونا کب تک رہے گا۔ مین کہتی ہون ذرا ٹہیرو تو میری رگ دل کاٹ ڈالی اور مین روؤن بہی نہین۔

دوستان من کے ہوس دارم بنالیدن دلے	دردچون درسینہ باشد نالۂ زارآورد

غرض حضرت ابوعبیدہؓ نے شہر پناہ تک پہونچ کر ہی دم لیا جہان عیسائیونکی فوجین

Marfat.com

صف بستہ موجود تہین۔

ایک عیسائی افسر نستوریس نامی اپنے لشکر سے آگے بڑہکر طالب مبارز ہوا۔ شرط یہہ تہی کہ ایک ایک مقابلہ کو آے۔

دامس فاتح حلب اوسکے مقابلہ کے لئے باہر آے۔ مقابلہ ہونیسے پیشتر اونکے گہوڑے نے ٹہوکر لی اور یہہ زمین پر آرہے۔ سر اوٹہاتے ہی یہہ اپنے مقابل کی کمند کے پہندہ مین تہے۔ فوراً گرفتار کرکے خیمہ مین روانہ کئے گئے۔ انکی جگہہ دوسرے اسلامی بہادر ضحاک نے آکر لی۔

ضحاک اور نستوریس مین دیر تک زورآوری ہوتی رہی جب تہک کر چور ہو گئے تو دونون آپس کی رضامندی سے دم لینے کے لئے علحدہ ہو گئے۔

یہہ ایسی دلچسپ زورآزمائی تہی کہ فریقین کے سوار و پیادہ اس تماشہ کے دیکہنے کیلئے جمع ہو گئے تہے۔ اس اژدحام کے سبب سے نستوریس کے خیمہ کی بلیان گر گیئن اور خیمہ زمین پر آن پڑا۔ اس خیمہ کے تین شخص محافظ تہے جو نستوریس کے غصّہ سے اچہی طرح آگاہ تہے۔ تنہا اوسکو پہر قائم کرنیکی کوشش کی بیکار ثابت ہونے پر اونہون نے دامس کے ہاتہہ پاؤن کہولدئے کہ انکی مدد سے پہر قائم کر لیا جاے اور نستوریس کو خبر بہی نہو بدقسمتی نے انکو اندہا کر دیا تہا۔ دامس کے ہاتہہ کہلنے کی دیر تہی کہ اونہون نے دو محافظون کے سر دونون ہاتہونسے پکڑ کر تیسرے محافظ سے ٹکرا دیئے جس سے اون تینون کا وہین ڈہیر ہو گیا اور خود نستوریس کا لباس صندوق مین سے نکالکر اوسے پہن لیا اور اوسیکے دوسرے گہوڑے پر سوار ہو کر عیسائی قوم جبلہ مین سے ہوتے ہوے اپنے لشکر مین چلے آے۔

Marfat.com

ادہر تو یہ ہنگامہ شہر پناہ سے باہر ہو رہا تہا اور ادہر اندرون شہر چالین چلی جا رہی تہین۔ یوقنا نے حضرت ضرار اور انکے ساتہیونکو رہا کر دیا اور جسقدر نومسلم انکے ہمراہ تہے وہ بہی انکے ساتہہ کر دئے۔

اس فریب کی خبر جب قیصر کو ہوئی اور ساتہہ ہی اوسکو اپنی لشکر کی بغاوت کا خوف بہی پیدا ہوا اوسکا دل ٹوٹ گیا۔ اوس نے خواب بہی دیکہا تہا کہ وہ تخت سے اور اوسکا تاج اوسکے سر سے گر گیا ہے۔ اسکی تعبیر اپنی آنکہونسے وہ دیکہنے لگا۔

اوسنے اپنے چند قریب کے رشتہ دارونکو فراہم کرکے سب کے ہمراہ سمندر کا راستہ لیا اور وہان سے سیدہا قسطنطنیہ بہاگ گیا۔

ایک تعداد کثیر یہان پناہ گزین تہی۔ قنسرین وغیرہ گرد ونواح کے مفرورین بہی یہین بہاگ کر آگئے تہے۔ قلعہ والے قلعہ بندی کو ننگ سمجہے شامت جو آئی قلعہ کا دروازہ کہول کر صاف میدان مین زیر دیوار والی فوج سے آملے۔ یہان ہنگامہ حشر برپا ہوا۔ ہرقل کا سالار فوج جو اوس سے زیادہ دلیر تہے زیر دیوار شہر سخت لڑائی لڑے مگر مسلمانون کے حملون نے سب کے ہوش ٹہکانے لگا دئے۔ اودہر حضرت ضرار اور انکے ساتہی یوقنا وغیرہ جو ایکدم سے انکے عقب پر آن ٹوٹے تو ناز پرورده انطاکیہ کانپ گیا اہل انطاکیہ کچہہ تو مصالحت پر راضی ہوے اور کچہہ شہر چہوڑ کر نکل جانے کے لئے مستعد ہو گئے۔

طالبان صلح کو تین لاکہہ دینار ادا کرنے پر امن دی گئی۔ جزیہ سے انکار کرنیوالونکو راستہ بتایا گیا جدہر اونکے سینگ سمائین چلے جائین۔ یوقنا کی یہہ ساری کارگذاریان صرف واقدی علیہ الرحمہ کا بیان ہے۔ دیگر مؤرخین کامل ابن اثیر۔ ابن خلدون۔

Marfat.com

بلاذری وغیرہ نے اسکا بالکل ذکر نہین کیا۔ اونکی روایت مین صرف حضرت امین الامۃ رضؓ کے محاصرہ اور فتح کا ذکر ہے۔ اسیطرح ہرقل کا اسوقت تک انطاکیہ مین موجود ہونا سوائے واقدی کے اور کوئی بیان نہین کرتا دیگر مورخین کا بیان ہرقل کے کوچ کی بابت وہی ہے جو پہلے آپ دیکھہ آے ہین کہ حلب کے واقعہ سے بہی پیشتر وہ چلدیا تہا۔ انطاکیہ فتح ہونیکے بعد رعایا نے غدر کر دیا جسکو حضرت عیاض بن غنم اور حبیب بن مسلمہ نے بزور شمشیر فرو کیا۔

عیسائیونکا یہہ بار بار نقض عہد کرنا۔ اونکی سرکوبی کا ہر مرتبہ نیا انتظام کرنا۔ ایک قابل ذکر واقعہ تہا جسکی اطلاع حضرت امیر المومنینؓ کو دیگئی۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فرمان کے بہ موجب شہر کی حفاظت کے لئے فوجین مامور کر کے اونکی تنخواہین مقرر کیگئین جو اوقات معینہ پر برابر اونکو دیجاتی تہین۔

اس عرصہ مین رومیونکا ایک گروہ معرہ مصرین وحلب کے مابین مسلمانون کے خلاف سازش کر کے مجتمع ہو رہا تہا۔

حضرت امین الامۃؓ کو جو یہہ خبر لگی فوراً لشکر کو کوچ کا حکم دیدیا۔ موقع پر پہونچکر دم بہر مین اوس مجمع کو منتشر کر دیا۔ عام لوگونکی تعداد کے علاوہ بہت سارے عیسائی مذہبی پیشوا اس میدان جنگ مین کام آے۔ اہل معرہ مصرین نے اہل حلب کیطرح صلح کی درخواست کی۔ حضرت امین الامۃؓ نے فوراً معاہدہ لکھکر دیدیا۔

اہل اسلام کے ان صدر مقامات کی فتح کر لینے سے انکی بہادری۔ ہمت۔ استقلال کا لوگونکے دلونپر سکہ بیٹہہ گیا۔

پہر تو یہہ حال تہا کہ جب کوئی افسر تہوڑ لیسی جماعت کیساتہہ بہی کسیطرف نکلجاتا اوسطرف کے

Marfat.com

عیسائی امرا خود انکے طالب صلح ہو جاتے تھے۔ حضرت امین الامۃؓ نے چاروں طرف فوجیں پھیلا دیں۔ قنسرین اور انطاکیہ کے کل مضافات اسطرح قبضہ میں آگئے۔ اس دوران میں یہہ معلوم کرکے کہ اہل حلب بھی کچھہ فساد کی سازشیں کر رہے ہیں وہاں پہونچکر اس منصوبہ کے پرخچے اوڑا دئے۔ یہاں سے قورس کا قصد کیا۔ مقدمۃ الجیش پر حضرت عیاض بن غنم تھے۔ وہاں کے گورنر نے اہل انطاکیہ کی شرائط پر صلح کی درخواست کی جو حضرت امین الامۃؓ کی راے سے منظور کرلیگئی۔ تل عزاز۔ بوقا۔ جومہ۔ منبج۔ دلوک رعبان۔ اور اسکے قریب قریب کے جسقدر چھوٹے چھوٹے شہر تھے اس آسانی سے فتح ہوگئے کہ اہل اسلام کو کہیں بھی تلوار اوٹھانیکی ضرورت نہ ہوئی۔ ان میں سے منبج سلمان بن ربیعہ باہلی اور دلوک حضرت عیاض کی کارگذاریوں سے فتح ہوی جبل لکام کے قریب ایک شہر جر جومہ نامی تھا۔ حبیب بن مسلمہ نے وہاں پر دھاوا کردیا۔ وہ امن خواہ ہوے لیکن ساتھہ ہی جزیہ سے انکار کیا اور کہا کہ بجاے جزیہ کے ہم مواقع جنگ میں تمہارا ساتھہ دینگے۔ چونکہ جزیہ کا مصرف بھی یہی تھا اسلیئے بہت خوشی کیساتھہ اونکی یہہ درخواست منظور کرلی گئی۔ حضرت امین الامۃؓ حسب ہدایات حضرت امیرالمومنینؓ جن جن شہروں کو فتح کرتے جاتے تھے اون پر اپنی جانب سے ایک حاکم مقرر فرماکر اوسکی حفاظت کے لئے ایک لشکر جسکی تنخواہ کا پورا انتظام ہوتا تھا چھوڑتے جاتے تھے۔ اوسکی تمام حدود کو نہایت مستحکم اور مضبوط فرماتے جاتے تھے۔ اسطرح سے شام کے جسقدر شہر فرات تک تھے سب مسلمانوں کی حمایت میں آگئے۔

اس قسم کی فتوحات کا فتوحات اسکندر اعظم اور فتوحات چنگیزیہ اور ہلاکیہ سے موازنہ کرتے چلئے۔ کیا اُنکے یہاں رعایا کی اسی قسم کی حفاظت منظور تھی۔ کیا اونکی

Marfat.com

فتوحات دراصل فتوحات کے نام سے پکارے جانیکے قابل ہین۔ ذرا غور کرتی چلئے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے فلسطین کیجانب پلٹتے ہوے میسرہ بن مسروق عبسی کو مقام بغراس کیطرف روانہ کیا۔ یہہ انطاکیہ کے مضافات مین سے ایک شہر تہا جس سے ایشیاے کوچک کی سرحد ملتی تہی۔ یہان عرب کے بہت سارے قبیلے تنوخ غسان۔ ایاد۔ پہلے سے آباد تہے اور یہہ وہ وقت تہا کہ اسلامی فتوحات سنکر انکا ارادہ ہرقل کے پاس جانے کا تہا بلکہ اوسکی تیاریان بہی کر چکے تہے لیکن عین وقت پر حضرت میسرہ نے حملہ کر دیا۔ وہ رن پڑا کہ مدت تک یاد رہا۔ ہزارون جانین تلف ہوئین۔ اثنار جنگ مین حضرت امین الامتہؓ نے انطاکیہ سے مالک بن اشتر نخعی کو میسرہ کی کمک کے واسطے بہیجدیا۔ حریف کا قافیہ چونکہ پہلے ہی سے تنگ ہو رہا تہا اب گہبرا کر میدان خالی دیا عساکر اسلامی شہر پر قبضہ کر کے مظفر و منصور حضرت ابو عبیدہؓ کی خدمت مین واپس چلے آے۔

حبیب بن مسلمہ کو حصن حدث اور حضرت سیف اللہؓ کو مرعش کیجانب روانہ کیا گیا دونون بزرگوار فتح و نصرت کے پہریرے اوڑاتے واپس آے۔ حضرت خالدؓ نے جو اپنے حریف کے ساتہہ معاملہ کیا وہ یہہ تہا۔ کسی کو شہر مین رہنے نہ دیا سارا شہر خالی کرالیا گیا۔

وجہہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پچہلے واقعات سبق دیچکے تہے۔ یہہ قومین نہایت فریبی و مکار تہین انکے سر پر جب تک تلوار رہے جب تک تو یہہ سیدہے ہین اور جہان اوسکا سایہ ہٹا اور یہہ جامہ سے باہر ہوے۔ وہ وہ چہ میگوئیان تراشتے کہ بیان نہین ہوسکتین۔ ایک ایک شہر کو دو دو بار فتح کرنا پڑتا تہا۔ حضرت سیف اللہ نے سوچا۔

Marfat.com

خس کم جہان پاک۔ وہ قصہ ہی نہ مٹا دیا جاے جس سے در دسری اوٹھانی پڑے۔
ظاہر مین یہہ ایک جابرانہ حکم معلوم ہوتا ہے لیکن سیاست کی آنکھوںسے دیکھو تو بہت سی
باریکیان اسمین نظر آئین گی جنکو خیرہ چشم کچہہ کا کچہہ دیکہہ رہے ہین۔

مین دیکھتا ہون کہ اہل اسلام کے ضروری سیاسی امور کو لوگ اوس نگاہ سے
دیکھتے ہین جو نہایت ظالمانہ ہے۔ وہ اپنی حالتوں اور بدنظمیونکی جانب کیون توجہہ نہین
کرتے جسکے مقابلہ مین اہل اسلام کی سیاست پرکاہ بہی نہین۔ سچ ہے اپنی آنکھہ کا
شہتیر بہی نظر نہین آتا اور دوسرے کا تنکا تک کھٹکتا ہے۔

ہم کو یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ ایسے وقت مین اگر ہم موجود ہوتے اور یہہ واقعات
پیش آتے اور ہم کو ذرا سا دخل بہی ہوتا تو ہم کیا کرتے۔ اوسوقت کو جانے دیجیے ہم
اب کیا کر رہے ہین۔ کیا بیچارے حبشیونکی جانین فرانس کے نقل مجلس نہین بنائی
جاتین کیا اونکے خون پانی سے بہی زیادہ بیدردی کے ساتہہ نہین بہاے جاتے
فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قیساریہ

یہہ واقعات ہو ہی رہے تہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ کا فرمان عالی شان حضرت
یزید بن ابی سفیان کے نام اس مضمون کا آیا کہ اپنے بہائی معاویہؓ کو قیساریہ کیجانب
روانہ کر دو چنانچہ آپ نے پانچ ہزار سوار اونکے ساتہہ کر دیے۔ حضرت معاویہؓ
نے قیساریہ کا محاصرہ کرکے لڑائی چہیڑ دی اول اول تو قیساریہ والے کچہہ دم خم دکہلاتے
رہے مگر جب انکے اسّی ہزار آدمی معرکۂ جنگ مین کام آچکے تو ناچار میدان جنگ
چھوڑ کر بہاگنا پڑا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے قیساریہ پر اپنی کامیابی کا جہنڈا اگاڑ کر

Marfat.com

اسلامی پہرپرا اوڑا دیا۔

مورخین نے یہان اجنادین اور یرموک کے واقعات دوبارہ بیان کئے ہین۔ دراصل یہہ آخر خلافت صدیقی کے واقعات ہین۔ مگر جب یہہ دیکھا جاتا ہے کہ اہل اسلام کو ان ممالک مین سے بعض بعض کے فتح کرنے مین دو دو بار کوشش کرنی پڑی ہے تو کچہہ عجب نہین کہ یہان کے لوگون نے بہی بغاوت کے مشورہ سے سر اوٹہایا ہو جسکے لئے اہل اسلام کو پہر اپنی اُنہی تلوارونپر باڑہ رکہنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

اس لحاظ سے مین بہی اوسی اختصار کے ساتہہ جیساکہ اس مقام پر دیگر مورخین نے کیاہے ان واقعات کو فتوح البلدان۔ کتاب الخراج اور روضتہ الاحباب سے لیکر ذکر کئے دیتا ہون۔ گو خود مجھکو یہہ بے جوڑ سے جملے معلوم ہوتے ہین۔

یرموک

پے درپے شکستون نے ہرقل کے حواس ٹھکانے لگا دئے تہے اوسنے امرا کو طلب کرکے ایک دربار مرتب کیا جس مین فتوحات اسلامیہ کی یوماً فیوماً ترقی کا مسئلہ درپیش تہا۔ ہرقل باربار کہہ رہا تہا کہ ہمارے پاس ساز وسامان زیادہ۔ تعداد مین ہم بڑہے ہوے۔ مگر فتوحات توجیز ے دیگر اونکے مقابلہ مین ٹھیرا بہی نہین جاتا اس کا سبب کیا۔ تمام دربار سناٹے مین تہا ندامت سے سب کے سر جہکے ہوے تہے۔ ہرقل کا مصمم قصد ہو چکا تہا کہ شام کو یون ہی مسلمانون کے سپرد کرکے قسطنطنیہ چلا جاے لیکن ایک تجربہ کار پیر مرد نے سر اوٹہا کر کہا کہ یہہ سب ہماری شامت اعمال ہے۔ مسلمانون کے اخلاق ہمارے اخلاق سے اچہے۔ اونکا برتاو رعایا کیساتہہ

Marfat.com

ہمارے برتاؤ سے بالاتر۔ عہد کے وہ پابند۔ ہوشیاری اونکے ہم کاب۔ انصاف اونکا خیر اندیش۔ ہم نہ عہد کے پابند نہ ظلم و جور سے چوکنے والے جو چاہا دم بھر مین بے سوچے سمجھے کر ڈالا اس حالت پر ہماری جو گت بنے وہ کم ہے یہہ خود ہمارے ہی کرتوت ہین۔ ہم اگر اہل اسلام کیطرح اس خلق و مروت سے کام لیتے تو یہہ روز بد دیکھنا ہمکو کیون نصیب ہوتا۔ ایسی حالت مین ملک کو بے سروسامان چھوڑکر چلا جانا اپنی اوس حالت کو کمال پر پہونچانا ہے جسکا ہم رونا رو رہے ہین۔

کچھہ اس پیر مرد کی تقریر اور کچھہ اوس فریاد نے جو چارو نطرف کے لوگ جوق جوق آکر کر رہے تھے ہرقل کو انتظام لشکر تک کے واسطے بلاد شام مین روک لیا۔ بار بار کی شکستون نے اوسکی آنکھون کے پردے اوٹھا دئے تھے اور اب وہ خوب اچھی طرح سے جان گیا تھا کہ خانہ بدوش عربون نے باقاعدہ فتح کا بیڑا اوٹھایا ہے جب تک انکے مقابلہ مین مجموعی قوت یکجا نہ کر دیجاے گی یہہ چارو نطرف کا غل موقوف نہوگا اس خیال سے اپنے تمام اضلاع مین لکھہ بھیجا کہ جہان سے جسقدر فوج مجتمع ہوکر فوراً روانہ کیجاوے۔ تمام اطراف و جوانب سے فوجونکا سیلاب امنڈ آیا۔ ہرقل نے خود میدان جنگ سے الگ رہکر اس ٹڈی دل کو ماہان کے ماتحت مسلمانونکے مقابلہ پر روانہ کیا۔ دو بڑے افسر قنطار۔ و ریجان بھی اوسکے ساتھہ کر دئے گئے۔ ان مین سے صرف قبیلہ غسان کے ساٹھہ ہزار عیسائی عرب تھے۔ یہہ جبلہ کے جھنڈہ کے نیچے جو ان کا سب سے آخری شاہزادہ تھا فوج کا مقدمۃ الجیش بنکر آگے بڑہے۔

اہل اسلام نے مفتوحہ قومون کے ساتھہ وہ برتاؤ کیا تھا کہ باوجود تخالف مذہب

Marfat.com

وہ لوگ اپنے ہم مذہبون کے سارے حالات کی انکو خبر دیرہے تھے۔ حضرت امین الامۃؓ کو انکی کاروائی جب یہہ حال معلوم ہوا تو آپ نے امرا اسلام سے اسبارہ مین راے لی۔ حضرت معاویہ کے بھائی یزید بن ابی سفیان نے کہا۔ میرے نزدیک یہہ مناسب ہے کہ اپنے تمام متعلقین کو حمص کے قلعہ مین چھوڑ کر اونکا رُخ کیا جاے اور تمام ممالک سے امدادی فوجین طلب کرلیجایئن وہ ہم سے میدان جنگ مین آکر مل جایئن۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ نے فرمایا کہ آپ کی راے اگرچہ محض دیانت پر مبنی ہے لیکن ہر شخص کو آزادانہ راے دینے کا اختیار ہے۔ میرے خیال مین ایک نقص رہگیا۔ یہان کی عیسائی رعایا ہرگز قابل اعتبار نہین۔ ایسے وقت مین انکا غدر کردینا ہماری لیئے بلاے بے درمان ہوجائیگا۔ ہمارے اہل وعیال انکے پنجہ مین ہونگے اور ہم دشمن کے سامنے۔ حضرت امین الامۃؓ نے فرمایا کہ اسکی تدبیر تو یہہ ممکن ہے کہ اہل حمص کو شہر سے باہر نکال کر اونکے مکانون مین ہم اپنے متعلقین چھوڑ جایئن قلعہ کا دروازہ بند کرلیا جاے اور اسی پر التفانہ کیا جاے بلکہ کچھہ محافظ بھی اسکے لئے چھوڑ دیئے جایئن۔ شرحبیل بن حسنہ نے کہا۔ اے امیر۔ آپ کو ہرگز یہہ حق حاصل نہین ہے۔ ہم اونکو امن دے چکے۔ اونکے گھر بار ہم نے اون ہی پر چھوڑے۔ اسلئے ہم اونسے نقض عہد کیسے کرسکتے ہین۔ حضرت امین الامۃ کو اس نقصان راے کا اعتراف کرنا پڑا۔ اس گفتگو مین یہہ طے نہین ہوا کہ ہونا کیا چاہیئے۔ پھر حضرت شرحبیل نے کہا کہ ایک عرضداشت دارالخلافہ روانہ کیجاے۔ اوسکا جواب آنے تک ہمکو یہین اقامت اختیار کرنا چاہیئے۔ حضرت امین الامۃؓ نے فرمایا کہ اسقدر مہلت کہان۔ اگر ہم یہان انتظار مین رہے تو کیا عجب ہے کہ دشمن ہمارے سر پر ہی آپہونچے۔

Marfat.com

حضرت میسرہ ابن مسروق کی راے ہوئی کہ حمص کو فی الحال چھوڑ ہی دینا چاہیے
متعلقین کے لئے دمشق زیادہ مناسب ہے۔ اہل دمشق بہ نسبت اہل حمص کے
زیادہ قابل اعتماد ہین۔ وہین سے ایک عرضداشت دارالخلافت کو روانہ کیجاے
اور جواب کے آنے تک ہم سے جہان تک ہوسکے فوج کی فراہمی مین کوشش کرین
اغلب ہے کہ امیرالمومنین مدد روانہ کرینگے۔ اگر مدد نہ بھی آئی تب بھی ہمکو اوسی فوج سے
مقابلہ کرنا چاہیئے۔ سب نے اسی راے پر اتفاق کیا۔ حضرت امین الامتہ رضؓ نے افسر
خزانہ حضرت حبیب بن مسلمہ کو بلاکر ارشاد فرمایا کہ عیسائیونسے جو رقم جزیہ یا خراج
کی مد مین لی جاتی ہے وہ صرف اس معاوضہ مین کہ ہم اونکی جان و مال کی حفاظت
کرسکین۔ اونکو دشمنونسے بچا سکین۔ ہماری اسوقت کی حالت ایسی نازک ہو رہی ہے
کہ اسقدر بار ہم نہین اوٹھا سکتے۔ جو کچھ اہل حمص سے وصول ہو چکا ہے سب
واپس دیا جاے اور اونسے کہدیا جاے کہ جو تعلق اونکو ہمارے ساتھ تھا وہ اب بھی
ہے لیکن چونکہ ہم اونکی حفاظت کی ذمہ داری اچھی طرحسے نہین کرسکتے اس لئے
جزیہ جو صرف اسی کا معاوضہ ہے وہ تمکو واپس دیا جاتا ہے۔ ہم اگر واپس آے تو سب
شرطین بدستور قائم رہین گی۔ یہی حکمنامہ آپ نے اطراف و جوانب کے مفتوحہ
قلعونمین بھی روانہ فرمایا کئی لاکھہ کی رقم جو وصول ہو چکی تھی واپس کردی۔

یہہ ہے مفتوحہ قومونکے ساتھہ اہل اسلام کا سلوک۔ اب ذرا سا یہہ خیال پیدا ہوتا
ہے کہ بہت ہی ناوقت انہون نے ان مفتوحہ قومونسے ہاتھہ اوٹھا لیا لیکن انصاف کیجئے
کہ اگر ذمہ داری کیجاتی اور اوسکا انتظام اس نازک حالت مین نہ ہوسکتا تو علاوہ
بدعہدی کے اونکا یہہ سارا مال جو محض اسی غرض سے دیا گیا تھا سب خورد برد سمجھا جاتا

Marfat.com

میرے خیال مین ایسی حالت مین اس سے بڑھکر اور کوئی صورت ہی نہین تھی اسوجہ سے اس واقعہ کا عیسائیونپر اسقدر بڑا اثر پڑا کہ وہ چلاّ چلاّ کر رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تمہارے عدل و انصاف نے قیصری ظلمونکی مکافات کر دی تھی اور کچھہ ہمارے آنسو پونچھے تھے۔ خدا تمکو پھر واپس لاے۔ یہود کا یہہ حال تھا کہ وہ توریت کی قسمین کھا کھا کر کہہ رہے تھے کہ جب تک ہم زندہ ہین ہرقل حمص کے اندر قدم نہین رکھہ سکتا۔ شہر کے دروازے بند کر لئے اور ہر جگہہ حفاظت کا انتظام کر لیا گیا یہی حال تمام گردونواح کے قلعوں کا ہوا۔

حضرت امین الامۃ دمشق کو روانہ ہوگئے۔ ان تمام حالات کی دار الخلافت کو سفیان بن معقل کے ذریعہ سے اطلاع دی گئی۔ حضرت امیر المومنین یہہ سنکر کہ مسلمانون نے مخالف کی دہشت سے حمص کو چھوڑ کر دمشق کی راہ لی ہے نہایت رنجیدہ ہوے مگر یہہ معلوم کر کے کہ سب کی راے کا اتفاق اسی پر ہوا ایک گونہ اطمینان ہوگیا۔ یہی مضمون آپ نے جواب مین بھی تحریر فرمایا۔ اسکے ساتھہ یہہ بھی لکھا کہ تمہاری مدد کیواسطے سعید بن عامر کو بھیجا جاتا ہے لیکن یہہ اچھی طرح سے سمجھہ رکھو کہ فتح و شکست فوج کی کمی و بیشی پر نہین۔ محض خدا کا فضل ہے۔

بخت و دولت بکار دانی نیست	جز بتائید آسمانی نیست

حضرت مالکؒ نے اس والانامہ کی یہہ عبارت اور نقل فرمائی ہے۔ مہما ینزل بعبد مومن من منزل شدۃ یجعل اللہ بعدہٗ فرجا و انہ لن یغلب عسر یسرین و ان اللہ تعالیٰ یقول فی کتابہ یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون یعنے مسلمانونپر جب کبھی سختی آتی ہے

Marfat.com

بہت جلد اوسکا آسانی کے ساتھہ خاتمہ ہوجاتا ہے۔ سورہ الم نشرح سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سختی کے بعد دو آسانیاں ہین اکیلی سختی دو آسانیوںپر ہرگز غالب نہین ہوسکتی۔ (یعنے کوئی جاے خوف نہین)

حضرت ابوعبیدہؓ نے دمشق پہونچکر فوج کی فراہمی شروع کردی۔

اسی اثنار مین حضرت عمرو بن العاص کا قاصد اس مضمون کا خط لیکر پہونچا کہ علاقہ اردن مین عام بغاوت پہیل گئی اور اوسکا سبب بس حمص سے مسلمانون کا ہٹ آنا اور ادہر سے عیسائی فوجونکا امنڈنا ہے۔ حضرت امین الامتہؓ نے فوراً جواب لکہا کہ ہمارا آنا کسی خوف کیوجہہ سے نہین تہا۔ ہمارا مقصود یہہ تہا کہ اسلامی لشکر جو ادہر اودہر پریشان ہین وہ سب مجتمع ہوجائین۔ مخالف بہی محفوظ مقامات سے نکلکر کہلے میدان مین آکر لڑے۔ آخر مین لکہا تہا کہ تم اپنی جگہہ سے نہ ہٹنا مین بہت جلد تم سے وہین آکر ملاقات کرونگا۔

حضرت امین الامتہؓ دوسرے ہی روز دمشق سے روانہ ہوگئے اور اردن کی حدود مین سے یرموک نالہ مین پہونچکر قیام فرمایا۔ یہان عرب کی سرحد نہایت قریب تہی پشت کی جانب سے سرحد عرب تک کہلا ہوا میدان چلا گیا تہا جس کی وجہہ سے یہ بہچ نہین سکتے تہے۔ موقع کے وقت دور تک پیچہے ہٹنے کے لئے جگہہ تہی حضرت سعید بن عامر کے ہمراہ جو فوج مدینہ منورہ سے آرہی تہی وہ ابہی تک نہین پہونچی تہی البتہ رومیونکی آمد آمد ہورہی تہی اور مسلمانون مین اضطراب پیدا ہوا جاتا تہا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت فاروق اعظم کے پاس ایک اور قاصد دوڑایا کہ رومیونکی ٹڈی دل فوجین لگاتار آرہی ہین۔ خانقاہ نشین تارک الدنیا وہ وہ لوگ جو اپنے

Marfat.com

سومونسے قدم باہر نہین نکالتے تہے اس ریلے مین بہے چلے آرہے ہین۔

جیسے ہی یہہ خط پہونچا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہاجرین وانصار کو مجتمع فرماکر بآواز بلند سنایا۔ تمام صحابہؓ بے اختیار رو پڑے اور بڑے جوش کے ساتہہ کہنے لگے۔ امیر المومنین۔ خدا کے لئے ہمکو اجازت دیجیئے تاکہ ہم اپنے بہائیون پر جانین قربان کرین۔ خدانخواستہ اگر اونکو ذرا سابہی چشم زخم پہونچا تو ہماری زندگی حرام ہوجائیگی۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے کہا۔ امیر المومنینؓ۔ تم خود سپہ سالار بنو اور ہم کو ساتہہ لو۔ مگر یہہ راے محض جوش پر مبنی تہی دیگر صحابہ نے اسکو نامنظور کیا۔ اجماع اسبات پر ہوا کہ امدادی فوجین اور روانہ کرنا چاہئین۔ حضرت عمرؓ نے جب قاصد سے سنا کہ مخالف مقام یرموک کے بہت قریب پہونچ گئے ہین توآپ نے نہایت غمزدگی کی حالت مین فرمایا کہ اسقدر جلد کیسے مدد پہونچ سکتی ہے۔ ایک خط حضرت امین الامتہؓ کے نام اوسیوقت نہایت جوشیلے الفاظ مین تحریر فرمایا اور قاصد سے فرمادیا کہ ہر صف مین پہونچکر تم خود اس خط کو سنانا اور یہہ زبانی کہنا الاعمر یقرأکم السلام ویقول لکم یا اھل الاسلام اصدقوا اللقاء وشدوا علیھم شد اللیوث ولتکونوا اھون علیکم من الذر فانا قد کنا علمنا انکم علیھم منصورون۔ عمر تم سے سلام کے بعد کہتے ہین کہ دیکہو جم کر لڑنا شیرون کی سے حملے کرنا اور اونکا چیونٹی کی برابر بہی خیال نہ کرنا۔ ہمکو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ فتح تمہارے ہاتہہ ہے۔

حسن اتفاق دیکہو۔ ادہر تو قاصد یہہ والانامہ لیکر پہونچا اودہر حضرت عامر بہی ہزار سوار لیکر پہونچ گئے۔ وہ جوش جو والانامہ نے پیدا کیا تہا دوبالا ہوگیا۔

Marfat.com

بالآخر لڑائی چھڑ گئی۔ طرفین سے داد شجاعت دی جانیلگی۔ حضرت سیف اللہ دلاوری کے جوہر دکھلانے لگے۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اوسروز سات تلواریں آپکے دست مبارک مین ٹوٹین۔ خاص اوسوقت جسوقت گھمسان لڑائی ہو رہی تھی صاحب فتوح البلدان حباشؓ ابن قیس کا ایک عجیب واقعہ تحریر فرماتے ہین۔ یہ ایک بہت بڑے جگردار سپاہی تھے اور بڑی جانبازی سے لڑ رہے تھے۔ اسی حالت مین کسی نے انکے پانون پر تلوار کا وار کیا جس سے پانون الگ کٹکر جا پڑا مگر یہہ اسقدر سرگرم تھے کہ اسکی خبر تک نہوئی۔ جب انکی توجہہ اسطرف ہوئی ہے تو اوس میدان مین ڈھونڈتے پھرتے تھے کہ میرا پانون کدھر گیا۔ اللہ رے شجاعت۔ یہہ بیخودی کس چیز نے انمین پیدا کر دی تھی؟ صرف اسلام نے۔ وہ اس راہ مین پانون کٹنا تو درکنار جان دیدینا بھی ایک معمولی بات سمجھتے تھے۔

انکے قبیلہ کے لوگ اس واقعہ پر ہمیشہ نازان رہے۔ سوار ابن اوفی شاعر کہتا ہی۔

ومنا ابن عتاب وناشد رجلہ	ومنا الذی ادی الی الحی حاجبا

اس گرما گرمی مین عورتون نے خیمون سے نکل نکل کر چلانا شروع کیا کہ تمہارے پلٹتے وقت ہم نہونگے۔ رومیونکو پسپا ہونا پڑا۔ نالہ خالی ہو گیا۔ وہ نالہ جو پہلے انکی فوج سے بھرا ہوا تھا اب ان ہی کی لاشون سے بھر گیا۔

امام بلاذری اور صاحب روضۃ الاحباب نے رومیونکے مقتولونکی تعداد ستر ہزار بیان کی ہے مسلمانونکی طرف سے تین ہزار کا نقصان ہوا۔

امام بلاذری کا بیان ہے کہ اس شکست کی خبر ہرقل کو انطاکیہ ہی مین ملی تھی۔ بلاد شام کو الوداعی سلام اوسنے اسی وقت کیا تھا۔ دیگر مورخین نے اس سے پیشتر ہی اوسکا کوچ بیان کیا ہے جیسا ہم پچھلے واقعات مین بیان کر آئے ہین۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فتح کے انتظار مین کئی روز بے چین رہے جسوقت قاصد فرخ فتح لیکر پہونچا ہے آپ فوراً سجدہ مین گر گئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

حضرت امین الامتہ رضی تقسیم اموال غنیمت فرماکر حمص واپس تشریف لے گئے۔ آپ کے حمص سے چلتے وقت کے سلوک نے وہ اثر کیا کہ اہل حمص تو استقبال کے لئے بڑہی اطراف و جوانب کے بھی وہ افسر جو ابتک طالب صلح نہ ہوے تھے بے اختیار کھنچ آئے اور آپ کے سایہ مین آرام پانے لگے۔

اجنادین

اجنادین علاقہ فلسطین مین رملہ اور بیت جبرین کے مابین واقع ہے۔ حضرت امین الامتہ رضی جب حمص واپس آے تو حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا والانامہ اس مضمون کا اونکو ملا کہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اجنادین کی جانب روانہ کردیا جاے۔

بطریق ارطبون حاکم غزہ و اجنادین نے اپنی فوج کے تین حصہ کئے تھے ایک حصہ تو بیت المقدس روانہ کیا اور دوسرا رملہ مین ٹھیرایا۔ باقی حصہ فوج خود لیئے ہوئے اجنادین مین پڑاؤ ڈالے ہوے تھا۔

ارطبون یونانی زبان مین نہایت ہوشیار کو کہتے ہین۔ یہہ حاکم بھی نہایت زیرک تھا۔ جب حضرت امیر المومنین کے سامنے اسکا ذکر ہوا ہے تو آپ نے فرمایا رمینا ارطبون الروم بارطبون العرب ہم عرب کی ارطبون کو یونانی ارطبون سے لڑاتے ہین۔ حضرت عمرو بن العاص رضی نے علقمہ بن حکیم فراسی اور مسرور بن العکی کو بیت المقدس کے حملہ پر روانہ کیا۔ ابوایوب مالکی رملہ کے لئے متعین کئے گئے اور خود اجنادین کیجانب بڑھے

Marfat.com

اجنادین مین بہی یونانیون نے وہی زور لگائے جو یرموک مین لگا چکے تہے مگر وہانسے کیا حاصل کیا جو یہانسے لیتے۔ ارطبون کو پسپا ہوتا پڑا۔ بہاگتے وقت اوس نے پناہ گزینی کے لئے غزہ۔ رملہ پر بیت المقدس کو ترجیح دی اور سیدہا اوسی طرف چلدیا۔ وہان حضرت علقمہ اور حضرت سرور محاصرہ کئے پڑے تہے اونہون نے اوسکو راستہ دیدیا اور ارطبون بیت المقدس مین داخل ہوگیا۔ دیکہئے یہہ آسانی سے راستہ دیدینا آگے چلکر مخالفین پر کیا کیا اثر ڈالتا ہے۔

بیت المقدس

قبل اسکے کہ ہم واقعات کی جانب رجوع کرون مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس متبرک شہر کا حال بطریق اختصار عرض کردون جسمین مسجد اقصیٰ واقع ہے۔ مسجد اقصیٰ وہی مسجد ہے جو نصاری کا قبلہ اب تک ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی کچہدن اسجانب نماز پڑہی ہے۔ یہہ وہی مسجد ہے جسکا معراج شریف کے بیان مین خداوند دوعالم نے ذکر فرمایا ہے۔

بیت المقدس چونکہ فلسطین کے علاقہ مین سے ہے اسلئے فلسطین کے حدود اربعہ پہلے معلوم کر لیجئے۔

شمال مین ملک شام۔ مغرب مین شمالی حصہ تک بحیرۂ روم (جسکے کنارہ پر طرابلس عسرو۔ یافہ۔ صیدا۔ عسقلان۔ عکہ۔ صور۔ بیروت۔ لاذقیہ۔ قیساریہ وغیرہ شہر واقع ہین) جنوب مین ملک عرب کے شمالی حصے۔ مشرق مین یردن ندی اور بحر لوط یعنی وہ کہاری جہیل جس کا عرض دس میل اور طول تخمیناً ۳۰ میل ہے۔ اسکے کنارہ پر وہ پانچ گانون بستے تہے جو حضرت لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی سے

Marfat.com

غارت ہو گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اس ملک کا طول شمالاً وجنوباً ہے جسکی مسافت شام سے لیکر سرزمین عمالیقون تک انشی کوس ہے۔ عرض شرقاً وغرباً بحیرۂ روم سے لیکر موآبیون تک۔ اس ملک کی شمال کی جانب پہاڑون کے دو سلسلے جنوب ومغرب کی طرف چلے گئے ہین۔ مغربی سلسلہ شہر صور کے دو کوس شمالی جانب کنارہ بحیرۂ روم پر ختم ہو جاتا ہے۔

جنوبی سلسلہ کی دو شاخین ہوئی ہین جو دکن کی طرف چلی گئی ہین اونمین سے مشرقی سمت کے سلسلہ مین کوہ موریہ ہے جسپر شہر یروشلم بیت المقدس واقع ہے اصل مین بیت المقدس چار پہاڑونپر واقع ہے۔ موریہ۔ صیحون۔ اکرا۔ بزیتھا۔ مگر قدیم زمانہ مین ایک قوم اموری بستی تھی اسیوجہہ سے سارے مجموعہ کو موری ہی کہتے تھے یہانکے فرمانرواؤنمین سے ایک وقت مین صیحون نامی بادشاہ گذرا ہے جسکے نام سے صیحون پہاڑ پکارا جاتا ہے۔

بیت المقدس بحیرۂ روم سے ۳۲ میل کے فاصلہ سے سطح سمندر سے دو ہزار پانسو اڑتیس فیٹ بلندی پر واقع ہے۔

دمشق کے گوشہ غربی وجنوبی مین ایک سو بیس میل کے فاصلہ پر اور بغدادسے مغرب کے رخ ساڑھے چار سو میل کی مسافت پر ہے۔ یہانسے نابلس جہان حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سکونت پذیر تھے ۳۲ میل شمال کی جانب اور ناصرہ جہان حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے واپس ہو کر قیام پذیر ہوے تھے جسکیوجہہ سے آپ کی امتہ نصاریٰ کہلاتی ہے ستر میل ہے۔ مصر یہانسے جنوب ومغرب مین تخمیناً دو سو میل۔ مدینہ منورہ تقریباً چھ سو میل۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

کی پیدائش کی جگہہ بیت اللحم جا رمیل۔ حضرت ابراہیم و حضرت اسحق و حضرت یعقوب علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مزارات مقدسہ جنکو آج کل خلیل کہتے ہین اور جو ایک عمدہ شہر آباد ہوگیا ہے وہ یہانسے بیس میل پر ہین۔

بیت المقدس کے مشرق کیجانب تہوڑیسے فاصلہ پر کوہ زیتون ہے جہان حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام جاکر عبادت فرمایا کرتے تہے یہین سے یہودی آپ کو گرفتار کرکے پلاطوس کے پاس لے گئے تہے۔

یہہ شہر اوسوقت سے آباد ہے جسوقت سے بنی اسرائیل ملک مصر سے کوچ کرکے یہان آے ہین۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عہد مین پایہ تخت ہونیکی وجہہ سے نہایت رونق و آرائش پر تہا۔ حضرت داؤد علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے پیشتر ہی یہہ متبرک جگہہ اور مقدس مقام خیال کیا جاتا تہا۔ اہل کتاب کا خیال ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسحاقؑ کو اسی مقام پر قربانی کرنے لاے تہے۔ حضرت یعقوب علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہین خواب مین پروردگار عالم سے باتین کی تہین جسکیوجہہ سے یہہ بیت ایل یعنی خانہ خدا کی نام سے مشہور ہوا۔ اسی مین وہ مسجد مبارک ہے جسکی خاطر ہم اسقدر مطالب سے دور ہوکر دوسرے بیان مین پڑ گئے۔ اس شہر اور اس مسجد مبارک پر چونکہ مختلف بادشاہونکی دست برد رہی اسلیئے اوسکی پہلی حالت کا پتا چلانا ہمارا کام نہین۔ جو کچہہ ہمکو بعد کے زمانہ کا حال معلوم ہوا وہ ہم پیش کیئے دیتے ہین۔ اس دہندہلکے مین جتنی صورت نظر آجاے اوس سے زیادہ دکہانیکا ہم کو مقدور نہین۔

بیت المقدس کی وہ شہر پناہ جو سلطان سلیمان بن سلیم نے ۱۵۳۴ء مین بنوائی ہے

اوس کا دورہ تقریباً ڈہائی میل ہے۔

ایک مورخ یوسفس کے زمانہ مین جو حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب العہد تہا۔ چار میل کا دور تہا۔ اوس زمانہ مین تین دیوارونسے شہر گہرا ہوا تہا۔ جسمین سے ایک دیوار مین ساٹھہ۔ دوسری مین چالیس۔ تیسری مین چہیاسٹھہ برج بنائے گئے تہے۔ شہر کے سات دروازے ہین۔ ایک مشرق کیجانب۔ دو جنوب کیطرف۔ دو شمال رویہ۔ ایک باب الحرام۔ اس شہر مین تین بڑی سڑکین ہین۔ ایک وہ جو شمال و مغرب کیطرف جاتی ہے اوسکو باب الدمشق۔ دوسری پورب پچہم سوق الکبیر کے نام سے معروف ہے۔ تیسرا وہ راستہ جس سے بخیال اہل کتاب حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہود سولی دینے لے گئے تہے۔

سات سڑکین اور بہی ہین جو اونسے چہوٹی ہین۔ کوچہ مسلمین۔ کوچہ نصاریٰ۔ کوچہ یہود کوچہ ارمنی۔ کوچہ ظاہرہ۔ کوچہ مغربین۔ کوچہ باب حوت۔ مسجد اقصیٰ کے علاوہ اس شہر مین اور مقامات بہی مشہور ہین جو اوسقدر عمدہ عمارت تو کہان مگر متوسط درجہ کی خیال کئے جاتے ہین۔ بعض وہ مقام جو ہمکو معلوم ہوے وہ ہم لکہے دیتے ہین۔ الصخرۃ۔ بیت اللحم کا پہاٹک۔ دمشق کا پہاٹک۔ افرائیم کا پہاٹک۔ سنہرا پہاٹک جو ہمیشہ بند رہتا ہے۔ آرمینیونکی خانقاہ۔ قبر کا گرجا۔ ہیرودیس کا محل۔ پلاطوس کا محل۔ حضرت سلیمانؑ کا تخت یہین ایک اور بہی تخت ہے جسکی بابت بعض مسلمانونکا خیال ہے کہ اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت مین تشریف فرما ہونگے۔

یہ محض انکی جہالت ہے۔ شریعت اسلامیہ سے اس کا کچھہ ثبوت نہین۔ وہ روز آپ کی تخت نشینی کا ہے یا امتی امتی فرمانے کا۔ اوس روز آپ تخت نشین ہونگے

Marfat.com

یا شفاعت کے دروازے کہول رہے ہونگے۔

یہان دو خانقاہین بہت مشہور ہین۔ لاطینی۔ ارمنی۔ ارمینیونکے گرجے مین اس قسم کا نایاب سامان ہے کہ دنیا بہر مین ذرا مشکل سے اوسکی نظیر ملتی ہے بیت المقدس کے جنوب مین ایک وادی جہنم کے نام سے مشہور ہے۔ اسکا سبب یہہ تہا کہ یہودی مالک بت کی یہان پرستش کیا کرتے تہے۔ یہہ بت پیتل کا تہا جسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور ہاتہہ اسطرح پہیلے ہوے گویا اپنے پوجاریون کو گود مین لینا چاہتا ہے۔ گوسالہ سامری کیطرح سمجہہ لیجیے۔ اب یہود کی دانشمندی دیکہیے کہ بت کو خوب آگ سے گرم کرکے اپنے لڑکونکو اوسکی گود مین ڈالدیتے۔ بچے جو چیختے تو اونکی آواز دبانے کے لئے ڈہول بجاتے تہے۔ شاید اسی وقت سے گہنٹہ اور دف وغیرہ اوقات عبادت مین بجاے جاتے ہین۔ بابل کی اسیری کے بعد یہود کو کچہہ ہوش آیا اور بت پرستی کی حقیقت معلوم ہوئی جس نے انکو بالکل تباہ کر رکہا تہا۔ اب انکو نفرت ہوئی شہر کا تمام کوڑا اور غلیظ یہین لاکر ڈالتے تہے اور اوسکے جلانے کے لئے آگ لگائی جاتی تہی اس مناسبت سے اس وادی کو جہنم کہنے لگے۔

یہان ایک عالیشان جدید گرجا ہے جو مسیح کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔ اسمین گہستے ہی مجاور ایک پتہر دکہاتے ہین کہ اسی پر حضرت مسیح کی لاش کو غسل دیا گیا تہا اس سے آگے بڑہکر ایک گنبد کو جو سولہ ستونون پر قائم ہے مسیح کی قبر بتاتے ہین۔ اسکی بالکل مزار کی سی صورت بنادی ہے۔ ایک صندوق بہی سنگ مرمر کا لگا ہوا ہے جسکو کہتے ہین کہ لاش اسی مین ہے۔ ہر سال وقت مقررہ پر عیسائی حضرت مسیح کے مصلوب ہونے اور پہر زندہ ہونیکا سوانگ بہر کر سخت ماتم کرتے ہین۔ لاش نکالتے ہین

Marfat.com

اور وہ رسومات ادا کئے جاتے ہین جن کو تھوڑی سی عقل والا بھی دور از کار خیال کرسکتا ہے۔

اہل اسلام یہان کے مقدس مقامون کو مانتے ہین مگر چونکہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صلیب دیئے جانے سے اون کو انکار ہے اسوجہ سے اس گرجہ کو وہ نہین مانتے۔

دراصل یہہ مقبرہ یہودا اسکریوطی کا ہے جو آپ کی جگہہ شبہ مین سولی پر لٹکایا گیا تھا اور اس جگہہ دفن کیا گیا نہ اپ کا۔

مسجد اقصیٰ کی بنا

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب مصر سے لاکھون بنی اسرائیل کو وعدۂ الٰہی کے بموجب ملک شام کی جانب لیکر نکلے ہین تو وہ راستہ جو چالیس۴۰ یا پچاس۵۰ روز کا تھا بنی اسرائیل کی شامت اعمال سے چالیس برس کا سفر بنگیا۔

حضرت موسیٰؑ اس بے شمار جتھے کو شمالی عرب کے ریگستانون مین ٹکراتے پھرے آپ اور آپ کے ساتھہ والے سارے نوجوان بنی اسرائیل جو مصر سے چلتے وقت بیس برس کے تھے راہ ہی مین دوسرے عالم کو چلدئے۔ حضرت ہارونؑ نے بھی اسی جنگل مین انتقال فرمایا۔

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ان ہی بیابانون مین تھے کہ پروردگار عالم نے خیمہ عبادت کے بنانے کا حکم فرمایا۔ اوسکے تمام لوازمات بھی تعلیم فرمادئے گئے کہ کسقدر طول ہو۔ کتنے درجے ہون۔ صندوق شہادت رکھنے کا کونسا مقام ہو۔ قربانی کی جگہہ کہان ہو۔ امام کون ہو اوسکا لباس کیسا ہو۔ اس خیمہ کا محافظ

Marfat.com

اسرائیلی فرقوںمین سے کونسا فرقہ ہو- غرض جو جو باتین تہین سب بتلا دگیئی تہین-

حضرت موسیٰؑ اسکے بموجب کاربند ہوے- یہہ خیمہ جہان آپ جاتے ساتہہ جاتا- حضرت داؤد علی انبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تک یہی حالت رہی- آپ نے اوس خیمہ کو اوس جگہہ استادہ کرایا جو پروردگار عالم نے اسکے لئے پہلے سے مقرر کر رکہی تہی اور جس جگہہ کا نام حضرت یعقوبؑ نے خانہ خدا رکہکر ایک پتہر بہی گاڑ دیا تہا-

اب ارادۃ اللہ ہوا کہ عبادتگاہ پختہ بنے- حضرت داؤدؑ کے پاس سب سامان تیار تہا لیکن سرکشونکی سرکوبی سے اسقدر مہلت نہ ملی- آپ نے اپنی وفات کے وقت اپنی صاحبزادہ حضرت سلیمانؑ کو وصیت کرکے وہ تمام ساز و سامان جو خاص اسی غرض کے لئے مہیا کر رکہا تہا حوالہ کردیا- نقشہ بہی سب بتلا دیا-

حضرت سلیمانؑ نے اپنی تخت نشینی کے چار برس دو ماہ بعد سے ہیکل کا بنانا شروع کیا- حضرت سلیمانؑ نے بڑے بڑے پتہر اوسکی بنیاد کے واسطے درست کرائے- بڑی گہری نیو کہودی گئی اور ہیکل کی بنیاد پڑی- یہہ عمارت سنگ مرمر کی بنائی گئی- مدتون تک قایم رہنے کے خیال سے اسکے استحکام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا گیا- ہیکل کا طول و عرض ساٹہہ ساٹہہ ہاتہہ تہا اور اسیقدر اوسکی بلندی تہی- اسکے اوپر اتنا ہی بلند ایک بالاخانہ بنوایا گیا جس سے کل بلندی ۱۲۰ ہاتہہ ہوگئی- ہیکل کے سامنے ایک برآمدہ بارہ ہاتہہ لمبا- بیس ہاتہہ چوڑا- ایک سو بیس ہاتہہ اونچا بنوایا گیا- ہیکل کے چار و نطرف برابر برابر تیس چہوٹے کمرے تہے- جنکا طول و عرض پانچ پانچ ہاتہہ اور بلندی بیس ہاتہہ تہی ہیکل کی نصف بلندی تک ان کمرونکے تلے اوپر تین درجے قایم کیے گئے سرو کے نہایت صاف شہتیرون سے اوسکی چہت پاٹکر تمام دیوار و در کو سونیکی چادر و نسے

Marfat.com

اس خوبی سے منڈھ دیا کہ کہین جوڑ نہ معلوم ہوتا تھا جس سے تمام ہیکل جگمگا اوٹھی۔
ہیکل کے دو درجہ کئے گئے ایک اندرونی دوسرا بیرونی۔ اندرونی درجہ مین جسکا طول وعرض چوبیس چوبیس ہاتھہ تھا دو کروبین (فرشتونکی مورتین) پانچ پانچ ہاتھہ اونچی خالص سونے کی بنائین جنکے بازو جنوبی و شمالی دیوار ونسے ملے ہوے تھے۔ بیچ مین صندوق عہد تھا۔ بیرونی درجہ کو قسم قسم کی تصویرون اور باریک کتان کے مختلف رنگ کے پردونسے خوب آراستہ کر دیا تھا۔ اندر اور باہر کے سب دروازونپر پردے پڑے ہوے تھے لیکن برآمدہ پر نہ تھے۔

ایک حوض نصف کرہ کا پیتل کا ڈہلا ہوا بنایا گیا جسکا قطر دس ہاتھہ تھا اور دَل چار انگشت۔ اسکے نیچے پیتل ہی کا ایک ستون دس فٹ کے قطر کا تھا۔ چارونطرف ڈہلے ہوے بارہ بیل تھے جنکی پشت پر یہہ حوض تھا۔ حوض کے لئے چہار گوشہ دس ستون بنائے گئے جنکا طول پانچ ہاتھہ۔ عرض چار ہاتھہ۔ بلندی چھہ ہاتھہ تھی۔ انکے کونون مین بھی چھوٹے چھوٹے اور ستون تھے۔ ہر دو ستونونکے درمیان مین کہین بیل بنایا گیا تھا۔ کہین شیر ببر۔ کہین عقاب۔ کہین کسی جانور کی تصویر۔ کہین کسی حیوانکی مورت کوئی ستون انسے خالی نتھا۔ ان دس چھوٹے ستونونکے لیئے دس ہی حوض بھی بنائے گئے تھے۔ پانچ ہیکل کے داہنی جانب اور پانچ بائین جانب۔ کاہن ان ہی مین وضو کرکے قربانگاہ مین جاتے تھے اور نیز اون جانورونکو دہوتے تھے جنکی قربانی منظور ہوتی تھی
ہیکل کے چارونطرف تین ہاتھہ اونچی دیوار اس غرض سے بنوائی گئی کہ اس متبرک مکانمین ہر کوئی نہ جانے پائے۔ خاص۔ پاک شدہ لوگ جاتے تھے۔
اس دیوار کے باہر ایک غار پٹوا کے زمین بلند کرائی گئی اوسپر ایک دوسری

Marfat.com

چھوٹی ہیکل تیار ہوئی جسکے چار دروازے اور بڑے بڑے کمرہ تھے۔

اس ہیکل خورد کے سامنے دورویہ مکانات کی قطار بنوائی گئی جنپر چاندی کا ملمع چڑھا ہوا تھا۔

اسکی تعمیر مین یہود کے بادشاہ حیرام نامی نے لکڑیونکی بہت مدد دی۔ حضرت سلیمانؑ نے اس کام کے لئے تیس ہزار مزدور مقرر کئے تھے جو کوہ لبنان پر لکڑیان چیرتے اور تراشکر یہان بھیجے جاتے تھے۔ باربرداری کے کام پر ستر ہزار آدمی تھے۔ اسی ہزار کے متعلق سنگ تراشی تھی۔ تین ہزار سب کے محافظ تھے۔ حکم یہہ تھا کہ پتھر وغیرہ جو لائے جائین وہ سب وہین سے درست ہوکر آئین شہر مین انکا دھندا نہ پھیلے۔

سات برس مین جب یہہ مسجد تیار ہوچکی ہے تو حضرت سلیمانؑ نے تمام بنی اسرائیل کو دور دراز مقامات سے بلوا کر جمع کیا۔ اونکی دعوت کی اور نہایت تزک واحتشام سے صندوق شہادت اندر رکھا۔ جب تمام چیزین اندر بہ ترتیب رکھی جاچکین ایک سیاہ ابر کا ٹکڑا جس سے کچھ دیر کے لئے اندھیرا سا ہوگیا تھا ہیکل کے اندر چلا گیا یہہ اوسوقت کی علامات سے مقبولیت کی علامت خیال کیگئی۔

حضرت سلیمانؑ نے سربسجدہ ہوکر یہہ مناجات کی۔ خداوندا نہ تو زمین مین سما سکتا ہے نہ آسمان مین۔ تو کسی مکان مین سما نہین سکتا۔ مین تجھسے نہایت عاجزی سے التجا کرتا ہون کہ جسوقت تیرے بندے تیری عبادت کرنے۔ تجھسے گڑگڑا کر دعا مانگنے کیلئے [illegible] تو ان سب کی عبادت قبول فرما۔ اونکی دعائین سن۔ اونکی حاجتون کو پورا کر۔ اگرچہ تو اپنے سب بندونکا نگہبان ہے مگر جو تجھسے ڈرتے ہین اونکا تو زیادہ نگہبان اور اون پر بڑا مہربان ہے۔

Marfat.com

اسکے بعد آپ نے خدا کا شکر ادا کرکے بقولے بائیس ہزار جانوروں کی قربانی گذرانی جنکو سب کے سامنے آسمان سے آگ اوترکر کھا گئی۔ اوسوقت کی قبولیت کی یہی علامت مقرر تھی۔ اسیوجہہ سے سب کو اوسکی مقبولیت کا یقین ہوگیا۔ تمام لوگ خوشی کے نعرے مارتے ہوئے اپنے اپنے وطنوں کو واپس ہوئے۔

یہہ دن تھا بنی اسرائیل کی خوشی اور اقبال کا۔ کیا اس سے بڑھکر بھی اس سے پہلے اونکو کوئی دن نصیب ہوا تھا مگر افسوس اسکے بعد ہی سے اونمین انقلاب ہوگیا۔ یہہ اونکے لئے آفتاب نیمروز تھا جسکے بعد ہی سے زوال شروع ہونیوالا تھا۔ ہر قوم کی ترقی اوسیوقت تک ہے جب تک احکام آلہی کا اتباع رہے اور جہان اسمین ذرا سا نقص آیا پھر ویسی ہی وہانسے اوسکی مکافات کیجاتی ہے۔

بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر مختلف اوقات مین حملے ہوئے جن سے تباہی و بربادی کا کوئی دقیقہ نہین چھوڑا گیا تھا۔ پہلی مصیبت جو اس شہر اور اس مسجد پر آئی وہ یہہ تھی کہ حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چورانوے برس کی عمر مین چالیس برس سلطنت فرماکر اوس عالم کو تشریف لے گئے۔ آپ کے بعد آپ کا بیٹا رجیعام نامی تخت نشین ہوا۔

اس شخص کے دماغ مین انتظامی مادہ بالکل نہ تھا خراب مجالس نے اسکے خیالات رہے سہے بھی تباہ کردئے تھے۔ اسکا تخت نشین ہونا سمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا۔ وہ خیالات جو عدم اقتدار کیوجہہ سے اسکے دماغ مین تھے قدرت حاصل ہوتے ہی ادبل پڑے اس نے آبائی روش کو بالکل ترک کردیا۔ بنی اسرائیل کے بارہ فرقون مین سے صرف دو فرقے اسکے ماتحت رہگئے باقی دس فرقونکی عنان حکومت ایک شخص یربعام نامی کے ہاتھہ مین گئی چندہی روز بعد سیساق شاہ مصر نے چار لاکھہ ساٹھہ ہزار فوج سے بیت المقدس

Marfat.com

پر چڑہائی کردی اگرچہ شہر کی عمارتو نکو اوس سے کچہ نقصان نہ پہونچا نہ مسجد اقصی گرائی گئی مگر اوسکا جسقدر سونے چاندی کا اسباب تہا وہ سب اپنے ساتہہ لیگیا۔ رجیعام کو اوسی قسم کا اسباب پہر بنوانا پڑا مگر اتنا حوصلہ کہان جو سونے چاندی کا ہو مجبوراً پیتل کا سامان درست کیا گیا۔

رجیعام سے یوحیاہ کے عہد تک جو تخمیناً چارسو برس کا زمانہ تہا کتنے ہی بادشاہ گذرے۔ اس درمیان مین چونکہ بت پرستی کا بہی دور دورہ رہا اور بادشاہ بہی اسطرف سے غافل رہے اسوجہہ سے مسجد اقصی خراب خستہ اور بے مرمت پڑی رہی۔ یہی وہ زمانہ تہا جسمین توریت اور تبرکات شہادت بہانسے جاتے رہے ہین۔ یوحیاہ نے اپنے زمانہ مین پہر بیت اقصی کیطرف توجہہ کی اور اوسکی مرمت کراکر درست کرا دیا۔ یہہ نہایت دیندار شخص تہا مگر اسرائیلی تنزل ابہی حد تک نہین پہونچا تہا قسمت نے اس دیندار کو بہی نہ رہنے دیا۔

شاہ مصر فرعون نیکوہ نے ملک آسور پر چڑہائی کی جسکے ایک صوبہ بابل پر بخت نصر کا باپ حکمران تہا۔ بیچ مین یوحیاہ کا ملک حائل تہا۔ پہلے مٹ بہیڑ انہی سے ہوئی۔ خوب جنگ ہوئی جسمین یوحیاہ زخمی ہوے اور آخر کار اسی مین اونکا انتقال ہوا۔ یہی زمانہ حضرت ارمیا علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا تہا۔

اسکے انتقال کے بعد اسکا بیٹا یہو آخذ تخت نشین ہوا۔ ابہی تین ماہ تخت نشینی کو نہ گذرنے پائے تہے کہ پہر اوسی شاہ مصر نے دوبارہ چڑہائی کردی۔ اسکو گرفتار کرکے اپنے ساتہہ لے گیا۔ یہہ وہان پہونچتے ہی مرگیا۔ اس مرتبہ شہر اور بیت اقصی پر بہی کچہ دست درازی کی گئی تہی۔

یہو آخذ کے بعد اسکا بہائی ال یقیم جو اب یہو یقیم کے نام سے پکارا جاتا تہا تخت نشین ہوا

Marfat.com

اسنے بیٹھتے ہی چار لاکھہ چار ہزار تین سو اکیاون روپیہ سالانہ باج گذاری مقرر کی۔ اس مصیبت مین ہیکل سلیمانی۔ شہر کے شاہی مکانات۔ شہر پناہ کو شریک نہ تھے مگر اہل شہر کے لئے یہہ ساری مصیبتونسے بالاتر تھی۔ اس واقعہ کو ابھی بہت زمانہ نہین گذرنے پایا تھا کہ بخت نصر شاہ بابل نے بیت المقدس کو فتح کر کے یہویقیم کو اپنا باج گذار بنالیا۔ بیت المقدس کا بہت سا مال و متاع اوسکے ہاتھہ لگا۔ شاہی خاندان کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے لے گیا جنکے متعلق اوسکے محل کی خواجہ سرائی کیگئی۔ ان ہی اسیرون مین حضرت دانیال پیغمبر علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام بھی تھے۔

تھوڑے دلون تک بھی یہویقیم اپنے عہد پر قائم نرہ سکا اور شاہ بابل سے بغاوت کی شاہ بابل کچھہ ایسے اوجھیڑ و نمین مبتلا تھا کہ اسوقت خود تو نہ آسکا مگر اطراف و جوانب کے سریانی۔ موابی۔ عمونی سردارونکو اسپر مسلط کر دیا۔ ان لوگونکی چارون طرف کی تاخت و تاراج نے یہویقیم کا دم بند کر دیا۔ انجام کار یہہ ہوا کہ بیت المقدس کے پھاٹک کے باہر قتل کر کے اوسکی لاش پھینکدی گئی۔

کاسۂ چینی پہ اے منعم نہ کر اتنا غرور	ہمنے دیکھا ٹھوکرین کھاتے سر فغفور کو

یہویقیم کے بعد اوسکا بیٹا یکونیاہ تخت نشین ہوا۔ تیسرے ہی مہینہ بخت نصر خود ایک جرار فوج لیکر حملہ آور ہوا۔ شہر فتح ہو کر یکونیاہ اور تمام لونڈی غلام۔ سب شاہی حرم۔ ہر قسم کے صناع سب گرفتار کر لئے گئے۔ ہیکل سلیمانی کا باقی ماندہ سامان سب اسکی بھینٹ ہوا۔ بخت نصر چلتے وقت یکونیاہ کے اعزا مین سے صدقیاہ نامی ایک شخص کو اپنی جانب سے نائب مقرر کر گیا۔

قسمت کا بھلا ہو بخت نصر کے جاتے ہی چارون طرف کے سردارون نے اسکو

Marfat.com

بغاوت پر اوبھارا۔ خیر یہہ تو چلتا یا نہ چلتا شاہ مصر نے اور ہمت دلائی۔ اس عقل باختہ شاہزادہ نے سلطنت کے نوین سال کھلم کھلا شاہ بابل سے انحراف اور شاہ مصر کے معاہدہ کا اعلان کر دیا۔

طبری و ابن خلدون کا بیان ہے کہ حضرت ارمیا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام صدقیاہ کو آنیوالی مصیبت سے متنبہ کر کے بدکاری بت پرستی سے اگرچہ کتنا ہی ڈراتے رہے لیکن تقدیری امور ٹل نہین سکتے اوسکی سمجھہ مین ایک نہ آئی بلکہ اور بدبخت بادشاہون کی طرح اوسنے حضرت کو قید کر دیا۔ منجملہ اون اقوال کے جو حضرت ارمیا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے کہے تہے یہہ بہی تہا کہ بخت نصر کے ہاتہون ہلاک ہوگے باقیماندہ ستر برس کے بعد بیت المقدس کی جانب واپس کئے جائینگے اس زمانہ مین وہان بخت نصر اور اوسکا لڑکا اور پوتا حکومت کریگا ساری تباہی اوسکے ہاتہہ ہوگی کلدانیونکی حکومت کا خاتمہ ہو جاے گا۔ حضرت اشعیا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے یہہ خبر دی تہی کہ بنی اسرائیل کورش شاہ فارس کے زمانہ مین بیت المقدس کیجانب پہر پلٹینگے۔

واقعہ مذکورہ کے دو برس بعد بخت نصر نے بڑی بہاری لشکر کے ساتہہ بیت المقدس کی جانب چڑہائی کر دی۔ اگرچہ صدقیاہ نے اپنی پوری قوت سے کام لیا اور ادہر شاہ مصر بہی کمک بہیجتا رہا مگر اوس عذاب الٰہی کو جو بنی اسرائیل کے بدکردار اور مرتد بادشاہون سے انتقام لینے کے لئے اس خونخوار فوج کی صورت مین ظاہر ہوا تہا کون روک سکتا تہا شہر فتح کر لیا گیا۔ صدقیاہ نے چپ چپا کر بہت جان بچانا چاہی مگر اوسکی بدکرداریون نے زنجیر بنکر اوسکو گرفتار کرا دیا اور شہر ربلہ مین قید ہو کر روانہ کیا گیا

Marfat.com

یہان اوسکے بیٹے اوسکے سامنے قتل کئے گئے۔ اوسکی آنکھین پہوڑی گئین اور پہر بابل بہیجدیا گیا جہان جاتے ہی مرگیا۔

بخت نصر کے سپہ سالار نے مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کے مال و متاع کو جمع کراکر باقی سارے شہر اور مسجد اقصیٰ مین آگ لگادی۔ تمام شہر اور ہیکل کی بنیادون کو اوکہڑوا کر میدان کردیا۔ ہزارہا یہشہ ور گرفتار کرکے بابل پہونچا دیے گئے۔

یہہ دن تہا بنی اسرائیل کے اقبال کے خاتمہ کا۔ افسوس صد افسوس۔ اب نہ ہیکل باقی تہی نہ وہ شہر۔ اہل شہر پابزنجیر بابل جارہے تہے۔ اون ہی کے ساتھہ وہ سب سامان بہی تہا جنکو کاریگرون کی اعلیٰ صنعت نے زمانہ کے لئے ایک بڑی یادگار بناکر چہوڑا تہا اور آہ۔ توریت کا ایک نقلی نسخہ تہا وہ بہی وہین جلا دیا گیا۔ بنی اسرائیل کی اس حالت پر کوئی رونیوالا تک نہ تہا۔ ہان کوہ صیحون جو پتہر کا کلیجہ بنائے کہڑا تہا ایک اوسکو سمجہہ لیجئے یا اوس میدان کو جو کبہی یروشلم کے نام سے پکارا جاتا تہا جسمین یہود کی جابرانہ احکام جاری ہوتے تہے۔ یا آج یہہ حالت ہے کہ نہ دیوار کا پتہ ہے نہ در کا۔ نہ کوئی محل ہے نہ عمارت۔ کوئی ایسی چیز بہی تو سوائے اوس میدان کے نہ تہی جسپر کہا جائے کہ حسرت برس رہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سوختم خاک شدم ہستی من رفت بباد	اثر شورش این قلب طپانم باقیست

یہہ واقعہ جانکاہ عبرت خیز تعمیر مسجد اقصیٰ سے تخمیناً چار سو پندرہ برس بعد اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ولادت سے پانسو چہیاسی برس پیشتر گذرا ہے۔

حضرت ارمیا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھہ جنکو صدقیاہ نے قید کردیا تہا

Marfat.com

شاہ بابل کی فوج نے بہت اچھا سلوک کیا۔ اونکو قید سے رہا کرکے آزادی دیدی کہ جہان چاہین تشریف لیجائین۔ شہر مین اب کیا تھا اِدہر اُودہر کے غریب کاشتکار یہودی کچھہ باقی تھے اونپر جدلیاہ کو حاکم مقرر کرکے مصفاہ مین رہنے کا حکم دیا گیا۔

حضرت ارمیا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جو شہر کی اس حالت پر دل ہی دل مین کڑہتے تھے۔ شاید انہی کا بیان قرآن پاک مین ہے۔ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ پروردگار عالم اب اس برباد شہر کو پھر آباد کریگا۔ اسپر انکا انتقال ہوگیا اور آپ کی سواری کا گدہا بھی مرگیا۔

آپ کے انتقال کو سو برس گذر گئے۔ اس عرصہ مین بنی اسرائیل بابل سے رہا ہوکر پھر یہان آگئے تھے۔ ہیکل اور شہر بھی دوبارہ تعمیر ہوگئے۔ پروردگار عالم نے حضرت ارمیا کو زندہ فرماکر دریافت فرمایا کہ تم کتنی دیر پڑے رہے۔ اونہون نے عرض کیا۔ ایک دن یا کچھہ کم۔ پروردگار عالم نے انکے سامنے انکے گدہے کو بھی زندہ کردیا اور فرمایا کہ تم کو پڑے ہوے سو برس گذر گئے دیکھو ہم نے کسطرح سے پھر اسکو آباد کردیا

بابل مین یہودی ستر برس رہے یہانتک کہ ایران کے بادشاہ خسرو کے ہاتھہ سے شاہان بابل کا خاتمہ ہوگیا۔ اوسنے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کیطرف واپس آنے اور مسجد بنانے کی اجازت دیدی۔ لوگون مین یہہ منادی کرادی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو ایک مکان بنانیکی ہدایت کی ہے جسکا دل اللہ کے لئے چاہے وہ اوسکے بنانے کے لئے جاے۔ ابن خلدون کا بیان ہے کہ بیالیس ہزار بنی اسرائیل اس منادی سے چل کہڑے ہوے جنمین حضرت عزیر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تھے۔ خسرو نے انکے وہ ظروف بھی جنکو مسجد اقصیٰ سے تعلق تھا واپس کردئے۔

Marfat.com

ابن عمید کہتا ہے کہ وہ طلائی و نقرئی ظروف تعداد میں پانچ ہزار چار سو تھے۔ کثرت اشیاء و بیان کیوجہ سے صحیح تعداد کا اندازہ [illegible] دشوار ہے۔

[illegible] بیت المقدس کو تباہ کیا تھا۔ کل حکومت [illegible] ستائیس برس [illegible] اس [illegible] حضرت [illegible] ارمیا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] بنی اسرائیل شام کو واپس گئے اور [illegible] تعمیر قدس سے روکے گئے [illegible] رہے اب دارا شاہ فارس کا زمانہ آگیا [illegible] دوبارہ تعمیر شروع ہوئی۔ اہل سامرہ اہل [illegible] کی غرض سے دارا کے پاس پہنچے [illegible] دارا کو [illegible] دولت [illegible] کی اجازت معلوم ہو چکی تھی۔ اہل سامرہ ناکام واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد جلد ہی بنی اسرائیل نے ان [illegible] پر مسجد اقصیٰ دوبارہ تیار کر لی۔

حضرت عزیرؑ نے بیت المقدس کی مراجعت کے دوسرے سال توریت کو از سر نو تازہ کیا۔

اس دوسری تعمیر میں زروبابل بن سلتائیل اور یوشع بن صدق مہتمم تھے اور حجی اور زکریاؑ تعمیر کی ہدایت فرماتے تھے۔ شاہ ایران تعمیر اور لکڑی اور پتھر کے اخراجات کا متکفل تھا۔ اطراف و جوانب کے تمام سردار فرمان شاہی کیوجہ سے اسمیں سرگرم تھے ہیکل کے تیار ہو چکنے کے بعد نئی امت اس نئی تعمیر پر خوشیون کے نعرے بلند کر رہی تھی مگر پورانی مسجد کے دیکھنے والے زار و قطار رو رہے تھے۔

یہاں سے تاریخ کے استقدر ورق اولٹ دیجئے کہ اس دارا کے بعد ایک اور دارا ہوا

Marfat.com

جو اسکندر یونانی کے مقابل ہوا لڑا۔ اسکندر نے اوس پر فتح پاکر تمام ملک پر قبضہ کیا
اسکندر کے ملکوں کے حصے کرنے کے بعد ایک شخص انٹیوکس [illegible]
[illegible] والسلام سے [illegible] پیشتر اسکندر کی وفات [illegible]
[illegible] آیا اور ایک [illegible] اپنا [illegible] مقرر کیا [illegible] یونانی سلطنت [illegible]
[illegible] ہوئی رہتی تھی اور بے چارے یہودی [illegible]

جب انٹیوکس چہارم کا تسلط بیت المقدس پر ہوا [illegible]
اعلی درجہ [illegible] گورنر کے تھا اس نے [illegible]
میں فروخت کر ڈالا پھر اس سے لیکر [illegible]
میں فروخت کر دیا۔ انٹیوکس کی جھوٹی خبر [illegible]
مار ڈالا۔ انٹیوکس نے اس سے [illegible]
سے ایک [illegible] یروشلم [illegible] کردی

[illegible]
کل اسباب [illegible]
[illegible]
حاکم مقرر کیا گیا [illegible]
تاکہ [illegible] کیا گیا [illegible]

[illegible] کے [illegible]
جاری کیا جاسکے یونانی [illegible]
اسی خیال سے اسنے ایک نائب [illegible] نامی [illegible]

Marfat.com

بتون کے سجدہ کرنے۔ خنزیر کہانے۔ ترک اعمال سبت و ترک ختنہ پر مجبور کرے اسکی مخالفت مین سزاے موت مقرر کردی۔ اس نائب نے اجازت سے بہی بڑہکر وہان سختی سے کام لیا۔ جو لوگ اس فتنہ کے باعث ہوے تہے اونہون نے بیگناہ یہودیونپر خوب ہاتہہ صاف کئے۔ وہ ترجمہ یونانی جو توریت کا کیا گیا تہا اوسکا مترجم قتل کیا گیا اور وہ ترجمہ جلا دیا گیا۔

متیا بن یوحنا جو ایک بہت بڑا کاہن مرد صالح۔ شجاع اور دلیر تہا اس غم کے مارے آبادی چہوڑ سنسان جنگل مین چلا گیا۔ جب یہہ واقعہ جانکاہ گذر رہا تہا اوسنے یہود کو اپنے مقام کی اطلاع دیکر سب کو اوس میدان مین اکہٹا کیا۔ اونکو اسبات پر ترغیب دیگئی کہ یونانیونپر حملہ کیا جاے۔ یہود جلے بہُنے تو بیٹہے ہی تہے یہہ سنتے ہی مستعد ہو گئے۔ فلیلقوس اس مشورہ کی خبر پاکر فوج کو ساتہہ لئے اس میدان کیجانب چل کہڑا ہوا۔ اسوقت یہودیونکا تارہ چمک رہا تہا فلیلقوس کو شکست ہوئی۔ اسی اثنا مین اوس کاہن کا انتقال ہو گیا اور اوسکا بیٹا یہوزا جانشین ہوا۔ اوسنے اپنے افسرون کو شہر پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ فلیلقوس انکے ہتہے چڑہ گیا جس کو قتل کرکے لاش آگ مین جلا دی گئی۔

رومی سردار اندنون ملکون کی فتوحات مین مشغول تہے ایک شخص ادومی انٹی پیٹر نے انکو بڑی مدد دی تہی اسکے صلہ مین اوسکو حاکم بیت المقدس وغیرہ مقرر کیا گیا اسکی حکومت ابہی اچہی طرح جمنے بہی نہ پائی تہی کہ مر گیا۔ اسکا بیٹا ہیرودیس نامی جانشین ہوا مگر یہان کے کاہن اور امراء دربار کی مخالفت سے جو سب کے سب یہودی تہے بیت المقدس کا ٹہیرنا دشوار ہو گیا بالآخر یہہ وہانسے روم کو بہاگ گیا۔ پہر اپنے دادا کی خدمت کے لحاظ سے

Marfat.com

یہودیونکا بادشاہ مقرر ہوکر آیا۔ اسکو کاہن سے تین برس تک لڑنا پڑا۔ آخرمین محاصرہ کرکے اوسکو فتح کرلیا اور یہودیون مین شادی کرکے یہودیونکا بادشاہ بنگیا۔ اسکے آخری عہدمین حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

یہود کے خوش کرنیکی غرض سے اسنے ہیکل کی تعمیر شروع کرادی جو بہت تھوڑی سی ہوتی تھی۔ ایک مدت کے بعد یہہ عمارت نہایت خوشنما از سرنو حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے آٹھہ برس پیشتر تیار ہوگئی مگر اوسکی تکمیل حضرت مسیح کی تیس برس کی عمر تک ہوتی رہی۔ اٹھارہ ہزار آدمی نو برس تک اسکی تعمیر مین لگے رہے۔

موریہ پہاڑی کی وسعت اسکے لئیے کافی خیال نہین کیگئی اسوجہہ سے ایک پشتہ بہت بڑا سنگین باندھا گیا۔ یہہ پہاڑی کے چارونطرف تہا۔ اسی پر نہایت خوشنما برآمدہ بنائے گئے جنمین صراف اور کبوتر فروش نذر و نیاز کی چیزین لیکر بیٹھتے تھے۔ یہین ایک مقام تہا جہان ربیون مسائل دین تعلیم کیا کرتے تھے۔ اس احاطہ کی دیوار مین نو پھاٹک تھے انمین سے وہ پیتل کا پھاٹک جو زیتون کی پہاڑی کے سامنے تہا نہایت عمدہ تہا۔ اسکی بلندی ۷۰ ہاتھہ تھی۔ باہر کا احاطہ عام لوگون کے واسطے تہا۔ اس مین ایک اور خاص احاطہ تہا جہان صرف یہودی عورتین جاسکتی تھین۔ وہی صرف اوسوقت جبکہ قربانیان لاتی تھین۔ اسکے آگے دو احاطہ اور تھے۔ پہلا احاطہ اسرائیلیون کا اور دوسرا لاویونکا۔ اسی احاطہ مین قربان گاہ تھی اور یہین پیتل کا حوض تہا جو ہیکل کے سامنے رکھا ہوا تہا۔ ہیکل نہایت بلندی کے ساتھہ بہت خوشنما تیار کی گئی تھی۔ اسکے سامنے ایک برآمدہ ڈیڑہ سو فٹ مربع تہا۔

ہیکل کے اندر دو دالان تھے ایک تو وہ جسمین نذر کے سامان رکھنے کی میز اور

Marfat.com

بخور جلانے کے اگردان اور سونے کے شمعدان وغیرہ رکھے تھے اسکو قدوس کہتے تھے یہ ساٹھ فٹ لمبا اسی قدر بلند اور تیس فٹ چوڑا تھا۔ دوسرا وہ جسمین ہیکل قدیم کے زمانہ مین صندوق تھا جسمین توریت کی دو لوحین اور من کا مرتبان اور عصائے ہارون علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ تبرکات رکھے رہا کرتے تھے۔ اس کو قدس الاقداس کہتے تھے۔ بیس فٹ اسکا طول وعرض اور بلندی تھی۔

قدس الاقداس مین سوائے اس شخص کے جو اپنے وقت مین کاہنوں کی سرداری کے عہدہ پر ممتاز ہوتا اور کوئی نہیں جا سکتا تھا اور وہ بھی سال بھر مین بس ایک مرتبہ ان دونون کمرون کے درمیان دیوار نہ تھی ایک بہت باریک پردہ بیش قیمت پڑا ہوا تھا۔ ہیکل کے چارون طرف کاہنون کے رہنے کے لیے بہت سارے دالان تھے اور صحن مین بھی اسی قسم کی بہت سی عمارتین سنگ مرمر کی بنائی گئی تھین۔

حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مین ہیکل باقی تھی انھی کمرونمین سے ایک کمرہ مین حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پرورش پائی تھی یہی ہیکل حضرت مسیح اور اوسکے حوارین کی عبادت گاہ تھی ہیرودیس اس ہیکل کا بانی شہر یریحو مین مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا جانشین ہوا۔

اس کے خوف سے حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بچپنے مین اپنی والدہ کے ساتھ مصر تشریف لیگئے تھے۔ بی بی اور بیٹے کے بھاگنیکا سبب اسی کے حکم سے حضرت یوحنا یعنے یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک کاٹکر سامنے طشت مین رکھا گیا تھا۔ ہیرودیس کے مرنیکے بعد اوسکے ملک کے تین حصے بحسب تعداد شرکار ہوگئے پہلا بیٹا ارکلاوس تھا جسکے حصے مین یہودیہ۔ ادومیہ۔ سامریہ آئے۔

Marfat.com

دوسرا بیٹا فلپوس تھا اس کے قبضہ میں [illegible] رہا۔

تیسرا بیٹا انطپاس تھا اسکو بھی یہ [illegible] دیا گیا۔

یہ سب اپنے باپ ہی کے نام سے مشہور تھے۔ انکا [illegible] بیت مقدس تھا وہ ظالم جو [illegible] اپنے باپ کے قدم بقدم تھا [illegible] نتیجہ ہوا کہ قیصر روم نے [illegible] ایک فرانس بھیجا جہاں [illegible] اسکا انتقال ہو گیا۔ اس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا۔ یہود خوب جانتے تھے کہ نبی اولوالعزم مبعوث ہونے والا ہے۔ آپ [illegible] معجزات بھی [illegible] ہدایت [illegible] مگر [illegible] حضرت عیسیٰ پر ایمان لانا تو [illegible] اور [illegible] حواریوں [illegible] دشمن ہو گئے۔

حضرت مسیح بار بار ان غفلت کے بندوں کو [illegible] عنقریب ایک آسمانی [illegible] نازل ہونے والی ہے [illegible] دور [illegible] مگر یہ کب ماننے والے تھے باز نہ آئے۔ بغاوت [illegible] انکار [illegible] دینے کے لئے پلاطس نامی ایک حاکم کے پاس لیگئے [illegible] آپ کو سولی دینا چاہا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کو آپ کا انکے پھندے سے چھڑانا منظور تھا [illegible] اور آپ کی جگہ انہی یہودیوں میں سے ایک کو آپ کی صورت [illegible]

آپ کے بعد آپ کے حواریوں پر حضرت یروشلم والوں ہی کی جانب [illegible] بلکہ روم کے بادشاہوں کی جانب سے بڑی سخت سخت ظلم و ستم ہوا۔

فلک کے ظلم و رنج و گردش ایام	[illegible]

حضرت مسیح کے بعد ہیرودیس کے خاندان کی بدنظمیوں کی [illegible]

Marfat.com

یہان ایک صوبہ رہنے لگا ایک فوج بہی مقام ارک مین روانہ کردی گئی۔ یہود پر تو غضب الٰہی تہا انکی بدکرداریونکے نتیجے بنی بنائی تدبیرین اولٹی کردیتے تہے۔ سوچتے تہی اپنی منفعت۔ عذاب الٰہی نے عقل کردی تہی بیکار۔ منفعت کے بجاے مضرت ہوجاتی تہی

اس موقعہ پر بہی اونسے ایسی ہی ایک حرکت سرزد ہوئی۔ اپنی قوم کی نام آوریان اپنے پورانے اقبال کی کہانیان سن سن کرولولے پیدا ہوتے تہے کہ جس طرح بہی ہو اپنے ملک کو رومیون کے ہاتہون سے آزاد کرلیا جاے اس خیال سے ارک کی فوج کو محاصرہ کرکے تہ تیغ کیا اور بہی بہت سے رومیونکو قتل کرڈالا اور اپنی حکومت کی نیوجمادی۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے گروہ کو پہلے ہی اسکی اطلاع دیدی تہی اسوجہ سے عیسائی اس ہنگامۂ فتنہ وفساد مین شریک نہوے۔ باہر بہاگ گئے۔

اس خبر نے رومیون مین ایک آگ لگادی۔ سپاسٹن ایک رومی سردار فوج کثیر لیکے یروشلم کے محاصرہ کی غرض سے بہیجا گیا۔ اسکے محاصرہ کے کچہہ ہی روز بعد سلطنت روم کا وارث تاج وتخت اسی کو ہونا پڑا۔ محاصرہ اپنے بیٹے طیطس کے سپرد کرکے روم کو روانہ ہوگیا۔ علامۂ ابن خلدونؒ کا بیان ہے کہ سپاسٹن کو اثناے محاصرہ مین قیصر روم کے مرنے کی خبر ملی اور ساتہہ ہی یہہ بہی معلوم ہوا کہ اوسکی جگہہ اہل رومہ نے ایک کمزور شخص نطاوس نامی کو بٹہایا ہے۔ بطارقہ وغیرہ سب اس خبر سے بگڑ گئے اور سب نے سپاسٹن کی حکومت پر اتفاق کرلیا۔ سپاسٹن نصف فوج اپنے لڑکے طیطس کے زیر کمان چہوڑکر رومہ کی جانب نطاوس سے لڑنے کی غرض سے گیا اور نطاوس کو شکست دیکر قتل کرڈالا۔

طیطس نے جاڑے کی شدت کیوجہ سے محاصرہ ترک کردیا تہا تاآنکہ جاڑے کی

Marfat.com

فصل تمام ہونے پرآگئی - اسی اثنار مین یروشلم کے یہودیون مین باہم وہ فتنہ وفساد ہواکہ گلی کوچونمین خون ہی خون بہتا نظر آتا تہا - لوگ خوف کیوجہ سے مسجد مین جاکر نماز تک نہین پڑہ سکتے تہے - راستہ مین بہی خون کے نالے حائل تہے - کاہن مذبح مین جانورونکی طرح ذبح کئے جاتے تہے - عام راہ چلتے پتہرونکے نشانہ ہوتے تہے - اس موقعہ کو طیطس نے ہاتہہ سے نہ دیا لشکر جرار لیکر یروشلم کا محاصرہ پہر قائم کر دیا - اسنے جسقدر صلح کے پیام دیے یہود کی نخوت کے سر اونچے ہی ہوتے چلے گئے - اونکو بڑا گہمنڈ اپنے شہر اور اللہ کی اوس مدد کا تہا جسکو اونکے فاسد دماغون نے اپنی بدکرداریون کا ثمرہ خیال کیا تہا - بالکل گوش برآواز نہوے - طیطس کے غصّہ کی اب کوئی حد نہ تہی اوسنے حملہ کی ٹہیرادی - یہودیون نے ایک چالاکی کی تہی وہ یہہ کہ اسوقت اونہون نے اپنے تمام قضیون جہگڑون کو بالاے طاق رکہکر اتفاق کرلیا تہا -

یہود حق المقدور دل توڑکر لڑے مگر پسپا ہونا پڑا پہر دوبارہ ہمت کی اور رومیونکو پیچہے ہٹا دیا مگر غضب الٰہی کب چہوڑنیوالا تہا آپس مین پہوٹ پڑگئی -

کاہنون کے ایک سردار نے یہودیون کے دوسرے فریق کی گردنون سر اپنی تلوارون پر خوب سان رکہی - طیطس نے مناسب سمجہکر حملہ کردیا مگر پہر پسپا کیا گیا - صلح کے نامہ وپیغام جاری ہوے - یہود کے دماغ اب بہی آسمانکی خبر لے رہے تہے قاصد کو جو ایک نہایت سربرآوردہ افسر تہا تیر سے اوڑا دیا - طیطس کا غصہ اب اور بہڑک گیا اور اوسنے پہر حملہ کیا لیکن ہنوز روز اول - ناچار پہر صلح کی سلسلہ جنبانی کی گئی اس مرتبہ بعض یہودی راضی تہے لیکن وہ رؤسا جو شہر سے خارج تہے راضی نہ ہوے - بلکہ اون یہود پر جنکی آمدورفت رومیون مین تہی ہاتہہ صاف کرنے لگے - اسطریقہ سے

اونہون نے سبکو اپنا ہم کیش بنالیا۔ طیطس نے ناچار محاصرہ قائم رکھکر شہرین غلہ کی جو آمد و رفت تہی یک لخت بند کر دی۔ جسطرف کوئی یہودی نظر آیا انکا شکار ہو جاتا تہا۔ شہر کی یہہ حالت تہی کہ اہل شہرین اب بہوک سہنے کی بالکل طاقت نہین رہی تہی۔ مائین اپنے بچونکو کہاے جاتی تہین۔ جنکے پاس نقد و جواہر تہا وہ اس دوزخ کے بہرنے کے لیئے اوسی کو کہا گئے۔ آخر اس حالت نے اونکو شہر کا دروازہ کہولنے پر مجبور کیا۔ دروازہ کا کہلنا تہا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے نکل کہڑا ہوا مگر افسوس۔ بہوک نے اسقدر بدحواس کر دیا تہا کہ باہر نکلتے ہی جانورونکی طرح جو چیز کہانے کے قابل دیکہی اوسپر ٹوٹ پڑے۔ کہانے کا حلق سے اوترنا تہا کہ وہی کہانا سم قاتل ہو گیا۔ کہاتے ہی مر گئے۔ جو بچے وہ رومیون کے شکار ہوے۔ رومیونکو اس شکار کا زیادہ شتاق اسنے اور کر دیا کہ بعض کے جو پیٹ چاک کیئے گئے تو وہ جواہر جو بہوک کے روکنے کے لیئے اونہون نے نگل لیئے تہے انکے ہاتہہ پڑے۔ طیطس نے اس حرکت سے سب کو روک کر شہر پر حملہ کر دیا۔ یہود اب کس برتے پر انکو روک سکتے تہے۔ اس نے پہونچتے ہی اوس برج کو تباہ کیا جسمین انکا اجتماع تہا۔ یہودی مسجد کیطرف بہاگے قلعہ والے کچہہ دیر ٹہیرے مگر انکے اس ٹہیرنے سے کیا ہو سکتا تہا فتح کا تمغہ قسمت نے پہلے ہی سے طیطس کے نام رکہا تہا۔ بالآخر یہہ بہی بہاگے۔ طیطس نے شہر پناہ کی دیوارونسے لیکر مسجد تک ساری عمارتون کو منہدم کرانا شروع کیا۔ ابن کریون ایک اونچے مقام پر کہڑا ہوا یہود کو روم کی اطاعت کی ترغیب دے رہا تہا مگر افسوس۔ ان کی بدکرداریون نے انکی عقلونپر پردے ڈال دیئے تہے سوائے تہوڑیسی کاہنونکی جماعت کے سب نے انکار کر دیا۔ عام خونریزی شروع ہو گئی اور شام ہوتے ہوتے مسجد بہی انکے

Marfat.com

قبضہ مین تھی۔شہر پناہ کی دیوارین منہدم ہو چکی تھین سارے شہر مین آگ لگادی گئی۔ افسوس۔یہہ وہی شہر ہے جسمین ایک روز یہود کے اقبال کا تارہ چمک رہا تھا۔اوس ہیکل تک بہی شعلے پہونچے جسنے مٹ مٹا کر پہر کچہہ اپنی صورت بنائی تھی۔

سچ ہے کسیکی آگ مین جلنا ہنسی نہین	کی آہ دل نے پڑگئے چھالے زبان پر

رومی سپہ سالار چاہتا تہا کہ ہیکل تک شعلے نہ پہونچین مگر کیا کیا جاتا چہہ ہزار یہودی اوسمین پناہ گزین تھے آخر وہان بہی آگ کے شعلے بہڑکنے لگے۔یہہ آگ روشن ہی تہی کہ ہیکل کے موقع پر رومی بت رکہے گئے۔ہیکل کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔شہر مین گویا گدہو لنکا ہل چل گیا۔باقیماندہ کاہنون نے جو اسطرح دین خراب ہوتے دیکھا بہڑکتے ہوئے آگ کے شعلونمین گر کر دنیا کو اس سخت عذاب سے پاک کیا۔فخاص خازن ہیکل جب گرفتار ہو کر سامنے آیا ہے بلا تامل اوسنے تمام اون خزانونکی کنجیان دیدین جو ہیکل کے اخراجات کے واسطے جمع تہا یا نذر و نیاز کا چڑہا وا تہا۔

ابن کریون کا بیان ہے کہ بروایت مناحیم جو کہ مقتولون کے دفن کرانے پر متعین تہا اس واقعہ مین اون مقتولون کی تعداد جو دفن کی غرض سے شہر کے دروازہ پر لائے گئے تھے ایک لاکہہ پچیس ہزار آٹھہ سو تہی۔

کچہہ یہود ایک موقع پر بر سر پیکار ہونیکی غرض سے مجتمع ہو رہے تھے۔طیطس نے یہہ سنتے ہی سلیاس نامی ایک سپہ سالار کو اوسطرف روانہ کر دیا جس نے جاتے ہی محاصرہ کر کے اونکو امان طلب کرنے پر مجبور کیا۔یہود کی دولت کا اسی وقت سے خاتمہ ہو گیا۔آہ وہ قوم۔جو ایک وقت مین حکومت کا ڈنکا بجاتی تہی۔وہ قوم۔جس مین کتنے ہی انبیاء اولوالعزم علیہم السلام مبعوث ہوئے۔وہ قوم۔جسکی ترقی کا تارہ سب

Marfat.com

بالا تھا آج ادبار سے اوس درجہ پر پہونچی کہ اپنے آپ کو بہو دکھتی بہی ڈرتی ہے۔

بدست بے نشانی آنچنان آوارہ گردیدم	کہ عنقا میشود ہر کس کہ میگیرد سراغ من

کوئی اوسکے درد جانکاہ کا سننے والا نہین۔

نصیبے نیست از اہل کرم برگشتہ بختان را	کہ ہرگز پر نسازد کاسہ گرداب را دریا

اوسپر ضربت علیهم الذلة والمسكنة وباء و بغضب من الله کا سکہ لگ گیا۔
یہہ کیون۔ صرف اون سرکشیونکے باعث جو انہون نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کین۔ اون بدکرداریون کے سبب جس سے انکو بار بار روکا گیا۔ قانون آلہی جاری ہے کہ پروردگار عالم کسی قوم کو تباہ نہین کرتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی تباہی کے اسباب نہ پیدا کرلے۔ فطرت سلیمہ اگر ہے تو وہ خود ہر قوم کو اوسکے ایسے اسباب پر مطلع کرسکتی ہے مگر افسوس۔ اسکا کیا علاج کہ پانیکی چھینٹے دئے جائین۔ جنجھوڑا جائی اُمید ہو کہ اب نہین تو تھوڑی دیر مین ضرور چونکین گے مگر یہہ جو دیکھا تو وہی پہلی سے خراٹے لے رہے ہین۔ تباہیو پر تباہیان نازل ہو رہی ہین اور وہ قوم اپنی نشہ مین بدمست ہی انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی قوم کا اللہ ہی والی ہے۔

فتنہ نہین ہون جسکو اوٹھا یا کری فلک	ایسے گرے ہوے کو اوٹھا یا نجائیگا

مورخین کے بیان سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ واقعہ حضرت مسیح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صعود سے چالیس برس بعد کا ہے اسوقت آپکے حواریون مین سے صرف یوحنا شہر افسس مین زندہ تہے۔

پادری اسکاٹ کا بیان ہے کہ اس واقعہ سے پہلے چند عجیب باتین ظاہر ہوئی تہین (۱) عید فصیح کی شب مین قریب قربانگاہ آدہ گھنٹہ تک ایسی چمک ہوتی رہی

Marfat.com

جس سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ دن نکل آیا (۲) ہیکل کا پیتل کا مشرقی دروازہ جو بیس آدمیونسے بہی بہ مشکل کہلتا تہا ایک شب کو آپ سے آپ کہل گیا (۳) عید فصیح کے کچہہ ہی دنون بعد غروب آفتاب کے بعد بادلون مین ہتہیار بند سپاہیون اور آلات جنگ کی شکلین دیر تک نمودار ہوتی رہین۔

یہود کی شرارتین اس حادثہ کے بعد بہی کم نہوئین۔ چونسٹھہ ہی برس کے بعد آوریان قیصر روم نے مجبور ہوکر یہود پر سخت تشدد شروع کردیا اور سخت حکم سنا دیا گیا کہ جو ختنہ کریگا اوسکی سزا بس قتل ہے۔ اسی روز سے عیسائیون نے توریت وحواریون کی اتباع کو بالائے طاق رکہکر پولوس کے کہنے سے ختنہ کو ترک کردیا اس خیال سے کہ کہین یہود کے شبہ مین ہم بہی نہ مارے جائین۔ اس قیصر نے یروشلم اور ہیکل کا دوبارہ رہا سہا نشان مٹا دیا۔ اس نے اپنے خاندان سے ملتا ہوا اسکا دوسرا نام رکہا۔ اسکے بعد کچہہ ایسے حکمران گذرے جو نہ صرف یہود بلکہ عیسائیون کے بہی سخت دشمن تہے انکے ہاتہون یہود جسطرح تباہ ہوے وہ تو کوئی نئی بات نہ تہی لیکن عیسائی بیچارے بہی اُن اون مصائب مین گرفتار ہوے جو بیان نہین آسکتے ۳۲۳ء مین قسطنطین قیصر روم ایک بہت بڑا ظالم اور سنگدل بادشاہ گذرا ہے جسنے محض اپنے ملک کے استحکام کی غرض سے دین مسیحی اختیار کیا۔ اسکے بیٹے قسطنطین ثانی نے اپنے باپ کی اتباع مین اس دین مین خوب سرگرمی دکہلائی۔ اسکے زمانہ مین لوگ زبردستی عیسائی کئے جاتے تہے۔ افسوس۔ دین مسیحی کی نرمی اس ظلم کے ہاتہون درشتی سے بدل گئی اسکو لوگ خدا جانے کیا کہین گے۔

عیسائیت کا سلسلہ قسطنطین ثانی تک ہی آکر رہگیا۔ اسکا بیٹا جولین نامی عیسائی

Marfat.com

مذہب کے بالکل برخلاف ہوا۔ یہہ بت پرست تہا۔ اس نے صرف مسیح کی اس پیشین گوئی
کی تکذیب کرنے کے لئے یروشلم مین ہیکل تعمیر کرنے کا ارادہ کیا "جب تک غیر قومونکا وقت
پورا نہو یروشلم غیر قومونسے روندی جاے گی"۔

اسلئے جیولین نے جو غیر قوم یعنے بت پرست تہا ہیکل کی تعمیر کے لئے کاریگر روانہ
کئے۔ مزدورون نے بنیاد کو ہاتہہ ہی لگایا تہا کہ زمین سے آگ کے شعلے نکلے۔ کوئی
مزدور بنیاد نہ کہود سکا۔ بار بار قصد کرنے پر بہی تعمیر نہ ہوسکی۔

یہہ پیشین گوئی جیولین اور اوسکے بعد والے قیاصرہ کے بارہ مین تو پوری ہوتی
رہی مگر حضرت فاروق اعظم کے زمانہ مین کیا اس پیشین گوئی کا وقت گذر چکا تہا۔ لامحالہ
ماننا پڑتا ہے کہ آپ غیر قوم نہ تہے۔ اللہ تعالی شانہ کے وہ پیارے بندے تہے جن سے
اوس پروردگار عالم نے وہ کام لیا جو حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
کا تہا۔ اس سے دریافت ہوسکتا ہے کہ مسیحی پیشین گوئی اسلام کو کیا جاتی ہے۔

عیسائیون نے بارہا لینا اور تعمیر کرنا چاہا مگر بجز چند مرتبہ عارضی قبضونکے اوسکی
کوئی تعمیر نہ کرسکے۔ یروشلم کی تعمیر اور درستی قیاصرہ کرتے رہے یہانتک کہ اس واقعہ
مین جو ہم آگے چلکر فتح بیت المقدس لکہین گے اونکی جانب سے شہر پناہ۔ برج اور
فصیلین سب درست کردی گئی تہین۔ لیکن ہیکل اوسی خراب حالت مین تہی۔ یہہ تہی
عیسائی تقدس کی مقبولیت۔ پروردگار عالم نے اپنے فضل سے صرف یروشلم ہی کو
مسلمانون کے قبضہ مین نہین دے رکہا بلکہ تمام اوس سرزمین کو عطا فرمادیا ہے جسکا
وعدہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور اونکی اولاد کے لئے ابدتک
کیا تہا۔ اس طویل قصہ کو جس کے ذرا سے حصہ سے میرا مقصود متعلق تہا اور جس

Marfat.com

سے ہماری تاریخ کے ناظرین کی سمجھ مین بہت ساری آیات کلام مجید اچھی طرح سے
آگئی ہونگی۔اب ترک کرکے اصلی مطلب کی طرف آتا ہون۔حضرت عمرو بن العاص بیت المقدس
کے گرد و نواح پر قبضہ کرتے ہوے اوسکے محاصرہ کے لئے بڑھے۔عیسائی قلعہ بند ہوکر
لڑتے رہے۔اس اثنا مین آپ نے تبلیغ فرمائی جس مین اسلام اور جزیہ کا ذکر تھا مگر
دونون کی نامنظوری سنکر حضرت امین الامتہؓ کے تشریف لانیکا انتظار کیا۔حضرت امین الامتہ
قنسرین کے سارے انتہائی اضلاع کو فتح کرچکے تھے۔گیارہوین روز اپنی پوری
طاقت سے آپ اس لشکر سے آکر مل گئے اور آتے ہی حاکم شہر کے نام اس مضمون کا
خط لکھا۔ہمارا اصلی مقصد یہہ ہے کہ اللہ اور اوسکے سچے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لاؤ۔تم ایمان لے آے تو تمھارے اموال و اولاد سے ذرا سا بھی تعرض کرنا
ہمارے یہان بالکل حرام ہے۔اگر ایمان نہ لاؤ تو جزیہ منظور کرو تم ہماری حمایت مین
آجاؤگے۔اگر یہہ بھی منظور نہین تو مین تمھارے مقابلہ پر ایک ایسے گروہ کو لاؤن گا
جسکو موت اس سے بھی زیادہ لذیذ معلوم ہوتی ہے جسقدر کہ تم کو شراب و خنزیر۔
ہم بغیر فتح کئے یہان سے ہرگز نہ ٹلین گے۔حاکم نے یہہ کہکر ٹالدیا کہ یہہ پاک جگہہ
یون ہی نہین دیجاتی۔اس زمانہ مین سردی شدت سے تھی۔اونکا خیال تھا کہ گرم
ملکون کے رہنے والے اسکی تاب نہ لاسکین گے۔مگر جب سردی کے چار مہینے محاصرہ
ہی مین گذر گئے تب مجبور ہوکر اونکے ایک امام سمیرونیس نے دیوار کے اوپر سے
حضرت امین الامتہؓ سے صلح کی گفتگو شروع کی۔اسنے کہا۔کیا آپ کو معلوم نہین کہ یہہ
مقدس مقام ہے جو اس پر برسر پرخاش آتا ہے قہر الٰہی اوس سے بدلا لیتا ہے
حضرت امین الامتہؓ نے فرمایا کہ ہان۔ہم خوب جانتے ہین۔یہہ پیغمبرؑون کی جگہہ ہے۔

Marfat.com

یہان اونکا مدفن ہے۔ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہین سے معراج کو تشریف لے گئے تھے۔ ساتھہ ہی یہہ بھی جانتے ہین کہ بہ نسبت تمہارے اسکے قبضہ کے ہم زیادہ مستحق ہین ہمارا محاصرہ بس اوسوقت اوٹھے گا جب پروردگار عالم اور مقامونکی طرح اسکو بھی ہمارے قبضہ مین دیدے۔ عیسائی پادری نے ناامید ہوکر صلح کی درخواست کی اور مزید اطمینان کے لئے یہہ شرط اضافہ کردی کہ خود خلیفہ تشریف لاکر صلحنامہ تحریر فرمائین۔

علامۂ ابن اثیر۔ امام یافعی علیہ الرحمہ اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہین کہ اثناء محاصرہ ہی مین حضرت عمرو بن العاص نے ایک قاصد کے ذریعہ سے نامۂ تبلیغی پہونچایا تھا جس سے معلوم ہوا کہ ارطبون کو اپنے یہانکی پیشین گوئیونسے یہہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص کے ذریعہ سے یہہ شہر فتح نہین ہوگا بلکہ اس شہر کا فاتح وہ شخص ہوگا جسمین یہہ یہہ علامتین پائی جاتی ہون۔ یہہ وہ علامتین تھین کہ سوائے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے شخص پر صادق نہین آتی تھین۔

آن با ہمہ کس نے وکسے را کہ نظر ہست	در ہیئت مطبوع نگارین من آن یافت

اس روایت کو بعضے عیسائی مورخین نے بھی لکھا ہے کہ ممکن ہے اسکی کچھہ اصلیت ہو مگر افسوس ہے آجکل کے اسلامی مورخون پر کہ اونہون نے بلا تامل اس پر وضع کا حکم لگا دیا۔

ہمارے خیال مین توثیق وتنقید روایت مین حضرت شاہ ولی اللہؒ اور امام یافعیؒ اور علامہ ابن اثیرؒ کی انکے مقابلہ مین کوئی حقیقت نہین؟ افسوس صد افسوس

Marfat.com

محض اپنے گڑھے ہوے اصولون کی بنا پر جو دین ومذہب کے بھی بالکل خلاف ہین اس بیدردی سے کذب ووضع کی تہمت لگانا ذرا غور طلب ہی نہین بلکہ داد طلب بھی ہے - یہہ وہی حضرات ہین کہ جس اسلامی فن کے کمال کا تمام دنیا لوہا مانے ہوے ہے اوسکو یہہ ہی لوگ اسلام کے پردہ مین سرے ہی سے اوڑا کر ظاہر کرتے ہین کہ درحقیقت یہہ کمال نہ تھا - حدیث شریف کو قابل اعتماد اسیوجہہ سے نہ جانا - اسمارالرجال مین اونکی ان جانکاہیون کا ان حضرات کے دربار سے یہہ صلہ ملا کہ گھر بیٹھے جو چاہا سو لکھہ مارا - انا للہ وانا الیہ راجعون - اور پھر دعوی حمیت اسلام ہے - سچ ہے - دوستی بے خرد خود دشمنی ست +

غرض جب حضرت فاروق اعظمؓ کو اسکی اطلاع دیگئی تو حضرت عثمانؓ آپ کے تشریف لیجانیکے بالکل برخلاف ہوے لیکن حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ ذکہا یہہ شہر نہایت مقدس ہے اگر آخری وقت تک اونکی مددونکا تار لگا رہا تو کچھہ بعید نہین - پھر وقت اوٹھانا پڑیگی - آپکے تشریف لیجانیسے سپاہیون کے دل بھی بڑھ جائینگے اور اونپر بھی اسکا خاطر خواہ اثر پڑیگا -

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خود جاکر اس مقدس شہر کو زیر حمایت لانا پسند فرمایا - حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا نائب مقرر فرماکر سب عمال کو لکھہ بھیجا کہ اپنے اپنے مقررہ کام نائبون کے سپرد کرکے مقام جابیہ مین جو بیت المقدس سے پانچ منزل کے فاصلہ پر ہے موجود رہین - یہہ انتظام فرماکر آپ روضہ اقدس پر حاضر ہوے اور مسجد مبارک مین نماز پڑھکر بیت المقدس کے جانب نہضت فرما ہوے -

Marfat.com

خیال پیدا ہوتا ہوگا کہ وہ شخص جو اپنے وقت کے تمام مسلمانوں کا سردار تھا جسکی حکومت کی حدود بڑھتی ہی چلی جارہی تھین۔ جسکے سامنے ادہر یزدگرد گرد تھا اودہر قیصر کے ہوش وحواس باختہ تھے۔ جسکے قبضہ مین بے حساب غنیمت آچکی تھی اوسکا سفر کس تزک واحتشام سے ہوگا۔ آیئے ہم بتائین۔ اسلام کی سادگی کو یہین سے ملاحظہ فرمالیجئے۔ آپ سُرخ رنگ کے اونٹ پر سوار تھے جسکے دونون جانب دو جھولے لٹک رہے تھے۔ ایک مین کھجور اور سوکھے میوہ تھے دوسرے مین بھونے ہوے گیہون وغیرہ تھے۔ ایک مشکیزہ پانی کا ساتھہ تھا لاؤلشکر تو ایک طرف آپ کے ساتھہ خیمہ بھی نہ تھا۔ درخت کے سایہ مین چٹائی پر آپ آرام فرمالیتے تھے۔ اور تو اور لباس کا یہہ حال تھا کہ دوش مبارک پر کئی پیوند تھے۔ ؎

ہے اونکی سادگی بھی تو کس پھبن کیساتھہ	سیدھی سی بات بھی ہی تو اک بانکپن کیساتھہ

مگر پھر بھی یہہ حال تھا کہ جہان جہان یہہ خبر پہونچی کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے شام کا سفر فرمایا ہے۔ زمین لرزجاتی تھی۔ عمال کا یہہ حال تھا کہ سب کے سب کانپ رہے تھے کہ محاسب آرہا ہے۔

ہیبت حق ست این از خلق نیست	ہیبت این شخص صاحب دلق نیست

واقدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس سفر مین جب آپ چلتے تو بغیر نماز صبح ادا کئے نہ چلتے تھے۔ نماز کے بعد مسلمانوں کی جانب خطاب فرماکر یہہ دعا پڑہتے۔ الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصّنا بنبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ھدانا من الضلالة وجمعنا من بعد الشتات علی کلمة التقوی والف

Marfat.com

بين قلوبنا ونصرنا على عدونا وكمن لنا في بلاده وجعلنا اخوانا متحابين فاحمدوا الله عباد الله على هذه النعمة واسألوه المزيد منها والشكر عليها وعلى ما اصبحتم ينقلبون فيه من النعمة السابغة والمنن الظاهرة فان الله يزيد المتدبرين والراغبين فيما لديه ويتم نعمة على الشاكرين۔ تمام تعریفون کا مستحق وہی پروردگار عالم ہے جس نے ہمکو اسلام سے معزز فرمایا۔ جسنے ہمکو اپنے پاک نبیؐ سے مخصوص فرمایا (یعنے اونکی بعثت ہم ہی مین سے ہوئی) ہم کو گمراہی سے بچاکر سیدہے راستہ پر لگایا۔ ہم بالکل پراگندہ تھے کلمہ تقوی پر ہم سب کو مجتمع کر دیا۔ ہمارے دلونمین ایک دوسرے کی محبت ڈالدی دشمن کے مقابلہ مین ہماری مدد کی اونسے اپنے شہرونمین ہمکو محفوظ رکھا ہم اوسکے فضل سے ایک دوسرے کے خالص بہائی بنگئے۔ اے خدا کے سچے بندو۔ اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کرو اوس سے نعمت کی زیادتی طلب کرو۔ اوسکی شکر کی توفیق کی دعا کرو۔ اون نعمتونکی توفیق شکر کی دعا کرو جو صبح کیوقت سونے سے اوٹھکر تمہارے شامل حال ہوتی ہین۔ کیونکہ اللہ تعالی اپنی نعمتونکو اون لوگونپر جو اوسکی رغبت کرنے والے اور اوس سے طلب کرنیوالے ہین اوس کا شکر ادا کرنیوالی ہین کامل فرما دیتا ہے۔

حضرت امیر المومنین رضؓ کا یہہ سادہ سفر عدل و انصاف ہی مین صرف ہوا۔ اسی سفر مین آپ نے عرب کی کثیر الازدواجی کی اصلاح فرمائی چنانچہ آپ جب چشمہ ذات المشار پہونچے ہین تو آپ کو معلوم ہوا کہ دو حقیقی بہنین ایک مرد کے نکاح مین ہین۔ یہہ امر اگرچہ کفار کے رسم و رواج مین داخل تہا لیکن مسائل اسلام کے

Marfat.com

بالکل خلاف تہا۔ یہہ شخص مسلمان تہا۔ آپ نے اوسکو اور اوسکی بی بی کو بلاکر اس غلطی پر متنبہ فرمایا کہ شریعت اسلامیہ مین یہہ امر حرام ہے۔ اوس نے کہا ہم اسلام کے اس مسئلہ سے واقف نہ تہے۔ آپ نے فرمایا کہ توجہوٹا ہے ابہی انمین سے ایک کو چہوڑ دے نہین تو تیرا سر اوڑا دیا جائیگا۔ سُن۔ جو اسلام کو اختیار کرکے ترک کردیتا ہے اوسکی سزا موت ہے۔ اُن دونون مین سے ایک کو طلاق دلواکر آپ نے فرمادیا کہ اگر دوسری کو تو نے ہاتہہ لگایا تو سنگسار کردیا جائیگا۔

وادی القری مین پہونچکر عجیب معاملہ پیش آیا۔ ایک بوڑہے آدمی کے ہان اولاد نہ تہی۔ اوس دیوث نے ایک نوجوان کو شریک کرلیا تہا۔ اوسکی عورت ایک رات دن اسکے پاس اور ایک رات دن دوسرے کے پاس رہتی تہی۔ آپ نے اوسکو بلاکر دریافت فرمایا۔ پیرمرد نے جواب دیا۔ امیرالمومنین مجہے معلوم نہ تہا کہ اسلام مین یہہ امر منع ہے مگر اب مجہے معلوم ہوگیا۔ آیندہ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اگر پہر مجہکو اسکی خبر لگی تو تیرا سر اوڑا دونگا۔

ان لوگون کو اسلامی حالت مین بہت زمانہ نہین گذرا تہا قدیمی رسمین کچہ کچہ چلی جاتی تہین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ ان قبایل کو اسطرح سیدہی کرتے چلے۔ ایک جگہہ آپ نے کچہ آدمیون کو دہوپ مین کہڑے دیکہا۔ دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ انہون نے اہل اسلام کو حسب وعدہ جزیہ نہین دیا اونکے حال کی تحقیقات سے آپ کو معلوم ہوا کہ یہہ بالکل بے سروسامان ہین۔ آپ نے اونکو رہا فرمادیا۔ ایذا دینے والونکو یہہ فرماکر سخت ملامت کی کہ اسقدر کسی پر شدت نکرو

Marfat.com

جو تم نہ سہہ سکو۔ انچہ برخود نہ پسندی بدگرہم مپسند۔ ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ جو شخص اپنے کسی ساتھی کو دنیا مین تکلیف دیتا ہے اوسکو جہنم مین آگ سے تکلیف پہونچے گی۔

یہہ تہا عدل فاروقیؓ۔ کیا ایسی نظیر آج اونکی سلطنتو نمین ملتی ہے جنکو عدل نوشیروانی کہلائے جانے پر ناز ہے۔ یہہ صرف وہ واقعات ہین جو ایک سفر مین راہ چلتے پیش آگئے تہے گویا یہہ معمولی توجہہ کا عدل وانصاف تہا۔ عدل کے اصلی کارنامے انشاءاللہ تعالیٰ آپ حصہ دوم مین ملاحظہ فرمائینگے۔

مقام جابیہ مین جب آپ پہونچے سب سے پہلے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح اور حضرت یزید بن ابی سفیان سے ملاقات ہوئی۔ اسکے بعد حضرت سیف اللہ اپنے سوارونکا رسالہ لئے ہوئے آملے۔ یہہ سب دیباو حریر کے چغہ پہنے ہوئے تہے۔ حضرت عمرؓ اس تکلف کے لباس کو دیکہکر برہم ہوگئے۔ گہوڑے سے اوتر کر سنگریزے اوٹہاکر اونکی جانب پہینکے اور کمال طیش سے فرمایا "دو ہی برس مین تم نے اپنی حالت بدل دی۔ تمکو کیا ہوا ہے۔ اسقدر زیب وزینت سے میرے استقبال کو کیون آئے ہو۔ تمنے بالکل عجمیون کی سی حالت اختیار کرلی"۔ لیکن جب اون لوگون نے عرض کیا "ان قباؤن کے نیچے سلاح حرب ہین اپنی ہم فن ہماری مین ویسے ہی طاق ہین اوسکو ہم نے نہین چہوڑا ہے"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو کچہہ مضائقہ نہین۔

مقام جابیہ مین کچہہ روز قیام رہا۔ یہین بیت المقدس کا معاہدہ تحریر کیا گیا۔ حضرت فاروق اعظم فوج کے حلقہ مین تشریف فرماتے کا کچہہ سوار نظر آئے

Marfat.com

جو گھوڑے اُڑاتے چلے آتے تھے۔ اونکے ہتھیار چمک رہے تھے۔ دراصل یہہ لوگ طالب صلح ہوکر اوس لشکر کا تماشا دیکھنے آئے تھے جو تمام دنیا کو فتح کرنا چاہتا تھا۔ اہل اسلام نے فوراً برچھے سیدھے کر لیئے۔ آپ نے فرمایا خیر ہے۔ لوگون نے سوارونکی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عمرؓ اپنی خداداد فراست سے فوراً سمجھہ گئے۔ فرمایا۔ کوئی گھبرانے کی بات نہین۔ بیت المقدس کے عیسائی طالبان صلح آئے ہین۔

ارطبون پہلے ہی سے شہر چھوڑکر مصر کو بھاگ گیا تھا یہہ عمائد و رؤسا شہر تھے۔ اونھون نے جزیہ دیکر مصالحت کر لی۔ شہر کے دروازے کھولدئے گئے۔ صلحنامہ وہین لکھا گیا اور اوسکی تکمیل کے لئے عظماء صحابہ کے دستخط بھی کرادئے گئے

اہل رملہ نے بھی ان ہی شرائط پر صلح کر لی اور شہر کا دروازہ کھولدیا۔

یہان سے حضرت فاروق اعظم نے شہر کا قصد فرمایا۔ ایک روایت مین ہے کہ آپ کی سواری مین جو گھوڑا تھا اوسکے سُم روزانہ سفر سے گھس گئے تھے جس سے اوسکے قدم رک رک کر پڑتے تھے۔ لباس و ساز و سامان بھی ایک ایسی ہی معمولی حیثیت کا تھا جس حالت سے خود مسلمانونکو شرم آتی تھی۔ حضرت فاروق اعظم گھوڑے کی یہہ حالت دیکھکر اوتر پڑے۔ ایک عمدہ ترکی نسل کا گھوڑا اور ایک قیمتی لباس پیش کیا گیا۔ لباس کو دیکھکر آپ نے فرمایا کہ پروردگار عالم نے جو ہمکو عزت دی ہے وہ اسلامی عزت ہے ہمارے لئے بس وہی کافی ہے اسکو واپس لیجاؤ مجھے اسکی کچھہ ضرورت نہین مصرع۔

دیوانۂ او ہر دو جہان راچہ کند

Marfat.com

گھوڑے پر لوگون کے کہنے سننے سے آپ سوار ہو گئے۔ وہ شوخی کرنے لگا۔
آپ نے اوسکی گردن پر تھپکی دی اور فرمایا۔ کم بخت۔ یہہ غرور کی چال تونے کہانسے
سیکھی یہہ کہکر آپ اوپر سے بہی اوتر پڑے اور بیت المقدس کو پیادہ پا ہی چلے
بیت المقدس کے قریب پہونچکر آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ شہر پناہ کی فصیلونپر
شہر کے تماشائیون کے ٹھٹ لگے ہوے تہے آپ کے دیکہتے ہی سب کی زبانسے
بے اختیار نکل گیا ھذا ھو یہہ وہی ہین (تاریخ یافعی) یہہ اوسی پیشین گوئی کا
اثر تہا جسکو ہم پہلے ذکر کر چکے ہین ورنہ تماشائیون کا یہہ ہجوم اور پہر یکبارگی یہہ
کلمہ چہ معنی دارد۔

حضرت فاروق اعظمؓ جب شہر مین داخل ہوے ہین تو پا پیادہ تہے۔ ایک
عصا دست مبارک مین تہا۔ پادری سفرونیوس آپکے ساتہہ ساتہہ تہا۔ سب سے
پہلے آپ اوس مسجد مین تشریف لے گئے جسکی وجہہ سے اس شہر کو تقدس حاصل ہوا
محراب داؤد مین پہونچکر آپ نے سجدۂ داؤد کی آیت پڑہی اور سجدہ ادا کیا اسکے
بعد اوس پادری نے کئی گرجونکی سیر کرائی۔

سیر کرتے کرتے جب آپ ریو ریکش چرچ یا معبد حشر گرجہ مین پہونچے ہین تو نماز کا وقت
آگیا۔ آپ نے پادری سے کہا۔ کوئی ایسی جگہہ بتاؤ جہان مین نماز پڑہ سکون
پادری نے فوراً کہدیا کہ جہان آپ کہڑے ہین یہین نماز پڑہ لیجئے۔ مگر یہہ جواب ملا
مین یہان نماز نہ پڑہونگا۔ پادری گرجہ سے باہر آیا۔ قریب دروازے کے پہونچکر
پہر اس نے کہا کہ یہین نماز پڑہ لیجئے۔ مگر پہر بہی فاروقؓ اعظم نے انکار ہی کیا۔
پادری آپکو پہر گرجہ قسطنطین مین لے گیا اور چٹائی بچہا کر نماز پڑہنے کیلئے عرض کیا

Marfat.com

آپ نے یہان بھی انکار ہی فرمایا۔ گرجہ سے باہر نکلکر مشرقی دروازہ کی سب سے آخر سیڑہی پر آپ نے نماز ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہوکر پادری کی جانب آپ متوجہ ہوے اور فرمایا "شاید تمکو میرے نماز نہ پڑہنے سے سخت تعجب ہوا ہوگا کہ مین نے گرجہ کے اندر نماز کیون ادا نہین کی۔ اس کا سبب یہہ ہے کہ مین نے تمہارے ساتھہ تمہاری عبادتگاہونمین دست اندازی نہ کرنیکا عہد کرلیا ہے۔ اگر مین ان مقامات مین سے جہان تم نے مجھے نماز پڑہنے کے لئے کہا تھا نماز پڑہ لیتا تو پہر مسلمان یہان اپنا حق اس بنا پر قائم کرسکتے تہے کہ جہان ہمارے خلیفہ نے نماز ادا کی ہے وہان ہم نماز پڑہ سکتے ہین۔ اسطرح عہدنامہ کی اوس شرط پر جو عبادتخانونکے متعلق کیگئی ہے پُورا پورا ایفا نہ ہوتا" حضرت فاروق اعظمؓ نے اس سے بھی زیادہ یہہ کیا کہ ایک حکم امتناعی اس مضمون کا صادر فرمادیا کہ کوئی مسلمان گرجہ کی سیڑہیونپر نماز نہ پڑہنے پاے ہان اگر ضرورت ہو تو صرف ایک آدمی ایک وقت مین تنہا نماز ادا کرسکے گا۔

آپ کی اس قسم کی رعایتون اور شرائط کی ایفا کا عیسائیون کے دلون پر اسقدر بڑا اثر پڑا اور مسلمانونکی اونکے دلونمین وہ وقعت ہوگئی کہ وہ زمین جسمین گرجہ قسطنطنیہ کے راستہ کی آدہی سیڑہیان بھی آگئین مسلمانون کو مسجد بنانے کے لئے بخوشی خاطر دیدی گئی۔ اسکی کچہہ پرواہ نہ کی گئی کہ یہہ زمین جو مسجد کے لئے لی جارہی ہے اور جس مین گرجہ کی نصف سیڑہیان بھی آئی جاتی ہین فروخت نہ کی جاے۔

یہان سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مفتوحہ قومون کے ساتھہ اہل اسلام کا

Marfat.com

کیا سلوک تہا۔ کیا ایک نظیر بہی اسکے مقابلہ مین پیش کیجا سکتی ہے۔ مفتوحہ قومونکے حقوق کی نگہداشت اس قدر باریک بینی کے ساتہہ بس اہل اسلام اور اونمین سے بہی علی الخصوص حضرت فاروق اعظمؓ ہی کا حصہ ہے۔

وہ ہے ہمارا طریق الفت کہ دشمنون سے بہی ملکے چلنا۔	
	نہ ایک شیوہ ترا ستمگر کہ دوست سے دوستی نکرنا

آپ نے معبد حضرت سلیمانؑ مین ایک عالی شان مسجد تعمیر کرائی۔ بعد مین وہ اسقدر مرصع اور آراستہ کیگئی کہ مسجد قرطبہ جسکا تمام عالم مین شہرہ ہو رہا ہے اوسکی ثانی ہوگئی۔ ایک روز حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے آکر شکایت کی۔ امیرالمومنین ہمارے افسر تو پرند کا گوشت اور میدہ کی روٹیان کہاتے ہین اور عام مسلمانون کو معمولی کہانون مین بہی دقت ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے افسرونکی طرف دیکہا۔ اونہون نے عرض کیا۔ حضرت یہہ عشرت پسندی نہین ہے۔ مدینہ منورہ مین جس قیمت پر روٹی اور کہجور ملتی ہے یہان اوسی قیمت پر پرند کا گوشت اور میدہ ملتا ہے۔ یہان ہر چیز ارزان ہے۔ حضرت عمرؓ کو افسرونکے مجبور کرنیکی کوئی وجہہ نہ تہی مگر یہہ حکم دیدیا کہ غنیمت اور تنخواہ کے علاوہ ہر سپاہی کا کہانا بہی مقرر کیا جاوے۔

یہین ایک روز آپ نے حضرت بلالؓ (سنہ ۲۱ھ مین بعمر ۶۳ یا ۶۴ سال وفات پائی الریاض المستطابہ یحیی بن ابی بکر العامری الیمنی) سے ایک روز نماز کے وقت اذان دینیکواسطے فرمایا۔ بلالؓ نے کہا کہ حضور پر نور روحی فداہ کی وفات کے بعد مینے قصد کرلیا تہا کہ اب اذان ندونگا مگر آپ کے فرمانے سے آج اور بس آج ہی

Marfat.com

اذان دیتا ہون۔ اذان جو شروع کیگئی تمام صحابہ کی پیش نظر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد مبارک ہوگیا اور ایک عام رقت طاری ہوگئی۔ حضرت امین الامتہ اور حضرت معاذ بن جبل روتے روتے بے تاب ہو گئے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی یہہ حالت تہی کہ ہچکی بندہی ہوئی تہی۔ دیر تک ایک خاص اثر رہا۔

یہان چونکہ اکثر افسران فوج وعمال جمع تہے حضرت فاروق اعظمؓ نے دس روز قیام فرماکر ضروری احکام جاری فرماے اور شام کی موجودہ اور آئندہ حالات کی مناسب ہدایات فرماکر بندوبست فرما دیا۔

اہل مدینہ کا خیال ہو رہا تہا کہ بیت المقدس کا تقدس اور پہر وہان کی آب وہوا کی فرحت انگیزی کہین حضرت فاروق اعظم کے دامنکش نہ ہو اور آپ وہین اقامت فرمالین لیکن جب انہون نے اوسی بدستور حالت مین آپ کو دیکہا کہ وہی اونٹنی ہے۔ وہی پیوندار لباس۔ وہی پانی کا مشکیزہ پچہلی ساری خیالات کافور ہوگئے۔ کون نادان اس کو دنیاوی سلطنت کہے گا۔ ان کی سلطنت تو وہ تہی کہ سلاطین کو دربانی سے شرف حاصل ہوتا تہا۔ یہان تو وہ حالت تہی۔

خشت زیر سر وبر تارک ہفت اختر پای	پاے منصب نگر ورفعت عالیجاہی
بر در میکدہ رندان قلندر باشند	کہ بہ یک جرعہ دہند افسر شاہنشاہی

فتح برس وبابل

تاریخ کی مخاطبت اب دوسری طرف ہوتی ہے۔ ہم پہلے لکہ آئے ہین کہ

Marfat.com

عراق مین بڑا معرکہ قادسیہ کا حضرت سعد بن وقاص سر کر چکے تھے۔ اس فتح کے بعد آپ کئی ماہ دربار خلافت سے نیا حکم صادر نہونیکی وجہ سے مقیم رہے۔

قادسیہ کی جنگ مین چونکہ اکثر موذنین شہادت یاب ہو چکے تھے نئے موذنین کی اسقدر درخواستین آئین کہ حضرت سعدؓ کو قرعہ ڈالنے کی ضرورت ہوئی۔ افسوس آج یہہ حالت ہے کہ خود اہل اسلام بلکہ اسلامی جماعت کے مدعیون کی نظر مین اس فرقہ سے ذلیل تر کوئی فرقہ نہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پدید آمد رسوم بیوفائی	نماند از کس نشان آشنائی
کسے کو فاضل ست امروز در دہر	نمے بیند زغم یکدم جدائی
ولیکن جاہل ست اندر تنعم	متاع او چو ہست ایندم بہائی

مگر پھر رونا ہمکو اپنی ہی حالتون کا ہے ہم ہی نے اپنی حالت خراب کر رکھی ہے۔ اب ایسے ہوگئے کہ خود قوم ہی اچھے کامو پر اپنے بھائیونکو ذلیل نگاہ سے دیکھنے لگی۔

من از بیگانگان ہرگز ننالم	کہ بامن ہرچہ کرد آن آشنا کرد

ایرانی قادسیہ سے بھاگ کر بابل مین جا جمے۔ یہہ ایک مستحکم اور محفوظ مقام تھا۔ اس بدحواسی مین بھی اونہون نے تمام جنگ کے سامان مہیا کر لئے تھے۔ اگرچہ جنگ قادسیہ سے بچے کچھے افسر مثل نخیرخان وغیرہ کے وہان تھے۔ مگر سر لشکر فیروزان قرار دیا گیا۔

حضرت عمرؓ کا فرمان حضرت سعدؓ کے نام اس مضمون کا آیا کہ متعلقین کو مقام عتیق ہی مین چھوڑ کر ایک لشکر جرار سے تم مدائن کا رُخ کرنا چاہیے ان کی حفاظت کے واسطے جو لوگ چھوڑے جاوین گو یہہ اسوجہ سے شریک جنگ نہ ہوسکین گے

Marfat.com

لیکن اموال غنیمت مین سے سب کے برابر حصہ دار ہونگے۔ واقعی انکا یہان
رہنا شریک جنگ ہی ہونا تھا کیونکہ وہ سب وہان کے لیئے راضی تھے مگر متعلقین
کی حفاظت کا پھر کیا ذریعہ تھا یہہ لوگ قاعدین نہ تھے۔

حضرت سعد یہہ انتظام فرماکر آگے بڑھے۔ آپکے مقدمتہ الجیش کے افسر
حضرت عبداللہ بن معتم۔ زہرہ بن حیوہ اور شرحبیل بن السمط تھے۔ مقام برس مین
بصبہرا ایک فارسی جماعت کے ساتھہ انکا سدراہ ہوا۔ میدان جنگ مین
حضرت زہرہ کے نیزہ کا زخم کھاکر ایک نہر مین جاکودا جسکا خاتمہ وہین ہوگیا۔
رئیس برس بسطام نامی نے آکر حضرت زہرہ سے صلح کی درخواست کی جو فورًا
منظور کرلیگئی۔ بسطام نے بابل کے متعلق جو جو حالات اوسکو معلوم تھے اور
قابل ذکر تھے سب کی اطلاع دیدی اور راہ مین جسقدر نہرین اور نالے تھے
بابل تک سب پر پل تیار کرادئے کہ اسلامی فوجین آسانی سے عبور کرجائین۔
حضرت زہرہ نے اسکی اطلاع حضرت سعد کو دی۔ آپ برس مین آکر ان سے ملگئے
رائے یہی ہوئی کہ حضرت زہرہ ہی پہر آگے بڑہین۔

فیروزان وغیرہ نے اگرچہ بندوبست مین کسی قسم کی کوتاہی نہین کی تھی
مگر اسلامی تلوار وںکی آب کے سامنے فارس کی آگ کیا ٹھیر سکتی تھی۔ پہلے ہی
حملہ مین بجھ گئی اور میدان اہل اسلام کے ہاتھہ رہا۔ فارسی فوجین بابل سے
بھاگتے وقت کئی گروہ ہوکر منقسم ہوگئین۔ کچھہ ہرمزان کے ساتھہ اہواز چلے گئے
ایک حصہ فوج فیروزان کے ہمراہ نہاوند جا پہونچا جہان کسریٰ کا خزانہ تھا۔
ایک گروہ مہران کے ساتھہ مدائن کیطرف چلدیا۔ راہ مین جسقدر پل بندھے

Marfat.com

ہوے تہی سب کو توڑتے چلے گئے۔

حالانکہ افسران ایران کے نامونکی تصحیح کا مورخین نے نہایت اہتمام کیا ہے پہربہی اس مقام پر اگرنہین معلوم کیا وجہ کہ اون ہی افسرونکے نام دوبارہ ذکر کردے جو جنگ قادسیہ وغیرہ مین کام آچکے تہے۔ انکی تصحیح اگر ممکن تہی تو متقدمین سے مگر وہ سب اسی راہ چل رہے ہین۔ مین بالکل نہین کہہ سکتا کہ مہران وفیروزان جو یہان ذکر کئے گئے انکے اصلی نام کیا ہین۔ شاید ان کے بہی وہی نام ہون مگر یہہ صرف احتمال ہی احتمال ہے۔

غرض حضرت سعدؓ بابل پر قابض ہوگئے اور پہر حضرت زہرہ ہی کو مقدمۃ الجیش پر متعین فرماکر آگے بڑہنے کا حکم دیا۔ حضرت زہرہ۔ بکر بن عبد اللہ لیثی۔ کثیر بن شہاب سبعی راستہ صاف کرتے ہوے کوثی پر جا پہونچے جہان ایرانیونکا ایک شاہزادہ شہریار نامی موجود تہا۔ کوثی ایک مشہور تاریخی مقام ہے۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نمرود کے حکم سے یہین قید کئے گئے تہے۔ قیدخانہ کی جگہہ اوسوقت تک محفوظ تہی فتح کے بعد حضرت سعد اسکی زیارت کو گئے تہے اور درود پڑہکر آپ نے یہہ آیت پڑہی تہی تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

شہریار کو حضرت زہرہ کے پہونچنے کی جب اطلاع ہوئی تو وہ کوثی سے باہر نکلکر میدان جنگ مین پکارا۔ تم مین سے جسکو اپنی قوت پر گھمنڈ ہو وہ میرے مقابلہ پر آے۔ حضرت زہرہ خود جانیکو مستعد تہے لیکن اوسکا دعوی توڑنے کے لئے آپ نے فرمایا کہ اب ادنی شخص تمہارے مقابلہ پر بہیجا جائیگا۔ ابونباتہ نایل بن جشعم اعرجی کو جو بنی تمیم کے بہادرون مین سے تہا آپ نے اشارہ کیا

Marfat.com

وہ گھوڑا کوداکر میدان مین جا پہونچے۔ شہریار بہت لحیم شحیم تھا۔ یہہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک دیو ہے۔ نایل کو اوس نے اپنے مقابلہ مین بہت کم سمجھکر نیزہ ہاتھہ سے پہینک دیا اور گردن مین ہاتھہ ڈالکر زور سے اپنی طرف کہینچا۔ نایل نے بھی نیزہ پہینک گردن مین ہاتھہ ڈال کہینچنا شروع کیا۔ اس کشاکشی مین دونون زین سے جدا ہوکر زمین پر آرہے مگر اتفاق سے شہریار اوپر تہا۔ شہریار نے سینہ پر چڑہکر سر جدا کرنے کے لئے خنجر نکال ہی لیا تھا مگر اتفاق سے نایل کے مُنہ مین شہریار کا انگوٹھا آگیا۔ نایل نے اس زور سے کاٹا کہ شہریار تڑپ گیا اور یہہ موقع پاکر اوسکے سینہ پر تہے اور اوسیکا خنجر چہین کر پیٹ چاک کرڈالا۔

شہریار کا مارا جانا تھا کہ تمام اوسکی رکاب کی فوجین بہاگ نکلین۔ نایل اوسکا قیمتی لباس و اسلحہ لئے ہوے حضرت سعد کی خدمت مین آگئے جو اثنا جنگ ہی مین اپنے مقدمتہ الجیش سے آملے تہے۔ حضرت سعد نے اونکو دیکھکر حکم دیا کہ وہی لباس اور اسلحہ نایل اپنے بدن پر سجاکر آئین۔ شہریار کی زرق برق پوشاک جو اوس سادہ بادیہ نشین کے بدن پر دیکھی گئی تو زمانہ کی تلون مزاجیون کا فوٹو سا منے ہوگیا۔

ہماری آنکھون نے بھی تماشا عجب عجب انتخاب دیکھا	
	بُرائی دیکھی بھلائی دیکھی عذاب دیکھا ثواب دیکھا

کوثی سے آگے بڑہکر مدائن پایہ تخت کے قریب ایک مقام بہرہ شیر یا آردشیر تھا۔ حضرت سعد نے اسکے لئے بھی حضرت زہرہ کو ہی آگے کیا۔ راہ مین شیرآزاد رئیس ساباط طالب صلح ہوا جسکو جزیہ مقرر کر امن نامہ دیدیا گیا۔

Marfat.com

راہ ہی مین ایک مقام پر پوران بنت کسریٰ کے اوس رسالہ اور حضرت زہرہ مین مٹ بھیڑ ہوگئی جو ہر روز یہہ قسم کہا کر اوٹھتا تھا کہ جب تک ہم ہین فارس روز بد نہین دیکہہ سکتا۔ حضرت زہرہ نے اوسکے پرخچے اوڑا دئے۔

بہرہ شیر مین کسریٰ کا ایک شیر ببر پلا ہوا تہا جسکی نسبت بعض کا خیال ہے کہ اس مقام کی وجہ تسمیہ یہی شیر تہا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ حضرت زہرہ جب اس مقام کے قریب پہونچے یہہ شیر بھڑک کر نکلا۔ ہاشم مرقال نے جو ہراول کے افسر تھے اس صفائی سے تلوار کا ایک ہاتہہ دیا کہ ڈہیر ہو کے رہگیا۔ حضرت سعدؓ نے اونکی اس شجاعت پر اونکی پیشانی اور انہون نے جوش مسرت مین سعدؓ کے قدم چوم لئے۔ حضرت سعد نے آگے بڑہکر شہر کا محاصرہ کرلیا۔ فوج نے اطراف و جوانب کے ہزارون آدمی گرفتار کر لئے مگر رئیس ساباط سے یہہ معلوم ہو کر کہ یہ معمولی کاشتکار ہین انکے قید کرلینے سے کیا حاصل۔ دفتر مین انکے نام درج کرکے سب چھوڑ دئے گئے۔ یہہ محاصرہ ذی الحجہ سنہ ۱۵ھ مین کیا گیا تہا۔

واقعات سنہ ۱۶ھ

بہرہ شیر کا محاصرہ صفر سنہ ۱۶ھ تک قائم رہا۔ آس پاس کے تمام رئیسون نے جزیہ دے دے کر امان حاصل کرلی۔

حضرت عمرؓ نے تحریر فرمایا تہا کہ جو شخص جزیہ دینا منظور کرے یا ہتہیار ڈالدے یا لڑتے ہوئے بیٹھہ جاے اوسکو امان دیدینا اور جو شخص بہاگے اور تم اوسکو گرفتار کرلاؤ اوسکی بابت تمکو اختیار ہے۔ غربی دجلہ کے کل دہقان اور اہل سواد مسلمانون کے سایہ مین آگئے تھے مگر شہر پر قبضہ نہ ہوسکا۔ ایرانی کبھی کبھی شہر سے

Marfat.com

باہر نکلکر صف آرا ہوتے تھے مگر کچھ فیصلہ نہونے پاتا تھا کہ قلعہ بند ہوجاتے تھے ایک روز ایرانی تنگ آکر مرنے پر کمر باندہے بڑے جوش وخروش سے میدانمین آکر معرکہ آرا ہوے اور آتے ہی تیر برسانے شروع کئے۔ حضرت زہرہ جنکی کارگذاریان آپ پچھلے واقعات مین ملاحظہ کرآے ہین ہر معرکہ مین سب سے آگے ہی رہتی تھے انکی زرہ اس معرکہ مین کچھ بوسیدہ ہوگئی تھی اوسکے بیچ کی کئی کڑیان ٹوٹ گئی تھین لوگون نے کہا۔ اس زرہ کو بدل ڈالئے۔ آپ نے فرمایا۔ مین ایسا خوش قسمت کہان کہ دشمن کے تیر سارے مسلمانون کو چھوڑکر میرے ہی طرف آئین۔ اتفاق دیکھئے کہ پہلا تیر ان ہی کے آکر لگا۔ لوگ نکالنے لگے تو آپ نے منع فرمایا کہ جبتک یہہ ہے۔ جب ہی تک مین زندہ بھی ہون۔ تھوڑا سا وقت رہگیا ہے اسکو رائگان کیون جانے دون۔

برنگ حسرت مثال ارمان جو آگیا یا نسے پھر نہ نکلا	
	رہیگا سینہ مین تیر تیرا اسیر قید فرنگ ہوکر

شہریار حاکم اصطخر میدان مین طالب مقابل ہورہا تھا اور شیر کیطرح سے ڈنکار کر کہہ رہا تھا کہ تم مین سے کوئی ایسا ہے جو میرے مقابلہ پر آے۔ حضرت زہرہ رضہ اسی حالت سے میدان کی جانب چلے۔ بہت ہی تھوڑی نیزہ بازی کے بعد حضرت زہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تلوار کا ایک ایسا ہاتھہ مارا کہ اوس کا سر میدان مین لڑھکتا نظر آیا۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ حضرت زہرہ زخم کی گرمی مین یہہ سارے مقابلے کرچکے اب اعضا سست ہونے لگے اور تھوڑی ہی دیر مین اس

Marfat.com

قفس عنصری سے مرکز اصلی کیجانب پرواز فرما گئے۔ بعض کا بیان ہے کہ آپ حجاج بن یوسف کے زمانہ تک زندہ تھے اور شبیب خارجی کے ہاتھ سے درجہ شہادت پر فائز ہوے واللہ اعلم بالصواب۔

اہالیان بہرہ شیر محاصرہ کی شدت سے تنگ آگئے تھے۔ تین ماہ کے محاصرہ سے اونکو اپنے سامان رسد وغیرہ مین بھی کمی محسوس ہوئی۔ اس معرکہ نے اون کی رہی سہی بھی ہمت توڑ دی سب شہر چھوڑکر بھاگ گئے۔ اسلامی لشکر جب حملہ کرتا ہوا شہر کے قریب پہونچا ہے تو اہل اسلام مین سے ایک شخص سوار ہوکر دروازہ کی قریب گیا۔ دور سے ایک شخص معلوم ہوا جو اشارہ سے کہہ رہا تھا کہ شہر مین اب کوئی متنفس نہین سب ایوان شاہی کیطرف چلے گئے۔ غرض حضرت سعدؓ عسکر اسلامی لئے ہوے بہرہ شیر مین داخل ہوے۔

مدائن

نواح بابل مین سات شہر تھے جو اہل زنگ و موفق وغیرہ نے آباد کئے تھے مگر یہ وہ نہین بلکہ یہ عراق عرب مین ایک بہت بڑا شہر تھا جسکو نوشیروان نے پایہ تخت قرار دیا تھا اور بوجہ کثرت آبادی کے اسم جمع سے ملقب ہوا۔ بہرہ شیر اور مدائن مین بس دجلہ حائل تھا دجلہ اوس زمانہ مین نہایت طغیانی پر تھا۔ حضرت سعدؓ یہانسے آگے بڑھکر جب دجلہ پہونچے ہین اس جوش کو دیکھکر رکے۔ ایرانیون نے پہلے ہی سے جہان جہان پل بندھے ہوے تھے سب توڑ پھوڑکر بیکار کر دئے تھے کشتی کا کہین پتہ نہ تھا۔ اسی فکر مین دجلہ کے کنارہ حضرت سعد نے قیام فرمایا۔ اس اثنا مین ایک جاسوس نے آکر کہا کہ آپ اسی فکر مین رہین گے اور تیسرا روز بھی گذرنے نہ پائیگا کہ یزدجرد اپنے

تمام ضروریات ساتھہ لیکر کسیطرف کو چلدلیگا۔ یہہ سنتے ہی حضرت سعد اوٹھہ کھڑے ہوے۔ فوج سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ بہادرو۔ دیکھتے کیا ہو۔ اب تمہارے دشمن نے چارونطرف سے مجبور ہوکر دریا کے دامن مین پناہ لی ہے۔ جب تک تم اسکو عبور نہ کروگے تمکو کامیابی نہین ہوسکتی۔ اس مہم کے سر کرتے ہی میدان صاف ہے۔ کشتیونکا کب تک انتظار کروگے۔ مفت مین وقت ضائع ہو رہا ہے۔ تمہارے جوش نے کیا تم مین ابھی وہ استقلال نہین پیدا کیا کہ تم اللہ کا نام لیکر اس دریا کو عبور کرجاؤ۔ دیکھو۔ دنیا کے گرداب مین پہنچنے سے پیشتر اپنے دشمنونسے نبٹ لو۔ مین نے تو اپنے پروردگار پر توکل کرکے دریا کے عبور کرنیکا قصد کرلیا ہے۔ سب نے یک زبان ہوکر کہا۔ چلو۔ اللہ تعالیٰ تمکو تمہارے ارادونمین کامیاب کرے۔ پھر حضرت سعدؓ نے فرمایا۔ کوئی ایسا بہادر بھی ہے جو عبور کے وقت لشکر کی حفاظت کرے۔ حضرت عاصم نے جوابدیا کہ اس کام کے لئے مین ہون۔ مجھے پروردگار عالم نے ایسے ہی کامونکے لئے پیدا کیا ہے۔ حضرت عاصم یہہ کہکر چیہ سو تیراندازونکی جماعت سے آگے بڑہے۔ حضرت سعدؓ نے نستعین باللہ ونتوکل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہکر گھوڑا دریا مین ڈالدیا۔ آپ کا دریا مین اوترنا تھا کہ تمام فوج دریا مین تھی۔ دریا خوب چڑہ رہا تھا اوسکی موجین کیا تھین آغوش اجل تھین۔ مگر واہ رے ہمت مردانہ اہل اسلام کہ لہرین گھوڑونسے آآکر ٹکرا رہی تھین اور سوار رکاب سے رکاب ملاے بےتکلف چلے جارہے تھے۔ نہ اونمین کسی قسم کا اضطراب تھا نہ اونکی صف بندی مین کسی قسم کا فرق آیا یہانتک کہ جو ترتیب صفوف چلتے وقت قائم کی گئی تھی پار اوترتے

Marfat.com

وقت بھی وہی تھی- ایرانی دریا کے اوس پار یہہ حیرت انگیز تماشا دیکھہ کر کہہ رہے تھے "ہیچو بے پروامی آیند مگر جن وآسیب بودہ باشند"- ابھی اسلامی فوج دریا عبور نہین کرنے پائی تھی کہ خرزاد سپہ سالار نے تیراندازونکو تیر باری کا حکم دیا جسکا جواب اصحاب سے حضرت عاصم بن عمرؓو نے دینا شروع کیا- اثنار عبور مین ہی بعض ایرانی دریا مین کود کر صفونکو درہم برہم کرنا چاہتے تھے مگر خس وخاشاک کیطرح ہٹا دیئے گئے- اس عبور مین نہ کوئی جانی نقصان اہل اسلام کو پہونچا اور نہ مالی صرف ایک شخص کی کشتی قلندران گر گئی تھی جو پار اُترنے کے بعد کنارہ پر بھکر آگئی- عبور کرتے وقت حضرت سلمانؓ فارسی بے اختیار ہو ہو کر یہہ کہہ رہے تھے الاسلام جدید ذلت لهم البحور کما ذل لهم البرا ما والذی نفس سلمان بیدہ لیخرجن منه افواجا کما دخلوا نیه افواجا- ترجمہ- اسلام کی ابتدائی حالت ہی مین تمام بحر و بر اوسکے مطیع ہو گئے- مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قبضہ قدرت مین سلمان کی جان ہے کہ جیسے ہم گروہ اسمین داخل ہو رہے ہین ویسے ہی اس سے نکلین گے- عبور کر چکنے کے بعد تیرانداز ایرانی فوج نے کچھہ مزاحمت کی مگر ماتقاتلون الاجنا (کس سے لڑتے ہو یہ تو جن ہین) کہکر اونکو بھاگنا ہی پڑا- یزدجرد پہلے ہی حرم شاہی اور اوسقدر مال ومتاع کو جسقدر رکھہ روانہ کرسکتا تھا حلوان کیجانب روانہ کرچکا تھا- اس خبر کے سننے سے وہ خود بھی مدائن کو خیرباد کہتا ہوا اوس جانب نکل گیا جس جانب اوسکا قبلۂ شاہی گیا تھا- مگر با این ہمہ مدائن مین اسباب وظروف وسامان آرائش اس کثرت سے تھا کہ خمس نکالنے کے بعد بھی ساٹھہ ہزار سوار ونمین سے ہر سوار کے حصہ مین بارہ بارہ ہزار درہم آئے تھے-

Marfat.com

(بدائع الاسلام۔ دولت مآب صبحی پاشا)
حضرت زہرہ بن حیوہ کو دشمن کے تعاقب مین نہروان کیجانب روانہ فرماکر حضرت سعدؓ مدائن مین داخل ہوے۔ ہرطرف سناٹا تہا پایہ تخت نوشیروانی کواس عبرت انگیز حالت مین دیکھکر بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے یہ آیتین نکلین جنمین فرعون اور اوسکے لشکر کا اپنے مکانون کو چھوڑنا اور بنی اسرائیل کا تعاقب کرنا مذکور ہے کَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ کتنے باغ، چشمے اور غلہ کے کہلیان اور عمدہ مکانات اور وہ نعمتین جنمین وہ عیش اوڑاتے تہے انہون نے اپنے پیچھے چھوڑے۔ اسطرح سے ہم نے اونکو بے دخل کیا اور اوسکا وارث دوسرونکو بنایا۔ شہر مین گشت لگاتے ہوے کسریٰ کے اوس محل تک پہونچے جسکی تعمیر قباد بن فیروز نے شروع کی تہی اور اختتام اوسکے بیٹے نوشیروان کے ہاتہہ پر ہوا تہا۔ وہ محل بالکل سنگ مرمر کا تہا جسکی وجہ سے سفید محل کے نام سے مشہور تہا۔ اہل اسلام کو سفید محل دیکھتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وہ پیشین گوئی یاد آگئی جبکہ آپ نے کسریٰ فارس یعنے خسرو پرویز کا حال سنا کہ اوس نے آپ کا والا نامہ چاک کرڈالا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اوسکی سلطنت کو پارہ پارہ کرڈالے گا۔ اہل اسلام یہہ یاد کرتے ہی چلا اوٹہے۔ سفید محل دیکہو۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ حضرت سعدؓ سفید محل کے بلند دروازہ سے شکر الٰہی بجالاتے ہوے محل مین داخل ہوے۔ پہلا کام آپ کا یہہ تہا کہ اوس مین آٹہہ رکعتین

Marfat.com

بیک سلام صلوٰۃ الفتح کے نام سے ادا فرمایئن اور ہر کمرہ مین پہونچکر کلمہ کی برکت سے شرک کی نجاستونکو دور کیا۔

یہین آپ نے جمعہ بہی ادا فرمایا۔ عراق مین یہہ پہلا جمعہ ادا کیا گیا۔ یہان چونکہ آپ کا اقامت کا ارادہ تہا اسوجہ سے نمازونمین قصر نہ فرمایا۔ محل مین گشت لگا اوسکی باریکیون کو معائنہ فرمانا شروع کیا۔ اوسمین گو بعض جگہہ تصویرین تہین لیکن آپ نے اونسے تعرض نکیا۔ اسلام کے مخالف اسکو کیا کہتے ہین۔

محل کی چہت آسمانی برجون کے مانند تہی جسمین بجائے تارون کے سونیکے کڑے گہومتے تہے۔ یا یون سمجہئے کہ محل منطقۃ البروج تہا جسکے کڑے اوسکی نشانیون کا کام دیتے تہے۔ وسط محل مین نہایت عمدہ تخت خالص چاندی کے قوائم پر قائم تہا جسپر خسرو نوشیروان کا سونے کا مرصع کار تاج لٹک رہا تہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تخت پر بیٹہنے کے بعد اس تاج کی سرافرازی کی نوبت آتی ہوگی۔

مال غنیمت کے جمع کرنے پر حضرت عمرو بن عمرو بن مقرن اور اوسکی تقسیم پر حضرت سلیمان بن ربیعہ باہلی مقرر ہوے۔ گنبدونمین چاندی سونے اور جواہرات کے بےحساب خزانے تہے۔ بعض بعض کمرون مین عطریات کے کنٹر سونے چاندی کے تہے میگزین مین مصالح اور خوشبو اور ہر قسم کی ادویات فراہم تہین قصر ابیض اور ایوان شاہی مین جو کچہہ تہا اوسکو اور جسکو اہل مدائن اس بہاگڑ مین لوٹے لئے جاتے تہے اون سب کو یکجا کیا گیا۔

علامہ ابن اثیر تحریر فرماتے ہین کہ اس بہاگڑ مین قصر ابیض اور عجائب خانہ کی جو چیز جسکے ہاتہہ لگی وہ اوسے لئے بہاگا جاتا تہا۔ حضرت عصمۃ بن خالد ایک

Marfat.com

راستہ سے جو گذرے تو دیکھتے کیا ہین کہ دو شخص دو گدہون پر کچہہ اسباب لادے لئے جاتے ہین آپ نے اونکی جانب لپک کر تلوار کا ایک وار کیا۔ ایک تو وہین ٹھنڈا ہو رہا دوسرا سر پر پاؤن رکھکر بہاگا۔ حضرت عصمۃ اونکو حضرت عمرو کے پاس لے آے۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ عجیب عجیب چیزین تہین۔ ایک سونے کا گھوڑا تہا جسکا زین اور سوار چاندی کے تہے۔ دوسرا اونٹ تہا چاندی کا۔ اوسکا سوا مہار اور کاٹہی سونے کی تہی۔ یاقوت۔ زمرد اور بیش بہا جواہرات سینہ اور پیشانی پر جڑے ہوے تہے۔ دونون سوار جواہرات مین لدے تہے۔ ایک فارسی کو حضرت قعقاع نے جا پکڑا وہ یزدجرد کے تاج کے جواہرات۔ کمر بند۔ تلوار اور گلو بند لئے جا رہا تہا۔ کسریٰ کا شاہی ملبوس۔ اوسکا تاج زرنگار۔ اوسکی وہ زرہ جسکو فخر و مباہات کے وقت پہنتا تہا ان ہی بہاگنے والون کے ہاتہون ملے۔ کیانی سلسلہ سے لیکر نوشیروان اور اس یزدجرد کے عہد تک کی ہزارون اعجوبۂ روزگار چیزین غنیمت مین شامل کی گئین۔ خاقان چین۔ قیصر روم۔ راجہ دہر شاہ ہند۔ بہرام گور۔ سیاوخش۔ نعمان بن منذر۔ کے خود۔ زرہین اور تلوارین بہی تہین۔ کسریٰ۔ ہرمز۔ قباد۔ فیروز کی نایاب تلوارین اور جانستان پیش قبض تہے۔ ان نادرات اور یادگار شاہان فارس کے اجتماع مین حضرت قعقاع نے قابل داد کوشش کی تہی۔ حضرت سعدؓ نے اس کوشش کے معاوضہ مین اونکو اجازت دیدی کہ تلوارونمین سے جس تلوار کو چاہین لے لین حضرت قعقاع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قیصر روم کی تلوار اوٹہائی۔ حضرت سعدؓ نے بہرام گور کی زرہ اور اضافہ کر کے مرحمت فرمائی۔

Marfat.com

اموال غنیمت مین سے نہایت عجیب و غریب ایک فرش تھا جو طولاً و عرضاً ساٹھہ ساٹھہ گز تھا اوسکو ایرانی بہار کہتے تھے سے وجہ یہہ تھی کہ موسم بہار کے نکل جانے کے بعد اسپر مے نوشی کی داد دیجاتی تھی۔ موسم بہار کا لطف اوس فرش سے حاصل کیا جاتا تھا۔ اوسمین ایک باغ لگایا گیا تھا جسمین روپیہ کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی صنعت بھی صرف کیگئی تھی۔ زمین بالکل سونے کی تھی جسپر زمرد کا سبزہ جمایا گیا تھا۔ نیلم کے چشمے بہتے معلوم ہوتے تھے۔ درخت سونے اور چاندی کے تھے مگر جو درخت جس رنگ کا ہونا چاہیئے وہی رنگ دیا گیا تھا۔ حریر کے پتّے اور جواہرات کے پھل لگائے گئے تھے۔ غرض جو کچھہ تھا وہ زر و جواہرات کا مگر صنعت نے وہ روپ پہنایا تھا کہ اصل کا دہوکہا ہوجاتا تھا۔

یہہ سب سامان جب فراہم کرکے سجایا گیا ہی تو تمام میدان جگمگا اوٹھا۔ اس ہلڑ مین اس تمام اسباب کا فراہم ہونا۔ جو چیز جسکے ہاتھہ لگی وہ بجنسہ لے آیا۔ کتنی بڑی اسبات کی دلیل ہے کہ وہ بادیہ نشین عرب کسقدر دیانت دار۔ راستباز اور سیر چشم تھے۔ طمع دنیاوی ان ملکونکی خاک اونسے نہین چھنوا رہی تھی وہ ایک اور ہی جوش تھا جسکے نعرونسے وہ چاہتے تھے کہ تمام دشت و جبل گونج اوٹھین اور گونج اوٹھے ہی۔

حضرت سعدؓ کو خود حیرت ہوئی بار بار تعجب کرتے اور کہتے تھے کہ جن لوگون نے ان نادرات زمانہ کو ہاتھہ بھی نہین لگایا بے شبہ انتہا درجہ کے دیانت دار ہین۔

غنیمت مین سے حسب دستور پانچوان حصہ نکالکر کئی سواونٹونپر بار کرکے

Marfat.com

دربار خلافت کو روانہ کیا گیا۔ قدیم یادگارین اور فرش وغیرہ بجنسہ بھیجے گئے کہ عرب ایرانیون کے جاہ وجلال اور اسلام کے فتح واقبال کا کچھہ تو تماشا دیکھہ لین۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب یہہ تمام چیزین سجائی گئین تو خود آپکو بھی فوج کی سیر چشمی اور کمال دیانت پر حیرت تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ محلم نام ایک شخص کو جو خوبصورت اور موزون قامت تھا نوشیروان کے خاص ملبوسات جو مختلف حالتونکے تھے باری باری سے پہنا کر سامنے لائین۔ وہ باری باری سے پہنکر آتے تھے جشن کا جدا تھا۔ تہنیت کا جدا۔ دربار کا جدا۔ جب ملبوس خاص اور تاج زرنگار پہنکر آے ہین تو تماشائیونکی آنکھین خیرہ ہوگئین۔ دیر تک ایک سکوت کا عالم رہا۔ فرش کی نسبت گو بعض کا کیا خود حضرت عمرؓ کا بھی خیال تھا کہ تقسیم نہ کیا جائے لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرمانیسے اوسپر بھی خزان آگئی اور نوشیروانی پرچم کے دم بھر مین پرچھے اوڑا دیئے گئے لوگ اسکو جا ہے جو کچھہ خیال کرین اپنا اپنا مذاق ہے جنکی آنکھین مَا لَاعَیۡنٌ رات کی مشتاق ہون۔ جنکے قلوب ولاخطر علی قلب بشر کے لئے بے چین ہون وہ اس مصنوعی اور بے اصل بیل بوٹونکی کیا پروا کر سکتے ہین۔ خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو اس موقعہ پر حضرت عمرؓ سے مخاطب فرمایا ہے اوس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان نوری پیکرونکی قوت خیالیہ کہان کہانتک پرواز کر چکی تھی۔ آپ فرماتے ہین۔ لم یجعل اللہ علمک جھلا و یقینک شکاً انہ لیس لک من الدنیا الا ما اعطیت فامضیت او لبست فابلیت او اکلت فافنیت وانک ان تبقہ علی ھذا الیوم لم تعدم فی غد من یستحق بہ

Marfat.com

مالیس له یعنے آپ دانا ہوکر نادان نہوں۔ دنیا مین سے آپکا حصہ ہی کیا ہے بس یا توجو کچہ آپ دیچکے یا کہا پہن کر پورانا اور فنا کردیا (یہ کس برتے پر تتا پانی) اگر آپ نے اس فرش کو آج بچالیا پہر کل کو کیا۔

خور د پوش بخشا و راحت رسان	نگہ می چہ داری زبہر کسان
زر و نعمت آید کسے را بہ کار	کہ دیوار عقبیٰ کند زر نگار
بدنیا توانی کہ عقبےٰ خری	بخر جان من ورنہ حسرت بری

اسکو وہ حضرات جو اپنے آپ کو جناب امام الاولیا کرم اللہ وجہہ کے سلسلہ مین وابستہ ہونیکا دعوی کرتے ہین ذرا غور سے پڑہین اور دیکہین۔ کیا اونکے اعمال وخیالات اسی معیار پر ہین۔

یہہ فرش اسقدر گران بہا تہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عالی خیال نے صرف اسی فرش کے اپنے حصہ کو چہہ سو درہم چاندی مین فروخت کیا۔ اب خیال کرلیجئے کہ یکجائی حالت مین اوسکا حسن وقیمت کسدرجہ پر ہونگے۔

ان قیمتی اشیاء کو اہل یمن ومصر نے خرید کر کے ٹہکانے لگا دیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بنؓ ابی وقاص کو اونکے کل مقبوضات کا متولی کردیا۔ حضرت حذیفہ بن الیمان صاحب السر ساحل فرات اور حضرت عثمان بن حنیف کنارہ دجلہ کی شہرونکے خراج وصول کرنے پر معین فرمائے گئے۔ حضرت سعدؓ کا قصد تہا کہ حلوان تک میدیہ کے پہاڑونمین یزدجرد کا تعاقب کیا جاے لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فرمانے سے اونہون نے کچہ عرصہ کے لئے اپنی مدت اقامت بڑہا دی حضرت عمرؓ کی فکر اس غضب کی تہی کہ وہ مدینہ منورہ ہی مین اپنے سردارونکے ہر وقت نگران رہتے تہے

Marfat.com

جہان احاطۂ تائید سے باہر ہونیکا کسی جانب شک بھی ہوجاتا فوراً فوج کو آگے بڑھنے سے روک دیتے تھے۔

جلولار

ایرانی مدائن سے بھاگ کر جلولار مین پناہ گزین ہوے اور پہونچتے ہی جنگ کی تیاریون کی دہن مین لگ گئے۔ وہ فوجین جو آذربائجان۔ باب جبال۔ وغیرہ مین منتشر تھین سب کو بلاکے ایک جرّار فوج تیار کرلی۔ بہ روایت ابن اثیر و ابن خلدون مہران رازی و بہ روایت علامہ بلاذری فرزاد رستم کا بھائی افسر مقرر کیا گیا۔ شہر کے گرداگرد خندق کہود کر اور گذرگاہون پر گوکھرو بچھا کر حفاظت کا پورا سامان کردیا گیا۔

حضرت سعدؓ نے اس خبر کو پاکر دربار خلافت کو اطلاع کی۔ وہان سے جواب آیا کہ اس مہم پر ہاشم ابن عتبہ بارہ ہزار فوج لیکر جائین جسکے مقدمہ پر قعقاع۔ میمنہ پر حجر بن عدی کندی۔ سوار و نپر عمرو بن معدیکرب پیادہ پر طلیحہ بن خویلد افسر مقرر کئے جائین۔ کامیابی کے بعد قعقاع کو سواد و جبال کی مابین مقامات کا متولی کردو۔

ہاشم بن عتبہ بارہ ہزار فوج لیکر اس فرمان کے بہ موجب چل کھڑے ہوے۔ تین روز چلکر چوتھے دن جلولار مین تھے۔ وہان پہونچتے ہی اوسکا محاصرہ کرلیا۔ اسّی روز تک محاصرہ رہا۔ اس اثنار مین کتنی ہی مرتبہ حملے ہوے جنمین ہمیشہ فارسیونکا پلّہ ہلکا رہا لیکن فوج اور رسد کا ذخیرہ اسقدر جمع کرلیا گیا تھا کہ بددل نہ ہوتے تھے آخری حملہ اونہون نے بڑے زور شور کا کیا جسکے سامنے واقعۂ لیلۃ الہریر کی بھی کوئی حقیقت نہ تھی۔ مسلمانون نے بھی خوب جم کر مقابلہ کیا۔ اتفاق وقت بلکہ محض فضل۔ اس زور شور کی آندہی آئی کہ زمین و آسمان مین کچہہ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔

Marfat.com

فارسیون نے پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ نظر تو کچھ آتا تھا ہزارون فارسی خندق مین گرگر کر ہمیشہ کے لئے لڑائی سے کنارہ کش ہو گئے۔ ایرانیون نے یہہ دیکھکر جا بجا سی خندق کو جسطرح بنا پاٹنا شروع کیا۔ اور اپنے قلعہ کے استحکام کو خود ہی فاسد کر دیا۔ مسلمانون کے لئے یہہ موقع غنیمت تھا آگے بڑھنے کی تیاریان کر دین۔ فارسیون کو بھی دم دم کی خبر مل رہی تھی اوس رخ اونھون نے گوکھرو بچھوا دئے۔ اہل اسلام نے حملہ کر ہی دیا۔ دونون فریق خوب جی توڑ کر اور خوب جم کر لڑے۔ تیرون سے ترکش خالی ہوے تو نیزے سنبھالے جب نیزون کا بھی لوٹ پھوٹ کر ڈھیر ہو گیا تو تیغ و خنجر نکلے۔ حضرت قعقاع آگے ہی بڑھتے جا رہے تھے شجاعت و دلیری اونکے گرد قربان ہو رہی تھی یہانتک کہ آپ قلعہ کے پھاٹک تک پہونچ گئے۔ لیکن فوج کا زیادہ حصہ حضرت ہاشم سپہ سالار کے ساتھہ تھا جو اسوقت پیچھے رہگئے تھے۔ اسوقت تھی زیادہ فوج کی ضرورت۔ حضرت قعقاع نے ایک چال چلی۔ نقیبون سے یہہ آواز دلوا دی کہ سپہ سالار قلعہ کے دروازہ تک پہونچ گیا اوس سے آکر ملجاؤ۔ ساری فوج اوسی طرف اُمنڈ پڑی۔ ایرانی گھبرا کر ادھر اودھر بھاگے۔ یہہ وہی راستے تھے جنپر انھون نے گوکھرو بچھوا دئے تھے جب انکے گھوڑے زخمی ہو کر رہ گئے تو پیادہ بھاگے مگر دو قدم بھی نہ چلے کہ موت نے پاؤن پکڑ کر گرا دیا۔ عساکر اسلامی تیغ بید ریغ چلا رہا تھا جو لوگ جان بچا کر بھاگے ہین اونکی تعداد بہت ہی کم تھی۔

علامہ ابن اثیر و ابن خلدون وطبری کی روایت کے مطابق ایک لاکھہ فارسی اس معرکہ مین کام آئے۔ حضرت قعقاع انکے تعاقب مین خانقین تک بڑھتے چلے گئے یزدجرد اس خبر کے سنتے ہی حلوان چھوڑ کر رے کو بھاگ گیا اور حلوان کی حفاظت

Marfat.com

چند رسالون کے سپرد کر گیا جو خسرو شنوم کی ماتحتی مین تھے۔

جب قعقاعؓ قصر شیرین تک جو حلوان سے تین میل پر ہے پہونچے ہین تو خسرو شنوم نے حلوان سے نکلکر مقابلہ کی تیاری کی۔ اسکی فوج کے مقدمۃ الجیش پر زینبی دہقان حلوان مامور تہا مقابلہ ہوتے ہی حضرت قعقاع نے اوسکا فیصلہ کر دیا۔ خسرو شنوم یہہ رنگ دیکھکر بہاگ نکلا۔ حضرت قعقاع نے حلوان پر قابض ہوکر چارونطرف امن کی منادی کرادی۔ اطراف وجوانب کے تمام رؤسا جزیہ قبول کرکے اسلامی حمایت مین آتے جاتے تھے۔ اسی زمانہ مین جمیل بن بصبہری رئیس نہرین بسطام بن نرسی رئیس بابل۔ رفیل رئیس عال۔ فیروز رئیس نہرالملک وکوثی مشرف باسلام ہوے۔

فتح جلولا ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۶ھ مین واقع ہوئی۔ اس واقعہ مین تین کرور غنیمت حاصل ہوئی جو حضرت سلیمانؓ بن ربیعہ نے تقسیم کی۔ ہر سوار کے حصہ مین نو نو ہزار اور نو نو گھوڑے آے۔ حضرت سعدؓ نے مژدۂ فتح کے ساتہہ غنیمت کا پانچوان حصہ زیاد کے ہمراہ مدینہ منورہ کو روانہ کیا اور آگے بڑہنے کی اجازت بہی طلب کی زیاد تہے خوش بیان۔ مدینہ منورہ پہونچکر حضرت عمرؓ سے جنگ اور غنیمت کی مفصل کیفیت اسطرح بیان کی کہ آپ نے جوش مین آکر فرمایا۔ تم اسیطرح مجمع عام مین بہی سنا سکتے ہو۔ زیاد نے کہا۔ حضرت۔ مجھے جو کچھ ڈر ہے وہ آپ ہی سے ہے جب آپکے سامنے عرض کرچکا تو دوسرونکے سامنے مجھے کچھ بہی کھٹکا نہین۔ پہر مجمع عام مین کھڑے ہوکر ایک پرزور تقریر سے ساری جنگ کی کیفیت اور وہ تدابیر جوان موقعونپر کام مین لائی گئی تہین اہل اسلام کا استقلال۔ اونکا جوش وہمت مردانہ۔ اونکی دیانت

Marfat.com

ان سب کا سچا فوٹو سب کے سامنے کھینچ دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خطیب بلیغ اسی کہتے ہین۔ حضرت زیاد نے کہا۔

ان جندنا اطلقونا	بالفعال لساننا

ہمارے لشکر نے کارگذاریان دکھا دکھا کر ہماری زبانوںمین طلاقت پیدا کر دی ہے۔

زیاد جس وقت غنیمت لیکر مدینہ منورہ پہونچے تھے تو شام ہوگئی تھی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے قسم کھالی کہ جب تک اسکو تقسیم نہ کر لونگا یہہ مال غنیمت کسی چھت کے نیچے نہ رکھا جائیگا چنانچہ یہہ مال غنیمت صحن مسجد مین رکھدیا گیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن ارقم اوسکی حفاظت کے لئے چھوڑے گئے۔ صبح کو جب چادر ہٹائی گئی ہے جواہرات وغیرہ کے انبار دیکھکر آنکھین خیرہ ہوئی جاتی تہین حضرت عمرؓ مال غنیمت کے اس انبار کو دیکھکر رو پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا۔ حضرت یہہ مقام شکر کا ہے یا رونے کا۔ آپ نے فرمایا "جہان دولت دنیاوی آتی ہے رشک وحسد اوسکے ساتھہ ہی آتی ہین۔ انمین وہ کٹا چھنی ہوتی ہے کہ اوس قوم مین بالآخر تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے"۔

اسکے بعد آپنے حضرت سعد کو لکھہ بھیجا۔ چونکہ مابین سواد وجبل ایک قدرتی قلعہ سے گھرا ہے اس لئے وہ ہم تک نہین آسکتے اس لحاظ سے چندے مسلمانون کو آرام لینے کے لئے توقف کرو۔

حضرت ہاشم جلولا سے جب مدائن واپس ہوے تو معلوم ہوا کہ ہرمزان کا بیٹا ادین نامی ایک لشکر از سر نو مرتب کر کے بقصد جنگ سہل کیطرف بڑھ رہا ہے حضرت سعدؓ نے اونکی سرکوبی کے لئے حضرت ضرار بن الخطاب کی ماتحتی مین ایک

Marfat.com

لشکر روانہ فرمایا۔ میدان مین صف آرائی ہوئی۔ حضرت ضرار نے ادین کو گرفتار کرکے قتل کردیا اور بقیہ ایرانیون کے تعاقب مین نہروان تک چلے گئے۔ سیدان کی مضافات کو جسقدر فتح کیا تہا پہر وہان کے باشندون کو بلاکر واپس دیدیا اور وہین قیام پذیر ہوگئے۔

تکریت

یہہ جزیرہ کا سب سے ابتدائی حصہ ہے موصل سے ۶ منزل اور بغداد سے تیس فرسخ پر واقع ہے۔ عراق کی سرحد ملی ہونے اور خود عراق کی فتوحات اس چہیڑ چہاڑ کا سبب ہونیکی وجہہ سے عراقی فتوحات کے ذیل مین اسکا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہہ تکریت بنت وائل کے نام سے آباد کیا گیا تہا۔ یہان کا جو مشہور قلعہ ہے اوسکا بانی سابور بن آردشیر بن بابک تہا۔

مدائن وجلولا کی فتوحات نے تمام عجم کی آنکہین کہولدی تہین۔ یہی عرب جنکو وہ بادیہ نشین کے خطاب سے پکارکر نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکہتے تہے اب ایسے ہوگئے تہے کہ انکے نام سے لرزنے لگے۔ ہر صوبہ کو خوف تہا لیکن حمیت قومی اور رشک اونمین آگ بہی لگا رہے تہے اس خیال نے اونکو اسقدر اوبہارا کہ بطور خود ہر صوبہ میدان جنگ مین کلہ بکلہ لڑنیکی آمادگی کرنے لگا۔

ان سب مین سبقت حاکم تکریت نے کی۔ اوس نے اہل اسلام کے مقابلہ کیلئے صرف تیاریان ہی نہین کین بلکہ رومیونکو چال دیکر اپنا ہمدرد بنالیا۔ عرب کے چند قبائل ایاد۔ تغلب۔ نمر۔ مشہارجہ بہی اسکے شریک ہوگئے۔

حضرت سعدؓ نے اسکی پوری کیفیت حضرت فاروق اعظمؓ کو لکہہ بہیجی جواب آنے پر

Marfat.com

حسب ہدایت حضرت عبداللہ ابن المعتم کو افسر ربعی بن الافکل کو مقدمتہ الجیش پر سواروں پر عرفجہ بن ہرثمہ کو۔میمنہ پر حارث بن حسان کو۔میسرہ پر فرات بن حیان کو ساقہ پر ہانی بن قیس کو نامزد فرماکر پانچہزار فوج کے ساتھہ تکریت کیجانب روانہ کردیا یہہ تمام افسر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے نامزد فرمادئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا خیال کسدرجہ اہتمام کے ساتھہ اس جانب متوجہ ہو رہا تھا۔

حضرت عبداللہ بن المعتم تکریت پہونچ کر چالیس روز تک اوسکا محاصرہ کئے رہے۔اس مدت مین چوبیس حملے ہوے۔ابھی کوئی قطعی فیصلہ نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت عبداللہ بن المعتم نے عربی قبائل کے پاس خفیہ پیام بھیجکر اونکو غیرت دلائی کہ عرب ہوکر عجمیون کے دامن مین جاکر چھپے ہو۔کیا تمہاری عربی غیرت اسیکا تقاضا کرتی ہے۔تمہارا خون تو وہ تھا جو جوش مین آکر اپنے سوا عرب کے ہی دوسرے قبایل کی کچھہ وقعت نہین سمجھتا تھا یا آج ایسا پانی ہوگیا کہ عجمیونکی غلامی مین آگئے اسکا یہہ اثر ہوا کہ وہ پوشیدہ طور پر سب کے سب ان سے مل گئے۔ انکے ملنے سے سردست تو یہہ نفع ہوا کہ روزمرہ کی خبرین انکے ذریعہ سے اچھی طرحسے ملنے لگین۔رومیونین اب دم خم رہا نہین تھا وہ کب تک انکا ساتھہ دیتے آخر کو ناامید ہوکر اونکا مصمم ارادہ ہوگیا کہ دجلہ کی راہ سے اپنا تمام مال واسباب کشتیونپر بار کرکے جان بچاکر بھاگ جائین۔انھی عرب کے قبائل نے حضرت عبداللہ بن المعتم کو اس واقعہ سے آگاہ کردیا ساتھہ ہی یہہ بھی کہلا بھیجا۔اگر تم ہمکو امان دینے کا وعدہ کرو تو ہم عین معرکہ مین اُن سے ٹوٹکر تم سے مل سکتے ہین۔حضرت عبداللہ بن المعتم نے

Marfat.com

جواب مین کہلا بہیجا کہ تمہارے حق مین ہمارے امن سے خدائی امن بے انتہا مفید ہے اگر تم سچے ہی ہو تو مسلمان ہو جاؤ۔ اس جواب نے چونکہ خلوص کے ساتھہ تہا یہہ اثر کیا کہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن المعتم نے کہلا بہیجا کہ تم جب عسکر اسلامی کی تکبیرونکی آوازین سنو تکبیر کہتے ہوے دریا کا ناکہ روک لینا حضرت عبداللہ بن المعتم نے یہہ بندوبست فرما کر تاریخ معینہ پر دہاوا کر دیا عساکر اسلامی کی تکبیرونکے سنتے ہی عرب بہی تکبیر کہتے ہوے دریا کے ناکہ پر جا اڑے۔ رومیون اور عجمیون نے جو دریا کی طرف بہی تکبیرونکی آوازین سنین تو سمجہے کہ نرغہ مین آ گئے۔ بدحواس ہو کر اسلامی عسکر ہی کے جانب جا ٹوٹے۔ اسوقت مسلمانون نے مجموعی قوت سے کام لیا جب عجمی لپسپا ہوے تو پیچہے سے عربون نے اپنے نیزونکی انیونپر انکو رکہا۔ اب دونون طرف کے ریلون نے انکو پیسنا شروع کر دیا۔ باستثنا ان عربی قبائل کے جو مشرف باسلام ہو گئے تہے سب کے سب پامال ہو گئے اور باستثنا ان لوگون کے جو قبائل ربیعہ کے بنو تغلب و نمر مسلمان ہو چکے تہے باقی سب پر مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ سوارون کے حصہ مین تین تین ہزار درہم اور پیادونکو ایک ایک ہزار ملے۔

قرقیسا

اس سے پیشتر جزیرہ والون نے ہرقل کو لکہہ بہیجا تہا کہ آپ اپنی ہمت بالاستقلال از سر نو شام کی جانب متوجہ فرمائیے۔ حمص پر دوبارہ فوج کو حکم دیا جاے کہ وہ جاتے ہی اسلامی دبدبون کے دہوئین اوڑا دے (ہم بہی دیکہتے ہین کہ وہان پہونچکر کیا کر لینگے) ہم مدد دینے کو تیار رہین۔

Marfat.com

اصل وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ فتوحات اسلامیہ جو روز بروز بڑہتی جاتی تہین۔ جسکی حدود ادہر ممالک شام اودہر عراق کی تمام سرحدونکو اپنے تحت مین لا چکی تہین اس سے تمام ہمسایہ سلطنتین گہبرا رہی تہین کہ ایک دن ہمارا بہی یہی حال ہونا ہے۔ آج وہ ہین کل ہم۔ بس اس خیال نے جزیرہ والون کی ہمتونکو چمکا کر جنگ کے لیئے آمادہ کر دیا دیکہیئے یہان بہی ابتدائے جنگ مخالفین ہی کی جانب سے ہے۔ اہل اسلام اپنے بچاؤ پر مجبور ہین۔ اور پہر بہی یہی غریب مورد طعن ہین۔

نئی تاکید ہے ضبط محبت کی وہ کہتے ہین
جگر ہو تو فغان کیون ہو دہن ہو تو زبان کیون ہو

اہل جزیرہ اور عرب کی خانہ بدوش اور آوارہ گرد قومین جو اپنے آپ کو کسی کا مطیع نہ سمجہتی تہین ایسے زور مین آئین کہ اظہار مستعدی کے لئے ایک فوج کثیر مقام ہیت کیجانب روانہ کر دی جسکی سرحد عراق سے ملتی تہی۔

حضرت سعدؓ نے یہہ خبر پاکر ایک فوج کو بسر کردگی حضرت عمرو بن مالک بن عتبہ بن نوفل اونکے مقابلہ پر بڑہنے کا حکم دیا۔ اسلامی فوج کے مقدمۃ الجیش پر حارث بن یزید معین فرمائے گئے تہے۔ عمرو بن مالک نے ہیت پہونچکر محاصرہ کر لیا۔ اہل ہیت پہلے سے خبردار تہے اونہون نے اوسکی فصیلین نہایت مضبوط کر لی تہین گرداگرد خندقین کہود لی تہین جس کیوجہ سے مسلمانونکے حملے اونکے مقابلہ مین بے کار ثابت ہوے۔ عمرو بن مالک نے دیکہا کہ اس حالت مین ہماری قوت سعی سے بالکل بے کار جائیگی نصف فوج حارث کے زیر کمان چہوڑ کر بقیہ نصف کے ساتہ قرقیسا پر جا پہونچے۔ اوسکو بزور تیغ فتح کرنیکا مصمم ارادہ کر کے حملہ پر حملہ کر کے انکو مغلوب کر

Marfat.com

اہل قرقیسا اس آندہی کے جھونکون سے گہبرا اوٹھے مجبوراً جزیہ دیکر صلح کرلی۔ عمرو بن مالک نے حارث کو لکہہ بھیجا کہ یہان کا کام تو مین تمام کرچکا اگر اہل ہیت بہی اسلام یا جزیہ کچھہ منظور کرلین تو محاصرہ اوٹھا دیا جاوے ورنہ تم بہی اونکی خندق کے مقابلہ مین خندق کہود کر لڑائی برابر جاری رکھو۔ لڑائی کو ہرگز اوسوقت تک نہ بند کیا جاوے جب تک اسلام و جزیہ کے شقونمین سے کسی شق کو قبول نہ کرلین۔ حارث بن یزید نے بہی پیغام اہل ہیت اور افواج اہل جزیرہ کے پاس کہلا بھیجا۔ اہل جزیرہ دم خم دکہلا چکے تھے اب اتنی قوت کہان تہی جو جم کر مدت تک لڑائی قائم رکھی جاتی جزیہ دینا قبول کرلیا۔ حارث بن یزید اونسے مصالحت کرکے عمرو بن مالک سے آملے۔

واقعات ۱۷ھ

حمص پر رومیونکی دوبارہ کوشش

جزیرہ والون کے لکہنے پر ہرقل کی رگ حمیت نے حرکت کی اور فوراً اوسنے فوج کثیر حمص کو روانہ کردی۔ حضرت امین الامتہ رضی نے بہی یہہ سنکر تمام اطراف و جوانب سے فوجین جمع کرکے قلعہ حمص کے نیچے صف آرائی شروع کردی۔ اس اثنا مین حضرت سیف اللہ بہی تشریف لے آے جو اسوقت تک قنسرین مین رونق افروز تھے۔ بعض کا خیال قلعہ بند ہوکر لڑنیکا تہا اور بعض کا خیال تہا کہ قلعہ کو پس پشت چھوڑ کر مقابلہ کیا جاوے۔ بالآخر فیصلہ اور دیگر امور دریافت طلب کیوجہہ سے دربار خلافت کو اطلاع دی گئی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے آٹھہ بڑے بڑے شہرون مین

Marfat.com

چھاؤنیاں قائم کر رکھی تھیں اور ہر جگہ ضرورت کے مطابق گھوڑوں کی مقدار ہر وقت اسلئے تیار رہتی تھی کہ خبر پاتے ہی ہر طرف سے فوجیں یلغار کر کے موقع پر پہونچ سکیں چنانچہ کوفہ کی چھاؤنی میں چار ہزار گھوڑے تیار رہتے تھے۔

رومیوں اور جزیرہ والوں کی اس حرکت مذبوحی کو سنکر حضرت فاروق اعظمؓ نے چاروں طرف قاصد دوڑا دیے۔ حضرت سعدؓ کو لکھا کہ قعقاع بن عمرو کو جو اسوقت کوفہ میں مقیم تھے چار ہزار سوار ایکر حمص کی مہم پر بھیجدو ابو عبیدہ بن الجراح وہاں پہونچ چکے ہیں۔

سہل بن عدی کو حکم بھیجا کہ رقہ پہونچکر جزیرہ والوں کو حمص کی جانب بڑھنے سے جاتے ہی روک دیں کیونکہ سارا ابال ان ہی کا اٹھایا ہوا ہے۔ عبداللہ بن عتبان کو نصیبین ہوتے ہوئے حران اور الرہا کی جانب بڑھنے کا حکم دیا۔ ولید بن عقبہ عرب کے قبائل ربیعہ و تنوخ کی روک تھام کے لئے روانہ کئے گئے جو جزیرہ میں آباد تھے۔ اس جماعت کو یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ درصورت جنگ عیاض بن غنم تمہارے سپہ سالار ہیں انکے زیر کمان تمکو لڑنا چاہیے۔

یہ سب کچھ تو تھا مگر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت حمص کی اس جنگ پر جو اسلامی حد میں داخل ہو چکا تھا باوجود اس تمام انتظام کے قناعت نہ کر سکی بالآخر خود مدینہ منورہ سے حضرت امین الامتہؓ کی امداد کی غرض سے مقام جابیہ میں آگئے۔

جزیرہ والوں کو جو معلوم ہوا کہ ہم یہاں ہیں اور خود ہمارے ملک کو اسلامی گھوڑے روند رہے ہیں فوراً محاصرہ چھوڑ جزیرہ کو چلدیے۔ عرب کے اور قبائل جو ہمراہ تھے

Marfat.com

انکا ساتھہ دینے مین شریک تھے یہہ رنگ دیکھکر گھبرا ے۔ خفیہ طور پر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیام بھیجا کہ اگر آپکی راے ہو تو ہم اسی وقت یا عین ہنگامۂ کارزار کیوقت عیسائیوں سے علیحدہ ہو جائین۔ حضرت خالد نے کہلا بھیجا۔ میرے نزدیک تمہارا عدم و وجود دونون برابر ہین۔ نہ تمہارے ساتھہ دینے سے مجھے کوئی دقت پیش آسکتی ہے نہ تمہارے چلے جانیسے مجھپر کوئی آسانی ہوگی حملہ کی بابت مین تم سے کچھہ نہین کہہ سکتا اسلئے کہ مین خود مختار نہین بلکہ دوسری شخص یعنے حضرت امین الامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوان تمام امور کا اختیار ہے۔ ہان تمکو اگر کسی بات کا ڈر ہے اور وہ سچا بھی ہے تو تم نکل جاؤ۔

اسلامی عسکر حملہ کیلئے بیچین ہو رہا تھا حضرت امین الامۃ سے حملہ کیلئے تقاضہ پر تقاضے شروع ہوگئے۔ آپ نے حضرت خالدؓ سے مشورہ لیا حضرت خالد نے کہا میری راے تو آپکو معلوم ہی ہے عیسائی ہمیشہ کثرت فوج کی بل بوتے پر لڑتے ہین سو وہ ٹوٹ ہی گیا اب کس بات کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پہلو پر جھکنے والے نہ تھے تمام پہلوؤن پر اونکی نظر تھی۔ ابھی حملہ کا قطعی فیصلہ نہ کیا۔ تمام لشکر کو جمع کرکے ایک پرزور اور نہایت جوش کی روح پھونکنے والی تقریر فرمائی "مسلمانو۔ تم مین سے جو ثابت قدم رہا اگر زندہ بچا تو ملک و مال اوسکا حصہ علاوہ اوس حصہ کے ہے جو آخرت مین خدا کا فضل تمکو دلائیگا اور مارا گیا تو شہادت کا اعلیٰ درجہ حاصل ہوگا جسکی ہر مسلمان کے بے چین دلمین تمنا ہونا چاہیئے۔ مین سچی گواہی دیتا ہون کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مرے اور مشرک ہوکر نہ مرے وہ ضرور جنت مین جائیگا"

Marfat.com

فوج حملہ کے لئے بے چین ہو رہی تھی اس تقریر نے اور سونے پر سہاگہ کا کام کیا دفعۃً سب نے ہتیار سنبھال لئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ قلب لشکر اور حضرت خالدؓ و عباسؓ میمنہ و میسرہ کے ساتھ حملہ کے لئے بڑھے۔ قبائل عرب جیسا کہ حضرت خالدؓ سے اقرار کر چکے تھے اس حملہ کو دیکھتے ہی نہایت ابتری کے ساتھ پیچھے کو ہٹے انکا ہٹنا تھا کہ رومی سپاہ کا بازو ٹوٹ گیا۔ رومی سپاہ جبکی فراہمی مین نہایت سرگرمی سے کام لیا گیا تھا اور جو خود اس معرکہ کو شام کا آخری فیصلہ سمجھتی تھی ہزار جی توڑ کر لڑ رہی تھی مگر حضرت خالدؓ کے حملے اور اونکی رجز اونکو پریشان کئے دیتے تھے۔ حضرت خالدؓ تھے تو میمنہ کے افسر مگر جیتی سے مقدمہ تک کی خبر لاتے تھے۔ مجاہدین کو اونکا یہہ فرمانا اور گرمار ہا تھا۔ الشهيد يوضع على راسه تاج الوقار شہید کے سر پر عزت کا تاج رکھا جاتا ہے۔ حضرت خالدؓ کی ہمت مردانہ باوجود ایک حصہ فوج کی افسری کے سپہ سالاری کا کام دے رہی تھی۔ عرب کے قبائل رومیون کی کمر پہلے ہی توڑ چلے تھے ان حملون نے اور غضب ڈھا دیا۔ بدحواسی کا بھلا ہو وہ سارا جوش و خروش جسکو روم سے لیکر نکلے تھے سب اوسی میدان مین چھوڑ کر پسپا ہونا شروع ہوے۔ ایسی وحشت اور اس قدر خوف سوار ہوا کہ مرج الدیباج تک انکے قدم نہ جمے۔

یہہ معرکہ اس لئے ضرور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آرمینیہ وغیرہ کی فتوحات کا سلسلہ اسی سے شروع ہوا۔ وہ ملک صاف بچا جاتا تھا۔ اہل اسلام کا طریق نہین کہ خود بخود چھیڑین۔ ان کی تقدیر کا بھلا ہو کہ مسلمانون کو چھیڑ کر خود ہی گلہ بلا لیا

اوچٹکیان جو دل مین تو پہلے مین ٹہکر	ایذا وہ دو ہین کہ نہ ایذا کہین جسے

اس معرکہ کے بعد پھر رومیونکو آگے بڑہنے کی کبھی ہمت نہوئی۔ یہ وہی رومی ہین جو عرب کو بادیہ نشین۔ غیر مہذب جانتے تھے۔ یہہ وہی ہین کہ انمین سے ایک کے سامنے دس عرب ہیچ خیال کیئے جاتے تھے۔ آج وہ حالت ہے کہ عرب کا نام سنا اور کلیجے سینونمین دہڑکنے لگے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

حضرت قعقاع بن عمرو کو جو کوفہ سے چار ہزار سوار لیئے آرہے تھے راہ مین اس فتح کا حال معلوم ہوا۔ فتح کے تیسرے دن وہ حمص پہونچے۔ مژدہٗ فتح کے ساتھہ حضرت قعقاع کے تین روز بعد آنیکی بھی دربار خلافت مین اطلاع دیگئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان بھیجا کہ مال غنیمت مین انکا بھی حصہ لگایا جاے کیونکہ وہ جانبازی کے لیئے آہی رہے تھے یہہ دوسری بات ہے کہ خدا کی فضل نے ان کے آنیسے پیشتر تمہاری مدد کر دی اہل کوفہ کو پروردگار عالم جزاے خیر دے وہ اپنے یہان کی بھی حفاظت کرتے ہین اور دوسرونکے بھی کام آتے ہین۔

فتح جزیرہ و بعض حصص ارمینیہ

جو آبادی دجلہ اور فرات کے بیچ مین ہے اوسی کو جزیرہ کہتے ہین۔ اوسکے مغرب مین ارمینیہ کا کچھہ حصہ ہے۔ مشرق مین عراق۔ جنوب مین شام۔ شمال مین آرمینیہ کے کچھہ اور حصے۔

ارمینیہ ایشیای کوچک کا ایک صوبہ ہے جسکو بلاد ارمن بھی کہتے ہین۔ اس کے مشرق مین گرجستان۔ مغرب مین بلاد روم۔ جنوب مین دور تک لق و دق جنگلون اور پہاڑونکا سلسلہ ہے۔ شمالی جانب بحر اسود واقع ہے۔

Marfat.com

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج پانچ ہزار کی جمعیت سے اس غرض سے جزیرہ کیجانب روانہ فرمانے کا حکم دیا تھا کہ اہل جزیرہ کی کمک حمص تک نہ پہونچ سکے جنمین سے افسری کے لئے حضرت عیاض بن غنم نامزد فرمائے گئے تھے۔

حضرت عیاض بن غنم نے خود مقام رہا مین جو کسی زمانہ مین رومن اسپارٹا کا یادگار مقام تھا ڈیرے ڈالے اور حضرت سہیل بن عدی کو رقہ کی طرف روانہ کر دیا اہل رقہ زمانہ کا رنگ ڈھنگ اچھی طرحسے دیکھہ چکے تھے محاصرہ قائم ہوتے ہی جزیہ دیکر صلح کرنے پر راضی ہو گئے۔

حاکم رہا جو حضرت عیاض بن غنم کی زد مین تھا اوسنے بھی خفیف سی روک ٹوک کے بعد جزیہ دیکر صلح کر لی۔

حضرت عیاض نے یہان سے حران کا رخ کیا۔ آپ کا ساتھہ قبایل عرب نے جو جو وہان آباد تھے سب نے دیا مگر قبیلہ ایاد اس سے پہلے رومیون کے ساتھہ ممالک روم کیطرف چلدیا تھا۔ غرض اسی طرحسے جزیرہ کے تمام حصے اس سرے سے لیکر اوس سرے تک خفیف خفیف سی چھیڑ چھاڑ کے بعد بہت ہی تہوڑے زمانہ مین مفتوح ہو گئے۔

جزیرہ کے جن جن مقامات پر خفیف سی چھیڑ چھاڑ کی ضرورت ہوئی اونکے یہہ نام ہین۔ نصیبین۔ میا فارقین۔ سمساط۔ سروج۔ زوزان۔ عین الوردہ یا راس العین۔ ان مین سے بعض کی تفصیل واقدی علیہ الرحمہ کی روایت سے ہم آگے چلکر ابھی بیان کرتے ہین۔

Marfat.com

حمص کا ہنگامہ جب فرو ہولیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ مقام جابیہ سے واپس ہونے لگے تو حضرت امین الامۃؓ نے فتح جزیرہ کی اطلاع کے ساتھ یہہ بھی لکھا کہ اگر حضرت خالد کو اپنے ہمراہ مدینہ منورہ لے جانیکا ارادہ ہو تو اون کی جگہ میرے پاس حضرت عیاض بن غنمؓ کو چھوڑ جائیے۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظمؓ نے اس درخواست کو منظور فرمالیا۔

حضرت حبیب بن مسلمہ جزیرہ کے عجمیوں پر اور ولید بن عقبہ جنہوں نے جزیرہ کی لڑائی مین باستثناء ایاد تمام عربی قبائل کو زیر کیا تھا وہان کے عربون پر حاکم مقرر فرمائے گئے۔

حضرت ولید بن عقبہ سے قبیلۂ ایاد کا ترک وطن معلوم ہو کر حضرت فاروق اعظمؓ نے قیصر ہرقل کو اس مضمون کا خط لکھا "مجھکو معلوم ہوا ہے کہ عرب کے قبائل مین سے ایک قبیلہ جو یہان آباد تھا وہ ترک وطن کر کے تمہارے ملک مین چلا گیا ہے۔ یا تو اونکو تم ہماری جانب نکال باہر کر دیا اور عیسائی قبائل کو اپنے یہان سے نکالکر ہم تمہاری سلطنت مین بھیج دیتے ہین۔ واقعی ایسے لوگ ادہر ادہر کے لڑانیکے لئے بڑا سبب قوی واقع ہوتے ہین اگر کچھہ تعرض نکیا جائے تو ہر فرقہ کو اختیار ہوگا کہ وہ قانون سرکار اپنے خلاف منشا خیال کر کے جہان سینگ سمائین چلا جائے اور پھر ایسے لوگ جو ایسی بری عادت کے خوگر ہو چکے ہین کسی سلطنت مین چین سے نہین بیٹھہ سکتے آئے دن فتنہ وفساد برپا کرانا انکی تفریح کا ایک مشغلہ ہو جاتا ہے۔ جس سے ایک عالم شرارت کی آگ سے بھڑک اوٹھتا ہے"۔ میرا خیال ہے کہ کچھہ ایسے ہی اسباب تھے جو انکے حالات سے تعرض کیا گیا۔

Marfat.com

ہرقل بھی کسیقدر ان اسباب کی حقیقت تک پہونچا اور کچہ یہہ سونچا کہ مفت کا دردسر انکی وجہہ سے کون مول لے فوراً ہی اوسنے اس عربی قبیلہ کو راستہ بتایا۔

چار ہزار آدمی بنو تغلب (ایاد) کے شام وجزیرہ مین واپس آگئے۔ حضرت ولید بن عقبہ نے انکو اسلام لانے پر مجبور کرنا چاہا۔ اس امر کی بابت دربار خلافت سے دریافت کیا حضرت امیر المومنین نے جواب تحریر فرمایا کہ اسلام لانے پر صرف وہ قبائل مجبور کیئے جائینگے جو جزیرۃ العرب مابین مکہ و مدینہ و یمن آباد ہون۔ اونسے سوائے اسلام کی جزیہ وغیرہ کچہ منظور نہ کیا جائیگا مگر یہہ حکم عام نہین صرف انہی کے ساتہہ مخصوص ہے اسلیئے جزیرہ کے قبائل کو اسلام پر مجبور نہ کرنا چاہیئے اگر وہ جزیہ دینا چاہین اوسے منظور کرلو۔

اس قبیلہ بنو تغلب کے بہت سارے افراد بہ خوشی خاطر داخل اسلام ہوچکے تہے۔ اونکے بچے اونکے انتقال کے بعد صغرسنی کیوجہہ سے خاندان کے اون افراد کی سرپرستی مین گئے تہے جو دین نصرانی پر جمے ہوے تہے۔ اونکا خیال تہا کہ بچے کو اگر اصطباغ دیدیا جاے تو پہر عمر بہر اوسپر کسی دین کا رنگ نہین چڑہتا اس خیال سے وہ مسلمانون کے بچے جو حکماً مسلمان ہی تہے زبردستی اصطباغ دیکر عیسائیت مین داخل کرلئے جاتے تہے۔ اسکی بابت حضرت امیر المومنینؓ نے اس جواب مین یہہ اور اضافہ کردیا کہ ہان بنو تغلب کو ان بچے نکے اصطباغ سے روکا جاے۔ اور جو اسلام لانا چاہے فوراً منظور کرلو۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شرط کا اضافہ بنو تغلب کے افراد اسلامیہ ہی کی درخواست پر کیا گیا تہا۔ بہرحال یہہ اضافہ اصل حال معلوم ہونیکے بعد

Marfat.com

بالکل جاے تامل نہین رکہتا معاملہ نہایت صاف ہے۔

مگر ہان ۔بعض مورخین کا طرز بیان یا اونکا اپنے خیال سے اسکو حقیر بات جانکر نظر انداز کرنا بعد والونکے لیئے خلجان ہی نہین بلکہ سخت اعتراضات کا نشانہ بناتا ہے علامۂ ابن اثیر وابن خلدون وغیرہ نے تحریر کیا ہے فدعاھم علی ان لاینصروا ولیدًا۔ یہان ولید مقید نہین۔ اس سے یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کسی بچہ کو اصطباغ ندیا جاے یہہ ایسا حکم ہے جسکا بظاہر نظر حضرت فاروق اعظمؓ کو حق حاصل نہ تہا انہی مورخین کے اتباع مین دیگر مورخین بہی یہی لکہتے چلے گئے۔ مگر جب طبری کے اس جملہ کو پڑہا جاتا ہے علی ان لاینصروا ولیدًا ممن اسلم اباءھم اون بچونکو اصطباغ ندیا جاے جنکو آبا اسلام قبول کرچکے ہین یا اوس جملہ کو جو دوسرے مقام پر یہی نقل فرماتے ہین ان لاینصروا اولادھم اذا اسلم اباءھم تو اعتراض کا تاروپو دکبیت العنکبوت بہی باقی نہین رہتا۔ ہرگز اس شرط کا مبنی تعصب مذہبی نہین اور نہ یہ اس قسم کی شرط ہے جسکا حق امیر المومنینؓ کو نہ ہو۔ عامۂ خلق کی امن کی وہ صورت جو دینی پیرایہ مین ہو اس سے اچہی ہو ہی نہین سکتی۔ اگر اسکا اضافہ نہوتا تو نومسلم تغلبی کے قلوب مین اس زبردستی کے اصطباغ سے کسقدر اشتعال پیدا ہوتا۔ ذرا غور کرلیجیے پہر کوئی اعتراض نہین۔ اعتراضونکا مبنی اکثر غلط فہمی واقع ہوتی ہے۔ کبہی تو وہ غلط فہمی اپنی فرضی قواعد کے جکڑ بند کیوجہہ سے ہوتی ہے اور کبہی بیان کرنیوالے کی ذراسی فروگذاشت کیوجہہ سے۔ یہہ دوسری قسم بہت زیادہ لے ڈوبتی ہے۔

چند روز کے بعد بنوایادلے جو سب مین ذرا اونچے ہوکر رہنا چاہتے تہے ایک سفارت حضرت امیر المومنینؓ کی خدمت مین اس مضمون کے ساتہہ ارسال کی کہ جزیہ

Marfat.com

کے نام سے ادنسے کوئی رقم وصول نہ کیجائے۔ ہم اس سے زیادہ دینے کو تیار ہین مگر جزیہ کا نام جیسا اور لوگو نپر آرہا ہے انپر نہ آے۔ حضرت عمرؓ نے اسکو منظور فرماکر اوس رقم کو دوچند کرکے صدقہ کے نام سے وصول کرنیکا حکم بھیجدیا۔

ان واقعات سے حضرت فاروق اعظمؓ کو خیال پیدا ہوا کہ ولید بن عقبہ کی زیادہ توجہ بنو تغلب کی جانب ہے کہین یہہ نہ ہو کہ یہہ بیچارے کسی پیچ مین آجائین فورًا حضرت ولید کو معزول فرماکر اونکی جگہہ فرات بن حیان اور ہند بن عمر الجلی کو بھیجدیا۔

اب وہ پہلا اعتراض کرنے والے کہان ہین۔ کیا مذہبی تعصب اور بلاوجہ دوسرے کے مذہب مین دست اندازی اسی کا نام ہے۔ آئین ذرا ہم کو عالم کی سیر کراکر دکھلائین توسہی کہ ایسی بے تعصبی عمل درآمد مین تو درکنار کسی سلطنت کے دکھلاوے کے قوانین مین بھی ہے۔ یہہ بے تعصبی تہی اوس شخص کی جو مرا یا دین تہا جسنے محض اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوجہہ سے گھی سے چپڑی ہوئی روٹی کو ترک کر دیا تہا۔ کہان ہین دین اسلام پر تعصب کا دہبہ لگانیوالے۔ اس لیے لوگ کو دیکھین اور پھر اپنے اپنے گریبانون مین منہ ڈالین۔

ناصحا کہدے محبت مین خدا لگتی کچہہ	مدعی لاکہہ یہ بھاری ہے گواہی تیری

مین نے جو کچہہ اوپر بیان کیا ہے وہ وہ ہے جس پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے بعض مورخین نے جو کچہہ اختلاف کیا ہے مین اوسکو بھی یہان لکھے دیتا ہون۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جزیرہ سنہ ۱۷ھ مین فتح نہین ہوا بلکہ سنہ ۱۹ھ کی فتوحات مین سے ہے۔ حضرت سعدؓ نے حضرت عیاض بن غنم کو جس لشکر کے ساتہہ

Marfat.com

اس جانب روانہ کیا تھا اسمین انکا بیٹا عمرو بہی ساتہہ تھا جس کے ہاتھون محرمؓ کا وہ واقعہ ہوا۔ جسکے بیانکی طاقت نہ زبان مین ہے نہ تھوڑی دیر تک خیال جمانی کی طاقت دماغ مین۔ نہ قلم سے تحریر ہو سکے نہ کاغذ اوسکا متحمل ہو سکے۔ حضرت عیاض کے ساتہہ عمرو نے الرہا کو فتح کیا۔ اہل حران نے جزیہ دیکر صلح کی۔ ابو موسیٰؓ نے نصیبین کو فتح کیا۔ بعض کا بیان ہے کہ حضرت امین الامۃؓ نے اپنی وفات کے وقت حضرت عیاض بن غنم کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ نے اس جانشینی کو منظور فرماکر حمص و قنسرین کی افسری بہی ان ہی کے متعلق کر دی۔

۱۸ھ کی ماہ شعبان المعظم مین پانچ ہزار کی جمعیت سے حضرت عیاض بن غنم نے جزیرہ پر چڑہائی کی۔ انکے ہراول کے افسر حضرت ہبیرہ بن مسروق نے رقہ پہونچکر چہہ روز کے محاصرہ کے بعد محصورین کو جزیہ و طلب صلح پر مجبور کیا۔ گرد و نواح کے قصبات پر خراج مقرر کرکے حران کا رخ کیا اسی اثنا مین انسے حضرت عیاض بہی آملے۔ آپ حران کے محاصرہ کے لئے ایک فوج بہ سرکردگی صفوان بن معطل و حبیب بن اوس چہوڑکر خود الرہا کی جانب بڑہے چلے گئے۔ الرہا والون نے پہلے پہل تو قلعہ سے باہر نکلکر کچہہ مقابلہ کیا مگر تاب مقابلہ نہ پاکر قلعہ بند ہو گئے۔ مسلمانون نے محاصرہ کرکے حملہ پر حملہ شروع کر دیئے جس سے محصورین کو بہ مجبوری جزیہ قبول کرکے طلب امان کرنا پڑی۔

حضرت عیاض اس سے فارغ ہوکر پہر حران کی جانب واپس ہوے یہان حضرت صفوان و حبیب حران کا فیصلہ کرکے اوسکے تمام قصبات و مضافات پر قبضہ

Marfat.com

کر چکے تھے۔ حضرت عیاض بن غنم نے اپنا ہیڈ کوارٹر الرہا کو قرار دیا تھا۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ ادہر ادہر حملہ کرتے اور فتح کرکے پھر الرہا واپس تشریف لے آتے۔ اسکے بعد سماط۔ سروج۔ راس کیفا۔ پر حملہ کیا۔ یہان کے لوگون نے الرہا والونکی شرائط پر صلح کرلی۔

راس کیفا کا معرکہ ہورہا تھا کہ اہل سماط نے غدر کردیا۔ حضرت عیاض رضی کو اپنی ہمت پھر اوسطرف متوجہ کرنی پڑی اور محاصرہ کرکے دوبارہ فتح کیا۔ منبج وغیرہ اسکے بعد مفتوح ہوے۔ پھر آمد کارخ کیا۔ اول اول وہان کے باشندے ذرا سامنے اٹھے مگر پھر وہی صلح تک اونکی دوڑ۔ اسی طرح سے میافارقین۔ کفر توتا۔ صلحاً فتح ہوے۔ اس سے فارغ ہوکر آپ نصیبین پہونچے اوسکو بھی صلحاً فتح کیا۔ اسی طرح سے موصل کے دو قلعون مین سے ایک قلعہ۔ ارزن۔ یدلیس۔ خلاط۔ اور منتہاے ارمینیہ کو بصلح و امان فتح کرکے رقہ واپس ہوے۔ حمص پہونچکر ۲۰ سنہ ھ مین انتقال فرمایا۔

ان کے انتقال کے بعد ان کے بجاے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سعید بن عامر کو عامل مقرر فرماکر بھیجا مگر بہت ہی تھوڑی مدت مین انہون نے بھی اس خاکدان عنصری کو خیرباد کہی۔

انکے بعد عمر بن سعد انصاری روانہ کئے گئے انہون نے راس العین کو جسکو حضرت عیاض رض سلسلہ فتوحات مین ترک فرماگئے تھے بڑی شدید لڑائی کے بعد فتح کیا۔ بعض کا خیال ہے کہ حضرت عیاض بن غنم کی وفات کے بعد راس عین کی فتح کے واسطے حضرت ابو موسیٰ اشعری روانہ فرماے گئے تھے۔ بعض لکھتے ہین کہ جزیرہ کی فتوحات مین حضرت عیاض بن غنم کے ساتھ حضرت خالد سیف اللہ بھی تھے۔

Marfat.com

آپ آمد کے حمام مین نہانے گئے وہان ایک تیل کی مالش کرائی جسمین کچھہ شراب کا جز تہا اور یہی انکے عزل کا باعث ہوا۔

خدا جانے یہہ مورخین کیا کہہ رہے ہین حضرت خالدؓ حضرت ابو عبیدہؓ کے بعد کسی کی نیابت مین نہین رہے ہین۔ عجب گڑبڑ ہے دیکہنے والا تو ایک طرف یورخ کو بہی اس سے جو دقتین پیش آتی ہین وہ وہ ہین جنکو اوسکا جگر ہی جانتا ہے۔ ان تمام پچہلی روایات سے بالکل نہین معلوم ہوتا کہ حمص کی فوج کشی مین جو فوج جزیرہ روانہ کی گئی تہی آخر اوسکا کیا حشر ہوا اسواسطے کہ ان تمام روایات کے بموجب جزیرہ ۱۸ھ کے واقعات مین نہین اور حمص کی فوج کشی ۱۵ھ مین ہے دوسرے کوئی واقعہ صاف نہین۔ دو تین سطرونمین دو تین سال کے وقائع سب آگئے اسطرح سے تو تمام فتوحات فاروقی کا سلسلہ ختم ہو سکتا تہا۔ میرے خیال مین صحیح روایت وہی ہے جو سلسلہ کلام مین اولاً ذکر ہو چکی ہے۔ اسمین اس قسم کے اشکال بہی نہین اور روایت کا سلسلہ بہی مسلسل چلا آتا ہے۔

حضرت عیاض بن غنم جب سمساط فتح کر چکے حبیب بن مسلمہ کو ملطیہ کی جانب روانہ فرمایا۔ پہلے تو اہل ملطیہ وہی سرکشی سے پیش آے جسکے لئے اہل اسلام کو اپنی تلوارونکے کچہہ جوہر دکہانیکی ضرورت ہوئی آخر مین اونہون نے بہی اوسی طریق کو اختیار کیا جسکا گرد و نواح کی چہوٹے چہوٹی مقامات اونکو سبق دے رہے تہے یعنے جزیہ دیکر صلح کرلی۔ حضرت حبیب بن مسلمہ نے وہان ایک چہاؤنی قائم کرکے اوسکی کمان ایک شخص کو دیدی۔

حضرت عیاضؓ بن غنم نے جسوقت جابیہ کو چہوڑا ہے حضرت فاروق اعظمؓ

Marfat.com

مدینہ منورہ کو واپس ہوے - اوسوقت حسب ذیل آپکے امرا تھے - حمص مین حضرت امین الامۃؓ ابوعبیدہ بن الجراح اور اونکی ماتحتی مین قنسرین مین حضرت سیف اللہ خالدؓ بن الولید - دمشق مین یزیدؓ بن ابی سفیان - اردن مین حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان - فلسطین مین علقمہ بن مجزر - سواحل پر عبداللہ بن قیس -

اب مین بعض اون معرکونکو بیان کرتا ہون جو مجھکو ان معتبر تاریخون مین بالاختصار ملے لیکن واقدی علیہ الرحمہ نے اونکو علیحدہ سرخیان قائم کرکے ذرا تفصیل کے ساتھہ لکہا ہے اور جنکا مین اوپر وعدہ بہی کر آیا ہون -

فتح قلعۂ ماردین

مثنیٰ بن عامر اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ اکثر قصبات جزیرہ کے حمایت اسلامی مین آجانیسے اطراف وجوانب کے جسقدر زمیندار اور قلعون کے مالک تہے سب کو اپنی اپنی پڑی تہی اور یہہ سمجہ رہے تہے کہ عنقریب وہ وقت آرہا ہے جو ہماری بہی یہی حالت ہوگی - انمین سے جسکی جسقدر قوت اور مقبوضات کی زیادتی تہی وسیقدر اوسکے خوف وہراس کو بہی افزونی تہی - صاحب ارض ہیہ وراس العین کی بہی یہی کیفیت تہی - زمانۂ قیام مقام ارض الطیر مین اوسنے اپنے عمائد وارباب سلطنت سے مشورہ کیا اور کہا کہ مین صرف ان دو قلعون اور راس العین وغیرہ چند شہرونکا حاکم ہون مجہ سے کیا مقابلہ ہوسکتا ہے - بڑے بڑے قلعونکا جو حال ہوا وہی روز بد میرے مقبوضات کو نصیب ہونا ہے - طرہ یہہ ہوا کہ عرب تنصرہ جو میدانکن ان کے سامنے کچہہ قدم جماتے وہ پہلے ہی ہماری حمایت سے نکل چلے - ان کے

Marfat.com

چلے جانے سے بقیہ فوج مین جو بد دلی پیدا ہو وہ کم ہے۔ ارکان سلطنت مین سے ایک بطریق توتا نامی نہایت قابل اور تجربہ کار تھا اوس نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ لڑائی سے جی چرانا ہمارا کام نہین۔ عرب لاکھ شجاع ہوا کرین مگر ساری شجاعت اونکے ہی حصہ مین تو آئی نہین۔ ہم لڑین گے اور پھر لڑین گے۔ رہی یہہ بات کہ فتح وظفر کا پہلو کس جانب ہوگا یہہ ہمارے اور اونکے اختیار مین نہین یہہ خداوند عالم کے قبضۂ قدرت مین ہے۔ سامان جنگ کے علاوہ ایک تدبیر جو میرے ذہن مین آتی ہے وہ یہہ ہے کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ملکہ ماریہ دختر ارسوس بن جاروس حاکم باردین سے کر دیجئے۔

پادری صاحب کی رائے ایک معما ہے جب تک یہہ نہ معلوم ہو جاوے کہ دو قلعہ جسکا ذکر حاکم ارض بیعہ نے کیا کون کون سے تھے اور اس عقد کو جنگ کے واقعات کے ساتھہ کیا تعلق ہے بالکل سمجھہ مین نہین آتا کہ یہہ عقلمند کیا فرما رہے ہین۔ سنئے۔

آرسوس بن جاروس اہل طیرزند مین سے ایک بڑا بہادر اور شجاع اور متمول تھا۔ بانی مبانی سلطنت آرمینیہ یہی ہے۔ تمام طیرزند والے اس سے ڈرتے تھے۔ یہہ جب چاہتا تھا بلاد روم کی جانب نکل جاتا۔ ڈاکہ زنی اس کا شغل ہوتا تھا۔ آخر وہان کے باشندون نے تنگ آکر قیصر ہرقل کے پاس جاکر اسکا استغاثہ کیا۔ وہان سے یہہ انتظام کیا گیا کہ ایک شخص اسکے پاس یہہ کہلوا کر بھیجا گیا کہ تمکو صرف ایک گڈھی بنانے کا اختیار دیا جاتا ہے تمہاری جولانگاہ اور ہیڈکوارٹر جو کچھہ ہو وہ بس اوس حد تک محدود رہے گا اسکی خلاف ورزی مین

Marfat.com

سلطنت کی جانب سے دباؤ ڈالکر تمکو مجبور کیا جاوے گا کہ تم کو اسقدر آزادی نہ حاصل ہو

ارسوس یہہ پیام سنکر سرزمین جبل ارذبیق مین جارہا تہا کہ ایک ٹیکری پر اسنے فارسیونکی آگ روشن دیکھی وہ فارس کے عابدون مین سے ایک مشہور عابدین نامی کی عبادت گاہ تہی - اس عابد کا تقدس فارسیونکے قلوب پر اسقدر اثر کئے ہوئے تہا کہ اقصاے بلاد خراسان وعراق ذعمۃ عمۃ ہدایا اسکی خدمت مین نذر گذرانے جاتے تہے - ارسوس نے تہوڑی مدت کے قیام کے لئے اس مقام کو تاکا۔ عابد کی خدمت مین نہایت عقیدت مندی کے طریقہ سے حاضر ہوکر کچھ ہدایا نذر کئے - اسکی ظاہری چاپلوسی نے عابد پر یہہ اثر کیا کہ اسکو عابد کی خدمت مین ہی رہنے کی اجازت ملگئی - اب اس نے اسکو تحفون اور نذرونکی چاٹ پر لگا کر خوب اوسکے دل مین گہر کرلیا - ایک روز تنہا موقع پاکر عابد صاحب کا قصہ پاک کردیا اور لاش خفیہ ایک مقام پر دفن کردی - اون اطراف کے باشندون کو جب عابد کی زیارت نصیب نہوئی تو خیال کرلیا کہ حسب معمول وہ کسی طرف نکل کر درندونکے طعمہ ہو گئے -

جب کسی کو ارسوس کی جانب وہم بہی نہین ہوا تب اوس نے ایک بڑا آتشخانہ بیت النار کے نام سے تیار کیا - اوسکی عمارت برائے نام معبد کے طور کی بنائی ورنہ وہ ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ تیار کیا گیا تہا - ارسوس کی لڑکی ماریہ نامی جو اسکے ساتہہ اور اس سے جدا اون ہی اطراف کو اپنی طرح جولانگاہ بنائے ہوئے تہی اوس نے اس قلعہ کا حال سنکر دوسرا قلعہ اوسکے مقابل تیار کرایا - فرق اسقدر تہا کہ ماریہ کا قلعہ اُسکے زیورات و مال ومتاع کا خزانہ بہی تہا - ماریہ چونکہ خاندان شاہی

Marfat.com

سے تھی اور شجاعت کے جواہرات سے بھی اوسکی تلوار خالی نہ تھی۔ وہ کسی کو اپنا
کفو نہ سمجھتی تھی اسیوجہہ سے حالانکہ اوسکی شادی کے پیام بڑے بڑے امرا کے
یہان سے آئے مگر اسنے اب تک کہین اقرار نہین کیا تھا۔ اب دیکھئے پہنتے ہین
تو اسطرح۔ ماریہ کے قلعہ کے قریب سطح جبل پر ایک دیر مین فرما نامی ایک راہب
رہتا تھا جو اپنی شکل وصورت مین اپنے ہمعصرونمین ممتاز تھا۔ ماریہ ایک روز سیر
کرتی ہوئی اوس جانب نکل گئی۔ راہب کی خدمت مین پہونچکر اسکو معلوم ہوا کہ
ہان دل کچھہ کہتا ہے۔ حجاب کس چیز کا۔ پہلی ہی ملاقات مین نہایت بے تکلف
ہوگئی۔ بار بار کی ملاقات نے اوسکو ایک دوسری بلا مین گرفتار کر دیا۔ جس کا
ظہور نو ماہ گذرنے کے بعد ہوا۔ وہ بلا ایک لڑکے کی صورت مین نمایان ہوئی۔
اب یہہ فکر ہوئی کہ خبر ہونے پر ہین اور یہہ بچہ دونون ارسوس کے ہاتھہ سے
مارے جاوینگے بچہ اگرچہ حرام کا تھا مگر حریت کا علاقہ ہرگز نہ چاہتا تھا کہ زندہ
درگور کیا جاوے۔ آخر اوسنے دایہ کو ایک گہوارہ مین بچہ رکھکر دیا اور کہا کہ اس کو
ایسے مقام پر رکھہ آؤ جہان اسکی زندگی کی بھی کچھہ اُمید ہو۔ اوس گہوارہ مین
بہت سا اپنا زیور رکھدیا اور گہوارہ پر لکھدیا کہ یہہ اس بچہ کی خبرگیری کا خرچ ہے۔
اوس نے بچہ کو جدا کرتے وقت خوب اچھی طرحسے دیکھہ لیا تھا کہ پھر کسی وقت اوسکو
پہچان سکے اوسکا ایک کان دوسرے کان سے کسی قدر بڑا تھا اور چہرہ پر ایک
بہت بڑا تل تھا بس یہہ علامتین دوسرے وقت کی شناخت کے واسطے کافی
تہین۔ دایہ کے ساتھہ ایک غلام کردیا۔ شب کا وقت تھا جو دایہ اس بلا کو دور
کرنے کے لئے نکلی ہے۔ قلعہ سے فاصلہ پر پتھر کا ایک ستون تھا جسپر ایک پتھر

Marfat.com

سائبان کے طور پر رکھا ہوا تہا جو اُس عمود کا قاعدہ مقلوبہ تہا۔
دایہ نے گہوارہ کے لیئے اس سائبان کو تجویز کیا یہان اوسکا خیال ہوا کہ شاید بچہ درندون وغیرہ سے بہی محفوظ رہ سکتا ہے۔ گہوارہ رکھکر وہ فورًا وہان سے چلدی بچہ کا بلک بلک کر رونا اوس خوف کی حالت مین بہی دایہ کے دل پر ایک خاص اثر کر رہا تہا مگر خوف غالب تہا چلی آئی۔ یہہ کس کو معلوم تہا کہ یہہ بچہ بڑا ہوکر کیا ہوگا۔

اتفاق دیکہیے۔ قضا و قدر کے کرشمہ۔ حاکم موصل ملک الطاق شہریاض کی جانب سے ارسوس بن جاروس کے پاس برسم رسالت جا رہا تہا صبح کے وقت جب وہ اس مقام پر پہونچا ہے بچہ کے رونیکی آواز نے اوس کے کان کہڑے کئے اوسکے اضطراب قلبی نے اسکے تجسس کی جانب اوسکو مجبور کیا با آخر وہ ستون کے قریب آیا۔ اوسنے جب ایک بچہ کو زرین پارچہ مین لپٹا ہوا دیکہا اور وہ عبارت پڑہی جو گہوارہ پر لکہی ہوئی تہی فورًا اوسکو اوٹہا لیا اور یہہ کہکر اپنی کنیز کے حوالہ کیا کہ اسکی خوب حفاظت کی جاوے یہہ معمولی بچہ نہین معلوم ہوتا ضرور اسکا کسی نہ کسی وقت گل کہلے گا۔ وہانسے چلکر ارسوس کے پاس پیام پہونچایا۔ واپس ہوکر شہریاض سے اوسکا جواب اور بچہ کا سارا ماجرا بیان کر دیا۔ شہریاض اس دولت سے محروم تہا اوسکو نعمت غیر مترقبہ ملی فورًا خواص کے حوالہ کیا گیا اور شاہی تربیت ہونے لگی۔ چونکہ وہ عمود پر پایا گیا تہا اسوجہ سے بادشاہ خود عمود کے نام سے اوسکو پکارتا تہا باقی رعایا ولد الملک کہتی تہی۔ رفتہ رفتہ اوسکو آداب شاہی سے آراستہ کیا گیا اور اب وہ زمانہ آگیا کہ شہسواری کے قابل ہوا۔ فنون حربیہ مین

Marfat.com

اعلیٰ درجہ کی دستگاہ اوسکو حاصل ہوئی طبیعت اوسنے ایسی بے چین پائی تھی کہ راس العین جو شہریاض کا پایہ تخت تھا وہان نہ ٹھیرتا بلکہ ہمیشہ سیر و شکار مین اطراف و جوانب کے دشت و جبل ہی مین رہتا تھا۔ اوسنے اپنے لئے ایک قصر علیحدہ بنوایا جسکا نام قصر عمود رکھا گیا۔ عمود کا شجاعت و فنون حرب مین طاق ہونا تمام مین مشہور ہوگیا تھا مگر ماریہ کو بالکل معلوم نہ تھا کہ اوس کا بچہ کیا ہوا اور عمود کون ہے یہی وہ زمانہ تھا کہ لشکر اسلام جزیرہ کی فتح کی غرض سے اس جانب آیا ہوا تھا۔ بطریق توتا کا مشورہ یہہ تھا کہ اس طریق سے ارسوس کو ملاکر عرب متنصرہ کا جبر نقصان اصلاح کرلیا جاے۔ دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ اب خیال یہہ تھا کہ عمود کی عم کم ماریہ کی زبان مگر یہہ معلوم ہوکر کہ ابھی تک وہ ناکتخدا ہے اس کو بھی مٹا دیا گیا۔

بادشاہ نے اسکو منظور کرکے خود توتا ہی کو اس پیام رسانی کیلئے منتخب کیا۔ توتا ہدایا وغیرہ لیکر ارسوس کی خدمت مین باریاب ہوا اور موقع پاکر اصل مطلب کا اظہار کیا۔

ارسوس نے کہا اگر دو شرطین منظور کیجاوین تو مجھکو بخوشی خاطر منظور ہے۔ اول تو یہہ کہ اوس کے مہر مین ایک لاکھ دینار اور دو قلعہ ماریہ و جملین دئے جائین دوسرے یہہ کہ ماریہ کے شب زفاف مین نذر مسیح کی قربانی کے لئے بیس شخص امراء عرب مین سے دئے جائین۔ ماریہ بھی ان شرطون سے اپنے نکاح پر راضی تھی۔ ارسوس نے ان شرائط پر راہبون اور فارسیون کے سامنے عقد تجویز کرلیا۔ توتا نے واپس ہوکر شہریاض کو اطلاع کی اوسنے زر نقد فوراً بھیجدیا

Marfat.com

اور قلعون کی بابت کہلا بہیجا کہ شب زفاف کے بعد فوراً یہہ تمہارے سپرد کردئے جائینگے
امرا عرب کی قربانی کا یہہ سامان کیا کہ عمود کو بلاکر سب معاملہ سے آگاہ کردیا
اور کہدیا گیا کہ امرا عرب کی گرفتاری تمہارے متعلق ہے۔ اوسکی مدد کے لئے
توتا بطریق اور رودس حاکم حران بہی ساتہہ کردئے گئے۔

حضرت عیاض بن غنم کو اپنے جاسوسون سے یہہ سارا واقعہ معلوم ہوگیا کہ
انکی گرفتاری کے لئے دس ہزار کی جمعیت کا لشکر آرہا ہے۔ آپ نے صحابہؓ سے
مشورہ لیا۔ یہہ راے قائم ہوئی کہ اسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن
عدی کو لکہا جاے کہ فوراً ہمارے لشکر سے آکر ملجاوین۔ براقہ بن دارم دونوکی
خدمت مین بہیجے گئے۔ وہ اس خبر کے معلوم ہوتے ہی اسطرف کو چلدئے۔

اب حضرت عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر نے بہی حرکت کی لشکر کو
ایک سمت سے روانہ نہین کیا گیا بلکہ ایک حصۂ فوج دائین جانب سے اور
دوسرا بائین جانب سے چلا۔

عمود اپنی جماعت کثیر کے ساتہہ اسطرف بڑہا آرہا تہا۔ حضرت عیاضؓ کے
لشکر سے ابہی دس فرسخ کا فاصلہ تہا کہ اسنے ایک مقام پر ڈیرہ ڈال کر
لشکر کی دیکہہ بہال شروع کی۔ اونکو بالکل خبر نہ تہی کہ لشکر اسلام بہی انکی
گہات مین آرہا ہے۔ آلات حرب کی دیکہہ بہال کرکے آرام مین مشغول ہوگئے
حضرت عیاض کا لشکر تو دو طرف سے آرہا تہا۔ عبداللہ بن غسان نے تیسری
سمت اختیار کی۔ آپس مین مشورہ ہوگیا تہا کہ آواز کیساتہہ چارونطرف سے حملہ
شروع ہوجاے۔ ایک حصہ فوج پوشیدہ رکہا گیا کہ موقع پاکر عین معرکہ جنگ

Marfat.com

مین وہ حصہ بہی حملہ کردے۔

لشکرِ عمود کے قریب ہوتے ہی اسلامی نعرون سے تمام میدان گونج اوٹہا حملہ چارونطرف سے ہوگیا۔ جزیرہ والے چونکہ اس حملہ کے منتظر نہ تہے اسواسطے سوائے حاکم حران اور اوسکی رکاب کے پانسو سوارون کے فوراً کوئی مقابلہ پر آمادہ نہ ہوسکا۔ جب تک یہ اوبجے بقیہ لشکر بہی اونگہتا ہوا اسبہلا مگر کیا ہوسکتا تہا اسلامی لشکر چارونطرف سے گہیر چکا تہا ایک ہنگامہ ہوش ربا گرم ہوا۔ دیر کے بعد اب جزیرہ والون نے بہاگنا شروع کیا۔ چار ہزار اہل جزیرہ قید کرلئے گئے جسمین عمود وتوتا بہی تہے اور ایک ہزار سات سو چہیاسٹہ قتل ہوے۔ باقی بہاگ کر شہریاض کے پاس پہونچے۔

جس وقت اس واقعہ کی اوسکو اطلاع ہوئی ہے۔ ضاقت علیہ الارض بمارحبت۔ اوسکے ہوش اوڑگئے اور اوسکو کچہہ معلوم نہ تہا کہ کیا ہورہا ہے توتا سا مشورہ دینے والا بہی اوسکے پاس کوئی نہ تہا۔ ارکان دولت نے اوس کو گہبراتے ہوے دیکہکر عرض کیا کہ جب تک ہم ہین آپ کو اسقدر اضطراب نکرنا چاہیئے۔ ہم اپنے قلعون سے دور پڑے ہوے ہین ایسے وقت مین اگر وہ ہم پر حملہ آور ہوے تو اس طرف اضطراب گہبرا کاڑرہا ہے اوسطرف کوئی جا۔ پناہ نہین ہے۔ اسوقت یہان اقامت قرین قیاس نہین اسی وقت کوچ کرکر اپنے قلعون کے قریب ہم کو صف آرا ہونا چاہیئے کہ قلعے پس پشت ہون اگر ہم فتح یاب ہوے تو سارے مقامات ہم اونسے واپس لے لین گے اور درصورت دیگر ہم قلعہ بند ہوسکین گے۔

Marfat.com

یہی مشورہ مناسب خیال کرکے رض بطیرے کوچ کر دیا گیا سب سے پہلے راس العین پہونچکر اوسکی حفاظت و استحکام کی تمام تدبیرین کیگیئین - دس ہزار فوج بسرکردگی مرتودس جو اعلیٰ درجہ کا شہسوار اور شجاع مشہور تہا اور جس کو شہریاض کی لڑکی منسوب تہی وہان چھوڑی گئی -

شہریاض یہان کے انتظام سے فارغ ہوکر مرج رغبان کیطرف چلدیا حضرت عیاض کو جاسوسون سے یہہ سارا حال معلوم ہوتا رہتا تہا آپ نے ساری کیفیت مفصلاً لکھکر مع خمس حبیب بن صہبان کے ہاتھہ روانہ دار الخلافت کی اور خود اوسکے تعاقب مین مرج رغبان پر جا اوترے -

ارسوس حاکم ماردین کو جب یہہ سارا حال معلوم ہوا تو اول تو اوس کے تن بدن مین آگ لگ گئی پہر اوس کو عمود کی گرفتاری سے ایک قسم کی شرم لاحق ہوئی - اوس نے فوراً ماریہ کو طلب کرکے ساری کیفیت بیان کی - ماریہ نے کہا میرے خیال مین ایک تدبیر آئی ہے اگر وہ چل گئی تو عمود رہا ہو سکتا ہے مین روپ بدل کر لشکر اسلام مین پہونچکر امیر لشکر کے پاس جاؤنگی اور اسلام کی جانب رغبت ظاہر کرونگی - سبب یہہ بیان کرونگی کہ مین سیجہ تہی آج شب کو حضرت مسیح علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مجھے ارشاد ہوا ہے کہ مین دین حق اسلام اختیار کراون اور یہہ بہی ظاہر کرونگی کہ ... جوان کون اور میرے اسلام سے اہل اسلام کو کیا نفع ہو سکتا ہے - مین اونکو لالچ دونگی کہ سو سوار وہ میرے ساتھہ کردین اور مین اپنے صندوقون میں بند کرکے آپ کو قلعہ مین پہونچا دینے کا وعدہ کرون اور اس طریقہ سے گویا آپ کے قلعہ بہی

حاکم بنا سکتی ہون۔ اغلب ہے کہ وہ میری چال مین آجاوین گے مین صندوقون بند کرانے کے بعد اونکو گرفتار کرلونگی جب تک عمود رہا نہوا انکو رہا ہرگز نہ کیا جاے گا۔ ضرور ہے کہ وہ سو سوارونکے واسطے عمود کو چھوڑ دین گے۔ ارسوس نے کہا۔ تونے ابھی زمانہ نہین دیکھا اس مین تو خود گرفتار ہوجائیگی۔ تونے عرب کو سمجھا کیا ہے۔ وہ تیری ان چالون مین آنیوالے نہین۔ ماریہ نے کہا۔ بہت ہوگا تو یہہ کہ سوار ساتھہ کرتے وقت وہ مجھہ سے ضمانت کے طالب ہونگے۔ مین سارا زیور اسطریقہ سے دینے کو موجود ہون اسلیئے کہ یہہ میرے ہاتھہ سے جا نہین سکتا مین اون سے لے سکتی ہون۔ ارسوس نے مجبور ہوکر کہا۔ خیر۔ تجھکو اختیار ہے۔

ماریہ ایک خادم اور چار اون غلامونکو ساتھہ لیکر جو اسکی اونٹ چلاتے تھے اسباب وظروف لاد کر چل نکلی۔ یہان ایک اور واقعہ ہوگیا۔ وہ یہہ کہ عبداللہ بن غسّان چالیس آدمیون کے ساتھہ رسد فراہم کرنے کے واسطے حران ورہا کی طرف بھیجے گئے۔ انسے تین ہزار کی اوس جماعت سے مقابلہ ہوگیا جو شہریاض کی جانب سے فراہمی رسد پر مامور تھی۔ اونہون نے حملہ کرکے مسلمانونکو گرفتار کرلیا۔ رسد کے ساتھہ شہریاض کی خدمت مین یہہ بھی پیش کیئے گئے۔ شہریاض کی رائے اون سب کے فوراً قتل کی تھی مگر اوسکے وزیر کی راے نہوئی۔ اوس نے کہا۔ شہزادہ عمود۔ رودس حاکم حران۔ توتا صاحب الحجاب سے ہمارے معزز اشخاص اونکے ہاتھہ مین ہین اگر انکو قتل کیا گیا تو اپنے قیدیونسے ہاتھہ دھو بیٹھیئے مناسب ہے کہ انکو ارسوس حاکم ماردین کے پاس بھیجدیا جائے

Marfat.com

وہ بحفاظت تمام انکو مقید رکھین گے۔ اس صورت مین اگر عرب انکے طالب بہی ہون تب بہی آپ کو یہہ کہنے کی گنجایش ہے کہ وہ ہماری قدرت سے باہر ہین۔ بادشاہ نے اس راے کو پسند کرکے گروہ محافظین کے ساتہہ ماردین کی جانب روانہ کردیا یہہ مقام ونیس ہی مین پہونچے ہین کہ ماریہ ادہرسے آئی تہی اوسنے یہہ اچھی فال خیال کی اور اپنے قلعہ مین پہونچا دینے کا حکم دیدیا۔ خود وہان سے اپنے اوسی ارادہ پر چلی گئی۔

لشکر اسلام مین سہیل بن عدی اور نجبتہ بن سعد ایک جماعت کے ساتہہ طلایہ پر مقرر تہے۔ ماریہ کے پہونچتے ہی اونہون نے دریافت کیا۔ کون۔ اسنے بجاے اپنا نام بتانے کے یہہ کہا کہ مجھکو امیر لشکر سے ایک خاص ضرورت ہی۔ آپ اوسکو اپنی حفاظت مین حضرت عیاض کی خدمت مین لے گئے۔ ماریہ نے ہدایا پیش کرکے اپنی رسم کے مطابق سجدہ کیا مگر یہہ کہکر فوراً اوسکو روکا گیا کہ ہماری جو کچہہ عزت ہے وہ اسلام کی بدولت۔ اسلام ہمکو ایسی باتون سے منع کرتا ہے۔ یہہ متکبرون کا طریق بدتہا۔ سجدہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ساتہہ مخصوص ہے اوسکے سوا کسی کو زیبا نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حدیث قدسی) العظمۃ ردائی والکبریاء ازاری فمن نازعنی فیہما قصمتہ ولا ابالی عظمت وجلالت میری چادر ہے۔ کبریائی میرا پیراہن۔ جو کوئی میری ان دونون چیزون مین مجہہ سے نزاع کرے گا مین اوس کو تباہ کردونگا اور مجھے کچہہ پرواہ نہین۔

ماریہ نے عرض کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ انہی خصائل سے ہمیر سردار ہوے۔

Marfat.com

قوم کی ترقی کی یہی نشانیاں ہین - آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو - اوسنے کہا
مین ماریہ حاکم ماردین کی لڑکی ہون - عمود شاہزادہ جو آپ کے یہان اسیر ہے
وہ میرا شوہر ہے - اوسکی اسیری نے مجھے نہایت بے چین کیا اس بے چینی مین
مین نے جناب یسوعؑ کی جانب توجہ کی - اسی خیال مین مجھے نیند آگئی خواب مین
بہی وہی سمان نظر آیا - حضرت یسوع مسیحؑ معہ حواریین رونق افروز ہوے - مجہی اسکی
سخت تاکید فرمائی گئی کہ مین آپ کے دین کی متابعت کرون - مجھے جو کچہہ مل سکتا
ہے وہ اسی سے - میری اصل غرض اور غایت بس دین حق کا قبول کرنا ہے -
اوسکے ساتہہ آپ کو جو منفعت ظاہری ہوگی وہ یہہ کہ آپ میرے اور میرے
باپ کے قلعہ کے مالک ہو جائین گے مگر ہان آپ کی ماتحتی مین مین اپنی قلعہ پر
حاکم رہون - میرے قوانین مین دخل نہ دیا جاے - مین اور میرا شوہر ہم دونون
اوس قلعہ مین رہین - حضرت عیاضؓ اس واقعہ کو سنکر مسکراے اور فرمایا -
درحقیقت تو اپنے شوہر کے پردہ مین چال چلنا چاہتی ہے - یہہ اوس سے کہو
جو کہ خبردار نہو - ذرا ہوش کی لے - عمود تیرا شوہر نہین وہ تو تیرا لڑکا ہے جسکی
ساری سرگذشت یہہ ہے اور سارا واقعہ آپ نے فرما دیا - یہہ داستان سنکر
ماریہ کا چہرہ فق ہو گیا - ؏

	بہ بیداریست یارب یا بہ خواب ست	

اوسکو بالکل خبر نہ تہی کہ کیا ہو رہا ہے - اوسکے خیالات کی ساری عمارت ایکدم سے
آرہی اور وہ اوس مین دب گئی - تہوڑی دیر کے بعد اوس نے ذرا ہوش سنبہالکر
عرض کیا - آخر اس کیفیت سے اطلاع آپ کو کیسے ہوئی - آپ نے فرمایا کہ

Marfat.com

جناب رسالت مآب صلعم سے عالم خواب مین یہہ ساری کیفیت معلوم ہوئی ہی۔ (ظاہر مین اس واقعہ سے نہایت اچنبھے مین ہونگے۔ اونکو سمجھانے کے لئے گو مین یہہ کہہ سکتا ہون کہ جاسوسون کے ذریعہ سے یہہ سارا حال معلوم ہوگیا تھا جس سے اصل واقعہ مین اونکو تردد نہ رہے گا۔ لیکن میرا دل کیا۔ ایمانی قوت بڑے زور شور سے روک رہی ہے کہ نعوذ باللہ صحابی کی جانب مین اس جھوٹی نسبت کا خیال کرون اور وہ بھی محض اس خیال سے کہ ایسے امور بالکل خلاف عادت ہین لیکن جب مین خرق عادات وکرامات کا معتقد ہون تو اس قسم کے واہیات خیالات کی مجھے کچھہ پروا نہونا چاہیئے۔ رہی روایت تو واقدی علیہ الرحمہ گو ضعیف الحدیث ہون لیکن مین اونکو وضاع نہین سمجھتا۔ فضائل کے بارے مین ضعیف روایات بھی قابل قبول ہین چونکہ یہہ محل تفصیل کا نہین اسوجہ سے مین اصل واقعہ کی طرف متوجہہ ہوتا ہون) اب ماریہ کو ذرا زیادہ ہوش ہوچلا۔ اوس نے کہا۔ گو واقعہ اس قسم کا ہوا ہی لیکن یہہ کیسے باور کرلیا جاے کہ یہہ وہی عمود ہے۔ میرے خیال مین جو اوسکی علامتین ہین جب تک مین اونکو مطابق نہ پالونگی یقین کے درجہ تک نہین پہونچ سکتی۔ عمود بلاے گئے۔ چہرہ پر خال دیکھتے ہی اوسکو دوبارہ غشی کی حالت ہوا چاہتی تھی مگر سنبھلی اور اوس نے کان کی طرف دیکھا۔ ایک کان دوسرے سے لانبا تھا۔ اب اوس سے ضبط نہ ہوسکا بے اختیار نعرہ مارکر عمود سے لپٹ گئی۔ دیوانہ وار اوسکی زبان سے نکل رہا تھا کہ جو کچھہ آپ سے کہا گیا وہ سب راست تھا۔

عمود گو حیران تھا لیکن ایک خاص قسم کا جوش اپنے خون مین پا رہا تھا

Marfat.com

جو ماریہ کی آغوش سے جدا نہونے دیتا تہا۔ بالآخر اوسکو بہی اطلاع ہوئی۔
اب حضرت عیاض رض نے فرمایا کہ اوس جامع المتفرقین نے تم کو محض اپنے فضل سے ایسی حالت سے ملایا جسکی تم کو ہرگز امید نہ تہی اوسکا ارشاد ہی کہ شکر سے ازدیاد نعمت کیا جاتا ہے تم کو اس کا یہہ شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اوسکی توحید پر ایمان لاؤ تثلیث کے غیر معقول پہندہ سے اپنے نفوس کو رہائی دو۔ دیکہو اوس کی رحمت نیکو کارون سے دور نہین ایسے ہی اوسکا عذاب منکرون کو چہوڑتا بہی نہین۔ سنو پروردگار عالم ایک ہے نہ اوسکی ذات کی طرح کوئی دوسری ذات ہو سکتی نہ اوسکی سی صفتین کسی دوسرے مین پائی جاسکتی ہین۔ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا۔ اوسکے لئے کوئی حد وانتہا نہین۔ وہ جسم اور جسمانی لوازمات سے بری ہی وہی اول ہے کہ ہستی عالم اوس پر موقوف ہے وہی آخر اور شایان مفاخر ہے۔
عمود نے اس تقریر کو جس مین تصنع اور تکلف کو بالکل آمیزش نہ تہی اول سے آخر تک سنکر کہا۔ سچ وہی ہے جو دل مین جا لگے مجہے اس تقریر مین کوئی حرف مکر و زور کا نہین معلوم ہوتا وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ سچائی کا اثر ہوتے دیکہکر ماریہ کا قلب بہی بے اختیار ہوگیا۔ اسلام کے جذب مقناطیسی نے اوسکو بہی نہ چہوڑا اور مشرف باسلام ہوگئی۔ آئی کس ارادہ سے تہی اور ہوگیا کیا۔ اب اوس نے اوس جہوٹ کو جو ارسوس اپنی باپ سے بیان کیا تہا سچ کر دکہانیکی کوشش کی۔ اوسنے حضرت عیاض رض سے عبداللہ بن غسان کی گرفتاری اور خود اپنے ہی قلعہ مین مقید ہونیکی پوری کیفیت سنا کر کہا۔ مین ابہی جاکر اپنے باپ کا قلعہ اونکے حوالہ کئے دیتی ہون۔

Marfat.com

حضرت عیاضؓ کو اہل اسلام کی گرفتاری سے جو ایک قسم کی اولجھن ہو رہی تھی اوس سے نجات ہوئی - آپ نے ماریہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو تیرے ارادون مین کامیاب کرے مصلحت یہہ ہے کہ عمود کو اہی یہین چھوڑ جاؤ اور اپنے باپ سے جاکر کہدینا کہ آپ کا فرمانا بالکل بجا تھا - مین نے ہزار کوشش کی مگر عرب کچی گولیان کھیلے ہوے نہ تھے جو دم مین آجاتے - ماریہ سمجھ گئی اور عمود کو وہین چھوڑکر اپنے قلعہ ماردین کی جانب راہی ہوئی -

وہان کا حال سنئے - ماریہ نے اسیران اسلام کو راستہ ہی مین اپنے قلعہ کا پتہ بتادیا تھا - میتا راہب جو محافظین کا افسر تہا وہ اوس پتہ پر پہونچنے بھی نہ پایا تھا کہ ارسوس کے چوکیدارون نے آگھیرا - ارسوس کو حقیقت حال معلوم ہوکر خیال ہوا کہ ماریہ کا قلعہ بالکل خالی ہے - جب تک وہ آے نہ معلوم کیا سے کیا ہو - فوراً حکم دیا کہ یہہ اسیر ہمارے قلعہ مین تا صدور حکم ثانی مقید کئے جائین - ارسوس انکو میتا کی نگہبانی مین چھوڑکر تمام مشکلات کے طے کرنیکی غرض سے مرج رغبان شہر یاض کے پاس چلا گیا -

میتا راہب اپنے یہان کی تمام کتابون کا متبحر عالم تھا - علامات نبوت ہر وقت اوسکے پیش نظر تھین - اوسکا قلب انکی تصدیق کا ہر وقت متجسس تھا - حضرت عبد اللہ بن غسان اور دیگر اہل اسلام کی عبادت - قرارت قرآن اور خوش الحانی نے بالآخر اوسکو اس جانب متوجہ کیا - موقع تھا اچھا اسلئے کہ میدان خالی تھا - اوسنے مختلف سوالات شروع کردئے -

پہلا سوال نماز ہی کی بابت تھا - حضرت عبد اللہ بن غسان نے نہایت

خوبی سے بیان فرمایا کہ ادب و تعظیم کی جسقدر صورتین نکل سکتی ہین نماز ان سبکی جامع ہے۔ کبھی تعظیم قیام سے کی جاتی ہے کبھی کچھ خم ہوکر۔ کبھی دوزانو بیٹھکر کبھی خاک پر پیشانی رگڑکر۔ یہہ انتہائی تعظیم ہے۔ پہر تعظیم زبان سے بھی ہوتی ہی اظہار عاجزی وسوال ہاتھون سے ہوتا ہے۔ نماز مین یہی ارکان ہین۔ زبانسی جو کلمات ادا کئے جاتے ہین اونمین سے ہر ایک کلمہ انتہاے تعظیم بتلارہا ہے سب سے بڑہکر تعظیم وعاجزی قلب کی متعلق ہے۔ یہی نماز کی روح ہے۔

اور سنئے۔ ہمارے یہان کی بڑی عبادتین جہاد۔ روزہ۔ حج ہین۔ نماز مین ان عبادات کے بھی نمونے ہین۔ حج کو دیکھئے۔ قصد خانہ کعبہ ہے۔ یہان توجہ الی القبلہ سب مین مقدم ہے۔ روزہ مین کہانے۔ پینے اور دیگر خواہشات کو ترک کرنا ہوتا ہے۔ یہان ان کے علاوہ آپس کی بول چال کو بھی ترک کرنا پڑتا ہے۔ جہاد کا نمونہ یہان نفس امارہ کا زیر کرنا ہے۔ وہ کم بخت نہین چاہتا کہ سر جھکایا جاے اوسکے خلاف ایک گھڑی بھی صرف کی جاے۔ اس سے اوس کو خاک مین ملایا جاتا ہے۔ غرض اول سے آخر تک ہر صورت سے مجموعۂ خوبی ہی

سرنوشت واژگون راراست می سازد نماز	
	نقش معکوس نگین درسجدہ می گردد درست

اسی طرحسے آپ نے اوسکے تمام سوالات کے نہایت شافی جواب دئے۔ میرے پاس ایسے پیارے الفاظ کہان۔ مجھے وہ حالت کہان نصیب جس سے پورا پورا فوٹو آپ کی تقریر کا کھینچ سکون۔ بس یہہ سمجھہ لیجئے کہ اوس تقریر نے راہب کو اپنا کرلیا اور اوس جویندہ نے اپنا مطلوب انہی مین پالیا۔

Marfat.com

بے سبب دل نہین کہچتا تری باتونکی طرف	کچھ نہ کچھ سحر مقرر تری تقریر مین ہے

اسلام تو لے آے مگر ظاہری نگہداشت ترک کرنیکی ابہی قوت نہ تہی۔
ماریہ کو راہ مین معلوم ہو چکا تہا کہ ارسوس مرج رغبان گیا ہوا ہے اور اسیران اسلام اوسی کے قلعہ مین ہین اسوجہہ سے وہ سیدہی اپنے باپ ہی کے قلعہ مین جاکر اوتری۔ میتا کو بلاکر اونکی حفاظت وحراست کے متعلق دریافت کیا اور تاکید کی۔ ماریہ کو یہہ فکر تہی کہ جو منصوبہ سونچا ہے۔ اوسکی سبیل کیسے نکلے۔ آخر اوس نے ایک روز کچہہ سونچکر میتا کو بلواکر حکم دیا کہ آج تمام اہل اسلام ہمارے معبد مین حاضر کئے جائین۔ کیا عجب ہے کہ ہمارا طریق عبادت اونکو اسطرف کہینچ لاے۔ میتا نے فوراً انتظام کیا۔ تمام اسیران اہل اسلام کو بیعہ مین پہونچاکر ماریہ کا انتظار کرنے لگا۔ شب کے وقت ماریہ آئی۔ یہہ وہ وقت تہا کہ صحافظین بیعہ کے باہر تہے۔ بیعہ مین یا تو اہل اسلام تہے یا ماریہ اور میتا۔ ماریہ نے اصحاب رضؓ کو جسوقت پا بہ زنجیر دیکہا اوسکی دل کی جو کیفیت ہوئی ہوگی وہ اس سے معلوم ہوسکتی ہے کہ اوس نے میتا سے کہا۔ یہہ وقت کسیکے خوف کا نہین اور حق مین کبہی خوف نہ ہونا چاہیے خصوصاً تم سے عالم متبحر کو۔ اب سچ سچ بتاو کہ یہہ حق پر ہین یا ہم۔ میتا نے جوابدیا۔ شاہزادی۔ حق پوشیدہ نہین آشکارا ہے۔ آپ کہلم کہلا دیکہکر بہی زبردستی کے تردد مین پہنسی ہین۔ یہہ وہ فقرہ تہا جس نے ماریہ کے دلمین چٹکیان لے لین اور وہ سجدہ مین گر گئی۔

چہیڑ تہمتی ہے کوئی نالہ کوئی رکتا ہے	چارہ گر ناخن وحشت ہی یہ مضراب نہین

سجدہ سے سر اوٹہاکر میتا سے کہا کہ ان سب کی بیڑیان کاٹ دیجائین اور تم لو

Marfat.com

ان سب کا نہایت اکرام کرنا چاہیئے۔ مین اب یہہ فکر کرتی ہون کہ والئی قلعہ کو کس طرح گرفتار کرکے قلعہ پر اپنا تسلط کیا جاے۔

ماریہ یہہ کہکر اپنے قلعہ مین چلی گئی وہان اوسنے اوس شخص کو اپنا نائب کیا جسپر اوس کو خوب اطمینان تہا اور جسقدر مشتبہ لوگ تہے سب کو نکال باہر کیا۔

یہان بیتار اہب نے سب کی بیڑیان دور کرکے یہہ مشورہ دیا کہ حاکم قلعہ صبح اس گرجہ مین عبادت کے لئے آے گا تم سب ایک دم سے حملہ کر دینا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ تمہاری مدد کریگا۔ یہہ کہکر اونکو بیت المذبح مین پوشیدہ رہنے کے لئے جگہہ بتلا دی۔ صبح کو والئی قلعہ جب گرجہ مین امراکیساتہہ آیا ہے تو قیدیان اسلام نے جو کہ اسکے انتظار ہی مین تہے دروازہ بند کرکے یکبارگی حملہ کر دیا۔ مسلمانونکی تلوار۔ اونکا جوش۔ کام کر گیا۔ والئی قلعہ امراکیساتہہ مارا گیا۔ ادہر قلعہ والے نعرہاے تکبیر سنکر سمجھے کہ شاید اہل اسلام کا تسلط قلعہ پر ہوگیا وہ سراسیمہ ماریہ کے قلعہ کی جانب بہاگے۔ اہل اسلام نے تہوڑے سے ہی حملہ مین سارے قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ مفرورین جو ماریہ کے قلعہ کی جانب دوڑے داخلہ سے ناکام رہے کیونکہ اوسنے پہلے سے یہہ انتظام کرلیا تہا کہ قلعہ کے دروازی کسیکے واسطے نہ کہولے جائین۔

آہ ازین حسرت کہ ہر جا خواستم بینم رخش	پیش چشم من ہزاران پردہ حائل ساختند

قلعہ ماردین پر تسلط ہوتے ہی ماریہ نے مژدہ فتح حضرت عیاض بن غنم کیخدمت مین پہونچایا۔ مفرورین قلعہ ماریہ سے ناکام ہوکر منتشر ہو گئے۔ اکثر شہر ریاض کے پاس اپنی بری حالت کی روداد لیکر پہونچے۔ اوس نے تو دلہین کچہہ اور ہی سونچا تہا یہ سنکر

سب ہوش وحواس باختہ ہوگئے۔ ارسوس جسکے قلعہ کا یہہ حشر ہوا جسکی دولت بے قیاس یون لُٹی۔ اوسکی حالت کا کیا پوچھنا۔ نگر تہنا گرگ باران دیدہ۔ رات بھر تو وہین قیام کیا صبح کو اپنے معتمدین کو ہمراہ لیکر حران کیجانب اس ارادہ سے چلدیا کہ چونکہ رووس حاکم حران اہل اسلام کے پنجہ مین گرفتار ہے خانہ خالی را دیو میگیرد یہہ وہان پہونچکر قابض ہوجاے۔

جسوقت یہہ اپنی اس تھوڑیسی جماعت سے قلعہ حران کے دروازہ پر پہونچا ہے تو ہرچند دربانون سے دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا مگر ایک شنوائی نہوئی بالآخر یہہ چال چلی کہ رودس اہل اسلام کے پنجہ سے چھوٹ کر آیا ہے۔ دروازہ کھولدو۔ یہہ فقرہ چل گیا اور اہل قلعہ اپنے اوس حاکم کے انتظار مین تڑپ رہے جسکی جانب سے بالکل مایوس ہوچکے تھے مگر بجاے اوس کے ارسوس حاکم ماردین کو پاکر جو اونکی حالت ہوئی وہ قابل بیان نہین۔ اسوقت اونہون نے سوچا کہ اپنے حاکم کی جانب سے تو یاس کلی ہوچکی ضرور کوئی حاکم بنانا پڑیگا اور مسلمان ضرور اس جانب رُخ کرینگے پھر آپس ہی مین کٹ مرکر اپنی قوت کا ستیاناس کیون کیا جاے اوسکی اطاعت کرلی۔ اس خبر کے سنتے ہی وہ تمام مفرورین جو قلعہ ماردین سے نکلے تھے اور اسطرف اور اوسطرف ڈوبغانہ بدوش سب اسکے پاس آکر مجتمع ہوگئے۔ اسطرح سے ارسوس ایک لشکر عظیم کا حاکم ہوگیا

فتح رہا وحران

رودس حاکم حران نے جواب اہل اسلام کا اسیر ہوچکا تھا ایام حکومت مین

Marfat.com

اپنے بیٹے ارغوک کو جو ایک بہت بڑا شجاع و دلیر تہا اور جس کے سر مین حکومت کا سودا سما جانیکی وجہہ سے رودس کو اپنی جان کا خوف تہا مقام عمق مین قید کر دیا تہا وہ قید ہی کی حالت مین تہا کہ ارسوس حاکم حران ہو گیا خاندان شاہی سے جنکو تعلق تہا اونہون نے وہان پہونچکر اسکی اطلاع دیکر اوسکو رہا کر دیا۔ اس کے سر مین تو وہ سودا تہا جس نے علاقۂ پدری سے بہی اسکو اندہا کر دیا تہا وہ بہلا کب دم لے سکتا تہا فوراً فراہمی لشکر کی دُہن مین لگ گیا۔ اسمین اوسکو ایک حد تک کامیابی بہی ہو گئی۔ اطراف وجوانب کے دیہاتی شجاع اور اہل حران مین سے وہ لوگ جو ارسوس کی حکومت کو زبردستی کی حکومت خیال کرتے تہے ٹوٹ کر اس سے آملے۔ اسکے خیال مین اب اسقدر فوج ہو گئی تہی کہ حران کیا۔ بڑے بڑے قلعہ زیر کرنا ان کے ہوتے ہوے کچہہ مشکل نہ تہا میدان عمق سے کوچ کر کے حران کیجانب رخ کیا۔ اسکے مقدمۃ الجیش پر ایک بہادر ارمنی ارجوک نامی تہا جسکی کمان مین تین ہزار آدمی تہے۔ پہلا مقابلہ اسی ارمن سے ہوا مگر ارسوس کی چالبازیون نے ساری بہادری خاک مین ملا دی اور ارمنی کو شکست ہوئی۔

اسطرف تو یہہ واقعات ہو رہے تہے اوسطرف حضرت عیاض بن غنم رضؓ کو جو مقام مرج رغبان مین ڈیرہ ڈالے ہوے پڑے تہے اپنے جاسوسونکے ذریعہ سے یہہ سارا حال معلوم ہوا۔ آپ نے رودس حاکم حران کو بلا کر فرمایا اب تمہارا کیا خیال ہے۔ رودس نے کہا۔ میرا جہانتک خیال ہے وہ

Marfat.com

یہہ ہے کہ یہہ سارا ہنگامہ میری عدم موجودگی کیوجہ سے برپا ہو رہا ہے۔ میرے وہان پہونچتے ہی پھر کچھہ بھی نہین۔ ایک میرے بیٹے کی جماعت ہے دوسری خود میری۔ مجھکو دیکھتے ہی سب کے سب نیچے ہو جائینگے۔ اگر آپ مجھکو رہا فرما دین مین جزیہ کا اقرار کرتا ہون یہہ بھی مین نہین چاہتا کہ تمام وہ سرزمین جسکا مین حاکم تھا وہی تمام و کمال مجھکو دیجاوے بلکہ مقام سوید یا نصیبین صغری کی حکومت مجھکو دیدیجاوے مین اوسکا باج گذار رہونگا۔

حضرت عیاض نے قول و قسم سے اس عہد و پیمان کو مضبوط فرما کر رہا کر دیا عبد اللہ یوقنا جوان معرکون مین ساتھہ دیتے رہے تھے اپنی جماعت کیساتھہ اوسکی ہمراہی مین گئے۔ رودس کو قریب حران پہونچکر اپنے جاسوسون سے معلوم ہوا کہ ارمنی سپہ سالار کو ارسوس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ارسوس کی فوج بھی بیرون حران خیمہ زن ہے۔ باہم اس بارہ مین نامہ و پیام ہو رہا ہے کہ ارغوک ارسوس کی ماتحتی مین آجاوے اور دونون قوتین یکجا ہو کر رہا پر حملہ کر دین۔ حاکم رہا مین یہہ قوت نہین جو مدافعت کر سکے۔ حران کا اوسکا بھی حشر ہوگا۔ اس سے یہہ فائدہ ہوگا کہ اہل اسلام کے اسطرف آنیسے پیشتر حران و رہا اور اسکا درمیانی علاقہ تمام ایک ہی قوت کے زیر فرمان ہونگے جس سے کچھہ ٹکر سنبھال سکنے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ کل نبیج دیر قرحا مین اکابران جانبین کا باہم معاہدہ ہوگا۔ یوقنا نے مشورہ دیا کہ اسیوقت حاکم رہا کو اسکی اطلاع دیجاوے کہ وہ اس مختصر سی جماعت کا انتظام کرے جو کچھہ اوسکو کرنا ہو دیر قرحا کے قریب آکر پوشیدہ ہو کر سکتا ہے

Marfat.com

اسکے لئے ایک غلام دوڑایا گیا۔ اسرار فاش کرنے کی سخت ممانعت کردیگئی اوسکے چلے جانیکے بعد رودس نے ارمنی فوج مین آکر حاکم رہا کا قریب دیر آجانا اور باہم عہد و معاہدہ کی مصلحتین سب بیان کردین مگر ابھی تک اوس نے علی رؤس الاشہاد اپنے آپ کو ظاہر نہ کیا۔ ارمنی فوج مین سے صرف پچاس بڑے بڑے سردار اس معاہدہ کے واسطے جانے والے تھے۔ پوشیدہ طور پر اونھون نے ایک ہزار بہادر لباس اہل رہا مین اس خیال سے روانہ کردئے کہ یہہ پہونچکر حاکم رہا کی فوج مین رُل مل جائین اور موقع پاکروہ حملہ جو بعد معاہدہ ہوتا اوسکا پہلے ہی سے فیصلہ کردیا جاے۔

عبداللہ یوقنا بھی غلام کے بھیجنے کے بعد قریب دیر قرحا ایک کمین گاہ مین جا چھپے۔

آخر شب مین دونون معاہدون کے گروہ چلے۔ ارسوس کے ساتھہ ایک ننو سوار تھے اور دوسرے فریق کے ہمراہ پچاس۔ مگر چونکہ ابھی تک معاہدہ نہین ہوا تھا اسوجہ سے ایک دوسرے سے ترسناک تھا ایک راستہ سے دیر قرحا نہ گئے بلکہ ارسوس اورجانب سے اور ارمنی اورجانب سے۔

حضرت عیاض نے رودس کے عہد و پیمان پر اعتبار کرکے عبداللہ یوقنا کو ساتھہ تو کردیا لیکن پھر آپ کو خیال ہوا کہ عبداللہ کی جماعت قلیل رودس کی دو وظنہ فوج کے سامنے کیا کرسکتی ہے۔ خدانخواستہ اگر اوسکا خیال پلٹا تو عجب خلجان ہوگا۔ اوسنے عہد و پیمان کیا تو کیا۔

بر تواضعہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست		پاے بوس سیل از پا افگند دیوار را

Marfat.com

آپ نے اور اصحاب سے مشورہ لیا۔ اکثر کا خیال تھا کہ غدر اور عہد شکنی ہر فرقہ
اور ہر ملت مین معیوب ہے اسکا ردس کو ضرور خیال ہو گا مگر حضرت عیاض بن
غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھر بھی اطمینان نہین ہوا اور دو سو سوار حضرت عمروؓ بن معدیکرب
کی ماتحتی مین اونکے عقب مین روانہ فرمائے۔ ارسوس اپنے سوارون کے ساتھ
جس راستہ پر جا رہا تھا اتفاق سے یہہ بھی اوسی راستہ پر پہونچے حضرت عمروؓ نے
نعرۂ تکبیر بلند فرما کر حملہ کر دیا۔ ارسوس جو اس سے بالکل بے خبر تھا گھبرا گیا۔
سنبھل کر مقابلہ پر آمادہ ہوا تو کیا کر سکتا تھا۔ تھوڑی ہی دیر مین وہ اپنے
افسرونکے ساتھ اہل اسلام کی قید مین تھا۔

یوقنا جو کمین گاہ مین مخفی تھے اونکو معلوم ہوا کہ حاکم رہا بہت ہی قلیل جماعت
کے ساتھ دوسری جانب ارمنی اور حرانی سردارونکا انتظار کر رہا ہے۔ اونھون نے
ایک چھوٹے سے حملہ مین سب کو گرفتار کر کے اوسی کمین گاہ مین مقید کر دیا۔ مگر
ابھی تک نہ تو عبد اللہ یوقنا کو حضرت عمرو کا حال معلوم ہے اور نہ اونکو انکا
اسی طرح سے ارمنی جماعت ارسوس کے حال سے بالکل بے خبر تھی تب اوس وقت
عبد اللہ یوقنا نے خود اپنی اور اپنے ساتھیونکی بالکل وہی وضع کر دی جو اہل
رہا کی تھی اور اس وضع سے رہا کی جانب چل کھڑے ہوئے۔ قلعہ رہا کے دروازہ
پر پہونچ کر دربانون کو دھوکے مین ڈالدیا۔ وہ بالکل اصل اور نقل مین تمیز
نہ کر سکے اور دروازہ کھولدیا۔ انکا قلعہ مین داخل ہونا تھا کہ چارون طرف
تکبیر و تہلیل کے نعرے مار کر تلوارونکے وار کرنے شروع کر دیے۔ اہل قلعہ
کے لئے یہہ ایک بلائے ناگہانی تھی۔ حاکم گرفتار ہو ہی چکا تھا ہتھیار رکھتے ہی بنا

Marfat.com

عبداللہ یوقنا تمام اون خزاین اور مال ومتاع کے مالک ہوگئے جو خدا جانے کن کن امیدونکے پورا کرنے کے واسطے جمع کیا گیا تھا۔ افسوس اس روایت مین عبداللہ یوقنا کی جماعت کی تعداد بیان نہین کی گئی جس سے بعض واقعات مین ذراسی اولجھن سی ہوجاتی ہے۔

حضرت عمرو بن معدیکرب ارسوس کو گرفتار فرما کر حران کیجانب جارہے تھے جو وہ لشکر نظر پڑا جسمین رودس تھا۔ جاسوسونکے ذریعہ سے آپ نے سارے ماجرہ کی اطلاع دی۔ رودس نہایت تپاک کے ساتھہ ملا اور اوس وقت اونے اپنی اوس حکومت کو جو ابھی تک بعض خواص ہی تک محدود تھی بالکل آشکارا کر دیا۔ بہت تھوڑی سی جماعت ارسوس کی حراست کی غرض سے وہان چھوڑکر باقی تمام فوج کے ساتھہ جسمین اسلامی سوار بھی تھے قلعہ حران کے دروازہ پر پہونچکر دربانون کو اطلاع دیگئی۔ دروازہ نہایت استقبال کے ساتھہ کھولا گیا۔ اب پھر وہی حاکم مدت کے بعد اپنے دارالامارت مین دربار کرتا ہوا نظر آرہا ہے۔

یوقنا نے رہا کا فورًا انتظام کرکے ایک مرد معتمد کو وہان کا حاکم بنایا اور خود اپنی جماعت اور شجاعان اہل رہا مین سے ایک جماعت کو ساتھہ لیکر حران کا اس خیال سے قصد کیا کہ اگر اوسکا فیصلہ ابتک نہوا ہو تو اب کر دیا جاے مگر جون ہی قلعہ کے دروازہ پر پہونچے ہین تو معلوم ہوا کہ کام تمام ہوچکا ہی اطلاع کے بعد دربار مین باریابی ہوئی۔ یہہ وہ وقت تھا کہ رودس حاکم حران ارا کین دولت کے سامنے نہایت پر اثر تقریر کر رہا تھا جسکا خلاصہ یہہ ہے

Marfat.com

پروردگار عالم کا محض فضل ہی فضل ہے کہ دوبارہ تم مجھکو اس مقام پر دیکھہ رہے ہو۔ اوسنے پوری تفصیل کے ساتھہ بیان کیا کہ وہ کسطرح گرفتار کیا گیا کس کی غفلت تھی پھر اہل اسلام نے حالت گرفتاری مین اوس کے ساتھہ کیا کیا سلوک کئے خود اہل اسلام کو اوسنے کیسا پایا خواہ بہ لحاظ سیاست وانتظام ملکی وخواہ بلحاظ دین۔ اونکا ظاہر وباطن جدا جدا نہ پایے۔ وہ وہی کہتے ہین جو کرتے ہین۔ وہی کرتے ہین جو کہتے ہین۔ اسکے بعد اوس نے بیان کیا کہ یہہ حالت جو تم میری اسوقت دیکھہ رہے ہو اس عہد کیوجہہ سے ہے کہ یہہ شہر مین اہل اسلام کے حوالہ کردون اور اسکے عوض مین مقام سوید یا مقام نصیبین صغری مین کسی پر باجگذارانہ قابض ہون۔ مین اسکا امیر لشکر اسلام سے عہد وپیمان کرچکا ہون۔ مین ہرگز اسکے خلاف نہین کرسکتا کیا عجب ہے کہ یہہ میری اس مقام پر آخری تقریر ہو۔ سلسلہ کو بغیر یہہ بیان کئے ختم نہین کرسکتا کہ اہل اسلام کے عادات۔ عبادت۔ اونکی حالت اونکی سچائی نے میرے دلمین گھر کرلیا ہے۔ مین نے بڑی کوشش سے اسوقت تک اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔ میرے خیال مین اس سے اچھا موقع اوسکے ظاہر کرنیکا نہین ملیگا پھر ذرا سے سکوت کے بعد کہا۔ وہ راز یہہ ہے کہ میرے خیال مین قطعی طور پر دنیا مین جسقدر ادیان مین تمام دین مخالف اسلام باطل ہین وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ۔

یہہ ایک آواز تھی جسنے گنبد کے ساتھہ تمام ارکین لے دل دہلادے

اکثر ارکان دولت پر اس تقریر اور اس بجی حالت کا یہہ اثر پڑا کہ وہ بہی بے اختیار ہوکر یہی گواہی دینے لگے۔ صرف چند ہٹ دہرم اوس جماعت سے خارج ہوکر کسی جانب نکل گئے۔

واقعات مذکورہ سے اچھی طرح معلوم ہوگیا ہوگا کہ اسلام کی کونسی تلوار کام کرتی تہی۔ آہنی یا چوبی۔

فتح قلعہ راس العین

شہر یاض کومرج رغبان مین ان سب فتوحات کا حال معلوم ہو رہا تہا۔ حران کے فتح ہونے سے اوس نے خیال کیا کہ اب مسلمانون کا رُخ راس العین کیجانب ہوگا۔ اسلئے فوراً مرج رغبان کو چھوڑکر سیدہا راس العین پہونچا اور وہانکی بیعہ نسطوریا مین جہان اب خدا کے فضل وکرم سے جامع مسجد ہے پہونچکر ارکین دولت کو اسطرح مخاطب کیا۔ تم کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ وہ عرب جنکو تم اپنے خواب خرگوش مین ابھی تک بادیہ نشین دیکھتے چلے آتے تھے وہ تمہارے ملکون کو کس طرح پامال کررہے ہین۔ اس خوش نظمی کے ساتھہ وہ بڑہتے چلے آرہے ہین کہ تم جو مدتون سے قواعد جنگ کے ماہر خیال کئے جاتے ہو اونکی اس چال سے حیران ہو۔ سامان رسد جسکی فراہمی مین ایک وقت خود مجھکو بہی دقت پڑجاتی ہے نہین معلوم وہ کیا سامان کئے ہوے ہین کہ برابر غلہ اور علوفہ اونکی لشکرگاہ مین پہونچتا رہتا ہے۔ اطراف وجوانب پر قابض ہوکر مال ومتاع کی بہی اونکے یہان کمی نہین۔ فتوحات کے پے درپے ہونے نے اونکی ہمتونکو اور چمکا دیا ہے۔ اونکا اب سیدہا رخ تمہاری جانب ہے۔

Marfat.com

میری حالت سے بہی تم خوب واقف ہو۔ انکے یہہ واقعات مجہپر کچہہ اثر نہین کرسکتے
ہم مین اور ان مین سوا جنگ کے اور کسی طرح سے فیصلہ نہین ہو سکتا۔
یہہ جنگ ہی اس تمام جزیرہ کا فیصلہ کر دے گی اگر مین فتح یاب ہوا جیساکہ مجہے
تمہارے ہوتے ہوے یقین ہے تب تو سارے علاقہ مین ان سے واپس
لے لونگا اور سب کی طرف سے ان سے مکافات لینے کا مین ہی مستحق ہو نگا
در صورت دیگر یہہ سمجہہ لو کہ جزیرہ کی چپہ بہر بہی زمین ایسی نہ ہو گی جسپر عرب
قابض نہ ہون۔ مگر محض اپنی قوت پر گہمنڈ ٹہیک نہین۔ جنگ دو سردار د
میری راے مین مناسب ہے کہ دوسرے فرمانرواؤنکو خطوط لکہکر ملالیا جاے
جب تک ہم کسی نہ کسی طرح سے یا تو جنگ کو ملتوی کرتے رہین اور یا خفیف
خفیف سی چہیڑ چہاڑ سے ہم اونکو اولجہاے رکہین۔ ان تمام فرمانرواؤنکی
شرکت کے بعد مجموعی قوت سے اہل اسلام پر حملہ کرین پہر ہم دیکہین کہ ہماری
سامنے کس کے قدم جمتے ہین۔ مسیح کی قسم۔ ایک انکا اہو کہ یا دہی تو کرین۔
یہہ ایسی راے تہی کہ ایسے وقت مین اونکے خیال سے اس سے زیادہ کیا مناسب
ہو سکتا تہا۔ سب نے بالاتفاق اسکو منظور کرلیا۔

اوسی وقت حاکم نینوی اور بلاد نینوی اور شاہان بزرگ۔ سفر وزعفرہ اور
خیر بن صالح وغیرہم کو نامہ لکہے گئے اور دربار برخاست ہوا۔

حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ نے جو مرج رغبان مین مقیم
تہے محاصرہ کی حالت مین اس زور شور سے حملہ نہین کیا جس سے جنگ کا
کچہہ نہ کچہہ فیصلہ ہو جاتا۔ نہ شہریاض کے کوچ کرتے وقت کسی قسم کی روک ٹوک کی

Marfat.com

اس کے دو سبب تھے ایک تو آپ کا مقصود یہہ تہا کہ توجہہ متفرق نہ کیجاے چونکہ اطراف و جوانب مین فوجین پہیل چکی تہین جنکی فتوحات کے مژدہ پے در پے پہونچ رہے تھے اسلیئے آپ کا خیال تہا کہ اس جنگ عظیم کے چہڑنیکی حالت مین اونکو اگر کمک کی ضرورت ہوئی تو ذرا دقت پیش ہوگی اسواسطے اطراف و جوانب کے آخری فیصلونکا آپکو انتظار تہا۔ دوسرے یہہ کہ آپ نے حضرت امین الامتہ رضہ کی خدمت مین حالات کی اطلاع کی تہی اوسکی جواب کا انتظار تہا۔

اب ادہر کی سنئے۔ شہریاض کے خطوط جن جن کے پاس گئے تھے اون سب نے تیاریان کر دین ان ہی مین سے حاکم اخلاط بہی تہا۔ اسکی لڑکی ملکہ طاریون باوجود کمال حسن وجمال نہایت شجاع بہی تہی۔ اسکے یہہ دونون وار ایک نگاہ کا اور دوسرا تلوار کا کہ یہہ کبہی خالی جاتے ہی نہ تھے ایک عالم مین مشہور ہوچکے تہی۔ بڑے بڑے شہزادونکے سر مین اسکا سودا سمایا ہوا تہا مگر اسکی ایک شرط سے کہ جو میدان مین مجہپر غالب آے مین اوسکی ہون اوسکی خواستگاری کی ہمت نہوتی تہی اور جس نے ہمت کی وہ دل کے ساتہہ اپنی بہادری بہی میدان سے ہار گیا۔

بکویت آمدیم و آرزوئے مانہ شد حاصل	زکویت مے روم اینک ہزاران آرزو باما

اسکے دلدادون مین سے دو شہزادونکی حالت نہایت قابل افسوس تہی ایک تو سوسی ملک سلنطور والئ جبل السناسنہ کے ولی عہد کی۔ دوسری خود ملکہ طاریون کے چچازاد بہائی یرغون کی۔ مگر دونونکی حالتون مین زمین و آسمان کا فرق تہا۔ سوسی نے ہمت کرکے خواستگاری کی اور شرط کو پورا کرنا چاہا مگر میدان مین

Marfat.com

مغلوب ہوکر اوسکو اپنی ناکامیابی کا یقین ہوگیا جس سے محبت کی آگ کے وہ شعلے جو بلند ہو چلے تھے پھر کچھہ مایوسی کی چھینٹو نسے دب گئے۔

یرغون نے پہلے ہی سے اپنی حالت کا اندازہ کر کے لب نہ کھولا تھا۔ حالانکہ وہ شجاع و دلیر تھا اور اسپر اوسکو ناز بھی تھا مگر اسکا کیا علاج۔ وہ خوب جانتا تھا کہ میری حکومت کی وسعت اوسقدر نہین جو حاکم اخلاط اس نسبت کو سن بھی سکے۔ اسکی مایوسی کا کچھہ اندازہ نہ تھا۔ اتفاق یہہ کہ حاکم اخلاط نے اس لڑائی کو دینی لڑائی خیال کر کے چار ہزار سوار بہ سرکردگی ملکۂ طاریون شہریاض کیجانب روانہ کئے۔ حاکم جبل السناسنہ ملک سلنطور نے بھی شہزادہ سوسی کے ہمراہ ایک فوج عظیم روانہ کر کے حکم دیدیا کہ دونون فوجین ساتھہ نہ چھوڑین۔ سوسی کے لئے یہہ اچھا موقع تھا۔ شہزادہ سوسی اپنی صورت کے لحاظ سے بھی ممتاز تھا۔ اوسکے چہرہ اور آنکھہ مین بھی بہت ساری وہ چیزین تھین جو دل کا چھین لینا بائین ہاتھہ کا کرتب سمجھتی تھین۔ گو ملکہ طاریون پر شرط کی آزمایش کے وقت اس کی صورت کا ایسا اثر نہ پڑا تھا جس سے سوسی کے بے قرار دل کو کچھہ تسلی ہوتی مگر راہ کی اس رفاقت اور ہر منزل کی نگہداشت خاطر نے حسن صورت کی قوت سے ملکہ پر اثر کر ہی لیا اور ملکہ اپنے دلمین ایک میٹھا میٹھا درد پانے لگی جس سے وہ بالکل ناآشنا تھی۔

چٹکیاں لینے لگا پھر دل مین درد ❊ عشق نے لو کر اثر پیدا کیا

غضب یہہ ہوا کہ اسمین اوسکو لذت بھی معلوم ہونے لگی مگر ناز معشوقانہ نے اوسکو آپے سے باہر نہونے دیا۔ وہ ہر مقام پر پہونچکر لگاوٹ کی باتین

Marfat.com

توکرتی مگر ذرا اوچٹتی اوچٹتی۔

یرغون کے پاس بہی شہریاض کا خط پہونچ چکا تہا اور ساتہہ ہی ملکہ کی روانگی کے متعلق بہی اوسکو خبرین مل چکی تہین وہ بہی تین ہزار سوار کیساتہہ آہستہ آہستہ شہریاض کیجانب بڑہنے لگا۔ یہہ لشکر پہلے دونون لشکرونسے مقام یدلیس مین ملا جو زیر حکومت یرغون تہا۔ یرغون نے اوسکی دعوت کے اہتمام مین کسی امر کی فروگذاشت نہ کی۔ اوس تکلف کا کیا کہنا جو محب محبوب کے راضی کرنے کے لئے کرے مگر افسوس محبوب وہ تہا جو پہلے ہی اپنا دل کسیکی نذر کرچکا تہا اب کوئی اسکو قدردانی کی نگاہ سے دیکہنے والا بہی نہ تہا۔ یرغون کی ناکامی اب کنارہ پر جالگی۔ اوسنے ساتہہ ساتہہ کوچ کیا مگر نہایت بے دلی سے۔ مقام نہر پر پہونچکر ایک اور شگوفہ کہلا۔ ملکہ کا دل کسی وقت قرار نہ لیتا تہا۔ رہ رہ کر اوسکو یاد آتا کہ افسوس۔ مین نے مقابلہ پر اپنے آپ کو قصداً اسوسی ہی سے مغلوب کیون نہ کرالیا اس مصیبت سے تو نجات ملتی۔

آخر اوس نے تلافی مافات کی غرض سے ایک خفیہ پیغام شہزادہ سوسی کے پاس کہلا بہیجا کہ پہلے واقعات کو دل سے بہلا کر مین عہد کرتی ہون کہ آپ کے سوا مین کسی کی نہین مگر واپسی تک زبردستی مجھکو اور آپکو انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ یہہ کوئی موقع نہین۔ مین چاہتی ہون کہ شب کے وقت سب سے چہپکر تہوڑی دیر کے لئے آپ میرے پاس ہوجائین تاکہ آپ کے سامنے مین اس عہد کی تجدید کرلون اور جو جواب سننا چاہتی ہون خود آپ سے سنون۔

بوصلت دل گواہی گرچہ دادا ماز بیتابی		بہ لوح سینہ از خطہائی ناخن فالہا دیدم

Marfat.com

یہہ پیام اوس شخص کے ذریعہ سے پہونچوایا جسپر اوسکو خوب اعتماد تہا۔ اخفا کے
خیال سے اوس نے دن ہی سے یہہ انتظام کر دیا کہ محافظین ہمارے خیمہ سے
بہت فاصلہ پر رہین۔ ہم کو ابہی کسی مخالف سے پالا نہین پڑا اسقدر جان ضیق مین
ڈالنے سے کیا حاصل۔

اب لطف سنئے۔ یرغون کے ہرکارے ان دونون لشکرونمین چہوٹے
ہوے تہے جو دم دم کی خبر اسکو آکر دیتے تہے۔ پیام رسانی کے لئے جو شخص
تجویز کیا گیا تہا اتفاق سے یہہ وہ شخص تہا جسکی گود مین یرغون پلا تہا
اور جسکو بالخصوص یرغون کے حسن اخلاق نے غلام بنا لیا تہا۔ اوس نے
سب سے پہلے یہہ کام کیا کہ اس سارے واقعہ کی یرغون کو اطلاع دیدی۔
یرغون یہہ سنتے ہی بُت ہو کے رہگیا۔ قاصد نے اسکو اسی حالت مین چہوڑ
سوسن کی خدمت مین پیام پہونچایا۔ اُمید و آرزو نے بہتیرے گہوڑے
دوڑائے مگر وہم نے سامنے کہڑے ہوکر سارے منصوبے بگاڑ دئے آزمایشی
معرکہ نے اسکی ہمت کچہہ ایسی توڑ دی تہی کہ اسوقت جو شاید عمر بہر مین پہلا موقع
اور خدا جانے کسقدر تمناؤنکے ہاتہون نصیب ہونیوالا تہا وہان جانے پر
اس خوف سے آمادہ نہونے دیا کہ مبادا اس تہ مین کوئی فریب ہو۔ یکہ و تنہا
اس اخفا کے ساتہہ جانا ہرگز مناسب نہین۔ سچ ہے عقل و عشق مین لاگ ہے
اصل مین یہہ عقل نہ تہی حضرت وہم کی چہ میگوئیان تہین۔ اس نے زبردستی
اپنی تمناؤن کا خون کر کے قطعی فیصلہ کر لیا کہ شب کا جانا مناسب نہین ایسا ہی
تو صبح کو دیکہا جائیگا۔

Marfat.com

ہان پرعونکی حالت مین ایک انقلاب عظیم واقع ہوا۔ حیرت کے عالم سے نکلکر اوسنے اپنے عمائد کو مجتمع کرکے اسطرح بیان کرنا شروع کیا۔ حکومت وسلطنت بغیر دو چیزون کے ہرگز قایم نہین رہ سکتی۔ ایک تو عقل دوسرے شجاعت۔ مگر یہہ دونون پلّہ برابر کے نہین بلکہ شجاعت تابع عقل ہونا چاہیے توسب سے زیادہ مہتم بالشان عقل ہے۔ مسیح نے جو مجھکو تم لوگون پر والی وحاکم مقرر فرمایا ہے ضرور اونکے علم مین میری عقل تم سب کی عقل سے بالا ہے۔ یہہ مین فخر کی راہ سے نہین کہتا بلکہ دین وعقل کے مقدمون سے جو نتیجہ پیدا ہوا وہ مین نے تم پر ظاہر کیا ہے۔ اس لحاظ سے جو کچھ مین آگے چلکر تم سے کہنے والا ہون اوسکو سُنکر گو اول اول تمہارے کان کھڑے ہو جائینگے لیکن جب تم اس نتیجہ پر ذرا سا بھی غور کروگے مجبوراً تم کو وہی تسلیم کرنا پڑے گا جو مین کہونگا۔ یہہ مین شاہی قوت سے نہین کہتا بلکہ عقلی اور دینی زور سے۔

تمام عمائد نے بے چین ہو کر کہا۔ حضور کا جس قسم کا ارشاد ہو وہ ہمارے سر آنکھون پر۔ یہہ عین بندہ نوازی ہے جو اوسکی مصلحتین بھی ہمکو بتلائی جارہی ہین۔ کیا ہماری جانب سے اطمینان کامل نہین۔ ہمارے پچھلے واقعات ہماری تصدیق کے لئے کیا پورے طور سے کافی نہین۔ جو ارشاد ہو جلد ہو تاکہ ہم اسیوقت اپنی جان نثاری کے ثبوت سے سبکدوش ہون۔

پرعون نے کہا۔ مین پھر اسکو کہتا ہون کہ جہانتک میرا ذہن دوراندیشی کرے گا تمہاری عقلین اوسکا ہرگز ساتھہ نہ دے سکین گی۔ انجام کار پر جس تیزی کے ساتھہ میری وسیع نظر پہونچ سکتی ہے تمہارے خیالات کی رسائی

Marfat.com

وہان سے دور افتادہ ہے۔

آن مقامیست کہ آنجا زسیداست کسی		جزرۂ عشق وز منزلگۂ یارش کہ مپرس

مین تمہارے نفع و ضرر کے متعلق تم سے زیادہ سمجھ سکتا ہون - جو کچھ مین کہون
گو تمہاری عقلین اوسکو ضرر سمجھین مگر تیغ کا حاکم بنانا تمکو سمجھا دے گا کہ میری
باتون مین ہرگز تمہارا ضرر نہین بلکہ سراسر نفع ہے - اب اصل مطلب سنو -
تمہارا خیال ہوگا کہ جس جرارت اور چستی سے ہم بادیہ نشین عرب کے مقابلہ پر
چلے ہین وہ دم بھر مین غیر مہذب اور غیر تربیت یافتہ قوم کے دہوئین اوڑا
دینے کے لئے کافی اور بہت کافی ہے - تمہاری تلوارین اس سرزمین کو عرب
کے خون سے رنگ دینگی - ہان یہہ خیال ضرور صحیح تھا اگر اسوقت سی کچھ پہلے
ہوتا - اب عرب وہ عرب نہین - وہ تمہاری چالون سے غافل نہین - اونکو
دور نہ سمجھنا - اونکے گھوڑونکی ٹاپونکی آوازین اپنے کانون مین سمجھو - اونکی
آبدار تلوارین - اونکے چمکتے نیزے - تمہارے گرد پیش ہونگے - یہہ بھی
نہ خیال کرنا کہ تمہاری جماعت کے سامنے اونکی کیا ہستی ہے - ایک کی دوا
دو اور دو کی دوا چار - وہ کہان تک تمہارا مقابلہ کرین گے - یہہ سب صحیح -
مگر اسکا کیا علاج کہ فتح و نصرت اونکی ہر کاب مین دوڑتی آرہی ہے - کیا تمہارا
خیال ہے کہ ملک شہریاض کی قوت قیصر ہرقل اور شاہ کسریٰ سے بڑی ہوئی
ہے - پھر اونھون نے کیا کر لیا - کیا شاہ [illegible] سرپرستی مین نہین گیا -
کیا تمہارے خاص معبد ہیکل کی کنجی عرب کے ہاتھون مین نہین [illegible]
ایسے ایسے مضبوط قلعے ملک شہریاض کے حدود مملکت مین [illegible]

Marfat.com

کیا اب اونپر عربون کا پہریرا نہین اوڑتا - یہہ واقعات تم کو کیا نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور کر رہے ہین - خود شہریاض کے مقبوضہ ممالک کو دیکھو کہ اوسکے حصونکا کیا حشر ہوا - حران - رہا - خابور - یہہ کس کے قبضہ مین ہین - پہر اب وہ کونسی پوشیدہ قوت شہریاض کے پاس ہے جو اوسکے بقیہ ممالک کو ان کے ہاتہون سے بچا سکے گی - بہت جلد تم دیکہہ لینا کہ شہریاض کے پاس ایک چپہ بہر بہی زمین نہ ہوگی - عرب کے پہریرے ہر قلعہ پر تمکو اوڑتے ہوے نظر آئین گے اب اپنی خیال کو وسعت دیکر یہہ سمجہہ لو کہ یہہ سب کچہہ ہو لیا - پہر آپکی ایسی کیا خاطر عزیز ہے جو عرب صاف چہوڑ دینگے - شہریاض کے خاتمہ کی دیر ہے پہر دیکہنا کہ وہی تلوارین تمہارے سر پر ہونگی اور جن جن باتون کو تم اسوقت خیال کرتے ڈرتے ہو وہ سب وقوع مین آرہی ہونگی - تمام وہ سرزمین جسکو تم اپنی مقبوضہ سمجہہ رہے ہو اسکو اونکی مملوکہ سمجہہ لو - آخر پہر اسکی وجہہ کیا کہ وہ اسقدر ترقی کر گئے - اونکی تہوڑی سی جماعت نے عالم مین تہلکہ مچا رکہا ہے - اسکا سبب اصلی کیا ہے - میرا خیال جہانتک زور دیتا ہے - اور جسکو مین نہایت وثوق کے ساتہہ کہہ سکتا ہون وہ بس یہہ ہے کہ یہہ حق پر ہین - حق انکا ساتہی ہے یہہ حق پسند ہین اور باطل کے دشمن - ظلم وزیادتی - تکبر ونخوت سے بالکل پاک ہین - وہ ناحق کی چاپلوسی کے بالکل مخالف ہین - اونکا برتاؤ جو مقبوضہ ممالک کے ساتہہ آجتک سنا جاتا ہے اس قابل ہے کہ اوسکا اتباع کیا جاے رعایا اون سے ہرگز ناخوش نہین ہوتی - اونکے یہان ادنی - اعلی کی ایسے امور مین کچہہ امتیاز نہین - ایک ادنی سپاہی نے جس بات کا عہد کر لیا تمام سردار

Marfat.com

اور خود سپہ سالار کو کوشش کر کے اوسکا ایفا کرنا پڑیگا۔ بات کی دھنی ہین
جو کہتے ہین اوس سے ٹلتے نہین۔ سر جاے مگر بات نہ جاے اور اسکا اسقدر خیال ہے
کہ اپنے فرائض مذہبی مین اسکو داخل سمجھتے ہین۔ جو شخص اپنے آپ کو اونکی حمایت مین
دیدی۔ اونکی پناہ مین آجاے چاہے اپنے آبائی ہی دین پر قائم ہو جسکو وہ قطعی
طور پر باطل سمجھتے ہین مگر امن دیکر اوسکی ہر قسم کی حفاظت کے ذمہ دار ہو جاتی
ہین۔ اونکے زن و فرزند کی آبرو ہمیشہ اونکو ملحوظ رہتی ہے۔ ہر دشمن کی شرارت
کی سپر ہو جاتے ہین۔ اونکے دونون دامن۔ امن۔ واخوت کے نہایت فراخ
ہین۔ کسی قوم کا کوئی شخص جب اونکے زمرہ مین داخل ہوا وہ اونکا بھائی ہو گیا
اوسکی راے اوسی غور سے سنی جائیگی جیسی پہلے لوگونکی۔ اوسکی عزت اپنی عزت
اوسکا ضرر اپنا ضرر خیال کرتے ہین۔ بس یہی وہ اسباب ہین جنکو مین نے
اونکے معاملات سے اخذ کر کے ان تمام فتوحات و ترقی کی اصل وجہہ قرار دیا
ہے۔ اسی بنا پر مین زور دیکر کہہ سکتا ہون کہ ان اسباب کے ہوتے ہوے
کوئی شے اونکی سد راہ نہین ہو سکتی۔ جسکے سر پر موت کھیل رہی ہو گی۔
جسکو اپنے دونون عالم تباہ کرنے ہونگے وہ ان سے برسر پرخاش ہو سکتا ہے
یہہ ایک بھید تھا جو مدت سے میرے ذہن مین ہل چل مچا رہا تھا
آج اوسکا موقع پاکر مین نے تمہارے سامنے اوسکو ظاہر کر دیا۔ ایک بھید
اور بھی ہے جو اس کے ساتھہ بالکل متعلق نہین وہ اسی عالم تک پہچانیوالی
چیز ہے گو اوس سے بعض مقربین کے کان آشنا ہو چکے ہون مگر علانیہ طور پر
وہ نہین کہا گیا اس سلسلہ مین اوسکو بھی ظاہر کئے دیتا ہون سنو۔ مدت سے

Marfat.com

میرے سینہ مین ملکۂ طاریون کے عشق کی آگ سُلگ رہی تہی اب اوسکے شعلے دماغ تک پہونچنے لگے - میری تمام امید و نکادار و مدار اس پر ہے کہ وہ میری پیاری بی بی بنجاے - مین نے عالم خیال مین بہت سی ایسی تدبیرین نکالین لیکن ناکامیابی کے ہاتہون وہ سب مٹ مٹا گئین - میری حالت کا اظہار ملکہ سے ہوا مگر اوس نے وہ دل نہین پایا جسمین رحم ہو - خدا جانے اسمین میری کشش کا قصور ہے یا اوس جانب سے کوتاہی ہے مگر مجھکو یہہ بلا بہی اپنے ہی سر لینا چاہیئے -

آنچہ رحم از دل برد تاثیر فریادِ من ست	وانچہ نسیان آورد خاصیت یادِ من ست

خیر اسپر بہی کچہہ صبر تہا اب غضب یہہ ہوا کہ اوسکا مصمم ارادہ ہو چکا ہے - وہ سوا سوئی ملک سلنطور کے شاہزادہ کے اور کسی سے شادی نہ کریگی اور یہانسی واپسی کے بعد اس رسم کو ادا کیا جائیگا - میری حالت کا کچہہ خیال نہ کرو مگر یہہ سوچ لو کہ اس کے بعد تین قوتین ایک دم سے تم پر یورش کرین گی - ملکہ طاریون - اوسکا باپ - ملک سلنطور - اس یورش مین تمہاری کچہہ رعایت نہ کی جائیگی - تمہاری جانین نہایت بیدردی سے تلف کی جائین گی - تمہارے خون کی ندیان بہین گی - تم جو کچہہ اسکے دفعیہ مین سوچو تمسکو اختیار ہے - مگر مین نے جو کچہہ سوچ لیا ہے وہ یہہ ہے کہ ایک چال سے آج ہی شب کو ملکہ کو گرفتار کر لونگا - عمائد نے عرض کیا - کیا ہم بہی اوس تدبیر سے مطلع ہو سکتے ہین - کیا عجب ہے جو ہم اسی موقع پر اپنی جان نثاری کا تازہ ثبوت دے سکین -

Marfat.com

یرغون نے سارا ماجرا سنا کر ظاہر کیا۔ میرا ارادہ ہے کہ تنہا جا کر اوسکو گرفتار کر لون۔ وہ بالکل اس سے بے خبر ہوگی۔ یہیت ہوگا تو شاہزادہ سوسی مین دونون سے ایسی حالت مین اچھی طرح سے نبٹ لونگا۔ عائد نے عرض کیا خدانخواستہ اگر کوئی دوسری صورت درپیش ہوئی تو ہماری کیا حالت ہوگی اور بالفرض صرف ملکہ پر قابض ہوجانے سے کامیابی کیا متصور ہوسکتی ہے وہ مصیبت جسکا سامنا ہم کو بعد واپسی ہوتا اسی میدان مین اوسکا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہہ دونون لشکر ہرگز چپ چاپ نہ بیٹھے رہین گے پھر ہمکو جو کچھ فیصلہ کرنا ہے ابھی جان لڑا کر نہ کرلین۔ ہماری تلوارین کند نہین ہماری شجاعت کو بھی نامردی کا کیڑا نہین لگا ہے۔

یرغون نے کہا۔ واقعی تمہارا خیال صحیح ہے۔ مین بھی پہلے سے ہر پہلو پر غور کرچکا ہون۔ جب تک اسکے تمام مراحل مین نے طے نہین کرلیے تا مجتمع نہین کیا مین نے وہ محفوظ قلعہ تاک لیا ہے جہان ملکہ کے ساتھہ نہایت اطمینان کیساتھ زندگی بسر کرسکتا ہون اور اگر ایسے ایسے لشکر دل جمعے اور زیادہ کرجائین۔ اپنی طاقت اور بڑھالین تب بھی میرا بال بیکا نہین کرسکتے۔ تم میرے پہلے راز پر غور کرو۔ مین قصد کرچکا ہون کہ ملکہ کو لیکر سید ہا لشکر عرب مین جا پہنچو بس میرا اونکی پناہ مین آجانا ہے پھر یہہ کیا اگر انکے اور ساتھی بھی آجائین تو میرا کچھہ نہین کرسکتے۔ عائد نے عرض کیا۔ تو کیا قدیمی نمک خوار دامن دولت سے جدا ہوسکتے ہین۔

یرغون نے کہا۔ تو بس کوچ کا سامان شروع کردو۔ ذرا تاریکی ہو رہی

Marfat.com

ملکہ کو ہین لے آؤنگا تمکو بالکل مستعد پاؤن۔ فوراً کوچ کرنا ہوگا۔

فوج تو اس سامان مین مصروف ہوئی اور یرغون شام ہونیکا انتظار کرنیلگا۔ ذرا ہی تاریکی ہوئی ہوگی کہ یرغون خیل کھڑا ہوا۔

بکویش میردم تنہا ولے ترسیدہ ترسیدہ		زجان پوشیدہ پوشیدہ ز دل دزدیدہ دزدیدہ

خوبی قسمت سے ملکہ کی حکم کے موافق پہرہ والے خیمہ کے قریب نہ تھے۔ یرغون سیدہا ملکہ کے خیمہ مین چلا گیا۔ ملکہ خیالی تصویر کو سامنے کئے کسی کے انتظار مین محو تھی خیمہ کے پردہ کا اوٹھنا تھا کہ وہ ہمہ تن محو ہوکر ادسطرف جہپٹی۔ اوس کے خیال سے نے قوت ممیزہ بالکل سلب کرلی تہی اوسکو بالکل معلوم نہ تھا کہ شاہزادہ سوئی نہین۔ یرغون نے بھی بغلگیر ہوتے وقت اسکو ظاہر نہ ہونے دیا اور قابو پاکر فوراً گرفتار کرلیا۔ اب ملکہ سے سوائے الحاح کے اور کیا ہو سکتا تھا۔ یرغون نے اس سب کا یہہ جواب دیا۔ شاہزادی۔ آپکا خیال تھا کہ مین بھی آپ کی طرحسے آپ سے غافل ہون اور آپ کے راز کا تجسس مجھکو نہین۔ کیا آپ کو مناسب تہا کہ کفو کو چھوڑ کر غیر کفو کی جانب آپ کی التفات ہو۔ اسکے بعد وہ ملکہ کا مُنہہ بند کرکے اس صفائی سے اپنے لشکر مین لے آیا کہ کسیکو آہٹ بھی نہوئی۔ یہان تمام کوچ کا سامان تیار ہوچکا تھا ایک گھوڑی پر اوسکو ڈالکر اوسی وقت کوچ کردیا۔

دوسرے لشکر اگرچہ انکا کوچ دیکھہ رہے تھے مگر اصلی سبب کی ناواقفیت کیوجہہ سے ایسے ناوقت کسی کا کوچ کے لئے قدم نہ اوٹھا۔ ایک بات اور بھی تہی۔ ان کے ساتھہ اون دوسرے لشکرون کو کچھہ دلچسپی بھی تو نہ تھی۔

Marfat.com

کچھ راہ کی تنگی بھی اونکے عزم کی حائل ہوئی اور وہ سب وہین رہے - یرغون نے شاشب چلکر صبح کو مقام سور پر پہونچکر قیام کیا -

شہزادہ سوسی شب کو تو نہ جاسکا صبح کو کوچ کی اطلاع دینے کے واسطے اپنے سوارونکے ساتھہ ملکہ طاریون کے خیمہ کے قریب پہونچا - وہان کا رنگ دیکھکر متحیر ہوگیا - محافظین سے معلوم ہوا کہ شاہزادی ابھی تک بستر خواب سے شاید نہین اوٹھی ہین - تھوڑے انتظار کے بعد ایک خادم خیمہ مین بھیجا گیا - جب اوس نے واپس ہوکر یہہ بیان کیا ہے کہ شاہزادی صاحبہ تو اندر نہین سب کے ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے - عقل گھوڑے دوڑاے گئے کہ کہان گئین کیون گئین - کسوقت گئین - مگر بالکل بےکار - آخر یہہ راے ہوئی کہ واپس چلکر ہم کو بادشاہ سے اطلاع کرنا چاہیے ہم سے اسکے سوا اور ہو ہی کیا سکتا ہے - ایک تجربہ کار شخص نے اس راے کی مخالفت کی - اوس نے کہا - ہمارے پہونچنے کی دیر ہے - بادشاہ کے غضب سے واقف ہی ہو - غفلت کا الزام لگاکر ہم سب کی گردنین اوڑادی جاینگی - میرا جہانتک خیال ہے اس کا پتہ یرغون کے لشکر مین لگے گا -

	ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے		کہے دیتی ہے شوخی نقش پاکی	

یرغون ہی کو ملکہ کی فکر تھی اوسکی حالت جو سنی گئی ہے اوس سے کچھ بعید نہین جو ایسی جسارت کر بیٹھا ہو - ہم کو جو کچھ کرنا ہے وہ یہی ہے کہ یرغون کے لشکر کا تعاقب کرین - یہہ راے بالکل قرین قیاس تھی - کوچ کا سامان تو ہو ہی چکا تھا فوراً روانہ ہوگئے -

Marfat.com

اے بے خودی مجھے نہ رہا ہوش نقش پا		پائی ہیں سراغ سی دشمن نہ راہ دوست

یرغون ابھی تک مرج سورین مقیم تھا کہ یہہ دونون لشکر اوس کے سر پر جا پہونچے
اور یرغون کو پیام دیا گیا کہ ہم کو اپنی ملکہ کا پتہ ملچکا ہے بہتر ہے کہ سیدھی طرح
اونگلیون گھی نکل آئے ورنہ ہم کو پھر وہی کرنا پڑیگا جو ایسے شخص کی سزا ہونا چاہئے
آپ کی قلیل جماعت ہماری تلوارونکی پیاس بھی نہین بجھا سکتی۔ ہماری
پیام رسانی صرف اسیوجہہ سے ہے کہ ہم آپکو اپنی ملکہ کا عمزاد بھائی جانتے ہین
ورنہ اتنی مہلت مین تو معاملہ طے بھی ہو چکا تھا۔
یرغون ان دہمکیون مین آنے والا شخص نہ تھا۔ اوس نے اپنی فوج کو مخاطب کیا
کہ عرب جنکی تلاش مین ہم نکلے ہین وہ اپنے امور سے غافل نہین خصوصاً اوس
گروہ سے جو اونسے پناہ جویان ہو مین تم سے کہہ چکا ہون کہ اون کے غلبہ کا
دار و مدار محض حق پر ہے۔ تم بھی اگر حق کی جانب ہو جاؤگے کبھی دشمن کے
پہندے مین نہین پہنس سکتے۔ مجھہ سے سن لو کہ اون کے اصول دین کیا کیا ہین
ہمارے اعتقاد مین یہہ ہے کہ پروردگار عالم زن و فرزند کے جھگڑے مین
پہنسا ہے۔ ہم معبود تو کہتے ہین اُسکو اور پوجتے ہین صلیب اور تصویرون کو۔
اونکا اعتقاد ہے کہ پروردگار عالم یکتا ہے اوس کو کسی چیز مین کسیکی احتیاج
نہین۔ کوئی اوس کے مثل نہین۔ وہ ان علاقون سے بالکل بری ہے۔
تمام مخلوقات اوسکے سامنے سر افگندہ ہے اوس کے سامنے چون وچرا کی
مجال کسی کو نہین۔ اونکے نبیؐ اون تمام صفات سے آراستہ تھے جنسے
نبیؐ کو ہونا چاہیئے۔ اون ہی کی تعلیم نے انکو ترقی کے زینہ پر لگایا۔ مین تو

Marfat.com

اوسی دین پر ایمان لاتا ہون تم بہی خود اپنے ذہنون مین اچہی طرح سے فیصلہ کرسکتے ہو۔ تمام لشکر مین امنا باللہ الواحد القہار کی آواز گونج اوٹھی اور پہاڑونکی چوٹیون سے ٹکراتی ہوئی اوس میدان سے باہر نکل گئی۔

شہزادہ سوس کو جو یہہ حال معلوم ہوا اوس نے یہہ کہلا کر چارون طرف سے یرغون کو گہیر لیا کہ اب تم ہمارے دین سے بہی خارج ہوے۔ ہم دیکہین اب کون حامی ہوتا ہے۔ عرب جن کے بل بوتے پر آپ کود رہے ہین اون تک اپکی فریاد پہونچانیوالا بہی نہین۔ اب چارون طرف سے حملہ شروع ہو گیا۔ شہزادہ یرغون کے لئے یہہ بڑے امتحان کا وقت تہا مگر واہ رے جوش امنا باللہ الواحد القہار کے نعرے اون مین ہر دم جوش کی ایک نئی روح پہونک رہے تہے۔ نرغہ مین تہے لیکن جواب کلہ بہ کلہ دے رہے تہے

جہان یہہ ہنگامہ برپا ہو رہا تہا اوس کے قریب ایک قلعہ تہا جو میتا راہب کے ذریعہ سے اہل اسلام کے قبضہ مین آچکا تہا۔ اتفاق سے حضرت عیاض بن غنم نے تہوڑی سی مقدار فوج بہ سرکردگی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ فراہمی رسد کی غرض سے اس جانب بہیجدی تہی۔ تین روز سے یہہ حاکم قلعہ کے یہان مہمان تہے۔ ان کے کانون مین جو امنا باللہ الواحد القہار کے الفاظ پہونچے فوراً بے قرار ہو کر کہا۔ ضرور ہمارے قریب ہی کسی جماعت اسلامی سے معرکہ آرائی ہو رہی ہے۔ جو ہم کو ہرگز اس اطمینان سے بیٹھنے کی اجازت نہین دیتی۔ انسانیت کا مقتضا نہین کہ ہمارے بہائی اس حالت مین ہون اور ہم آرام سے داد عیش دے رہے ہون

Marfat.com

ہم کو بہت جلد وہان پہونچکر اون کی مدد کرنا چاہیئے - یہہ کہکر اپنی جماعت کیساتھہ قلعہ سے باہر نکل کھڑے ہوے - اہل قلعہ نے بھی انکا ساتھہ دیا - نعرہ ہاے تکبیر بلند کرتے ہوے آگے بڑہے - یرغون نے انکی آواز سُنکر اپنی جماعت مین بلا لیا عین معرکہ مین اس کمک کا آجانا ان کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہوگیا یرغون کی شجاعت نے مخالف کے پہلے ہی چھکے چھڑا دئے تھے اس کمک نے اون کی ہمتین بالکل پست کردین - تھوڑی دیر تو قدم جمے پھر جو اوکھڑے تو نہ ملکہ کا خیال اون کا دامنگیر ہورہا تھا نہ شہزادہ سوسی کی روک تھام بقیۃ السیف سیدہے ملک شہریاض کی خدمت مین پہونچے - ان واقعات نے شہریاض کے رہے سہے ہوش اوڑا دئے - شہریاض کو اب پورا یقین ہوگیا کہ یہہ ملک بچنے والا نہین -

اب یرغون کی کیفیت سنئے - اوس نے فتح کے بعد اپنی ساری کیفیت حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کردی - اوسوقت یہہ مشورہ ہوا کہ اب سیدہے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوجانا چاہیئے پھر جیسا اون کا ارشاد ہو - اس راے پر عمل درآمد کیا گیا - قلعہ ماردین راہ مین تھا جس مین بیتا راہب اقامت کئے ہوے اور اپنے جاسوسون کے ذریعہ سے ان تمام واقعات سے آگاہ ہوچکے تھے - ان کے ماردین پہونچتے ہی بیتا نے نہایت تپاک سے انکا استقبال کیا - ان کے آرام لے چکنے کے بعد اونہون نے یہہ مشورہ دیا میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ ایک کام انجام دیکر حضرت عیاض بن غنم رضہ

Marfat.com

سے ملئے۔ اوسکا وقت ہے پہر یہہ موقع ہاتہہ سے جاتا رہے گا۔ یہان سے آپ کفر توتا کا قصد کیجیے۔ اونکو ملک شہریاض کی فوج کا انتظار ہو رہا ہے۔ آپ کا اسلام ابہی اسقدر مشتہر نہین ہوا۔ وہان پہونچکر کچہہ عرصہ تک آپ بہی اصل حال سے اطلاع نہ دیجیے۔

بات یہہ تہی کہ والی کفر توتا کے نام ملک شہریاض کا ایک خط اس مضمون کا آیا تہا کہ عنقریب ہماری فوج کا کچہہ حصہ شاید تمہارے قلعہ مین پناہ جویان آے۔ فوراً قلعہ کے دروازہ کہولدئے جایئن۔ اونکے تعاقب مین عرب ہونگے ایسا نہو کہ تمکو تامل ہو اور یہان ان سب کا خاتمہ ہوجاے۔

شہزادہ یرغون نے اس مشورہ کو نہایت پسندیدگی سے منظور کرلیا شام ہوتے ہی کفر توتا کیجانب کوچ ہوگیا۔ اہل قلعہ منتظر تہے۔ ان کے لشکر مین کوئی علامت اسلامی حالت ظاہر کرنے والی نہ تہی نہایت تپاک سے انکا استقبال کرکے قلعہ مین داخل کرلیا۔ انہون نے باجازت والی قلعہ اپنی فوج کو قلعہ کی فصیلونپر مناسب مقامات پر معین فرمادیا۔ اس انتظام سے فارغ ہوکر ابہی انکو اطمینان نہ تہا۔ ان کو کہٹکا شہریاض کی فوج کا لگا ہوا تہا۔ آخر شب مین والی قلعہ کو غافل پاکر معہ محافظین و اراکین گرفتار کرلیا۔

اب کیا تہا قلعہ انکا تہا۔ شہر مین غوغا ہوگیا اور بغاوت کی سی صورت پیدا ہوگئی لیکن ادہر تو حاکم کے مقید ہوجانے اودہر یرغونی فوج کے انتظام نے بہت جلد اسکو ٹہنڈا کردیا۔

آنیوالی فوج کا یہہ انتظام کیا گیا کہ ایک دستہ فوج قلعہ کے دروازہ پر

Marfat.com

معین کیا گیا کہ فوج کے گھستے ہی فیصلہ کر دیا جاے۔ جسوقت فوج آئی ہے دربانون نے پھاٹک کا ایک پٹ کھولکر کہا۔ ہم ایک ایک شخص کو شناخت کرکے اندر آنے دین گے اس لئے کہ ہم کو یوقنا کا خوف ہے اوس نے اسی قسم کے حیلون سے ہمارے بہت سے قلعہ لے لئے ہین۔ ہمارے حاکم کی اجازت نہین کہ دو شخص ایک بار داخل ہون۔ یہہ بہت ہی اچھی تدبیر تھی۔ بغیر لڑے بھڑے ایک ہزار کی ایک ہزار فوج اسطرحسے گرفتار کر لی گئی۔ جب آخری شخص گرفتار ہو چکا ہے یکبارگی تکبیر و تہلیل کے نعرون سے تمام قلعہ گونج اوٹھا۔ اب اسیرونکو معلوم ہوا کہ ہم کس کے ہاتھہ مین ہین جس سے بھاگ کر آے تھے تقدیر نے اوسی کو پھر سامنے کر دیا۔ شہر کے اون سرکشونکو جنکی جانب سے کچھہ کھٹکا تھا گرفتار کرکے مژدۂ فتح کے ساتھہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مین روانہ کر دیا۔

حضرت عیاض رضؓ کو جب اس جانب سے اطمینان ہو چکا تو خود حملہ کی تیاریان کر دین۔ آپ نے فوج کو یون مخاطب فرمایا۔ موت کے وقت کی کسی کو خبر نہین تم کو یہی سمجھنا چاہیے کہ وہ وقت آگیا۔ اگر ہم اوسی کی راہ مین جان دین تو ہماری زندگی سے ہماری موت بدرجہا بڑھی ہوئی ہے۔ دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلہ مین کچھہ بھی نہین۔ ایسا نہو کہ تم ان پھندون مین آکر اوس عالم سے غافل ہو بیٹھو۔ جس طریقہ کو تم نے اختیار کیا ہے اوسکو ہاتھہ سے نہ دینا۔ ثبات و استقامت ہی کچھہ چیز ہین۔ پروردگار عالم اپنے ایسے بندونکے بارہ مین ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔

Marfat.com

اسکے بعد ترتیب صفوف کے متعلق ہدایتین فرمائین۔ شجاعان اسلام نے خدا خدا کرکے رات گذاری اور بعد نماز صبح حسب ہدایات رومیونکے مقابلہ پر صفین آراستہ کیگئین۔

شہریاض راس العین سی تمام امدادی فوجین مجتمع کرکے ایک لشکر جرار کیساتھ مقابلہ پر آگیا تھا۔ اسلامی فوجونکی ترتیب اور آمادگی جنگ معلوم ہوتے ہی صفین درست کرکے آگے بڑھا۔ راہب اور قسیس انجیل کی آیتین ساتھ ساتھ پڑھتے آرہے تھے۔ عسکر اسلام نے بھی اپنے مقام سے حرکت کی۔ رومی تعداد مین گوان سے بہت زیادہ تھے لیکن اہل اسلام مین جانبازی کا شوق اس سے بدرجہا بڑھا ہوا تھا۔ یکایک جانبین سے ایسا حملہ ہوا کہ تمام وہ صفین جو نہایت انتظام کے ساتھ جمائی گئی تھین دم بھر مین درہم برہم ہوگئین پھر بھی اہل اسلام کے نعرہاے تکبیر جماعتونکی تفریق کر رہے تھے۔ ابھی کچھ فیصلہ نہونے پایا تھا کہ دن کا خاتمہ ہوگیا۔ شب نے اپنی تاریکی کا پردہ ڈالکر دونوں لشکرونکو آرام لینے کا موقع دیا۔

رات جس حالت سے گذری اوسکو رومیون کے دل خوب جانتے ہونگے مگر اہل اسلام کے لیئے شب عید تھی۔ صبح ہوتے ہی پھر صفین درست کی گئین۔ اس روز اہل اسلام نے حتی المقدور اپنی صفونکو درہم برہم نہونے دیا مسلمانونکا سارا زور مخالف کے میمنہ پر تھا۔ اہل جزیرہ پہلے تو نہایت جانبازی سے جواب دیتے رہے لیکن تابکے اونکا شکست پانا تھا کہ اہل اسلام کو قلب کا راستہ مل گیا

Marfat.com

میسرہ بہی توڑ دیا۔ اب جو کچہ ہورہا تہا وہ قلب مین۔ دن تمام ہوگیا مگر قلب لشکر نے ہٹنے کا نام نہ لیا۔ لڑائی کے طول کہنچ جانے نے اہل اسلام مین دونا جوش پیدا کر دیا۔ تیسرے روز وہ اسطرح صفین درست کر رہے تہے کہ بغیر معاملہ یک سو کئے آج دم نہ لین گے۔ اس روز اونہون نے پہلے حملہ مین سیدہا صلیب کا رخ کیا جو ملک شہریاض کے علم مین آویزان تہی۔

شہریاض بڑہاوے دے دے کر لشکر کو نہایت عمدگی سے لڑا رہا تہا۔ اہل اسلام نے جو صلیب کو تاکا تہا اوس سمت کو نہ چہوڑتے تہے۔ اہل اسلام کی ایک جماعت کا وہان تک پہونچنے مین جو حال ہوا وہ ہوا مگر صلیب پر جا ہی پڑی۔ اہل جزیرہ نے اس جماعت کو نرغہ مین لیکر فوراً گرفتار کر لیا۔ مسلمانون نے اون کے میمنہ اور میسرہ کے پرخچے اوڑا دیئے لیکن گرفتار نہ چہوٹ سکے۔

شب کی تاریکی نے پہر انکے بہت سارے منصوبون کو دل ہی مین رہنے دیا شہریاض کا پہلا کام یہہ تہا کہ وہ گرفتار دنکو اس پرخوف مقام پر نہ رکہے۔ اوسنے ہزار سوار کی حفاظت مین فوراً اپنے حاجب نقیطا کے ہمراہ انکو راس العین روانہ کر دیا اور تاکید کر دی کہ صبح تم کو راس العین مین ہو۔

جسوقت یہہ لوگ راس العین پہونچے ہین عبداللہ یوقنا بہی اپنے چالیس ہمراہیونکے ساتہہ مقید ہوکر آگئے تہے۔

بات یہہ ہوئی کہ عبداللہ یوقنا رہا۔ حران۔ سروج۔ کا فیصلہ کر چکے تو انہون نے رودس کو یہہ مشورہ دیا کہ شہریاض کی توجہ تو اوس طرف ہے سامان جنگ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنگامۂ عظیم برپا ہوگا میری رائے ہے کہ

Marfat.com

اپنی جماعت کے ساتھہ مین راس العین کیجانب بڑہ جاؤن۔ مناسب سمجھہ کر حملہ کردونگا یا کوئی ایسی تدبیر کرونگا جس سے راس العین کے قلعہ مین میری رسائی ہوجاے۔ اونکی قوت کو اسطرحسے تفریق کرنے مین ہماری بہت ہی مشکلین آسان ہوجائینگی۔ عبداللہ یوقنا اس ارادہ سے چل کہڑے ہوے۔ راہ مین جاسوسون سے انکو معلوم ہوا کہ عاصم بن رواحہ امیر قبیلہ اباذالشمطا کیجانب سے پانسو سوارونکی جماعت سے ملک شہریاض کے پاس سے واپس آرہا ہے اباذالشمطا اون لوگون مین سے تہا جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والانامہ سے قیصر ہرقل کے ملک سے نکالے گئے تہے۔ اکثر تو اپنے اپنے بلاد مین واپس ہوگئے اباذالشمطا اپنی قوم کو لئے ہوے جزیرہ کے اوس حصہ مین آگیا جو زیر حکومت اسلامی نہ تہا۔ حران وغیرہ کے واقعات سے اوسنے ملک شہریاض کا ساتھہ دینے کی غرض سے عاصم اپنے چچازاد بہائی کے ساتھہ یہہ سوار کردئے تہے۔ ملک شہریاض نے انکو راس العین مین مقیم ہونے کا حکم دیا۔ یوقنا کو جاسوسون سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ وہ بہت ہی قریب ہین۔ عبداللہ یوقنا نے ایک کمین گاہ تجویز کرکے اپنے تمام ہمراہیون کے ساتھہ قیام کیا۔ ابہی رات کچھہ زیادہ نہ ہونے پائی تہی کہ انکو لشکر کی آواز معلوم ہوئی۔ سب مستعد ہوگئے انہون نے یہہ تدبیر بہت اچھی کی تہی کہ اپنی ہمراہی فوج ایک مقام پر نہین رکہی بلکہ اوس میدان کے چارون طرف مخفی کردیا تہا۔ عاصم جب اوس میدان مین پہونچ گیا اور انہون نے سمجھہ لیا کہ اب اس سے اچھا موقع نہین چارونطرف سے نعرہ مارتے ہوے اوبل پڑے۔ دَوڑ دَوڑ ہاتھہ ہو تے

Marfat.com

مگر اہل اسلام نے اسقدر فرصت ہی نہ دی سب کو گرفتار کر لیا۔

حضرت سعد بن زید جو عبد اللہ یوقنا کے ہمراہ تھے اونھون نے اسیرون سے دریافت کیا۔ تم مین افسر کون ہے کہ جو کچھ ہم کو کہنا ہے اوسکا جواب اوس سے سُنین۔ عاصم بن رواحہ کی جانب اشارہ کیا گیا۔ اوسکو مخاطب کرکے آپ نے فرمایا۔ قیصر ہرقل کو تم سے کیا علاقہ تھا جو تم ہم سے ٹوٹ کر اون سے جا ملے۔ کیا تم عرب خالص نہین۔ کیا ہمارا تمہارا سلسلہ نسب معد بن عدنان ابو الآباء عرب سے جاکر نہین ملتا۔ مانا کہ جماعتین جدا ہو گئین۔ قبائل الگ ہو گئے۔ تو کیا اسقدر جدا ہو گئے کہ قیصر ہرقل قریب ہو گیا۔ تم اپنی حالت پر غور کرو کہ تم کیا تھے اور خدا نے تمہارے اوپر کیا فضل کیا۔ کیا عرب بت پرستی نہ کرتے تھے۔ کیا قمار بازی سے اونکو نفرت تھی۔ کیا شراب اون کے یہان پانی کی جگہہ استعمال نہوتی تھی۔ کیا بڑے بڑے گناہ خانہ کعبہ کے جوار مین نہین کئے جاتے تھے۔ آخر اس گمراہی اور کج عقلی کی کوئی حد بھی تھی؟ اوس پروردگار عالم نے تمام تباہ تو مونکے سیدھا کرنے کے لئے خاص قبیلہ عرب سے ایک نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث فرمایا جسکو یہہ حکم فرمایا گیا تھا (انذر عشیرتك الاقربین۔ آپ اپنے اعزا واقربا کو خدا سے ڈرائیے۔ اوس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو سمجھایا کہ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا کس قدر انعام ہی کہ تم اوسکے بیت محترم اور بلد الحرام مین آباد ہو پھر تم کو شرم نہین آتی کہ اوسی کے ساتھہ پتھرون کو شریک کرو اور پھر اس درجہ گمراہی پر اڑو کہ سمجھانے سے بھی راہ پر نہ آؤ۔ تم بیوقوف بھی تو نہین ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ تم بینا ہو۔

Marfat.com

پیدا کیا ہے۔ اسطرف کیون توجہ نہین کرتے۔ کیا پروردگار عالم نے تم کو
اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ اپنے ہاتھ سے بتونکو تراشو اور پھر اونکو خدا کی برابر
سمجھو۔ جو کام کرو اوسکے حکم کے بالکل خلاف۔ اور جب اوس نبی برحق صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہہ سوال کیا گیا کہ آپ کس کی عبادت کرتے ہین تو آپنے جوابدیا
کہ مین اوسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھکو اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا جس نے
اپنے عرفان سے میرے سینہ کو کشادہ کیا۔ جس کے قبضہ قدرت مین تمام
مخلوق کا رزق ہے۔ جس کے احکام مین چون وچرا کو دخل نہین۔ وہ کلام فرماتا
ہے مگر اوسکا کلام ہمارا سا کلام نہین۔ اوسکو زبان و دہن کی احتیاج نہین۔
وہ سنتا ہے مگر نہ ہماری طرحسے کانون کا محتاج ہے۔ اوسکی عبادت کرتا ہون جو
احاطہ امکان و قید سے بالکل معرا ہے۔ جو ہر صفت اور ہر شان مین یکتا ہے
اے ابن رواحہ۔ کیا ان تعلیمات کے بعد تیرا دل تردد و شک کے درجہ مین
پڑا رہے گا۔ دیکھو تم آل ابراہیم ہو۔ کیا اونکا یہی طریقہ تھا جو آجکل تم اختیار
کئے ہو۔ اے عاصم۔ اچھی طرحسے سن لے کہ مین پوری طور سے اتمام حجت کر چکا
اب آخری حکم تلوار ہے۔ یہہ قضاء و قدر کے کرشمہ ہین کہ تم ہمارے پنجہ مین
اسیر ہو اس قید سے رہائی دینے والی سوائے ایمان کے اور کوئی چیز نہین۔

عاصم نے کہا۔ اگر مین نے اسلام قبول کر لیا تو کیا وہ گناہ جو مجھ سے
اس حالت مین ہوئے ہین معاف ہو جائینگے۔ تمہارے دین کے اصول سے
مین شرک مین مبتلا رہا ہون جس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہین ہو سکتا کیا
اس کے بھی عفو کی امید ہے۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ اسلام لانے سے انسان

Marfat.com

اپنے پچھلے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا نوزائیدہ بچہ۔ عاصم نے یہہ سنتے ہی کہا۔ پہر مجھکو کوئی تردد نہین۔ بڑا مرحلہ اسیکا تہا وانا اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ۔

حضرت سعدؓ ان لوگون کو ساتھہ لئے ہوے حران تشریف لے آے۔ آپ کا مقصود یہہ تہا کہ جزئیات مسائل سے بہی اسطرح ان کو آگاہ کردیا جاے۔ عبداللہ یوقنا نے حران پہونچکر کہا۔ مجھے انسے ابہی کچہہ کام لینا ہے اور وہ یہہ ہے کہ مین انہی کے ذریعہ سے راس العین کی فتح مین کامیاب ہوسکتا ہون۔

ابن رواحہ سے کہا گیا کہ آپ عبداللہ یوقنا اور اونکے چالیس ساتہیونکو گرفتار کرکے راس العین لے جاکر یہہ ظاہر کیجئے کہ ملک شہریاض کے پاس سے آتے وقت جب ہم فرات عبور کر چکے ہین یہہ لوگ یکایک ہم پر آپڑے۔ اول اول تو ہم گہبراے مگر مسیح کی مدد سے پہر انپر غالب رہے۔ جو ہم سے اوسوقت اسیر ہوسکے وہ یہہ ہین۔ عاصم بن رواحہ نے کہا۔ یہہ چال تو اوسوقت بہی ممکن ہے جب ہم اس تعداد کو بڑہا دین۔ یہہ مقدار نہایت قلیل ہے۔ عبداللہ یوقنا نے فرمایا۔ یہہ صحیح ہے لیکن کثرت جماعت مین افشاے راز کا خوف ہی۔

عاصم بن رواحہ عبداللہ یوقنا اور انکے ساتہیونکو گرفتاروں کی صورت مین لئے جارہے تہے کہ دامس ابوالہول راہ مین مل گئے۔ یہہ ساڑہے چارسو کی جماعت سے حضرت عیاض بن غنم کی مدد کے لئے حضرت امین الامۃ کے بہیجے ہوے آرہے تہے۔ عبداللہ یوقنا کی اس خوش تدبیری نے انکو بہی اپنی ساتھہ

Marfat.com

نے لیا یہہ آلات حرب پوشیدہ کرلئے گئے۔ بالکل وہ حالت کرلیگئی جو ساربانون کی
ہوتی ہے۔ دیکھنے والے کو گمان ہوتا تہا کہ یہہ ایک قافلہ ہے جو مع سازو
سامان لوٹ لیا گیا ہے۔ والی راس العین اور عاصم مین پہلے سے باہم تعارف تہا
جون ہی اوسکو ان کے آنیکی اطلاع ہوئی استقبال کے لئے شہر سے باہر آگیا۔
یوقنا کی تدبیرین شہرۂ آفاق ہوچکی تہین اونکی گرفتاری کے واقعہ نے
فرط خوشی مین آپے سے باہر کر دیا۔ اوسنے اوسیوقت حکم دیا کہ ان کو پہلے
اسیرونکے قریب زیر نگرانی رکہا جاے۔ اس خوشخبری کے لئے فوراً شہریاض
کے پاس ایک قاصد دوڑایا گیا۔ حضرت سعد بن زید نے سارے واقعہ کی
اطلاع حضرت عیاض کی خدمت مین پہونچائی کہ اب جو کچہ کرنا ہے وہ یہی کہ
مرج رغبان مین کفار کو شکست ہوا اور وہ پناہ جویان راس العین پہونچین۔ پہر میدان
ہمارے ہاتہہ ہے۔ دونون طرف یہہ خبرین اوسوقت پہونچی تہین جب لڑائی کا
چوتہا روز ختم ہونے والا تہا اور معاملہ نہ اسطرف تہا نہ اوسطرف۔ یہہ رات
دونون لشکرون کو ذرا سی خوشی کی ملی تہی۔ صبح ہوتے ہی اہل اسلام نے
صفین آراستہ کرکے حملہ کر دیا۔ دونون جانب ایک خاص جوش تہا۔ ہر فریق
یہہ سمجہے ہوے تہا کہ جو کچہ کرنا ہے آج ہی کرلیا جاے کل پر کیون اوٹہا رکہین
دونون فریق سمجہ رہے تہے کہ فتح بس ہمارے ہاتہہ ہے۔ رات کے پیامون
نے انکو سمجہا دیا تہا کہ بس آج کی لڑائی مین فیصلہ ہے اسیوجہ سے آج قیامت کا
سامنا ہو رہا تہا۔ سوارو انکا رسالہ بڑہا چلا جا رہا تہا کہ یکایک پسپا ہوا۔ پیچہے
ہٹتے ہٹتے ایک مقام پر رکا۔ رک کر جو حملہ کیا ہے تو سامنے سے میدان صاف کر دیا

Marfat.com

کچھ دیر نہین گذری تھی کہ مخالف کے میمنہ اور میسرہ نے آن دبایا۔ نرغہ مین پڑکر صاف نکل آنا ان ہی کا کام تھا۔ لاشون کے انبار لگ گئے۔ خون کی ندیان بہہ گیئن۔ کبھی میمنہ ٹوٹا کبھی میسرہ۔ یہہ دونون سنبھلنے نہ پاے تھے جو قلب پر وار ہوا۔ غرض دونون جانب اسی قسم کا معاملہ ہو رہا تھا۔ اہل اسلام کا جوش رو بہ ترقی تھا۔ اب دن آخر ہو چلا تھا۔ شہریاض کی فوج کے دم خم مین سستی آنے لگی۔ اہل اسلام کو یہہ محسوس ہوتے ہی زیادہ جوش سے کام لینا پڑا۔ اس جوش کے ریلہ نے اسقدر اونکو بدحواس کیا کہ فوج کو شہریاض کیجانب توجہہ نہ رہی۔ حضرت عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قراہی اس موقعہ کو غنیمت سمجھہ قلب مین گھسکر شہریاض پر جا پڑے اور جاتے کیساتھہ دونون نے نیزہ کا وار کیا۔ دونون کے نیزونکی انیان شہریاض کے سینہ سے پار نکل گیئن۔ کچھہ جماعت جو قلب مین باقی تھی یہہ دیکھتے ہی بھاگی۔ عبداللہ نے سر قلم کرکے نیزہ پر علم کرلیا اور آواز دی کہ یہہ ہے ملک شہریاض کا سر جسکو مین نے قتل کیا ہے۔ اب جنگ کا خاتمہ ہوگیا۔ بقیۃ السیف گرفتار کرلئے گئے۔ کچھہ بھاگ گئے۔ اس جنگ مین بقول حدید بن تاشب الضمیری اسی ہزار سات سو پچاس اہل جزیرہ مارے گئے۔ بے شمار مال غنیمت اہل اسلام کے ہاتھہ آیا۔

مفرورین یہانسے راس العین کی سمت چلدئے۔ حضرت عیاض بن غنم بھی اسیرون اور اموال غنیمت کو کفر توتا کی جانب روانہ فرماکر مفرورین کے عقب مین راس العین کے رخ ہو لئے۔ مریوس والئ راس العین کے

Marfat.com

مفرورین سے شہر یاض کی حالت معلوم ہوکر ہوش جاتے رہے مگر خوف نے اوسکی آنکھیں کھول دین کہ اب تیری باری ہے فورًا اوسنے قلعہ کا استحکام ازسرنو شروع کیا۔ وہ ابہی فصیلین اچہی طرحسے درست نہ کرنے پایا تہا کہ حضرت عیاض بن غنم زیر دیوار قلعہ پہونچ گئے۔ مرسیوس کے یہان سنگباری کا سامان بہت اچہا تہا۔ انکے خیمے ابہی جمنے نہ پائے تہے۔ صفین بہی قائم نہوئی تہین کہ پتہر برسنے لگے۔ قریب چہ سو کے اہل اسلام فائز بہ شہادت ہوے۔ اس جانب سے بہی تیر باری ہو رہی تہی۔ نشانہ بازی مین حضرت جمیل اعلیٰ درجہ کے قدر انداز تہے انکا کوئی نشانہ خالی نہ جاتا تہا۔ اونکی فلاخنون کا اگر کچہہ جواب دیا تو انہون نے ہی۔ انہون نے تاک تاک کر افسرہی افسر گراے۔ فلاخن چلانے والے تک نہ چہوڑے۔ اب فصیل بالکل صاف معلوم ہوتی تہی۔ مرسیوس یہہ رنگ دیکہہ کر آگ ہوگیا اور لوہے کی چادروئین فلاخن اندازون کو چہپاکر سنگباری شروع کرائی۔ حضرت جمیل اپنے نشانہ سے کام لرہے تہے مگر اپنے ساتہیون کیحالت دیکہکر بے اختیار انکی زبان سے نکل رہا تہا واشوقاہ الی الشہادۃ ہاے شہادت۔ ہاے شہادت۔ یہہ اپنے اسی وجد مین تیر اندازی کر رہے تہے کہ مرسیوس نے فلاخن کے تمام نشانہ ہٹواکر سب کا رُخ انکی جانب کر دیا۔ حضرت جمیل اپنی اسی دہن مین تہے کہ ایک پتہر انکے آکر لگا۔ بس خاتمہ تہا۔ آخری الفاظ جو انکی زبانسے نکلے وہ یہہ تہے۔

ایا راکبا اما عرضت فبلغن	مخبرا انی لقیت حمامی

اے رافع (انکے چچازاد بھائی تھے) تم میری خبر مرگ کا پیام کیون نہین پہونچا دیتے۔

وان جئت امی واخوتی وعترتی	فخصهم عنی بکل سلامی

اگر تم میری مان بہنون۔ اور اقربا کے پاس جاؤ تو سب سے جدا جدا میرا سلام کہدینا۔

وان سئلت عنی العجوز فقل لها	قتیل احجار لا قتیل سهامی

اگر میری مادر ضعیفہ میری بابت دریافت کرے تو کہدینا کہ وہ پتھرون سے مارا گیا ہے۔ کشتہ تیر نہین۔

طریحاً بباب الحصن لما تطائرت	من الحجر الصلد الاصم عظامی

دروازہ قلعہ پر اس حال مین پڑا ہے کہ سخت پتھرونسے اوسکی ہڈیون کے پرزے ہو گئے ہین۔

ولست ابالی ان قتلت لانتی	ارجو بقتلی فی الجنان مقامی

مجھے اپنے مارے جانے کی کچھ پروا نہین ہے مین جانتے ہوے ہون کہ مین اس شہادت سے سیدھا جنت مین جاؤنگا۔

اس روز بس یہی معرکہ رہا۔ شب کو حاکم قلعہ کی راے ہوئی کہ اسیران اہل اسلام کو قتل کر دیا جاے مگر عاصم کی راے نہوئی۔ اونہون نے کہا۔ اسکا آپ کو ہر وقت اختیار رہے۔ انکے ذریعہ سے ہم اونپر ہر قسم کا دباؤ ڈال سکتے ہین۔ پھر یہہ جاتا رہیگا اور یہہ قوانین جنگ کے بھی خلاف ہے۔ ذرا سوچ لیجئے بالآخر یہہ راے ملتوی کر دی گئی۔

Marfat.com

اس گفتگو کے بعد عاصم نے سمجھ لیا کہ اب تاخیر مین آفت ہی آفت ہے سید ہے اسیران اہل اسلام کے پاس پہونچکر اونکو رہا کر دیا۔ محافظ چونکہ انہی کے ہمراہی تھے اسوجہ سے کانون کان کسی کو خبر نہوئی۔

وہ سارا اسباب جو لوٹ کا خیال کیا گیا تھا سب عاصم کے قبضہ مین تھا۔ وہ کیا تھا۔ سلاح جنگ تھے جو آپس مین تقسیم کر دئے گئے اور صبح کا اسلئے انتظار کرنے لگے کہ حاکم قلعہ جسوقت گرجہ مین جائے حملہ کر دیا جاے مگر صبح سے پہلے انکو ایسا موقع ہاتھہ آگیا۔ وہ یہہ ہوا کہ مریوس کے ندما مین سے ایک نہایت تجربہ کار حکیم تھا۔ دن بھر کے ہنگامہ کو دیکھکر شب کو باریابی کے وقت اوس نے عرض کیا۔ میرے خیال مین انسے لڑنا مناسب نہین۔ دو وجہ سے ایک تو یہہ کہ جہانتک معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ انکی اصلی غرض ملک گیری نہین معلوم ہوتی بلکہ اشاعت دین ہے اسیوجہ سے انکے یہان سب سے مقدم تبلیغ دین کیجاتی ہے اگر اوس پر معاملہ طے نہ ہو تو جنگ کی باری آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی قوم کا جوش بدرجہا بڑھا ہوگا۔ انکی ٹکر جھیل جانا ہر ایک کا کام نہین۔ کیون مفت مین بندگان خدا کے خونون سے زمین کو رنگا جاے دوسرے یہہ کہ اونکی فتوحات کا سلسلہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ تمام اونکے قبضہ مین آچکا۔ نوشیروانی مرقع کے وہ پرخچے اوڑا چکے۔ خود جزیرہ کو دیکھو۔ حران۔ الرہا۔ کفرتوتا۔ ماردین۔ سروج۔ وغیرہ کتنے ہی حصے اونکے قبضہ مین آچکے۔ ہم مین کونسی ایسی شاخ ہے جو غالب آسکینگے۔ سب سے بڑکر یہہ کہ اونکا معاملہ یہہ بتلا رہا ہے کہ وہ برسر ناحق نہین اونکے اخلاق اور

Marfat.com

اونکے معاملات ہی نے یوقنا۔ یرغون۔ عمرو۔ بیتا سے عقلا کو اپنے دین مین
لے لیا کیا یہہ سب ہمارے ہم مسلک تھے۔ ان سب باتو نپر غور کرکے مین ہرگز
راے نہ دونگا کہ مقابلہ کیا جاے۔ آیندہ جیسے مرضی سلطانی۔ یہہ سنکر مرسیوس
کی آنکھین سرخ ہوگئین۔ اور کہا۔ کیا آپ کی راے ہے کہ مین سارا ملک عرب کی
نذر کردون۔ کیا دوستی کے پردہ مین مجھہ سے عداوت نکالی جاتی ہے۔
مجھے معلوم ہوا کہ مسیح نے تجھکو محض ذلت وخواری کے لئے پیدا کیا ہے۔
جا دور ہو۔ اگر میری نگاہ دوبارہ تجھہ پر پڑی بغیر قتل کئے ہرگز نچھوڑونگا
اوسکو دربار سے نکلوا کر مرسیوس کو یہہ خیال پیدا ہوا۔ نہین معلوم اس
مفسد نے یہہ خیال کہان کہان پہونچایا ہو۔ اگر عوام کے ذہن نشین کردیا گیا
تو بڑا خوف ہے۔ کہین عین معرکہ مین مجھے دہوکا نہ دے بیٹھین۔ تو بہ کسوقت
یہہ اولجھن پیدا ہوئی ہے۔

اسکی تدبیر اوس نے یہہ سوچی کہ تمام عمائد اور راہبان وقسیس کو اسیوقت
مجتمع کرکے گرجہ مین انجیل ہاتھون پر رکھہ کر لڑنے مارنے اور مرنے پر
قسم لی جاوے۔ چنانچہ اوسنے فوراً سب کو معبد مین حاضر ہونے کا حکم دیا تھوڑی
دیر بعد خود بھی معبد مین پہونچا۔ معبد عمائد وغیرہ سے بھر چکا تھا۔ اس خیال سے
کہ عوام مین اس قسم کا وہم بھی نہونا چاہیئے معبد کا دروازہ بند کرلیا گیا۔ عاصم کو
یہہ حال معلوم ہوچکا تھا۔ اونہون نے جماعت اسلامی سے کہا۔ شاید تمہاری
مراد صبح سے بیشتر حاصل ہو۔ نہایت استقلال کے ساتھہ جو کچھہ تمکو فیصلہ
کرنا ہے معبد مین جاکر کرلو۔ اہل اسلام نہایت آہستگی کیساتھہ معبد کے دروازہ پر

Marfat.com

پہونچے اور یکبارگی حملہ کر دیا۔ اہل راس العین گھر چکے تھے۔ ملک مرسیوس کو پہلے ہی سے اطمینان نہ تھا۔ اس حملہ نے اوسکو بالکل بدحواس کر دیا۔ اہل اسلام نے چارونطرف سے ایسا گھیرا تھا کہ کسی جانب سے نکل بھاگنے کی راہ نہ تھی شہر مین ایک غوغا ہوا جسکا اصلی سبب خود اہل شہر کو بھی معلوم نہ تھا۔ اہل شہر کا ایک عام ہلّہ قلعہ کی فصیل کیجانب ہوا۔ دامس اپنے ساتھیون کو لئے ہوے قلعہ کے دروازہ پر پہونچے اور دربانون کا فیصلہ کرکے دروازہ کھولدیا۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے جرار لشکر کے ساتھہ قلعہ مین گھس آے اور ابتدا ہی سے معاملہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ اہل شہر سے کچھہ مدد گرجہ والون کو نہ پہونچ سکی اونکا وہین خاتمہ ہوگیا۔ بے سری فوج کہانتک مقابلہ کرتی۔ بقیۃ السیف مین سے اکثر مسلمان ہوگئے۔

بقول واقدی علیہ الرحمہ راس العین کی فتح ربیع الاول ۱۸ھ مین ہوئی۔ اموال غنیمت کے اجتماع اور شہر کے انتظام کے بعد خمس کے ساتھہ ایک اطلاعی عرضداشت روانہ دار الخلافت کی گئی جس مین یہہ بھی عرض کیا گیا تہا کہ اب ہمارا قصد دیار بکر کیجانب ہے۔ حضرت عیاض بن غنم نے ایک ماہ کے قیام مین بیعۂ نسطوریا کی جامع مسجد تیار کرائی عرفجہ بن بازن عامری کو وہانکا حاکم مقرر فرماکر کفر توتا تشریف لے آے۔

یہان یرغون کی سچی محبت نے ملکہ طاریون پر کچھہ اثر کیا ہی تھا۔ اسلامی رنگ مین رنگ جانے سے اوسکے عادات واخلاق اس مین زیادہ موثر ثابت ہوے۔ حضرت عیاضؓ کے پہونچتے ہی ملکہ طاریون نے

اُس راز کو آشکارا کر دیا جو تہوڑی مدت سے اوسکے دل مین ہلچل ڈالے ہوے تہا اور مشرف با سلام ہو گئی۔ اوس مجلس مین یرغون کے ساتہہ عقد بہی ہو گیا حضرت عیاض رض بن غنم اس قصہ کو تمام کر کے مقام دارا کی جانب نہضت فرما ہوے۔ اہل دارا نے بیس ہزار مثقال سونا اور بیس ہزار درم جزیہ قبول کر کے امان حاصل کر لی۔ ان مین سے بہی بعض مسلمان ہو گئے۔

یہان سے آپ مقام بیرحا مین تشریف لے آے عوام اہل بیرحا نے اسکا چوتہائی جزیہ قبول کیا۔

بیرحا کے بانی بخیال یہود ایک نبیؑ تہے اسیوجہ سے وہ ایک متبرک مقام خیال کیا جاتا تہا اس لئے وہان کے عظائدزاس رقم کو اپنے شہر کی اہانت کا باعث سمجہکر اسکا اوسی قدر اضافہ کر دیا جسقدر کہ اہل دارا نے منظور کیا تہا۔ وہان کے رئیس طریاطس نے یہہ بہی درخواست کی کہ اس شہر کی حکومت تا بہ زیست میرے ہی متعلق رہے۔ آپ مجہہ سے سرکشی ہرگز نہ پائینگے اوسکے اخلاق نے اوسکی سچائی کی سفارش کی اور یہہ درخواست منظور کر لی گئی۔ حضرت عیاض کے مفتوحہ قومون کے ساتہہ برتاؤ نے دیار بکر کو مجبور کیا کہ وہ بہی اسلامی حمایت مین آجائین۔ متفرق جماعتین جزیہ قبول کر کر امان حاصل کرتی چلی جاتی تہین۔

حضرت عیاض رض کو معلوم تہا کہ دیار بکر کے قلعے استحکام اور مضبوطی مین مشہور ہین۔ وہان کے معاملات بہ ظاہر نظر مشکل معلوم ہوتے تہے لیکن خدا کے فضل نے ان مشکلونکو بالکل آسان کر دیا۔

Marfat.com

ان واقعات نے اسلام کی خوبیاں چار و نطرف مشتہر کر دی تھیں۔ وہ قومیں کہ جو خدا جانے اسلام کو کیسا جنگجو اور دنیاوی طلب کا مرکز اور مذہب سمجھتی تھیں اسلام کی فریفتہ ہوگئیں۔ ان ہی میں اہل نصیبین بھی تھے۔ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ بن غنم ابھی وہاں پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ یہ لوگ اسلام کا خیر مقدم کر چکے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد		بسا کین دولت از گفتار خیزد

طرہ یہہ ہوا کہ انہوں نے خود ہی اپنا گرجہ توڑ کر اپنے خیال سے اسلامی عبادت خانہ بنا لیا۔ حضرت عیاض نے ایک ماہ نصیبین میں قیام فرما کر اوسکے انتظامات سے سبکدوشی حاصل کی۔ طریاطس حاکم بیرحار پر آپ کے اخلاق اور اسلامی حالت نے وہ اثر کیا تھا کہ بمشکل اسوقت تک صبر کر سکا جب آپکا ارادہ نصیبین سے کوچ فرمانے کا ہوا ہے وہ بیرحارے چلکر نصیبین حاضر خدمت ہوا اور مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ طریاطس نے اسلامی حالت میں اپنی سچائی کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت دیا۔ اوسکے واقعات زندگی اس اسلامی حالت کی شہادت کے کافی گواہ رہے۔ اس نے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں اس خاکدان عنصری کو خیرباد کہی۔

حضرت عیاض راہ میں عمود وماریہ کی مہمانی سے فارغ ہوکر ساتویں جمادی الاولیٰ کو شہر آمد کی فصیل کے نیچے خیمہ زن ہوئے۔

فتوح میافارقین و آمد

قسطنطین اول بن استنبول بن طیماوس نے جس زمانہ میں شہر استنبول کی آبادی تعمیر کو جسکی بنا اوسکے باپ نے ڈالی تھی تمام کیا ہے۔ اسکے دادا طیماوس کا گذر

Marfat.com

اس سرزمین پر ہوا جو نہایت سرسبز و شاداب اور نہرون اور چشمون سے
بکثرت سیراب ہو رہی تہی۔ اسکو خیال ہوا کہ یہان ایک شہر آباد کیا جاے۔
جن جن چیزونکی اہل شہر کو ضرورت ہوتی ہے وہ سب نہایت خوبی کے ساتہہ
یہان موجود ہین۔ فن عمارت مین چونکہ خود بڑا ماہر تہا فوراً اس فن کے ماہرونکو
حکم دیا گیا کہ قریب قریب کئی شہر آباد کئے جایئن چنانچہ کئی شہر ماہرین فن کے
حسب لیاقت تعمیر کئے گئے جن مین سب سے زیادہ استحکام کا خیال کیا گیا
تہا۔ اون تمام شہرونکے گرد ایک فصیل بنوا کر سبکو ایک کر دیا گیا۔ تعمیر کے ختم
ہوتے ہی طیماؤس کی عمارت حیات بہی ختم ہو چکی اس مناسبت سے اسکا نام
آبدر رکہا گیا۔

اسکی حکومت اوس زمانہ سے کچہہ قبل تک اسی کی نسل مین رہی جس زمانہ کا
ہم ذکر کر رہے ہین۔ اسکی نسل کے آخری دو شہزادے پطرس اور یوحنا تھے
جو اوس قلعہ مین اپنے اپنے حصہ پر قابض تھے اور باہم کسی قسم کا کوئی رنج
وعناد نہ تہا۔ یوحنا نے حاکم دارامرطاوس کے پاس پیام بہیجکر اوسکی لڑکی مریم
سے شادی کرلی۔ یہہ لڑکی بڑی فتنہ پرداز تہی۔ آتے ہی قلعہ کا رنگ ڈہنگ
اور استحکام دیکہکر اسکو اور خیال جما۔ اس خیال نے علاقہ زوجیت پر بہی
خاک ڈالی اور اس فکر مین ہو گئی کہ جیسے بنے اس تمام قلعہ کی حکومت میری ہی
نام سے ہو۔ اسکو مدت تک ایسا موقع نہ ملا جو کچہہ کر گذرتی اتفاق سے تہوڑے سے
انتظار کے بعد اسکو ایک اچہا موقع ہاتہہ آگیا۔ پطرس نے خواستگاری کی کہ
یوحنا کی پہلی بی بی کی لڑکی اغورہ کے ساتہہ اوسکے لڑکے کی شادی اس شرط پر

Marfat.com

ہو جاے کہ صفورا اسکی بیٹی یوحنا کے بیٹے کے ساتھہ منسوب ہو - یوحنا کو
کسیوجہہ سے یہہ دونون نسبتین منظور نہ تہین صاف انکار کردیا جس سی مخاصمت کا
بیج پڑا - اب گل کہلتے ہین - پطرس صاف جواب سنکر آگ ہوگیا - فوراً جنگ کی
تیاریان شروع کردی گیئن - ادہر یوحنا اوس سے کچھہ کم تو تہا ہی نہین بڑے
زور شور سے آمادگی ظاہر کی گئی - مریم نے ایک چال چلی - یوحنا کو سمجھایا کہ
اسطرح فضول اپنی قوتون کو بیکار کرتے ہو - دیار بکر تمہارے جوار مین ہے -
تم اس آپس کی جنگ وجدل مین رہوگے اور وہ تمہارے سرون پر پہونچکر
اچھی طرحسے فیصلہ کردین گے آپکی اگر ذرا سی رضامندی پاؤن تو صلح کرا سکتی
ہون - یوحنا سمجھہ گیا - اوس نے کہا - اسمین صرف میری رضامندی کیا کرسکتی
ہے - پطرس کا غصہ اوبل چکا ہے اوسکو کون ٹھنڈا کرے - مریم نے یہہ مہم
اپنے سرلی اور فوراً سوار ہوکر پطرس کی خدمت مین پہونچی اسکی تقریر کچھہ ایسی
جادو بہری تہی کہ پطرس کے غصہ کا بہوت دم بہر مین اوتر گیا - جب پطرس کو
شیشہ مین اوتار چکی فوراً دعوت کا پیام دیدیا جو منظور کرلی گئی - واپس آ
اسنے نہایت شائستگی سے اسکا سارا انتظام کیا - شام کو جانبین کے تمام عمائد
و شہزادے جب جمع ہولیئے کہانا کہلایا گیا - آخر مین شراب کا دور چلا - اسمین
زہر ملا دیا گیا تہا - تہوڑی ہی دیر مین جلسہ دعوت جلسہ ماتم تہا - اس چالاکی سے مریم
تمام قلعونکی مالک ہوگئی - اسکو حکومت کرتے بارہ برس گذرے تہے جو حضرت عیاض
بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ یہان خیمہ زن ہوے ہین -

اس مدت مین مریم نے قلعونکو نہایت بارونق بنا رکہا تہا - انتظام

Marfat.com

اس خوش اسلوبی سے کیا تھا کہ تمام رعایا کے دل مین گھر کر چکی تھی۔ حضرت عیاض بن غنم نے وہان پہونچکر محاصرہ کر لیا۔

مریم نے ارکان دولت اور قسیسین کو جمع کرکے کہا۔ عرب نے اب سب طرف سے فارغ ہوکر تمہاری جانب رخ کیا ہے۔ اونکا خیال یہہ ہے کہ یہہ شہر دیار بکر کی کنجی ہے اس کے فتح ہوتے ہی پھر فیصلہ ہے اور واقعی اگر اونکا ایسا ہی خیال ہے تو بہت صحیح ہے۔ مین دیکھتی ہون کہ اطراف وجوانب کی چھوٹی چھوٹی سلطنتونکی آنکھین بھی اسیطرف لگی ہوئی ہین۔ دیکھیئے کیا نتیجہ پیدا ہو۔ لیکن مین اس کے استحکام کے لحاظ سے کہہ سکتی ہون کہ اسکا فتح کرلینا کوئی ہنسی ٹھٹھا نہین ہے سو برس بھی سر پٹکین تب بھی کچھہ نہ ہو۔ ہان اگر اسکے خاتمہ ہی کا وقت آگیا ہے تو تمہاری ذراسی غفلت سے اس کا فتح کرلینا کچھہ بھی نہین۔ یہہ سمجھہ لو کہ تمہاری غفلت سے صرف تم ہی تک اسکا وبال نہ رہے گا بلکہ اونکے حملونکا وہ زور شور ہوگا کہ ان تمام ممالک مین عرب ہی عرب ہونگے۔ پھر اونکے مقابلہ کا خیال کسیکی دل مین کھٹکے گا بھی تو نہین۔ یہہ جو کچھہ مین نے کہا صرف جنگی احتیاط سے کہا ورنہ میرے لئے یہہ موقع ناز ہے کہ میری رعایا۔ میرا لشکر غفلت سے کوسون دور ہے۔ اس قسم کا خیال بھی کرنا ایک طرحکی تمہاری ناقدرشناسی ہے۔ مگر کیا ایسے وقت مین ایسے ضعیف پہلوؤن پر اچھی طرحسے غور نہین کرلیا جاتا کیا یہہ داب سلطنت سے بعید ہے۔ اسی خیال سے مین چاہتی ہون کہ میرے سامنے معاہدہ کر لیا جاے کہ جان دیدینگے لیکن آبرو پر حرف نہ آنے دینگے۔ صرف مال ومتاع کی حفاظت ہی نہین بلکہ زیادہ تر وہ بے آبروئی جو تمہاری عورتون

اور بچونکے ساتھہ بعد فتح بلا دریغ کیجائیگی مجھے اسپر مجبور کر رہی ہے کہ ہم جتلا دین
نام اور کام کے دھنی ایسے ہوتے ہین۔ ---

بات پر اپنی جان دیدیتے		قول سے جان نثار کرتے ہین	

میری راے مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ کے دروازونکی سخت نگہداشت کیجاوے اور جو کچھ ہم کو کرنا ہے فصیل شہر پر سے کرین۔ عرب بالکل ہماری زد مین ہین جب تک وہ ہمارا کچھہ نقصان کرین ہم اونکی بڑی تعداد کو بالکل نیست و نابود کرسکتے ہین۔ چونکہ یہہ سلطانی اور نہایت ہی مناسب راے تھی فوراً عمل درآمد شروع ہوگیا۔

حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ نے لڑائی چھڑنے سے پہلے ایک تبلیغی نامہ اس مضمون کا ملکہ مریم کے نام لکھا۔ دیکھو ہمارا کام سواے حق کی اشاعت کے اور کچھہ نہین۔ ہماری اصلی غرض یہہ ہے کہ عالم شرک کی نجاستون سے بالکل پاک و صاف ہوجاے۔ چونکہ ہماری نیت۔ ہمارے ارادے۔ آلودہ غرض نہین اسوجہہ سے ابتک ہماری فتوحات کا سلسلہ یوماً فیوماً ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ مناسب ہے کہ تم بھی اوسی دین حق کی اطاعت قبول کرلو جسکے لئے ہمکو نہ اپنے گھر کی خبر ہے نہ اہل و عیال کی ہم سے برسرپرخاش نہو۔ اچھی طرح سے سمجھہ لو کہ یہہ تمہارا قلعہ جسپر تم کو گھمنڈ ہے وہ کچھہ بھی نہین۔ خداے تعالی شانہ ہماری مدد کریگا۔ وہ فرماتا ہے وَکَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ ہمارے ذمہ ایمان والونکی مدد ہے۔

دیکھو کیا بلاد شام ہمارے قبضہ مین نہین۔ کیا قیصر ہرقل سے زیادہ تم لوا اپنی

Marfat.com

قوت پر ناز ہے۔ کیا بعلبک اور انطاکیہ کے قلعو نسے بہی یہہ قلعہ زیادہ مستحکم ہے پہر اونکا کیا حشر ہوا جس سے تم کچہہ امید کرسکتے ہو۔ ہان اگر تم نے حمایت اسلامی قبول کر لی اوسوقت پہر ہم تمہارے مذہب وملت سے تعرض نہ کرینگے۔ تمہارے آڑے وقت مین ہم ہی آڑے آئینگے اگر اب بہی تم نے بے اعتنائی سے کام لیا تو بہت جلد تم کو اسکے نتائج معلوم ہو جائین گے۔ مستفعلون من اضعف ناصراً واقل عدداً ترجمہ تم بہت جلد جان جاؤگے کہ کسکے مددگار کمزور ہین اور کسکی جماعت کم ہے۔

یہہ نامہ ایک شخص کے حوالہ کیا گیا۔ اوس نے زیر دیوار پہونچکر اونہی کی زبان مین فصیل والون کو آواز دی اور رسی کے ذریعہ سے یہہ نامہ مریم تک پہونچا دیا گیا۔ مریم نے دربار ترتیب دیکر اعیان مملکت سے مشورہ کیا۔ اس مشورہ مین بہی رائے زنی کا حصہ مریم ہی نے لیا۔ اوسنے کہا۔ صرف اس نامہ کی بنا پر قلعہ اونکے سپرد کر دینا کسقدر بڑے شرم کی بات ہے۔ چہوٹے چہوٹے قلعے بہی کب ہاتہہ آے ہین جب ایک دفعہ اونہون نے عرب کے چہکّے چُہڑا دئے ہین۔ ہمارے یہان نہ غلہ کی کمی نہ زراعت کا نقصان ہے۔ رسد فراہم کرنے کے لئے ہم کو کوئی اسکی ضرورت نہین کہ قلعہ کا دروازہ کہولا جاے یا کوئی مخفی راستہ تلاش کیا جاے۔ یہہ تو مین ہرگز منظور نہین کرسکتی۔ اب مشورہ طلب یہہ ہے کہ ان کو جواب کیا دیا جاے۔ عمائد کی بالاتفاق یہہ راے ہوئی کہ ایسا جواب دیا جاے جو اون کے ارادون ہی کو پست کر دے اونکو معلوم ہو جاے کہ ہم دم مین آنیوالے نہین۔ اس مضمونکا

Marfat.com

جواب لکھوا کر ہی کے ذریعہ سے حضرت عیاض تک پہونچا دیا گیا کہ آپ کو فتوحات پر ناز نہونا چاہیئے۔ یہہ ہرگز نہ خیال کیجئے کہ نصرت خداوندی کے سایہ مین آپ یہہ سارے کام کر رہے ہین۔ یہہ حضرت مسیح کی درگذر ہے کچھہ مدت کے لئے ذرا سی ڈہیلی کر دی گئی ہے اسمین جو چاہے کر لیجئے پھر نتیجہ بہی ایسا سخت ہو گا کہ ساری کسر نکلجائیگی۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت قریب آن پہونچا۔ اب آپ میرے بہادرونکے مقابلہ پر تیار ہو جائیے۔ یہی آپ کے لیے کافی ہین مگر میری ہمت نہین چاہتی کہ صرف انہی پر اکتفا کیا جائے اسلئے کمک برابر آپ کے مقابلہ مین جاری رہیگی۔ اس قلعہ سے اپنی امیدونکو بالکل قطع کر دیجئے۔ اب آپ چاہے ٹہرین یا چلدین۔ حضرت عیاضؓ نے جواب دیکھتے ہی یہہ آیت پڑہی وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ ترجمہ جو اللہ پر بہروسہ کرتا ہے وہ اسکے لئے کافی ہے۔ بیشک اللہ اپنے کام کا پہونچانیوالا ہے اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے حضرت عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار ماہ کامل محاصرہ کئے رہے مگر ہنوز روز اول۔ حکم بن ہشام نے گھبرا کر کہا۔ ہمکو اجازت دیجائے کہ میافارقین پر دہاوا کر دین اسطرح سے تو ہم یہین کے ہو رہین گے۔ اونکو اجازت دیگئی۔ وہ مہاجرین و انصار مین سے ننانوے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی جماعت ساتھہ لیکر چل کھڑے ہوے۔ دجلہ سے پار اوترکر شوق نے انکے گھوڑونکے گویا پر لگا دیئے تہے۔ بہت جلد میافارقین مین جا پہونچے۔ اتفاق سے وہ روز نصاریٰ کی عید کا تہا۔ شہر کے دروازے کھلے تہے ایک عام اژدحام

Marfat.com

بڑے گرجہ مین ہور ہا تہا جو وسط شہر مین واقع تہا۔ اہل اسلام تکبیر کہتے ہوے بے دہڑک شہر مین داخل ہو گئے۔ گرجہ کے قریب اسلاعورس حاکم میافارقین کی جانب سے باز پرس ہوئی۔ صاف جواب ملا کہ ہم عالم کو شرک کی نجاستونسے دور کرنے کے لئے نکلے ہین۔ اس نے مذہب کے متعلق کچہہ سوال کئے جنکے نہایت شافی جواب اس جانب سے دئے گئے۔ پہر اوس نے اجازت دی کہ گرجہ کے اندر سیر کرین۔ یون تو وہ گرجہ خاص طور پر پہلے ہی سے آراستہ تہا جسقدر چیزین بیت المقدس مین تہین اون سب کے نمونہ یہان موجود تہے اور آج تو عید کا دن تہا اسطرحسے سجایا گیا تہا کہ آنکہین خیرہ ہوئی جاتی تہین اوسکا خیال تہا کہ مال و متاع کا شاید جادو چلجاے اور جس ارادہ سے یہہ نکلے ہین وہ درکنار اولٹے یہہ ہمارے ہو رہین مگر اہل اسلام نے گرجہ مین پہونچکر وہی نعرے لگاے۔

ناظرین کو یہان تردد ہوگا کہ اس جماعت قلیل سے وہ مزاحمت کیون نہ کیگئی جو ایسے وقت کے مناسبات مین سے کیا بلکہ ضروریات مین سے ہے۔ اسکی وجہ یہہ تہی کہ اسکے پاس وہ دل ہی نہ تہا جس سے اہل اسلام پر تلوار اوٹہا سکے۔ یہہ فتح بیت المقدس مین مسلمان ہوچکا تہا۔ باپ کی مرتے ہی حب دنیا نے اسکی آنکہونپر وہ پٹی باندہی کہ بمقابلہ حکومت کے دین چہوڑ بیٹہا دین چہوڑ تو دیا لیکن اوسکے ساتہہ ہمت بہی ہار چکا۔ اوسکا خیال اسطرف لگا رہتا تہا اور پچہتاتا تہا۔ اوسکا یہہ بہی خیال تہا کہ دین سے پہر جانیکے بعد دوبارہ اس دین مین داخل نہین ہوسکتا اسکی سزا اہل اسلام کے ہاتہون

Marfat.com

بس موت ہے اس خیال نے اوسکو کہین کا نہین رکھا تھا۔ اس موقعہ پر اوسنے اپنا خیال ظاہر کیا۔ حکم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز ایسا نہین۔ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ ایک روز آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ انسان کس چیز سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اصحاب نے عرض کیا۔ اپنے اہل سے۔ آپ نے تھوڑے سے تامل کے بعد ارشاد فرمایا۔ زیادہ خوشی اوسوقت ہوتی ہے جسوقت انسان سفر مین چلا جارہا ہو۔ اوسکے اونٹ پر اوسکی تمام ضروریات ہون۔ تمازت آفتاب کیوجہ سے کسی سایہ کی جگہہ آرام لینے کیلئے ٹھیر جائے۔ آرام پاکر سو جائے۔ جب آنکھہ کھلے کیا دیکھتا ہے کہ نہ وہ اونٹ ہے نہ زاد راہ ہے تلاش کرتا ہوا ادہر ادہر مارا پھرتا ہے آخر مجبور ہوکر اور یہہ سمجھہ کر کہ بس اب مجکو موت کا استقبال کرنا چاہیئے اس خیال سے پھر وہین آپڑا جہان سے یہہ سارا سامان گم ہوا تھا۔ یہان تکان سے پھر سو گیا۔ اب جو بیدار ہوا دیکھا تو سارا سامان موجود ہے اونٹ بھی وہی ہے تمام چیزین بھی اوسپر لدی ہوئی ہین اسوقت جو اوسکو خوشی ہوتی ہے اسکی برابر کوئی خوشی نہین۔ اس سے کہین زیادہ بندۂ مومن کی توبہ سے پروردگار عالم خوش ہوتا ہے۔ حضرت حکم نے اسطرح سے بیان کیا کہ اوسکا چوٹ کھایا ہوا دل بے چین ہوگیا۔ اوسکی آنکھون سے آنسو بہہ رہے تھے اور وہ چپ تھا۔ اس تقریر کے ختم ہوتے ہی وہ جماعت اسلامی کو اپنے دارالامارۃ مین لے گیا۔ وہان پہونچکر اوسنے سارا راز ظاہر کرکے تجدید اسلام کی اور عمائد سلطنت سے مخاطب ہوکر کہا۔ میرا خیال تمہارے

Marfat.com

خیال مین بہی تمہارے خیالون سے بالاتر ہوگا۔ مین نے جس چیز کو اپنے لئے پسند کیا ہے تم کو بہی نصیحت کرتا ہون کہ اوسی کو اختیار کر لو۔ تمہاری دنیا اور تمہارا دین دونون سنور جاینگے۔ یہہ تم جانتے ہی ہو کہ عرب بلاد آمد کا محاصرہ کئے ہوے پڑے ہین اوسکے فتح ہوتے ہی کیا تم مین ایسی طاقت ہے جو تمکو اونکے ہاتہون سے بچا سکے۔ تمہارے اہل وعیال کا خبرگیران اوسوقت کون ہوگا۔ اون سب حالتون کو پیش نظر رکہے اچھی طرح سے سوچ لو کہ تمہارے لئے کیا پسندیدہ ہے۔ عمائدین سے جو نہایت ہی مقرب تہے اونہون نے بادشاہ کا ساتہہ دیا لیکن اکثر اراکین نے کہا۔ ہم کو اسکی بابت غور کرنے کے لئے کچہہ مہلت ملنا چاہیے۔ اس سے پہلے ہم بالکل بے خبر تہے۔ ہم نے اس مین کبہی فکر نہین کی اسلئے یکایک ہم مضبوط راے نہین قائم کرسکتے۔ اسلاعورس نے اونکو مہلت دیدی۔ وہ دربار سے اوٹھکر ایک جگہہ مجتمع ہوے اور سب کی بالاتفاق یہہ راے ہوئی کہ دین عرب ہرگز نہ قبول کیا جاے۔ نتیجہ یہہ ہونا ہے کہ ادہر بادشاہ ہمارے لئے بلاے جانستان ہوگا اودہر عسکر اسلامی کی یورش ہم پر ہوگی مگر کیا استقلال اور صبر کوئی چیز نہین۔ نہایت اطمینان کے ساتہہ اپنے دین کو اپنے ساتہہ لیجاؤ۔ تین روز تک بادشاہ کو انکا حال معلوم نہونے سے خود تعرض کرنا پڑا۔ معلوم ہوا کہ وہ سب برسرپیکار ہین۔ رعایا مین عام بغاوت پہیلی ہوئی تہی۔ لشکر کے دو حصہ ہوگئے تہے۔ ایک رعایا کا ساتھی دوسرا بادشاہ کا طرفدار۔ اسلاعورس اپنے ساتہیونکو لیکر

Marfat.com

انکے قلع قمع کرنیکی غرض سے نکلا۔ اسلامی جماعت بھی ساتھہ تھی۔ تمام روز سخت ہنگامہ برپا رہا لیکن کچھہ فیصلہ نہوا۔ ابھی تک قلعہ کا دروازہ بادشاہ کے قبضہ مین تھا۔ شب کو یہہ راے ہوئی کہ اسوقت بلد آمد کی جانب بطلب کمک ایک سوار دوڑایا جاے چنانچہ سوار روانہ کیا گیا وہ ابھی کچھہ دور پہونچنے نہ پایا تھا کہ ضبہ بن عدی پانسو اسلامی سوارونکی جماعت سے انکی کمک کے لیئے آرہے تھے۔

چونکہ حاکم کو کئی روز آے ہوے ہوچکے تھے اور حضرت عیاض رض کو انکا کچھہ حال معلوم نہ ہوا۔ علاوہ برین حضرت عیاض نے ایک خواب بھی دیکھا تھا اسوجہ سے یہہ کمک اس جانب کو روانہ کیگئی تھی۔ شہر مین کمک کا داخل ہونا تھا کہ مخالفین کی ہمتین پست ہوگئین۔ ناچار انکو ہتھیار رکھنے پڑے اسوقت اونمین سے کچھہ اور لوگ مشرف باسلام ہوگئے۔ بادشاہ نے اوس گرجہ کو توڑکر مسجد بنوائی۔ تین روز تک جماعت اسلامی اوسکے ہان مہمان رہی۔ حضرت حکم بن ہشام اور دس اور صحابہ رض بغرض تعلیم احکام دین وہین مقیم رہے باقی جماعت ضبہ بن عدی اپنے ساتھہ لئے ہوے حضرت عیاض کی خدمت مین آپہونچے۔

یہان کی حالت سنیے کہ حضرت عیاض [illegible] آگے اور کشود کار کی کوئی صورت نتھی ایکروز ایک کتا قلعہ مین غیر راستہ سے [illegible] جاتا [illegible] معلوم ہوگیا کہ یہی چور راستہ ہے۔ سرشام ہی سے سارا انتظام کرکے یہہ تدبیر کیگئی کہ کچھہ لوگ اسکے ذریعہ سے اندر پہونچکر کسی طرح سے [illegible] دروازہ

کھولدین اسجانب فوج مسلح رہے دروازہ کھلتے ہی حملہ کردیا جاے۔

اسطریقہ سے قریب سو آدمیونکے قلعہ مین داخل ہوگئے یہہ جماعت قلیلہ کیا کرسکتی تھی سخت مصیبت کا سامنا ہوا لیکن یہہ سونچکر اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ ترجمہ بیشک اللہ نے ایمان والون کے نفس اور مال خرید لئے ہین کہ اونکے لئے جنت ہے۔ سربکف کچھہ لوگ دروازہ تک پہونچ ہی گئے۔ محافظین سے مقابلہ کرکے اپنی طرف اولجھا لیا۔ جو لوگ اس تاک مین تھے اونہون نے جھٹ قلعہ کا دروازہ کھولدیا۔ دروازہ کا کھلنا تھا کہ اسلامی دریا اُمنڈ آیا۔ شب کی تاریکی مین ایک ہنگامہ قیامت نما برپا ہونے لگا۔ لاشین دھڑادھڑ گررہی تھین۔ خون کی ندیان جاری تہین۔ آہ و واویلا کا ایک شور عظیم برپا تھا۔ نہ وہان ترتیب صفوف تھی نہ اپنے اور بیگانہ کی تمیز۔ تمام رات یہی معرکہ رہا صبح ہوتے ہی اہل آمد دارالامارۃ کی جانب دوڑے مگر مریم وہان کہان۔ وہ تو رات ہی کو جب اوسکو اہل اسلام کی آمد معلوم ہوئی مخفی راستہ سے تمام اسباب و جواہر جو ساتھہ لے جاسکی لیکر اپنی خواصون کے ساتھہ بلاد روم کی جانب نکل گئی تھی۔ اب شہر والون کے لئے کوئی جاے امن نہ تھی ناچار طالب امان ہوکر پھر پلٹے۔ حضرت عیاض نے اونسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ہمارا شیوہ نہین جو امان خواہ کو امان نہ دین۔ تم نے اگر پہلے ہی یہہ سونچ لیا ہوتا تو ہم کو تمہیر تلوار اوٹھانیکی کیون ضرورت ہوتی۔

آنچہ دانا کند ہمان نادان		لیک بعد از لحوق ذل وزیان	

Marfat.com

حضرت عیاض نے اب اسلام پیش کرنا شروع کیا۔ اونسے کہدیا گیا تہا کہ دین مین جبر نہین چونکہ تم امن خواہ ہو چکے ہو اسلیئے اگر تم اپنے اپنے طریقو نپر بہی جمے رہوگے جب بہی ہماری جانب سے کسی قسم کی زیادتی نہو گی مگر انسانیت کا مقتضی ہے کہ جو چیز اپنے آپ کو پسندیدہ معلوم ہو کوشش کرے کہ دوسرو نکے نزدیک بہی وہ ایسی ہی پسندیدہ ہو جاوے اور پسندیدگی بہی کونسی جسمین دنیا و عقبی دونون کا بہلا ہو۔ اسلیئے مین تم کو صلاح دیتا ہون کہ تم دین اسلام جسکے تمام اصول موافق عقل ہین قبول کرلو۔ یہہ وقت منازعہ اور مجادلہ کا نہین۔ تم خود اسلامی اخلاق۔ مسلمانون کے عہد کی پابندیان۔ اونکا برتاؤ دیکہکر اپنے دل مین فیصلہ کر سکتے ہو کہ حق کس جانب ہے۔ جن جنکی تقدیر مین یہہ دولت لکہی تہی اس تقریر نے اونکو بے چین کر دیا اور مشرف باسلام ہوگئے۔ جنکی قسمت مین خسر الدنیا والآخرہ تہا اونہون نے جزیہ منظور کیا۔

جزیہ کی شرح یہان یہہ رکہی گئی تہی کہ ہر جوان آدمی سے چار چار دینار سالانہ سال آیندہ سے لیا جاوے۔ اہل آمد مین سے ایک متبحر یہودی عالم تہا اوسکی اسوقت کی تقریر نے اور بہت سارے لوگ اسلام کی جانب کہینچ لیے اوسنے کہڑے ہو کر کہنا شروع کیا۔ مین اچہی طرحسے جانتا ہون کہ وہی تمہارے نبی ہین جنکی بابت کتب سابقہ مین نبی الرحمۃ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ تم ہی اوس نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے تبع ہو جو سراپا رحمت تہے اور یہہ رحمت بہی کسی ایک نوع کے لیے نہین بلکہ تمام عالم کے لیئے وہ وہی نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہین کہ

Marfat.com

جنکی بابت حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کے صحیفون مین ارشاد فرمایا گیا ہے کہ مین آخر زمانہ مین ایک نبی مبعوث کرونگا جسکی امت ساری امتون سے افضل ہوگی۔ اونکے دل رحمت سے بھرے ہونگے۔ اوہنی کے چہرہ اور دست و پا آثار وضو سے درخشان اور تابان ہونگے۔ یہی وہ نبی پاک ہین (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) جنکے توسل سے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعائین قبول ہوئین۔ حضرت داؤد (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا جسوقت کہ اون سے تمام جانور بہاگنے لگے ہین کسکے توسل سے قبول ہوئی تھی انہی کے (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔ اس تقریر سے وہ لوگ زیادہ مستفید ہوے جنکی نظر کتب سابقہ پر تھی۔

حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اموال غنیمت مین سے بھی کچھہ مال برضامندی اہل اسلام آمد والونکو واپس دیکر نہایت خلق درفق سے اونسے معاملہ رکھا۔ بارہ روز تک مقیم رہکر تمام انتظامات ضروریہ کئے۔ کوچ کرتے وقت وہانکی حکومت وولایت صعصعۃ العبدی کی سپردگی مین دیکر پانچسو عرب جو اونہی کے بنی اعمام تھے بہ غرض حفاظت وہان چھوڑے۔ تم ما وعدناہ من روایۃ الواقدی علیہ الرحمہ

عزل حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فتوحات جزیرہ کے ختم کرتے ہوے مورخین نے اس واقعہ کو بیان کیا ہی

Marfat.com

یہ واقعہ اہم ہونیکی وجہ سے مورخین کے فکر ہی گھوڑونکا جولانگاہ رہا ہے۔ دوسرے مین ابتدا ر کتاب مین اسکی تفصیل کا وعدہ بھی کر آیا ہون اس لحاظ سے صاف صاف جو مجھکو معلوم ہوتا ہے وہ عرض کئے دیتا ہون مگر مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مختصر سی سوانح عمری حضرت خالدؓ کی بیان کر دیجائے جس سے اصل مطالب کا میدان جو ایک ذراسی تاریکی مین پڑکر جولانگاہ بنگیا ہے بالکل صاف ہوجائے۔

اسمین اکثر پچھلے واقعات کو دوہرانا پڑے گا مگر ناظرین سے امید ہے کہ بالاستیعاب دیکھکر اصل مضمونکی بابت رائے قائم کرینگے۔ مین مورخین کے نقل کردہ واقعات مین ضرور مجبور ہو سکتا ہون لیکن انکی رایونکی پابندی یہہ امر میرے ذمہ لازم نہین۔ بہرحال واقعات کی روسے جو کچھہ میرے ذہن مین آئے وہ بیان کرونگا جسمین حیلہ جوئی کو انشاءاللہ تعالی بالکل دخل نہوگا۔

حضرت خالد کا نسب

خالد بن الولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مُرّہ مُرّہ پر جاکر حضرت خالد کا سلسلۂ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سلسلہ کے ساتھہ متصل ہوجاتا ہے۔ مُرّہ کے تین لڑکے تھے کلاب جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سلسلۂ نسب آتا ہے۔ تیم جنکی اولاد مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ تھے۔ یقظہ جسکا بیٹا مخزوم قبیلہ بنی مخزوم کا جداعلی تھا۔ مخزومی نسل مین سے

Marfat.com

تیسرے طبقہ مین مغیرہ ہین جو حضرت خالد کے دادا تہے۔ انکا بیٹا ولید نہایت خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کا بہادر شخص تہا۔ ان ہی دونون وصفون کے لحاظ سے یہہ ریحانۂ قریش اور وحید القوم کے لقبون سے مشہور تہا۔ اسکی مالی حالت اسدرجہ کی تہی کہ اسکی تجارتی کوٹہی مین ادنیٰ سی چیز سے لیکر اعلیٰ درجہ کے جواہرات تک موجود تہے مگر تہا بدنصیب۔ اسکی امارت وشجاعت اسکولے ڈوبی کبہی اس نے یہہ خیال نکیا کہ یہہ دونون چیزین عاریتی ہین اصل مالک کوئی اور ہی ہے۔ اس نے کبہی اپنے مالک کے سامنے سر نہ جہکایا۔ آفتاب اسلام جب چمکا ہے اور تبلیغی صدائین اسکے کان تک پہونچی ہین اسقدر اسکی دونون اعتباری وصفون نے اسکو اندہا اور بہرا کردیا تہا کہ مطلق توجہ نہ کی بلکہ سارے وہ منصوبے جو خلاف اسلام قریش مین کئے جاتے تہے اون سب کا مرکز یہی ہوتا تہا اسکا وبال بدا اسکو بہگتنا پڑا۔ کچہہ ایسی یکے بعد دیگرے افتادین آنکر پڑین کہ بنا بنایا کارخانہ درہم برہم ہوگیا۔ اسکی شادی حارث کی بیٹی لبابہ صغریٰ سے ہوئی تہی۔

حارث کے تین بیٹیان تہین۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ازواج مطہرات مین داخل ہین لبابۂ کبریٰ جو حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے منسوب تہین اور جو حضرت فضل بن عباس کی والدہ تہین۔ لبابہ صغریٰ یہہ ولید سے منسوب تہین انہی کے بطن سے حضرت خالد پیدا ہوے۔ ولید کے سات لڑکون مین

Marfat.com

چار لڑکے خالدؓ۔ ولیدؓ بن ولید۔ ہشامؓ۔ عمارہؓ۔ مشرف باسلام ہوے تین لڑکون نے اپنے باپ کا ساتھہ دیکر دونون جہانکی تباہی اختیار کی۔

قبل از اسلام حضرت خالد کی حالت

حضرت خالد صغر سنی ہی مین شہسواری کیجانب مائل تھے۔ دیگر فنون ان کو تعلیم کیئے گئے لیکن انکی دلچسپی فطرۃً کچھہ اسی طرف واقع ہوئی تھی اسی نے انکو آگے چلکر ایک بہت بڑا سپہ سالار ثابت کیا۔

حضرت خالد ایام جاہلیت مین بھی افسر فوج اور سب سے آگے بڑھے رہا کرتے تھے۔ وہ قبہ جہان فوجون کے انتظام کی کمیٹیان ہوا کرتی تھین اوسکی صدارت بھی انھی کے متعلق تھی۔ (الریاض المستطابہ)

احد کی مشہور فتح جو مشرکین کو نصیب ہوئی ظاہری سبب اوسکا حضرت خالد ہی تھے یہہ مقام حضرت خالد کا اچھی طرحسے دیکھا بھالا تھا۔ اسمین ایک درہ تھا جو نہایت محفوظ کمین گاہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس مقام پر پچاس تیر انداز مقرر کر دئے تھے کہ کچھہ ہو مگر وہ اپنے مقام سے ہٹنے نہ پائین۔ اہل اسلام نے جب چن چن کر روساے قریش کا خاتمہ کردیا اور بالکل فتح ہوچکی تھی حضرت خالد اپنے دستہ فوج کو لئے ہوے پہاڑ کے عقب سے اس درہ کی جانب آے۔ یہان کے مقرر شدہ تیر اندازون مین سے اکثر اپنی جگہہ پر اس خیال سے قائم نہ رہے تھے کہ جنگ تک کیواسطے ہمکو حکم تھا اب اوسکا خاتمہ ہوچکا۔ حضرت خالد نے موقع پاکر اس غفلت مین اس زور کا حملہ کیا کہ مسلمانون کو اوسکا سنبھالنا مشکل پڑگیا وہ مشرک جو

Marfat.com

میدان سے بھاگ گئے تھے واپس ہوکر شریک جنگ ہو گئے اور اہل اسلام کو پسپا ہونا پڑا۔ اس شکست کا اصلی سبب تو اوس درہ کا چھوڑنا ہے جس کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سخت تاکید کی گئی تھی اور ظاہری سبب حضرت خالد کی چستی وچالاکی اور مواقع جنگ کی کمال مہارت تھی۔

حضرت خالد کا اسلام

اس واقعہ کا خاص اثر یہہ ہونا چاہیئے تھا کہ حضرت خالد کو اپنی شجاعت پر ناز ہوکر اسلام کیجانب مطلق توجہ نہوتی مگر جہان انکو قلب شجاع ملا تھا وہان اوسمین حق پسندی کا بھی مادہ تھا۔ اسلام کی حقیّت رفتہ رفتہ اون مین گھر کرتی چلی جاتی تھی۔ وہ خوب جانتے تھے کہ پے درپے فتوحات کا ہونا محض شجاعت کے بل بوتے ہرگز نہین ہوسکتا جب تک اوسمین حق نہو۔ باطل چیز کو چاہے جسقدر زبردستی سے شایع کرو ہرگز شایع نہین ہوسکتی اگر ہوگی بھی تو نہایت ناپائیداری کے ساتھہ کہ ذراسے امتحان مین ساری قلعی کھلجانے گی۔ وہ اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے کہ اونہی کے ہم قوم قریش مین سے چند اصحاب کیسی کیسی سخت آزمائیشون مین رکھے گئے مگر صاف۔ ذراسا بھی تو میل نہ آیا۔ وہ کیا پوشیدہ سبب ہے کہ جو مشرکین مین نہین جسکی وجہہ سے وہ اپنی جانون کو جان نہین سمجھتے۔ ضرور اسمین حق ہے۔ کچھہ اسی قسم کے خیالات حضرت خالد کے ہونگے جو اس جانب رہبری کر رہے تھے۔ آپ کا میلان خاطر اسطرف ہوتے ہی شجاعت نے

Marfat.com

اسکے آثار چہرہ پر نمایاں کردئے۔ عمائد قریش نے اسکی پیش بندی چاہی مگر جو امر ہونے والا تھا وہ کب رک سکتا تھا آخر یہہ جوش ۸ھ ہجری مین ابل پڑا۔ بقولے قبل از غزوہ خیبر و بقولے بعد خیبر غزوہ موتہ سے دو ماہ پیشتر آپ اسلام لانیکے لئے چل کھڑے ہوئے۔

راہ مین انکو حضرت عمرو بن العاص مل گئے۔ یہہ قریش کی جانب سے نجاشی حاکم حبش کے پاس اس لئے گئے تھے کہ جو اہل اسلام وہان پہونچے ہین انکو پناہ نہ دی جاوے۔ یہہ سفارت پہونچا کر لوٹے ہین کہ یکا یک انکا خیال پلٹ گیا بے اختیار اسلام کیجانب انکا دل کھنچنے لگا اب مکہ شریف کا جانا چھوڑ مدینہ منورہ کی راہ لی۔ راہ مین حضرت خالد مل گئے۔ یہہ فرماتی ہین کہ مین نے کہا خالد۔ کہان کے ارادہ سے ایسے یکہ و تنہا نکلے ہو۔ حضرت خالد نے فرمایا۔ اسلام کیطرف لئے جا رہا ہے۔ آپ فرمائیے کہان کا ارادہ ہے۔ حضرت عمرو بن العاص نے کہا صورت حال یہان بھی یہی ہے۔ حضرت عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ پہونچکر اسلام لانے مین حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی نے سبقت کی۔ جب توبہ کر چلے مین تب مین بھی مشرف باسلام ہوا۔ (اصابہ)

ایسے شجاع بہادر کا اس طرح اسلام قبول کرنا کوئی سبب ظاہر نہین کرتا سوا اس کے کہ حق نے دل مین گھر کرلیا تھا۔ انپر نہ کوئی جانی افتاد پڑی تھی نہ مالی۔ نہ یہی تھا کہ ایام جاہلیت مین یہہ محکوم ہوکر رہے تھے اور اسلام مین انکو کسی حکومت کی امید تھی۔ یہہ وہ لوگ بھی نہ تھے

Marfat.com

جنکو کہا جاے کہ انکی سادہ لوحی اسکا باعث ہوئی۔ ایام جاہلیت کی انکی چستی و چالاکیان صاف بتلا رہی ہین کہ جو کچھہ یہہ کرنیوالے ہین نہایت سوچ سمجھہ کر اور ڈنکے کی چوٹ۔ عالم مین آشکارا کرے۔

حضرت خالد کو اپنی اوس شجاعت کو دکھلانے کا جسپر اسلام کی آب چڑھ گئی تھی بہت جلد موقع ملگیا۔ وہی ایک واقعہ اسکی کافی شہادت ہوسکتا ہے کہ اسلام نے حضرت خالد کے دل مین سوا اپنی حقانیت کے کسی اور وجہہ سے گھر نہین کیا تھا۔ حضرت خالد کو دو ماہ ہی اس جماعت حقہ مین داخل ہوے گذرے تھے کہ جو واقعہ موتہ پیش آگیا۔ لشکر اسلامی کی سپہ سالاری کے لئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم نے بالترتیب اصحاب نامزد فرمادئے تھے۔ چلتے وقت آپ نے فرمایا تھا کہ اسوقت زید تمپر افسر مقرر کئے جاتے ہین اگر زید شہید ہوجائین تو جعفر بن ابیطالب اونکی جگہہ کام دین اور اونکی شہادت کی صورت مین عبداللہ بن رواحہ۔ عبداللہ بن رواحہ کے بعد پھر جسکو مسلمان افسر مقرر کرلین۔ یہہ ایک پیشین گوئی تھی جسکو ان حضرات کے قلوب اوسی وقت سمجھہ گئے فرماتے ہین کہ ہم مین سے ہر ایک نام بردہ کو اپنی شہادت کا پورا یقین ہوگیا تھا ورنہ اس قسم کی تقسیم و تفصیل کے کیا معنی۔ بالآخر یہی ہوا کہ اہل اسلام نے اول معرکہ مین مشرکین کے چھکے چھوڑا دئے مگر پیشین گوئی کے پورا ہونے نے اون کے کچھہ قدم جماے جس مین یہہ تینون اصحاب اوسی ترتیب سے فائز بہ شہادت ہوے۔ حضرت عبداللہ کے شہید ہوتے ہی حضرت ثابت نے

Marfat.com

علم سنبھالتے ہی کہا۔ جلدی افسر مقرر کرو۔ نظر حضرت خالد پر پڑی حضرت خالد کے لئے اسلامی حالت مین یہہ پہلا موقع تھا۔ حضرت ثابت اس سے پیشتر بھی ایک معرکہ مین افسر رہ چکے تھے۔ حضرت خالد نے کہا۔ آپ کے ہوتے ہوے مین اسکا مستحق کیسے ہو سکتا ہون۔ حضرت ثابت نے فرمایا یہہ سب کچھہ صحیح لیکن یہہ وقت آپ کے لئے مناسب ہے۔ یہہ وہ وقت تھا کہ پے در پے اسلامی افسرونکی شہادت جو کچھہ لشکر پر اثر ڈالتی وہ کم تھا۔ حضرت خالد کے علم لیتے ہی رنگ ہی دوسرا ہو گیا۔ ان کی چستی وچالاکی نے مخالفین کے جنکے دل بہت بڑھ رہے تھے ہوش لگاڑ دئے بالآخر اس فتح کا سہرا حضرت خالدؓ ہی کے سر رہا۔

فتح مکہ مین بھی ایک دستۂ فوج حضرت خالد کے زیر کمان تھا۔ آپنے مکہ کے نشیبی جانب سے دہاوا کیا تھا۔ قریش کا سارا زور حضرت خالدؓ ہی کیجانب تھا۔ چونکہ دوسری طرفون سے کفار کا معاملہ بہت پست ہو گیا تھا اور حضرت خالدؓ کی جانب سارا زور تھا حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اثناء جنگ مین کہلا بھیجا ارفع عنھم السیف تلوار ان سے اوٹھا لو لیکن پیام رسان نے کسی وجہہ سے یہہ کہدیا ضع فیھم السیف یعنے قتل کئے جاؤ حضرت خالدؓ کفار کو دباتے ہوے حرم تک پہونچ گئے۔ اسمین حضرت خالد کے اوپر کچھہ الزام نہین آسکتا اسلئے کہ انہون نے اوس پیام کی تعمیل کی جو اون تک پہونچا تھا اونہون نے اوسی کو فرمان واجب الاذعان تصور کیا۔

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا گیا ہے تو آپ نے حضرت خالد سے کچھ نہ فرمایا۔ رہے پیام رسان انکی بابت عام اسلامی مورخ لکھتے ہین کہ انہون نے عرض کیا۔ مین محض مجبور تھا کیونکہ مجھ سے راہ مین ایک آسمانی فرشتہ نے ملکر زبردستی ایسا کھلوایا مین سوا اسکے اور کیا کرسکتا تھا۔

جنگ حنین مین بھی حضرت خالد شریک تھے۔ مخالفین نے اندھیرے مین صبح سے پیشتر حملہ کردیا تھا اسوقت حضرت خالد اپنا لشکر سنبھال نہ سکے مگر خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جلوہ افروزی نے اون سب متفرق جماعتون کو اکھٹا کرکے ایسا سنبھالا کہ مخالف کو پسپا ہی ہونا پڑا اس واقعہ مین ان کے ایک زخم آیا تھا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمام لوگون مین تلاش فرماتے اور دریافت فرماتے کہ خالد تک مجھکو کون پہونچاوے گا یہانتک کہ حضرت خالد کے پاس تشریف لاکر آپ نے زخم پر دم کیا جس سے فوراً وہ زخم اچھا ہوگیا وہ زخم کیا اچھا ہے جسکی شفا اسطرح ہو ع

خوش آن در دیکہ درمانش تو باشی

حضرت خالدؓ کے مرتبہ اور انتہاے طلب کو یہان سے ملاحظہ فرمایئے۔

آب کم جو تشنگی آور بدست | تا بجو شد آبت از بالا و پست
میل آبست این عطش در جان ما | ما ازان او و او ازآن ما

جنگ طائف مین حضرت خالدؓ کی یہہ خصوصیت یادرکھنے کے قابل ہی

Marfat.com

کہ عزے بت کا انہدام انہی کے متعلق تہا۔

دومۃ الجندل جو ایک چھوٹی سی عیسائی ریاست تھی اوسکا خاتمہ ان ہی کے ہاتھون ہوا۔ صلح تبوک کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چارسو بیس سوار حضرت خالدؓ کے ساتھہ کرکے اکیدر حاکم دومۃ الجندل کی جانب روانہ فرمائے تھے یہہ ہمیشہ ایسی سازشین کرتا رہتا تہا جس سے اہل اسلام کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ فتنہ وفساد کرا دینا اسکے نزدیک کچہہ مشکل نہ تہا۔ حضرت خالد جسوقت پہونچے ہین وہ اپنے بہائی حسان کے ساتہہ چاندنی رات مین شکار کے لئے نکلا تہا کہ بہادران اسلام نے بغیر لڑے جہگڑے اکیدر کو گرفتار کرلیا۔ حسان نے کچہہ مقابلہ کیا مگر دو ایک وارون مین اوسکا خاتمہ ہوگیا۔ مصاد جو دوسرا بہائی اکیدر کا تہا اوسے جو خبر لگی وہ اپنی جماعت کے ساتہہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ آور ہوا مگر خالد کے حملو نکی اوسکو کہان تاب۔ بالآخر اوسکو قلعہ حضرت خالد کے حوالہ ہی کرنا پڑا۔ حضرت خالد نے آٹہہ سو گہوڑے چارسو نیزے لیکر قلعہ اکیدر کے حوالہ کر دیا۔ اکیدر اپنے بہائی کو لئے ہوے مقام تبوک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوگیا۔ حاضر خدمت ہونا تہا کہ اسلام کی سچائی نے اوسکے دل مین اثر کرکے اسلام پر اوسکو مجبور کیا اور وہ مسلمان ہوگیا۔

الریاض المستطابہ مین یہہ ہے کہ حضرت خالد اکیدر کو گرفتار کرکے خدمت بابرکت مین حاضر ہوے یہان جانبر ہوکر اوسنے جزیہ قبول کرکے

امان حاصل کرلی۔

سنہ ھ مین جب بڑے بڑے جنگجو یا تو تباہ ہو گئے یا اسلام نے اونکو ودہر گہسیٹا تہا جوق جوق لوگ چارونطرف سے بغرض اسلام حاضر ہورہے تہے اسی زمانہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت خالد کو بنی حارث بن کعب بن مذحج کی ہدایت کے واسطے روانہ فرمایا۔ جیسے معرکہ جنگ مین حضرت خالد کی تلوار کام دیتی تہی ویسی ہی ایسے مقامونپر اونکی زبان بہی کم موثر ثابت نہوتی تہی انہون نے وہ تقریر کی کہ انکے ساتہہ کتنے ہی اشخاص مدینہ منورہ حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے۔

ایک مرتبہ جب سرور عالم عمرہ سے فارغ ہوکر احرام سے باہر آئے اور موئے مبارک ترشوائے ہین تو پیشانی کے موے مبارک حضرت خالدؓ نے لیکر ٹوپی مین رکہہ لئے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میری ساری فتوحات کا باعث یہی موئے مبارک ہوتے تہے۔ صاحب اصابہ تحریر فرماتے ہین کہ یرموک کی لڑائی مین یہہ ٹوپی سر پر نہ تہی جب تک نہین ملی حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نہایت اولجھن مین رہے ملنے کے بعد اطمینان ہوا اوسوقت آپ نے یہہ سارا ماجرا بیان فرمایا۔ ہم اسکی تفصیل پہلے کرآئے ہین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات کے بعد جو ایک شورش برپا ہوئی ہے اوس ہنگامۂ فتنہ وفساد کے فرو کرنے مین بہی آپنے بڑا حصہ لیا۔ ادہر مسیلمہ کذاب اپنی جماعت بڑہارہا تہا ادہر سجاح نبوت کا دعوی کررہی تہی جس سے اوسنے اپنے سارے قبیلہ کو اسکا معتقد بنالیا تہا

Marfat.com

ایک طرف طلیحہ بن خویلد لوٹ مار کی فکر مین پڑا تھا۔ کسی فرقہ نے زکوٰۃ دینا بند کر دی تھی کوئی روزہ نماز کو چھوڑے بیٹھا تھا۔

حضرت صدیق اکبر کے لئے یہہ وقت واقعی نہایت دقت کا تھا سب سے بڑھکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مفارقت۔ ادہر ایک دم سے یہہ سارا بار۔ طلیحہ کی مہم کے لئے حضرت خالد نامزد کئے گئے۔ مخالف کی قریب ایک لاکھ فوج کے سامنے آٹھہ ہزار اسلامی جماعت بظاہر کچھہ نہ تھی لیکن حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حملوں نے سہ پہر تک فیصلہ کر دیا کچھہ مارے گئے کچھہ بھاگ گئے اور کچھہ ابھی تک باقی تھے افسر نے طلیحہ سے یہہ ماجرا سُناکر غیبی مدد کے لئے عرض کیا اوس نے ایک چادر سر پر ڈال کر یہہ ظاہر کیا کہ وحی کا انتظار ہے۔ جب افسر نے بہت ہی تنگ کیا تو طلیحہ نے کہا۔ مجھے جبرئیل سے معلوم ہوا کہ خالد کے حملوں کے مقابلہ مین تمہاری کچھہ پیش نہ جائیگی وہ حالت ہوگی جسکو کبھی نہ بھولوگے یہہ سننا تھا کہ بقیہ بھی روبہ فرار ہو گئے۔ اکیلا طلیحہ کیا کرتا شام کے اطراف کی جانب وہ بھی نکل گیا جہان تھوڑے روز کے قیام کے بعد حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوگیا فارس کے معرکون مین اسنے اپنی سچائی کا اچھا امتحان دیا اور واقعہ نہاوند مین شہید ہوا۔ حضرت خالد مظفر و منصور واپس تشریف لائے (فتوح البلدان و حبیب السیر)

اس مہم سے فارغ ہوکر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبیلہ بنو تمیم کیجانب توجہ فرمائی۔ یہہ قبیلہ کا قبیلہ مرتد ہوکر سجاح کا ساتھی ہوگیا تھا

Marfat.com

انکا سردار مالک بن نویرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی حیات ظاہری کی حالت مین صدقات جمع کرنے پر عامل تہا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی وفات کی خبر سنکر اوسنے تمام صدقات واپس دیکر کہدیا تم جانو اور تمہارے مال۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکی بعض عورتون نے اوسی روز خوشی ظاہر کی۔ مگر صدقات واپس دینا تو اچہی طرح سے ثابت ہے جو فی المعنی ادائگی زکواۃ کا انکار ہے۔ امام بلاذری کا بیان ہے کہ اس بنا پر حملہ کرکے حضرت خالدؓ گرفتار کرلیا اور جو حکم مرتدین کا ہے وہ اوسپر جاری کیا گیا مگر طبری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے قتل کی بنا وہ بے ادبی تہی جسکو باوجود تنبیہہ کے بہی اوس نے ترک نہ کیا وہ فرماتے ہین فحادثہ ساعۃ فظن خالد ان مالکاً مرتد اذجری علی لسانہ ان رجلکم کان یقول کذا یعنی محمداً صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فغضب خالد فقال یا کلب کان رجلنا ولم یکن رجلکم علمت انک کافر یعنے جب قیدیون کے ساتہہ مالک بہی گرفتار ہوکر آیا ہے تو اوسکی باتون سے حضرت خالد کو کہٹکا ہوگیا کہ یہہ مرتد ہوگیا ہی۔ وہ بار بار یہی کہتا تہا "تمہارے صاحب یون فرماتے ہین" بس حضرت خالد کے آگ لگ گئی اور آپ نے فرمایا۔ اے کتے کیا ہماری ہی حضور تہے تمہارے نہ تہے میرا گمان غالب ہے کہ تو کافر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صدقات کا حال تو پہلے معلوم ہوچکا تہا اب اپنے خیال کی اور زیادہ استحکام کی غرض سے آپ نے گفتگو مین اسکی ٹٹول کی تو صاف کہل گیا

Marfat.com

کہ اسکے دل مین سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کس قدر قدر ومنزلت ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو اپنی زندگی حضور ہی کی خدمت کیلئے وقف کرچکے تھے اور سارا گھر بار جنکی خاطر چھوڑ بیٹھے تھے اسکی کہان تاب تھی فوراً حضرت ضرار کو حکم دیا کہ اسکا سر اوڑا دو۔

اصل واقعہ یہہ ہے اس سے آپ سمجھہ سکتے ہین کہ حضرت خالدرضؓ کی راے کہان تک صحیح تھی۔ جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگئی ہے آپ نے اصل کیفیت دریافت فرمانیکے بعد اور کسی قسم کی بازپرس حضرت خالد سے نہین فرمائی۔ حضرت خالد پر قصاص تو آہی نہین سکتا تھا کیونکہ اول تو بہ مقابلہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفاداریون کے مالک کا واقعہ بہیچ نمے ارزد کا مضمون تھا اوسکے اسلام کا ہی ثبوت نہین۔ بعض روایات سے صرف حضرت ابوقتادہ انصاری کا فرمانا معلوم ہوتا ہے وہ اسکے اسلام کے شاہد تھے مگر اس واقعہ کے ہوتے ہوسکے ایسی شہادت جس مین زیادہ احتمال ارتداد سے قبل کا ہے کیا کافی ہوسکتی ہے۔ اگر بہت کھینچ کہانچ کی جاے تو یہہ ہوگا کہ اس سے زائد تحقیقات حضرت خالد کو کرنا تھی مگر یہہ ہم گھر بیٹھے باتین بنا رہے ہین اس جلتی ہوئی آگ مین اونکے خیال مین اسی قدر تحقیقات کافی تھی۔ یہہ تو خیال کیجئے کہ وہ وقت کیا تھا ایسے وقتون مین آے حواس بھی جاتے رہتے ہین۔ سرزمین عرب مین چارونطرف سے بغاوت کے شعلے اوٹھہ رہے تھے اوسکی روک تھام سچ تو یہہ ہے کہ انہی حضرات کا کام تھا۔ مالک کا بھائی ایک بڑا

Marfat.com

پر گو شاعر تہا اوس نے اپنے بہائی کا مرثیہ کچھہ ایسے درد انگیز الفاظ مین لکھا تہا کہ اوسیوقت مشہور ہوگیا جس کے چند شعر یہہ ہین۔

لقد لامنی عند القبور علی البکا	رفیقی لتذراف الدموع السوافك

بخدا میرے رفیق نے قبرونکے پاس میرے رونے پر بسبب اشک ریزان کے ملامت کی۔

فقال اتبکی کل قبر رأیته	بقبر ثوی بین اللوی والدکادك

سواوسنے کہا۔کیا اوس قبر کے خیال سے جو مقام لوی اور مقام دکادک مین ہے جسکی قبر تو دیکھیگا اوسپر روئیگا۔

فقلت له ان الشجا یبعث الشجا	فدعنی فهذا کله قبر مالك

تو مین نے کہا ایک غم سے دوسرے غم کی یاد زیادہ ہوجاتی ہے مجھے اس ملامت سے معاف کر (میرے خیال مین) یہہ سب میرے بہائی مالک کی ہی قبرین ہین۔

اس نے حضرت فاروق اعظمؓ سے اوسکا قتل ایسے درد انگیز الفاظ مین کہا جس سے حضرت عمرؓ کی انصاف پسند طبیعت فوراً اس جانب مائل ہوگئی کہ خالدؓ خطا پر تہے اور قابل معزولی ہین۔حضرت عمرؓ کو جیسا جنگ کے معاملات مین لوگون نے بے باک خیال کر کہا ہو وہ اسکے بالکل برخلاف نہایت محتاط تہے اونکا عدل ہرگز یہہ نہین چاہتا تہا کہ کسی کا شبہ مین خون زمین پر گرے آپ نے فوراً اپنا خیال حضرت صدیق اکبر سے جاکر ظاہر کر دیا حضرت صدیق اکبر نے کچھہ ایسا سمجہا دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے

Marfat.com

پھر اس قسم کی شکایت نہوئی - ہم پورے طور سے نہین کہہ سکتے کہ ان دونون بزرگوارون مین کیا گفتگو ہوئی لیکن یہہ یقینی ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل سے یہہ خیال ضرور مٹگیا ورنہ اونکی آزادانہ طبیعت اسکی تفتیش کی جانب ان کو پھر دوبارہ متوجہ کرتی - یہہ وہ واقعہ تھا جو کھینچ تان کر کبھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب لایا جاتا ہے اور کبھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف -

اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین بھی ہوا ہے - حضرت خالد نے بشبہہ کفر چند شخصونکو قتل کر ڈالا تھا مگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہ حضرت خالدؓ سے قصاص طلب فرمایا نہ دیت کیونکہ حضرت خالد کی نیت مین فتور نہ تھا آپ نے فرمایا تو یہہ فرمایا اللھم ابرئ الیك مما صنع خالد اے اللہ مین خالدؓ کے کئے ہوے کی بریت چاہتا ہوان - پس اسیکا اتباع حضرت صدیق اکبر نے کیا اور یہی حضرت فاروق اعظم کے لئے لازم تھا -

یہہ واقعہ اگرچہ اپنے موقع پر ذکر نہین کیا گیا ہے لیکن چونکہ مین لکھنے والا ہون کہ بعض کے خیال سے یہی واقعہ عزل کا سبب ہوا اس لئے تفصیل سے مین نے اسکو یہین صاف کر دیا -

جب یہہ واقعات اسطرف ہو رہے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ کے لئے حضرت عکرمہ کو روانہ فرمایا تھا اور انکی کمک کے لئے حضرت شرجیل بن حسنہ متعین ہوئے تھے - حضرت عکرمہ

Marfat.com

نہایت جانباز شخص تھے حضرت شرجیل کا انتظار نہ کیا اور مسیلمہ سے جابھڑے انکے پاس تعداد بہت کم تہی زبردستی پسپا ہونا پڑا۔ حضرت شرجیل ابہی راہ ہی مین تھے۔ حضرت خالد اس جانب سے جب نبٹ لئے تب اوسکی مہم کے سر کرنے کے لئے بہی یہی مامور ہوے۔ مسیلمہ کی جماعت کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ اوس کے مقدمۃ الجیش مین چالیس ہزار سوار تھے۔ ادہر مسلمانون کے یہان کُلہم تیرہ ہزار۔ حضرت خالد نے تبلیغی پیام کے بعد حملہ کر دیا۔ اوسکی بے شمار فوج نے کئی بار اونکے مورچے چہین چہین لئے مگر واہ رے ہمت کہ پہر بڑہے اور واپس لئے۔ یہہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی للکار کا اثر تہا کہ یہہ تہوڑی سی جماعت مرتدین کو ناک چنے چبوا رہی تہی۔ بالآخر مسیلمہ کذاب واصل بہ جہنم ہوا اوس کے ساتہیون مین سے بہی ستر ہزار نے اوسکا ساتہہ دیا باقی ادہر ادہر پریشان ہو گئے۔

اس معرکہ مین حفاظ قرآن مین سے سات سو فائز بہ شہادت ہوے اوس تمام علاقہ مین گشت لگا کر تکبیر کے نعرون سے حضرت خالد نے تمام دشت وجبل کو بہر دیا انکے سچے نعرون ہی کا یہہ اثر ہوا کہ مرتدین از سر نو مسلمان ہوے۔ یہہ لوگ تلوار تو جب اوٹہاتے تھے جب جانتے تھے کہ اب بغیر اسکے چارہ ہی نہین ورنہ انکی تکبیر ہی اکثر جگہہ وہ کام کر جاتی تہی جو آج توپ وتفنگ سے نہین ہوتا۔

ان مہمات سے فارغ ہونیکے بعد حضرت خالد نے تعلیم احکام کے لئے

Marfat.com

بڑے بڑے صحابہ کو مختلف مقامات پر قیام کی رائے دی۔ وہ میدان جو کفر وشرک کے خس وخاشاک سے بالکل بھر رہا تھا اوسکو پاک وصاف بنا کر آپ پھر حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوگئے۔ اب تک جو واقعات تھے وہ ایسے قبائل سے تھے جو جنگجو تو حد درجہ کے تھے مگر قواعد جنگ کے نظم ونسق سے بالکل بے خبر تھے اب پالا پڑتا ہے ایسی قومون سے جو چار دانگ عالم مین اپنی تہذیب وشائستگی کا ڈنکا بجا رہی تھین۔

جس زمانہ مین کہ سجاح ومسیلمہ کے واقعات پیش آرہے تھے علاقہ بحرین کی جو خلیج فارس کے ایک کنارہ ہے ایک قوم بنی بکر نے مرتد ہوکر شاہ ایران سے درخواست کی کہ بحرین کو اپنی حمایت مین لے لے۔ ملک چونکہ مفت ہاتھ آتا تھا اوس نے فوراً منذر بن نعمان کو ایک فوج کثیر کیساتھ روانہ کردیا بنی عبدالقیس نے جو اسلام پر قائم تھا اور بحرین مین بنی بکر کا مدمقابل تھا حمایت اسلام مین کسی امر کی فرد گذاشت نہ کی مگر فارسی فوج نے جو تربیت یافتہ اور تمام آلات حرب سے آراستہ تھی اس قبیلہ کو جو بلا شوع اس آفت کو سر سے ٹالنا چاہتا تھا اور جن مین کوئی سپہ سالار نہ تھا تباہ کرکے اپنے خیال مین اسلام کی بنیاد ہی ڈہا دی۔ اہل اسلام کی عراق کیجانب توجہ کا پہلا سبب یہی ہوا جس سے یہہ فتوحات تمام فارس تک بڑہتی چلی گئین۔ یہان بھی اہل اسلام کی جانب سے پیش قدمی نہین ہوئی جب سر ہی پر آپہونچی تو اپنی ہمت سے اسجانب

Marfat.com

توجہ کرنی پڑی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو جب اطلاع ہوئی ہے فوراً آپ نے حضرت خالدؓ کو لکھا کہ تم یمامہ سے سیدھے بحرین پہونچکر مظلوموں کی دادرسی کرو۔ حضرت خالدؓ نے بحرین پہونچکر اوس فوج کا مقابلہ کیا جس کو اپنی قوت۔ اپنی قواعد دانی اور اپنے ہتھیاروں پر ناز تھا۔ ایرانیوں نے اس جنگ مین یہہ اور تفوق حاصل کرلیا تھا کہ پانی پر قابض ہوگئے۔ حضرت خالد کو جو موقع ملا ہے اوسجانب پانی بہت کم تھا۔ ایسے وقت مین جنگ کو ٹالنا مفت مین اپنی فوج کو تباہ کرنا تھا مقابلہ ہوتے ہی خالدی نعروں نے ایرانیوں کے حوصلے بگاڑ دئے۔ بحرین کے تمام علاقونپر یکے بعد دیگرے حضرت خالد قابض ہوتے چلے گئے۔ ہر ہر موقع پر ایک سخت ہنگامہ برپا ہوتا تھا جسکو سیف اللہ کی شمشیر آبدار بالکل صاف کرتی چلی جاتی تھی۔ ایرانی بھاگتے جاتے تھے اور اہل اسلام اونکا تعاقب نہ چھوڑتے تھے۔ حیرہ۔ انبار۔ عین التمر وغیرہ تمام معرکہ اسی سلسلہ مین ہوے جسمین نصرت وظفر اہل اسلام کے ہمرکاب رہی۔ خالدی شجاعت نے عراق عرب کے اکثر حصونپر اسلامی جھنڈا گاڑ دیا۔

ایرانیون نے پھر ہمت کرکے ایک فوج کثیر اسجانب روانہ کی جسنے مقام سواد پر اچانک آکر تاخت و تاراج شروع کردی۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ اس زمانہ مین دومۃ الجندل مین مصروف تھے یہہ سنتے ہی اوسجانب چل کھڑے ہوے۔ حضرت قعقاع انکے پہونچنے سے پیشتر اس جماعت کو پریشان کرچکے تھے۔ ایرانیون کے اس شور و غوغا سے چھوٹی چھوٹی

Marfat.com

عیسائی ریاستین بہی لڑائی کا خیالی پلاؤ پکانے لگین جنکا نتیجہ وہی ہوا جو
ایسی خام خیالیونکا ہونا چاہیئے - تنی - رضابہ - فراض - سب اسی قبیلہ تہین
شام کی فتوحات کے لیئے حضرت صدیق اکبرؓ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو
سپہ سالار مقرر فرمایا تہا جنکی ماتحتی مین حضرت عمرو بن العاص - یزید بن
ابی سفیان - شرحبیل بن حسنہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین - فلسطین
اردن اور دمشق کے مہمات کی جانب متوجہ تہے - نشتر ہزار کی جماعت سے
مذارق قیصر ہرقل کا بہائی آمادۂ پیکار تہا - حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سمجہے ہوے تہے کہ ایسی جماعتونکا پریشان کر دینا سیف اللہ ہی کا
کام ہے فوراً عراق سے شام کیجانب اونکو روانہ کر دیا - یرموک تک کے
سارے واقعہ خالدی شجاعت کے نمونہ تہے - یہہ وہی تلوار تہی کہ شام
سے لیکر عراق تک سب جسکا لوہا مانے ہوے تہے - یہہ وہی تہے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک مقام پر رونق افروز تہے
اور لوگ آپ کے سامنے سے گذرتے جاتے تہے - آپؐ دریافت فرماتے
یہہ کون ہین یہہ کون ہین - حضرت خالد جب سامنے حاضر ہوے ہین -
حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ مین نے جواب مین عرض کیا یہہ خالد بن
الولید ہین - آپ نے فرمایا کہ یہہ کیا اچہا اللہ کا بندہ ہے آلہی شمشیر و نین سے
ایک شمشیر ہے - حضرت صدیق اکبر سے جب کبہی کچہہ انکی بابت کہا جاتا فرماتے
کہ مین خدائی تلوار کو نہین روک سکتا - یہہ تہے وہ واقعات جو عزل اول کے
بیشتر وقوع مین آے اور جنکو مین نے محض تمہید کے لحاظ سے مختصراً تحریر

Marfat.com

کیا ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔

عزل کیا ایک ہی مرتبہ ہوا

بعض کا خیال ہے کہ عزل صرف ایک مرتبہ ہوا۔ صرف وہی جو جزیرہ کی فتوحات کے سلسلہ مین ذکر کیا جاتا ہے مگر علامہ ابن خلدون۔ علامہ ابن اثیر۔ علامہ بلاذری وغیرہ دیگر معتبر مورخین کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ عزل دو مرتبہ ہوا۔ پہلا عزل تو حضرت فاروق اعظم کے خلیفہ ہوتے ہی اور دوسرا ۱۷ھ مین۔ ہان ان دونون مین فرق یہہ ہے کہ پہلے عزل مین سپہ سالاری کے عہدہ سے معزول ہو کر نائب سپہ سالار مقرر ہوئے اور دوسرے مین بالکلیہ امارت سے معزول کئے گئے۔ علامہ ابن اثیر پر یہہ اعتراض کرکی کہ دونون جگہہ ایک ہی قسم کے واقعات نقل کر دئے ہین جس سی تناقض صریح معلوم ہوتا ہے یہہ ثابت کرنا کہ ابتدائے خلافت مین عزل ہی واقع نہین ہوا بالکل خلاف ہے۔ علامہ مذکور نے ہرگز ایک سے واقعات نقل نہین کئے بلکہ اوس نے دونون مقامونپر علیحدہ علیحدہ اسباب نقل کئے ہین جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل دو مرتبہ عزل واقع ہوا باقی رہا یہہ کہ عزل کے اسباب کیا تھے اسمین چاہے مورخ کی غلطی ہو لیکن یہہ سمجھہ مین نہین آتا کہ ایک ہی واقعہ دو جگہہ بیان کیا گیا ہے جسمین پانچ سال کا فصل ہے

عزل کے اسباب

اس موقعہ پر جو کچھہ بیان کیا جاتا ہے وہ مورخین کی اپنی اپنی رائے ہین

Marfat.com

اگرچہ اونکے ذکر کردہ الفاظ ہی بتلا رہے ہین کہ اصلی سبب کیا ہے لیکن افسوس اونکو ادسجانب توجہہ نہین۔

عزل اول کے اسباب

بعض کا خیال ہے کہ حضرت خالدؓ خلافت صدیقی سے کچھ ایسی بے اعتدالیان کرتے چلے آتے تھے کہ نہ تو قومی مصارف کا حساب وکتاب بھیجتے نہ اسکی پروا کرتے کہ شاعرونکو مدحیہ قصائد کے صلہ مین کسقدر دے ڈالا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہہ امور ناگوار گذرے خلیفہ ہوتے ہی آپنے اسکا تدارک چاہا لیکن حضرت خالد کے اس جواب پر کہ مین تو اوسی طرح کئے جاؤنگا جس طرح خلافت صدیقی مین کرتا رہا ہون فاروق اعظمؓ نے سپہ سالاری سے معزول کرکے نائب مقرر کر دیا۔ صاحب اصابہ وغیرہ کے بیان سے یہی ظاہر ہوتا ہے لیکن اسکے لئے دو باتونکی ضرورت اول تو اس قسم کی تحریر کے لئے مہلت ملنی چاہیئے۔ حضرت خالدؓ کو اسقدر موقع دیا جاتا کہ وہ جواب سوچتے مگر اسقدر مہلت نہ دی گئی۔ عام مورخین کا بیان ہے کہ یہہ عزل خلیفہ ہوتے ہی ہوا ہے۔ دوسرے یہہ کہ حضرت خالدؓ کی مشتبہ حالت تھی۔ اسمین حضرت خالد ہی پر الزام نہین بلکہ ذرا غور کرنیسے حضرت صدیق اکبر تک بات پہونچتی ہے۔ اور جسکو خود اس وقت کے والا نامہ مین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کنایۃً رد کر رہے ہین۔ اس والانامہ کے آخری الفاظ یہہ ہین۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم یقول خالد سیف من سیوف اللہ نعم فتی العشیرۃ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عزل کا مدار اشتباہی حالت پر نہ تھا۔
بعض مورخین نے یہی وجہ عزل ثانی کی قرار دی ہے مگر افسوس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے وہ الفاظ جو خود اس مورخ نے نقل کئے صاف انکار کر رہے ہیں۔ طبری کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خالدؓ کو ناراضی سے یا خیانت کی بنا پر موقوف نہیں کیا۔ کیا ان الفاظ سے وہی مطلب نکل رہا ہے۔ کیا حضرت خالد کی اشتباہی حالت کا صاف رد اس سے نہیں ہوتا۔ کیا ذکر کردہ سبب حضرت عمرؓ کی ناراضگی کا باعث نہیں ہو سکتا پھر کیوں ایسے اسباب اپنی طرف سے ملائے جاتے ہیں جن سے یا تو حضرت خالدؓ کی اشتباہی حالت معلوم ہو یا جس سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناراضگی ٹپکتی ہو۔
یہی ارشاد اس سبب کی بھی اچھی طرح سے تردید کر رہا ہے جس کو علامہ ابن اثیر نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مالک بن نویرہ کا واقعہ حضرت عمرؓ کی ناراضگی کا باعث تھا اور خلیفہ ہوتے ہی آپ نے اس جانب توجہ فرمائی۔ اول تو مالک بن نویرہ کا ایسا واقعہ ہی کیا تھا میں اوسکو مشرح بیان کر چکا ہوں وہ ناراضگی کا باعث ہو ہی نہیں سکتا اگر ہوا بھی ہو تو حضرت صدیق اکبر کی گفتگو سے وہ معاملہ بالکل صاف ہو گیا۔ ہرگز سمجھ میں نہیں آسکتا کہ حضرت عمر حضرت صدیق کیوجہ سے اوس امر کو جس کو اپنے ذہن میں حق سمجھے ہوے تھے چھپاتے رہے۔ دوسرے آپ کا یہ فرمانا کہ ناراضگی اور خیانت اسکا سبب نہیں سنگ بنیاد ہی کو اوڑائے دیتا ہے۔

Marfat.com

علامہ ابن خلدون نے پہلے عزل کا ذکر تو کیا مگر اوسکے اسباب بالکل نہین
بیان کئے ہان دوسرا عزل معہ اسباب ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہین۔ فتح
جزیرہ کے بعد تمام مین یہہ مشہور ہوگیا کہ حضرت خالد عیاض بن غنم کے ساتھہ
جزیرہ سے بیحد مال و اسباب لاے ہین اور اشعث بن قیس شاعر کو ایک مدحیہ
قصیدہ کے صلہ مین دس ہزار درم دئے۔ حضرت عمرؓ نے جہان اور انتظام
کئے تھے وہان ایک عمدہ انتظام یہہ بھی کیا تھا کہ ہر فوج کے ساتھہ کچھہ
پرچہ نویس مقرر کر دئے تھے جو ہر معاملہ کی اطلاع آپ کو دیتے رہتے تھے
پرچہ نویسون نے جب اس صلہ اور حمام آمدین شراب آلودہ روغن سے
بدن ملوانے کی اطلاع دی ہے فوراً حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کو خط لکھا کہ سرِ مجلس خالد کی ٹوپی اوتار کر اونہی کے عمامہ سے
اونکی گردن باندہی جاے (یہہ علامتِ عزل تھی) اور یہہ دریافت کیا جاے
کہ اشعث کو جو روپیہ انعام مین دیا گیا ہے یہہ تمہارے ذاتی مال مین سے تھا
یا بیت المال مین سے۔ اگر تمہارے مال مین سے تھا تو اسراف ہوا اور
اگر بیت المال مین سے تھا تو خیانت۔ دونون صورتون مین قابل عزل
ہین۔ حضرت خالد ایک مجمع عام مین بلاے گئے اور اون سے سوال کیا گیا۔
حضرت خالد خاموش تھے۔ حضرت فاروق اعظم کا حکم تھا کہ اگر خطا کا اقرار
کرین تو درگذر کی جاے لیکن حضرت خالد نے اقرار نہ کیا۔ سردربار اوس
سپہ سالار کے سر سے ٹوپی اوتاری گئی جس سے ایک طرف تو شام کانپ
رہا تھا اور دوسری طرف عراق۔ اوسوقت آپ نے فرمایا کہ یہہ رقم مین نے

Marfat.com

اپنے مال مین سے دی ہے۔ حضرت خالد جوابدہی کی غرض سے مدینہ منورہ بلائے گئے۔ حضرت خالد نے کہا۔ عمرؓ۔ خدا کی قسم تم میرے معاملہ مین انصاف نہین کرتے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے اسقدر دولت کہان سے پائی اور اسقدر انعام کہانسے دیا۔ حضرت خالد نے کہا اموال غنیمت کے حصہ سے اور یہہ کہکر کل مال پیش کر دیا کہ اسمین سے ساٹھہ ہزار سے جسقدر زیادہ نکلے وہ مین تمہارے حوالہ کرتا ہون۔ جانچنے سے بیس ہزار زیادہ نکلے اور وہ بیت المال مین داخل کر دیے گئے اسکے بعد دونون مین صفائی ہوگئی۔ اسی کے قریب علامہ ابن اثیر اور دیگر مورخین نے ذکر کیا ہے۔ اسمین چند باتین سمجھہ مین نہین آتین اول توحمام آمد کا واقعہ بالکل بے سروپا ہے۔ دوسرے جزیرہ کی فتوحات مین حضرت خالد کا شریک ہونا خود مختلف فیہ ہے اکثر اس جانب ہین کہ حضرت ابو عبیدہ کی ماتحتی کے علاوہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کی ماتحتی مین ہوکر نہین لڑے۔ تیسرے وہی حضرت فاروق کا فرمان عالیشان کہ بنار عزل خیانت و ناراضگی نہین سب کچھہ بیخ و بن سے اوڑا رہا ہے۔

واقعات کے دیکھنے سے جو مجھکو ظاہر ہوتا ہے اور خود حضرت فاروق اعظمؓ کے ارشاد کے مطابق معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت خالد نہایت شجاع اور شمشیر برہنہ تھے انکی تیزی سے جو لازمہ شجاعت ہی اسبات کا خوف ہوتا تہا کہ کہین کوئی ایسا معاملہ نہ پیش آجائے جسکی بابت بعد مین دقت اوٹھانی پڑے۔ اوس شخص کو ضرور ایسا خیال ہونا چاہیئے جسکو اوسکا

Marfat.com

عدل پھونک پھونک کر قدم رکھنے پر آمادہ کرے اسوجہ سے اس درشتی کو
حضرت امین الامتہ کی کمال نرمی سے ملا کر اعتدالی حالت پیدا کر دینا یہہ عدل
فاروقی کا کام تھا اسمین نہ کوئی حضرت خالد کیجانب بدگمانی تھی نہ کوئی ناراضگی
حضرت فاروق اعظم کا اس موقعہ پر سیف من سیوف اللہ کی حدیث
شریف کو یاد دلانا صاف اسی جانب اشارہ ہے - سنہ ۱۷ھ میں جب شام
وعراق وجزیرہ فتح ہو چکے تو سب مین غلغلہ ہو گیا - مخالفین کا جو کچھہ خیال تھا
وہ یہی کہ ان فتوحات کا باعث حضرت خالد کی شجاعت اور اونکی جستی [illegible]
نہ حقانیت اسلام - اس خیال کو تو نہین مگر ہان حضرت خالد کے زور [illegible]
شعرا نے مبالغہ ملا ملا کر ایسا چمکایا کہ قریب قریب اسی خیال [illegible]
حضرت عمر رضہ نے جنکو یہہ آشکارا کرنا منظور تھا کہ اسلام کسیکی شجاعت [illegible]
محتاج نہین اوسکی حقانیت اوسکے لئے کافی ہے اور [illegible]
بھی اصلی سبب یہی ہے حضرت خالد کو معزول کر کے یہہ دکھلا دیا [illegible]
اشاعت اسلام پہلے سے کم ہے یا زیادہ اور یہہ کسکا طفیل ہے
آپ فرماتے ہین کہ مین نے اس عزل سے لوگون کو غلطی سے بچایا [illegible]
کی کوشش سمجھتے تھے مین نے یہہ سمجھا دیا کہ جو کچھہ کرتا ہے اللہ کرتا [illegible]
اور خود حضرت خالد کی حالت پر بھی احسان کیا یعنی فتوحات کی ترقی سے
کہین انکو عجب ونخوت نہ پیدا ہو جاے - اوسکا راستہ ہی مسدود کر دیا -
(طبری - بدائع الاسلام - کتاب الخراج - ازالۃ الخفا)
جب حضرت خالد کو اس عزل کی اطلاع ہوئی ہے تو کہا کہ جب شام [illegible]

Marfat.com

فتح ہو چکا تو مجھکو معزول کر دیا۔ ایک شخص نے اوٹھکر کہا۔ خالد ایسی باتونسی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت خالد نے کہا۔ عمرؓ کے ہوتے ہوے کسی فتنہ کا ڈر نہین (کتاب الخراج)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تمام عمال کو لکھہ بھیجا کہ خالد کا عزل ناراضگی اور خیانت پر مبنی نہین بلکہ یہہ ظاہر کرنا ہے کہ جو کچھہ کرتا ہے اللہ کرتا ہے۔ اسیطرح سید احمدؒ دحلان فتوحات اسلامیہ مین تحریر فرماتی ہین کہ جب حضرت خالد نے اپنی مجلی معزولی کی بابت حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا ہے تو آپ نے فرمایا یا خالد واللہ انك علیّ کریم وانك الی حبیب وکتب الی الامصار انی لم اعزل خالداً عن سخطۃ ولا خیانۃٍ ولکن الناس فخّموہ وفتنوا بہ فخفت ان یوکلوا الیہ فاحببت ان یعلموا ان اللہ ھو الصانع وان لا یکونوا بعرض فتنۃ ترجمہ خالد بخدا تم مجھے بہت ہی عزیز اور بہت ہی پیارے ہو اسکے بعد آپ نے تمام شہرونمین لکھہ بھیجا کہ مین نے خالد کو کسی ناراضگی یا خیانت سے معزول نہین کیا بلکہ لوگون نے اونکو بہت بڑھا رکھا تھا اور اونکی وجہ سے خام خیالی مین مبتلا تھی مجھے یہہ ڈر ہوا کہین ان سب فتوحات کا مرکز انہی کو نہ سمجھہ لین اسلئے مین نے چاہا۔ یہہ ظاہر کر دون کہ جو کچھہ کرتا ہے اللہ کرتا ہے اور اس قسم کی خام خیالی مین نہ پڑین۔

اب آپ کے تمام اقوال ملا لیجئے کہین بھی اختلاف نہین نہ حضرت ابوبکرؓ

Marfat.com

کیجانب کچھہ خیال جاتا ہے نہ حضرت فاروق اعظم کیطرف کچھہ وحشت ہوتی ہے نہ حضرت خالدہی کی حالت اشتباہی قرار پاتی ہے

یہہ جو کچھہ مین نے عرض کیا ہے واقعات کے خلاف نہوگا ہان مورخین کی رایون کے ضرور خلاف ہوگا اون کے مقابلہ مین کچھہ کہنا چھوٹا مُنہ بڑی بات ہے لیکن الحق یعلو۔

بحرین کیجانب سے فارس پرچڑہائی

فارس پر اصلی حملہ جو حضرت امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اجازت سے ہوا اور جسکا کچھہ نتیجہ بہی ہوا وہ ۲۲ھ کے واقعات مین سے ہے یہہ حملہ بلااجازت ہوگیا اور اتفاقی طور پر جنگ چھڑ گئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مین بحرین کے عامل حضرت علاابن الحضرمی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اونکو معزول فرماکر اونکی جگہہ قدامہ بن مظعون کو مقرر فرمادیا ۔۱۷ھ ہجری مین علاابن الحضرمی پہر اپنی جگہہ واپس کیئے گئے۔

حضرت علاابن الحضرمی نہایت حوصلہ آور شخص تھے یہہ چاہتے تھے کہ انکا قدم کسی سے پیچھے نہ رہے حضرت سعد جب قادسیہ کی جنگ کا خاتمہ کرچکے مین انکو بہی فارسیون سے مقابلہ کا خیال پیدا ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ مین اور حضرت عمرؓ بہی اب تک سفر دریا کو مناسب نہ سمجھتے تھے۔ دوسرے ابتدار جنگ کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت برا خیال رہتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اور فارس کے درمیان مین

Marfat.com

آتشین پہاڑ حائل ہوجاتے کہ نہ وہ ہم تک آتے اور نہ ہم اون تک پہونچتے اسیوجہہ سے اب تک جسقدر لڑائیان ہوئین اون سب مین ابتدا مخالفین ہی کیجانب سے ہوئی۔

حضرت علا ربن الحضرمی کو جو خیال ہوا اوسمین اونہون نے اسجانب بالکل توجہہ نہ کی اور بلا اجازت فوجین تیار کرکے دریا کی راہ سے فارس پر چڑہائی کردی خلید بن المنذر سرلشکر مقرر فرمائے گئے۔ جارود بن المعلی۔ سوار بن ہمام۔ الگ الگ فوجونکے افسر مقرر کئے گئے۔ اصطخر پہونچکر جہاز لنگر انداز ہوے اور فوجین کنارہ پر اوترین۔ یہان کا حاکم ایک ہیربڈ تہا اوسنے دریا سے اوترکر اس موقعہ سے اپنا لشکر اوتارا کہ اسلامی فوج اور جہازون مین حائل ہوگیا اس خوش تدبیری سے وہ اسلامی جہازون کا بہی گویا مالک ہوگیا اور تعداد بہی اسکی اسلامی تعداد سے بڑہی ہوئی تہی مگر پہر بہی مسلمانون کے جوش اسلامی مین کچہہ فرق نہ آیا نہ انکو ہراس تہا نہ انکے سپہ سالار خلید کی ثابت قدمی مین کچہہ فرق آیا۔ سپہ سالار نے للکار کر کہا مسلمانو۔ دیکہو بیدل نہونا تم اونکے بلائے ہوے نہین آئے ہو بلکہ خود چڑہ کر آئے ہو۔ جہازونکے ساتہہ ملک بہی اوس کا ہے جو غالب رہے اللہ پر نظر رکہکر صبر وصلوٰۃ کے ذریعہ سے مدد حاصل کرو۔ اسکے بعد ظہر کی نماز ادا کرکے صفین آراستہ کی گئین۔ خلید وجارود بڑے زور سے رجز پڑہ پڑہ کے آگے بڑہے۔ مقام طاؤس مین سخت معرکہ ہوا۔ یہہ دونون نہایت جانبازی سے لڑے۔ ہزارون کو تہ تیغ کیا۔ آخرمین سوار وجارود نے بڑہکر درجہ شہادت حاصل کیا۔ خلید نے اپنی فوج کو پیدل لڑنے کا حکم دیدیا۔ عجیب

Marfat.com

ہنگامہ حشر برپا ہوا۔ میدان اگرچہ اہل اسلام کے ہاتہہ رہا مگر بہت سے مسلمان بہی کام آچکے تہے آگے بڑہنے کی قوت نہ تہی۔ پیچہے جو ہٹے تو جہاز دشمنون نے غرق کردئے تہے۔ ناچار خشکی کی راہ بصرہ کی جانب ہوئے مگر مخالف نے سب ناکے روک لئے تہے ہر طرف مخالف کی فوجین روکنے کے لئے متعین تہین۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو جب اسکی اطلاع ہوئی ہی تو نہایت برہم ہوے۔ ایک تہدیدی نامہ تو علار کے نام روانہ فرمایا جس مین یہہ بہی تہا کہ تم اپنی ساری فوج کے ساتہہ سعد بن ابی وقاص سے آکر ملجاؤ۔ دوسرا عتبہ بن غزوان کے پاس بصرہ روانہ کیا کہ بہت جلد ایک لشکر تیار کرکے مسلمانون کے بچانیکے لئے فارس بہیجدو۔

حضرت عتبہ بن غزوان نے بارہ ہزار فوج بسرکردگی ابو سبرہ بن ابی رہم فارس کیطرف روانہ کردی۔ اس مین بڑے بڑے جری۔ عاصم بن عمرو۔ عرفجہ بن ہرثمہ۔ احنف بن قیس وغیرہ تہے۔ ابو سبرہ یہہ فوج لئے ہوے اوس مقام پر پہونچے جہان ایرانی اسلامی جماعت کو روکے ہوے پڑے تہے۔ اس مدت مین مجوسیون نے چارون طرف نقیب دوڑا کر ایک انبوہ کثیر اکہٹا کرلیا تہا جس کی کمان شہرک کے ہاتہہ مین تہی۔ دونون فریق نہایت دل توڑ کر لڑے۔ بیشمار ایرانی اس معرکہ مین کام آئے اور ابو سبرہ فتحیاب ہوے۔ جس وقت ایرانی میدان چہوڑ کر بہاگے ہین تعاقب کا موقع تہا لیکن چونکہ آگے بڑہنے کا حکم تہا بصرہ کو واپس ہوگئے۔

Marfat.com

فتح اہواز

عراق وفارس کے درمیان مین جو آبادی ہے وہ خوزستان کے نام سی نامزد ہے اوسکے چودہ[۱۴] بڑے شہرون مین سے ایک شہر اہواز تہا۔ اسکی حد بصرہ سے ملتی ہوئی تہی اپنی زرخیزی اور کثرت زراعت مین اطراف وجوانب کے شہرونمین ممتاز تہا۔ مشہور ہے کہ حضرت دانیال علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مزار مبارک یہین ہے۔ اوسوقت یہان قلعہ اور ایوان شاہی وغیرہ سب کچہ تہا مگر اب درندونکی سیرگاہ ہے۔

جنگ قادسیہ مین فارسی لشکر کی تباہی و بربادی دیکہکر بڑے بڑے سردار اپنے اپنے مناسب مقامات کی طرف بہاگ کہڑے ہوے تہے انہی مین سے ہرمزان شیرویہ کا مامون بہی تہا اس نے اپنا رُخ اہواز کی جانب کیا۔ اس نے یہان پہونچکر لوٹ مارمچادی اور زبردستی یہانکا حاکم بن بیٹہا۔ صرف اہواز ہی پر اسکی ہمت کا خاتمہ نہین ہوا بلکہ اسنے یہہ سونچا کہ یہان کی مستقل حکومت اوسی وقت ممکن ہے جب بصرہ مسلمانون سے پاک کرلیا جاے اس خیال سے اس نے اہواز سے قدم آگے بڑہاکر میسان اور دشت میسان مین قتل وغارت کا بازار خوب گرم کیا۔ عتبہ بن غزوان کو جو اسوقت بصرہ کے حاکم تہے جب یہہ خبر معلوم ہوئی تو حضرت سعدؓ کو لکہہ بہیجا۔ حضرت سعد نے انکی مدد کے لئے نعیم بن مقرن۔ نعیم بن مسعود کو بصرہ اور اہواز کے حدود پر بہیجدیا۔

ولب اور نہر تیری کے مابین ہرمزان سے مقابلہ ہوا۔ اثناء مقابلہ مین عتبہ بن غزوان کے آملنے سے جب جماعت اسلامی بڑہ گئی تو کچہ حصہ مناذر

Marfat.com

اور نہر تیری کی جانب بڑھ گیا۔ ہرمزان نہایت جانبازی سے لڑ رہا تھا۔ فتح و شکست کے ابھی کچھ آثار نہ تھے کہ اچانک اوسکو مناذر اور نہر تیری کی شکست معلوم ہوئی۔ وہ ہاتھہ جو ابھی ابھی بہت تیزی سے وار کر رہا تھا سست پڑ گیا اوسکی ہمت جو اوسکے دل کو بڑھاوے دے رہی تھی بالکل پست ہو گئی۔ اہل اسلام کے وہ قدم جو ابھی تک جمے ہی ہوے تھے آگے کو بڑھے اور انکے وار پہلے سے زیادہ تیزی پر تھے۔ ہرمزان کو اب چارہ کار اسکے سوا کچھہ نہ تھا کہ میدان اہل اسلام کے لئے خالی کر دے۔ وہ پسپا ہوا اور جسر سوق اہواز سے پار اوتر کر طالب صلح ہو گیا۔ اہل اسلام اسکے تعاقب مین آب دجیل تک چلے گئے تھے۔ ہرمزان اور اہل اسلام مین بس یہہ نہر حائل تھی۔ آخر اس بات پر صلح ہو گئی کہ اہل اسلام جن جن مواضع پر قابض ہو چکے ہین قابض رہین بقیہ حصہ اہواز کا باجگذار ہرمزان رہے۔

بعد چندے اہل اسلام اور ہرمزان مین سرحد کی بابت اختلاف ہو گیا۔ ہرمزان نے کھلم کھلا بغاوت کر کے اکراد کو جمع کرنا شروع کر دیا اور وہی قصہ جو ابھی ختم ہو چکا تھا از سر نو اوٹھہ کھڑا ہوا۔ اس مرتبہ حضرت عتبہ نے حرقوص بن زہیر کو اس معرکہ کے لئے روانہ کیا۔ حرقوص کا معرکہ مقام سوق اہواز مین ہوا اس واقعہ مین بھی ہرمزان کو شکست ہوئی اور وہ پسپا ہو کر رامہرمز کیطرف بھاگ گیا۔ جزو بن معاویہ اسکے تعاقب مین شغر اور دورق تک چلے گئے۔ اس تعاقب مین یہہ تمام مواقع بھی اہل اسلام کے قبضہ مین آ گئے اسلامی حکومت کا دائرہ اب تستر تک بڑھ گیا۔ اس قسم کی لڑائیان برابر ہوتی چلی جاتی تھین یہان تک کہ

Marfat.com

ہرمزان نے پہر طلب صلح کی اور اپنے پچہلے کرتوتوں کی معافی چاہی۔ حضرت امیرالمومنین کو مژدہ فتح کے ساتھہ اس امر کی بہی اطلاع دی گئی بالآخر حسب اجازت حضرت امیرالمومنین اسی پر صلح ہوگئی کہ اہل اسلام اپنے مفتوحہ مواضع مین سے ایک چپہ بہر بہی زمین واپس نہ دین باقی اون مواضع کا جنپر ہرمزان قابض ہے جزیہ ادا کرتا رہے۔ اس صلح کے بعد وہ تمام قومین جو ادہر اودہر پریشان ہوگئی تہین پہر اپنے اپنے وطنون مین واپس ہوئین اور اپنی اطمینانی حالت کے منصوبے باندہنے لگین مگر تا بہ کے۔

فتح رامہرمز و تستر

جسوقت ہرمزان کی یہہ معرکہ آرائیان ہورہی تہین یزدجرد مرو مین بیٹہا نامہ وپیام کے ذریعہ سے اہواز کے علاقون کی رعایا کو لڑائی کے لئے ادہبار رہا تہا اوس نے اس قسم کے لوگون کی جو بالکل جنگلی اور خودسر تہے ایک بڑی جماعت فراہم کرلی اور ہرمزان کو پہر مقابلہ پر آمادہ کیا جسکے ساتہہ شاہی فوج سے امداد کا وعدہ بہی تہا ہرمزان چند مرتبہ گوشمالی پاچکا تہا لیکن اس وعدہ سے کہ فتح ہونیکے بعد شاہ فارس کیجانب سے بہی یہان کا گورنر ہوجائے گا پہر اسکو موت کے منہ مین جانیکی جرات ہوئی۔ حرقوص نے ان تمام واقعات کی اطلاع دربار خلافت کو دی۔ حضرت عمرؓ نے اسطرف تو حضرت سعدؓ کو لکہہ بہیجا کہ ایک فوج جرار نعمان بن مقرن کی سرکردگی مین روانہ کردین اودہر حضرت ابوموسیٰ اشعری کو جو اس زمانہ مین بصرہ مین تہے لکہا کہ ایک فوج بافسری سعد بن عدی جسمین براء بن مالک۔ مجزاۃ بن ثور۔ عرفجہ بن ہرثمہ وغیرہ وغیرہ نامی سردار ہون

Marfat.com

بہت جلد رامہرمز کیجانب روانہ کردین - ان دونون فوجون کی افسری کے لئے خود حضرت امیر المومنین نے ہی حضرت ابوسبرہ بن ابی رہم کو نامزد فرما دیا -

ہرمزان کو جب اہل اسلام کی اس آمادگی کی خبر پہونچی اوس نے آگے بڑھکر اہل اسلام کا مقابلہ کیا اسوقت تک بصرہ کی فوجین نہین آنے پائی تہین صرف نعمان بن مقرن کوفہ کی فوج لئے ہوے اوسکے مقابل ہوے - انہون نے پہلے ہی حملہ مین ہرمزان کے لشکر کا خاکہ لگاڑ دیا مجبوراً اوسکو پسپا ہونا پڑا اور اہل اسلام رامہرمز پر قابض ہوگئے - اس فتح کے بعد بصرہ کی فوجین یہان پہونچین لیکن یہہ معلوم ہوکر کہ رامہرمز کوفہ کی فوج فتح کرچکی اور ہرمزان اب بہی تستر پہونچکر شرارت کے منصوبون سے باز نہین آتا ہے سیدہی تستر بڑہی چلی گئین حضرت نعمان بہی اپنی رکاب کی فوج لئے ہوے انکے ساتہہ ہو لئے تستر مین فوجون کا بڑا اجماؤ ہورہا تہا - اول تو تمام وہ اکراد آملے تہے جنکو شاہ فارس نے ابہارا تہا پہر وہ تمام فوجین بہی جو اہواز کے علاقون سے شکست کہاتی جاتی تہین یہین مجتمع ہورہی تہین - ہرمزان نے یہان کے قلعہ کا بہی از سر نو انتظام کرلیا تہا اوسکے استحکام کیجانب بڑی توجہہ مبذول کیگئی تہی اور چہار طرف خندق کہود کر خوب محفوظ کرلیا تہا -

اس انتظام کی جب حضرت امیر المومنین کو اطلاع ہوئی ہے تو آپ نے فوراً حضرت ابوموسیٰ کو لکہا کہ وہ خود میدان کارزار مین پہونچکر فوج کی کمان اپنے ہاتہہ مین لین - حضرت ابوموسیٰ اشعری نے وہان پہونچکر چہار طرف سے تستر کو گہیر لیا - کئی ماہ تک پڑے رہنے مین اتنی حملے ہوے لیکن ان سب مین

Marfat.com

بہت زیادہ نقصان اہل اہواز ہی کا ہوا۔ آخری حملہ مین حضرت ابو موسیٰ نے
نہایت دانائی کو دخل دیا۔ اس عمدگی سے ترتیب صفوف کی کہ میمنہ کے افسر
براء بن مالک تھے۔ میسرہ کے براء بن عازب۔ حضرت انس بن مالک کی ماتحتی
مین سوارونکا رسالہ تہا۔ دونون فوجین اس خیال سے آگے بڑہی تہین کہ جو
ہونا ہو آج ہی کرلیا جاے۔ اسی معرکہ مین لوگون نے حضرت براء بن مالک سے
جو حضرت انس کے بہائی تھے فتح کی دعا کی درخواست کی۔ یہہ مستجاب الدعوات
تھے۔ انہون نے دعا کی اللھم اھزمھم واستشھدنی اے اللہ
ان کفار کو شکست دینا مگر مجھے شہادت نصیب ہو۔ اس معرکہ مین حضرت براء
بن مالک نہایت جانبازی سے صفوف اعدا کو چیرتے ہوے خندق عبور کرکے
دروازہ کے پہاٹک تک پہونچ گئے۔ ہرمزان نے دروازہ پر انکا مقابلہ کیا
جب یہہ شہید ہوگئے تو مسلمانون مین ایک جوش پیدا ہوگیا کہ انکی نصف دعا
تو قبول ہوگئی نصف بہی قبول ہوا چاہتی ہے۔ مجزاۃ بن ثور نے بڑہکر ان کی
جگہہ لی وہ بہی اوسکے ہاتہہ سے شہید ہوے تب اہل اسلام مجموعی قوت سے
نعرہ مارتے پہاٹک پر ٹوٹ پڑے۔ ہرمزان نے نہایت تیزی سے پہاٹک
بند کرکے قلعہ بندی کی حالت مین لڑائی جاری رکہی۔ پہر بہی کچہہ فیصلہ نہوا۔

ایک روز ایک شہری نے جو ہرمزان کی طرز حکومت سے راضی نہ تہا
حضرت ابو موسیٰ سے آکر عرض کیا کہ اگر مجھے اور میرے متعلقین کو امن دیجاے
تو مین آپکو ایک ایسا مخفی راستہ بتا سکتا ہون جس سے بآسانی آپ تستر پر
قابض ہوسکتے ہین۔ آخر حضرت ابو موسیٰ نے اوس سے عہد کرکے ایک عرب

Marfat.com

اسرش نامی کو اس راستہ کے دیکھنے کے لئے ساتھہ کر دیا۔ وہ اونکو نہر جبیل عبور کرکے جو دجلہ کی ایک شاخ ہے اور تستر کے نیچے بہتی تہے اوس راستہ پر لیگیا جس راہ سے قلعہ مین پانی پہونچایا جاتا تہا۔ اوس نے اسرش سے کہدیا تہا کہ تم منہ چہپائے چپکے میرے پیچہے چلے آنا اسطرحسے وہ تمام کوچہ و بازار مین پہرتا پہراتا شاہی محل تک لیگیا۔ اسرش نے ان مقامات کے تمام نشیب و فراز اپنی نگاہ مین کرلئے واپس ہو کر حضرت ابو موسیٰ سے عرض کیا کہ اگر دو سو جنگ آزما میرے ساتھہ ہون تو قلعہ کا لے لینا کچہہ مشکل بات نہین۔ حضرت ابو موسیٰ نے لشکر کیجانب دیکہا۔ یہان ہر ایک کا خون جوش مار رہا تہا فوراً دو سو بہادر اسکے ساتھہ ہوگئے

اسرش نے قلعہ مین داخل ہوتے ہی پہلا کام یہہ کیا کہ دربانون پر حملہ کرکے پہاٹک کہولدیا۔ یہان حضرت ابو موسیٰ بالکل مستعد تہے پہاٹک کہلتے ہی اسلامی سپاہ اومنڈ پڑی شہر مین ایک ہنگامہ قیامت برپا ہوگیا۔ ہرمزان فصیل کے ایک مضبوط برج مین جا چہپا اور وہان سے اوس نے للکار کر کہا کہ دو سو تیر انداز ابہی میرے ساتھہ ہین جو اتنون ہی کا دم بہر مین فیصلہ کرسکتے ہین مگر بندگان خدا کی اسقدر جانین ضائع کرنیکا کیا فائدہ۔ مجہکو امیر المومنین کی خدمت مین پہونچا دو وہ جو چاہین فیصلہ کرین یہہ کہہ کر اوس نے اپنے آپکو اونکے حوالہ کر دیا۔ اس فیصلہ کے بعد اموال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ سوار ونکے حصہ مین تین تین ہزار درہم اور پیاد ونکے حصہ مین ایک ایک ہزار آئے۔

ابو سبرہ نے ایک جماعت کے ساتھہ جسمین حضرت انس اور حضرت احنف بن قیس بہی تہے ہرمزان کو مدینہ منورہ کی جانب روانہ کیا۔ ہرمزان چلا ہے

Marfat.com

تو اسیر و نگی سی حالت مین نہ تہا وہی مرصع تاج اوسکے سر پر تہا جس مین نہایت بیش بہا جواہرات ٹکے ہوے تہے - حریر کی قبا زیب بدن تہی - شاہان فارس کی رسم کے مطابق قیمتی زیورون سے اوسکا تمام بدن جگمگا رہا تہا جب اس ہیئت سے مدینہ منورہ پہونچا ہے اوسکی اس چمک دمک سے سب دنگ رہ گئے -

حضرت امیر المومنین رضؓ اسوقت مسجد مبارک مین تہے - جب لوگ مسجد کے قریب پہونچے تو دیکہا کہ ایک لبادہ پیوند دار پہنے ہوے اور عصا کا تکیہ لگاے فرش خاک پر آرام فرما رہے ہین - یہہ عبا بہی اسوقت اسوجہ سے زیب بدن تہی کہ کوفہ کی سفارت آئی ہوئی تہی ورنہ اکثر آپ ایک کرتہ ہی زیب تن فرمایا کرتے تہے - ہرمزان نے دریافت کیا کہ خلیفہ وقت کہان ہین - اشارہ سے بتلایا گیا کہ یہی ہین - اوسکا خیال تہا کہ جسکی فتوحات نے ایک عالم مین غلغلہ ڈال رکہا ہے اوسکا دربار بہی اسیکے مناسب ہوگا یہہ دیکہکر حیرت مین رہگیا پہر کہا - دربان - پاسبان کہان ہین - جواب ملا کہ یہہ حالت تو خیر آرام کی ہی آپ جب گشت کے لئے تشریف لے جاتے ہین تب بہی آپ کے ہمراہ کوئی نہین ہوتا - اوس نے کہا - یہہ شان بادشاہی نہین بلکہ رسالت کی ہے - لوگون نے کہا - نہین آپ پیغمبر نہین - آپ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین - اس کہڑ بڑاہٹ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی بہی آنکہہ کہل گئی - آپ نے فرمایا یہہ کون ہے - لوگون نے جوابدیا کہ ہرمزان اہواز کا بادشاہ - حضور نے نیچے سے اوپر تک دیکہہ کر فرمایا کہ اسکو سادہ لباس پہنا کر لاؤ

Marfat.com

فوراً اوس کا تاج مرصع اور قباے حریر وغیرہ اوتار کر یمنی سادہ لباس پہنا کر سامنے لاے۔

اس نے پے درپے عہد شکنی کی تہی آخری معرکہ مین اس سے زیادہ رنج دہ یہہ بات ہوئی کہ حضرت برا ابن مالک اور حضرت مجزاۃ بن ثور سے شخص اسکے ہاتہہ سے شہید ہوے تہے اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت برافروختہ ہو رہے تہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہرمزان۔ تم نے عہد شکنی کا نتیجہ اور اللہ تعالے لاشانہ کا آخری حکم دیکہا۔ ہرمزان نے کہا۔ اے عمرؓ جبتک تمہارے ساتہہ خدائی مدد نہ تہی ہم قوت مین بڑہے تہے اس لیئے ہم تم پر غالب رہے جب وہ تمہارے ساتہہ ہوگیا ہم تمہارے ہاتہہ مین ہین یہ آپ نے فرمایا کہ اچہا تمہارے پاس اس کیے بعد دیگرے عہد شکنی کا کیا عذر معقول ہے۔ اوس نے کہا۔ مجہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین جواب معقول دینے بہی نہ پاؤنگا کہ آپ مجہے قتل کرادین گے۔ آپ نے فرمایا۔ نہین خوب سوچ سمجہکر جواب دو۔ ہرمزان نے پانی منگوایا۔ ابہی پیالہ ہاتہہ سے منہ تک نہین پہونچا تہا جو کہنے لگا۔ مجہے ڈر ہے کہ آپ کہین میرے پانی پیتے ہی مین میرے قتل کا حکم نہ دیدین۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نہین تم اچہی طرح سے پانی پی لو جب تک تم پانی نہ پی چکوگے کسی قسم کے خطرہ مین نہ ڈالے جاؤگے۔ ہرمزان نے یہہ سنتے ہی پیالہ ہاتہہ سے رکہدیا اور بولا۔ مین اب پانی نہ پیونگا۔ تم اس شرط پر مجہے امان دے چکے ہو اب قتل نہین کرسکتے آپ نے فرمایا۔ ہان عہد یہی ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ

Marfat.com

آپ نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے۔ حضرت انس نے حضور کو یاد دلایا کہ پانی پیتے وقت اوس سے کہدیا گیا ہے کہ جب تک تو پانی نہ پیئے گا خطرہ مین نہ ڈالا جائیگا۔ حضرت عمرؓ یہہ سنکر حیران رہ گئے۔ مگر مین نے عقد الفرید سے یہہ روایت لی ہے اوسمین یہہ ذکر بالکل نہین۔ بالآخر اوس نے کلمہ پڑھ لیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نیک بخت۔ پہلے سے کیون کلمہ نہ پڑھا۔ ہرمزان نے کہا۔ اگر پہلے ہی کلمہ پڑھ لیتا تو لوگ سمجھتے کہ مین نے بزور شمشیر اسلام قبول کیا آپ بہت خوش ہوے اور دو ہزار سالانہ مقرر فرماکر مدینہ منورہ ہی مین قیام کا حکم دیدیا۔ عقد الفرید سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے فارس کی لڑائیون مین اکثر اس کے مشورہ سے نفع اوٹھایا ہی۔ اس گفتگو کے ابتدائی حصہ کی ترجمانی جب تک ترجمان نہین آیا تھا حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کی اس لئے کہ یہہ کچھہ کچھہ فارسی جانتے تھے۔

فتح سوس

حضرت ابوسُبرہ ایرانیون کے تعاقب مین نعمان اور حضرت ابوموسیٰ کو لئے ہوے سوس تک چلے گئے۔ حضرت زر بن عبد اللہ نے جندیسا پور کو جا گھیرا اتنے مین حضرت امیر المومنین کا فرمان پہونچا کہ حضرت ابوموسیٰ بصرہ واپس ہون اور اونکی جگہہ اسود بن ربیعہ معروف بہ مقترب مقرر کئے جائین۔ حضرت ابوسبرہ حضرت مقترب کو لئے ہوے ایک مدت تک سوس کا محاصرہ کئے پڑے رہے سوس کا حاکم ہرمزان کا بھائی شہریار تھا۔ بارہا حملے ہوے جس مین طرفین کے بہت آدمی کام آے لیکن اس نے اس خوبی سے لڑایا کہ فتح و شکست کا کچھہ

Marfat.com

فیصلہ نہ ہوا۔ بالآخر حضرت ابو سبرہ نے یہ تدبیر کی کہ ہر طرف سے رسد بند کر دی شہریار حاکم سوس نے مجبور ہو کر اس شرط پر صلح کر لی کہ اوسکے خاندان کے سو آدمیوں کی جانوں کو امن دیجائے۔ ابو سبرہ نے اسکو منظور کر لیا۔ اسی بنا پر شہر کا دروازہ کھولا گیا حاکم شہر ایک کا نام لے لیکر امن دلواتا جاتا تھا۔ بدنصیبی دیکھئے کہ حاکم شہر اپنا ہی نام بھول گیا اور وہ سو کی تعداد پوری ہو گئی۔ ابو سبرہ نے فوراً اوسکی گرفتاری کا حکم دیکر قتل کا حکم دیدیا اسوجہ سے کہ عہد نامہ کی رو سے تعداد پوری ہو چکی تھی یہہ اوس سے خارج تھا۔

فتوحات اسلامیہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یزدجرد نے جسوقت ہرمزان کو بھڑکا کر جنگ تستر پر آمادہ کیا ہے اوسی وقت سیاہ کو تین ہزار کی جماعت سے سوس کی جانب روانہ کیا یہہ رامہرمز اور تستر کے مابین ڈیرے ڈالے پڑا تھا۔ اس نے اپنے لشکر کو مخاطب کر کے کہا۔ مین اچھی طرح جانتا تھا کہ یہہ ملک عرب کی ٹاپون سے روندے جائینگے اب تم اوسکو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اب میرے خیال مین مناسب یہی ہے کہ ان کے دین مین داخل ہو جائین اور صلح کر لین۔ آخر اُسنے حضرت ابو موسیٰ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ اہل اسلام ایرانیون سے لڑتے رہین چاہے اونکو قتل کرین یا قید کرین انکو کچھہ تعلق نہین لیکن عرب سے برسرپرخاش نہون اگر کوئی عرب ان سے کچھہ چھیڑ چھاڑ کرے تو اوسکو روک دیا جائے دوسرے یہہ کہ ان نومسلمون کے دربار خلافت سے کچھہ وظیفے مقرر ہو جائین اس شرط کے منظور ہوتے ہی اسلام قبول کر لیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اس شرط کے بموجب اونکے اچھے وظائف

Marfat.com

مقرر فرما دئے اور یہہ آیندہ جنگو نمین اپنے خلوص کا پورا ثبوت دیتے رہے۔
حضرت نعمان تو اس واقعہ کے بعد نہاوند کی جانب بڑھ گئے اور مقترب
حضرت زر بن عبداللہ سے جندیساپور مین جا ملے یہان ابھی تک محاصرہ
قائم تہا اہل اسلام ڈیرے ڈالے پڑے تھے۔ ایک روز شہر کے دروازہ
یکایک کھولدئے گئے اور لوگ اپنے اپنے کاروبار کے لئے نکل کھڑے ہوے
یہہ معلوم ہوتا تہا کہ یہان شاید جنگ کا کچھہ سامان ہی نہین۔ اہل اسلام
نہایت متحیر تھے کہ یہہ کیا معاملہ ہوا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر
مین سے بذریعہ تیر کے امن نامہ پھینکا گیا ہی جسکو اہل شہر نے منظور کرلیا اب
اور بھی حیرت تھی کہ بلا اجازت امیر لشکر کس نے ایسی چال چلی تحقیقات سے
معلوم ہوا کہ یہہ فعل ایک غلام مکنف نامی کا تہا جسکی کچھہ قرابت یہان والون
سے تھی اہل اسلام کی جانب سے کہا گیا کہ اوس اجازت کا کیا اعتبار جو
بلا اجازت افسر اور پہر ایک غلام کی جانب سے ہو اور وہ بھی ایک شخص کے لئے
نہین بلکہ سارے شہر والون کے لئے لیکن اہل شہر نے جواب دیا کہ آزاد اور
غلام کی تفریق آپ جانین ہمکو کیا معلوم ہم جزیہ دینے پر راضی ہین اب تم چاہے
اپنے عہد پر قایم رہو یا اوسکے خلاف کرو۔ اس معاملہ کو دربار خلافت تک
پہونچایا گیا وہان سے جواب آیا کہ ہر مسلمان متنفس کے امن نامہ کا وہی اعتبار ہے
جو ایک بڑے افسر کے امن نامہ کا۔ اون سب کو امن دیجاے۔

Marfat.com

واقعات ۱۸ھ

قحط وطاعون عمواس

سرزمین عرب مین اس سال سخت قحط پڑا لوگونکی حالت تو خدا جانے کیا ہوگی جانورونکی یہہ حالت تہی کہ بے دہڑک آدمیون کے پاس چلے آتے تہے۔ حضرت امیر المومنین رضؓ نے اس زمانہ مین عجیب سرگرمی ظاہر فرمائی۔ زمانہ قحط تک دودہ گہی۔ کہانیکی قسم کہالی تہی۔ تمام ممالک اسلامیہ کے عمال کو لکہہ بہیجا تہا کہ مدینہ والون کے لئے غلہ بہیجین۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے چار ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوے بہیجے۔ یہہ ایسا سخت قحط تہا کہ اسی وجہہ سے یہہ سال عام الرمادہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔ خاک بالکل خاکستر ہوگئی تہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل مدینہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیکر مدینہ منورہ سے باہر نماز استسقا کے لئے تشریف لے گئے وہان نماز پڑہکر آپ نے گہٹنے ٹیک کر یہہ دعا مانگی۔ اللھم عجزت عنا انصارنا وعجز عنا حولنا وقوتنا وعجزت عنا انفسنا ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم فاسقنا واحی العباد والبلاد ترجمہ اے اللہ نہ ہمارا کوئی یار و مددگار ہے نہ ہم مین قوت ہے اب تو ہمارے نفوس بہی ہار گئے پانی برسا کر اپنے بندون اور اپنی زمین کو زندہ کردے۔ اسکے بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست مبارک پکڑکر جناب باری مین عرض کیا اللّٰھم انا نتقرب الیک بعم نبیک صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وبقیۃ ابائہ

Marfat.com

واکبر رجاله فانك تقول وقولك الحق واما الجدار فکان لغلامين يتيمين فحفظتهما بصلاح اباءهما فاحفظ اللّٰهم نبيك صلے اللّٰه عليه وعلى اله واصحابه وسلم فقد دلونا به اليك مستشفعين مستغفرين۔ ترجمہ اے اللّٰہ ہم تیری درگاہ پاک مین تیرے حبیب پاک علیہ وعلی آلہ واصحابہ الوف التحیۃ کے عم بزرگوار کو وسیلہ بناکرلائے ہین تونے دو یتیمونکو (جنکا واقعہ سورۂ کہف مین مذکور ہے) اونکے آبا رکی نیکوکاری کیوجہ سے محفوظ رکہا تو اس امت کو بہی اس امت کے رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا کے طفیل مین محفوظ رکہے گا۔ ہم تیری جناب مین انکو سفارشی بناکر مغفرت طلب کرتے ہوے آے ہین۔ اسکے بعد آپ نے سب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ سب توبہ کرو وہ بہت بڑا غفور ورحیم ہے۔ حضرت عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی یہہ حالت تہی کہ روتے روتے تمام ڈاڑہی ترہوگئی تہی اور یہہ دعا مانگ رہے تہے اللّٰہم انت الراعی فلا تهمل الضالة ولا تدع الكسير بدار مضيعة فقد صرخ الصغير ورق الكبير وارتفعت الشكوى وانت تعلم السر واخفى اللّٰهم فاغنهم بغناك قبل ان يقنطوا فيهلكوا فانه لا يأيس الا القوم الكافرون۔ ترجمہ اے پروردگار اس ریوڑ کا توہی رکہوالی ہے اب توچہوٹے بڑے سبہی فریاد کررہے ہین ایک شور برپا ہورہا ہے اور توتو پوشیدہ سے پوشیدہ باتونکا جاننے والا ہے۔ اپنی غنا سے انکو غنی کردے ایسا نہوکہ یہہ ناامید ہوکر ہلاک ہوجائین ناامید تو بس کافر ہوتے ہین۔

Marfat.com

ان دعاؤن کے پہونچنے کی دیر تھی کہ ایک چھوٹا سا ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا - ہوا نے اوسکو تمام مین پھیلا کر ابر محیط کر دیا اور بارش شروع ہوئی - تمام راستے بھر گئے - لوگ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دست بوسی کے لئے یہہ کہکر دوڑے هنيئًا لك يا ساقي الحرمين اوسی وقت فضل بن عباس بن عتبہ نے یہہ شعر پڑہے -

بعمي سقى الله الحجاز واهله	عشية يستسقي بشيبته عمرؓ

اللہ تعالےٰ نے میرے ہی چچا کے طفیل مین سرزمین حجاز اور وہان کے باشندون کو اوس روز سیراب کیا جس روز حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اونکی پیری کے طفیل مین دعا مانگی ہے -

توجه بالعباس في الجدب راغبًا	اليه فما ان رام حتى اتى المطر

اونکا خیال تھا کہ انکی برکت سے دعا قبول ہوگی اسلئے حضرت عباسؓ کی جانب متوجہ ہوے انکے توسل کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہانسے ٹلنے بھی نہ پاے تھے کہ بارش ہو گئی - اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ توسل جائز ہے توسل سے قبولیت دعا کی زیادہ امید ہے - اگر غور کیا جاے تو نماز باجماعت مین ایک یہہ بھی سر ہے ایسے گروہ مین زیادہ امید ہے کہ خداوند تعالےٰ شانہ کا کوئی نہ کوئی پیارا بندہ ہوگا اوسکی عبادت کی قبولیت کے ساتھہ کیا عجب ہے کہ ہم سے روسیاہ بھی خائز المرام ہو جائین -

ادہر تو عرب مین اس قحط کا زور شور ہو رہا تھا ادہر شام و عراق مین طاعون شروع ہوگیا - اس طاعون نے اسلام کی ہزارون یادگار روئے خاک کا پردہ ڈالدیا

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ جو ابھی قحط کے انتظامات سے فارغ ہوئے تھے اس وبا کا حال معلوم ہوتے ہی اسکی تدبیر و انتظام کے لئے خود چل کھڑے ہوئے۔ مقام سرغ ہی تک پہونچنے پائے تھے کہ تمام امرا سے جن مین حضرت امین الامتہ وغیرہ تھے اور جو آپ کے استقبال کے لئے آئے تھے ملاقات ہوئی ان سب سے آپ کو معلوم ہوا کہ وبا زور و نپر ہے۔ اب اسمین اختلاف پڑگیا کہ آپ کو ان مقامات تک جانا چاہیئے یا نہین۔ ایک گروہ کا خیال تہا کہ آپ ارادہ خیر سے نکلے ہین اپنے ارادہ سے باز نہ آنا چاہیئے۔ بعض کا خیال تہا کہ بلا و امتحان کی آگ بھڑک رہی ہے نہ جانا ہی مناسب ہے۔ اختلاف ہوجانیکے سبب سے آپ نے سب کو اپنے پاس سے رخصت کرکے مہاجرین فتح سے مشورہ لیا۔ سب نے بالاتفاق کہا۔ آپ کا آگے جانا ہرگز مناسب نہین واپس تشریف لیجائیے۔ آپ نے اوسی وقت آواز دلوا دی کہ کل کوچ ہے۔

حضرت امین الامتہ نے ذرا جہلّاکر کہا افرارا من قدر اللہ کیا تقدیر آلہی سے بہاگتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کاش یہہ تم نہ کہتے نعم نفر من قضاء اللہ الی قضاء اللہ ہان تقدیر آلہی سے بہاگتے تو ہین مگر پہر کسطرف۔ اللہ ہی کی تقدیر کیطرف۔ دیکھو تو اگر تمہارے اونٹ ایک ایسے مقام پر جاکر ٹہرین جسکی ایک جانب سبزہ زار ہو اور دوسرے جانب بالکل بنجر۔ تم سبزہ زار مین اپنے اونٹون کو چہوڑو گے تو خدا کے حکم سے اور بنجر مین تو اوسیکے حکم سے (یعنی جو کچہ ہوگا وہ حکم آلہی سے پہر ہمارا جانا جو بغرض استصلاح ہے وہ بہی تو اوسی کے حکم سے ہے) اتنے مین حضرت عبدالرحمن بن عوف جو اوسوقت

Marfat.com

کسی ضرورت سے گئے ہوے تھے آ گئے یہہ سنتے ہی فرمانے لگے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب تم سنو کہ کسی شہر مین یہہ وبا پھیلی وہان نہ جاؤ اور اگر تم اوسی مقام وبائی مین ہو تو وہان سے اوس وبا سے بھاگنے کے خیال سے ہرگز نہ نکلو۔ (بخاری شریف) حضرت عمرؓ اپنے ساتھیونکو لئے ہوے مدینہ منورہ تشریف لے آے

آپ نے مدینہ منورہ سے حضرت امین الامتہ کو لکھا کہ تم سے کچھ کام ہے چند دنون کے لئے یہان چلے آؤ۔ حضرت ابوعبیدہ سمجھے کہ وہی وبا سے بچنے کے لئے بلایا ہے جواب لکھ بھیجا کہ مین مسلمانونکی جماعت سے الگ نہین ہوسکتا۔ اون کو چھوڑ کر اپنی جان بچانیکی غرض سے آپ کے پاس نہین آسکتا جو تقدیر کا لکھا ہے پورا ہو کر رہے گا۔ حضرت عمرؓ یہہ جواب پڑھ کر بہت روے اور لکھا کہ اچھا مقام جابیہ کی جانب کوچ کردو۔ جابیہ کی آب وہوا بہ نسبت ان مقامات کے اچھی تھی۔ حضرت امین الامتہ نے اس ارشاد کے مطابق جابیہ پہونچکر قیام کیا مگر پہونچتے ہی بیمار پڑ گئے۔ جب مرض کی شدت ہوئی تو لوگون کو جمع کرکے آپ نے وصیت فرمائی۔ ان ھذا الوجع رحمۃ ربکم ودعوۃ نبیکم وموت الصالحین قبلکم۔ یہہ بیماری تمہارے پروردگار کی جانب سے رحمت ہے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ الوف التحیۃ والتسلیم کی دعا ہے (ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ آپکی اُمت کی موت طعن یا طاعون سے۔ آپ نے فرمایا یہی ہے تو طاعون سے) اور تم سے پیشتر صالحین کی موت ہے۔ اسکے بعد آپ نے اپنا جانشین حضرت معاذ بن جبلؓ

Marfat.com

کو مقرر فرمایا۔ نماز کا وقت آچکا تھا حضرت معاذ نے امامت کی۔ نماز کے ختم ہوتے ہی حضرت امین الامتہ کا خاتمہ تھا۔

مرض کی یہان بھی شدت شروع ہوگئی۔ وہی اختلاف پھر شروع ہوگیا۔ بعض کی راے تھی کہ اس جگہہ کو بھی چھوڑ دینا چاہیئے مگر چونکہ حضرت معاذ رضؓ کے خیال کے خلاف تھا اسوجہہ سے اس جماعت کی کچھہ نہ چلی۔ حضرت معاذ نے بھی بالکل اوسی طرحسے خطبہ پڑہا جیساکہ حضرت امین الامتہ نے پڑہا تھا خطبہ سے فارغ ہوکر خیمہ مین آے ہین تو دیکھا کہ انکا بیٹا اس بلا مین مبتلا ہوچکا ہے۔ اون سے آپ نے نہایت استقلال کے ساتھہ تسلی آمیز الفاظ ارشاد فرماے وہ بھی آخر انہی کے صاحبزادہ تھے اس بارہ مین وہ بھی ایسے ہی مضبوط تھے اونکے انتقال کو آپ نے بڑے استقلال سے برداشت کیا۔ جب اون کو دفنا کر آے تو خود بیمار پڑ گئے۔ حضرت عمرو بن العاص کو اپنا خلیفہ مقرر فرماکر اس تیرہ خاکدان سے نہایت مسرت کے ساتھہ کوچ کیا الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب۔

حضرت عمرو بن العاص اس بارہ مین بالکل حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہم خیال تھے وہ خوب سمجھتے تھے کہ موت سے بھاگنا اور چیز ہے اور تبدیل آب وہوا سے علاج کرنا اور چیز۔ طاعون کی شدت تھی اور ہزارہا جانین اسکی نذر ہورہی تھین آپ نے پہاڑونکی طرف پھیلجانیکا حکم دیدیا اگرچہ یہہ حکم بعض اون حضرات کے خلاف تھا جو حضرت معاذ وحضرت امین الامتہ رضی اللہ تعالے عنہ کے ہم خیال تھے مگر عمل درآمد حضرت عمرو رضؓ بن العاص ہی کی رائے پر۔

Marfat.com

کیا گیا۔ افسوس یہہ انتظام اوسوقت کیا گیا جب ۲۵ ہزار مسلمان جو ایک عالم مین غلغلہ اسلامی ڈالنے کے واسطے کافی تہے موت کا استقبال کر چکے تہے حضرت ابو عبیدہؓ۔ حضرت معاذ بن جبل۔ حضرت یزید بن ابی سفیان۔ حارث بن ہشام۔ سہیل بن عمرو عتبہ بن سہیل۔ عامر بن غیلان۔ بڑے بڑے حضرات انہین مین سے تہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انمین سے بعض کے کچہہ حالات درج کر دئے جائین جن سے معلوم ہوجاے کہ اس وباے کیسے کیسے اسلام کے یادگار خاک مین جا چہپے۔

سب کہان کچہہ لالہ وگل مین نمایان ہوگئین	
	خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

ابو عبیدہؓ عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن الحارث بن فہر۔ آپکی والدہ ام غنم امیمہ بنت جابر حارث بن فہر کی اولاد سے ہین۔ آپ دُبلے پتلے لانبے قد کے آدمی تہے۔ چہرہ بہت صاف تہا ڈاڑہی بہت ہی سبک تہی جسپر کبہی مہندی وغیرہ کا رنگ چڑہا دیتا تہا آپ کا تمام اثاث البیت یا تو آپ کے ہتیار تہے یا ایک بکری کی کہال جو فرش کا کام دیتی تہی اور ایک پانی کی ٹہلیا۔ (تاریخ خمیس نے از الانفس نفیس) یہہ وہ سامان تہا جو امارت کی حالت مین بہی کافی خیال کیا گیا تہا۔ آپ کا لباس موٹے صوف وغیرہ کا ہوتا تہا جس زمانہ مین آپ شام کے گورنر تہے لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ ہرقل و دیگر امرا کے ایلچی آپکے پاس

Marfat.com

آتے رہتے ہین کچھہ تو لباس کا طرز اچھا کر لیجئے۔آپ نے فرمایا کہ مین جس لباس سے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر رہا کرتا تھا اوس لباس کو ہرگز ترک نکرونگا۔(مسعودی)

آپ اون حضرات مین سے ہین جو ابتداے بعثت مین مشرف باسلام ہوے۔یہہ دولت حضرت عثمان بن مظعون نے اور آپ نے ایک ساتھہ لوٹی آپ ذوالہجرتین ہین حبشہ کی جانب بھی آپ نے ہجرت کی تھی۔بدر کی لڑائی مین آپ شریک تھے۔اس لڑائی مین آپ کا سن شریف ۴۱ سال تھا اسی لڑائی مین آپ نے اپنے والد کو قتل کیا جو مشرف بہ اسلام نہ تھا اور کفار کیطرف سے لڑنے آیا تھا۔ایسے ہی حضرات کی شان مین پروردگار عالم کا ارشاد ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ترجمہ نہ پائینگے آپ اوس گروہ کو جو اللہ اور قیامت کیدن پر ایمان لاے کہ وہ دوست رکھتے ہون اون لوگون کو جو مخالف ہوے اللہ اور اسکے رسول کے بدر کے بعد کے تمام واقعات مین آپ شریک رہے۔جنگ احد مین بھی آپ اون حضرات مین سے تھے جو رکاب مبارک سے جدا نہوے۔اسی جنگ مین آپ ہی نے سر پاک سے خود کو اپنے دانتون سے نکالا تھا جس سے آپکے اگلے دو دانت گر گئے۔صحابہ کہتے ہین کہ کسی شخص کو جسکے اگلے دانت گر گئے ہون اتنا خوبصورت ہم نے نہین دیکھا جسقدر کہ امین الامۃ کو۔

اہل نجران نے جب حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے درخواست کی ہے کہ کوئی امین اونکے پاس بھیجدیا جاے تو آپ نے

Marfat.com

فرمایا۔ مین بہت جلد تمہارے پاس ایک ایسا امین بھیجتا ہون جو واقعی امین ہے تمام صحابہ کی داؤمین اُنگلین ہو رہی تھین اور ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ مین ہی بھیجا جاؤن اور یہہ نعمت میری ہی تقدیر مین لکھی ہو۔ آپ نے اون کے ساتھہ حضرت ابو عبیدہ کو یہہ فرماکر روانہ فرمایا۔ ہر امت کا کوئی نکوئی امین ہوتا ہے ہماری اس امت کے امین ابو عبیدہ ہین۔ جیش خبط کی امارت پر دیگر مہاجرین وانصار کے ہوتے ہوے جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انہی کو ممتاز فرمایا۔ وفات اقدس کے روز خلافت کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جن دو شخصون کی بابت رائے تہی اونمین ایک یہہ تہے اور دوسرے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قوم کو اوس قوم کے امیر کی اتباع کی بابت فرماتے تو آپ کے متبعین کو باین الفاظ حکم دیتے۔ علیکم بالهين اللين الذی اذا ظلم لم يظلم واذا اسئ اليه غفر واذا قطع وصل رحيم بالمومنين شديد على الكافرين ابو عبیدہ یعنے تم کو اتباع چاہیئے اون حضرت کا جو بہت ہی نرم خو ہین کہ اونپر کوئی ظلم بھی کرے تب بھی بدلہ نہ لین کوئی اون سے بُری طرح پیش آے تو معاف کر دین اون سے کوئی قطع محبت کرے وہ بہر اوسکو ملا لین وہ جو مومنون کے لئے نہایت ہی رحمدل ہین لیکن کفار کے لئے بڑے سخت ہین وہ کون۔ ابو عبیدہ بن الجراح (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسینے دریافت کیا تھا کہ

Marfat.com

اصحاب مین سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جناب پاک مین کون کون بہت ہی زیادہ درجہ قبولیت اور محبوبیت پر فائز تہا۔ اونہون نے فرمایا۔ ابوبکر۔ عرض کیا پہر کون۔ آپ نے فرمایا۔ عمر۔ پہر عرض کیا انکے بعد۔ آپ نے فرمایا۔ ابوعبیدہ۔ اسی طرح آپ ہی سے کسی دوسرے شخص نے یہہ سوال کیا تہا کہ اگر جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خلیفہ مقرر فرماتے تو آپ کو قرینہ سے کونسی ترتیب معلوم ہوتی ہے کس ترتیب سے مقرر فرماتے۔ جب بہی آپ نے یہی جوابدیا تہا کہ اول ابوبکر صدیق پہر عمر فاروق پہر ابوعبیدہ بن الجراح رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

آپ جب کسی لشکر کے سپہ سالار ہوتے تو جنگ کے وقت گشت لگانے مین فرماتے جاتے "بہت سارے سپید لباس والے اپنے دین کو داغ لگانے والے ہین۔ بہت سارے اس خیال مین ہوتے ہین کہ کسی مرتبہ پر فائز ہون لیکن اعمال سے وہ اور تنزل کے درجہ پر پہونچ جاتے ہین۔ دیکہو پچہلے گناہون کا کفارہ اگلی نیکیون سے کرلو۔ کیسے ہی بڑے گناہ تم نے کئے ہون لیکن اگر ایک نیکی خالصاً للہ تم سے ہوگئی تو یہہ سب پر غالب رہیگی" (الریاض المستطابہ)

آپ کا زہد اوس نظر پاک کے اثر کا ایک نمونہ تہا جسنے ایک عالم کو خاص رنگ مین رنگ کر تمام دنیا و مافیہا سے بالکل بے تعلق کردیا تہا۔ شام کے سفر مین جب فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ ان کے خیمہ مین گئے ہین۔ تو سوائے زرہ۔ بکتر۔ خود۔ تلوار اور بکری کی کہال اور پانی کی ٹہلیا کے کچہہ نہ پایا۔

Marfat.com

جب کہانا طلب کیا گیا تو اس پاک نفس نے سوکہی کہجورین سامنے رکہکر یہہ دکہلا دیا کہ وہ رنگ کسقدر گہرا چڑہا ہوا ہی جب ہی تو حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا غرتنا بعدک الدنیا یا اباعبیدہ اے ابوعبیدہ تمہارے بعد دنیا ہم کو کہین بہلا نہ لے۔ آپ کے پاس غنائم کے حصہ مین سے بہت سا مال ومتاع آتا تہا لیکن زہد وجود یہ ایسے کارکن تہے کہ بہت جلد اوس تمام مال ومتاع کو ٹہکانے لگا دیتے تہے اور اسیوجہہ سے آپ ہمیشہ تنگ دست رہے۔ آپ اون دس حضرات مین سے ہین جنکو جنتی ہونیکی قطعی خوشخبری اسی عالم مین سنا دی گئی۔ آپ اون حضرات مین سے ہین جنکو سرکار سے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکُمْ (تم جو چاہے کرو اللہ تعالے نے تمکو بخشدیا) کا تمغہ عنایت ہوچکا تہا۔ کچہہ تو تہا جسکی وجہہ سے ایسا ارشاد ہوا معلوم ہوا کہ کبائر سے انکو محفوظ رکہا گیا تہا یا اوسکے بعد ہی توبہ کی توفیق عطا فرمائی جاتی تہی۔ ہند بنت جابرؓ سے آپکے دو صاحبزادے تہے یزید۔ عمیر مگر افسوس نسل آگے نہ بڑہی۔

طاعون مین جس ثابت قدمی سے آپ نے اس عالم کو چہوڑا ہے واقعی یہ ہے کہ آپ ہی سے حضرات کا حصہ تہا۔ آپکو قبر مین حضرت معاذ بن جبل۔ عمرو بن العاصؓ ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین نے اوتارا اور آہ کہ اسلام کا ایک درخشندہ آفتاب خاک مین پنہان ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل بن عمرو الانصاری الخزرجی السلمی

۱۸ سال کی عمر مین آپ مشرف باسلام ہوے۔ عقبہ اخیرہ مین آپ موجود تہے

Marfat.com

بدر اور بدر کے بعد کے واقعات مین آپ شریک رہے آپ ماہرین بالقران والاحکام مین سے تھے۔ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آپکو اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو یمن کا قاضی اور معلم احکام مقرر فرماکر روانہ فرمایا تھا۔ امام ترمذی نے بالتفصیل وہ نصایح روایت کئے ہین جو اس وقت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے انکو ارشاد ہوے تھے۔ ایک حدیث شریف مین حضور پرنور روحی فداہ ارشاد فرماتے ہین اعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل مسائل حلال وحرام کے ان سب مین زیادہ جاننے والی معاذ بن جبل ہین۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین۔ کنا نشبھه بابراھیم علی نبینا وعلیہ الصلواۃ والسلام امة قانتا لِلّٰه حنیفاً یعنے ہم اونکے خشوع خضوع اور باطل سے گریز دیکھکر انکو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تشبیہہ دیا کرتے تھے حضرت انس رض فرماتے ہین کہ جن چار حضرات نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین قرآن پاک جمع فرمایا تھا ایک اونمین سے حضرت معاذ بن جبل بھی تھے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہین کہ معاذ بہت ہی نرم خو اور بڑے ہی سخی تھے محدثین نے انکے بہت فضائل لکھے ہین اڑتیس سال کی عمر مین اس عالم کو خیرباد کہی۔ آپ کا وہی سن تھا جو حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کا رفع سماء کے وقت تھا۔ افسوس انکی نسل کا بھی پتہ نہین۔

Marfat.com

سہیل بن عمرو القرشی العامری

آپ اشراف قریش مین سے تھے۔ ابو جندل کے والد ہین۔ صلح حدیبیہ مین جو صلح کی گفتگو مروی ہے وہ انہی کی ہے جسکو پوری تفصیل سے آپ شمس التواریخ کے پہلے حصہ مین پڑہ چکے ہونگے۔ یہہ بہت بڑے خطیب تھے انکی تقریر کا وہ اثر تہا کہ دم بھر مین قبیلہ کے قبیلہ مین آگ لگا دیتے تھے۔ اسلام سے قبل حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مخالفت پر انہون نے لوگونکو بارہا ابہارا اور شورشین برپا کین۔ جب بدر کی لڑائی مین گرفتار ہوکر آے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی کی رائے ہوئی کہ انکے دانت توڑ دیے جائین کہ پہر ایسی گستاخیان جناب اقدس مین نہ کرنے پائین۔ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا چہوڑ دو شاید کسی مقام پر کھڑے ہوکر یہی تعریف کرنے لگین۔ وہی ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد جو انکی تلوار کی کارگذاریان ہونگی وہ تو ہونگی مگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات کے بعد جب مرتدین کی شورش ہوئی ہی انہون نے اپنی تیغ لسانی سے وہ کام کیا کہ بہتونکو اوس جانب سے اس جانب لگا لیا جس مقام پر یہہ تھے وہان جو کچھ اختلاف پڑا ہوا تہا آپکی زور تقریر نے سب ٹھنڈا کر دیا۔ ایک مرتبہ یہہ اور ابو سفیان بن حرب وغیرہ اشراف قریش حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان پر بیٹھے ہوے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ ایک لڑائی پر کچھ لوگون کو بہیج رہے تھے۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالے عنہ بول اوٹھے کہ ہم نے آج کا سا کارخانہ ہی نہین دیکہا ایسے غلامون کو تو لڑائی پر بہیجا جا رہا ہے اور ہم بیٹھے منہ تک رہے ہین۔

Marfat.com

حضرت سہیل بھی اگرچہ انہی مین سے تھے مگر انکی عقل انکے غصہ پر غالب رہتی تھی آپ نے فرمایا۔ مین دیکھہ رہا ہون جو تم لوگون کے چہرون پر آثار نمایان ہو رہے ہین اگر آپ لوگون کو غصہ آرہا ہے تو اپنے اوپر اوتاریئے۔ بلائے سب گئے تھے جو پہلے پہونچ گئے یہہ دولت انہون نے لوٹ لی آپ رہ گئے۔ اب رہیئے۔ رہا یہہ کہ امارت وغیرہ۔ وہ تم کو اب مل نہین سکتی ہان لڑائی مین شریک ہو جاؤ کیا عجب ہے کہ درجۂ شہادت پر فائز ہو۔ یہہ کہکر کمر باندھ مستعد ہو گئے اور چل کھڑے ہوئے۔ امام حسن بصری علیہ الرحمہ اس واقعہ کو نقل فرماکر فرماتے ہین۔ ویاللہ من رجل ما کان اعقلہ۔ کسقدر بڑی سمجھہ بوجھہ کے آدمی تھے۔ (اکمال فی اسماء الرجال)

وبازدہ مقام سے نکلنا دو طرح ہے ایک تو یہہ کہ قضائے آلہی سے بھاگنے کا قصد ہو یہہ سخت ممنوع ہے دوسرے یہہ کہ بغرض تبدیل آب و ہوا اوس زمین کو چھوڑا جائے کہ یہہ بھی ایک قسم کا علاج ہے اس نیت سے اگر خروج ہو تو جائز ہے۔ بخاری شریف مین حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین۔ سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم یقول اذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ یعنے جب تم سنو کہ کسی زمین مین وبا ہے تو وہان نہ جاؤ اور اگر جہان ہو وہین وبا واقع ہو تو اوس سے بھاگنے کے ارادہ سے وہان سے نہ نکلو۔ فرارا منہ کی شرح مین علامۂ قسطلانی تحریر فرماتے ہین لئلا یکون معارضۃ للقدر فلو خرج

Marfat.com

بقصد آخر غیر الفرار جائز یعنے بھاگنے کے خیال سے نکلنا کیون منع ہوا کہین تقدیر الٰہی سے معارضہ نہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فرار کے سوا کسی دوسری غرض سے اوس زمین کو چھوڑا ہے تو جائز ہے۔ اسی فراراً کی قید پر حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیادہ نظر تھی۔ علامہ ابن حجر اسی طاعون عمواس کا واقعہ نقل فرماکر فرماتے ہین فھذا یدل علی ان عمرؓ رای ان النھی عن الخروج انما ھو لمن قصد الفرار متمحضاً یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وبازدہ مقام سے خروج کی ممانعت صرف اوسی شخص کے حق مین سمجھتے تھے جو محض بھاگنے کے قصد سے نکلے۔ امام بخاری صاحب علیہ الرحمہ بھی ممانعت کو عامہ نہین خیال فرماتے آپ نے باب الطاعون سے پیشتر عنوان قائم کیا ہے باب من خرج من ارض لا تلائمہ۔ علامہ ابن حجر عسقلانی شرح مین فرماتے ہین وکانہ اشار الی ان الحدیث الذی اوردہ بعد لا فی النھی عن الخروج من الارض وقع فیھا الطاعون لیس علی عمومہ وانما ھو مخصوص بمن خرج فراراً منہ یعنی باب الطاعون سے پیشتر اس باب کو قائم کرنے اور بنی عرنیہ کی حدیث بیان فرمانے مین امام بخاری نے اسجانب اشارہ کیا کہ طاعون زدہ مقامون سے نکلنے کی ممانعت ہر صورت مین نہین ہے بلکہ وہ ممانعت صرف اوسی کے ساتھہ مخصوص ہے جو وبار طاعون سے بھاگنے کے ارادہ سے نکلے۔

بنی عرینہ کی جو حدیث اس باب کے تحت مین امام بخاری علیہ الرحمہ نے

Marfat.com

نقل فرمائی ہے وہ یہہ ہے عن قتادۃ ان انس بن مالك حدثھم ان ناساً او رجالاً من عکل وعرینۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم وتکلموا بالاسلام فقالوا یا نبی اللہ انا کنا اھل ضرع ولم نکن اھل ریف فاستوخموا المدینۃ فامرلھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بذود وبراع وامرھم ان یخرجوا فیہ فیشربوا من البانھا وابوالھا فانطلقوا حتی کانوا بناحیۃ الحرۃ کفروا بعد اسلامھم وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم واستاقوا الذود فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم فبعث الطلب فی آثارھم فامربھم فسمروا اعینھم وقطعوا ایدیھم وترکوا فی ناحیۃ الحرۃ حتی ماتوا علی حالھم یعنے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہین کہ کچھ لوگ قبیلۂ عکل اور عرینہ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر مقر باالاسلام ہوے۔ پھر اونھون نے مدینہ منورہ کی آب وہوا کی ناموافقت بیان کی کہ ہم مویشی والے ہین کھیتی باڑی والے نہین۔ آپ نے چند اونٹ اونکو دلوادئے اور اون کا چرواہا ساتھہ کرکے حکم دیدیا کہ اوسی چراگاہ کی طرف چلے جائین اور وہان ان کے دودھ اور پیشاب پیئین۔ (شاید اونکو مرض استسقا کی شکایت تھی اور یہہ اوسکا علاج تہا) وہ مقام حرہ مین (مدینہ منورہ سے باہر افتادہ زمین ہے جہان سیاہ پتھر بہت سارے ہین) پہونچکر مرتد ہوگئے۔ چرواہے کو قتل کرڈالا اور اونٹ ہنکالے گئے۔ جب

Marfat.com

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے کچھ لوگ اونکی تلاش مین روانہ فرمائے جب وہ پکڑے ہوے آئے تو گرم سلائیان اونکی آنکھومین پھیری گئین۔ اونکے ہاتھہ کاٹے گئے اور اوسی زمین حرہ مین چھوڑ دیئے گئے یہان تک کہ وہ اسی حال مین مرگئے۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بغرض علاج باہر نکلنا درست ہے۔ علامۂ ابن حجر عسقلانی نے ایک روایت حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نقل فرمائی ہے۔ جب حضرت فروہ نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا کہ ہماری زمین وبازدہ ہے تو آپ نے فرمایا دعها عنك فان من القرف التلف قال ابن قتنية القرف القرب من الوباء یعنی تو اوس زمین کو چھوڑ دے اسلئے کہ وبازدہ زمین سے نزدیکی مین تباہی ہے علامۂ ابن حجر اسکے بعد فرماتے ہین قال الخطابی لیس فی ھذا اثبات العدوی وانما ہو من باب التداوی فان استصلاح الاھویة من انفع الاشیاء فی تصحیح البدن وبالعکس۔ یعنے خطابی فرماتے ہین کہ وبازدہ مقامات سے بچنے مین تعدیہ مرض کا ثبوت نہین ہوتا جسکی صراحتہً نفی حدیث شریف مین وارد ہوچکی ہے بلکہ یہہ تو ایک قسم کا علاج ہے اسلئے کہ اچھی ہواؤن کا حاصل کرنا صحت بدنی کے واسطے نہایت مفید ہے جیساکہ بری ہوائین مضر صحت ہین۔ پس معلوم ہوا کہ بغرض فرار نکلنا ہرگز درست نہین اور بغرض تداوی جائز ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ لم ینزل داءً الا انزل لہ شفاءً فتداووا۔ یعنے بے شک

Marfat.com

اللہ تعالیٰ شانہ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے سو تم دوا اور علاج کرو۔ اور یہہ امام خطابی کے بیان اور اطبا وغیرہ کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ تغیر آب و ہوا بھی ایک قسم کا علاج ہے تو تداوی دوا کے تحت مین آگیا۔ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے جواز خروج ایک جماعت صحابہ سے نقل کیا ہے جسمین سے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ ہین۔ تابعین مین سے اسود بن ہلال۔ مسروق وغیرہ بھی اسی جانب ہین۔ یہہ لحاظ رہے کہ یہہ حضرات جو پہلو اختیار فرماتے تھے وہ بالکل مذہبی ہوتا تہا۔ اون مین سے بعض کو مذہب مین پکا سمجہنا اور بعض کو اس کے خلاف محض مصلحت اندیش خیال کرنا سوء ظن ہے۔

اب اس زمانہ طاعون مین گھر چھوڑنے والے اپنے دلونکو ٹٹول لین کہ دونون صورتون مین سے کونسی صورت اون مین ہے چونکہ اس زمانہ مین اس وبا کا شیوع ہو رہا ہے (خداے تعالےٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل مین اسکو دور کرے) اور مناسب مقام بھی تہا اس لحاظ سے یہہ مسئلہ بالتفصیل عرض کر دیا گیا۔

حضرت امیر المومنین کو ان جانکاہ واقعات کی اطلاع ہوتی رہتی تھی اور آپ مناسب تجویزین بھیجتے رہتے تھے۔ حضرت یزید بن ابی سفیان اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے انتقال کی جب خبر معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دمشق کا اور حضرت شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اردن کا حاکم مقرر فرمایا۔

اس جانکاہ قیامت زا وبا نے گھرانے کے گھرانے بالکل تباہ کر دیئے۔

Marfat.com

اہل اسلام جو اب تک فتوحات کے خیال مین منہمک تھے اب اونکی ساری توجہ اپنی جانب تھی۔ ہر شخص بجال خویش مبتلا تھا۔ سینکڑون بچے یتیم ہو گئے۔ ہزارون عورتین بیوہ ہوگئین۔ بہت سارا لاوارثی مال مارا مارا پھرتا تھا جسکے وارث تھے وہ اپنے حال مین گرفتار تھے وبا کا زور کم ہوتے ہی اسکے انتظام کے لئے خود امیر المومنین نے شام کا قصد کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ مین اپنا نائب مقرر فرماکر دجلہ کی راہ چل کھڑے ہوے۔ ایلہ کے قریب ہی پہونچے تھے کہ آپ نے کسی مصلحت سے اپنی سواری غلام کو دیدی اور خود اوسکی اونٹ پر سوار ہو گئے۔ اوسکا خوگیر اوسی کے لائق اور وہ بھی اولٹا پڑا ہوا تھا لوگ نہ پہچان سکے۔ اور آپ ہی سے آکر دریافت کرتے۔ امیر المومنین کہان ہین۔ آپ فرماتے امامکم اسکے ایک معنی تو یہہ ہین کہ تمھارے سامنے۔ اور دوسرے معنی ہین تمھارے آگے۔ آپ کی مراد تھی پہلے معنے سے اور وہ سمجھتے تھے دوسرے معنے۔ یہہ ایک خوش طبعی تھی۔ وہ پوچھتے پوچھتے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپ اسی شان سے ایلہ مین داخل ہوے۔ آپ کا کرتہ کجاوہ کی رگڑ سے پیچھے سے پھٹ گیا تھا پیوند لگانے کے واسطے ایلہ کے ایک پادری کے حوالہ کیا اوس نے اپنے ہاتھہ سے پیوند لگا کر ایک نیا اچھا کرتہ تیار کرکے اوس کے ساتھہ پیش کیا آپ نے اپنا کرتہ پہن لیا اور وہ نفیس کرتہ واپس کر دیا۔

شام کے اضلاع مین گشت لگا کر مناسب انتظامات کئے اور وظائف مقرر فرمائے۔ انتظام سرا علیحدہ تھا اہتمام گرما جدا۔ حضرت شرحبیل کو

Marfat.com

معزول فرمایا جب لوگون نے سفارش کی تو آپ نے فرمایا کہ مین ان سے خدانخواستہ کسی طرح ناراض نہین مگر ہان مین یہہ ضرور چاہتا ہون کہ ایسے مقامات کا حاکم ایک نہایت قوی شخص ہو۔ تمام طاعون زدونکے مالون کو اونکے ورثا مین ٹھکانے لگا دیا سب ناکو نکا اچھی طرحسے استحکام کیا اور سرحدی مقامات پر فوجی چھاؤنیان قائم کین

کامل ابن اثیر اور سید احمد دحلان صاحب فتوحات اسلامیہ نے حضرت بلال رضؓ کی اذان کا ذکر اس سفر شام مین بیان کیا ہے اور اوپر جو فتح بیت المقدس مین ذکر کیا گیا وہ طبری کی روایت تھی واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے چلتے وقت لوگون کو جمع کر کے ان سب انتظامات کے بارہ مین تقریر فرمائی اور ماہ ذیقعدہ مین وہانسے واپس تشریف لے آے۔ اسی سال آپ حج کے واسطے تشریف لے گئے۔

میرے پیش نظر جو تاریخ کی کتابین ہین اونمین سنہ ۱۹ ھ کا کوئی واقعہ قابل ذکر نہین ملتا ہان باختلاف الروایات جزیرہ اور قیساریہ وغیرہ کی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے جس کو مین بصحت روایت مفصل طور پر لکھہ چکا ہون اس لحاظ سے جو پردہ اس سال کے واقعات پر پڑا ہوا ہے اوسکا اوٹھانا میرا کام نہین بالضرور ناظرین اس بارہ مین مجھے معذور رکھین گے۔

سنہ ۲۰ ہجری

فتح مصر

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ جب طاعون زدون کے اموال کے

Marfat.com

انتظام کے لئے شام تشریف لے گئے ہین تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ بھی آکر ملے اور مصر کی نسبت گفتگو کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ ایسے امور مین نہایت محتاط تھے مگر بار بار کی تحریک واصرار پر راضی ہو گئے اور چار ہزار فوج ساتھہ لیجانیکا حکم دیدیا۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے حسن المحاضرہ مین حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ کے اس قدر اصرار کی وجہہ مین انکے ایام جاہلیت کا ایک واقعہ لکھا ہے جسکو سید احمد دحلان رح نے فتوحات اسلامیہ مین اسطرح ذکر کیا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ ایام جاہلیت مین کچھہ اسباب تجارت لیکر بیت المقدس گئے ہوے تھے۔ جس قافلہ کے ساتھہ یہہ گئے تھے اونہوں نے اونٹوں کے چرانے کی باری ٹھیرالی تھی ہر ایک اپنی اپنی باری مین چرایا کرتا تھا۔ اوسی زمانہ مین اسکندریہ کا ایک راہب بیت المقدس کی زیارت کے لئے آیا ہوا تھا وہ سیر کرتا اس جانب بھی آنکلا جہاں یہہ قافلہ فروکش تھا۔ گرمی تھی سخت اور پانی کا وہان کچھہ پتہ نہ تھا۔

وہ اس جانب آیا اور نہایت لجاجت سے اوس نے پانی مانگا اتفاق سے یہہ روز حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ کی باری کا تھا انہوں نے اپنے مشکیزہ سے پانی نکالکر اوسکو خوب سیر ہو کر پلا دیا۔ راہب تھک کر چور ہو گیا تھا۔

Marfat.com

پیاس بھی شدت کی تھی بہت سا پانی پیجانے سے اوسکے ہاتھہ پائون شل ہو گئے اور وہین دراز ہو گیا - یہہ غافل پڑا سو رہا تھا کہ ایک سانپ اسجانب آتا ہوا معلوم ہوا اور قریب تھا کہ منہ مارے جو حضرت عمرو بن العاص نے دیکھہ لیا اور اپنے ایک تیر سے اوسکا فیصلہ کر دیا - راہب کی جب آنکھہ کھلی تو اوس مردہ ہی سانپ کو دیکھکر وہ چلا اوٹھا - حضرت عمروؓ نے اوسکو تسلی دیکر سارا ماجرا بیان کر دیا - وہ انکی جانب جھک پڑا اور کہنے لگا کہ آپ نے دو مرتبہ میری جان بچائی پیاس سے بھی میرا دم نکلا جاتا تھا اور اس نے تو ڈھیر ہی کر دیا ہوتا اب آپ یہہ بتائیے کہ آے کس غرض سے ہین - حضرت عمرو نے کہا - ہم تجارت کی غرض سے ادہر آنکلے ہین - اوس نے کہا - اس تجارت مین آپ نے منافع کسقدر خیال کیا ہے - آپ نے فرمایا میرے پاس دو اونٹ ہین اگر اسقدر منافع ہو جاے کہ ایک اونٹ اور خرید لون تو میرے خیال مین بہت ہے - اوس نے کہا - اور خونبہا آپکے یہان کسقدر ہے - جواب ملا کہ سّو اونٹ - راہب بولا کہ اونٹونکا حساب ہم نہ سمجھین گے ہم اونٹ والے نہین ہین آپ دینارونکے حساب سے بتائیے - آپ نے کہا کہ ہزار دینار - اب راہب نے کہا کہ سنئے - یہان تو مین ایک مسافر ہون جو زیارت بیت المقدس کے لئے آیا ہون اس قدر میرے پاس کہان جو اپنا خیال پورا کر سکون ہان مین عہد کرتا ہون اور خدا کو درمیان دیکر کہتا ہون کہ اگر آپ ہمارے شہرون مین آنکلین گے تو دو خونبہا مین آپ کی نظر کرونگا اسلئے کہ آپ نے دو مرتبہ میری جان بچائی ہے - حضرت عمرو بن العاص نے پوچھا - کہان - راہب نے کہا کہ مصر کے علاقہ مین اسکندریہ

Marfat.com

ایک مقام ہے مین وہین کا رہنے والا ہون۔ حضرت عمرو بن العاص نے کبھی اوسطرف
سفر نہین کیا تھا نہایت تعجب سے کہا کہ مین اوسطرف کبھی نہین گیا۔ نہین معلوم
کیسا شہر ہے۔ راہب نے کہا۔ بس ایسا ہے کہ اگر آپ ایک مرتبہ دیکھ لین گے
تو تمام شہرون کو بھول جائین گے۔ حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا کہ تم اپنے
عہد کی تجدید کرلو۔ اوس نے مکرر قول و پیمان سے عہد کیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔
اچھا کتنا زمانہ صرف ہوگا۔ اوس نے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلئے ایک ماہ صرف ہوگا
دس روز کا راستہ ہے اور دس ہی روز قیام ہوگا۔ ادہر سے مین آپ کو ساتھ
لیچلونگا اودہر سے واپس ہوتے وقت اپنا ایک معتمد آدمی ساتھ کردونگا وہ آپ کو
آپ کے ساتھیون تک پہونچا جائیگا۔ حضرت عمروؓ نے فرمایا۔ اچھا مین ساتھیون سے
مشورہ کرلون۔ آپ نے ساتھیون کو سارا ماجرا کہہ سنایا اور فرمایا۔ جب تک مین
واپس نہون تم سب یہین مقیم رہنا آدہا اوسمین سے تمہارا بھی حصہ ہے مگر ایک شخص
ضرور میرے ساتھ ہونا چاہیئے جس سے میرا دل بہلتا رہے وہ سب اسپر راضی ہو گئے
اور ایک شخص جو اس قسم کی سیر و سیاحت کا زیادہ شایق اور خوش طبع بھی تھا انکا
ہمراہی مقرر ہو۔ حضرت عمروؓ فرماتے ہین کہ جب ہم اسکندریہ پہونچے ہین تو ہماری حیرت
و استعجاب کا کچھہ ٹھکانا نہ تھا اسلئے کہ اول تو وہانکی عمارتین ہی اعلیٰ درجہ کی صناعی
سے تیار کی گئی تھین دوسرے ہم سوا چمڑہ کے خیمون کے اور کیا جانتے تھے
وہان کی رونق۔ وہان کی آب و تاب ہماری آنکھون کو خیرہ کئے دیتی تھی۔ اتفاق
یہہ ہوا کہ اوسی زمانہ مین وہان کسی قسم کا میلہ تھا جسکی وجہ سے اوسمین اور بھی
رونق ہو رہی تھی۔ چارونطرف سے روسا اور امرا کے آجانیسے اسکندریہ

Marfat.com

کچھہ اور ہی ہو رہا تھا۔ یہہ فرماتے ہین کہ راہب نے انکی بڑی خاطر و مدارات کی
اور اون جلسونمین شریک کیا جو اس زمانہ مین وہان ہو رہے تھے۔ یہہ فرماتے ہین
کہ مین ایک جلسہ مین شریک ہوا وہان گیند بازی ہو رہی تھی ایک سونے کی گیند تھی
لوگ اوسکو آستینونمین لپکنا چاہتے تھے۔ اونکا خیال تھا کہ جسکی آستین مین یہہ گیند
پڑ جائیگی وہی یہانکا مالک ہوگا۔ وہان سب شاہزادے ہی شاہزادے تھے
یا حضرت عمرو بن العاص راہب کے ساتھہ تماشائی ہو کر پہونچ گئے تھے اتفاق
کی بات وہ گیند انکی آستین مین آپڑی لوگ سناٹے مین آگئے اور سب نے غل
مچانا شروع کیا کہ کیا یہہ گنوار ہم پر حکومت کریگا۔ ہماری گیند نے آج تک تو
خطا کی نہین مگر آج ہم کو بھی تردد ہو گیا۔ راہب اس جلسہ سے انکو لیگیا اور
تمام شہر کی سیر کراتا پھرا۔ وہ اپنے تمام ملاقاتیون سے کہہ پھرا کہ یہہ وہ شخص ہے
جسکی بدولت مین دو بار موت کے منہ مین سے نکلا ہون۔ اور مین نے دو ہزار
دینار دینے کا وعدہ کیا ہے۔ الغرض اوسنے اپنے وعدہ کا ایفا اور تمام
زاد و راحلہ مہیا کر کے ایک رہبر ساتھہ کر دیا کہ وہ شام مین ان کو پہونچا دے۔
اس سفر مین حضرت عمرو بن العاص کو مصر کے تمام راستے اور اوسکے نشیب و فراز
سب معلوم ہو گئے تھے۔ اوسکی زرخیزی عرب کے جنگلون مین انکے خیال سے
نہین اوترتی تھی۔ ایام جاہلیت مین اسطرف انکا اتفاق ہی نہین ہوا اتفاق
کیا بے سروسامانی نے خیال بھی نہ بندھنے دیا۔ ۸ھ ہجری و بروایت
دیگر ۵ھ ہجری مین جب حضرت خالد رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھہ
مشرف باسلام ہوے ہین تو غزوہ ذات السلاسل پیش آگیا۔ یہہ ستر ہوان سریہ تھا

Marfat.com

جسکی فوج کی تعداد تین سو تھی یہہ اوسکے امیر مقرر فرما کر روانہ کئے گئے ۔ وہان یہہ
مقدار قلیل معلوم ہوئی ۔ انہون نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
سے کمک طلب کی آپ نے مہاجرین اولین مین سے ایک جماعت انکی مدد کے لئے
روانہ کی جنمین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما بھی تھے
اور اس جماعت کی امارت حضرت امین الامۃ رضؓ کے متعلق فرما کر یہہ ارشاد فرمادیا کہ
تم دونون اختلاف نکرنا ۔ اس جنگ کے زمانہ مین حضرت عمرو بن العاص ہی
امامت فرماتے رہے وہانسے فارغ ہو کر عمان کے گورنر مقرر ہو کر بھیجدئے گئے
حضرت صدیق رضؓ اکبر کے زمانہ مین شام کی جانب بھیجے گئے جیساکہ پہلے واقعات سے
ظاہر ہو رہا ہے ۔ خلافت فاروقی کے ۲۰ھ تک یہہ اوسی علاقہ مین بہادری
کے جوہر دکھلاتے رہے مگر مصر کی طرف کا کوئی موقع نہ ملا ۔ کچھہ تو وہ واقعہ اور
کچھہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا یہہ ارشاد پاک لتفتح علیکم
بعدی مصر فاستوصوا بقبطها خیراً فان لکم منهم صهراً و ذمة
میرے بعد تمپر مصر فتح ہوگا وہانکے حاکم کو اچھے مشورے دینا کیونکہ اونسے تمہاری
قرابتین اور عہد و پیمان ہونگے ۔ یہہ محرک ہو رہے تھے اور موقع بھی آن لگا تھا
آپنے حضرت عمر رضؓ سے زیادہ اصرار کیا ۔ حضرت عمرو بن العاص گو جاریہ کے بطن سے تھے
جیساکہ خود انہون نے اوس موقع پر اشارہ کیا جب کچھہ لوگ انمین اور انکے بھائی
ہشام مین فضیلت کے بارہ مین اختلاف کر رہے تھے کوئی کہتا تھا کہ انکو ہشام پر
ترجیح ہے اور کسی کا قول تھا ۔ نہین ہشام انسے افضل ہین ۔ حضرت عمرو رضؓ بن العاص
نے فرمایا ان امه بنت هشام بن مغیرة و امی من

Marfat.com

قد عرفتم وکان احب الی ابیہ منی والوالدا عرف باولادہ واسلم قبلی واستشہد قبلی۔ یعنے ہشام کی والدہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی ہین اور میری مان کا حال تو تمکو معلوم ہی ہے وہ والد کو زیادہ پیارے بھی تھے باپ کو اپنی اولاد کا حال خوب معلوم ہوتا ہے مجھسے پہلے وہ مشرف باسلام ہوے درجہ شہادت پر بھی وہ فائز ہو چکے۔

مگر ساتھہ ہی شجاعت واقبال کا تارہ اونکے ماتھے پر چمکتا تھا فلسطین وغیرہ کی لڑائیون مین جو افسرانہ مزاج کے ساتھہ انسے جانبازانہ شجاعت بھی ظاہر ہوئی اوس نے حضرت عمرؓ کے دلمین گھر کرلیا تھا۔ آپ نے ایک موقعہ پر ان سے اوس تلوار کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی جس سے اسقدر جنگجو عیسائیونکا قصہ پاک ہوا تھا عمرو بن العاص نے ایک چھوٹی سی معمولی تلوار نیام سے نکالکر دکھلا دی مگر جب آپنے حضرت عمرؓ کو حیران ہوتے دیکھا تو کہا۔ افسوس۔ تلوار والے کے بازو کے بغیر یہہ تلوار فرزوق شاعر کی تلوار کی نسبت نہ تو تیز ہی ہے اور نہ بھاری۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جو کچھہ پس وپیش تھا وہ محض بہ نظر احتیاط تھا مگر ان کے بار بار کے اصرار نے اجازت لے ہی لی۔ حضرت عمرؓ نے انکے ساتھہ بروایتے چار ہزار اور بروایتے تین ہزار پانچسو فوج جو سب کی سب قبیلہ عکل کی تھی ساتھہ کر دی مگر بمقتضاے احتیاط خیال اب بھی تھا۔ عمرو بن العاص سے فرمایا کہ خدا کا نام لیکر روانہ ہو جاؤ۔ مین اسکے بعد کچھہ سونچو نگا۔ اگر مصر کے علاقہ مین داخل ہونیسے پیشتر میرا خط تمکو ملجاے تو فوراً اولٹے پھر آنا اور اگر اوس سرزمین مین داخل ہونیکے بعد ملے تو خدا پر بھروسہ کئے ہوے چلے جانا۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن العاص ابہی مقام عریش ہی تک پہونچے تھے کہ امیر المومنین کا والانامہ جسمین واپسی کا حکم تہا پہونچا۔ آپ نے لوگون کو مجتمع کر کے حکم سنایا اور دریافت کیا کہ یہ مقام مصر کی حد سے خارج ہے یا داخل ۔ یہہ معلوم ہونے پر کہ یہ مصر کے حدود مین واقع ہے آپ نے واپسی کا ارادہ نکیا اسلئے کہ حضرت امیر المومنین کا فرمان عالیشان اسی شرط پر تہا۔ بعض مورخین نے لکہا ہے کہ خط مقام رفح مین ہی پہونچ چکا تہا۔ لیکن اس خیال سے حضرت عمرو بن العاص نے اوسکو نہ کہولا کہ شاید واپسی کا حکم ہو مقام عریش پر پہونچکر اس خیال سے کہولا کہ اب تو مصر کی حد مین داخل ہو چکے واپسی کا حکم بہی اس حالت مین قابل نفاذ نہین کیونکہ واپسی مصر کے حدود تک نہ پہونچنے کے ساتہہ مشروط تہی ۔ اگر غور کیا جاے تو یہ ایک جلیل القدر صحابی کی شان مین چالبازی کی نسبت کرنا ہے جو سوء ادبی ہی نہین بلکہ بہدی بہی ہے مقام رفح کب حدود مصر سے خارج تہا۔ شرط عدم واپسی تو وہین پائی جاتی تہی ۔

آپ باب الیون پر قبضہ کر کے آگے بڑہے راہ مین ابو مریم جاثلیق اور اسقف ملے جنکو مقوقس حاکم قیصر کے باجگذار نے اہل اسلام کے اس بڑہتے سیلاب کے روکنے کے لئے بہیجا تہا۔ مقابلہ ہوتے ہی جب اونکو معلوم ہو گیا کہ وہ تلوار جو قیصر و کسرے کے ہوش اڑا چکی ہے انکے روکے سے ہرگز نہ رک سکے گی صلح کے نامہ و پیام جاری ہونے شروع ہوے ۔ آپ نے وہی تین چیزین پیش کین جو ہر جنگ کی ابتدا مین اہل اسلام پیش کرتے آے ہین۔ اسلام جزیہ اور آخر مین تلوار۔ یہہ دونون افسر خود مختار نہ تہے انہون نے اتنی مہلت چاہی کہ مقوقس کو اطلاع دیجاے اوسکے بعد جیسی اوسکی راے ہو۔ اسلامی طریقہ کے موافق تین ورنکی

Marfat.com

مہلت دیگئی۔ وہانسے اسلام وجزیہ نامنظور کیئے گئے اور لڑائی برابر جاری رکھنی کا سخت حکم پہونچا۔ ابھی اچھی طرحسے دد دو ہاتھہ نہونے پاے تھے کہ مصری فوج نے میدان خالی دیا۔ ان اوچھے وارون مین بھی مصری سیکڑون کیا ہزارون لاشین چھوڑ گئے۔ اسلامی بہادرون نے یہانسے عین شمس کا رخ کیا۔ فرما کے محاصرہ کے لیئے ابرہہ بن صباح اور اسکندریہ کیجانب عوف بن مالک روانہ کیئے گئے عین الشمس کے آخری نتیجہ کے انتظار مین فرما والون نے لڑائی کو نہایت کمی کے ساتھہ جاری رکھا مگر عین الشمس کی صلح نے انکے ہوش بگاڑ دیے۔ اہل اسلام نے ایک ہی مہینہ کے محاصرہ مین اوس شہر کو فتح کرلیا جو درحقیقت کلید مصر تھا اور جسکو جالینوس کی زیارت گاہ ہونیکی وجہہ سے اپنے اوپر بہت ناز تھا اسکے فتح ہونے سے القاہرہ کے تمام گرد ونواح اور عین الشمس کے تمام کھنڈرون تک ملک کا دروازہ کھل گیا۔ فرما سے چلکر بلبیس وغیرہ لیتے ہوے فسطاط پہونچے۔

دریاے نیل کے غربی کنارہ پر مخروطی مینارونکے مشرقی سمت مین تھوڑ لیسے فاصلہ پر شہر منف اپنے اولوالعزم بادشاہون کی یادگار تھا۔ یہہ شہر کسی وقت مین دارالسلطنت ہونیکا امتیاز حاصل کرچکا تھا لیکن اسکندریہ کی آبادی اور حرفتونکی ترقی نے اسکی شہرت خاک مین ملاکر دارالسلطنت سے ایک صوبہ بنادیا۔ وہ فاصلہ جو دریاے نیل کے دوکنارونکے درمیان مین ہے جہان ایک چھوٹا سا جزیرہ نما کف دست میدان پڑا تھا اسی حد مین ہے۔ فسطاط اوسوقت مین بھی کف دست میدان تھا اسکے دوجانبو نمین دو پل بندھے ہوے تھے ان مین سے ایک پل کی مشرقی حد پر رومی فوج کا کمپ تھا جس سے مصر کی دوسری دارالخلافت اور دریا کی گذرگاہ کی حفاظت کا کام لیا جاتا تھا۔ اپنے موقع کے لحاظ سے یہہ مقام

Marfat.com

اچھی نبرد گاہ تھا۔ حضرت عمرو بن العاص نے سیدھا اسی جانب رخ کیا مگر مقوقس انسے پہلے پہونچکر لڑائی کا پورا بندوبست کر چکا تھا۔

قلعہ کے گرداگرد خندق کھدوادی گئی۔ گذرگاہ پر گوکھرو بچھا دیے گئے مختلف دروازے مقرر کرکے حفاظت کا پورا انتظام کر دیا گیا۔ قلعہ کی مضبوطی اور فوج کی قلت کے حال سے عمرو بن العاص نے حضرت امیر المومنین کو اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فوراً چار ہزار فوج روانہ کر دی جنکے افسر خود ہی یہ بزرگوار مقرر فرمادے۔ عبادہ بن الصامت۔ مقداد بن عمر۔ سلمہ بن مخلد۔ زبیر بن العوام۔ حضرت امیر المومنین نے یہہ بھی لکھدیا تھا کہ مین وہ چار ہزار مردان جنگ آزما بھیجتا ہون جن مین سے ہر ایک ہزار ہزار آدمیون کی برابر ہے۔

حضرت زبیر نے یہان کے معرکہ مین شجاعت کے بڑے جوہر دکھلائے سات ماہ تک سنگباری ہوتی رہی مگر کچھہ فیصلہ نہوا۔ دریا کی طغیانی اور قلعہ کا استحکام کبھی کا انکو اکھاڑ چکا ہوتا مگر چونکہ عرب کا خون تھا جسمین اسلامی جوش بھرا ہوا تھا ان کی ہمت و استقلال مین سر مو فرق نہ آیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک روز تنگ آکر ننگی تلوار ہاتھہ مین لی اور کہا۔ مین تو اب اہل اسلام پر فدا ہوتا ہون۔ یہہ کہکر سیڑھی لگا ایک طرف سے قلعہ پر چڑھ گئے۔ انکے ساتھہ ہی ساتھہ کچھہ اور صحابہؓ بھی چڑھ گئے۔ پہونچتے ہی سب نے تکبیر کا نعرہ مارا۔ باقی فوج سے بھی یہی صدا بلند ہوئی جس کو سُنکر سب کے کلیجے لرز گئے۔ قلعہ والے سمجھے کہ مسلمان قلعہ مین گھس پڑے بدحواس ہوکر ادھر ادھر بھاگنے لگے حضرت زبیرؓ نے موقع پاکر فصیل سے اوتر کر دروازہ کھولدیا

Marfat.com

دروازہ کا کہلنا تہا کہ تمام اسلامی فوج گہس آئی۔ اب رومیونکی بدحواسی دیکہنے کے قابل تہی مقوقس سے اسکے سوا کچہہ نہ بنا کہ طالب صلح ہوا۔ فوراً وہ تلوار رک لیگئی جو ابہی ایک سیلاب بہا رہی تہی اور جو کبہی سوائی حق کی تائید اور اوسکی اشاعت کے نہ اوٹہی۔ وہ حصہ جو لڑبہڑ کر فتح ہوا تہا وہ بہی مثل صلح ہی کے قرار دیا گیا۔ اس کف دست میدان کو آباد کیا گیا جو آگے چلکر فسطاط نامی ایک بڑا شہر ہو گیا۔

مصالحت کے بعد کا ایک واقعہ کامل ابن اثیر نے لکہا ہے۔ فتح کے بعد ایک روز امرار مصر کو اہل اسلام کی جانب سے دعوت دیگئی۔ کہانا وہی معمولی گوشت روٹی تہا جو عرب کی خوراک ہے۔ عربون نے جو کہانا شروع کیا تو وہی بے تکلفی کے ساتہہ جو اونکے خمیر مین تہی۔ نوالہ خوب ڈبوتے تہے بعض وقت بوٹی توڑنے مین چہینٹین بہی اوڑ جاتی تہین۔ مصریون نے یہہ کہان دیکہا تہا کہانے سے فارغ ہو کر کہا۔ کل ہمارے یہان دعوت ہے۔ اس دعوت مین عرب بالکل اوسی طرز کو اختیار کئے ہوے تہے جو مصریون کا تہا۔ امرار مصر نے کہا کہ کل والے اصحاب کہان ہین۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے فرمایا کہ کل کا رنگ اور دیکہہ لیجئے۔ تیسرے روز تمام فوج آلات حرب و اسلحہ وغیرہ سے خوب آراستہ لیگئی اسدن بہی وہی عرب کے شیر تہے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے فرمایا۔ مین نے انکی سب حالتین آپکو دکہلا دین جو حالت اپنی سرزمین مین انکی ہے وہ وہ تہی جو پرسون دیکہی۔ کل وہ حالت تہی جو آپکی سرزمین کے مناسب تہی اب مجہے یہہ دکہلانا تہا کہ یہان کی آب و ہوا انکے فطری جوہرونکو ماند نہین کرسکتی۔ آج وہی شجاعان عرب ہین۔

Marfat.com

مقوقس کا صلحنامہ اگرچہ عام تھا جسمین اسکندریہ اور دیگر مقامات محروسہ مقوقس سب آ گئے تھے مگر تھا تو قیصر کا باجگذار۔ اس صلح کی خبر جسوقت ہرقل کو ہوئی اوسنے لکھہ بھیجا کہ اگر قبطیون مین دم خم نہین رہا تھا اور وہ بس اسی قابل تھے تو رومیون کی شجاعت تو کہین نہین گئی تھی۔ انکی تعداد کیا کم تھی۔ ساتھہ ہی ایک جرار ٹڈی دل فوج اسکندریہ کو روانہ کردی کہ اوسکو مسلمانونکی دستبرد سے بچا کر اگر ممکن ہو تو تمام علاقہ مصر جو صلحاً اسلامی حمایت مین آچکا تھا واپس لے لے۔

اب دیکھین ہرقل نے کونسی نئی فوج اور نیا دل گردہ پیدا کیا ہے جو تمام شام وجزیرہ کا عوض لینے کو پہر مستعد ہوا اور یہہ فوج وہان جاکر کیا بنا لیتی ہے اصل یہہ ہے۔ ہرقل خوب جانتا تھا کہ چپہ بہر بہی زمین اوسکے قبضہ مین نرہیگی تمام ملک عرب کے گھوڑونکی ٹاپون مین روندا جائیگا لیکن ظاہرداری کا برا ہو جسنے یہہ خون کے سیلاب بہائے۔

وہ ستم سے ہاتھہ اوٹھائے کیون	وہ کسیکا دل نہ دکھائے کیون
کوئی اسمین مرہی نہ جائے کیون	اوسے اپنے کام سے کام ہے

جناب دولتماب حضرت صبحی پاشا وزیرہ دولت علیہ اپنی کتاب حقایق الکلام فی تاریخ الاسلام مین فرماتے ہین کہ جناب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابہی بیت المقدس ہی مین رونق افروز تھے کہ حضرت عمرو بن العاص نے خلافت مآب سے فتح مصر کی اجازت چاہی اور سنہ ۲۰ھ مین مصر کو روانہ ہو گئے حضور فاروق اعظم نے انکے پیچھے ہی جناب زبیر بن العوام کو اونکی مدد کے لئے بھیجدیا۔ عمرو بن العاص نے جاتے ہی پہلے اوس مقام کو فتح کیا جسے زمانہ قدیم مین بابلیون کہتے تہے اور

Marfat.com

بعد ازان اوسے فسطاط کہنے لگے - فی زماننا وہ مصر قدیم کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

مقوقس کیطرف سے ایک عیسائی ابو مریم نام سفیر ہو کے آیا اوسکے ساتھہ ایک اسقف بھی تہا۔ دونون نے آکے صلح کی درخواست کی۔ شرائط صلح مین تہا کہ ہم پانچ کرور درہم بطور تاوان تین۳ قسطون مین دینگے اور ہر قسط تین۳ تین۳ ماہ بعد ادا کیجائیگی مگر ارطبون سپہ سالار روم نے اس صلح کو نامنظور کرکے یکایک مسلمانو نپر حملہ کردیا لیکن زک پاکر بہاگا مسلمانونکے ہاتہہ بہت سا مال غنیمت آیا اور بہت سے رومی گرفتار ہوے۔

پہر ایک جماعت اہل اسلام کی ایلیوبولس کی تسخیر کے لیے بہیجی گئی یہہ مقام فی زماننا مصر کے پاس مطریہ کے نام سے مشہور اور خراب و ویران ہے۔ عوف بن مالک کو اسکندریہ کی فتح کے لئے اور ابرہہ بن الصباح کو فرما کی تسخیر کیواسطے بہیجا۔ ان اصحاب نے جاتے ہی تینون مقامات کو گہیر لیا۔ لشکر روم کی خواری دیکہکے مصریون نے صلح کو غنیمت سمجھا اور ہار کے اونہین پہلی شرطون پر پانچ کرور درہم جزیہ کے اور بعض اور شرطین زیادہ کرکے صلح کرلی۔ صلحنامہ پر جناب عمرو بن العاص اور وردان کاتب صلحنامہ کے دستخط اور حضرت زبیر بن العوام اور اونکے دو بیٹون کی گواہیان ہوئین۔ اسکندریہ کا محاصرہ بہی تین مہینے تک رہا اور ۱۲ ہزار دینار تاوان پر صلح ہوئی۔

اسکے بعد مقوقس نے مسلمانون سے درخواست کی کہ ہمارے آدمی جو تمنے قید کرلیئے ہین وہ ہمین واپس کردو۔ جناب عمرو بن العاص نے جواب دیا کہ

Marfat.com

ایسا نہین ہوسکتا وہ مال غنیمت مین شامل ہین ہم کیسے پہیر دین مگر جناب خلافت مآب کا تاکیدی حکم آیا کہ نہین۔ اونکے آدمی اونہین دیدو۔ کیا تم نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ حدیث نہین سُنی انکم مفتحون مصر فاستوصوا باھلھا خیرًا ان لھم رحمًا وصھرًا یعنے تم ملک مصر کو فتح کرلوگے وہان کے لوگون کے ساتہہ بخیر وخوبی پیش آنا کیونکہ وہ لوگ صاحب حرمت وصہریت ہین واضح ہو کہ اہل مصر کی حرمت وصہریت کا باعث یہہ ہے کہ ایک زمانہ مین مقوقس نے ام المومنین حضرت ماریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بطور ہدیہ کے آنخضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین بہیجا تہا اور اون سے ابن رسول اللہ یعنی جناب ابراہیم پیدا ہوے تہے۔

اسکے بعد جناب عمرو بن العاص نے کچہہ فوج نوبہ کیطرف روانہ کی مگر وہ لوگ بے نیل مرام واپس چلے آے۔

واقعات ۲۱ سنہ ہجری نبوی

فتح اسکندریہ

فسطاط کے قلعہ کو فتح کرکے جناب عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ نے وہان تہوڑے دن قیام کیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کو اطلاع دی کہ فسطاط آپ کے اقبال سے قلمرو اسلام مین داخل ہوگیا۔ اب اگر دربار خلافت سے حکم صادر ہو تو فوج ظفر موج اسکندریہ کی طرف بڑہے۔ حضرت نے منظور فرمالیا۔ فرمان واجب الاذعان کے آتے ہی حضرت

Marfat.com

عمروبن العاص نے غازیان اسلام کو حکم سنادیاکہ کوچ کردو۔
اتفاق سے ایک کبوتر نے حضرت ممدوح کے خیمہ مین اپنا گھونسلہ بنالیاتھا اوکھاڑتے وقت آپ کی نظر گھونسلے پر پڑگئی۔ آشیانہ دیکھکر حضور کو رحم آگیا فرمایاکہ خبردار۔ خیمہ کو جنبش نہو ایسانہوکہ ہمارے اس مہمان کو تکلیف پہونچے آپ ہر منزل پر کھلے میدان مین بغیر خیمہ کے تکلیف سے پڑاؤ کرتے چلے گئے مگر ایک بے زبان کبوتر کی دلشکنی گوارانہ فرمائی۔ اثنائے راہ مین لوگون نے اپنے خیمے دینے چاہے۔ اکثر اصحاب نے اصرار بھی کیاکہ ہمارے خیمون مین شریک ہوجایئے مگر یہی جواب ملا۔ مین اسلیئے سردار نہین بنایاگیا ہون کہ اپنے ماتحتون کو تکلیف دون بلکہ مین تم سبکا خادم کرکے تمہارے ساتھہ بھیجاگیا ہون پھر عدل فاروقی اس زمانہ مین ان اضلاع پر سایہ افگن ہے۔ مجھے معاف رکھو۔ کہین حضور کا عتاب مجھہ ناچیز پر نہ نازل ہوجاے۔ اللہ اللہ۔ اس ایک مردخدا کا کیا رعب اور جلال تھا جس سے حاضر وغائب اور دوروننزدیک سب یکسان خائف ولرزان تھے۔ سچ تو یہہ ہے کہ خلافت جناب عمرفاروق رض کے لیئے اور فاروق اعظم خلافت کے لیئے بنائے گئے تھے۔

غرض یہہ کہ وہ خیمہ جہان کا تہان کھڑا چھوڑدیاگیا۔ جب حضرت عمروبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکندریہ سے مظفر ومنصور ہوکر خیر سے واپس آئے ہین تو اوس مبارک خیمہ کی جگہہ ایک بڑا گلزار شہر آپ نے آباد کیا اور نام اوسکا فسطاط رکھا چنانچہ آج تک وہ اسی نام سے مشہور ہے۔ واضح ہوکہ عربی مین خیمہ کو فسطاط کہتے ہین۔

Marfat.com

المختصر ۲۱ھ مین جناب عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکندریہ کا عزم بالجزم کیا۔ اثنائے راہ مین رومیون کی جو آبادیان تہین اونہون نے لشکر اسلام کو روکنا چاہا۔ ایک جماعت کثیر قبطیون کی فسطاط کی طرف بڑہی تاکہ مسلمانون کو آگے نہ آنے دین۔ کریون مین اون سے مقابلہ ہوگیا۔ شیران اسلام نے نہایت جوش وخروش سے اونپر حملہ کیا۔ بتیشمار عیسائی جہنم نصیب ہوے اور آگے کسیکی ہمت نہ ہوئی کہ اونکو ٹوکے کہ کہان جاتے ہو اور تمہارے منہ مین کئے دانت ہین۔ ہمارے دلیرون نے اسکندریہ مین جاکر دم لیا۔

مقوقس رومیون سے ڈرتا تہا ورنہ وہ جزیہ دیکر صلح کرلیتا۔ اسپر بہی حواس باختہ ہوکر میعادی صلح کا پیام دے ہی دیا مگر حضرت عمرو بن العاص نے منظور نہ فرمایا۔ جب مقوقس لاچار ہوا تو مسلمانون کو دہمکانا چاہا اور تمام شہر کے آدمیون کو حکم دیا کہ سب مسلح ہوکر مسلمانون کے آگے شہر کی فصیل پر آن جمین۔ یہان تک کہ عورتین بہی اسی طرح اوپچی بناکے سامنے کہڑی کی گئین اونہین اس خوبی سے آراستہ کیا کہ کوئی نہین بتا سکتا تہا کہ یہہ مرد ہین یا عورت اون سب کے منہ شہر کیطرف تہے اور پیٹہہ لشکر اسلام کی طرف۔ یہہ حال دیکہکر تاڑنے والے تاڑ گئے کہ ہم کثرت فوج دکہا کے ڈرائے جاتے ہین۔

نہ کہئے گو کہ حال دل مگر رنگ آشنا ہین ہم	
	یہہ ظاہر آپ کی کیا خامشی سے ہو نہین سکتا

لہٰذا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہلا بہیجا کہ بس ہم

Marfat.com

تمہارا مطلب سمجھے یہہ گیدڑ بھبکی کسی اور کو دینا۔ کیا تمہین معلوم نہین کہ ہمارا بھروسا خداے وحدہٗ لاشریک لہٗ پر ہے وہی اپنی مدد سے ہمین کامیاب کرتا ہی ہم نے جو ملک فتح کئے ہین کچہہ کثرت فوج کے بل بوتے پر نہین۔ کیا تمہین معلوم نہین کہ ہرقل تمہارا بادشاہ کس طمطراق سے ہمارے سامنے آیا تہا اور جو نتیجہ ہوا اوس سے بہی تم لوگ خوب آگاہ ہو۔ مقوقس یہہ پیام سنکر بیساختہ بول اوٹہا۔ سچ ہے انہین عربون نے ہرقل کو ایسا بہگایا کہ اوسنے قسطنطنیہ مین جا کے پناہ لی۔ رومی سردار مقوقس کی یہہ بات سنکر بہت ناراض ہوے اور اوسے رو در رو بہت سخت سست سنائین اور لڑائی کی تیاریان کر دین

مقوقس کسیطرح لڑنا ہی نہین چاہتا تہا اوسنے عمرو بن العاص سے اقرار لیلیا کہ مین اس جہگڑہ سے بالکل الگ ہون اسلئے مسلمانون کے ہاتہون سے میری قوم قبطی کو ذرا بہی نقصان نہ پہونچنے پاے۔ اور قبطیون نے بہی رومیو نسے بالکل علیحدگی اختیار کر لی بلکہ اون کے مقابلہ مین مسلمانون کو بہت مدد دی۔ وہ مسلمانون کے آگے آگے فسطاط سے اسکندریہ تک برابر پلون کی مرمتین کرتے اور سڑکین بناتے چلے گئے۔ مسلمانون کے لئے اسکندریہ کے محاصرہ مین رسد رسانی کا سامان بہی اونہین کے سبب سے بوجہ احسن ہوگیا۔ رومی اکثر لڑنے کے لئے قلعہ سے باہر بہی نکل آتے تہے چنانچہ ایکدن نہایت گہمسان کی لڑائی ہوئی اور تیر وکمان وغیرہ بند ہو کے تلوار پر نوبت آگئی اسی جوش وخروش مین ایک رومی پہلوان نے صف مخالف سے نکل کے آواز دی کہ ہے مسلمانون مین کوئی ایسا جو اپنی جان کو ہیچ پوچ سمجھکے میرے سامنے آے

Marfat.com

جناب مسلمہ بن خالد سے نہ رہا گیا فوراً اپنے گھوڑے کو مہمیز کر کے اوس کے
سامنے پہونچ گئے۔ رومی نے اونکو زمین پر دے مارا۔ چاہتا تھا کہ جھک کے
تلوار مارے مگر ایک سوار نے بڑھکے حضرت مسلمہ کی جان بچالی۔ لڑائی کا زور
اوسی طرح قایم رہا مسلمانون نے ایسا دل توڑ کے حملہ کیا کہ قلعہ کے اندر گھس گئے
اور بڑی دیر تک اندر گھمسان رہا۔ اب آخر مین جا کے رومی پھر مردنے۔ اپنے
ہوش وحواس درست کر کے مسلمانون پر حملہ آور ہوے اور اونکو قلعہ سے
باہر نکال کے دروازے بند کر دیئے۔ اتفاق دیکھئے کہ عمرو بن العاص
اور مسلمہ بن خالد اور تین مسلمان اور اندر ہی رہگئے۔ رومیون نے پانچون کو
گرفتار کرنا چاہا مگر جب ان لوگون نے جان دینے پر مستعدی ظاہر کی تو یہہ
ٹھیری کہ ایک کے مقابلہ مین ایک آتا جاے۔ اگر ہمارا ساتھی مارا جاے تو ہم تمھین
رہا کر دینگے اور قلعہ سے باہر نکالدینگے اور اگر تمہارا کوئی آدمی قتل ہو تو باقی
مسلمان ہتھیار ڈال دین اور ہمارے قیدی ہو جائین۔ عمرو بن العاص نے
خوشی بخوشی اس بات کو منظور کرلیا اور خود مقابلہ کو مستعد ہو گئے۔ حضرت مسلمہ
نے روکا اور کہا۔ آپ ہمارے لشکر کے سپہ سالار ہین اگر آپکا بال بیکا ہوا تو ہماری
ساری فوج بے سری ہو جائیگی اور لشکر اسلام کے انتظام مین خلل آجائیگا۔ بہتر
ہے کہ پہلے مین نبٹ لون۔ یہہ کہکے اپنا گھوڑا بڑھا دیا۔ ادھر ایک رومی تیار
کھڑا تھا۔ دونون مین دیر تک وار ہوتے رہے۔ آخر ش حضرت مسلمہ نے
ایک ایسا ہاتھہ مارا کہ رومی ڈھیر ہو گیا۔ رومیون کو معلوم نہ تھا کہ مسلمانون کا
سپہ سالار انھین پانچون مین ہے اسلیئے اقرار کے موافق ہمارے پانچون آدمیونکو

Marfat.com

قلعہ سے باہر نکل جانے کی اجازت دے دی۔

رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت

ادہر تو محاصرہ مین دیر ہوتی جاتی تھی اودہر حضرت فاروق اعظم کو خلجان ہوتا تھا آخر گھبرا کے حضور نے جناب عمرو بن العاص کو لکھا "اے مسلمانون۔ شاید تم وہان رہکے عیسایون کیطرح سست اور عیش پرست ہوگئے ورنہ فتح مین اتنی دیر جسدن میری یہہ تحریر تمہارے پاس پہونچے ساری فوج اسلام کو جمع کرکے جہاد پر خطبہ دینا اور پہر فوراً اس طرح حملہ کرنا کہ سب سردار آگے ہون اور ساری فوج ایک ساتہہ قلعہ پر ٹوٹ پڑے" حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ نے سب مسلمانون کو جمع کرکے بطور وعظ کے فضائل جہاد بیان کئے جن سے سب کے سینون کی بجہی ہوئی آگ پہر مشتعل ہوگئی جناب عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کو جو مدتون جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کی صحبت مین رہ چکے تھے بلا کر کہا کہ اپنا نیزہ مجہے مرحمت کیجئے اونہون نے دیدیا آپ نے اپنا عمامہ اوس نیزہ پر لگاکے پہر حضرت عبادہ بن صامت کے ہاتہہ مین دیا اور پکار کے کہا کہ اے مسلمانو۔ لو یہہ تمہارے سپہ سالار ہین اور یہہ انکا علم ہے۔

جناب زبیر بن العوام اور حضرت مسلمہ بن مخلد کو فوج کی ہراولی دیگئی اور قلعہ پر حملہ ہوا۔ پہلے ہی وار مین خدا نے فتح دی۔ الحمد للہ

اوسی وقت جناب عمرو بن العاص نے معاویہ بن خدیج کو بلا کے کہا کہ جتنی جلدی آپ پہونچ سکین مدینہ پہونچین اور ہمارے والی اور مولا حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ کو فتح اسکندریہ کا مژدہ سنا دین کیونکہ اونکی

Marfat.com

خاطر نازک آج کل ہماری طرف سے نہایت بےچین ہے۔ چونکہ یہان بہی سب اوسی شمع شبستان خلافت کے پروانے تہے اسلیئے۔

نہ سُدہ بُدہ کی لی اور نہ منگل کی لی	نکل شہر سے راہ جنگل کی لی

جناب ابن خدیج دامن جہاڑ کے فوراً اپنی اونٹنی پر نظر آے اور دو۲ دو۲ چار چار منزلون کی ایک ایک منزل کرتے ہوے مدینہ منورہ مین جا پہونچے۔

یہہ وقت ٹھیک دو۲پہر کا تہا۔ حضرت ابن خدیج کو خیال ہوا کہ آرام کا وقت ہے جناب فاروق اعظم کو اس گرمی مین دولت خانہ پر حاضر ہو کر تکلیف دینا سوء ادبی ہے اسلیئے سیدھا مسجد نبوی یعنے بارگاہ خلافت کی طرف رُخ کیا۔ اتفاق سے جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز راہ مین ملگئی۔ اوسنے انکو مسافرانہ صورت دیکھکے دریافت کیا آپ کہان سے تشریف لاے ہین اور کدہر کا قصد ہے جناب ابن خدیج نے جواب دیا۔ نیکبخت اسکندریہ کی فتح کی خبر لیکر لشکر اسلام سے آیا ہون اور جناب خلافت مآب کی زیارت کا ارادہ ہے۔ لونڈی کے ہاتھ مین جو کام تہا اوسے پہینک پہانک فوراً آگے ہولی کہ چلیئے دیدہ و دل فرش راہ مین آپکو سرکار عالم پناہ کے حضور مین لے چلون۔ اور دوڑ کے اطلاع کی کہ حضور مبارک۔ اسکندریہ زیر نگین آگیا۔

یہہ مژدہ سنکر جناب خلافت مآب جلدی سے باہر نکل آے اور پیام لانے والے کو سامنے کہڑا دیکھا۔ حضرت ابن خدیج سے فتح کی خوشخبری سماعت فرماکر ایک دم سے زمین پر گر پڑے اور ایزد متعال کی جناب پاک مین شکر کا سجدہ ادا کیا۔ جب سر خاک سے اوٹھایا ہے تو مسجد نبوی مین حاضر ہو کے منادی

Marfat.com

کرادی۔ الصلوٰۃ جامعۃ یہہ سُنتے ہی سارا مدینہ اومنڈ آیا۔ جناب ابن خدیج نے سب کے سامنے فتح کی خبر سنائی۔ پھر جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونہین اپنے ساتھہ لئے ہوے در دولت پر پہونچے اور جاتے ہی لونڈی سے دریافت فرمایا کہ تمہارے ہان کچہہ کہانے کو ہے۔ وہ روٹی اور روغن زیتون باہر لے آئی۔ آپ نے مہمان کے آگے رکہا اور اونسے پوچہا تم سیدہے ہمارے پاس کیون نہ چلے آے مسجد نبوی کا رُخ کیون کیا تہا۔ جناب ابن خدیج نے عرض کی حضور دوپہر کا وقت تہا مین سمجہا کہ کہین بندگانعالی خواب ناز مین ہون تو مین تکلیف کا باعث ہونگا۔ یہہ سُنکر ارشاد ہوا کہ افسوس اِ تم لوگ اور میری نسبت یہہ خیال رکہو۔ جب مین دِہمن سونے لگونگا تو خلافت کا بار کون اوٹہائیگا۔ بہائی جسدن سے یہہ بوجہہ میرے سر پر رکہا گیا ہے پیٹ بھرکے کہانا اور نیند بھرکے سونا نصیب نہین ہوا اے ہمارے سچے غمخوار ماروحی فداک

فسطاط اور اسکندریہ کی فتح کے بعد گردونواح مین کوئی ایسا نہ رہا جو آنکھہ ملاتا۔ مگر تمام نواح مصر مین چونکہ رومی پہیلے ہوے تہے اسلئے مصلحت اسمین معلوم ہوئی کہ کچہہ کچہہ فوج اطراف وجوانب مین بہی بہیجدی جاے تاکہ کسیطرحکا خطرہ نرہے۔ اسلئے فیوم۔ اشمونین۔ اخمیم۔ بشرودات اور معید اور تمام اضلاع گردونواح مین جناب خارجہ بن حذافۃ العدوی گشت لگاکے چلے آے لیکن کسی نے کان نہ ہلاے اور سب جگہہ کے لوگون نے بسروچشم اور خوشی بخوشی جزیہ دینا قبول کرلیا۔ تینس۔ دمیاط۔ تونہ۔ دمیرہ۔ شطا۔ وقہلہ۔

Marfat.com

بنا اور بوہیر مین حضرت عمیر بن وہب الجمحی نے اپنا تسلط کرلیا۔ مصر کے سب نشیبی حصون مین جناب عقبہ بن عامر الجہنی نے اسلام کا ڈنکا بجا دیا۔

ان لڑائیون مین بہت سے قبطیون اور رومیون کو مسلمانون نے گرفتار کرلیا تھا۔ اسلئے حضرت عمرو بن العاص نے دربار خلافت سے ہدایت طلب کی کہ قیدیون کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے۔ حضرت خلافت پناہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا۔ اون قیدیون سے کہدو کہ اونہین اختیار ہے چاہے اپنے مذہب مین رہین یا مسلمان ہوجائین۔ اگر مسلمان ہوجائینگے تو ہمارے بہائی ہین اونکے حقوق مثل ہمارے ہوجائینگے۔ ورنہ جزیہ دینا پڑیگا جناب ابن العاص نے قیدیون کو جمع کرکے دربار خلافت کا حکم سنا دیا۔ بہت سے قیدیون نے تو اسلام خوشی بخوشی قبول کرلیا اور باقی اپنے مذہب پر قایم رہے۔

تین مہینے برابر اسکندریہ کا محاصرہ رہا۔ اکثر مؤرخین نے لکھا ہے کہ مقوقس نے جناب عمرو بن العاص سے بارہ ہزار دینار پر صلح کرلی تہی اور یہہ شرط قرار پائی تہی کہ جو چاہے اسکندریہ مین رہے اور جسکے مزاج مین آے شہر سے نکل جاے۔

مصر اور اسکندریہ پر فوج کشی ہونے کے زمانہ مین مورخین نے نہایت اختلاف کیا ہے۔ بعض فرماتے ہین کہ حضرت عمرو بن العاص نے مصر و اسکندریہ کو سنہ ۲۵ھ مین فتح کیا اور بعضون کا قول ہے کہ سنہ ۱۶ھ مین۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ مصر کو قبل زمانۂ قحط یعنے عام الرمادہ فتح ہوجانا چاہیئے کیونکہ زمانہ

Marfat.com

قحط مین ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلہ کے جہاز بحر قلزم کی راہ سے روانہ کئے تھے۔ وہ قحط ۱۸ ھ مین پڑا ہے اسوجہہ سے ۱۶ ھ کی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

عراق عجم

ملک عراق کے دو۲ حصے ہین۔ مغربی حصہ کا نام عراق عرب ہے اور مشرقی حصہ کو عراق عجم کہتے ہین۔ اوسکی حدین یہہ ہین۔ شمال مین طبرستان۔ مشرق مین خوزستان۔ جنوب مین شیراز۔ مغرب مین شہر مراغہ ہے۔ اوس زمانہ مین اوسکے بڑے بڑے شہر اصفہان۔ ہمدان۔ اور رے گنے جاتے تھے رے توبالکل ویران ہوگیا۔ اوسکے قریب اب شاہان قاجار کا دارالسلطنت طہران آباد ہوگیا ہے

نہاوند

جلولا کی فتح کے بعد یزدجرد (یزدگرد) بھاگ کے رے چلا گیا تھا۔ وہان کے رئیس آبان جادویہ نے اوسکا ساتھہ ندیا۔ پس وہ اصفہان اور کرمان ہوتا ہوا خراسان پہونچا اور مرو مین قیام کیا۔ وہان آتشکدہ تعمیر کرکے اطمینان سے سلطنت کرنا شروع کردی۔ ناگہان اوسے خبر لگی کہ عربون نے عراق عرب اور خوزستان کو فتح کرکے ملک کے مددگار ہرمزان کو زندہ گرفتار کرلیا۔ یہہ سنکر یزدجرد کو بڑا غصہ آیا۔ اگرچہ اب اوسکا وہ پہلا سا رعب وداب باقی نہین رہا تھا مگر تین ہزار برس کا خاندانی اثر توجاتے ہی جاتے جائیگا۔ ایرانی اب تک یہہ سمجھے بیٹھے تھے کہ مسلمانون کا زور شور سرحدی مقامون تک پہونچکے ٹھنڈا ہوجائیگا ہماری خاص عملداری بچی رہیگی۔ لیکن خوزستان کے نکل جانیسے

Marfat.com

ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے اور یکا یک طبرستان - جرجان - دماوند - رے - اصفہان - ہمدان سے گذر کے خراسان و سندہ تک طوفان پہونچ گیا - اور ڈیڑہ لاکہہ آدمیون کا انبوہ قم مین آن پڑا - یزدجرد نے ہرمز کے بیٹے مردان شاہ کو سپہ سالار مقرر کرکے نہاوند کے سمت روانہ کیا اور مبارک سمجھکے درفش کاویانی بہی نکالا گیا - مردان شاہ پر اوسکا پہریرا سایہ کرتا جاتا تہا - اوس زمانہ مین حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم کوفہ تہے اونہون نے ان سب حالات کی اطلاع دربار خلافت کو کردی جناب خلافتمآب حضرت عمار کا خط لئے ہوے مسجد نبوی مین آے اور اہل مدینہ کو جمع کرکے فرمایا - دیکھو - یہہ تحریر عمار کی کوفہ سے آئی ہے وہ لکھتے ہین کہ اب ساری ایران مجتمع ہوکے مسلمانون پر اومنڈ آئی ہے یہہ لوگ چاہتے ہین کہ اسلام کا نام ونشان دنیا مین باقی نرہے بہائیو وقت مدد ہے - جلدی سے بول اوٹہو تمین تمہاری کیا راے ہے - یہہ سنکر جناب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوٹہہ کہڑے ہوے اور فرمایا - حضور - بہلا ہم لوگ آپ کے سامنے مُنہ کہول سکتے ہین یہہ دماغ اور تجربہ کسیکا ہوسکتا ہے ؟ جو آپکا حکم ہو ہم اوسکے لئے سر جُہکاے ہوے ہین - اونکے بعد جناب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوٹہے اور فرمایا - میری راے یہہ ہے کہ شام - یمن اور بصرہ کے فرمانروایون کو تحریر فرمادیجے کہ اپنا اپنا لشکر لیکر عراق عجم مین جا داخل ہون اور آپ خود بہی مدینہ سے اہل حرم کو ساتہہ لیکر کوفہ کیطرف نہضت فرما ہون پہر نہاوند کا عزم کیا جاے - جناب ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہہ راے سبکو اچھی معلوم ہوئی - مگر جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب

Marfat.com

علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کی سنتے تھے اپنی کچھ نہین فرماتے تھے جناب خلافت مآب نے اونکی طرف جو دیکھا تو حضرت امیرؓ نے ارشاد کیا۔ آپ یقین کرلین کہ اگر ادہر شام وبصرہ سے لشکر اسلام نے قدم ہٹایا تو فوراً وہان سرحدی دشمن قابض ہو جائینگے اور ادہر اگر آپ نے مدینہ سے قدم باہر نکالا تو عرب مین غدر برپا ہو جائیگا۔ پہر یہہ گرہ کا ملک بہی سنبہالنا مشکل پڑیگا۔ آپ اپنی جگہہ سے ہرگز نہ ہلین اور شام ویمن وبصرہ وغیرہ کو حکم بہیجے جائین کہ جہان جہان جتنی فوج ہو اوسکی تہائی یہان بہیجدی جاے۔ جناب فاروق اعظم نے فرمایا۔

صلاح ماہمہ آنست کان صلاح شماست

آپ کا فرمانا سر آنکہون پر۔ میری بہی یہی راے تہی مگر مین تن تنہا ایسا کرنا نہین چاہتا تہا اور مجہے آپ صاحبون سے شورہ کرنیکی نہایت ضرورت ہے۔

اب یہہ فکر ہوئی کہ اس سخت مہم مین سپہ سالار کون ہو۔ لوگون نے بہت زور لگاے مگر کوئی اس قابل نظر نہ آیا کیونکہ جو لوگ اسکی قابلیت رکہتے تہے وہ دیگر مہمات مین مشغول تہے۔ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پاک مین منجملہ اوصفات حمیدہ کے سب سے بڑا کمال یہہ تہا کہ قوم کے ایک ایک متنفس کے اندرونی اوصاف آئینہ کیطرح حضور کے سامنے رہتے تہے اور تمام ملک کے حالات سے کامل واقفیت آپکو حاصل تہی۔ سرداری کے لئے یہ دونون باتین اشد ضروری اور لابدی ہین۔ خدا یہ باتین اوسی کو دیتا ہے جسے اپنے ہاتہ سے بادشاہ بناتا ہے پس جب کسی سے یہ معرز جگہہ بہری نہ جاسکی تو سب نے بالاتفاق کہا کہ حضرت اسکا فیصلہ بہی آپ ہی سے ہوگا۔ لہذا جناب خلافتمآب نے

Marfat.com

فرمایا کہ صاحبو مجھے نعمان بن مقرن اس جلیل القدر منصب کے قابل معلوم ہوتی ہین سب نے آپ کی اس رائے کی تائید کی اور حضرت نعمان بن مقرن کوفہ سے تیس ہزار آدمی لیکر روانہ ہوے - اس فوج مین بڑے بڑے جلیل القدر صحابی مثل حذیفہ بن الیمان - عبداللہ بن عمر - جریر بجلی - مغیرہ بن شعبہ - عمرو معدی کرب وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل تھے - جاسوس بھیجکر معلوم کرلیا گیا کہ راستہ آگے صاف ہے اور نہاوند تک کوئی روکنے ٹوکنے والا نہین - خدا کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہوا کہ ہمارے غازی بخیر وخوبی نہاوند پہونچگئے - یون سمجھو کہ نہاوند سے ۹ میل ادہر مسلمانون کا کیمپ پڑا - مقام کا نام اسپدہان تہا خلافت پناہ کو کسیوقت ملکی تدبیر سے غفلت نہ تھی فوراً فارس کی اسلامی افواج کو جابجا لکھہ بھیجا کہ خبردار اور ہوشیار جہان تم ہو ادہر سے کسیطرح کی مدد نہاوند والون کو نہ پہونچنے پائے - یون ہی مخالف گروہ مدد سے محروم رہگیا - ادہر سے درخواست ہوئی کہ اپنی طرف سے کسیکو سفیر کرکے ہمارے پاس بھیجو - جناب نعمان نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو جو پہلے کئی بار اس کام کو انجام دیچکے تھے سفارت کے لئے بھیجا - عجمیون نے اپنا دربار بڑی شان وشوکت کے ساتھہ آراستہ کیا - سونے کے تخت پر تاج مرصع پہنا کے مردان شاہ کو بٹھایا - دائین بائین اطراف و جوانب کے شہزادے زرین دیبا کی خلعتین اور تاج زر پہنکے کھڑے ہوے - سونے کے کنگن سب کے ہاتھون مین تھے - چارون طرف سپاہیون کی صفین برہنہ شمشیرین ہاتھون مین لئے ہوے دور دور تک جمی ہوئی تھین - حضرت مغیرہ بن شعبہ جو اس مجمع مین وارد ہوے تو ترجمان کے ذریعہ سے گفتگو ہونے لگی -

Marfat.com

مردان شاہ نے کہا - اہل عرب نہایت ہی کم بخت بڑے فاقہ مست - حد سے زیادہ ناپاک ہین - تم یقین کرلیناکہ یہہ کماندار جو میرے تخت کے گرد کھڑے ہین ایکدم مین تم سبکو ڈہیر کردینگے - مگر مجھکو منظور نہین کہ انکے تیر ایسی پلید قوم کے خون سے ناپاک ہون - اگر تم لوگ اب بہی یہان سے رفوچکر ہو تو مین تمکو معاف کردونگا" جناب مغیرہ مردان شاہ کی یہہ لاف وگذاف سنکر مسکرائے اور فرمایا - بیشک ہم لوگ ایسے ہی ہیچ و پوچ تہے جیسا تو کہتا ہے مگر اس ملک مین آکر ہمین دولت کا چسکا پڑ گیا ہے جو ترے لطف سے نکل جای + وہ میرے دل کی آرزو ہی نہین + اور یہہ مزہ ہم سے جب ہی چہوٹیگا جبکہ ہماری لاشین اس زمین پر بچہ جائینگی - اب دونون طرف سے جنگ کی تیاریان ہونے لگین - جناب نعمان نے

میمنہ اور **میسرہ** حذیفہ اور سوید بن مقرن کے سپرد کیا -

قلب پر قعقاع کو متعین کیا -

ساقہ حضرت مجاشع کے زیر حکم کیا -

فریق ثانی کے **میمنہ** پر زردک - **میسرہ** پر بہمن تہا - ہر طرف گوکہرو بچہا دیئے گئے جسکے باعث مسلمانون کو آگے بڑہنا وبال جان ہوگیا - دشمن شہر سے باہر نکل کے حملہ کرنا چاہتے تہے - حضرت نعمان نے یہہ حال معائنہ فرماکے سب افسرون کو جمع کیا اور ہر افسر سے الگ الگ رائے لی -

طلیحہ بن خالد اسدی کی رائے کے مطابق عمل درآمد ہوا - فوج اسلام آگے بڑھکے چند سات میل کے فاصلہ پر جا پڑی - حضرت قعقاع کو حکم ہوا کہ تم

Marfat.com

تہوڑی سی فوج لیجاؤ اور شہر پر حملہ کرو۔ حضرت قعقاع چیدہ چیدہ آدمیون کو لیکر شہر کیطرف عازم ہوے۔ فریق مخالف نے نہایت ہی جوش وخروش سے سامنا کیا اور اس خیال سے کہ کوئی پیچھے نہ ہٹ سکے جتنا آگے آتے تھے اپنے پیچھے گوکھرو بچہاتے چلے آتے تہے۔ جناب قعقاع نے پہلے تو خود لڑائی چہیڑ دی جب گرما گرمی ہوگئی تو ہولے ہولے پیچھے کہسکنا شروع کر دیا۔ یہ دیکہکر عجمیون کے دل بڑہے اور برابر آگے کو چلے یہان تک کہ گوکہرو پیچھے بچہانیکو اونکے پاس نرہے بلکہ بچہے ہوے سے بہی بہت دور نکل آئے۔ یہان حضرت نعمان نے بہی فوجونکی صفین جما رکہی تہین۔ جسوقت دشمن زد پر آے ہین اونہون نے حملہ کر دیا مگر حضرت نعمان نے روکدیا۔ قابل دید یہ بات تہی کہ جو جس حالت مین تہا اوسی حالت مین رہگیا۔ حکم حاکم مرگ مفاجات اور حاکم کی اطاعت ایسکا نام ہے جناب نعمان کے منہ سے بس نکلنا تہا کہ جسکا ہاتہ اوٹہا تہا اوٹہا رہگیا اور جسکی تلوار دشمن کو مس کرگئی تہی کیا مجال کہ کاٹ تو جاے۔

رکہنا وہ روک روک کر اُڑتی نگاہ کو
رہنا وہ تہام تہام کے دل محو دید کا

اس انتظام اور التزام سے فتح نصیب ہوتی تہی مسلمانون کو یہ بات گرہ مین باندہ رکہنی چاہیے۔ اوسوقت عجمیون کی کمانون سے تیرونکا مینہ برس رہا تہا اور ہزارون مسلمان چہد چہد کر چہونے کیطرح بچہے چلے جاتے تہے مگر کیا مجال کہ کسی کی تیوری پر بل آے یا کوئی کان ہلاے۔ ایک سنگلاخ کی دیوار تہی کہ بےحس وحرکت کہڑی تہی۔ نہ مرنے کے معنے جانتے تہے نہ جینے کی خوشی تہی بس کام تہا تو اس سے کہ ہمارے سپہ سالار کا یہ حکم ہے اور ہمین اسے بجالانا ہے

پہر فتح ایسی قوم کو ہونا کیا تعجب کی بات ہے۔ وہ لوگ خدا اونہین بہشت کا سردار بنا ے اپنی قوم اور مذہب کے ہاتہہ اپنی جانین بیچ چکے تھے۔ اوسی کا نتیجہ ہے کہ ہماری صورتین آجکے دن نظر آتی ہین۔

ہر کہ شد خاک نشین برگ وبری پیدا کرد	دانہ باخاک چو پیوست سرے پیدا کرد

جناب مغیرہ البتہ بار بار کہتے تھے کہ حضرت یہہ کیا غضب ہے۔ ہماری فوج کا ستہراؤ ہو رہا ہے اور موقع ہاتہہ سے نکلا چلا جا رہا ہے۔ لیکن حضرت نعمان کا یہہ حال تہا

گذاری مینے ساری رات یہہ کہکر وہ اب آے

ذرا اے چشم تر تہمنا ذرا اے دل جگر رہنا

آپکو خیال تہا کہ ذرا آفتاب خط نصف النہار سے گذر لے اور دوپہر ڈہل جا ے تو مین حملہ کا حکم دون کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایسے وقت اس بات کا ہمیشہ خیال رکہتے تھے۔ جب دوپہر ڈہل لی تو حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب معمول تین نعرے مارے۔ پہلے نعرہ پر سب مسلمان ساز وسامان سے درست ہو گئے۔ دوسرے پر سبہون نے تلوارین ہاتھون مین تان لین اور تیسرے نعرہ پر یکایک دشمنون پر جا پڑے پہر توکشتون کے پشتے لگ گئے۔ جو قدم پڑتا تہا وہ لاشون ہی پر۔ خون نے ریت کو دلدل بنا دیا تہا۔ گہوڑون کے پاٴون رپٹے جاتے تھے چنانچہ حضرت نعمان کا گہوڑا پہسل گیا اور وہ زمین پر گر کے زخمون سے چور چور ہو گئے۔ کلاہ اور قباے سفید سے وہ معرکہ مین پہچانے جاتے تھے۔ اون کے زمین پر

Marfat.com

آتے ہی اونکے بہائی نعیم بن مقرن نے لپک کے علم سنبہالا اور اونہین کی
کلاہ اور قبا پہن کر اونہین کے گہوڑے پر سوار ہوگئے اور حضرت نعمان کی موت کو
کسی پر ظاہر نہونے دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ افسوس ہای افسوس

شکارم کرد و رفت آن ترک و من در خاک وخون غلطان	
	بصد حسرت نگا ہے جانب فتراک میکردم

جنگ جیسے ہو رہی تہی جون کی تون قایم رہی۔ اوس مسعود اور مبارک
وقت مین ایسے نیک نیت۔ خوش اعتقاد۔ مستقل مزاج اور ضبط کے مسلمان
تہے جسکا حساب نہین اسی لئے جدہر اپنا رُخ پہیر دیتے تہے ملک کے ملک
فتح کرتے چلے جاتے تہے۔ ملاحظہ ہو کہ جسوقت جناب نعمان رضی اللہ تعالی
عنہ زخمی ہو کے زمین پر گرے ہین اوسی وقت پکار کے فرما دیا تہا کہ اے
بہائی مسلمانو

ندارم تحفۂ مقبول درگاہ	تہیدستم دعاے میفرستم

تم اپنا کام کئے جاؤ۔ اگر مین مر بہی جاؤن تو کچہ پرواہ نہ کرنا۔ مجہے اپنے اوپر سے
قربان سمجہکر بغیر فتح کئے اس میدان سے مُنہ نہ موڑنا۔ اوسی وقت ایک سپاہی
اتفاق سے حضرت ممدوح کے پاس آکے کہڑا ہو گیا۔ اوسکا بیان ہے۔ مین نے
دیکہا کہ لبون پر جان ہے اور دم توڑ رہے ہین مگر آسمانکی طرف ہاتہ ہے اور
دعا کرتے ہین کہ یا آلہی اسلام کی فتح ہو۔ اپنی موت اور تکلیف کا خیال کہین
چہو بہی نہین گیا تہا۔ مین چاہتا تہا کہ اپنے گہوڑے سے اوتر کے اونکے
پاس جا بیٹہون اور اونکا سر مبارک جو خاک وخون مین بے آرامی سی لتہڑا پڑا ہی

Marfat.com

اپنے زانو پر رکھلون مگر مجھے فوراً آپکا حکم یاد آگیا کہ آپ فرما چکے ہین۔ مسلمانو۔ میرے مرنے کی ہرگز ہرگز پروانہ کرنا جی توڑکے پہلے فتح حاصل کرلینا اسی مین تمہاری نجات ہے لہذا مین اپنے خیال سے باز آیا کہ کہین آپ مجھہ سے خفا نہوجائین اور اپنا کلیجہ ہاتھون سے تہام کر لڑائی مین مشغول ہوگیا۔ انہین اوسی طرح فتح کی مفارقت مین تڑپتا چھوڑ دیا۔ جب ایسے خیرخواہ فتح کے لئے دعا کرین پھر کیون نہ مستجاب ہو۔ تھوڑی دیر نہین گذری تھی کہ عجمی بھاگے اور مسلمانون کی فتح ہوئی۔ اوسکے بعد ایک شخص حضور کے بالین پر گیا۔ آپ نے غش سے آنکھین کھولین اور اوس سے پوچھا۔ جنگ کا انجام کیا ہوا۔ اوسنے دست بستہ عرض کی آپکی فتح اور مسلمان مظفر و منصور ہوے۔ اوسی کرب کی حالت مین آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور فرمایا۔ اسی وقت جناب فاروق اعظم کو اطلاع دو۔ اتنا فرمایا اور جان بحق تسلیم ہوے۔

اس مقام پر میرا فرض ہے کہ مین بحیثیت تاریخ نویس کے ایک امر مفید اور ضروری اپنے ناظرین کے گوش گذار کردون جسپر اگر غور کیا جائیگا اور دل مین پکایا جائیگا تو زندگی مین بہت کام دے رہیگا۔ وہو ہذا۔ ہم جہان تک دیکھتے ہین اور غور کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ اون نیک اور پاک لوگون پر

بعد از سر من کن فیکون شُد شُدہ باشد

کی مہلک اور زہریلی معجون کا اثر ہرگز نہ تھا۔ دیکھئے جناب نعمان کو یقین ہوگیا تھا کہ اب مین نہ بچونگا مگر دھن یہی لگی تھی کہ چاہے مین نہون پر فتح اسلام ہی کی ہو۔ جسکا نتیجہ آج ہم لوگ نظر آتے ہین اور چار دانگ عالم مین اسلام اسلام کی دہوم

Marfat.com

نیچی ہوئی ہے اور جب ہم سے کم ہمت تنگ دل اور خود غرض کم بخت ہوے تو اونہین یہہ سوجھی کہ جو کچہہ ہو وہ ہمارے فائدہ کے لیئے اور ہمارے واسطے۔ اپنے بعد سے ہمین کچہہ مطلب نہین۔

بعد از مرگ من کُن فیکون شُد شُدہ باشد

اسکا نتیجہ یہہ ہونیوالا ہے کہ جو کچہہ اون مقدس لوگون نے اپنا خون اور پسینا بہا کے ہمین دیدیا تہا اوس سے بہی ہم ہاتہہ دہو بیٹہینگے اور دہو بیٹھے ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

آمدم بر سر مطلب۔ غرضکہ شام ہوتے ہوتے عجمی چراغ پا ہوگئے اور تہوڑی دیر مین ڈہونڈہو تو وہ دوا کو بہی نہ تہے۔ مسلمانون نے ہمدان تک اونکا پیچہا کیا جناب نعمان کے بعد سپہ سالاری حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالے عنہ ہوے۔ اونہون نے نہاوند مین جا کے قیام فرمایا۔ جہان ایک مشہور آتشکدہ تہا۔ اوسکا پُجاری آپ کی خدمت فیض درجت مین حاضر ہوا۔ عرض کی کہ مجہے امن دیا جاے تو مین آپکو ایک بہت بڑا خزانہ بتا دونگا اور کسریٰ پرویز کے خزانہ مین سے بہت سے بیش قیمت جواہرات لا کے نذر گزرانے جنہین کسریٰ نے وقت پڑنے کے لیئے جمع کر رکہا تہا۔ جناب حذیفہ نے مال غنیمت کو تقسیم کیا اور خمس مع جواہرات کے دربار خلافت مین ارسال کی۔

جناب فاروق اعظم کی خدمت بابرکت مین کئی مہینے سے جنگ کی خبر نہین پہنچی تہی۔ جسوقت قاصد نے حاضر ہو کے اس فتح کا مژدہ سنایا ہے تو آپ نہایت خوش ہوے۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا حال سنکے

Marfat.com

آبدیدہ ہوئے اور دیر تک سر پر ہاتھ رکھکے روتے رہے۔ قاصد نے اور شہیدون کے اسمائے گرامی عرض کرکے کہا کہ حضور اس مہلک جنگ مین اتنے مسلمان ضایع ہوئے ہین جنکو مین جانتا بھی نہین۔ جناب فاروق اعظم کو پھر رنج کا وفور ہوا۔ زار و قطار اشکون کے دریا بہنے لگے اور کلیجہ پر ہاتھ رکھکے فرمایا کہ بھائی خیر اگر اونکو یہہ ناچیز اور حقیر بندہ عمر نہین جانتا ہے تو نہ جانے خدا تو اونہین خوب جانتا ہے اور اسکی ضرورت ہے۔ جواہرات پر جب نظر انور پڑی تو نہایت خفا ہوئے اور فرمایا کہ انہین فوراً واپس لیجاؤ اور حذیفہ سے کہنا کہ انہین فروخت کرکے فوج مین تقسیم کردین۔ پس یہہ جواہرات چار کرور درہم مین بکے۔

اس جنگ مین قریب قریب تیس ہزار عجمی مارے گئے۔ اس کے بعد عجم پھر کبھی سرسبز نہین ہوا۔ عربون نے اس فتح کا نام فتح الفتوح رکھا۔ فیروز جناب فاروق اعظم کا قاتل اسی لڑائی سے گرفتار ہوکر آیا تھا۔ اس شخص کو ابولولو بھی کہتے ہین۔ وہ مدینہ مین نہاوند یعنے اس جنگ کے قیدی کو جب دیکھتا تو رو کر کہا کرتا تھا اَکَلَ عُمَرُ کَبِدِی (عمرؓ نے میرا کلیجہ کھالیا)

اس واقعہ مین سوارون کو چھ چھ ہزار اور پیادون کو دو دو ہزار درہم حصہ مین ملے تھے۔ اس لڑائی کے بعد ایرانیون کا جوش انتقام ایسا ٹھنڈا ہوگیا کہ پھر اونہین آگے بڑہنے کی ہمت نہوئی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس زمانہ مین بصرہ کے سردار تھے وہ بھی جنگ نہاوند مین شامل ہوئے۔ وہان سے واپس ہوکر اونہون نے دینور کا

Marfat.com

محاصرہ کیا۔ پانچ دن کے محاصرہ کے بعد جزیہ پر صلح ہوگئی۔ پھر شیروان کیطرف بڑہے اور وہان والون نے بہی جزیہ پر مصالحت کرلی۔

جناب سائب بن الاقرع رضی اللہ تعالےٰ عنہ صمیرہ کیطرف گئے۔ وہان بہی صلح ہوگئی۔

اہل ہمدان نے سختی محاصرہ سی گہبرا کے خسرو شنوم کی طرف سے نعیم و قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس صلح کا پیام بہیجا اور جزیہ پر فیصلہ ہوگیا۔ اہل ماہین نے بہی ایسا ہی کیا۔ یہہ وہ بادشاہ اور امیر لوگ تہے جو یزدجرد اور اہل ہمدان کی مدد کو آئے تہے۔

ان لڑائیون کے بعد جناب خلافت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایران کی عام تسخیر کا حکم صادر فرمایا۔ عبداللہ بن عتبان کو کوفہ سے معزول کرکے اصبہان بہیجا اور اونکی جگہہ ابن حنظلہ حلیف بنی عبد قصی کو مقرر کیا۔ جب اونہون نے استعفا دیدیا تو اونکی جگہہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامور ہوئے۔ ابن مسعود کو حمص سے بلا کے تعلیم کے لئے کوفہ بہیجا اور ابو موسیٰ کو حکم ہوا کہ اونکی مدد کرنا۔ اونکی جگہہ عبداللہ بن عبداللہ کو بصرہ والون کی مدد کے لئے بہیجا اسکے بعد اونہین حذیفہ کے بجاے اصفہان مین مامور فرمایا اور عمرو بن سراقہ کو بصرہ روانہ کیا۔

اسی زمانہ مین خبر آئی کہ اہل ہمدان باغی ہوگئے۔ جناب خلافت پناہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعیم بن مقرن کو اونکی گوشمالی کے لئے مقرر فرمایا۔ اونہون نے بارہ ہزار فوج سے اوسکے محاصرہ کی ٹہیرائی۔ محاصرہ مین لگی دیر تو تمام اطراف و جوانب مین

Marfat.com

فوجین پہیلادی گئین۔یہہ دیکھکر ہمدان والون نے ہمت ہاردی اور ڈرکے صلح کرلی۔

نعیم بن مقرن ہمدان فتح کرکے خراسان کیطرف گئے۔عتبہ بن فرقد بکر بن عبداللہ کو آذربائجان بہیجا اور یہہ ہدایت کی کہ ایک حلوان کی طرف سے اور دوسرا موصل کی سمت سے داخل ہو۔

اصفہان کی فتح

جب عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان اصفہان پہونچگئے تو جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ کو اونکی مدد کے لئے روانہ فرمایا۔جناب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی حبلی کے حلیف اور نامی ومشہور انصارین سے تہے۔

لشکر اسلام کے میمنہ ومیسرہ پر عبداللہ بن ورقاء ریاحی اور عصمۃ بن عبداللہ متعین تہے

ایرانی فوج کا افسر اعلیٰ اسپیدان تہا۔لشکر کے مقدمۃ الجیش پر شہریار ابن جادویہ تہا۔اصفہان کے باہر رستاق مین فریقین کا مقابلہ ہوا۔خوفناک جنگ ہوئی۔مگر دوپہر کے قریب مسلمانون نے ایرانیون کو پریشان کردیا۔عبداللہ بن ورقاء نے شہریار پر حملہ کیا اور ایک ہی وار مین اوسے مار ڈالا۔ایرانی بہاگے اور اسپیدان نے رستاق مین صلح کرلی۔اب مسلمانون نے آگے بڑہکے اصفہان کو جا گہیرا جسکا نام ایرانیون نے جے رکہہ چہوڑا تہا۔یہان کے رئیس فادوسفان نے صلح کا پیام بہیجا۔اس شرط پر صلح ہوگئی کہ باشندگان اصفہان مین سے جسکا جی چاہے شہر چہوڑ کے چلا جاے اور جو چاہے جزیہ دے کے شہرہی مین رہ پڑے۔

Marfat.com

اس صلح سے پہلے ابوموسی مقام اہواز سے عبداللہ کے پاس آگئے تھے
جناب فاروق اعظم کو فتح اصفہان کی اطلاع دیگئی۔ دربار خلافت سے جواب آیا کہ
وہان کسیکو اپنی طرف سے نائب کرکے کرمان سہیل بن عدی کی مدد کو چلے جاؤ۔
چنانچہ سائب بن اقرع کو اصفہان کا حاکم کرکے یہہ لوگ کرمان روانہ ہوگئے اور
اثنائے راہ مین حضرت سہیل سے جاملے۔

اکثر مورخین نے بیان کیا ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ
نے مدینہ سے نعمان بن مقرن کو اہل کوفہ کا سردار مقرر کرکے بھیجا تھا۔ وہ جنگ
اصفہان مین آکے شریک ہوے اور اوسی جنگ مین شہید ہوے مگر صحیح یہی
معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنگ نہاوند مین کام آے اور ابوموسی نے قم اور قاشان کو
فتح کیا۔ ۲۱ھ مین خلیفہ رسول اللہ نے مغیرہ بن شعبہ کو حکومت کوفہ سے معزول
کرکے اونکی جگہہ عمار بن یاسر کو بھیجا۔

بعض مورخین نے یہہ بھی لکھا ہے کہ فادوسفان حاکم اصفہان نے حضرت
عبداللہ کو یہ پیام بھیجا کہ ناحق بندگان خدا کا خون کیون ہو۔ آؤ ہم تم باہم لڑکے
فیصلہ کرلین جناب عبداللہ نے منظور کرلیا۔ میدان جنگ مین آکے فادوسفان
نے تلوار سے حملہ کیا مگر حضرت عبداللہ نے ایسی ہمت و شجاعت سے اوس کا
مقابلہ کیا کہ فادوسفان عاجز آگیا اور بے اختیار کہنے لگا۔ مین اب تم سے لڑنا
نہین چاہتا۔ صلح کرلونگا۔

فتح دینور وصیمرہ وسیروان

حضرت ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ نہاوند سے دینور پہونچے اور پانچ روز کے

Marfat.com

محاصرہ کے بعد جزیہ دینے پر صلح ہوگئی۔

پھر سیروان کیطرف عنان عزیمت منعطف کی وہان بھی اوسی طرح صلح ہوئی سائب بن الاقرع صیمرہ پہونچے۔ وہان کے لوگون نے بھی ڈر کے اور مقامات کی طرح مصالحت کرلی۔

فتح ہمدان وماہین وغیرہ

لشکر ایران نے نہاوند وغیرہ مین شکست فاش کہا کے اور زک پر زک اوٹھا کے ہمدان مین پناہ لی تہی اسلیئے جناب نعیم بن مقرن اور حضرت قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہین کا قصد کیا۔ ہمدان کے محافظ خسروشنوم نے مسلمانون سے ڈر کے اپنے عجز کا اظہار کیا اور مسلمانون سے امان کا خواستگار ہوا۔

اسی طرح باشندگان ماہین نے بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کے نامہ وپیام کیئے اور حکومت اسلام کے ماتحت ہونا چاہا مسلمانون نے بھی خوشی بہ خوشی اسکو منظور کرلیا۔

اولجھہ پڑون کسی دامن سے مین وہ خار نہین	وہ پھول ہون کہ کسی کے گلے کا ہار نہین

جب مسلمانون کے عدل ورحم کی داستانین چار دانگ عالم مین عام ہوگئین تو گردونواح کے امرا وملوک نے بھی امان چاہی۔ اونکی عرض بھی بموجب شرع شریف منظور ہو کے صلح ہوگئی۔ اونھون نے بھی سایۂ عاطفت اسلام مین آرام پایا۔ جو لوگ اطراف وجوانب مین پریشان ہو کے آوارہ ہوگئے تھے وہ بھی مطمئن ہو کے اپنے اپنے گھرون مین چلے آے اور خوشی سے بسر کرنے لگے۔

Marfat.com

صبح امید ہمانست رخ یار ہمان ﷺ	تار آن طرہ شبرنگ شب تار ہمان

ابن خلدون فرماتے ہین کہ ہمدان مین پہلے خسرو شنوم نے قعقاع و نعیم سے صلح کرلی تہی مگر پہر وہان غدر ہو گیا اور جناب فاروق اعظم نے نعیم کو تحریر فرمایا کہ وہان کا غدر رفع کرو اور پہر اوسے فتح کرلو چنانچہ حضرت نعیم نے خذیفہ کو اپنا نائب کرکے ہمدان کا قصد کیا مگر اوسکے محاصرہ مین دیر لگی تو چارون طرف فوجین پہیلادی گئین اور کل گرد و نواح مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جب یہہ حال اہل ہمدان نے سُنا تو خوف زدہ ہوکے پہر مطیع ہو گئے۔

بعض لوگون نے ان فتوحات کا زمانہ ۲۴ھ بتایا ہے۔

جسوقت حضرت نعیم رضی اللہ تعالی عنہ ہمدان اور اوسکے گرد و نواح کے انتظامات مین مشغول تہے ناگاہ یہہ خبر آئی کہ دیلم اور رستم کے بہائی اسفندیار نے آذربیجان والون کو ساتہہ لیکے لڑنے کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت نعیم نے ہمدان مین یزید بن قیس ہمدانی کو اپنا نائب مقرر کرکے لشکر اسلام کو اونکے مقابلہ کا حکم دیا۔ وادی رود مین اس زور شور کی لڑائی ہوئی کہ لوگ جنگ نہاوند کو بہول گئے۔ آخرش ایرانی بہاگے۔ حضرت نعیم نے فتح کی خبر حضرت فاروق اعظم کو بہیجی۔ وہان سے جواب آیا کہ کسیکو اپنی جگہہ مقرر کرکے خود رے چلے جانا اور اوسے فتح کرکے وہین رہجانا۔

بعض مورخین نے لکہا ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے کوفہ سے جریر بن عبداللہ کو فتح ہمدان کے لیئے بہیجا تہا۔ وہان صلح ہو گئی اور اوسکے مضافات پر بہی مسلمانون کا قبض و دخل ہو گیا۔ بعضے کہتے ہین کہ حضرت مغیرہ خود اس فتح مین

Marfat.com

گئے تھے اور جریر اونکے لشکر کے مقدمۃ الجیش پر تھے حضرت جریر نے جب ہمدان فتح کرلیا تو برار بن عازب کو قزوین کیطرف روانہ کیا۔ قزوین کی لوگون نے دیلم سے سازکیا۔ اوسنے مدد کا وعدہ بھی کرلیا تھا مگر لڑائی کے وقت خالی دیکیا اور اہل قزوین کو تنہا مقابلہ کرنا پڑا۔ دیلم پہاڑ پر سے کہڑا تماشا دیکھتا رہا۔ اہل قزوین نے مجبور ہو کے حضرت برار بن عازب سے صلح کی درخواست کی۔ صلحنامہ لکھا گیا اور صلح ہوگئی۔ اسکے بعد حضرت برار نے دیلم و جیلان کا مقابلہ کیا۔ بارہ ہزار کی جمعیت سے ہمدان کا محاصرہ کیا گیا تھا۔

دیلم نے رے اور آذربیجان وغیرہ سے نامہ و پیام کرکے بہت سی فوج جمع کرلی۔ فرخان کا باپ زیبندی حاکم رے جم غفیر کے ساتھ آیا۔ آذربیجان سے رستم کا بھائی اسفندیار بھی آپہونچا۔ آخر وادی رود مین دیلم نے شکست کھائی۔ حضرت عروہ اس فتح کی خبر لیکے جناب فاروق اعظم کے پاس گئے۔ وہ دیلم کی تیاریان سُنکے بہت متفکر تھے اور مدد کا سامان کر رہے تھے۔ عروہ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ اِنّا لِلّٰہ مگر عروہ نے دوڑکے عرض کی۔ حضور گھبرائین نہین خدا کے فضل سے مسلمانون کی فتح ہے۔

فتح رے

جب حضرت نعیم کو ہمدان کی فتح سے فرصت ملگئی تو جناب خلافت مآب کے حکم سے رے کی طرف رجوع ہوے۔ ادہر سے ابو الفرخان صلح کا پیام لیکر آیا۔ یہہ پیام باشندونکی طرف سے تہا۔ اونکے سردار اور رئیس سیاوخش (سیاوش) بن مہران بن بہرام چوبین نے نامنظور کیا۔ دیناوند۔ طبرستان۔ قومس اور جرجان

Marfat.com

والون سے فوجین لیکے مقابلہ کے لئے مستعد ہوگیا۔ ابوالفرخان اور سیاوخش سے ذاتی خصومت تہی اسلئے ابوالفرخان مسلمانون سے ملگیا اور منذر بن عمرو کو ساتہہ لیکر رات کے وقت پوشیدہ شہر مین داخل ہوا۔ اوسیکی سازش سے علی الصباح مسلمانون نے حملہ کیا اور فورًا فتح ہوگئی۔ اسی طرح بفضل خدا دائن ہاتہہ آگئی تہی۔ بعد فتح کے حضرت نعیم نے ابوالفرخان کو اوسکی کُل ریاست دیدی۔ رَے مدت تک اوسی کے خاندان کے پاس رہا۔ پرانے شہر کو برباد کرکے نیا شہر آباد کرنیکا حکم ہوا اور فتح کی خبر دربار خلافت مین بہیجی گئی۔

ابوالفرخان کا دوسرا نام زینبدی بہی لوگون نے لکہا ہے۔ کہتے ہین کہ جناب فاروق اعظم کے حکم سے حضرت نعیم نے رَے مین قیام کیا اور اپنے بہائی سوید کو قومس روانہ کردیا جو بے لڑے بہڑے فتح ہوگیا۔ اس فتح کے بعد عراق عجم پر پورا پورا تسلط ہوگیا۔

فتح جرجان وطبرستان

دنباوند کے باشندون نے رَے کے فتح ہوجانے کے بعد جزیہ دینے پر صلح کرلی۔ سوید کے ساتہہ قومس پر ہند بن عمرو الجملی بہی گئے تہے۔ قومس بہت بڑا اور اچہا خاصہ صوبہ تہا۔ اوسیکے پاس جرجان وطبرستان ہین۔ سوید اور اہل طبرستان مین پہلے تو نامہ وپیام ہوے پہر جزیہ پر صلح ہوگئی۔ اونہون نے جرجان کیطرف باگ پہیری جو طبرستان کا ایک مشہور ضلع ہے۔ وہان کے رئیس نے بہی جزیہ دینے کے وعدہ پر صلح کرلی۔

صحیح یہہ ہے کہ پہلے جرجان فتح ہوئی۔ طبرستان والون اور وہان کے

Marfat.com

رئیس سپہدار نے جب یہہ بات سُنی تو ڈر گیا - پانچ لاکھہ درہم جزیہ پر صلح کر لی اور خود حضرت سوید سے ملنے آیا۔

اکثر لوگون نے لکہا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد مین طبرستان سنہ ۳۰ ھ مین فتح ہوئی ہے۔

رئیس جرجان اور مسلمانون کے درمیان جو صلحنامہ لکہا گیا تہا اوس مین صاف صاف مندرج تہا کہ جرجان اور دہستان کے امن کے ذمہ دار مسلمان ہین اور یہان کے باشندون مین سے جو لوگ بیرونی حملون کے روکنے مین مسلمانون کو مدد دینگے اون سے جزیہ نہین لیا جائیگا۔

ایک مؤرخ صاحب فرماتے ہین کہ خلافت فاروقی مین جزیہ لیکر طبرستان کو چہوڑ دیا تہا اسلیئے اوسکی فتح کو خلافت عثمانی سے متعلق کر دیا گیا ہے مگر وہ سنہ ۲۲ ھ مین فتح ہوئی ہے - اوسکی چارون حدین یہہ ہین۔

مشرق مین خراسان و جرجان

شمال مین بحر جرجان

مغرب مین آذربیجان

جنوب مین بلاد خیل

مشہور شہر اوسکے بسطام اور استر آباد ہین۔

واجرود اور ابہر کی فتح

یہہ بہی سنہ ۲۲ ھ کا ذکر ہے کہ حضرت نعیم نے ہمدان مین یزید بن قیس کو اپنی جگہہ

Marfat.com

مقرر کر کے ایرانیون سے جنگ کرنیکا ارادہ کیا۔ واجرود مین فریقین کی مڈبھیڑ ہوئی
اور سخت لڑائی کے بعد ایرانی بھاگ گئے۔ والی کوفہ یعنے حضرت مغیرہ ابہر کی طرف گئے
وہان بھی ایک ہلکی سی لڑائی ہوئی مگر ایرانیون نے امان مانگ لی۔ پھر قزوین دیلم
وگیلان اور طیلسان فتح کئے گئے۔

فتح برقہ وطرابلس وغیرہ

اسی سال مین عمرو بن العاص مغرب سے واپس آتے ہوئے برقہ مین ٹھیرے وہان
بربر قوم کی ایک جماعت لواتہ نام مدت سے رہتی تھی اوسنے تیرہ ہزار دینار
سالانہ پر صلح کرلی۔ وہان سے آگے بڑھے ایک مشہور شہر کا نام طرابلس تھا محاصرہ کرکے
اوسے فتح کرکے سمندر کے کنارہ کنارہ جو آگے بڑھے تو ایک شہر [illegible]
اوسکے باشندے کشتیون پر بیٹھ بیٹھ کے بھاگ گئے اور شہر مسلمانون کے [illegible]
اب لشکر اسلام نے قلعہ سبرہ کا رخ کیا اور ایک مدت تک [illegible]
اوسے بھی فتح کرلیا۔

پس طرابلس اور سبرہ کے فتح ہوجانے سے افریقیہ پر [illegible]
بخوبی جم گیا۔ اوسکے چند ہی روز بعد رومیون کی سلطنت افریقہ سے [illegible] اور
مسلمانون کا آفتاب اقبال چمکنے لگا۔

فتح آذربائیجان

رے کی فتح کے بعد جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت نعیم کو

Marfat.com

حکم دیا کہ سماک بن خرشہ انصاری کو بکیر بن عبداللہ کی مدد کے لئے آذربائیجان بھیجدو۔ وہان کی مہم بکیر بن عبداللہ اور عتبہ بن فرقد کو سپرد ہوئی تھی۔ اور وہ دونون الگ الگ راستون سے روانہ کئے گئے تھے۔ حضرت بکیر بن عبداللہ کی جبال کے قریب حرمیدان مین اسفندیار بن فرخ زاد سے مٹھ بھیڑ ہوگئی جو ہمدان کے پاس واہرود سے نعیم کے مقابلہ سے بھاگا تھا۔ جناب بکیر بن عبداللہ نے اسفندیار بن فرخ زاد کو شکست دیکر زندہ گرفتار کرلیا۔ اسفندیار نے حضرت بکیر سے عرض کی۔ اگر آپ مجھے اپنی مصاحبت مین رکھین تو آسانی سے کُل ملک فتح ہوجائیگا اور بہت سے سردار آپ سے صلح کرلین گے۔ جناب بکیر نے اس بات کو منظور کرلیا۔ اودہر اسفندیار کے بھائی بہرام نے جناب عتبہ بن فرقد کا آگا جا گھیرا حضرت عتبہ نے اوسے بھگا کے کُل شہر پر قبضہ کرلیا۔ صرف قلعہ باقی رہگیا اتنے مین جناب سماک بن خرشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپہونچے۔ اونہون نے حوالی آذربائیجان کے جو شہر و قصبے باقی رہگئے تھے فتح کرلئے۔ اسفندیار نے اپنے بھائی کے بھاگنے اور قرب آذربائیجان کے فتح ہوجانے کی خبر سُنکر بیان کیا کہ اب لڑائی ختم ہوچکی مین تم سے جزیہ پر صلح کرلونگا چنانچہ معاہدہ صلح لکھا گیا اور اسفندیار کو اس شرط پر رہائی ملی کہ وہ جزیہ دیا کرے اور آذربائیجان پر قابض رہے۔

اس فتح کے بعد خمس اور فتح کی خبر دربار اقدس خلافت مین بھیجی گئی اور جناب خلافت مآب کے حکم سے حضرت بکیر نے عتبہ کو مقامات مفتوحہ اور آذربائیجان مین چھوڑا اور خود لشکر اسلام کو ساتھ لیکر باب کی جانب چلے اونکے چلے جانیکے بعد

Marfat.com

حضرت عتبہ بن فرقد نے باقی فوج لیکر شہر زور اور صامغان پر حملہ کر دیا تھوڑی لڑائی کے بعد وہ فتح ہوے اور جزیہ وخراج پر فیصلہ ہوگیا۔ بہت سے کُرد اس لڑائی مین مارے گئے۔ دربار خلافت کو فتح کی خبر پہنچی گئی۔ جناب فاروق اعظمؓ نے حضرت عتبہ ہی کو آذربائیجان کا والی کر دیا۔ اور ہرثمہ بن عرفجہ کو موصل کی حکومت ملی۔

واضح ہو کہ اسفندیار بن فرخزاد جنگ ماہرودین پہلے ہی مسلمانون سے بھاگ چکا تھا۔

امام بلاذری نے لکھا ہے کہ آذربائیجان کا علم حذیفہ بن یمان کو ملا تھا۔ وہ نہاوند سے چل کر اردبیل مین آئے جو آذربائیجان کا صدر مقام تھا۔ وہان کے حاکم ماجروان نے میمند۔ سراۃ۔ سنبر۔ میانج وغیرہ شہرون سے بہت سی فوج جمع کر کے مسلمانون کا مقابلہ کیا مگر مُنہ کی کھائی اور آٹھ لاکھ سالانہ پر صلح کر لی اسکے بعد حضرت حذیفہ نے موقان اور جیلانی کو فتح کیا۔

اسی زمانہ مین دربار مدینہ سے حضرت حذیفہ معزول ہوے اور عتبہ بن فرقد اونکی جگہہ مقرر کئے گئے۔ اونکے آتے آتے تمام گردونواح آذربائیجان مین غدر ہوگیا تھا حضرت عتبہ کو دوبارہ ان مقامون کو فتح کرنا پڑا۔

نقشہ مین آذربائیجان کو دیکھا چاہو تو یون پتا لگاؤ کہ شہر تبریز اوسکا دار السلطنت ہے۔ قدیمی دار السلطنت اوسکا شہر مراغہ تھا۔ بردعہ اور اردبیل اسی صوبہ مین ہین۔ اسکی وجہ تسمیہ کے لئے دو روایتین ہین۔

(۱) یہان موبد آذرباد نے ایک آتشکدہ بنایا تھا جسکا نام آذرآباد تھا

(۲) پہلوی زبان مین آذر کے معنے ہین آگ اور بایگان کے معنے ہین محافظ۔ تو آذر بایگان کے معنے ہوے آگ کا محافظ۔ چونکہ اس صوبہ مین آتشکدون کی بہت کثرت تہی اسلیئے یہی نام ہوگیا۔ عربون نے اوسے اپنے لہجہ مین آذر بائیجان بنالیا۔

فتح موقان وجنگ اقوام ترکستان

حضرت سراقہ نے دربند تفلیس (طفلس) کو فتح کرکے کوہستان ارمینیہ کو جا گہیرا حضرت بکیر کو موقان کی فتح کے لیئے۔ حضرت حبیب بن سلمہ کو تفلیس کے واسطے۔ حضرت حذیفہ بن الیمان کو کوہستان لان کیطرف اور حضرت سلمان بن ربیعہ کو دوسرے مقامات کی تسخیر کے لیئے روانہ کیا۔ اسوقت لشکر اسلام اتنا نہ تہا کہ ان ممالک وسیع اور مقامات منیع کے لیئے کافی ہوتا۔ بکیر نے تو موقان کو البتہ فتح کرلیا اور کسی جگہہ معتدبہ نتیجہ نہ نکلا۔ جناب خلافت مآب کے حکم سے حضرت عبدالرحمٰن بن ربیعہ نے دربند سے آگے بڑہکے قبیلہ بلنجر کے ترکون کو پامال کیا۔ وہان سے دربند مین واپس آے۔ جناب امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک ترکون سے لڑائی ٹہنی رہی اور ترکون نے بہی تنگ آکے سخت حملے کیئے اور عبدالرحمٰن کو شہید کیا۔ اونکے بعد اونکے بہائی سلمان نے علم سنبہالا اور امیران اسلام کیساتہہ جرجان (گرگان) مین آکر قیام کیا۔

فتح باب

حضرت بکیر بن عبداللہ آذر بائیجان کو فتح کرکے باب کے قریب پہونچنے بہی نہین

Marfat.com

پائے تھے کہ جناب فاروق اعظمؓ نے ایک نئی فوج تیار کر کے سراقہ کے ساتھہ بصرہ سے اونکی مدد کو روانہ کی۔ فوج کے ہر حصہ پر الگ الگ افسر مقرر کر دیا۔ یعنے مقدمۃ الجیش عبدالرحمن بن ربیعہ کے ماتحت تھا۔ ابن اسید غفاری کی نگرانی مین میمنہ تھا۔ میسرہ پر سراقہ بن عمرو متعین تھے اور سلمان بن ربیعہ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے۔ بجاے سراقہ کے بصرہ مین حضرت ابوموسیٰ اشعری کو مقرر کیا۔ حضرت سراقہ کی روانگی کے بعد جزیرہ سے حبیب بن مسلمہ کو اونکی مدد کے لئے بھیجدیا اور حبیب کی جگہہ زیاد بن حنظلہ کو مقرر کر دیا۔ شہریراز کی اولاد سے ایک شخص شہریار نامی اس زمانہ مین باب کا حاکم تھا۔ وہ ایران کی ماتحتی کو مانتا تھا۔ اوسنے لشکر ظفر پیکر اسلام کی آمد آمد سنکے صلح کی درخواست بھیجی ادہر سے مقدمۃ الجیش کے سردار حضرت عبدالرحمن نے جوابدیا کہ جو کہنا ہو خود حاضر ہو کے عرض کر جاؤ اور یہ اطمینان رکھو کہ تمہین ضرور امان دی جائیگی۔ شہریار نے خود حاضر ہو کے التماس کی کہ مجھسے بجاے جزیہ کے فوجی خدمت لیجاے۔ مین ہر وقت مسلمانون کا غلام بنا رہونگا۔ عبدالرحمن نے اوسے سراقہ کے پاس روانہ کیا۔ وہان اوسکی التجا قبول ہوئی اور جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اس امر کو جائز قرار دیا۔

خدا چاہے اگر سنگین دلون کو سرنگون کرنا	تو یہ کیا ہی عجب گر بت گرین سجدہ [illegible]

باب کے فیصلہ کے بعد حضرت سراقہ نے ارمینیہ کے کوہستانی شہرون کی فتح کا حکم دیا اور حضرت عبدالرحمن بن ربیعہ کو اپنا نائب مقرر کر کے انتقال فرمایا۔ جناب امیر المومنین نے بھی اونہین کو باب کی حکومت پر قایم رکھا اور ترکون پر

Marfat.com

حضرت عبدالرحمن بن ربیعہ کو حملہ کرنے کا حکم دیا۔

بلنجر کی لڑائی

حضرت عبدالرحمن بن ربیعہ کو دربار خلافت سے ترکون پر حملہ کرنیکا جب حکم ملگیا تو وہ باب سے بلنجر روانہ ہوے جو ریاست خزر کا دار السلطنت تہا۔ چونکہ آپکے ساتہہ شہریار بہی تہا اوسنے دریافت کیا کہ حضرت۔ اب کدہر کو سواری چلی۔ ہم تو یہی غنیمت سمجہے ہوے تہے کہ ترک ہم سے تعرض نکرین لیکن آپ خودہی اونکے پاس جاتے ہین۔ برائے خدا اس خیال کو چہوڑیئے۔ برون کے چہتہ کو چہیڑنا اچہا نہین ایسا نہو کہ خدانخواستہ کوئی تکلیف آپکو اور مسلمانون کو پہونچے۔

مرو در بزم دشمن گرچہ جان بخش ست عالم را	
	کہ میرد آتش ار در چشمۂ آب بقا افتد

حضرت عبدالرحمن نے جوابدیا۔

ہوائے دشت پیمائی ربود از کف عنانم را	
	چو سیل از راہ صحرا باز گردیدن نمیدانم

جب تک میری تلوار ترکون کا خون نہ پی لیگی مجہے ہرگز چین نہ آے گا متصل بلنجر پہونچکر ترکون سے سامنا ہوگیا۔ وہ شہر چہوڑ کے بہاگ گئے اور لشکر اسلام مال غنیمت لیکے واپس چلا آیا۔ خلافت عثمانی تک برابر ترکون پر حملے ہوتے رہے یہان تک کہ ترکی قوم عاجز آگئی۔

ترک یہہ اعتقاد رکہتے تہے کہ مسلمانون کے ساتہہ فرشتے حفاظت کے لئے رہتے ہین اسلئے کوئی کسی مسلمان کو قتل نہین کرسکتا۔ اتفاقاً ایک لڑائی مین

Marfat.com

اونھون نے ایک مسلمان کو پکڑ لیا اور اوسے باندہ کے لیگئے اور شہید کر ڈالا۔ پہر کیا تھا اونکا ڈر نکل گیا اور دلیر ہو کے لڑنے پر مستعد ہو گئے۔ چنانچہ اون سے کئی لڑائیان ہوئین اون مین سے ایک مین حضرت عبدالرحمٰن بہی شہید ہوے علم اون کے بہائی سلمان نے سنبھالا۔ حضرت ابو ہریرہ دوسی اور حضرت سلمان نے بڑی شجاعت سے ترکون کی خبر لی اور بہگا دیا۔

فتح خراسان

ناظرین کو معلوم ہے کہ مسلمانون اور ایرانیون مین بہت سی لڑائیان ہوئین اور افواج ایران کو ہر جگہ ہزیمت ہوئی اور اونکا بادشاہ یزدجرد ادہر اودہر بہاگا پہرا۔ جہان جاتا تہا فارسیون کو لشکر اسلام سے لڑنے کی ترغیب دیتا اور جنہون نے مسلمانون سے صلح کر لی تہی اونہین بغاوت کی صلاح دیتا تہا۔ بس اصحاب کرام نے متفق ہو کے جناب خلافت پناہ کو مشورہ دیا کہ حکومت ایران کو صفحۂ دنیا سے بالکل نیست و نابود کر دینا چاہیے۔ اجازت کا ملنا تہا کہ عساکر اسلام نے ایران مین ہر طرف مار دہاڑ مچا دی۔ امراے اسلام نے علم سعادت فرجام تہامون پہلے خراسان کی تسخیر کا قصد کیا۔ احنف بن قیس جو خراسان کی طرف گئے تہے اونہون نے ہرات کو فتح کر لیا۔ جناب صحار وہان کے محافظ مقرر کئے گئے۔ مطرب بن عبداللہ نیشاپور کی فتح پر مامور تہے۔ حرث بن حسان کو سرخس کی تسخیر کا حکم ہوا اور خود احنف بن قیس نے مرو شاہجہان کو فتح کر کے وہان کا حاکم حارثہ بن نعمان کو کر دیا۔ پہر مرو الرود جانے کا ارادہ کیا۔ اس اثنا مین اونکی مدد کے لئے کوفہ سے اور فوجین

Marfat.com

پہونچین اور مروالرود بہت جلدی اور بآسانی ہاتھہ آگیا۔ شاہ ایران نے ترکستان کی حد یعنی بلخ مین مختلف اقوام کی ایک جماعت کثیر جمع کرلی تہی۔ دلاوران اسلام نے وہین پہونچکے اوسپر حملہ کیا۔ شاہ ایران بہاگا اور دریاے جیحون سے گزرکے افتان وخیزان ترکستان پہونچا۔ طخارستان ونیشاپور وخراسان مسلمانون کے ہاتھہ آگئے۔

احنف بن قیس نے جابجا منصف اور عادل عامل مقرر کرکے مروالرود کی طرف مراجعت کی۔ اوس نواح کی ایک ایک فتح کا حال حضرت خلیفہ زمان کو لکھدیا جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اہل مدینہ کو مسجد نبوی مین جمع کیا۔ حضرت احنف کی تحریر از سرتاپا سُنادی اور منبر پر تشریف فرماکے ارشاد کیا "اے بہائیو آج کے دن ایرانیون کے قبضہ مین ایک گز زمین بہی نہین ہے لہذا ہمنے وہ فتح حاصل کرلی جسکا وعدہ جناب یزدان پاک نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی معرفت ہم سے فرمایا تہا۔ تمکو چاہیے کہ حکم خدا اور سنت رسول اللہ کی اقتدا اور اتباع پر دل وجان سے قایم رہو۔ اگر تمنے اخلاق رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے ذرا بہی سر پہیرا تو یاد رکہنا کہ یہہ کچہہ بہی تمہارے پاس نہ رہے گا اور پہر در بدر ٹہوکرین کہاتے پہروگے۔ کیونکہ خداوند تعالے شانہ نے اپنے کلام پاک مین تم سے کہدیا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنے مین کسی قوم کو بادشاہ یا رعیت نہین بنایا کرتا ہون وہ لوگ تو اپنے ہاتہون سے اپنے پاؤن مین کلہاڑی مارکے بُرے دہاڑے کو پہونچ جاتے ہین" حضرت احنف بن قیس کو حکم بہیجا گیا کہ تم دریا سے آگے نہ بڑہنا۔

Marfat.com

اس عرصہ مین شاہ ایران یعنے یزدجرد مروالرود مین پہونچ گیا تھا اور مدد کی طلب مین اپنے قاصد صغد وقدرخان وترکستان وخاقان چین کے پاس بہیجے ہوئے تھے۔ خاقان چین کو مسلمانون کی شجاعت کا حال پہلے سے تحقیق ہوگیا تھا اسلئے شاہ ایران کو لکھا۔ تمہارے حق مین یہی بہتر ہے کہ اون سے صلح کرلو۔ ادہر اودہر سے مدد منگا کے اور بہاڑے کے ٹٹو بہرتی کرکے زیادہ کیون تباہ ہوتے ہو۔ مگر خان ترکستان واہل فرغان اور حکمران صغد نے مدد کے لئے ایک بڑی دل بہیجدیا۔ احنف بن قیس کو اسکی خبر لگی تو بیس ہزار شیران اسلام کو ہمرکاب لیکر بلخ کی طرف دامن کوہ مین پڑاجمایا۔ وہین طرفین کا مقابلہ ہوا۔ اودہر سے تین ترک جو شجاعت اور بصالت مین مشہور دوران تھے شمشیر بران ہاتہہ مین لئے ہوے شیرون کی طرح غُراتے یکے بعد دیگرے میدان جنگ مین آے۔ جناب احنف بن قیس نے ایک ہی ایک ضرب مین اونہین ٹھکانے لگا دیا۔ حاکم ترکستان کے دل مین یہہ حال دہشت اشتمال دیکھکے خوف سماگیا اور رات ہی رات مین دریا اوتر کے رفوچکر ہوا۔ ادہر یزدجرد کے ہوش وحواس نے بہی جواب دیدیا اور وہ اشیاے گرانبہا۔ زیورات مرصع۔ متاع نفیس۔ نقود موجود وجواہر نامعدود جو ایران سے اپنے ساتہہ لایا تہا لیکر بہاگا۔ چاہتا تہا کہ دریا سے پار اوتر جاے جو لوگون نے ترکون کے بہاگے جانے اور یزدجرد کے ارادہ کی خبر مسلمانون کو کردی۔ شاہ ایران کے ارکان دولت اور اعیان مملکت نے بہی یزدجرد کو سمجہایا کہ اب بہی مسلمانون سے صلح کرلو مگر وہ ایسے نازک وقت مین بہی نہ مانا۔

نہ کہلی ناخن تدبیر سے قسمت کی گرہ	ہمکو عقدہ بہی ملا ہاے تو مشکل ہوکر

Marfat.com

اوسکے ارکان سلطنت نے خفا ہوکر تمام زر وجواہر اور مال واسباب اوس سے چھین لیا۔ بیچارہ یزدجرد خستہ حال اور دل فگار دریا سے عبور کرکے ترکستان مین جا پڑا۔

ہر کجا رفتی ہلالی عاقبت رسوا شدی	جاے آن دارد کہ رسواے جہان گوید ترا

امراے ایران نے آکے حضرت احنف بن قیس سے صلح کرلی اور جزیہ دینا قبول کیا یزدجرد کے جواہرات اور مال واسباب حضرت احنف کے نذر کیئے۔ جناب احنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند روز بلخ مین دم لیکر مال غنیمت کو تقسیم کیا اور کوفہ کے لشکر کو مناسب مقامات مین جابجا انتظام کے ساتھہ متعین فرماکر مروالرود مین واپس آگئے۔

یزدجرد جو بھاگ کر ترکستان مین پناہ گزین ہوا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت تک وہین مقیم رہا۔

اب لشکر اسلام کے سرداروں نے فتح ایران کے ارادہ سے فارس کی طرف رخ کیا۔ جابجا لڑائیان ہوئین۔ جناب مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سابور اور اردشیر خرہ کی جانب گئے تھے کہ ناگہان لشکر ایران نے اونپر حملہ کیا مگر شکست کھاکے توج مین پناہ لی۔ غازیان اسلام نے دوسری بار اپنی تیغ آبدار سے توج کو فتح کرکے جنگآوران ایران کو خوب ہی گوشمالی دی۔ اوس نواح کے لوگون نے جزیہ قبول کرکے صلح وصلاح کے سایہ مین آرام پکڑا۔ اس سے پہلے جنگ طاؤس مین جناب علاء بن الحضرمی نے توج کو فتح کیا تھا۔

حضرت عثمان بن العاص اصطخر کی طرف بھیجے گئے تھے۔ اونسے اور ایرانیون سے

Marfat.com

جو رہین آمنا سامنا ہوا۔ جب اصطخر فتح ہوگیا تو گازرون اور نوبندجان کو جا کے زیر وزبر کر ڈالا۔

اوسکے بعد ہی ابو موسیٰ نے شیراز اور ارجان کو فتح کرکے دونون جگہہ سے خراج مقرر کرالیا۔

پہر عثمان بن العاص نے جنابہ کی طرف کوچ کیا اور جہرم مین ایرانیون کو شکست دیکے وہان اپنا عمل دخل کرلیا۔

ساریہ بن زنیم نے پسا اور دیار بکر کا محاصرہ کیا۔ ایرانیون نے کردون سے مدد طلب کی جس سے میدان جنگ مین بڑا اژدحام ہوگیا اور سخت لڑائی ہوئی۔

تواتر کے ساتہہ روایت ہے کہ اوسی دن جناب خلافت پناہ نے منبر پر کہڑے ہوکے فرمایا۔ اسوقت لڑائی کو مین انہین ظاہری آنکھون سے دیکہہ رہا ہون دلاوران اسلام بہت تہوڑے ہین اور اونکے دشمن مور و ملخ کی طرح اونڈے چلے آتے ہین مشکل کا موقع ہے اور لڑائی خونریز ہے لوگ میرے سامنے کٹ کٹ کے گر رہے ہین۔ بڑا نازک وقت ہے۔ اے خدائے کریم مین نے اپنے پیارے مسلمانون کو تیرے حفظ مین سونپا۔ صدقہ اپنی عزت و جلال کا انکی جانون کی خیر رہے۔ یہہ کہتے کہتے آپ ایکایک چونک پڑے اور پکارے۔ یاساریۃ الجبل الجبل یعنے اے ساریہ پہاڑ کی طرف پہر پڑو۔ حضرت ساریہ نے واپس آکے مدینہ مین بیان کیا کہ تم لوگ تو مسجد نبوی مین حضور کا یہہ کلام سن رہے تہے اور مین نے میدان جنگ مین سنا کہ حضرت امیرالمومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سامنے کہڑے ہوے مجہسے للکار کے فرمارہے ہین یاساریۃ الجبل الجبل

Marfat.com

مین خلافت پناہ کی آواز پہچان کے پہاڑ کی طرف پہر پڑا اور تہوڑی ہی دیر مین اسلام کے بول بالے ہو گئے۔

ایرانیون کو شکست اور مسلمانون کو فتح نصیب ہوئی۔ بہت سا مال غنیمت بہی ہاتہہ آیا۔ اوسمین ایک صندوقچہ جواہرات بیش بہا سے لبلب بہرا ہوا تہا اوسے بطور ہدیہ جناب خلیفہ برحق کی خدمت مین ارسال کیا۔ سبحان اللہ کیا ذات اقدس تہی کہ جسم مدینہ مین تہا اور جان و روح اپنے فدائیون کے ساتہہ جابجا پہرا کرتی تہین کسی وقت فکر سے خالی نہین۔ سوتے۔ جاگتے سایہ وار ہر مسلمان کے ساتہہ۔ بچہ بچہ کا غمخوار۔ خدا نے جامہ خلافت کا اپنے ہاتہہ سے تن نازنین پر پہنایا تہا اللہ اکبر جل جلالہ۔

ادہر اللہ سے واصل اودہر مخلوق کو شامل	خواص اوس برزخ کبریٰ مین تہا حرف مشدد کا

آپ نے اوس نادر الوجود جواہرات کے صندوقچہ کو واپس کر دیا۔ اور فرمایا کہ تم اسے اپنے ساتہہ لے جنگ آورون مین تقسیم کر دو۔ میری بہ نسبت وہ اس کے زیادہ مستحق ہین کہ اسلام پر اپنی جانین نثار کرتے ہین۔ دیکہہ لیجئے کہ دل رُبائی اور دلبری کے کیسے کیسے اور چلتے ہوئے گُر یاد تہے۔ ہم کہتے ہین کہ مدینہ والون نے تو اوسے صرف خلافت ہی دی تہی اور دیا ہی کیا اگر وہ چاہتا تو اپنے زمانہ کے لوگون کے کپڑے بدن سے اوتروا لیتا مگر وہان تو ذاتی حرص پاس بہی نہین کہڑی ہوئی تہی۔

چشم بداندیش کہ برکندہ باد	عیب نماید ہنرش در نظر

سہیل بن عدی کرمان کو فتح کرنے گئے ہوئے تہے۔ عبداللہ بن عبداللہ بن

Marfat.com

غلامان اپنے ہمراہیون کے ساتھہ اونکے پیچھے ہی روانہ ہوے - اون سے اور ایرانیون سے ایک وادی مین سخت محاربہ ہوا جس مین ایرانیون کو شکست ہوئی مسلمانون نے راہین بند کر دین - بے شمار ایرانیون کو گرفتار کرلیا اور بے تمام ہی مارے گئے :

نسیر بن عمرو جیرفت کی فتح کو جارہے تھے کہ اثناے راہ مین اونہین سردار کرمان ملگیا - آپ راہ مین اوسکا قلع و قمع کرتے ہوے جیرفت مین داخل ہوے - اگرچہ بعض مؤرخین نے عبد اللہ بن بدیل کو فاتح کرمان بتایا ہے مگر یہہ اونکی غلطی ہے -

عاصم بن عمرو سجستان پر قبضہ کرنے کو روانہ ہوے - یہہ ملک خراسان سے زیادہ وسیع تھا - وہان کے لوگ ترکستان والون سے بہت لڑتے رہتے تھے اور ترکون سے لڑتے لڑتے اونکے ایسے دماغ چلگئے تھے کہ مسلمانون کو کچھہ بہی خیال مین نہین لاتے تھے مگر جب سامنا پڑا تو ہوش و حواس بکھر گئے اور نیچا دیکھنا پڑا - ہزارون رنج و مشقت سے زرنج کی طرف بہاگے اور جاتے ہی اوسے مستحکم کرلیا مگر شیران اسلام نے آگے بڑہکے اوسکا بہی محاصرہ کرلیا - آخرش خراج دینے کے وعدہ پر جان تو ان اپنا پیچھا چھوڑایا -

الحکم بن عمرو التغلبی مکران کو گئے - اونکے پیچھا پہلے ہی وہان عبد اللہ بن عبد اللہ - شہاب بن مخارق اور سہیل بن عدی پہونچے - اہل سندہ نے بہی مکران والون کو مدد دی - چنانچہ سخت لڑائی واقع ہوئی - اس شدید گیر و دار مین بہی فتح ہمارے دلاورون کی رہی - دشمنون کو بہگا کے دور دریا کے کنارہ کر دیا -

Marfat.com

پہر مکران مین آکے خلیفہ رسول اللہ کو اطلاع دی اور چند روز مکران ہی مین رہے۔

ایرانیون کے ساتہہ کے اس ہنگامہ مین جناب عمر فاروق نے ابو موسیٰ کو لکہا تہا کہ اگر مناسب سمجھو تو بصرہ کے حدود تک جا کے شیران اسلام کا ہاتہہ بٹانا۔ اسلیئے حضرت ابو موسیٰ کافی لشکر اپنے ساتہہ لئے ہوے پیروز کیطرف متوجہہ ہوے۔ اہل اہواز سے مٹہ بہیڑ ہو گئی جن مین بہت سے کرد بہی شامل تہے۔ یہان سخت کٹا چہنی ہوئی۔ اسی جنگ مین حضرت زیاد سردار مہاجرین شہید ہوے۔ اسپر بہی ہمارے شیرون کا پاے ثبات کسی طرح نہ ڈگا اور ایسے غضنفرانہ حملے ڈٹ ڈٹ کے کیئے کہ دشمنان اسلام بیم جان سے گرتے پڑتے ادہر ادہر بہاگے۔

جب ابو موسیٰ نے دیکہا کہ اب دشمنون کی بالکل بیخ کنی ہو گئی ہے تو اپنے بہائی ربیع بن زیاد کو کُردون کے استیصال کے لئے روانہ کیا اور جو لشکر اسلام اوسوقت اصفہان کے بندوبست کو بہیجا گیا تہا اوسکی مدد کا ارادہ کیا۔ اصفہان فتح کر کے بصرہ لوٹ آے۔ اونکے بہائی ربیع نے پیروز کو فتح کر لیا اور کُردون کو مار مار کے جزیہ قبول کرایا۔ پہر وہ بہی بصرہ آ گئے۔ اس فتح خداداد کا مژدہ معہ خمس غنایم کے مدینہ روانہ کر دیا گیا۔

اس اثنا مین ضبہ بن محصن نے اتہام کے طور پر چند شکایتین حضرت ابو موسیٰ کی جناب خلیفہ برحق کے حضور مین لکہہ بہیجین۔ ہمارے سردار دالاتبار نے فوراً حضرت ابو موسیٰ کو مدینہ طلب فرمایا۔ وہان تو ہر وقت دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی

Marfat.com

بائین ہاتھہ کا کھیل تھا تحقیق اور تدقیق کے بعد کچھہ بھی نہ نکلا۔ جناب ابو موسیٰ باعزت تمام اپنی جگہہ پر واپس بھیجدیئے گئے۔ ضبہ کی شکایتون مین سے ایک یہہ بھی تھی کہ جناب ابو موسیٰ بلا استحقاق زیاد بن ابی سفیان کی زیادہ خاطر کرتے ہین اور اونہین سے زیادہ کام لیتے ہین۔ حضرت زیاد بھی مدینہ طلب ہوے۔ آپ نے اونکی بھی لیاقت اور کارگزاری کا امتحان لیا اور چشم حقایق بین سے اونکی لیاقت اور قابلیت کو جانچ کے اونہین بھی اونکے عہدہ پر واپس کردیا۔ ضبہ کے کذب اور افترا کو تمام مین مشتہر کرادیا تاکہ دو مراد ہو کہانہ کہے۔

اب یزدجرد خاقان چین کے پاس گیا اوسنے اوسکی بڑی عزت و توقیر کی بہت سی فوج لیکر مدد کے لئے ساتھہ ہوا۔ انہون نے خراسان کا رُخ کیا جناب احنف اون دنون بلخ مین تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے خاقان کی آمد آمد سُنکے لشکر اسلام کو ساتھہ لیا اور مرو رود مین آن جمے۔ خاقان بلخ ہوتا ہوا مرو رود پہونچا۔ یزدجرد اوس سے الگ ہو کے مروشاہجہان کیطرف چلا۔ حضرت احنف نے کھلے میدان مین لڑنا مناسب نہ سمجھا دریا پار اوتر گئے اور ایک ایسے میدان مین صف آرائی کی جسکی پشت پر پہاڑ تھا۔ اونکے ساتھہ کوفہ اور بصرہ کی فوجون مین سے بیس ہزار سوار تھے۔ ضرورت دیکھکے مسلمانون نے اپنے پڑاو کے گرد خندق بھی کہود لی۔ مورچے بڑے استحکام سے قایم کئے گئے۔ مدت تک دونون فوجین آمنے سامنے پڑا جمائے پڑی رہین۔

ایکدن کا ذکر ہے کہ حضرت احنف علی الصباح میدان جنگ مین گئے۔ ترکون کا عام دستور تھا کہ لڑائی شروع ہونے سے پہلے تین بہادر یکے بعد

دیگرے طبل و علم لیکر میدان مین آتے تہے اسکے بعد سارا لشکر حرکت مین آتا اور گہمسان کی لڑائی شروع ہو جاتی تہی۔ اسی قاعدہ کے موافق صف مقابل سے ایک ترک طبل و علم لئے ہوے نکلا۔ جناب احنف نے آگے بڑہکے دلیرانہ اوسپر وار کیا تہوڑی دیر ردّو بدل رہی۔ آخرش اپنے نیزہ کے وار سے حضرت احنف نے اوسے گرا کے مار ڈالا۔ اسکے بعد دستور کے بموجب دو ترک میدان مین آے۔ حضرت احنف نے نہایت چستی و چالاکی سے اونکا بہی خاتمہ کر دیا۔ یہہ دیکہکر خود خاقان صفون سے باہر آیا۔ اپنے بہادرون کو مقتول اور خاک و خون مین غلطان دیکہکر نہایت رنجیدہ اور آبدیدہ ہوا۔ بیل منڈہے نہ چڑہتی دیکہی اور اسبات کو بدشگونی سمجہکے اپنی فوج سے یون کہنے لگا۔

برخیز واقف از سر زلف سیاہ او	چون سود نیست این ہمہ سودا چہ فائدہ

اے لوگو۔ ہم مناسب نہین سمجہتے کہ پرایا جہگڑا اپنے سر لین ہمین بہی اپنے ملک کی خیر منانی اور اپنی عزت برقرار رکہنی ہے بہتر ہے کہ اپنے گہرون کو واپس چلو۔ اتنا کہا اور فوج کو ساتہہ لئے ہوے اپنے ملک کو چلا گیا۔

اب یزدجرد کا حال سنئے کہ وہ مرو شاہجہان مین حارثہ بن نعمان کو گہیرے پڑا تہا۔ جب اوسے خاقان چین کی واپسی کی خبر پہونچی دل مسوس کے رہگیا۔

زبس شکستہ دلم لب بشکوہ وا نہ کنم	نمونۂ جرس بیدلم صدا نہ کنم

دیگر

اس جفا پر یہہ وفا ہے کہ تمہارا شکوہ	دل مین رہنے نہ دیا منہ سی نکلنے ندیا

Marfat.com

ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے۔ فتح سے مایوس ہو کے محاصرہ سے کنارہ کیا۔ اپنا خزانہ اور جواہرات جمع کر کے خاقان کے پاس جانیکا ارادہ کیا۔ عہد فاروقی کے ختم تک ترکون کی دارالسلطنت فرغانہ مین رہا یہان تک کہ خلافت عثمانی مین خراسانیون نے پھر بغاوت اختیار کی۔

اس واقعہ کے بعد جناب احنف پھر بلخ آ گئے۔ لشکر کو وہان ٹھیرا کے خود مرو روز مین قیام کیا۔ دربار دُربار خلافت مین فتح کی خبر کر دی۔ جناب فاروق اعظم نے مدینہ والون کو اکٹھا کر کے یون فرمایا۔

الا وان ملك المجوسية قد ذهب فليسوا يملكون من بلادهم شبرا يضر بمسلم الا وان الله قد اورثكم ارضهم و ديارهم واموالهم وابناءهم لينظر كيف تعملون فلا تبدلوا فيستبدل الله بكم غيركم فاني لا اخاف على هذه الامة ان توتى ان من قبلكم

اے لوگو۔ جانو اور آگاہ ہو کہ بے شک آج ایرانیون کی حکومت خاک سیاہ ہو گئی اور جاتی رہی اب وہ اپنے ملک کی ایک بالشت زمین کے بھی مالک نہونگے تاکہ مسلمانون کو نقصان پہونچا سکین۔ اے لوگو۔ خبردار رہو کہ اللہ جل شانہٗ نے تمھین اونکی زمین۔ اونکے ملک۔ اونکے اموال۔ اونکی اولاد کا وارث اس غرض سے بنایا ہے کہ وہ تمھین اور تمھارے اعمال کو دیکھے۔ پس تم لوگ اپنی اوس حالت کو نہ بدلنا جو آج ہے ورنہ خدا تم سے یہ حکومت۔ یہہ سلطنت۔ یہہ شوکت یہ حشمت۔ یہہ ثروت چھین کر اور دوسرون کو دیدیگا۔ مجھکو خوف ہے کہ کہین اس امت پر بھی وہی حالت نہ طاری ہو جائے جو تم سے پہلے تھی۔

Marfat.com

وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست	رو پس نکرد ہر کہ ازین کاروان گذشت

آہ - اب نہ وہ حکومت باقی ہے نہ سلطنت - نہ وہ شوکت ہی رہی نہ وہ ثروت ہان ایک خواب خیال سا باقی رہگیا ہے -

سروساماں دجودم شرر عیش بسوخت	بالیقین من نیم و وہم وگمانم باقیست

اور وہ بھی اپنے ہی کرتوتوں سے - اے امت مرحومہ سچ کہیو -

یہ جالین کسنے سکھائے یہ طریقے کسنے	آگئین تجھکو یہ ادبار کی راہین کیونکر

فتح توج

جب دلیران اسلام نے عام لشکرکشی کا علم لیکر بصرہ سے فارس کا رُخ کیا اور ہر سردار اپنی اپنی فوج لئے ہوے اپنے مقررہ ممالک کی طرف ٹرہا تو ایرانیون مین ایک تہلکہ پڑگیا اور وہ اپنے شہرون کی حفاظت کے لئے متفرق و منتشر ہوگئے - مجاشع بن مسعود اردشیر اور سابور کی طرف گئے - جب قریب پہونچے تو ایرانیون نے اونہین توج مین روکا - لڑائی شروع ہوگئی - حضرت مجاشع نے کمال دلیری سے توج کو فتح کرلیا - وہان کے لوگون نے جزیہ دینا قبول کیا یہان سے نامۂ فتح اور خمس خلیفہ برحق کی خدمت مین روانہ ہوے -

فتح اصطخر

حضرت عثمان بن ابی العاص یہان کی فتح کے لئے روانہ کئے گئے تھے - انہون نے جب ادہر کا رُخ کیا ہے تو ایرانیون نے بڑے سازوسامان سے

Marfat.com

مسلمانون کو جو رہین روکا مگر یہہ خدا کا بہیجا ہوا سیلاب اون کے بس کا کب تہا وہ مُنہ کی کہا کے بہاگے۔ اون کے رئیس ہیربد نے جزیہ پر صلح کر لی۔ اس معاہدہ مین اصطخر بہی شامل تہا۔ جو لوگ لڑائی کے ڈر سے گہر چہوڑ چہوڑ کے بہاگ گئے تہے وہ پہر واپس آ گئے۔ خمس و فتح کی خبر جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو بہیجی گئی۔

اسکے بعد گازرون۔ نوبندجان اور اونکے مضافات پر قبضہ ہو گیا۔ حضرت ابو موسی بہی آن ملے۔ دونون سردارون نے ملکہ شیراز اور ارجان سے بہی جزیہ مقرر کرا لیا۔

پہر حضرت عثمان بن ابی العاص جنابہ کی طرف چلے جہرم کے قریب ایرانیون سے سامنا ہو گیا۔ مسلمانون کی فتح ہوئی اور جنابہ و جہرم ممالک محروسہ اسلام مین داخل ہو گئے۔

جب شروع زمانہ خلافت عثمانی مین شہرک نے بغاوت اختیار کی تو عثمان بن ابی العاص نے اپنے بیٹے اور اپنے بہائی حکم کو ایک فوج کے ساتھ روانہ کیا بصرہ سے اونکی مدد کے لئے عبد اللہ بن معمر اور شبل بن معبد اسلامی فوج لیکر آئے۔ ارض فارس مین مدت تک جنگ ہوتی رہی۔ ایرانیون نے شکست پائی شہرک معرکہ مین حکم بن العاص کے ہاتہ سے مارا گیا۔ بعض کہتے ہین کہ شہرک نے سوار بن ہمام عبدی پر حملہ کیا تہا اونہون نے اوسے مار ڈالا۔ اکثر مورخین کو آپ دیکہتے سُنین گے کہ یہہ حال سنہ ۲۹ یا سنہ ۲۹ مین لکہتے ہین بعض اسی واقعہ کو یون لکہتے ہین کہ جناب فاروق اعظم کے زمانہ مین تہا

Marfat.com

سلہ۲۳ھ مین عثمان بن ابی العاص بحرین کے عامل مقرر کئے گئے۔ شہرک نے جو فارس کا مرزبان تہا بغاوت اختیار کی جس سے تمام ممالک مفتوحہ اسلام قبضہ سے نکل گئے۔ حضرت عثمان نے یہہ خبر پاکرا پنے بہائی حکم کو دو ہزار کی جمعیت کے ساتہہ فارس بہیجا۔ فوج کے دونون بازوون پر جارود اور ابو صفرہ مہلب کے والد نگران تہے۔ کسریٰ نے شہرک کی مدد کو بہت سی فوج بہیجی تہی دونون فوجون کا توج مین مقابلہ ہوا۔ حکم نے بڑی مردانگی سے اونہین شکست دی اور مسلمانون کا توج پر قبضہ ہوگیا۔ ایرانی لشکر نے فرار کرکے سابور مین جاکر دم لیا۔ حکم نے شہرک کو توقتل کرڈالا باقی جو رہے اونکو سابور مین جاگہیرا۔ اونہون نے جزیہ پر صلح کرلی۔ حکم نے اب اصطخر کا رخ کیا اور سابور والون سے مدد طلب کی۔ اس اثنا مین افسوس صد افسوس۔ ہمارے والی اور وارث جناب فاروق اعظم شہید ہوگئے اور جناب عثمان بن عفان نے حضرت عثمان ابن ابی العاص کو معزول کرکے اونکی جگہہ عبید اللہ بن معمر کو بہیجدیا۔ اونہون نے اصطخر کے محاصرہ کو بدستور قایم رکہا۔ ادہر رئیس سابور نے پہر غدر کرنے کا ارادہ کیا مگر کچہہ سمجہکے خاموش رہگیا۔ اسی محاصرہ مین عبید اللہ پر منجنیق سے ایک تیر آکے لگا اور وہ شہید ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آخرکار اصطخر فتح ہوگیا مگر بہت سے پارسی مارے گئے۔

فتح سجستان

اس مقام کا دوسرا نام سیستان بہی ہے۔ یہہ ملک عاصم بن عمرو نے فتح کیا۔

Marfat.com

جنگ سے قبل عبداللہ بن عمیر بھی یہاں آ گئے تھے۔ یہاں کے باشندے باہر نکل کر لڑے اور تھوڑی ہی دیر میں تاب مقابلہ نہ لا کے بھاگے۔ عاصم برابر بڑھتے چلے گئے اور زرنج کا محاصرہ کر لیا جو وہاں کا دوسرا مقام ہے۔ چند روز بعد وہاں کے لوگوں نے صلح کر لی۔ یہ ملک خراسان سے بڑا تھا۔ اسپر قبضہ ہوتے ہی قندہار اور ترکستان کی کنجی ہاتھ لگ گئی اور ادنپر حملہ ہوتا رہا۔ جناب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں وہاں کا شاہ اپنے بھائی زنبیل ترکوں کے بادشاہ کے پاس سے بھاگ کے سجستان کے شہر آمل میں چلا آیا۔ سجستان کے والی سلم بن زیاد بن ابی سفیان نے اوس سے عہد کر کے حضرت معاویہ کو اطلاع دی۔ جناب ممدوح نے اسبات کو منظور کر لیا۔ اسکے ساتھ ہی لکھا کہ ان لوگوں کے عہد و پیمان کا ہرگز اعتبار نہ کرنا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد شاہ نے بغاوت کی اور کل اضلاع آمل پر قبضہ کر لیا۔ زنبیل نے آمل کا یہ حال دیکھکے زرنج کو گھیر لیا۔ اس عرصہ میں بصرہ میں سے مدد آ گئی اور ترک بھاگ گئے۔

مکران کی فتح

سنہ ۲۳ھ میں جب عام لشکر کشی کا حکم دیدیا گیا تھا تو حکم بن عمرو تغلبی نے مکران کا قصد کیا۔ اونکے بعد عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان او سہیل بن عدی اور شہاب بن مخارق بھی روانہ ہوئے۔ سبھوں نے دوین پہونچکر لشکر اسلام کو آراستہ کیا۔ والی مکران یعنی راسل نے لب دریائے مکران مقابلہ کیا۔

Marfat.com

سندہ کی امدادی فوج بہی اُسکے ساتہہ تہی۔ مسلمانون نے بڑی عرقریزی اور دلیری سے راسل کو ہزیمت دی اور مکران کو لیلیا۔ حکم نے مژدۂ فتح اور خمس حضور مین خلیفہ برحق کے بہیجے۔ صحار عبدی سے جو فتح کی خبر لیکر حضور مین حاضر ہوے تہے جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکران کی خبرین دریافت فرمائین۔ صحار عبدی بولے۔ ارض سھلھا جبل وماءھا وشل وثمرھا دقل وعدوھا بطل وخیرھا قلیل وشرھا طویل والکثیر بھا قلیل۔ یعنے ساری زمین ہی اوسکی کوہستانی ہے اور دریا اوسکے گدلے اور چہوٹے چہوٹے اور دشمن وہان کے مکار بہلائیان وہان تہوڑی اور تکالیف وہان کی حد سے زیادہ ہین یہہ سنکر جناب فاروق اعظم نے سہیل اور عاصم کو لکہہ بہیجا کہ فوجین جہان تک پہونچ چکی ہین وہین رک جائین ہرگز ہرگز آگے نہ بڑہین۔ جو ملک اس وقت تک فتح ہو گئے ہین اونہین پر صبر کرو۔

فتح بیروذ

ہم لشکر کشی کا جب حکم دیا گیا ہے تو ابو موسیٰ اشعری کو بہت سی فوج کا سردار بنا کے جناب فاروق اعظم نے بصرہ کی حدود مین قیام کرنے کی ہدایت کی تہی اہل اہواز کی سربر آوردہ قوم کرد مسلمانون کے روکنے کے لئے نہر تیری اور مناذر کے درمیان بیروذ مین جمع ہوئی۔ طرفین مین سخت لڑائی ہوئی جسمین مہاجر بن زیاد شہید ہوے۔ ایک خونخوار لڑائی کے بعد مسلمانون نے فتح پائی۔

Marfat.com

مخالف بھاگ کے قلعہ مین بند ہو گئے اور لڑائی جاری رہی - ابو موسیٰ اپنی جگہہ اپنے بھائی ربیع بن زیاد کو متعین کر کے اصفہان کی طرف چلے گئے اور اوسے فتح کیا - خبر فتح اور خمس دربار خلافت کو بھیجی -

جب حضرت ابو موسیٰ بصرہ مین آ گئے ہین تو ربیع بن زیاد نے بیروذ کو فتح کر لیا تھا - مال غنیمت بکثرت ہاتھہ آیا -

ضبہ بن محصن عنزی نے ایک بات پر ابو موسیٰ سے ناراض ہو کر حضور خلافت مین اونکی شکایت پیش کی کہ ابو موسیٰ نے دہقانون کے ۶۰ لڑکے اپنی غلامی مین لے لئے ہین اور زیاد بن ابی سفیان کو اپنی طرف سے بصرہ کا حاکم کر دیا ہے - دربار خلافت سے حضرت ابو موسیٰ سے جواب طلب ہوا اور ابو موسیٰ کے عذرات معقول منظور ہوے -

کردون کی ہزیمت

اسی زمانہ مین مسلمانون کا ایک جم غفیر جہاد کے ارادہ سے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جمع ہوا - حضور نے سلمہ بن قیس اشجعی کو اونکا سردار بنا کے حسب معمول کفار سے لڑنے بھیجا - اتفاقاً سب سے پہلے کُردون سے اولجھہ گئے اون سے کہا گیا - بہتر ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ - جب اونھون نے اس سے انکار کیا تو درخواست کی گئی کہ خیر جزیہ ہی دینا - جب اونھون نے یہہ بھی نہ مانا تو تلوارین لیکر بھڑ گئے - دوپہر سے شام تک زور و شور کی لڑائی ہوئی - مسلمانون کو کوئی وقت کی نماز پڑھنے کا وقت نہ ملا - اشارون سے نماز پڑھی اور اللہ اکبر کا نعرہ کر کے

Marfat.com

ایک دم سے حملہ کر دیا۔ کُردون کے پاؤن نہ جم سکے بدحواس ہوکے بہاگے۔ ہزارون قتل اور قید ہوے۔ اوسوقت دُنیا کُردون کی آنکھون مین سیاہ تھی اور پُکارے گلے کہتے تہے کہ خدا اس بلا مین کسیکو نہ مبتلا کرے یہہ آدمی نہین خدا کا غضب ہین۔

اس لڑائی مین بہی بہت سا مال غنیمت ہاتہہ لگا۔ ایک نایاب اور بیش بہا یاقوت اوسمین سے جناب خلافت مآب کی نذر کے واسطے لشکر اسلام نے بہیجا۔ خلیفۃ المومنین نے یاقوت کو سامنے رکہا۔ قاصد سے لڑائی کے حالات پوچہے اور کہا کہ میرے جان نثارون کو کیا کیا دیا گیا پہلے اون کے حصے مجھے سُنا دو۔ جب حضور کو معلوم ہوا کہ یہہ یاقوت خمس سے علاوہ ہے اور اسمین سے غازیون کو کچہہ بہی نہین ملا تو حضور بہت ناراض ہوے۔ اوسے اوٹہا کے پہینکدیا اور فرمایا۔ اس عاجز بندہ عُمر سے کبہی یہہ اُمید نہ رکہنا کہ مین اپنے غازیون کے حصون مین کمی گوارا کرونگا۔ جاؤ اِسے واپس لیجاؤ اور میری فوج مین تقسیم کردو اور یہہ سمجھو کہ جو کچہہ ہے اونہین کی تندہی کا نتیجہ ہے اگر اِسکا خیال نہ رکہا جائیگا تو کبہی کامیابی نہوگی۔ حضرت سلمہ نے اوس یاقوت کو فروخت کرکے مجاہدین مین تقسیم کر دیا۔ دیکہو ایسے ہی بادشاہون کو رعیت کا مائی باپ کہتے ہین اور ایسے ہی سردار غریب پرور کہے جانیکی لیاقت رکہتے ہین۔

صوبہ آرمینیہ

اسکو بلاد ارمن بہی کہتے ہین۔ وہ ایشیاے کوچک کا ایک حصّہ ہے۔ اوسکے

Marfat.com

شمال مین بحر اسود۔ جنوب مین پہاڑ اور صحرا دور تک چلے گئے ہین۔ مشرق مین گرجستان اور مغرب مین بلاد روم واقع ہین۔ یہہ صوبہ پورا پورا جناب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد مین فتح ہوا مگر حملہ اسی عہد سعادت عہد سے شروع ہوگیا تہا۔ اسلئے مورخین یون فرماتے ہین کہ بکیر آذربائیجان فتح کرکے باب کے قریب جا پہونچے۔ جناب فاروق نے نئی فوج اون کی مدد کو بہیجی اور آرمینیہ صلح کے ساتہہ فتح ہوگیا۔

وہان سے آگے بڑہکے بیضا فتح کیا گیا اور آہ۔ صد آہ کہ اب خلافت فاروقی کا زمانہ ختم ہوگیا۔

فارس ۲۳ سنہ ہجری

اوسوقت فارس کی حدین یہہ تہین۔ شمال مین اصفہان۔ جنوب مین بحر فارس۔ مشرق مین کرمان۔ مغرب مین عراق عرب۔

پہلے پہل ۱۷ سنہ ھ مین فارس پر حملہ ہوا۔ مگر اچہی طرح کامیابی نہین ہوئی جب عراق و اہواز جو عرب کے ہمسایہ تہے فتح ہوچکے تو اتفاقاً یہان سے بہی جنگ شروع ہوگئی۔ علاء بن الحضرمی جو ۱۳ سنہ ھ مین بحرین کے عامل مقرر ہوے تہے بڑی تدبیر او رحوصلہ اور ہمت کے آدمی تہے۔ چونکہ اون مین اور سعد وقاص مین کچہہ چشمک تہی اسلئے ہر جگہہ وہ اون سے بڑہکے ہاتہہ مارنا چاہتے تہے۔ ادہر تو سعد نے قادسیہ کی لڑائی جیتی ادہر علاء کو رشک پیدا ہوا کہ مجہے بہی اون کے مقابلہ مین کچہہ کرنا چاہیے۔ ایسا اضطراب ہوا کہ

Marfat.com

دربار خلافت سے اجازت بھی نہ لی اور فوجین تیار کر کے سمندر کی راہ سے فارس پر چڑہائی کر دی۔ خلید بن منذر سردار لشکر تھے اور جارود بن المعلی اور سوار بن ہمام کے پاس الگ فوجین تہین۔ اصطخر پہونچکے جہازنے لنگر کیا اور فوج کنارہ پر اوتری۔ حاکم اس جگہہ کا ہیربد تہا۔ اوس نے دریا عبور کر کے اپنی صفین قایم کین۔ وہ ایسی جگہہ قایم ہوا کہ مسلمان واپس ہو کے جہاز تک نہ پہونچنے پایئن۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ ایک تو مسلمانون کی تعداد کم۔ پہر واپسی کا رستہ بند۔ جہاز کیطرف رُخ بہی نہین کر سکتے تہے۔ گویا معہ اپنے جہازون کے دشمن کے قبضہ مین آچکے تہے۔ مگر کیا مجال کہ سپہ سالار یا کسی سپاہی کے چہرہ پر میل بہی آجاے۔ ویسے ہی ہشاش بشاش گویا کچہہ ہوا ہی نہین ہے بڑے جوش و خروش سے مقابلہ کو بڑہے۔ سپہ سالار نے اپنی فوج کو للکارا کہ ہمت نہ ہارنا۔ گو دشمنون نے ہمارے جہاز چہین لئے ہین۔ لیکن خدا کی مدد چاہیئے انشا اللہ اپنے جہاز بہی ہم اون سے لئے لیتے ہین اور اس گستاخی کی گنہگاری مین اونکا ملک بہی اون سے لیلین گے۔ حضرت خلید اور جارود رجز پڑہ پڑہکے بڑی شجاعت سے لڑے اور ہزارون کو تلوار کے گہاٹ اوتار دیا۔ غرض سخت معرکہ ہوا جسکے بیان سے لرزہ چڑہتا ہے۔ اسمین ثابت قدم رہنا اونہین بے جگر اور لوہے کے دلون کا کام تہا۔ غریبون کے گہرون کی راہ بند اور اژدہاے موت سامنے منہ کہولے ہوے خیر جون تون جانون سے ہاتہہ دہو کے فتح تو حاصل کی مگر اتنے مارے گئے تہے کہ آگے بڑہنے سے معذور تہے۔ پیچہے جانا چاہا تو جہاز کہان۔ اونکو تو

Marfat.com

مخالف غرق کر چلے تھے مجبوراً خشکی کے راستہ بصرہ جانا چاہا مگر ادہر کی راہین بھی بند - ایرانیون نے نا کے بند کر رکہے تھے اور جا بجا فوجون کے دستے متعین تھے -

جناب فاروق اعظم کو فارس کے حملہ کا حال معلوم ہوا تو بہت ناراض ہوے علا کو بہت لعن طعن کا نامہ بہیجا اور فوراً عتبہ بن غزوان کو لکہا کہ مسلمانون کے بچانے کے لئے لشکر تیار کیا جاے - جسے لیکر سیدہے فارس چلے جاؤ - چنانچہ بارہ ہزار آدمی ابو سبرہ کی ماتحتی مین فارس گئے - جس جگہہ مسلمان گہرے پڑے تھے وہین پہونچ کے ڈیرے ڈالے - ادہر مجوسیون نے چارون طرف اپنے آدمی بہیجدیئے اور ایک جم غفیر جمع کر لیا جسکا سردار شہرک تہا - فریقین جی توڑ کے لڑے - فتح مسلمانون کی ہوئی - چونکہ آگے بڑہنے کا حکم نہ تہا اسلئے بصرہ چلے آے -

حضرت فاروق اعظم نے جنگ نہاوند کے بعد اطراف و جوانب مین فوجین روانہ کر دی تہین اوسی سلسلہ مین فارس پر بہی چڑہائی ہوئی اور جدا جدا فوجین مختلف مقامات پر متعین ہوئین - اسوقت فارسیون نے توج کو اپنا صدر قرار دیکر بڑا سامان جمع کیا مگر جب مسلمان چارون طرف مور و ملخ کی طرح پہیل گئے تو سبکو بہاگنا پڑا - سابور - اردشیر - توج - اصطخر - باری باری سے فتح ہو گئے جب ۲۳ھ مین عثمان بن ابی العاص بحرین کے عامل ہوے تو فارس کے مرزبان شہرک نے بغاوت کی اور مسلمانون کے ہاتھ سے تمام ممالک مفتوحہ نکل گئے - عثمان نے اپنے بہائی حکم کو بہت سی فوج کے ساتھ انتظام کے لئے

Marfat.com

مقرر کیا۔ حکم جزیرۂ ابرکاوان کو فتح کرکے توج کی طرف چلے اوسے فتح کرکے وہین چھاؤنی ڈالدی۔ وہان مسجدین بنوائین اور بہت سے قبیلے عربون کے آباد کردیئے۔ وہان سے کبھی کبھی نکل کے سرحدی مقامات پر چھاپے مارتے اور پھر اپنی جگہہ پر آجاتے تھے۔ اس طریقہ سے بھی اردشیر۔ سابور۔ اصطخر ارجان کے بہت سے حصے ہاتھہ آگئے۔ شہرک کو یہہ حال دیکھکے بڑا غصہ آیا عظیم الشان فوج کے ساتھہ توج پر حملہ کردیا۔ رامشہر تک پہونچنے پایا تھا کہ حکم نے آگے بڑھ کے روک لیا۔ شہرک نے بڑے انتظام اور عقلمندی سے اپنی فوج کا پرا جمایا۔ ایک دستہ کو پیچھے متعین کرکے حکم دیدیا کہ جو کوئی ایک قدم بھی پیچھے ہٹے اوسے بلا دریغ مارڈالنا۔ المختصر جنگ شروع ہوئی اور دیر تک دونون فریق جی توڑکے لڑتے رہے۔ فارس والون کو شکست اور مسلمان مظفر و منصور ہوے۔ شہرک مارا گیا۔ لبعدازین عثمان نے ہرطرف فوجین روانہ کردین۔

اس لڑائی کی دہاک چارون طرف پھیلگئی۔ عثمان نے جسطرف کا رُخ کیا ملک کے ملک فتح کرلئے۔ چنانچہ فارس کے بڑے بڑے مقامات گازرون۔ نوبندجان۔ ارجان۔ شیراز۔ سابور۔ حضرت عثمان کے ہاتھہ سے فتح ہوے فسا (پسا)۔ دارالجبرد۔ وغیرہ پر بھی فوجین گئین اور اونکو فتح کیا۔

عام لشکرکشی کے مختصر اسباب

اکثر انگریزی مؤرخ جبلّی دہوکا دہی سے اپنی تصانیف مین فرمادیا کرتے ہین

Marfat.com

کہ مسلمانون کے حملے لوٹ مار کے لئے ہوا کرتے تھے اسلیئے عرب جو لٹیری قوم تھی مال کے لالچ سے مستعد ہوجاتی تھی۔ اونکے دیکھا دیکھی گرد و نواح کی اور وحشی اور اوباش قومین اونکے ساتھہ ہوجاتی تھین۔ یون ایک اور ایک گیارہ بنکر اس طوفان نے تمام روئے زمین کو اپنے سر پر اوٹھا لیا۔ اسمین بات ہی کیا ہے اگرچہ یہہ اعتراض بھی مثل اوس اعتراض کے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے محض پوچ و لچر ہے مگر ہمارے نئے تعلیم یافتہ اور انگریزی مدرسون کے کم فہم طالب علم انٹرینس اور ایف اے وغیرہ کی تاریخین پڑھ پڑھکے کچھہ مذبذب المذہب ہوجاتے ہین کیونکہ اون تاریخون کے متعصب مصنفون نے اپنی کتابون مین لکھہ رکھا ہے "اسلام جب تک اسلام رہیگا اوسکی طبیعت سے بیرحمی اور ظلم کبھی جانیکا ہی نہین" لعنت اللہ علی الکاذبین کیسے کیسے دشمنانہ اعتراض بیرحمی سے لچلچا لچلچا کے کئے جاتے ہین۔ انگریزی اسکولون کے طلبا جو حرف شناسی کے درجہ پر بھی پہونچے نہین ہوتے جب ہماری کتابون مین یہہ لے دے دیکھتے ہین تو بالکل سمجھہ جاتے ہین کہ ہماری ٹیکسٹ (پڑھائی) کی کتاب مین سچ ہی لکھا ہے۔ اس خوف سے ہمین ضرور ہوا کہ ہم اس مسلمانی جوش و خروش کا باعث صاف صاف لکھہ دین۔ پھر یہہ عہد فاروقی ایسا اہم زمانہ اسلام کی تاریخ مین ہے کہ اگر اسکے کسی پرزہ مین بھی فرق آجائیگا تو اسلام کی عمارت قایم ہی نہین رہسکتی۔

بس واضح ہو کہ جناب فاروق اعظم نے جنکے برابر اور مثل آج تک کرۂ زمین پر کوئی بادشاہ نہین ہوا ہرگز ہرگز اور کبھی عام تسخیر کا ارادہ نہین کیا۔ جو لڑائیان

ابتک ہوئین وہ محض اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے تھین۔ شاید کوئی یہہ کہہ اوٹھے کہ عراق پر تمنے کیون اپنا قبضہ کرلیا۔ اوسکے لئے ہمارا یہہ جواب ہے کہ وہ تو درحقیقت ہمارے ہی ملک عرب کا ایک حصہ تہا اور اسلام کے ظہور سے پہلے اوسکے چپّے چپّے پر عرب آباد تھے۔ عراق سے آگے بڑہکے جو لڑائیان ہوئین وہ خودبخود پیدا ہوگئین اور گردونواح کے حاسد آپ اپنی کمبختیان بلانے کو مُنہ لگے اون کے دانت نہ توڑے جاتے تو ہم آجتک یہہ جواب دینے کو زندہ ہی نہ رہتے۔ ہمارے فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ تو خود فرمایا کرتے تھے " کاش۔ ہمارے اور فارس کے بیچ مین آگ کا ایک پہاڑ ہوتا تو اچہا تہا تاکہ نہ فارسی ہمپر حملہ کرسکتے نہ ہم اونپر چڑہکے جاسکتے " صرف اسی قول سے ناظرین انصاف کرلین کہ وہ شخص جسکے چہرہ سے ایسا جلال برستا تہا کہ پتّے پانی ہوتے تھے اوسکا دل کتنا پانی تہا۔ کچہہ بہی نہوتا مگر ایرانیون کو چین ہی نہ تہا ادہر پٹے گئے اور اپنا ملک ومال چہوڑکے بہاگ گئے اور پہر چند روز کے بعد نئی فوجین تیار کین اور مقابلہ کو آن ڈٹے اور جو ممالک مسلمانون کے قبضہ مین دیکہے اون مین غدر کرادیا۔ غرض کہ ایک ایک مقام پر تین تین دفعہ مسلمانون کو اپنے خون بہانے پڑے اور پہر بہی لوگون نے نہ مانا۔ آخر نہاوند کے معرکہ کے بعد جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو خیال ہوا کہ ہین یہہ بات کیا ہے اور بڑے بڑے صحابہ کو بلا کے مشورہ کیا کہ ہمارے ممالک مفتوحہ مین بار بار غدر کیون ہوجاتا ہی لوگون نے دست بستہ عرض کی کہ خلافت پناہ۔ حضور کی عملداری مین کسیطرح کا

Marfat.com

نقص نہین روئے زمین پر ایسے شکمہ چین کا کوئی راج نہین مگر۔

حسود را چہ کنم کو زخود برنج در است

جب تک یزدجرد کا دم مین دم ہے اور اوسکا قدم ایران مین ہے آپکو چین سے نہ رہنے دیگا۔ ایرانیون مین ابھی یہہ زعم باقی ہے کہ تخت کیان کا وارث ہی وزندہ دنیا مین موجود ہے جب تک اون کو یہہ خیال رہیگا ہرگز اونکی اُمیدین قطع نہین ہوسکتین۔

یہہ سُنتے ہی حضور نے عام لشکرکشی کا حکم دیدیا۔ اپنے ہاتھہ سے چند علم تیار کرکے اونہین جدا جدا ممالک کے نام سے نامزد کیا اور مشہور افسرون کے پاس بھیجے۔ چنانچہ

احنف بن قیس کو خراسان کا عَلم عطا ہوا۔

مجاشع بن مسعود کو سابور اور اردشیر کا۔

عثمان بن العاص الثقفی کو اصطخر کا۔

ساریہ بن زہیم (زنیم) الکنانی کو فسا۔ (لیسا) کا۔

سہیل بن عدی کو کرمان کا۔

عاصم بن عمرو کو سیستان کا۔

حکم بن عمیر التغلبی کو مکران کا۔

عتبہ کو آذربائیجان کا عَلم مرحمت ہوا۔

یہہ افسر ۲۱ھ مین اپنے اپنے متعینہ ملکون کی طرف روانہ ہوگئے جیسا کہ ہم الگ الگ اوپر ان سب صاحبون کی کارگذاریان بیان کرچکے ہین اسمین

Marfat.com

لوٹ مار کی حرص کا کچھہ دخل نہین۔ وہ تو یارون نے اسلام کو چھیڑ چھاڑ کے
خود کٹ کھنا بنالیا تہا اور پہر جب اوس غریب نے اپنا پیچھا چھوڑانا شروع کیا
تو یون اعتراض جھاڑنی شروع کئے۔ غرضکہ دشمن کو کسی طرح سے چین نہین آتا۔
ہم ایمان سے کہتے ہین کہ ہمنے ظالم سے ظالم اور بری سے بری ایشیائی
سلطنت کو بھی خدا کی رحمت ہی پایا ہے۔ اگر کوئی یورپ کی تہذیب کو تہذیب
ثابت کردے تو ہم پکارے گلے کہتے ہین کہ ہم اسلام سے منہ پہیر کے اوسیکے
مذہب مین ہوجائینگے اور اپنے اور اوسکے مذہب کے سچے جھوٹے ہونے سے
کچھہ غرض نہ ہوگی۔

مصر کی فتح سے جناب واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

ہم نے یہان تک سوائے جناب ممدوح کے اور مؤرخین کے بیان گوش گذار
کردئے اب ہم اپنے زبردست اور جلیل القدر مؤرخ سے پوچھتے ہین کہ ہان
صاحب اب آپ کہرفشان ہون۔ کیونکہ عہد فاروقی کو جس خوش بیانی سے
آپ نے ادا کیا ہے کسی نے نہین لکھا۔ وہو ہذا
جناب واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ جب عمرو بن العاص
نے سواحل شام کو فتح کرلیا تو جناب امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
تعالی عنہ کو نامہ لکھا جسکا مضمون یہہ ہے۔ یہ نامہ ہے عمرو بن العاص بن

Marfat.com

وائل السہمی کا بنام امین الامتہ ابو عبیدہ بن الجراح کے۔ تحقیق مین تعریف کرتا ہون اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر۔ ہمارے سردار کو معلوم ہو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے باقی سواحل شام کو ہم سے فتح کرا دیا۔ قیساریہ والون نے ہم سے صلح کرلی۔ قسطنطین ہرقل کا بیٹا وہان سے بھاگا اور کشتیون پر اپنا مال واسباب اور مستورات کو سوار کرکے پار اُتر گیا۔ اب ہم قیساریہ مین تمہارے حکم کے منتظر پڑے ہین۔

ایک خط یزید بن ابی سفیان نے حضرت امین الامتہ کو بدین مضمون لکھا ہم نے خدا کی مدد سے صور کو فتح کرلیا اور یوقنا نے اس جنگ مین بڑی بڑی کارگذاریان کین۔

حسن اتفاق سے یہہ دونون خط جناب امین الامتہ کی خدمت مین ایک ہی دن اور ایک ہی وقت پہونچے۔ جناب موصوف حلب سے طبریہ تشریف لئے جاتے تھے کہ دونون نامے نظر انور سے گذرے۔ زراعہ مین آپ نے قیام فرمایا اور دونون خطون کو جو پڑھا تو خوشی سے حضور کا چہرہ دمکنے لگا۔ مسلمانون مین تہلیل اور تکبیر کے نعرے بلند ہوگئے۔ اوسی وقت حضرت امین الامتہ نے جناب امیر المومنین فاروق اعظم کو خوشخبری ان فتوحات کی اور یوقنا کا حال لکھا اپنا خط عرفجہ بن مازن کو دیا اور کہا کہ اسے دربار دُربار مین لے پہونچو۔ جناب عرفجہ اپنی سانڈنی صبا رفتار پر سوار ہو کر مدینۂ منورہ روانہ ہوئے اور دن رات سفر کرکے مدینہ جا پہونچے۔

Marfat.com

جناب عرفجہ فرماتے ہین کہ جسوقت مین مدینہ مین داخل ہوا اوسوقت میرے پاس ایک رومی ریشمی کپڑا تہا جسے مین بہت عزیز رکہتا تہا اور اوسپر مجہے بڑا فخر و ناز تہا۔ مین سر پر عمامہ بہی ایک ریشمی چادر کا باندہے ہوے تہا جو سونے کے تارون سے بنی ہوئی تہی۔ اوسوقت جناب فاروق اعظم مدینہ سے باہر آے ہوے تہے کہ مین بستی سے باہر حضور سے دوچار ہوا۔ آپکو پہچان کے اونٹنی سے اوتر پڑا اور جلدی سے حضور کے سامنے آکے آداب بجالایا۔ حضور نے میرے سلام کا جواب تو دیا مگر مجہے پہچانا نہین اور فرمایا۔ اے شخص تو کون ہے۔ مین نے ہاتہہ جوڑ کے التماس کی۔ افسوس۔ حضور مجہے بہول گئے۔ مین آپ کا خادم عرفجہ بن مازن ہون۔ ارشاد ہوا۔ اے ابن مازن۔ کیا تمہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیروی پسند نہ آئی جو یہہ ریشمی کپڑے پہننا اختیار کئے۔ یہہ کپڑے عورتون کو زیبا ہین اور ہم مردون پر حرام۔ تمکو چاہیے کہ ان کپڑون کو بیچو اور ان کے دام فقیرون کو دیدو۔ میرے سامنے سے دور ہو مین تم سے بات نہین کرنا چاہتا۔

حضرت عرفجہ فرماتے ہین کہ مینے جناب امین الامتہ کا خط فاروق اعظم کو دیا حضور کا رُخ مقدس اوسکے پڑہنے سے چمکنے لگا۔ آپ خدا کا شکر بجا لائے۔ کاغذ اور قلم دوات منگا کے جناب امین الامتہ کو یہہ جواب تحریر فرمایا۔ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو نہایت رحیم ہے۔ عاقبت کی نیکی پرہیزگارون کے لئے ہے۔ یہہ خط ایک عاجز بندۂ خدا عمر کا بنام ابو عبیدہ عامر بن الجراح کے ہے۔ مین تعریف کرتا ہون اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین۔ اور

Marfat.com

درود بھیجتا ہون اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر۔ مین مسلمانونکی
فتح کا حال سُنکر بہت خوش ہوا۔ وعدہ کیا ہے ہم سے رسول خدا نے خزانہاے
قیصر اور خزانہاے کسرے کا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مجھے تحقیق معلوم ہوا ہے
کہ بدوی عرب وہان جا کے زینت دنیا پر فریفتہ ہوگئے ہین اور مغرور بن
بیٹھے ہین۔ ناز کرتے ہین ریشمی کپڑون پر۔ کہاتے ہین حلوے۔ میوے۔
مٹھائیان۔ مرغن کہانے۔ بعضون نے آخرت کو بُھلا دیا ہے۔ نماز مین سُستی
کرتے ہین۔ پس سختی کرو ایسے لوگون پر۔ اور کبھی نہ تعریف کرو اونکی۔ اور
جسکو دیکھو کہ اوسنے خدا کے فرض کو ترک کر دیا ہے اوسپر حد جاری کرو خوب
سمجھ لو کہ تم لوگ بطور چرواہے کے ہو تم سے رعیت کے بگاڑ کی بازپرس
ضرور ہوگی۔ ہوجاؤ تم اون لوگون مین سے جنکی نسبت خداوند کریم نے کلام مجید
مین فرمایا ہے۔ وہ لوگ ایسے نیک ہین کہ اگر ہم اونہین اختیار دین تو فوراً
نمازین پڑہین اور زکواۃ دین۔ اور حکم کرین بھلے کامون کا اور منع کرین
بُرے کام سے۔ اور اللہ کے اختیار مین ہے مآل ہر کام کا۔ تحقیق فرمایا ہے
تمہارے حق مین رسول اللہ نے کہ ابو عبیدہ امانت دار ہے اس امت کا۔
پس تمکو چاہیئے کہ تم امانت کا حق ادا کرو اور جس شخص نے ترک کیا ہو نماز کو اوسے
سخت سزا دو۔ تحقیق مین نے بارہا دیکھا ہے کہ ہم اور رسول کریم باہم بیٹھے
ہوے باتین کر رہے ہین اور نماز کا وقت آگیا ہے تو نہ آپ ہم کو پہچانتے تھے
اور نہ ہم آپ کو کیونکہ خدا کا جلال ہمکو گھیر لیتا تہا۔ فرمایا ہے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اور سب باتون کو مجھ پر

Marfat.com

زمین پر فرض کیا ہے مگر نماز آسمان پر فرض ہوئی ہے۔ تم اس خط کے پڑھتے ہی عمرو بن العاص کو لکھدینا کہ وہ معہ اپنے لشکر کے مصر چلے جائین اور تم اونکے ساتھہ بزرگ دل اصحاب رسولؐ کو کردینا جیسے کہ عامر بن ربیعة العامری ہین۔ تاکہ اون کے سبب سے عمرو بن العاص کو تقویت ہو اور یہہ لوگ اونہین نیک مشورے دیتے رہین۔ اور جسکا تمہین اعتبار ہو اوسے ارض ربیعہ اور دیار حارث بن صالح کی طرف بھیجدو۔ مین تم لوگونکی سلامتی اور مدد کے واسطے ہر وقت خدا کے آگے گڑگڑاتا رہتا ہون۔ میری جان تمہین لوگون مین لگی رہتی ہے۔ کبھی یہہ نہ سمجھنا کہ مین تم سے غافل ہون۔ سلامتی اور برکت ہو سب مسلمانون پر۔

سر بمہر کرکے یہہ فرمان عالی شان عرفجہ بن مازن کے حوالہ کیا گیا اور حکم ہوا کہ بیت المال سے زاد راہ انہین دیدیا جاے۔ وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کے تمار کی راہ سے روانہ ہوے۔ اثناے راہ مین ایار لخم کے قریب اونہین وادی القریٰ کی ایک قوم ملی۔ جناب عرفجہ نے اون سے امین الامة کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ آپ طبریہ کی روانگی کے ارادہ سے غباغب مین ٹھیرے ہوے ہین اسلئے عرفجہ ایار لخم سے گذر کے عوبرا اور جولان ہوتے ہوے طبریہ کو چلے۔ اردن مین آپ جناب امین الامة سے جاملے۔ سامنے حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب بکشادہ پیشانی دیا۔ عرفجہ نے نامہ جناب خلیفہ برحق فاروق اعظم کا پیش کیا۔ جناب امین الامة نے اوسے کھولکے پڑھا۔ سب مسلمانون کو جمع کرکے باواز بلند سنادیا اور فرمایا اے بھائی مسلمانو

اچھی طرح کان کھولکے سُنلو اور یاد رکھو۔ اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی شخص نے نماز ترک کی یا خداے تعالےٰ کے کسی فرض کو چھوڑا ہے تو مین بلا تامل اوسیر دُرّے لگوا دونگا۔ اسکے دوسرے دن جناب سیف اللہ القہار خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ معہ اپنے لشکر کے طرابلس سے تشریف لے آے۔ جناب امین الامۃ نے حضرت فاروق اعظم کا نامہ اون سب لوگون کو بھی سُنا دیا۔

پھر اوس خط کو جناب عمرو بن العاص کے پاس روانہ کیا۔ قیساریہ مین وہ اونکی نظر سے گذرا۔ اونہین معلوم ہو گیا کہ مجھے مصر جانے کی اجازت ملگئی آپنے تیاریان کرکے مصر کا ارادہ کیا اور معہ اپنے لشکر کے ادہر روانہ ہوے اونکی ہمراہ یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعۃ العامری اور ایک گروہ صحابہ کبار کا تہا۔ عبداللہ یوقنا بھی معہ اپنے چچازاد بہائی اور مصاحبون اور چار ہزار سوارون کے ساتہہ تہے۔

روایت ہے کہ عبداللہ یوقنا اور اونکے ساتھیون نے جنگل رفح۔ عریش نمذ۔ ابکارہ اور قرمہ کے قلعون کو جو مصر کے راستہ مین تہے دائین جانب چھوڑ دیا اور بجیم کی طرف روانہ ہوگئے۔ جب مواضع مارغوبرا اور عقبہ ابلا مین پہونچے تو مصر کا رُخ اوُنکا کیا۔ ملک مصر نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنالیش و دیر زجاج تک تہا۔ وہان تمام قبطیون کی سلطنت تہی جنکا بادشاہ مقوقس بن راعیل تہا۔ یہہ بادشاہ مدبر۔ عقیل۔ صاحب بزرگی اور حکیم تاذمون کا شاگرد تہا۔ (ایک زمانہ مین سانپ مصر مین بکثرت ہو گئے تہے اور لوگ اون سے بہت تکلیف پاتے تہے۔ اسکی شکایت حکیم تاذمون سے کی گئی

حکیم موصوف نے ایک جہا بجہہ بنایا جسکی آواز سے سانپ بہاگ جاتے تہے جو اپنی بانبی مین رہجاتا تہا وہ آواز کے صدمہ سے سر پٹک پٹک کے مرجاتا تہا) بادشاہ مقوقس اپنے زمانہ کا بڑا زبردست عالم تہا۔ اوسکے زمانہ مین قبطی لوگ بڑے اوج پر پہونچگئے تہے مگر اوسکے ساتہہ ہی عیش پسند بہی ہوگئے تہے مقوقس متوقع ظہور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہتا تہا۔

اوسی کے عہد مین حکیم عطاوس تہا جس نے ہواچکی اور چرخ بنایا تہا۔ وہ اسرار حکمت بہی بخوبی جانتا تہا۔ سونے چاندی کے خواص سے آگاہ اور ہوا کی جنبش کی حرکات اور اوسکے چلنے سے واقف تہا۔ اقسام ہوا کو پہچانتا تہا۔ کتب گذشتہ کو بغور دیکہنے سے اوسکو معلوم ہوگیا تہا کہ اللہ غالب اور بزرگ عرب مین ایک نبی زمین تہامہ سے مبعوث کریگا جو لوگون کو اللہ تعالی کی وحدانیت کی طرف بلائیگا۔ اوسکے اصحاب پورب سے پچہم تک ملک کے بادشاہ ہوجائینگے۔ حکیم عطاوس نے راعیل بن قطماوس بن مقوقس کے عہد مین اپنی حکمت کے زور سے موضع عین شمس مین تانبے کے ستونونپر ایک خطیرہ بنایا تہا اور اوسپر چند خوابدار تصویرین رکہکے لکہدیا تہا کہ جب یہہ تصویرین اپنے منہ حجاز کی طرف پہیر لینگی تو تحقیق عرب کی سلطنت کا زمانہ نزدیک آجاے گا۔

ایک دن مقوقس بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بارادۂ شکار عین شمس کیطرف گیا ناگہان اون تصویرون سے آوازین بلند ہوئین اور منہ اونکے عرب کی طرف پہر گئے۔ معاً بادشاہ کو اپنی عزت اور

Marfat.com

بادشاہت کے زوال کا یقین ہوگیا۔ محزون اور ملول ہوکے شکار سے باز رہا اور محل شاہی مین واپس آکے اکابر سلطنت۔ راہبون اور قسیسون کو جمع کرکے کہا۔ اے اہالیان دین عیسائی۔ جانو اور آگاہ ہو کہ تمہاری سلطنت کا زمانہ گذر گیا۔ اب یہہ عہد ہے اوس نبی کا جو عرب مین مبعوث ہوا ہے۔ ضرور اونکے اصحاب میری سلطنت کے مالک ہوجائینگے۔ اب وہ زمانہ آپہونچا کہ تم اپنی فکر مین مشغول ہو۔ اور آپس مین صلح۔ اتفاق۔ محبت اور مہربانی برتو۔ اس نفاق اور ین ین تو تو کو چھوڑ دو کیونکہ نااتفاقی اور باہمی خصومتین اور رشک وحسد سلطنت اور عزت کو برباد کردیتی ہین۔ بھائیو۔ رعیت جڑ ہے اور بادشاہ درخت۔ خدا کے واسطے رعیت پر ظلم وستم روا نہ رکھو۔ ورنہ یہی رعیت عربون کے ساتھہ ملکے تمہارا کھوج کھودیگی۔ صاحبو تم اپنے ذمہ کا فرض اور حق بخوبی ادا کرو تاکہ اور لوگ تمہین دیکہہ دیکھکے قوم اور سلطنت اور ملک کے خیرخواہ بنین۔ تم مین جو لوگ قوی ہین وہ اپنے ہان کے ضعیفون پر دست درازیان کرنا چھوڑ دین ورنہ یاد رکھنا کہ یہی ضعیف تمہارے دشمنون سے سازکرکے تمہارے سرکچاہین گے۔ سمجھلو کہ تم سے پہلے بھی اس ملک اور دنیا نے کسی کے ساتھہ وفا نہین کی ہے۔

عیش دنیا ہمہ غم بود نمیدانستم
آنکہ من غرہ بہ از لطف زبانی گشتم

فربہی جملہ ورم بود نمیدانستم
ہمہ بر خویش ستم بود نمیدانستم

یہہ سلطنت نہ کسیکے پاس رہی ہے نہ رہیگی۔ آج اسکی بغل مین ہے تو کل اوسکی بغل مین۔ اسکا خاصہ ہے۔ مبارک وہ ہے جو دوسرون کا حال دیکھکے متنبہ ہو۔

جنہین فروغ ہے عالم مین ہین وہ سرگردان
یہہ دیکھو آئینہ ہے مہر وماہ کی گردش

Marfat.com

لوگو۔ تم نے عیش پسندی۔ خود غرضی۔ تن پروری۔ تن آسانی۔ بدکاری۔ حسد۔ بغض۔ نفاق کو اپنا شیوہ بنالیا ہے۔ اور نہین جانتے کہ قومیت اور ہمدردی ملک کے کیا معنے ہین۔ سُنو

خود را مپسند و دل پسند ہمہ باش	نقصان مپذیر و سودمند ہمہ باش
عاری ز لباس عاریت باش چو نخل	بر خاک نشین و سر بلند ہمہ باش

اس لئے جس طرح تم نے اون لوگون سے جو تم سے پہلے تھے دنیا کی ملکیت حاصل کی ہے اسی طرح مجھے صاف صاف نظر آرہا ہے کہ یہہ دولت اور ثروت اب تمہارے پاس رہنا نہین چاہتی۔ عرب تم سے اسکو زبردستی چھین لینگے۔ اے لوگو۔ تم اپنی اس بدکاری اور تعیش کو چھوڑو۔ اپنے پیدا کرنیوالے کے فرائض تہہ دل سے ادا کرتے رہو اور کبھی اوسکی اور اوسکے رسول کی تابعداری سے باہر نہو۔ اپنی نیتون کو درست کرلو اور گندی بے اعتدالیون کو ترک کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو مین اُمید کرلونگا کہ تم اپنے دشمنون سے عہدہ برآ ہوگے اور اگر خواہش نفسانی کے پہندے مین پہنسے رہے تو یاد رکھنا کہ تمہارے لئے ہلاکی۔ رونا اور دانت پیسنا ہے اور بس۔ اے لوگو۔ جسنے پرہیزگاری اور اتقا کے عشق سے خدا کے احکام کو مانا اور فنافی القوم اور فدائے ملک ہوکے ذاتی اغراض سے ہاتہہ دہوے وہی تخت و تاج کا مالک ہوگا ہوتا ہے۔ جو ایسا نکرے گا غلامی کی رسّی اوسکے لئے موجود ہے جسے تم عنقریب دیکھ لوگے اے بھائیو۔ بڑا رونا تو مجھے اس بات کا ہے کہ ہمارے ہان کے بڑے مدبر۔ بڑے عالم۔ بڑے پولٹیشن۔ بڑے ناصح۔ بڑے واعظ۔ بڑے رئیس اور امیر جو بڑہ بڑہکے اسپیچین دیتے ہین اور وعظ کہتے ہین وہی نفاق اور اغراض ذاتی کے

Marfat.com

بندے اور نفاق کے بانی مبانی ہین۔ ایسی حالت مین خدا خیر کرے۔

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند	چون بہ خلوت میروند آن کار دیگر میکنند

ناظرین امقوقس تو اب خاموش ہوتا ہے۔ مگر ہمارے ایسا قراقر پیدا ہو گیا ہے کہ طبیعت آپے مین نہین۔ جو تقریر مقوقس نے تیرہ سو برس پہلے عہد فاروقی مین اپنی قوم سے کی تہی وہ بالکل ہمارے اس زمانہ کی پیشین گوئی تہی گویا وہ اپنے لوگون سے یہہ کہہ رہا تہا کہ اب تمہاری طبیعتین مرکز اعتدال سے ہٹ گئی ہین۔ تم عنان سلطنت مسلمانون کے ہاتہہ مین دیدو اور جب وہ اسی مرض مین مبتلا ہو جایئن تو ان سے پہر تم لیلینا۔ بعینہ وہی ہوا جو اوسنے کہا تہا۔ اے اسلامی والیان ملک اور رؤسا اور امرا۔ للہ یہہ ڈیڑہ ڈیڑہ سو محل اور نکاح کرنا چہوڑ دو اور ذرا اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو کنارہ لگانے کی بہی فکر کرو۔ اور اے ہمارے قال اللہ و قال رسول کے وعظ کرنے والے علماء۔ آپ لوگ پولٹکس کے علم کی بہی تہوڑی سی تعلیم پالین اس اہم اور ضروری علم کا حاصل کرنا بہی ضروری ہے جسمین آپ جاہل مطلق ہین۔ آپ تیرہ برس سے۔ اقیموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ۔ کا وعظ ہمین سُنا رہے ہین نہ کبہی ہمنے ایک وقت کی نماز پڑہی نہ ایک حبہ زکوٰۃ مین دیا نہ آپ اسکی ہم لوگون سے اُمید رکہین کیونکہ فاروق اعظم کے فرمان کے بموجب جناب امین الامۃ کا دُرّہ تو ہماری پیٹہہ پر موجود ہی نہین جو ہمین کچہہ پروا ہو۔ پہر یہہ لوگ بہی نرے صاحب قہر و جبروت ہی نہ تہے بلکہ چمکار چمکار کے ہمین اپنی گودون مین کہلاتے تہے اور سینکڑون کیا بلکہ لاکہون روپیہ سے ہماری مدد کرتے تہے جب اونکی خاطر سے ہم نماز بہی پڑہلیا کرتے تہے اب آپ کے پاس کیا دہرا ہے۔ خود منگتا ٹہیرے۔ اور ہماری حالت

Marfat.com

بالکل اس شعر کے مصداق۔

شب چو عقد نماز بر بندم	چہ خورد بامداد فرزندم

آپ لوگ ابھی تک۔ الناس علیٰ دین ملوکھم۔ کی تہ کو نہین پہونچے اور آپکی اسی جہالت نے غریب اسلام کو اس بُرے دہاڑے پر پہونچا دیا ہے۔ بس آپ اب پولٹکس کا سبق لیا کرین اور معاملات ملکی کا سمجھنا سیکھین جب آپ فاروقی دماغ کو سمجھینگے کسواسطے کہ وہ بڑے اعلیٰ درجہ کے پولیٹشن تھے۔ آپ لوگون سے تو اسوقت تک سلطنت ٹرکی اور مکہ اور مدینہ کا بھی انتظام نہین ہوا۔ پھر نماز پڑہوا لینا تو بڑا مشکل کام ہے۔ اسکے لئے تو ایک پیمبر مبعوث ہوا تھا۔ جبریل امین اوسکے پاس وحی لایا کرتے تھے اور وہ معجزے بھی دکھاتا تھا۔

جناب واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے راویون کے سلسلہ سے حمید بن طویل کی اور اونھون نے ابن اسحاق راوی غزوات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبانی روایت کی ہی کہ جب حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لیگئے اور قبائل اوس وخزرج نے آپ سے بیعت کرلی تو حضور نے شاہانِ روئے زمین کے نام خط روانہ فرمائے اونمین ایک نامہ مقوقس بن راعیل بادشاہِ مصر واسکندریہ کے نام بھی تھا جسکے کاتب جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور مضمون اوسکا یہ تھا ''یہ خط ہے محمد رسول اللہ کا بنام حاکم مصر واسکندریہ کے۔ حمد کے بعد واضح ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول کرکے مجھے بھیجا ہے اور نازل کیا مجھپر قرآن پاک۔ مجھے کام مین کوشش بلیغ کرنے کا حکم ہے۔ اجازت ملی ہے کفار کو ڈرانے اور اون سے لڑنے کی۔ یہان تک کہ وہ اسلام اختیار کرلین اسلئے

Marfat.com

تحقیق مین بلاتا ہون تجھے اللہ بزرگ و برتر کی وحدانیت کی طرف اگر تو قبول کریگا تو تیرے حق مین اچھا ہے اور اگر انکار کریگا تو تیری بدبختی ہے۔ اور سلام"

روایت ہے کہ جب حضور نامہ پر اپنی مُہر ثبت فرما چکے تو فرمایا کہ اے لوگو۔ تم مین سے کون میرا یہ خط لیکر مصر جا سکتا ہے جسکی مزدوری اللہ تعالی کے ذمہ ہے۔ حاطب بن ابی تعلبۃ القرشی فوراً اوٹھہ کھڑے ہوے اور عرض کی اے رسول اللہ میری جان حضور پر قربان مین جاؤنگا۔ ارشاد ہوا کہ خداوند کریم تمھین برکت دے جناب حاطب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مین اپنی اونٹنی پر سوار ہوکے مدینہ سے روانہ ہوگیا۔ تیسری منزل پر مجھے قوم بدر کا ایک چشمہ ملا۔ چاہا کہ اونٹنی کو پانی پلالون ناگاہ مجھے سامنے سے تین ۳ آدمی عجلت کے ساتھہ اپنی طرف آتے ہوے دکھائی دیئے۔ اونمین دو ۲ شتر سوار تھے اور تیسرے کے نیچے ایک ابلق گھوڑا تھا۔ مین اونہین اپنی طرف آتا دیکھکے ٹھیر گیا۔ اوسیوقت گھوڑے کے سوار نے جلدی ی آکے مجھسے دریافت کیا۔ اے شخص تو کون ہے اور کہان جاتا ہے۔ مین نے احتیاطاً صرف یہی کہا کہ مسافر۔ رہرو ہون۔ سوار بولا۔ تو ہرگز خوف نہ کر ہم تجھے کچھ نقصان نہین پہونچائینگے۔ مین نے پھر یہی جوابدیا کہ پریشان روزگار۔ خانمان آوارہ۔ زمانہ کی گردش کا ستایا ہون اور معاش کی تلاش مین دربدر پھرتا ہوا ادھر بھی آنکلا ہون۔

میروم گریہ کنان نعرہ زنان سینہ کباب	مست و دیوانہ وہوا ئے جہانم چہ کنم

اون تینون نے میرا حال سُنکے افسوس کیا اور خاطر سے پیش آئے۔ پھر مین نے اون سے سوال کیا۔ صاحبو۔ آپکا قصد کدہر کا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم تینون ایک ہی قوم سے ہین اور محمد بن عبد اللہ سے اپنا عوض لینے جاتے ہین۔ ہم نے باہم

Marfat.com

حلف لیا ہے کہ مدینہ پہونچنے کسی گہات سے اونہین مار ڈالین یہہ سُن کے مجہے
سناٹا آگیا اور دل مین کہا۔ اگر خدا مجہے قدرت دیتا تو مین ان تینون کو یہین مار ڈالتا
مین یہہ کہہ ہی رہا تہا کہ دونون شُتر سوارون نے مجہے پہچان کے کہا۔ ہم سمجہگئے تو
اصحاب محمد مین سے ہے۔ ہم یہین تیرا کام تمام کیئے دیتے ہین۔ مین نے جلدی سے
جوابدیا۔ افسوس تم نے غلطی کہائی ہین ہرگز اون مین سے نہین بلکہ مثل تمہارے
مین بہی محمدؐ کے ایلچی کی فکر مین نکلا ہون جو محمدؐ کا نامہ حاکم مصر کے پاس لیئے جاتا
ہے۔ وہ سامنے کے جنگل مین جسے وادی الادراک کہتے ہین چہپا ہوا ہے۔ تم مین
سے ایک میرے ساتہہ چلے مین ابہی اوسے گرفتار کر کے تمہارے سپرد کیئے دیتا
ہون۔ گہوڑے والا میرے ساتہہ ہولیا۔ ہم دونون چلدیئے۔ جب دور نکل گئے
اور گہنے جنگل کے کج و پیچ مین پوشیدہ ہوگئے تو مین نے اوس سوار سے کہا کہ
اے شخص۔ مدینہ مین محمدؐ کے پاس بڑے بڑے جوانمرد اور بہادر مثل عمر اور علی
وغیرہ کے ہین وہان جانے کو ہاتہہ بہر کا کلیجہ چاہیئے اور مجہے تو تم لوگون کے پاس
ٹہکانے کے ہتیار تک بہی نہین دکہائی دیتے پہر بہلا تم وہان جاکر کیا کروگے۔
یہ سُنکر وہ طیش مین آکر کہنے لگا۔ میرا نام سیلاب بن عاصم الہمدانی ہے۔ مین تنہا
سو آدمیون پر بہاری ہون اور تلوار اپنی نیام سے نکال کے بولا کہ اسنے ہزارون کے
خون پیئے ہین۔ ذرا اسے ہاتہہ مین لیکے دیکہہ ایسے کاٹ کا کوئی ہتہیار تیری نظر
نہ آیا ہوگا۔ مین نے فوراً تلوار لیلی اور اوسی پر آزمائی بس ایک اشارہ مین سر اوس
مردود کا جدا تہا۔ اوسکے گہوڑے کو مین نے ایک درخت سے باندہ دیا اور جلدی سے
باقی دونون مردودون کے پاس آکے کہا کہ بشارت ہو تمہین ہمارا شکار ملگیا مگر

Marfat.com

وہ دو آدمی ہین اور دونون بیخبر سو رہے ہین اسلیئے تمہارے ساتھی نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم مین سے ایک کو ابھی اپنے ساتھہ لیجاؤن۔ نہ معلوم کیا اوفتاد ہوا اسلیئے تم مین سے ایک یہان ٹھیرا رہے اور ایک میرے ساتھہ چلے۔ دوسرا سوار میرے ساتھہ ہولیا۔ مین نے جنگل مین پوشیدہ ہوکے اوسکا نام دریافت کیا اور کہا اپنے اونٹ کو یہان باندہ اور پیدل میرے ساتھہ ہولو ایسا نہو کہ دشمن چوکنا ہوجائین ورنہ مشکل پڑے گی۔ اوسنے اپنا نام عبداللات بتایا اور میرے ساتھہ پیدل ہولیا یکایک مین اپنے دائین بائین اور پیچھے دیکھنے لگا عبداللات نے کہا خیر ہے یہہ وحشت کے ساتھہ ادہر اودہر کیا دیکھتے ہو۔ مین نے جوابدیا۔ مجھے دور سے ایک غبار اسی طرف آتا ہوا دکہائی دیتاہے خدا خیر کرے یہہ مقام محمدؐ کے اصحاب سے پُر ہے کہین وہی نہون۔ اوسنے مڑکے اودہر دیکھا اور مین نے پیچھے سے ایک ہاتھہ دیا کہ سر اوسکا اندار د ہوگیا۔ اب مین تیسرے کے پاس آیا اوسنے دور سے مجھے جو تن تنہا دیکھا تو بھانپ گیا اور لڑنے کو مستعد ہوا آخر میرے اور اوسکے دو۲ دو۲ ہاتھہ ہوے۔ خدا نے میری مدد کی اور مین اوسپر غالب آیا اور اوسکا بھی خاتمہ کردیا۔ مین نے دونون اونٹ اور گھوڑا تینون مقتولون کا مال واسباب اپنے ساتھہ لیا اور چلدیا۔ اثنائے راہ مین ایک موضع مجھے ملا جسمین میرا ایک گہرا دوست عبدالشمس نام رہتا تھا۔ یہہ زاید جانور اور مال مین نے اوسکے پاس رکھا۔ اوسوقت میری سمجھہ مین آیا کہ آنحضرت نے روانہ کرتے وقت جو فرمایا تھا کہ مزدوری تمہاری خدا کے ذمہ ہے اب خدا نے دیدی۔ قرض اپنے ذمہ نہین رکھا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ جو آدمی نیک کام مین محض اپنی قومی اور دینی بھلائی

کے واسطے فی سبیل اللہ کمر باندھکے مستعد ہو جاتا ہے خدا اوسے چیر پھاڑ کے دیتا ہی -
مین باقی مسافت طے کرکے مصر پہونچا - شہر مین قدم رکھتے ہی قبطیون نے
مجھے آگھیرا اور پوچھا - کون ہو - کہان سے اور کیون آے ہو - مین نے جوابدیا کہ
مین محمد رسول اللہ صلعم کا ایلچی ہون اور اونکا نامہ لیکر تمہارے بادشاہ کے پاس
آیا ہون - وہ مجھے لئے ہوے محل شاہی پر پہونچے - بادشاہ کو میرے آنے کی خبر
کرائی گئی - اوسنے مجھے فوراً طلب کیا - اندر جاکے کیا دیکھتا ہون کہ مقوقس تخت
مرصع پر بیٹھا ہے - مین نے نامہ حضور کا پیش کیا مقوقس نے اوسکو بوسہ دیکر آنکھون
سے لگایا اور وزیر سے پڑھواکے بتوجہ سُنا - پھر اپنے ایک غلام سے بولا کہ وہ
جامدانی لے آ جو مین نے تجھے دی تھی - غلام گیا اور جلدی سے لے آیا - بادشاہ
نے اوسمین سے ایک کپڑا ریشمی زرنگار نکالا جسمین آدم سے لگاکے آنحضرت صلعم تک
سب انبیا علیہم السّلام کی تصویرین اور تعریفین مندرج تھین - وزیر نے میری طرف
مخاطب ہوکے کہا - اے برادر عربی - ہمارا بادشاہ تم سے درخواست کرتا ہے کہ تم
اپنے نبی کا حلیہ مبارک کچھ بیان کرو - مین نے جوابدیا اے دستور دانا کسیکی کیا
مجال جو آپکے سراپا کو بیان کرسکے میری زبان نہین کہ اوس موہنی صورت کے زیبا
خط وخال کا شمہ بھی بیان کرسکون -

کسے نشنید از لیلیٰ کسے کم دید از شیرین	چنین طرز دل آرائی چنین وصف شکر خائی

وزیر بولا - بھائی - بادشاہ کے سوال کا جواب تو دینا ہی پڑیگا - مین لاچار ہوکے
سروقد مؤدب کھڑا ہو گیا اور کہا -

عیسیٰ نفسے خضر رہے یوسف عہدے	جم مرتبہ تاجورے شاہ نشانے

Marfat.com

میرے والی اور سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نہایت خوبصورت اور خوش قطع ہین میانہ قد پر بہی سب حاضرین سے بزرگترین معلوم ہوتے ہین۔ حضور کے دونون شانون کے درمیان ایک تل ہے جو مثل ماہ چہاردہم چمکتا ہے۔ آپ کی فروتنی دیانتداری اور پاکدامنی مشہور ومعروف ہے۔ حضور کی راستبازی اور راست زبانی کے چہوٹے بڑے سب قائل ہین۔ ظاہری حسن وخوبی مین کسیکو کلام نہین۔ بینی مبارک بلند وراست۔ پیشانی کشادہ۔ رخسارے نرم۔ ہونٹہہ باریک۔ دندان مبارک دُرہاے آبدار کے شرمانے والے۔ آنکھون سے گہری سیاہی نمودار۔ دولو ابرو باریک اور طویل۔ اگلے دانتون مین کشادگی۔ سینہ کشادہ وفراخ۔ شکم مبارک مثل ریشمی کپڑے کے۔ زبان فصیح وبلیغ اور نسب آپکا خالص اور برگزیدہ ہے۔ قصہ مختصر

کجا خیزد چو او سروے جوان ونازک ودلبر	شکر گفتار شیرین خوار دگل رخسار ومہ پیکر
نباشد چون لب واندام وگیسو ورخش ہرگز	شکر شیرین وگل رنگین وشب مشکین صبح انور

یہہ سُنکر بادشاہ نے کہا۔ سچ ہے یہی تعریف اونکی ہمارے ہان بہی لکہی ہے اب دسترخوان بچہایا گیا اور انواع واقسام کے طعامہاے لذیذ اوسپر چنے گئے بادشاہ نے مجہے بہی کہانیکو بلایا۔ مین نے انکار کیا۔ بادشاہ ہنسا اور بولا اے برادر عربی مین جانتا ہون کہ بہت سی چیزین تمہارے لئے حرام ہین اسلئے مین نے حکم دیدیا تہا کہ صرف پرندون کا گوشت تمہارے لئے لایا جاے۔ مین نے کہا۔ اے بادشاہ ہمین چاندی سونے کے برتنون مین کہانا ممنوع ہے۔ اوسی وقت بادشاہ نے میرے لئے مٹی کے برتنون مین کہانا سنگوادیا۔ مین بیٹہہ گیا اور کہانے لگا۔ پہر بادشاہ نے مجہہ سے دریافت کیا اے برادر عربی۔ تمہارے نبی صلعم کس چیز مین

Marfat.com

پانی پیتے ہین۔ مین نے جو ابد یا لکڑی کے پیالہ مین۔ بادشاہ نے پوچہا کہ وہ ہدیہ کو بہی قبول کرتے ہین یا نہین۔

مین آپ نے فرمایا ہے کہ اگر میری دعوت کی جاے اور بکری کا گوشت کہانے کے لئے بلایا جاؤن تو اوسے خوشی بخوشی قبول کر لونگا اور اگر بکری کا ایکدست میرے پاس لطور ہدیہ کے بہیجا جاے تو منظور کر لونگا۔ اکثر مین نے حضور کو یہہ فرماتے ہوے بہی سُناہی کہ اگر تم لوگ باہم صلح اور آشتی اور محبت رکہا چاہو اور اپنی عاقبت سنوارنا چاہو تو بغیر ضرورت اور خواہش کے ہدیہ کی رسم جاری رکہو۔ جب کہانا لطور ہدیہ کے حضور مین آتا ہے تو آپ اوسے بغیر اپنے اصحاب کے نہین کہاتے۔

بادشاہ وہ صدقہ بہی لے لیتے ہین یا نہین۔

مین آپ ہدیہ کو قبول کر لیتے ہین اور صدقہ رد کرتے ہین۔

بادشاہ سرمہ کا شوق تمہارے نبی کو ہے یا نہین۔

مین آپ سنگ اسمد کا سرمہ لگایا کرتے ہین۔ داہین آنکہہ مین تین سلائیان اور بائین آنکہہ مین دو۔ حضور ہمارے آئینہ بہی دیکہا کرتے ہین۔ شانہ سے موہاے مبارک لٹکاتے ہین اور برابر کرتے ہین۔ آپ سے آئینہ۔ شانہ اور سرمہ دانی کبہی جدا نہین ہوتی نہ سفر مین نہ حضر مین۔ آپ لوگون سے ملاقات کے وقت زینت اور آراستگی بہی کیا کرتے ہین۔ مسواک بہی ہمیشہ

Marfat.com

آپ کے ساتھ رہتی ہے۔

مقوقس جب نبی تمہارے سوار ہوا کرتے ہین تو کس چیز کا سایہ اونکے سر مبارک پر رہتا ہے۔

مین سیاہ وسفید نشان کا جسکے پھریرہ پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہے۔

مقوقس آپ کے جلوس کا تخت یا بیٹھنے کا کوئی قُبّہ ہے یا نہین۔

مین ہان ایک تخت ہے جسکے پائے لوہے کے ہین۔ ایک قُبّہ چمڑا کا گول ہے جسمین چالیس آدمی بیٹھ سکتے ہین۔

مقوقس کس قسم کے گھوڑے آپ پسند کرتے ہین۔

مین جسکے ہاتھ پیر اور اوپر کے لب پر سفیدی ہو۔ ایال اور دُم سُرخ ہون۔ خوشخرام اور صبا رفتار ہو۔ حضور کے گھوڑے کا نام مرعع ہے۔

اسبات کو سُنکر مقوقس نے اپنے اصطبل سے ایک نہایت عمدہ گھوڑا چنا جسکا نام مامون تھا۔ اوسے مناسب اور معقول زین ولگام سے آراستہ کرکے آنحضرت صلعم کے نام نامزد کر دیا۔ ایک حمار جسکا نام عفیر تھا۔ ایک اونٹ موسوم بہ دُلدُل ایک حبشی لڑکی بربرہ نام۔ ایک گوری اور خوبصورت لڑکی قوم قبطی کی جسکا نام ماریہ رضی اللہ عنہا تھا۔ ایک غلام محبوب نامی۔ کچھ مشک وعود اور خوشبو کی چیزین اور سفید باریک قبطی کتان کے عمامے بھی آنحضرت کے لئے الگ رکھے۔ اور وزیر سے کہا کہ میری طرف سے اونہین یہہ لکھدو اے میرے اللہ مین تیرے

Marfat.com

نام سے شروع کرتا ہون - یہہ خط ہے مقوقس کا بنام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق مجھے آپکا نامہ پہونچا مضمون مندرجہ سے آگاہی ہوئی - آپ فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے مجھے بھیجا ہے اور سب بزرگیون کے ساتھہ مجھے بزرگ کیا ہے اور قرآن روشن آپ پر نازل ہوا تحقیق ہماری کتابون مین بھی آپ کی آمد آمد کی خبر ہے - ہماری دانست مین بھی آپ بہت اچھے اور خدا کے مقرب ہین - آپ کی سب باتین سچی اور درست و معقول ہین اگر مین ایک بڑی سلطنت کا بادشاہ نہوتا توسب سے پہلے بارگاہ عالی مین داخل ہوتا - آپ میرے علم کے موافق بھی خاتم الانبیا رسولون کے سردار - پرہیزگارون کے پیشوا - ہین - سلامتی ورحمت وبرکت اللہ کی تاقیام قیامت آپکے شامل حال رہے - آمین -

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مقوقس نے یہہ خط اور ہدیہ مجھے دیا - میری پیشانی پر بوسہ دیکے بولا اے برادر عربی - تمہین قسم ہے اللہ کی کہ اسی طرح تم میری طرف سے آنحضرت صلعم کی دونون آنکھون کے درمیان جاکر بوسہ دینا - اپنے لشکر کا ایک بڑا گروہ میرے ساتھہ کر دیا کہ انکو بحفاظت مدینہ تک پہونچا دو راہ مین انکی خاطر کرتے جانا - خبردار انہین کوئی تکلیف نہونے پائے

جناب حاطب نے فرمایا ہے کہ مین نے مصر سے روانہ ہوکے روز وشب سفر کیا - اثنائے راہ مین مجھے ایک قافلہ شام سے مدینہ جاتا ہوا ملگیا اس لئے وہان سے مین نے مقوقس کے آدمیون کو واپس کر دیا اور قافلہ کے ساتھہ ہوکر مدینہ پہونچا - مسجد نبوی مین حاضر ہوکے مقوقس کا خط اور ہدیہ خدمت اقدس مین گذرانا - حضور نے جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے پڑہوا کے خط سُنا۔ خط پڑہکے حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی کہ خدا قبطیون کو دنیا مین خوش رکہے کیونکہ اونہون نے راستی کو پہچانا۔ پہر حکم نبوی ہوا کہ ہدیہ کو ہمارے سامنے لاؤ۔ اوسے دیکھکے ارشاد ہوا کہ ہر ذی روح خاص میرے لئے ہے یہہ فرماکر ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے رکہا۔ اور اونکی آزادی کو اونکا مہر مقرر فرمایا۔ اون سے جناب ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوے اور کم وبیش دو سال زندہ رہے۔ اونکی وفات کے وقت سورج گہن واقع ہوا۔ لوگون نے عرض کی۔ یارسول اللہ فرزند ارجمند کی وفات کے باعث سے گہن پڑا ہے۔ ارشاد ہوا نہین ایسا نکہو یہہ نشانیان ہین خدائے جل وعلا کی قدرت کی ایسی وقت مین نماز کی طرف رجوع ہوجایا کرو۔ حضور صلعم نے حبشی کنیز۔ غلام۔ اونٹ۔ گہوڑے اور حمار کو اپنے پاس رکہکے باقی ہدیہ کو اپنے اصحاب مین بحصہ مساوی تقسیم کردیا۔

آمدم برسر مطلب۔ جناب واقدی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جناب عمرو بن العاص ساحل شام سے روانہ ہوکر مصر کی طرف چلے۔ جب رفح مین پہونچے تو یوقنا نے اون سے کہا کہ آپ کا تو یہہ ارادہ ہے کہ مصر پر ناگہان حملہ آور ہون لیکن مین یہہ چاہتا ہون کہ معہ اپنے عربی لشکر کے آپ سے جدا ہوکر اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ پر عمل کرکے کسی حیلہ اور ترکیب سے غلبہ حاصل کرون تاکہ مسلمانون کا بیش بہا خون ضایع نہو۔ جناب عمرو بن العاص نے خدا حافظ کہکے اونہین رخصت کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہین توفیق دے اور تمہاری اعانت اور حفاظت کرے۔ حضرت یوقنا رفح سے آگے بڑہے۔ راہ مین عریش اور واردہ

Marfat.com

اور بلقارہ سے بالکل خبر نہوسے کیونکہ یہہ تینون مقام مضبوط شہر پناہ کے اندر آباد تھے اور اون مین عیسائی عرب رہتے تھے مگر تھے مقوقس بن راعیسل کے ہی باجگذار۔

حضرت یوقنا دن رات برابر چلے گئے اور قرمہ پہونچے۔ وہان کا حاکم دیندان نامی مقوقس کیطرف سے متعین تہا۔ قرمہ دریاے تیس کے مشرقی کنارہ پر آباد تہا۔ جب یوقنا اوسکے قریب آے تو دیکہا کہ بڑے بڑے خیمے استادہ ہین۔ مسلانون کو دیکہکے ایک شور اور طلاطم عظیم اوٹہا۔ حاکم معہ اپنے لشکر کے سوار ہوکر مقابلہ کو بڑہا۔

منقول ہے کہ ملک شام کی سب خبرین اور مسلانون کی شجاعت اور بہادری کا پورا پورا حال ان لوگون کو ہر روز معلوم ہوتا رہتا تہا۔ جب مسلان سواحل شام اور قیساریہ پر بخوبی قابض ہوگئے اور قسطنطین بن ہرقل وہان سے بہاگا تو مصر والون کو بڑا رنج ہوا۔ باعث اس ملال کا یہہ تہا کہ مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ ابن ہرقل کے ساتہہ منسوب ہوچکی تہی اور اونہین دنون مین معہ مال واسباب۔ لونڈیون اور خدم وحشم کے ارمانوسہ کو مقوقس نے بلبیس کی طرف اوسکے شوہر قسطنطین کے پاس روانہ کیا تہا۔ جب شہزادی اور اوسکا جلوس فاقوس پہونچا ہے تو خبر لگی کہ عرب پاس آپہونچے اور قسطنطین بہاگ گیا۔ مقوقس کے پیٹ مین بہی پانی پڑا اور دو ہزار سوار جرار اپنی بیٹی کی حفاظت کے واسطے روانہ کئے جن کا سردار تمیلا تواش تہا۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مین نے ایک قبطی سے جو مسلمان ہوگیا

Marfat.com

تہا اور بادشاہی لشکر کے ساتھہ تہا سنا ہے کہ مقوقس نے اپنے قاصداون شہرونمین بہیجدیئے تہے جو شام کے قریب ہین کہ میرے عامل کسی رومی یا کسی اور آدمی کو جو بلاد شام کا رہنے والا ہو میری زمین یا میرے شہرون مین نہ ٹکنے دین۔ باعث یہہ کہ وہ لوگ مسلمانون کے کارنامے میری رعیت کو سُنا سُنا کے کہین بزدل اور کچا نہ بنا دین۔

جب یوقنا سرزمین مصر مین عریش تک پہونچے تو وہان کے لوگ اونکے پاس آئے اور اون سے پوچہا کہ اے بطریق آپ یہان کیون آئے ہین۔ جناب یوقنا نے جواب دیا کہ ہم رومی لوگ ہرقل کے لشکر کے ہین۔ ظالم عربون نے ہماری بستیون پر قابض ہوکے ہمین وہان سے نکالدیا ہے اب برباد ہو کے مقوقس کے پاس جاتے ہین وہین اوسکی خدمت گاری اور خیرخواہی مین اپنی باقی عمر صرف کرینگے۔ لوگون نے پوچہا کہ مقوقس نے اپنی بیٹی ارمانوسہ کو معہ مال واسباب اور لونڈی اور نوکرون کے قسطنطین حاکم قیساریہ کے پاس روانہ کیا ہے۔ وہ قافلہ قسطنطین کے پاس ابہی پہونچنے نہین پایا تہا کہ ابن ہرقل بہاگ گیا۔ یہہ اوسنے کیا بیوقوفی کی۔ یوقنا نے اس بات کو سُنکر اون لوگون سے کہا کہ مجہے اسکی بابت کچہہ نہین معلوم مگر دل مین سوچا کہ شکار اچہا ہے اگر ڈہب پر چڑہ جائے۔ اور چُپکے چُپکے چال سوچنے لگے۔ اسی طرح اثنائے راہ مین جو قلعہ ملتا وہان کے لوگون کو اپنی تراشیدہ داستان سُنا دیتے تہے کیونکہ وہ مرد عاقل اور تجربہ کار اور لڑائیان بُہگتے ہوئے تہے۔ مقتضائے وقت اور حسب موقع جواب ہر ایک مستفسر حال کو دیتے تہے جسطرح جسکی تسکین ہوتی اوس سے ویسا ہی کلام کرتے تہے یہان تک کہ قطع مسافت

Marfat.com

کرتے ہوے قرمہ پہونچے۔ وہان کیا دیکھتے ہین کہ بستی کے باہر دور دور تک خیمے نصب ہین انکے پہونچنے سے چارون طرف غل مچگیا۔ حاکم قرمہ اپنے لشکر کے ساتھہ سوار ہوکے یوقنا کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ تم یہان کیسے آے۔ جناب یوقنا بولے۔ اے سردار۔ مجھے قسطنطین نے اسلیئے بہیجا ہے کہ ملکہ ارمانوسہ کے ساتھہ ہوکر اوسے بحفاظت تمام قسطنطنیہ پہونچا دون۔ تم بتاؤ کہ تمہین اوسکا کچھ حال معلوم ہے۔ مین نے سُنا ہے کہ مقوقس نے اوسے روانہ کر دیا ہے ایسا نہو کوئی مضرت اوسے پہونچے۔ والی قرمہ نے جب یہہ سُنا اور یوقنا کی حشمت اور دبدبہ اور کثرت فوج دیکھی تو اونکے کلام کو سچ سمجھہ گیا اور بولا کہ وہ یہان تک آگئی ہے مین جاکے اوسے آپ کے آنے کی خبر کیئے دیتا ہون یہہ کہکر والی قرمہ نے ملکہ کے پاس جاکے سجدہ کیا۔ دست بستہ ہوکر عرض کی کہ شاہ نے یوقنا کو آپ کی ہمرکابی کے لیئے بہیجا ہے اور وہ یہان موجود ہے۔ ارمانوسہ نے حکم دیدیا کہ اچھا اونہین ہمارے سامنے لاؤ۔ یوقنا معہ اپنے لشکر کے ارمانوسہ کے لشکر مین جاملے جو قریب دس ہزار کے تہا وہان پہونچکے پیادہ ہو گئے ملکہ کے خیمہ کے دروازہ پر پہونچے۔ اونکے لیئے حاضری کی اجازت طلب ہوئی۔ ملکہ نے حکم دیا کہ بیدہڑک آنے دو۔ اب یوقنا ملکہ کے سامنے پہونچکے تعظیم کے لیئے جھک گئے حکم ہوا کہ انکے لیئے کرسی لاؤ۔ لوہے کی کُرسی اونکے واسطے بچہا دی گئی اور جناب یوقنا اوسپر بیٹہہ گئے۔ ملکہ رومی زبان جانتی تہی اسلیئے اوسی زبان مین دریافت کیا کہ تمہین بادشاہ کو چہوڑے کتنے دن ہوے۔

یوقنا صرف ایک مہینہ

Marfat.com

ملکہ بادشاہ تمہارے سامنے قسطنطنیہ جانے کے لئے جہاز پر سوار ہوگیا تھا ؟

یوقنا نہین۔ مجھے اپنی روانگی سے قبل آپکی ہمرکابی مین حاضر ہونیکا حکم دیا گیا۔ مجھے غزہ مین پہونچکے خبر لگی کہ بادشاہ روانہ ہوگیا اونہوں نے تخلیہ مین البتہ مجھسے یہہ بات بیان کی تہی "یوقنا تمہین خوب معلوم ہے کہ میرا باپ ہرقل عربون سے معہ اپنے کل لشکر کے لڑا۔ ہر عیسائی سلطنت اور ہر عیسائی سردار سے اوسنے اعانت طلب کی۔ باہان ارمنی کو سوا۔ے عرب متنصرہ کے چہہ لاکہہ سوار کے ساتھہ یرموک بہیجا۔ مگر عربون نے میرے باپ کے لشکر کو شکست دی اور اوسکے بڑے بڑے جری سردارون اور شجیع باہان کو مار ڈالا۔ آخر میرے باپ کو انطاکیہ سے بہاگنا پڑا۔ مین دیکھتا ہون کہ مجھے بھی عربون سے اٹکنے کی طاقت نہین لہذا مین نے بہی قصد کرلیا ہے کہ اپنے اہل وعیال۔ خزانہ اور نوکر چاکر لیکر اپنے باپ سے قسطنطنیہ جاملون تم ارمانوسہ کو ساتھہ لئے ہوے وہین آجانا"

یہہ سن کے ارمانوسہ نے سر جہکا لیا اور تہوڑی دیر کے بعد سر اوٹھا کے بولی کہ اچھا اسوقت تم اپنے لشکر مین جاؤ مین بادشاہ کو لکھتی ہون میرے خط کے جواب مین جیسا وہ حکم دیگا کیا جائیگا۔ یوقنا اپنے لشکر مین چلے آے اور اونکے لئے ملکہ انواع و اقسام کے لذیذ کہانے اور گہوڑون کے واسطے دانہ چارہ برابر بہیجتی رہی۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ اوسی دن تاریک رات مین جاسوسون نے

Marfat.com

ملکہ سے جا لگا یا کہ یوقنا عمرو بن العاص کے پاس سے فریب اور مکر کے جال بچھانے آیا ہے تم ہرگز اسکے جال مین نہ آنا۔ یہہ شخص حاکم حلب ہے اور مسلمان ہوگیا ہے۔ اسی نے طرابلس اور صور کو مکر سے فتح کرکے مسلمانون کو دیدیا ہے۔ ارمانوسہ جاسوسون کی بات کا یقین کرکے ڈرگئی اور اپنے لشکر کو مسلح اور خبردار رہنے کا حکم دیا۔ اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہدیا کہ جب یہہ رومی اور اوسکے مصاحب یہان آئین اونہین فوراً گرفتار کرلینا۔ پہر ایک خادم کو یوقنا کے بلانے کے لئے بہیجا حضرت یوقنا بڑے تاڑنے والے تہے سمجھگئے کہ دال مین کالا ہے کیونکہ ولی را ولی میشناسد۔ اوس آدمی سے کہا کہ اچہا تم چلو ہم آتے ہین اور اپنی فوج سے کہا کہ بہائیو چال چلی نہین۔ اب تم بہی مرنے مارنے پر تیار ہوجاؤ۔ یہہ دنیا گذشتنی وگذاشتنی ہے اسکی کچہہ پروا نہ کرو اور قوم و مذہب کی حمایت پر آمادہ ہوجاؤ خدا تمہین اسکا اجر نیک دیگا۔ وہ دیکھو حورین تمہارے اشتیاق مین جام کوثر لئے کہڑی ہین اور کاخہاے بہشت تمہاری خاطر آراستہ کئے جاتے ہین۔ رحمت حق جوش پر ہے۔ انبیاے مرسلین اور خاتم النبیین اور ملائک مقربین علیہم السلام آغوش تمنا کہولے ہوے تمہین گلون سے لگانے کے لئے کہڑے ہین بڑہ بڑہکے ہاتہہ لگاؤ اور نجات اخروی اپنی جاگیر مین کرو۔ میرے پیارو فدائیان اسلام کے وہ درجے ہین کہ بیان نہین ہوسکتے۔

یوقنا کی دل ہلانیوالی تقریر سنکے سب کی آنکہین کہل گئین۔ جہاد پر تل گئے۔ اسلحہ پر ایک ساتہہ جہک پڑے اور خدا پر بہروسا کرلیا۔

اوس خادم نے جاکے ملکہ سے کہدیا کہ وہ آتے ہین۔ وہان اونکے آنے کہ

Marfat.com

انتظار ہونے لگا اور گرفتاری کے سب سامان ہو گئے۔ مگر جب وہ نہین آے اور دیر لگی تو دوسرا خادم آیا اور کہا۔ ملکہ خفا ہوتی ہین جلدی چلو۔ یوقنا نے بہی گرم ہو کے کہا کہ ایلچیون پر خفا ہونا اور بار بار اونکو ایک ہی بات کے لئے بلانا بادشاہون کا دستور نہین۔ اونہون نے مجہسے کہا تہا کہ جب بادشاہ کا جواب آلیگا تو تمہین بلا لینگے اب رات ہی بہر مین کیا مشورہ ہو گیا جو پہر بلایا جاتا ہون۔ خادم اولٹے پاؤن گیا اور ملکہ سے یوقنا کا کلام جون کا تون بیان کر دیا۔ ملکہ سمجھگئی کہ میرے جاسوس سچ کہتے ہین ضرور اسمین کوئی بات ہے۔ پس اوسیوقت ملکہ معہ اپنے لشکر کے سوار ہوئی اور یوقنا اور اونکے ساتہیون کو چارون طرف سے گہیر لیا۔

اسی ہنگامہ مین ملکہ کے ایک خادم نے یوقنا سے آ کے کہا کہ تجہپر کیا غضب نازل ہوا جو تو نے اور تیری قوم نے مسیح کے دین حق کو چہوڑ دیا تم لوگون کے باپ دادا تو اسی سچے دین پر تہے۔ اول تو تم نے مسیح اور اونکی مان سے مُنہ موڑا اور پہر دلیرانہ فریب دینے کو یہان چلے آے۔ اب مسیح تم سے ناراض ہو گئے اور ہمین تمپر مسلط کر دیا ہے۔ ہم ایک ایک کو پکڑ کے کچا چبا جائینگے۔ یوقنا نے جواب دیا کہ مسیحؑ بندہ اللہ کے ہین۔ بغیر اللہ تعالی کے حکم کے وہ کسی بات کی قدرت نہین رکہتے۔ تحقیق وہ محکوم اور مکلف ہین۔ اون کے منہ سے گہوارہ ہی مین حق سبحانہ تعالی نے یہہ کہلوا دیا تہا۔ "تحقیق مین اللہ کا بندہ ہون۔ اوسنے مجہے اپنا نبی بنایا اور کتاب میرے اوپر نازل کی جہان مین ہون اوسی جگہہ مجہپر برکت نازل کرنے کا حکم دیا۔ تاکید کی مجہے نماز اور زکوۃ کی میری ساری عمر کے لئے۔ مجہے ارشاد ہے کہ اپنی مان سے سلوک کرتا رہون۔ مجہے اوسنے ظالم اور بدبخت نہین بنایا ہے۔ اور جسدن سے مین پیدا ہوا مجہپر سلام ہے"

Marfat.com

اور جو مرجاتا ہے اور جسکی تم نماز پڑہتے ہو وہ خدا نہین ہے - وہ تو بندۂ مُکلّف اور مثل
ہمارے تمہارے ہے - کوئی مخلوق خدا کے مانند نہین ہو سکتا - اے لوگو - خدا ایسا
خالق ہے جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا - تمہین تو پولوس نے گمراہ کر دیا ہے - تم راہ حق سے
دور پڑ گئے ہو اور مسیحؑ کی نسبت غلط بیانی کرتے ہو - کسی زمانہ مین ہم بہی صلیبون کو
بزرگ سمجہا کرتے تہے اور اونہین بوسہ دیا کرتے تہے - تصاویر اور قربانی کی تعظیم
کرتے اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تہے بلکہ خدا کے ساتہہ دوسرا خدا اونہین بہی
مانتے تہے یہان تک کہ رحمت حق جوش مین آئی اور ہمین تاریکی سے نکال کر روشنی
مین لا ڈالا - یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مبین ہمنے اختیار کیا - پہلے سے
تمام انبیا علیہم السلام اسی پاک مذہب پر گذرے ہین - اس مقدس دین نے سب
سچی باتین ہمپر روشن کر دین اور بتا دیا کہ مسیحؑ ابن مریم - روح اللہ - کلمۃ اللہ - اوسکے
رسول اور نبی ہین - کیونکہ خداوند کریم نے اپنے کلام پاک قرآن مجید مین فرمایا ہے
"مسیح ابن مریم میرا بندہ اور رسول ہے جیسے اوس سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے
ہین - اوسکی مان بہی ولی ہے اور دونون مان بیٹے کہاتے پیتے تہے" پہلے ہم بہی
کہا کرتے تہے کہ ابراہیمؑ اور اسحاقؑ دونون عیسائی تہے مگر قرآن بزرگ ہمین یہہ کہلے
راہ راست پر لے آیا "ابراہیم نہ تو یہودی تہا نہ نصرانی نہ مشرک بلکہ مسلم حنیف تہا
جو حکم بردار اور ایک طرف والے ہوتے ہین" دین اسلام کے ثبوت مین خدا نے
اپنے کلام مین یہہ بہی فرمایا ہے "جو کوئی سوائے اسلام یعنے میری حکم برداری کے
اور کوئی دین اختیار کریگا وہ ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت مین خراب ہوگا"
اب ہم تمپر جہاد کرنے آے ہین یا یہہ کہ تم لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہلو

Marfat.com

جب حاجب نے یوقنا کا یہہ کلام سُنا تو بولا۔ اے میری قوم۔ اب تم ان لوگون کو آڑے ہاتھون لو۔ خبردار جانے نہ پائین یہہ تمہارے بڑے دشمن ہین جو تمہارے قتل کا ارادہ کرکے یہان آئے ہین۔ چاہتے ہین کہ تمہارے شہرون پر قابض ہوجائین۔ تمہارے مال واسباب لوٹ کے تمہین نان شبینہ کو محتاج کردین تمہارے بال بچون اور عورتون کو لونڈی غلام بنالین۔ یہہ سننا تھا کہ قبطی جوش مین آگئے اور حملہ کردیا۔ مسلمان بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرے مارکے جھک پڑے۔ ایک ہنگامہ رستخیز برپا ہوا۔ اودھر دس ہزار قبطی اور ادھر چار ہی ہزار مسلمان نتیجہ یہہ ہوا کہ یوقنا بلاے عظیم مین مبتلا ہوگئے۔ ہر گھڑی زمین پیرون کے تلے سے نکل نکل جاتی تھی۔

اکیلا دل مرا فوج تمنا کی مقابل ہے		الٰہی کیجیو تو فتحیاب اس مرد غازی کو

بہت سے اونکے ساتھی شہید ہوے۔ اور اون سے زیادہ زخمی ہو ہوکے بیکار ہوگئے حق یہہ ہے کہ اوس وقت غریب یوقنا نے وہ صبر اور استقلال برتا جو کبھی بزرگان دین مین دیکھا گیا تھا۔ واہ رے یوقنا۔ وہ دلیری کی جسکا پایان نہین۔ شیر کو لڑتے لڑتے شام ہوگئی اور میدان سے منہ نہ موڑا نہ ایک قدم پیچھے ہٹایا۔ تاریکی نے دونون لشکرون کو جُدا کردیا۔ ملکہ ارمانوسہ اپنے خیمہ کو واپس گئی۔ یوقنا اور اونکے ساتھیون کی بہادری اور ثابت قدمی کا خیال کرکے کانپ اوٹھی۔

جناب واقدی رحمۃ اللہ علیہ۔ نے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہے کہ جسوقت جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا اور عمرو بن العاص کے حال کی خبر دی ہے اوسی وقت ملکہ نے ایک خط اپنے باپ مقوقس کو لکھا تھا کہ مین مصیبت مین گرفتار ہوگئی۔ میری خبر

Marfat.com

جلد لیجیے۔ قاصد اس خط کو لیکر ہوا سے پہلے مقوقس کے سامنے پہونچا اور آداب بجالا کی
بیٹی کا خط باپ کے سامنے پیش کیا۔ اوسے پڑہ کے بادشاہ نے اپنے ارکان دولت
کو بلایا اور شفقت پدرانہ سے آہِ سرد دل پُر درد سے بھر کے بولا کہ میرا کام تو تمام ہو چکا
اب تمہاری کیا صلاح ہے۔ سبہوں نے بالاتفاق یہی راے دی کہ پہلے ایک فوج
جرار شہزادی کی مدد کو روانہ کی جاے اور پہر اطراف و جوانب کو خطوط بہیجے جائیں
کہ حاکم بجاۃ۔ عامل بربر اور افسر اسکندریہ اپنے اپنے لشکر آپ کے پاس بہیجدین۔
حاکم صعید الاعلیٰ کو لکہا جاے کہ جب یہ سب فوجین یہان اکٹہا ہولین تو وہ اپنا لشکر لیکر عربونپر
جا پڑے۔ اے بادشاہ۔ اب ان عربون کی طرف سے غافل نرہنا چاہیئے ورنہ یہہ
زیادہ پائون پہیلا ئینگے اور ہم لوگون پر بہت سختی کرنے لگینگے۔ امراے سلطنت کا
جواب سُنکر بادشاہ بولا کہ اے دین نصرانی والو۔ غلبہ کثرت کے باعث نہین ہوتا بلکہ
فتح عقلمندی۔ حسن تدبیر اور خوش چلنی سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا کی قسم۔ بادشاہ
ہرقل کسی طرح مجہ سے کم نہ تہا اوسکا ملک میری سلطنت سے وسیع اور لشکر زیادہ تہا
سامان اوسکے برابر مجہے میسر نہین۔ پہر شاہان روم و یونان اور حبوہ اور اندلس کو بہی
اپنی مدد کے لئے بلالیا تہا۔ مگر یہہ ساری دہوم دہام اسکے کچہ کام نہ آئی اور ہرقل کو
مسلمانون سے نیچا دیکہنا پڑا۔ جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر وہ اچہا کام
کرسکتا ہے۔ تم لوگون کے چال چلن خراب اور عقل اوندہی ہوگئی ہے تم مسلمانون سے
نہین جیت سکتے اسلیئے مین اون سے ہرگز نہ لڑونگا۔ یہہ کہکے ارمانوسہ کو جواب
لکہوا دیا کہ تم لوقنا اور اونکے ساتہیونکا پیچہا چہوڑ دو۔ وہ جدہر چاہین چلے جائین
اون سے تعرض نکرو۔ قاصد یہہ جواب لیکر اوسوقت ارمانوسہ کے پاس پہونچا ہے

Marfat.com

جب شام کی تاریکی ہین دونون لشکر جدا ہو گئے ہین۔ ارمانوسہ نے باپ کا خط پڑہکی جوان کا تون یوقنا کے پاس بہیجدیا۔ جناب یوقنا نے خادم سے کہدیا۔ اچہا۔ ملکہ سے جاکے کہو کہ ہم سوچ سمجہ کے اور باہم مشورہ کرکے اسکا جواب دینگے۔ خادم کے جانیکی بعد یوقنا نے اپنی فوج کے اکابر کو جمع کیا اور پوچہا تمہاری کیا راے ہے۔ اونہون نے جواب دیا۔

	در دائرہ فرمان ما نقطۂ پرکاریم		لطف آن چہ تو اندیشی حکم آن چہ تو فرمائی	

ہمنے کبہی بہی تمہاری راے کا خلاف کیا ہے جو ہم سے پوچہتے ہو۔ جناب یوقنا نے فرمایا بہتر مجہے تہوڑی سی مہلت دو تاکہ خوب غور کرلون۔ جب لوگ اون کے پاس سے چلے گئے تو یوقنا نماز کے لئے کہڑے ہوگئے۔ کیونکہ لڑائی کے باعث دن کو اونکی نمازین قضا ہوئی تہین۔ نماز سے فارغ نہین ہوے تہے کہ عمرو بن امیۃ الضمیری آئ بعد نماز جناب یوقنا نے پوچہا کہ کیسے آنا ہوا۔ حضرت عمرو بن امیۃ الضمیری نے جوابدیا عمرو بن العاص نے دریافت حال کے لئے مجہے آپ کے پاس بہیجا ہے۔ حضرت یوقنا چونک پڑے اور پوچہا۔ اب وہ کہان ہین۔ عمرو ابن امیہ بولے۔ بہت قریب یعنے اسوقت اونمین اور تم مین صرف تین کوس کا فاصلہ ہے۔ یوقنا کے فرط خوشی سے آنسو نکل پڑے۔ اپنا سارا حال من وعن اون سے بیان کر دیا اور کہا۔ اے عمرو۔ جلدی جاکے سردار سے میرا حال زار عرض کرو اور کہنا کہ حضور آپ کا خادم یوقنا سخت مصیبت مین گرفتار ہے۔ اوسکی خبر لی جاے۔ عمرو بن امیۃ الضمیری گہبرا گئے اور فوراً حضرت عمرو بن العاص کی خدمت مین پہونچکر اون سے یوقنا کی حالت بیان کی جناب ممدوح نے کل اسباب وغیرہ اوسی جگہہ ربیعۃ العامری کی نگہبانی مین چہوڑا اور ایک ہزار

Marfat.com

سوار اپنے ساتھہ لیکر اوسی اندھیری رات مین روانہ ہوگئے۔ اور قریب صبح یوقنا سے جا ملے۔ آفتاب طلوع نہین ہونے پایا تھا کہ قبطیون کو چارون طرف سے گھیر لیا اور تکبیر وتہلیل کے نعرے بلند کرکے تلوارین چلانا شروع کردین۔ سورج ابھی زیادہ بلند نہین ہوا تھا کہ ایک ہزار سے زیادہ قبطی مار ڈالے اور ایک ہی ہزار سے زیادہ سوار گرفتار کرلئے باقی مصر کی طرف بھاگ گئے۔

اوسی بھاگڑ مین مسلمانون نے ارمانوسہ کو گرفتار کرلیا۔ اوسکے سب لونڈی غلام۔ مال واسباب اور خیمے وغیرہ بطور مال غنیمت ہاتھہ آئے۔ حضرت عمرو بن العاص نے خود آگے بڑہکے یوقنا کو مبارک باد دی کہ لو حضرت تمہارا شکار تمہارے ہاتھہ سے نکلنے نہین پایا۔ مسلمانون کو وہین قیام کرنا پڑا کیونکہ بہت سا مال ہاتھہ لگا تھا۔ آپ جانتے ہین کہ ایک شہزادی کا جہیز تہا یا ہنسی ٹھٹھا۔ یہین پر عمرو بن ربیعۃ العامری بھی مع مستورات کی ہودجون اور اموال غنائم کے آملے۔

جب ملکہ ارمانوسہ معہ اپنے مال واسباب کے مسلمانون کے قبضہ مین آگئی اور سب اپنے اپنے خیمون مین خیر سے جا بیٹھے تو حضرت عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس جمع کیا اور کہا۔ اے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تم جانتے ہو کہ حق جل وعلا نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے نیکی کا بدلا نیکی ہی ہونا چاہیئے۔ حضرات عبداللہ بن جعفر طیار خالد بن سعید السہمی۔ قعقاع بن عمرو التمیمی۔ ہاشم بن سعید الطائی اور یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین یہہ سُنکر بولے کہ ہم آپکا اصل مطلب نہین سمجھے ذرا تفصیل سے فرمایئے۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا کہ ارمانوسہ کے باپ نے ہمارے نبی کی

Marfat.com

خدمتمین تحفہ بہیجا تہا اوسکے عوض مین ہمین بہی چاہیئے کہ مقوقس کے پاس اوسکی بیٹی کو بڑے احترام سے روانہ کردین۔ اوسکا مال و اسباب بہی اوسکے ساتہہ ہو۔

قبطی لوگ بہاگ کے مقوقس کے پاس پہونچے۔ اپنا سارا حال پر ملال اور ارمانوسہ کی گرفتاری اوس سے بیان کی۔ بادشاہ کو بڑا رنج ہوا۔ اسی اثنا مین قیس بن سعید ارمانوسہ کو لئے ہوے پہونچگئے۔ جب شہزادی محل مین داخل ہوگئی تو مقوقس کا سارا ملال جاتا رہا اور بولا کہ بیشک مسلمان وہ قوم ہے جو سب پر غالب ہوگی مین ہرگز انسے لڑنا نہین چاہتا۔ حضرت قیس بن سعید کو سامنے بلا کے انکی بڑی بزرگداشت کی اوسی وقت اوسکے اکابر دولت و حُجّاب بہی ارمانوسہ کے آنیکی مبارکباد دینے آے تہے اونہین کے سامنے قیس بن سعید سے سوال کیا۔ اے برادر عرب۔ تمہارا نام کیا ہے۔ اونہون نے جوابدیا۔ قیس بن سعید

بادشاہ کیا تم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب مین ہو جنہون نے اونہین کے سامنے سے جہاد شروع کردیا ہے۔

قیس ہان۔ اور پہلے ہی جہاد مین باوجود بے سروسامانی اور عسرت کے ہم نے اپنے سے زیادہ کُفّار کو بہگادیا۔

مقوقس نے اسواسطے کہ جناب رسول مقبول صلعم کی فروتنی اور انکساری مصریون پر ظاہر ہو دریافت کیا۔ کبہی تمہارے نبی حماریعنی گدہے پر سوار ہوے ہین؟۔ کیونکہ مصری گدہے کی سواری سے پرہیز کرتے تہے اور اوسے ذلیل جانتے تہے۔

قیس اوسی حمار پر ہمارے حضور بہت سوار ہوے ہین جو آپ نے تحفہ مین اونہین بہیجا تہا بلکہ اپنے پیچہے اپنے ایک صحابی معاذ بن جبل

Marfat.com

کو بھی بٹھا لیا کرتے تھے۔ آپ نے اوس حمار پر پوست خرما کا ایک جامہ کس لیا تھا۔ اور اوسی کی لگام لگالی تھی۔ آپ اپنی کپڑونمین خود ہی پیوند لگا لیتے تھے اور اپنے جوتے آپ ہی گانٹھہ لیتے تھے قمیص مبارک مین پیوند پر پیوند لگے رہتے تھے۔ فرمایا کرتی تھے کہ جسنے میری سنت سے نفرت کی وہ میرا نہین ہے۔ دیر و دسنے آپکے پاس ایک قمیص روئی دار ہدیہ مین بھیجا تہا جسکا طول کم اور آستین ندار دتھین۔ گریبان بھی نہ تھا۔ ایک حُلّہ آپ کیواسطے ۳۳ شُتُرون کے عوض مین خرید اگیا تہا اوسے آپ نے اپنی عمر بھر مین صرف ایک ہی بار زیب بدان فرمایا اور شام سے ہدیہ مین ایک جُبّہ آپکے پاس آیا تہا اوسے حضور نے اوس وقت تک پہنا جب تک وہ پارہ پارہ نہوگیا۔ دو موزے اوسوقت تک رہے کہ وہ پھٹ نہ گئے۔ چار گز لمبی اور ڈہائی گز چوڑی چادر آپ اوڑہا کرتے تھے۔ ایک کپڑا وفود کے آنے کے وقت پہن لیتے تھے۔ آپکا کلام اولبس شیرین۔ نہایت فصیح۔ کمال بلیغ اور اعلی درجہ کا موثر ہوا کرتا تہا۔ جب آپ کسی مجمع کے پاس سے ہوکر گذرتے تو اون لوگون کو سلام کرتے اور تبسم ہوکر بات کیا کرتے تھے۔ کبھی کسی سے چین بجبین ہوکر ہم نے آپکو بولتے نہین سُنا آپ کسی جماعت مین اگر بیٹھے ہوتے اور وہان سے اوٹھنے کا قصد کرتے تو سبحانك اللھم وبحمدك اشھد ان

Marfat.com

لا الہ الا انت استغفرك واتوب الیك کہتے ہوے اوٹھتے تھے۔ اسکی بابت ایکدفعہ ہم لوگون نے حضور سے دریافت کیا تھاکہ یارسول اللہ۔ کیا ایسا فرما کے اوٹھنے کی آپکو عادت ہوگئی ہے۔ ارشاد ہوا۔ نہین بلکہ جبریل امین جب میرے پاس سے جاتے ہین تو یہی کہکے جاتے ہین۔ اے شاہ مصر جب ہمارے والی وارث نے انتقال فرمایا تو ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہمین معلوم ہوا ہے کہ اوسوقت حضور کی ملک مین صرف ایک چادر اور ایک پرانی ازار تھی۔

یہہ سُنکے مقوقس بے اختیار بول اوٹھا۔ قسم ہے خدا کی۔ یہہ اخلاق سوا ے نبی کے اور کسی مین نہین ہوسکتے۔ خوشی اور کشایش ہوا وسکے لئے جو آپکی اطاعت کرتا ہے۔ بے شک۔ اُمت محمدی کے اوصاف انجیل مین مسطور ہین۔ اوسی وقت ایک قس بول اوٹھا۔ اے بادشاہ سُن۔ اللہ کے نزدیک افضل ترین امت ہم ہین۔ اس کلام سے مقوقس برہم ہوگیا اور کہنے لگا کہ اپنے افضل ہونے کے وجوہات بیان کرو۔ کیا بُرے کام کرنے۔ نیکیون سے دور رہنے۔ رعیت پر ظلم کرنے۔ دُنیا دون کی خواہش رکھنے اور حرام چیزین کہانے پر تمہین ناز ہے۔ جناب قیس بن سعید بول اوٹھے۔ کیا تم اوس قوم سے ہو جسمین سکندر اعظم کا ایک دفعہ گذر ہوگیا تھا۔ نہ کوئی حاکم اوسمین نظر آیا نہ امیر نہ کوئی قاضی نہ مفتی نہ کوئی مالدار نہ غریب۔ کہانا پینا پوشاک سبکی ایک تھی۔ نہ کسیکو کسی سے دشمنی تھی نہ مخالفت سب ایک دوسرے کو اپنا جزو بدن سمجھتے تھے۔ کوئی کسی سے ضد حسد اور بغض نہین رکھتا تھا۔ سکندر کو

Marfat.com

یہ بات دیکہکر نہایت تعجب ہوا - اور اونکا حال دریافت کیا - معلوم ہوا کہ اون لوگون نے ایک کہوپری آدمی کی کسی زمانہ مین پائی تہی جسپر یہہ مرقوم تہا " اے ابن آدم تیری اُمید نے تجہے ناکام بنا دیا ہے اسی واسطے تیری موت تجہے جلدی سے کہا لیتی ہے اور تو مٹی مین ملجاتا ہے پہر سواے تیرے گذشتہ اعمال کے تیرے ساتہہ کچہہ نہین رہتا اور تو اکیلا رہجاتا ہے اگر تیرے عمل نیک ہین تو تو خوش رہیگا اور جو بد ہین تو تجہے شرمندہ ہونا پڑیگا - مگر اوس وقت کی پشیمانی تیرے کچہہ کام نہ آئیگی - اے ابن آدم تو دنیا پر فریفتہ ہے اوس نے تیرا کہوج کہو رکہا ہے اور تو عمل نیک کی طرف اپنا رخ بہی نہین کرنے پاتا - عاقل جو کاہلی نہین کرتا اور غفلت سے متنافر ہے خوشی اور پاکیزگی اوسیکا حصہ ہے تجہے مناسب ہے کہ اپنی اوس حالت کے لئے توشہ جمع کر جس سے بازگشت ناممکن ہے - اپنی کاہلی اور سستی پر خاک ڈال اور اپنی عمر کو غنیمت سمجہکے نیکی کی طرف دوڑ - کہ ایک نہ ایک دن ہلاک ہونے والا اور اپنی ملکیت سے جدا ہونے والا ہے " ہمنے ان نصیحتون سے عبرت حاصل کی اور اونپر ٹہیک کاربند ہین اسلئے ہمین بادشاہ و قاضی مفتی اور حاکم کی ضرورت نہین - انکی ضرورت اون بدمعاشون کو پڑا کرتی ہے جو باہمی مین مین اور تو تو کے عادی ہین - ... سارا عمل ہے -

... آدم اعضاے یکدیگر اند		کہ در آفرینش زیک جوہر اند

... سے آپس میں بہائی بہائی ہوگئے - پہر دشمنی اور مخالفت چہ معنی دارد - سکندر نے ... اچہا بتاؤ کہ تمہارے ان عبادت خانے کم اور دور دور ہین اور قبرستان ... دن مین انکا کیا باعث ہے - اونہون نے جواب دیا - عبادتخانے ہم نے

Marfat.com

دور اسلیئے بنائے ہین کہ ہمین مسافت طے کرنیکا بہی اجر ملے - قبرین اس لیئے یاس بناتے ہین کہ موت ہمین ہر وقت یاد رہے اور اوسکے خوف سے گنا ہون سے بچے رہین پہر سکندر نے پوچہا - تمہارے دروازون مین زنجیرین کیون نہین ہوتین جواب ملا - جب چور کا ہم مین نام نہین تو گہر کے کواڑ دیکے سونا فضول ہے - جب ہم لوگ زیردست پر زبردستی اور ظلم کرنے سے باز آئے ہوئے ہین تو حاکم رکہنا بیفائدہ اور جب سب ایک ہوچکے تو چوری کیون کرین - سکندر نے دریافت کیا - مین نے یہان کوئی فقیر اور غریب بہی نہین دیکہا اسکی کیا وجہ ہے - انہون نے بیان کیا کہ ہم اللہ کی روزی کو سبکے لیئے برابر سمجہتے ہین اور اپنے مین سے کسیکو مفلوک اور سقیم الحال نہین دیکہہ سکتے تاکہ باہمی محبت مین فرق نہ آئے اور نفاق کا گہن ہم مین نہ لگنے پائے - اس معقول اور پُر مغز گفتگو کے بعد اون متبرک لوگون نے دو کاسہ سر سکندر کے سامنے پیش کیئے اور کہا - ان مین ایک تو ظالم کی کہوپری ہے اور دوسری عادل کی - اے بادشاہ - یہہ بہی اسی راہ مین آئے تہے جسمین تو جا رہا ہے اور اوسی جگہہ گیئے ہین جہان تو جانیوالا ہے - باوجود اپنی بڑی بڑی فوجون اور عظیم الشان خزانون کے بہی اوس افتاد سے نہ بچ سکے جو [illegible] اے شاہ جم جاہ - عادل اب خوشحال ہے اور ظالم شرمسار و حیران - [illegible] اپنے مطلب کو پہونچ جاتا ہے اور بدکار کے نصیب مین محرومی و ناکامی ہوتی ہے - تو ان دونون کاسہ سر سے خبردار ہوجا - اب تو بہت سے بندگان خدا کا سردار ہوگیا ہے اور تیرا حکم پست و بالا پر جاری ہوگا - تجہے زمین پر خدا نے اپنا خلیفہ بنایا ہے - تیرے واسطے حکم ہے کہ تو عقل کا استعمال کر اور ہر وقت اپنے فرض پر نظر رکہہ -

Marfat.com

اپنی جاے بازگشت یعنے قبر کی اندھیری کوٹھری کو یاد رکھیو اور اپنی چادر دیکھکے پالون پھیلائیو - یہہ تیرا جاہ وحشم اور فوج ولشکر تیرے کچھہ کام نہ آئیگا - جسوقت موت نے تیرا گلا گھونٹ دیا یہ سب کچھہ یہین رکھا رہجائیگا اور تجھے اپنے کامونکی جوابدہی کے لئے اوس حاکم عادل کے تخت کے سامنے کھڑا ہونا پڑیگا جس سے کچھہ چھپا نہین ہے - اے سکندر تو احکام شیطان پر لعنت کرکے رحمان کے حکمون کو مان -

حضرت قیس نے یہہ روایت بیان کرکے مقوقس سے دریافت کیا - اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ یہہ لوگ کون تھے - مقوقس نے کہا نہین - جناب قیس نے جوابدیا کہ یہہ لوگ مومن جناب موسیٰ بن عمران علیہ السّلام کی قوم مین سے تھے - اونہین لوگون کی خبر حق سبحانہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی اس آیت شریف مین دی ہے - ومن قوم موسیٰ امة یهدون بالحق وبه یعدلون - یعنے قوم موسیٰ مین ایک فرقہ ہے جو حق کی راہ بتاتے ہین اور اوسی کے بموجب انصاف کرتے ہین - ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی اس قوم کو شب معراج مین دیکھا تہا - آپ ہی نے اونکے حال سے ہمین مطلع کیا - آخر مقوقس نے کہا کہ اب تم اپنی فوج مین جاؤ - یہان کے حال سے جاکے اونہین آگاہ کرو اور منتظر رہو کہ خدا کیا کرتا ہے - جناب قیس بولے اے بادشاہ - تجھے ضرور ہم سے لڑنا پڑیگا ہم بغیر جزیہ لئے یا تم سے اسلام قبول کرائے ہرگز نہ جائینگے - مقوقس نے کہا مین تمہاری درخواست اپنی قوم کے آگے پیش کرونگا مگر افسوس ہے کہ مجھے منظوری کی امید نہین - کیونکہ انکے دل حرام چیزین کہاتے کہاتے سیاہ ہوگئے ہین -

Marfat.com

محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلۂ روات سلیمان بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ مقوقس شاہ مصر و اسکندریہ رمضان مین روزے رکہا کرتا تہا۔ اس بات کو اپنی قوم سے پوشیدہ رکہنے کے لئے شہر سے باہر دور ایک مکان مین جا کے رہتا تہا جہان سوا اوسکے چند خیرخواہ اور ہمراز خدمت گارون کے ایک ماہ کامل کوئی اوسکے پاس نہ جا سکتا تہا۔ بعد گذرنے ماہ رمضان کے وہ اپنی تختگاہ کو واپس چلا آتا تہا۔ یہہ ملاقات قیس بن سعید اور مقوقس کی آخر ماہ شعبان مین ہوئی تہی۔ حضرت قیس بن سعید نے مصر کے سب حالات جو دیکہے اور سنے تہے جناب عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکے عرض کر دیئے۔

ماہ مبارک رمضان آگیا اور مقوقس جو اسلام کی طرف مائل تہا روزے رکہنے کے لئے شہر سے باہر اپنے خلوت خانہ مین جا رہا۔ اوسے ہرگز مسلمانون سے لڑنا منظور نہ تہا۔ اس ایک مہینہ کے لئے اوسکا بیٹا اور ولی عہد ارسطولیس تخت پر بیٹہا جو بڑا ہی سخت اور باطل کوش تہا۔ وہ قیس بن سعید اور مقوقس کی گفتگو سن کے کہٹک گیا تہا کہ میرا باپ اسلام کا حامی ہے اسلئے کبہی عربون کے سامنے نہین آئیگا۔ اسمین بہی کچہہ تعجب نہین کہ شاید وہ اپنا ملک مسلمانون کے سپرد کر دے۔ اس لئے تخت پر بیٹہتے ہی ارسطولیس نے ارباب دولت اور امراے قبط کو جمع کیا۔ اون سے کہا۔ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ تم طوفان نوح کے بعد سے اس ملک پر قابض چلے آتے ہو۔ مگر افسوس۔ اب میرے باپ کا ارادہ ہے کہ تمہارا ملک مسلمانون کے سپرد کر دے۔ مجہے اوسکی بہت سی باتون سے ایسا ہی پایا گیا ہے۔ اس تقریر کا جواب حاضرین نے یہ دیا کہ حکومت تیرے اختیار مین ہے اور تو ولی عہد اور حاکم

Marfat.com

بھی ہے اپنی عقل سے سوچ سمجھکے وہ بات کرجو ہمارے اور رعیت کے حق مین مفید ہے۔ وہ لوگ تو یہہ کہکر رخصت ہوے۔ ارسطولیس نے اپنے باپ کے قتل کا مصمم ارادہ کرلیا اور اوس آدمی سے ساز کیا جو مقوقس کو پانی پلاتا تھا۔ اوس سے وعدہ کیا کہ اگر تو میرے باپ کو زہر پلا کے مارڈالیگا تو مین تجھے ایک ہزار دینار اور بڑی جاگیر دونگا۔ اوس مردود نے روپیہ اور جاگیر کے لالچ سے بادشاہ کو مارڈالا اور ارسطولیس کو آکے خبر کردی۔ وہ باپ کے جنازہ پر آیا۔ بہت رویا پیٹیا اور اوسکی تجہیز وتکفین کی۔ اون لوگون کو قتل کراکر جو اوسکے زہر دینے مین شریک تھے خود تخت نشین ہوگیا۔ رعیت مین سے کیسکو بادشاہ کے مرنیکی خبر نہوئی دی۔

ادہر تو مقوقس زہر سے مارا گیا اودہر حضرت قیس بن سعید نے جناب عمرو بن العاص کے پاس پہونچکر بادشاہ کے ارادہ اور گفتگو سے اونہین مطلع کردیا حضرت عمرو بن العاص نے جنگ اور مصر کے محاصرہ کرنیکا عزم کرلیا۔ کیونکہ مقوقس نے نہ تو مسلمان ہونے کا وعدہ کیا تھا نہ جزیہ دینا قبول کیا۔ لھذا سواے لڑنیکے چارہ نہ تھا۔ جناب موصوف معہ سارے لشکر کے روانہ ہوے اور موضع قلیوب مین جا اوترے۔ وہان سے ادہراودہر کے دیہاتیون کو بذریعہ قاصدون کے اطلاع دیدی گئی کہ تم لوگ اطمینان سے بیٹھے رہنا ہم تمہین کسی طرح کی تکلیف ندین گے۔ ہماری طرف سے تمہین امان ہے۔ البتہ اتنی مدد تم سے درکار ہے کہ ہمین غلّہ وغیرہ کی طرف سے دقت نہونے پاے۔ اس کو سب نے بسروچشم مان لیا اور خوشی سے رسد پہونچانے لگے۔ حضرت عمرو بن العاص قلیوب سی چلکے مجر الحصا مین فروکش ہوے۔ یہہ مقام خاص سرحد مصر مین داخل ہے۔ اب تو

Marfat.com

مصریون مین کھلبلی پڑ گیئ اور چارون طرف غل مچا کہ مسلمان آپہونچے۔ سوداگرون نے دوکانین بند کردین اور لوگ اپنے بال بچے اور مال واسباب لے لیکر درون کی طرف بہاگنے لگے اور سب معہ اپنے ساتہیون کے مسلح ہو بیٹھے۔

جناب عمرو بن العاص نے مجر الحصا مین قیام کر کے حکم دیا کہ لشکر کے گرد خندق کہود لیا جاوے چنانچہ ایک بہت گہری کہائی تیار ہو گیئ۔ دیہاتیون نے کہانے پینے کی عمدہ عمدہ چیزین اسلام کے کیمپ مین مہیا کردین۔ جب لشکر اسلام کو وہان ٹہیرے ہوی ایک مدت ہو گیئ اور اودہر سے کسی نے یہہ بہی نہ پوچہا کہ تمہارے مُنہ مین کے دانت ہین اسلئے جناب عمرو بن العاص نے مقوقس کے پاس ایلچی بہیجنے کا ارادہ کیا۔ رملہ مین ایک غلام وردان نام اونہین ملگیا تہا جو قبطی زبان بخوبی جانتا تہا۔ اوسے بہیجنا چاہا۔ خط لکہنے کی تیاریان ہو رہی تہین کہ خندق کے کنارہ سے ایک قبطی نے عربی زبان مین کہا "اے عرب والو بادشاہ کا بیٹا اور ولی عہد ارسطولیس چاہتا ہے کہ تم اوسکے پاس ایک ایلچی بہیجو جو تمہارا مقصد اوس سے آکے بیان کرے شاید اللہ تم مین اور ہم مین کوئی شکل بہتری کی پیدا کردے" یہہ بات سُنکے ایک عرب حضرت عمرو بن العاص کے حضور مین دوڑا چلا گیا اور اس امر کی اطلاع دی۔ جناب ممدوح نے اکابر صحابہ یعنی عبد اللہ بن جعفر تیار اور ہاشم بن سعید الطائی اور یزید بن ابی سفیان سے جو اوسوقت موجود تہے کہا کہ مین ملوک روم کی زبان سمجہتا ہون اور اپنے سوا کسی کو ایسا نہین دیکہتا جو وہان جاوے۔ سب نے یہی جواب دیا کہ اگر تم اسی مین اسلام اور مسلمانون کی بہتری سمجہتے ہو تو بسم اللہ۔ خدا تمہاری مدد کرے آپ ہی تشریف لیجائین اوسوقت آپ نے شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُلایا اور

Marfat.com

اپنی جگہہ اونہین محافظ لشکر اسلام مقرر کر دیا۔

جناب عمرو بن العاص نے ایک شامی کپڑا پہنا جسکے نیچے بالونکا بنا ہوا ایک جُبّہ تہا۔ اپنی تلوار کمر سے لٹکائی اور اپنے غلام وردان کو آگے کر کے گہوڑے پر سوار ہوے۔ شہر کے گرد نہ دیوار تہی نہ فصیل۔ نہ کوئی خندق مگر ہر دروازہ پر انتظام تہا اور سوار و پیدل ہر جگہہ موجود تھے۔ اوس قبطی نے آگے بڑہکے اون سے کہا کہ اے لوگو یہہ عرب کا ایلچی تمہارے بادشاہ کے پاس آیا ہے اسکو اندر جانے دو اون لوگون نے جواب دیا کہ ہم کسیکو بادشاہ کے حکم کے بغیر نہ جانے دینگے اتنے مین بادشاہ کا آدمی بہی آپہونچا اور اوسنے کہا کہ ان لوگون کو آنے دو۔ یہہ لوگ قصر شمع کی طرف چلے دیکہا کہ چیدہ اور منتخب لوگ اور حُجّاب اور اکابر دولت جابجا عمدہ عمدہ لباس اور زرہ و جوشن پہنے ہاتہون مین کمانین چڑہاے کہڑے ہین اور چپے چپے پر حفاظت کا انتظام ہو رہا ہے کہ کوئی پرندہ پر نہین مار سکتا۔ جب حضرت عمرو بن العاص محل کے دروازہ پر پہونچے تو حاجب نے کہا کہ تلوار اپنی یہان رکہو اور اندر چلو۔ جناب عمرو بن العاص نے فرمایا۔ ایسا نہین ہو سکتا ہم لوگ عرب ہین تلوار ہمارے دم کے ساتہہ ہے چاہے بادشاہ ہمین آنے دے یا نہ آنے دے ہم تلوار اپنی الگ نہ کرینگے۔ اس بات کی بہی اطلاع بادشاہ کو کی گئی وہان سے اجازت آئی کہ وہ جس طرح چاہین آنے دو۔ جناب عمرو بن العاص اور وردان ارسطولیس کے سامنے پہونچے۔ دیکہا کہ بادشاہ تخت پر بیٹہا ہے۔ حجاب سامنے ہین۔ دائین بائین غلام کہڑے ہین۔ اور ہاتہہ سبکے قبضون پر ہین۔ ریشمین قبائین در بر۔ جڑاو پٹکے در کمر۔ ہاتہون مین سونے کے کنگن سر پر مرصع ٹوپیان۔ یہہ دیکہکر جناب عمرو بن العاص ہنسے اور وہ آیت پڑہی جسکا

Marfat.com

ترجمہ یہہ ہے "جو کچھہ تمکو ملتا ہے وہ برخورداری اور زیبا منفعت دنیا کی زندگانی کی ہے مگر جو اللہ کے ہان ہے وہ اللہ والون اور ایمان داروں کے لئے رہنے والا اور بہتر ہے جو اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین" جناب عمرو بن العاص بادشاہ کے سامنے بیٹھہ گئے اور تلوار زانو پر رکھہ لی۔ محل کی طرف جو چاندی سونے سے آراستہ اور رنگ برنگ کے نگینون سے جڑا ہوا تھا۔ دیکھکر آپ نے کلام مجید کی وہ آیت پڑہی جسکا ترجمہ یہہ ہے "اگر یہہ نہوتا کہ سب لوگ ایک دین مین ہو جائین تو ہم کافرون کے گھرون کی چھتین چاندی کی اور سیڑہیون اور دروازون اور بیٹھنے کے تختون کو سونے کا بنا دیتے کیونکہ یہہ سب کچھہ برخورداری اور زندگانی دنیا کی منفعت ہے اور میرے رب کے ہان پچھلا گھر تو اوسی کے لئے ہے جو متقی اور پرہیزگار رہے"۔

پھر جناب عمرو بن العاص نے فرمایا اے لوگو۔ تم قیامت کے دن برہنہ بدن اور ننگے پاؤن اوٹھائے جاؤ گے چنانچہ خداوند کریم نے اپنی پاک کتاب مین ارشاد کیا ہے "جیسے پہلے وعدہ ہو چکا ہمین تو ضرور کرنا ہے یعنے جسطرح ہمنے پہلے بنایا تھا اوسی طرح ہم پھر دوہرا دینگے"۔

جب قبطس وزیر نے جناب عمرو بن العاص کا یہہ کلام سُنا تو زبان قبطی مین بادشاہ سے کہا حضور یہہ بدوی بڑا فصیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہی اس لشکر کا سردار ہے جو یہان آیا ہوا ہے۔ اگر اسے آپ گرفتار کر کے مار ڈالین گے تو یہہ سب بھاگ جائینگے وردان بادشاہ اور وزیر کی یہہ گفتگو سنتا اور سمجھتا تھا۔ بادشاہ نے وزیر کو جواب دیا ہرگز ایسا نہین ہو سکتا یہہ بطور ایلچی کے آیا ہے اور ایلچی کو نقصان پہونچانا بڑی ذلت کی بات ہوگی۔ خصوصاً اس صورت مین جب کہ ہمنے خود اپنی درخواست سے سفارت کو

Marfat.com

بلایا ہے۔ اسکے بعد ارسطولیس نے جناب عمرو بن العاص سے پوچھا۔ اے برادر عربی تم لوگ ہم سے کیا چاہتے ہو۔ ابتک ہم لوگ تم سے قوت اور دبدبہ مین بڑھے ہوے ہین۔ جسنے ہماری طرف نظر خصومت سے دیکھا ہے وہ کبھی سرسبز نہین ہوا۔ ہم نے گرد ونواح کے والیان ملک کو لکھا ہے یقین ہی کہ وہ بہی ضرور مدد کرینگے۔ جناب عمرو بن العاص نے جوابدیا۔ اے بادشاہ۔ ہم اون لوگون مین سے نہین ہین جو لشکر مخالف کی کثرت سے ڈر جائین۔ ہمارے ہادی و رہنما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حق سبحانہ تعالےٰ نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر مشکل مین ہم تمہاری مدد کرینگے اور اپنی کتاب بزرگ مین بہی لکھدیا ہے "ہم زبور مین لکھہ چکے ہین کہ ہمارے نیک اور پرہیزگار بندے زمین کے مالک ہونگے" ہم چاہتے ہین کہ تم لوگ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ پر ایمان لاؤ اور یہہ سمجہہ لینا کہ اگر تم نے اس سے انکار کیا تو کمبختی آجائیگی۔ تمہین ذلت کے ساتھہ جزیہ دینا پڑیگا۔ جو اس سے بہی انکار ہے تو لڑنے کے لئے سنبہل جاؤ۔ اسکا جواب بادشاہ ارسطولیس نے یہہ دیا کہ ہم بغیر مقوقس کی راے کے کچہہ نہین کرسکتے اور وہ اپنے معمول کے موافق اس ماہ رمضان مین عزلت گزین ہے۔ جب بادشاہ اپنی خلوتخانہ سے نکلیگا تو اپنی راے سے جو چاہیگا کریگا۔ میرے گمان مین تمہارے ساتھیون مین سے اور کوئی تم سے زیادہ خوش بیان۔ شیرین زبان۔ فصیح و بلیغ نہوگا۔ تمہارا کلام نہایت مؤثر اور پُر کیفیت ہوتا ہے۔ تم بڑے تیز زبان۔ مستقل مزاج اور دل کے مضبوط ہو۔ یہہ بات سُنکے جناب عمرو بن العاص مسکراے اور فرمایا۔ اے بادشاہ۔ تیرا یہہ گمان غلط ہے مین تو اپنے ساتھیون کے آگے محض گونگا ہون۔ بعض تو ہم مین

Marfat.com

اسی جگہہ ایسے موجود ہین کہ اگر تو اون سے کلام کرے تو سمجھے کہ بلبل ہزار داستان ہین اور مین تیری آنکھون مین حقیر ہو جاؤن - بادشاہ بولا - میری سمجھہ مین نہین آتا کہ تمہارے ساتھیون مین تم سے بڑھکر کوئی ہو - جناب عمرو بن العاص بولے اگر امتحان منظور ہے تو ایک نہین دس آدمی ایسے بُلا دون جنکے آگے میری گفتگو ہیچ و پوچ معلوم ہوگی یہہ سُنکر بادشاہ نے جناب عمرو بن العاص سے کہا کہ اچھا بلاؤ ہم بھی دیکھین - اور اپنے وزیر سے مخاطب ہوکے زبان قبطی مین بولا - دیکھا - اس ایک سے تو دس کا قید کرلینا بہتر ہوگا - حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا - وہ تو میرے جانے سے آئینگے دوسرے کے کہنے سے نہین آسکتے اگر تو کہے تو مین خود جاؤن اور اونہین بُلا لاؤن بادشاہ راضی ہوگیا - جناب ممدوح اور وردان دونون چلدیئے - اونکے رخصت ہوجانے کے بعد بادشاہ نے وزیر سے کہا - مجھے قسم ہے اپنے دین کی مین انکے آنے کے بعد سبکو قتل کرادونگا -

اثنائے راہ مین وردان نے بادشاہ کے ارادہ سے جناب عمرو بن العاص کو مطلع کردیا کہ وہان آپ لوگون کے قتل کے ارادے ہوگئے ہین آپ جو کرین سنبھل کے اور سمجھہ بوجھہ کے کرین - جناب ممدوح نے وردان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ نیکی کا بدلا نیکی ہوتا ہے مین بھی اسکے عوض تیرے ساتھہ نیکی کرونگا - یہہ اپنے لشکر مین داخل ہوئے مسلمانون نے آپکو دور سے آتے دیکھکر استقبال کیا - صحت و سلامتی سے واپس آجانیکی مبارکباد دی اور کہنے لگے کہ حضور کے آنے مین جو دیر لگی اس سے ہم بہت بیچین ہوگئے تھے - جناب ممدوح نے وہان کی بیتی لوگون کے آگے بیان کی اور کہا - اونکے ارادے تو بد ہو ہی چکے تھے لیکن مین اس ترکیب سے بچکے چلا آیا ہون

Marfat.com

وردان نے میری بڑی مدد کی ہے۔سب مسلمانون نے اپنے سردار کی سلامتی
کے لیئے اللہ جل شانہ وعم نوالہ کا شکر ادا کیا۔ وہ رات یاد الٰہی مین بسر ہوئی۔ صبح
جناب عمرو بن العاص نے نماز پڑہائی اور بعد ادائے نماز مسلمانون کو حکم دیدیا کہ اپنے
ہتھیار اور سامان جنگ درست کرلو اور لڑنے کے لیئے سوار ہو جاؤ۔ اوسی وقت
ارسطولیس کا آدمی خندق کے کنارہ کھڑا ہو کے پکارا کہ اے گروہ عرب۔ ہمارا بادشاہ
تمہارے ایلچی اور اوسکے دس ساتھیون کا منتظر ہے۔ اسکی خبر جناب عمرو بن العاص
کو ہوئی۔ آپ نے سامنے آکر کہا اے شخص۔ مکروفریب اپنے کرنے والے ہی کو برباد
کر دیتا ہے اور حیل ساز کو چارون طرف سے ہزیمت گھیر لیتی ہے۔ تیرے مالک کا
بُرا ہو۔ اوسنے خود ہی ایلچی طلب کیا اور جب مین اوسکے پاس گیا تو اوسکی نیت بد ہو گئی
اور میرے قتل کا ارادہ کرلیا۔ اوس سے جاکے کہدو کہ ہم وزیر اور بادشاہ کے
مشورہ کو بخوبی سمجھ گئے اب جان بوجھکے ملک الموت کے منہ مین آئین تو بڑے
بیوقوف ہین۔ اگر ہم تجھے جو ہمارے دشمن کا ایلچی ہے مار ڈالین تو بتا تجھے اسوقت
کون بچا سکتا ہے۔ لیکن نہین۔ ہم ہرگز ایسی بدعنوانی نہ کرینگے۔ کیونکہ ہم لوگ وعدہ
خلافی کو بہت ہی بُرا سمجھتے ہین۔ اب تو اپنے مالک کے پاس جا اور کہہ کہ مین نے وہ
گفتگو بخوبی سُنلی اور سمجھ لی ہے جو کل اوسمین اور اوسکے وزیر مین ہوئی تھی۔ اور جسمین
معہ میرے گیارہ مسلمانون کے مار ڈالنے کا عزم بالجزم کرلیا گیا تھا۔ شکر ہے اللہ
کریم ورحیم کا جسنے ہمین تم لوگون کے مکروفریب سے نجات بخشی۔ جاؤ اور کہدو کہ اب
مین ہرگز نہ آؤنگا۔ اسکے بعد جناب عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب کوئی
حلف لینے کا موقع پیش آتا تھا تو یہی فرماتے تھے کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے

Marfat.com

قبطیون کے بادشاہ کے ہاتھہ سے مجھے نجات دی۔

قاصد بے نیل مرام واپس ہوکے ارسطولیس کے پاس پہونچا اور جناب عمرو بن العاص کی تقریر بجنسہ اوسے سُنادی۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا۔ تعجب کی بات ہی اس بدوی نے ہماری بات کیسے سمجھہ لی اور اس نے یہہ زبان کہان سیکھی۔ وزیر نے غور کرکے جواب دیا۔ مین یہہ گمان کرتا ہون کہ وہ دوسرا شخص جو اوسکے ساتھہ تھا ہماری زبان جانتا تھا۔ اوسی نے اپنے ساتھی کو خوف زدہ کر دیا۔ بادشاہ نے کف افسوس ملکے کہا کہ شکار ہاتھہ سے نکل گیا۔ اے وزیر تو ہی بتا کہ مین ان عربون کے باب مین کیا کرون یہہ لوگ نہایت ہوشیار۔ بیدار مغز اور چلتے پرزے معلوم ہوتے ہین۔ انپر کوئی مکر وفریب اثر نہ کریگا۔ وزیر نے عرض کی کہ جہان پناہ یہہ لوگ جمعہ کے دن کی بڑی تعظیم کرتے ہین۔ مین چاہتا ہون کہ جبل مقطم کی گھاٹیون مین انکی تاک مین فوج کو پوشیدہ کردون جسوقت یہہ لوگ نماز مین مستغرق ہون انپر حملہ کر دیا جاے اور ایسی تلوار چلے کہ جسکا پایان نہین۔ نماز ہی مین سب کا ستھراؤ کر دیا جاے اور ایک بہی باقی نچھوڑا جاے۔ وزیر کی یہہ راے بادشاہ کے سمجھہ مین آگئی۔ جمعہ کا انتظار ہونے لگا۔

جسدن جناب عمرو بن العاص بادشاہ کے پاس سے بچکے آئے ہین۔ اوسکے دوسرے دن آپ نے حضرت یوقنا کو بلایا۔ اون سے ارشاد ہوا۔ اے عبداللہ تم پر روشن ہے کہ قبطی ہم سے لڑنے مین بڑی دیر لگا رہے ہین۔ ہمارے پاس نہ کھانا رہا ہے نہ دانہ چارہ۔ تم دیہات مین چلے جاؤ اور ہمارے لئے سامان رسد اور جانورون کے واسطے دانہ چارہ مول لے آؤ۔ جناب یوقنا معہ اپنے بنی عم لشکر

Marfat.com

نوکرون۔ غلامون اور خچرون کے روانہ ہو گئے۔

اسوقت لشکر اسلام مین چند جاسوس قبطیون کے داخل ہو گئے تھے اونھون نے یہہ سارا ماجرا جاکے ارسطولیس سے بیان کر دیا کہ اون کے آدمی جوف کی طرف رسد لینے آئینگے۔ بادشاہ خوش ہوگیا اور جمعہ کا انتظار کرنے لگا۔ جمعرات کے دن ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی ماسیوس کو طلب کیا جو اوسکے لشکر کا سپہ سالار تھا۔ چار ہزار منتخب سوار اوسکے ساتھہ کئے اور حکم دیا کہ اپنے جانورون پر سامان رسد اور دانہ گھاس لادلو تاکہ اثنائے راہ مین جو لوگ تمھین دیکھین یہی سمجھین کہ تم وہی مسلمان ہو جو سامان رسد لینے گئے تھے۔ اسی صورت سے جبل مقطم کے پیچھے جا چھپو اور گھات مین لگے رہو۔ چند آدمی بطور جاسوس کے ادہر ادہر متعین کر دینا تاکہ وہ مسلمانونکی تاک مین لگے رہین۔ جب وہ نماز جمعہ مین مصروف ہون تو تم اونپر حملہ کر دینا مگر جانور اور خچر رسد وغیرہ لدے ہوے تمھارے ساتھہ ہی رہین تاکہ مسلمان تمھین دیکھہ کے چونک نہ جائین کہ یہہ غنیم اور مخالف ہین۔

اس فرمان کو عملی صورت پہنانیکے لئے ماسیوس اندہیری رات مین روانہ ہوا۔ جبل مقطم کے پیچھے پہونچکے اپنے مطلب کا انتظام کرنے لگا اور غار سودان کیطرف نگہبان مقرر کر دیئے۔

ماسیوس نے مسلمانون کی گھات مین اپنی فوج کو ناحیہ حراسے ٹیلہ نور تک متعین کر دیا تھا۔ جہان اب مسجد موسیٰ ہے۔ کچھہ آدمی جبل مقطم کے پیچھے ہی چھوڑ دیئے تھے۔ اس پہاڑ اور مجر الحصا کے درمیان کا فاصلہ نصف میل سے کم تھا۔ یہہ لوگ رات بھر اوسی طرح گھات مین پڑے رہے۔ مسلمانون کو مطلق اس امر کی خبر نہ تھی۔

Marfat.com

جب جمعہ کی صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوگیا اور نماز کا وقت قریب آیا تو مسلمانون نے جانورون اور اونٹون کے چارجامے اور شلیطے جمع کئے اور اونکو خطبہ پڑہنے کے لئے تلے اوپر رکھا اور نماز پڑہنے کے واسطے گھرآے۔ اسوقت تک بہی دشمنون کے مکر اور فریب سے بیخبر تھے۔ جناب عمرو بن العاص مسلمانون سے لڑائی کی باتین کرتے اور جہاد کی ترغیب دے رہے تھے۔ یہان تک کہ مؤذن نے اذان کہدی۔ جناب عمرو بن العاص شلیطون پر چڑھ گئے اور بڑی ہی لطافت اور کیفیت سے خطبہ پڑہا اوسمین جہاد کے فضائل۔ مجاہدین کے مراتب اور اجر و ثواب بڑی فصاحت اور بلاغت سے بیان کئے۔ اخیرمین وہ آیت پڑہی جسکا ترجمہ یہہ ہے ”اے ایمان والومین تمہین ایک سوداگری بتاتا ہون۔ جو تمہین دکھہ کی مار سے بہی بچاویگی۔ وہ یہہ ہے کہ اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنی جان و مال سے خدا کی راہ مین لڑو اگر تم مین ذراسی بہی سمجہ ہے تو یقین کرلو کہ یہی تمہارے حق مین بہتر ہے“۔

راوی ذی شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہ ہمنے التماس کی۔ اے سردار عالیمقدار۔ آپ ہمین تو جہاد کی طرف مائل کرتے ہین اور خود دشمن سے لڑنے مین اتنی دیر لگاتے ہین۔ یہہ سنکر ارشاد ہوا۔ قسم ہے خدا کی مین کسی خوف یا بے صبری سے توقف نہین کررہا ہون بلکہ مقوقس اور اوسکی دانشمندی کی خاطر ہے۔ وہ بیشک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل ہے مگر وہ اس ماہ رمضان مین خلوت نشین ہوجاتا ہے اب صرف پانچ روزے باقی رہگئے ہین اسکے بعد برامد ہوگا اور تخت سلطنت پر جلوہ فرمائیگا۔ اوس وقت ہم اوسکے پاس اپنا ایلچی بھیجینگے اور جیسا وہ جواب دیگا کیا جائیگا۔

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ ہم سب یہہ باتین جناب عمرو بن العاص سے کر رہے تھے کہ خندق کے کنارہ سے ارسطولیس کے ایلچی نے آواز دی اور ہمارے کیمپ مین آنیکی اجازت مانگی۔ حضرت ابن العاص کا حکم ہوا اچھا آنے دو۔ وہ کترا کے اوس طرف سے آیا جدہر کو خندق نہ تھی۔ اوسنے آتے ہی عرض کی۔ ولیعہد نے آپکو سلام کہا ہے اور پیام دیا ہے کہ بادشاہ کی غیبت مین نہ مجھے جنگ کا اختیار ہے نہ صلح کا۔ وہ خلوت مین ہے اوسکے برآمد ہونے مین صرف پانچ دن باقی ہین وہ اپنی جگہہ پر متمکن ہوکے جو چاہیگا کریگا۔ حضرت عمرو بن العاص نے منظور کرلیا۔ اور فرمایا کہ ہمین بہرحال مقوقس کی خاطر منظور ہے اسلئے کہ وہ مقر ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اگر ایسا نہوتا تو ہم ایک دم کی مہلت تم لوگون کو ندیتے

ارسطولیس نے اسوقت بھی چال ہی چلی تھی یعنے مطلب اوسکا یہہ تہا کہ ادہر ایلچی بہیجکے دس پانچ دنکی مہلت مسلمانون سے لون تاکہ وہ بے خبر اور بے فکر ہوجائین اور ہم اونکی بے فکری مین اونکا قلع قمع کردین۔

قاصد کے چلے جانے کے بعد مؤذن نے اذان دی۔ جناب عمرو بن العاص نے خطبہ پڑہا لوگون کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا اور جہاد کی ترغیب دی۔ خطبہ تمام کرکے نماز پر کہڑے ہوگئے۔ بنظر احتیاط اتنا ضرور کیا گیا تہا کہ غلامون کو کہڑا کردیا تاکہ آبادی مصر کی طرف دیکھتے رہین۔ اگر دشمن کی طرف سے کوئی چڑیا بھی مسلمانون کیطرف آتی دیکھین تو فوراً خبر کردین۔

شداد کہتے ہین کہ جب اوسطرف سے کوئی بھی آتا ہوا نہ معلوم ہوا تو اطمینان ہوگیا اور نماز شروع کی گئی۔ جناب عمرو بن العاص نے امامت اختیار کی پہلی رکعت

پ

Marfat.com

پڑہکے ہم رکوع مین گئے۔ سجدہ کا قصد تہا کہ اوسی وقت بوجہ سے لدے ہوے اونٹ اور خچر نمودار ہوے جنکے پیچھے لشکر تہا۔ ناظرین سمجھگئے ہونگے کہ یہ وہی لوگ تہے جنہین ماسیوس کا ماتحت کرکے وادی جبل مقطم مین گہات مین بٹہایا تہا۔ ہمارے غلامون نے جب اونہین دیکہا تو سمجھے کہ ہمارے آدمی سامان رسد لئے چلے آرہے ہین۔ یہہ دیکہکر خوش ہوگئے اور کہنے لگے کہ لو یوقنا آگئے۔ یہان تک کہ وہ لوگ آتے آتے پاس آگئے۔ اور حالت نماز ہی مین ہم سے آملے آتے ہی مسلمانون پر ہاتہہ صاف کرنا شروع کئے۔ ہم لوگ دوسری رکعت کے سجدہ مین تہے کہ مسلمانون کے سر جدا ہونے لگے مگر مجال کیا کہ کوئی سر اوٹہاے۔ غرضکہ کسی نے نماز کو نہ چھوڑا۔ یہہ ظلم پچھلی دوصفون پر گذر رہا تہا جنمین قوم یمن۔ بجیلہ اور کچھ لوگ وادی القرےٰ۔ طائف اور وادی نخلہ کے تہے۔

عباد بن مصعبہ سے روایت ہے کہ قبطیون نے اون دونون صفونکو بالکل صاف کردیا اونمین سے ایک بہی نہ بچا۔ اگرچہ ہم سبکو موت کا یقین ہوگیا مگر کسی نے نماز سے منہ نہ موڑا۔ ناگہان عبد اللہ یوقنا اور اونکے ہمراہی آگئے۔ سامان رسد اونکے ساتہہ تہا۔ جسوقت اونہون نے ہماری طرف تلوارین چمکتی دیکہین فوراً اچلا اوٹہے۔

نکمہ کو بیباکیان سکہاؤ حجاب شرم وحیا اوٹہاؤ	
	بہلا کے مارا تو خاک مارا لگاؤ چوٹین جتا جتا کر

عمامہ اپنے سر سے پہینکدیا اور کہا۔ لوگو۔ غضب ہوا۔ اے میرے بنی عم اور ساتھیو۔ تمھین قسم ہے خدا کی ان مردودون مین سے ایک بہی باقی نرہے انہون نے دغا سے مسلمانون کا خون کیا ہے۔ جو شخص تم مین سے اسوقت اپنی جان کو عزیز رکھیگا

Marfat.com

اور جہاد سے پہلو تہی کریگا قیامت کے دن ضرور اوس سے مواخذہ کیا جائیگا۔ یہہ کہکر یوقنا اور اونکے ساتہیون نے دشمنان اسلام کو چارون طرف سے گہیر لیا اور صفاً صفاً شروع کردی۔ اب قبطیون نے نمازیون سے ہاتہہ کہینچا اور یوقنا کی طرف متوجہہ ہوے۔

جناب عمرو بن العاص بہی نماز سے فارغ ہو کے گہوڑے پر سوار ہوے۔ دیگر مسلمانون نے بہی اونکی تقلید کی اور دشمنون کو آڑے ہاتہہ لیا۔ اونکے اور مصر کے بیچ مین حائل ہوگئے۔ سب گہر کی راہ بہول گئے۔ اب وہ تلوار چلی کہ جسکا بیان نہین سوائے زنّاٹے اور غپ شپ کے دوسری آواز کان مین نہ آتی تہی۔ ایک کے دُو اور دُو کے چار ہوے چلے جاتے تہے۔ موت کا بازار گرم اور خون کا دریا طغیانی پر تہا۔ دشمنون کو پناہ نہین ملتی تہی گویا صیّاد نے چڑیون کو جال مین پہانس لیا تہا اور وہ پہڑ پہڑاتی تہین مگر نجات کی راہ بند تہی۔ نوبت بدین جا رسید کہ گن گن کے سبکو گلا کاٹ کے زمین پر ڈال لیا۔ ارسطولیس کا چچازاد بہائی ماسیوس بہی مارا گیا اور کوئی اتنا نہ رہا کہ واپس جا کے گہر پر خبر کرے کہ کیا گذری۔ جب ہاتہہ صاف کرنے کو کوئی شکار اور نشانہ نہ رہا تو جناب یوقنا نے جیب سے رومال نکال کے اپنے آنسو پونچہے اور فرمایا کہ افسوس آج ان مردودون نے مجہے کہین کا نہ رکہا تہا۔

جب لڑائی ختم ہو چکی تو مسلمان باہم گلے ملے اور ایک نے دوسرے کو سلامتی جان کی مبارکباد دی۔ یوقنا اور اونکے ساتہیون کی چارون طرف تعریفین ہونے لگین۔ قبطیون کے گہوڑے۔ ہتہیار۔ جانور اور وہ سامان رسد جو وہ لادلائے تہے اور اسکے سوا اور بہت سا مال غنیمت مسلمانون کے ہاتہہ آیا۔

Marfat.com

اس حادثہ جان کاہ مین ۲۳۶ مسلمانون نے شربت شہادت نوش فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اونمین سے نہایت مخلص اور مشہور صاحبون کے اسمار مبارک یہ ہین۔ حمزہ بن سالم الیشکری۔ ربیعہ بن صابر السہمی۔ مسیب بن خویلد الیشکری۔ نسیب بن غالب الیشکری۔ نصر الیشکری۔ سایق بن مزید العجلی۔ مزید بن سعید الیشکری۔ خزام بن عمرو العجلی۔ قیس بن ماجد التنوخی۔ طلحہ بن ثابت المخزومی۔ نصر بن الاخیل مولی عیاض بن غانم الطائی جو اعلی درجہ کی شہسوار تھے۔ نصر عبد مناۃ السلمی جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے چچازاد بہائی تھے۔ کامل بن معبد بن خازم النجیبی۔ مقدام بن ساریۃ النجیبی۔ سعید بن مرشد الحضرمی۔ رفاعہ بن مسروق اللبی۔ جعفر بن دانیہ جو اپنی مان کے نام سے مشہور تھے اور قوم بنی عامر بن صعصعہ مین سے تھے۔ عروہ بن شامل الثقفی۔ معمر بن طاعن الزبیدی العامری۔ عایش بن سمرۃ العامری۔ رافع بن سہیل العامری۔ عبد اللہ بن قاہر الکلابی۔ مالک بن نقیط العامری۔ مکرم بن غالب العامری۔ معمر بن خلیفہ الداری۔ ماجد بن مرۃ الخزرجی۔ دہمان بن عوض بن مسلم العجلی۔ طارق بن معلن السلمی۔ لبانہ بن طاغن التبسی۔ ہباج بن عمرو التیمی۔ ساہم بن مفرج التمیمی۔ احوص بن یربوع التیمی۔ یاسر بن مفرج النبہانی۔ ہلال بن خویلد الغطفانی۔ ہجام بن عتبۃ الغطفانی۔ طوق بن حبیب الکلبی روایت ہے کہ بزرگترین قوم ساٹھہ آدمی ایسے تھے جنکا خاتمہ اللہ تعالے نے شہادت پر اس جنگ مین کیا۔ جناب عمرو بن العاص اور تمام لشکر مسلمانان نے جماعت سے اونکے جنازے کی نماز پڑہائی۔ سبکو اوسی جگہہ مجر الحصا کے پورب مین دفن کر دیا۔ مزارات متبرک اونکے آج تک مشہور عام اور مرجع خواص و عوام ہین

Marfat.com

اور قیامت تک لوگ وہان سے فیض پاتے رہینگے۔ انشا اللہ تعالی۔

جب ارسطولیس کو اوسکے چچازاد بھائی ماسیوس اور چار ہزار سواروں کے مارے جانے کی خبر پہونچی اور یہہ معلوم ہوا کہ تیرے آدمیون مین سے ایک بھی نہ بچا تو اپنا سر پیٹ لیا اور زوال سلطنت کا یقین ہوگیا۔ اپنے بطارقہ اور ارکان سلطنت کو بلایا اور مشورہ لیا۔ اونہون نے کہا اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ یہ دنیا نہ کسی کے پاس ہمیشہ رہی ہے نہ رہیگی۔ فتح وشکست دو ہی چیزین ہین تو پہلا بادشاہ نہین ہے جسے زوال کی مصیبت دکھائی دیتی ہو۔ تجھے چاہیئے مردانہ وار مسلمانون کا مقابلہ کر اور مسیح کی مدد سے ناامید نہو۔ یہہ قس اور راہب اور شمامہ اور مطران تیری فتح کے لئے دعا کرینگے۔ بادشاہ نے سب کے اس مشورہ کو مان لیا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کے لشکر کو اجازت دیدی کہ جو جسکا دل چاہے لیلے۔ سلحہ خانہ سے سبکو عمدہ عمدہ ہتیار تقسیم کرکے حکم دیدیا کہ عربون سے مقابلہ کرو۔ خیمے نصب ہوگئے اور سارا لشکر لڑنے کے لئے تیار رولیس ہوگیا۔ ارسطولیس نے حاکمان نوبہ اور بجاۃ کو طلب مدد کے لئے خطوط بھی لکھدیئے اور کمک آنے کا انتظار کرنے لگا۔

محمد بن اسحاق نے لبلسلۂ رواۃ عبدالرحمٰن بن حبیب سے اور اونہون نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ جب قسمت نے مسلمانون پر یہہ وقت ڈالا اور چارون طرف سے اون پر دشمنون کی فوجون پر فوجین اونڈہنے لگین تو جناب عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیرالمومنین فاروق اعظم کو اس مضمون کی عرضی ارسال کی "یہہ عرضی ہے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کی

Marfat.com

حضور مین امیر المومنین عمر بن الخطاب کے - خدا آپکو سلامت باکرامت رکھے -
تحقیق مین اوس خدا کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین - اور درود بھیجتا ہون
اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر - حال یہہ ہے کہ مین بخیر وعافیت مصر پہونچا - شہر
بلبیس مین مقوقس کے بیٹے اور ہم لوگون مین یہہ معاملہ واقع ہوا مگر خدا کے فضل
سے ہمنے فتح پائی اور بخیریت مصر پہونچے - مجر الحصا مین قیام ہوا - اپنے لشکر کے
گرد کہائی کہودوالی - جوف کے دیہاتیون کو سمجھا بوجھا کے طرفدار بنالیا - وہ ہمین
رسد اور ہمارے جانورون کو دانہ چارہ اچھی طرح پہونچاتے چلے جاتے ہین -
ایک دفعہ مین نے یوقنا اور اونکے ساتھیون کو رسد اور دانہ گہاس لینے بھیجا تھا
اور مین خود ایلچی ہوکر ارسطولیس ابن مقوقس کے پاس گیا - اوسنے میری گرفتاری کا
پورا ارادہ کرلیا تھا مگر خدائے کریم نے مجھے بال بال بچایا - دشمنون نے ہماری
گہات مین لشکر ہی پہاڑ مین چھپایا جسنے جمعہ کے دن نماز مین ہمپر حملہ کیا - ہم سجدے
مین تھے کہ ہماری گردنون پر تلوارین پڑنے لگین - مگر مسلمان جبتک کہ تن سجدے
مین رہے اور کوئی خبر نہوا سراوٹھاتا تو درکنار نماز کسی نے بھی نہین چھوڑی یہانتک
کہ ہمارے ۳۶ ہمراہ بحالت سجدے ہی مین شہید ہوگئے - انا للہ وانا الیہ
راجعون - آخر اللہ بزرگ اور غالب ہی کو ہمپر رحم آیا اور یوقنا کو معہ اونکے
لشکر کے ہماری حمایت کے لئے بھیجدیا - اونہون نے آتے ہی قبطیون کو گہیرلیا
اور ایسی تلوارین ماریں کہ اون مین سے ایک کو بھی باقی نہ رکھا - اونکے ساتھ اونکا
سردار باسیوس بھی جو ارسطولیس کا چچا زاد بھائی تھا مارا گیا - اونکے گہوڑے اور
اسباب سب ہمارے قبضہ مین ہین - یا امیر اب چار ہزار تشنہ فوجین ہمارے اوپر

Marfat.com

اُنڈی چلی آتی ہین اور ہم ایسے دریا مین ہاتھہ پیر پٹپڑا رہے ہین جسکی موجین ہمارے سرسے اوپر گذری جاتی ہین۔ حضور ہماری خبرلین۔ حضور پر اور سب مسلمانون پر سلامتی اور خدا کی رحمت اور برکت ہو۔"

جناب عمرو بن العاص نے خط تمام کرکے ملفوف کیا اور مہر کرکے عبداللہ بن قرط الازدی کو دیا کہ اسے حضور خلافت پناہ مین لے پہونچو۔ حضرت عبداللہ شب و روز مسافت طے کرتے ہوے مدینہ طیبہ پہونچے اور اپنی اونٹنی کو مسجد نبوی کے دروازہ پر باندہ کے اندر داخل ہوے۔ دُو رکعت نماز پڑہکے مزار مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر حاضر ہوے۔ وہین جناب امیر فاروق اعظم بیٹھے تھے۔

عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ مین مزار انور پر سلام عرض کرکے حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور جناب ابن العاص کا خط حضور مین پیش کیا۔ حضور بولے شاباش ہے تمکو۔ تمنے عین تشویش و پریشانی مین میری مدد کی۔ مین بیچین ہوکر اسوقت مزار مطہر پر آبیٹھا تھا کہ خدا نے اپنے حبیب کے طفیل سے میری سُنلی اور تم یہین آپہونچے۔ پھر لفافہ کھولکے خط پڑہا۔ فرمایا جس نے احتیاط کو چھوڑا اور خطا کی اوس سے کشایش دور ہوجاتی ہے اور تنگی مین گرفتار ہوتا ہے۔ مین اپنی راے مین عمرو بن العاص کو عقیل و فرزانہ۔ مُدبر۔ ضابط۔ کام مین اچھا۔ سیاست مین لایق جانتا ہون۔ مگر جب خدا کی مشیت یون ہی ہوتی ہے تو آدمی اندہا ہوجاتا ہے۔ اوسی وقت ایک نامہ جناب امین الامتہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو

Marfat.com

لکھا جو اسوقت ملک شام مین لشکر اسلام کے سردار تھے۔ عمرو بن العاص کی حالت لکھکے یہہ حکم دیا تھا کہ آپ بہت سا لشکر اونکی مدد کو مصر روانہ کر دین۔ وہ نامہ سالم مولی امین الامتہ کے ہاتھہ روانہ کر دیا۔

عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ مین نے مدینہ مین دو دن قیام کیا اور پہر خلافت مآب سے روانگی کی اجازت طلب کی۔ حضور نے بیت المال سے زادراہ مجھے عطا فرمایا۔ جناب عمرو بن العاص کو شقہ لکھدیا جسکا مضمون یہہ تھا "یہ نامہ ہے عمر بن الخطاب کا عمرو بن العاص کے نام۔ تمپر سلامتی ہو۔ تحقیق مین تعریف کرتا ہون اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین جو لایق پرستش ہو۔ اور درود بہیجتا ہون اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ تمہارا خط مین نے پڑہا اور جو مکر و فریب تمہارے ساتہہ کیا گیا اوس سے مطلع ہوا۔ لوح محفوظ کا لکھا ہوا پورا ہوا۔ مگر اے ابن عاص تمہارا فرض تہا کہ تم دشمن کیطرف سے مطمئن نہ رہتے۔ تمہین اوسکی کوئی بات سننی نہ چاہیے تہی۔ مین تمہاری عقل کو صائب اور تدبیر کو درست سمجہتا ہون خیر جو کچہہ خدا کو منظور تہا ہوا۔ اپنی عقل کی فراخی سے کام لیا کرو۔ مسلمانون کی بہتری مین کبہی سستی نہ کرنا۔ خوب یقین کرلو کہ قیامت کے دن نگہبان سے رعیت کے حال کی پرسش ہوگی۔ آیندہ جو کام کرنا نہایت بندوبست اور احتیاط سے کرنا دشمن سے کسی وقت نڈر نہ رہنا اور اس سے زیادہ احتیاط سے کام لیا کرنا۔ خدا ہماری اور تمہاری مدد کرے۔ جناب امین الامتہ ابو عبیدہ بن الجراح تمہین بہت جلدی مدد بہیجدینگے۔ مین نے اونکو تاکید سے لکھدیا ہے۔ تمپر اور تمہارے ساتہی مسلمانون پر سلامتی اور خدا کی برکت اور رحمت ہو۔"

Marfat.com

حضرت خلافت پناہ نے مہر کرکے اور ملفوف فرماکے خط عبداللہ بن قرط کو دیا وہ شب و روز چلکے دس دن کے بعد مصر مین وارد ہوے اور سلام کے بعد نامہ فیض شمامہ جناب عمرو بن العاص کو دیا۔ اونہون نے پہلے تو اوسے دل ہی دل مین پڑہا اور پہر باآواز بلند سب مسلمانون کو سنا دیا۔ مضمون خط سے چارون طرف خوشی اور مسرت پہیلگئی۔ جناب امین الامتہ کے پاس سے کمک پہونچنے کا انتظار ہونے لگا۔

ماسیوس اور چار ہزار قبطیون کے قتل سے ارسطولیس پر وہ نحوست چہائی کہ رونے کو مزدور بہی نہ ملے۔ آخرش زچ ہوکر قسم غلیظ کہائی کہ اب مسلمانون سے ضرور بدلہ لونگا۔ حجاب سے کہا۔ امرا۔ اکابر دولت۔ عظماے بطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین جمع کرو۔ یہہ مقام قصر شمع مین واقع تہا۔ بادشاہ ایک کرسی پر جابیٹہا۔ جب سب بلاے ہوے جمع ہوگئے تو بادشاہ نے اوٹہکے کہا۔ اے عیسائیو اور بنی بار معمودیہ۔ جانو اور آگاہ ہو کہ ملک تمہارا ابتداے پیدائش دنیا سے نامی اور شہر تمہارا سارے جہان مین معزز اور گرامی ہے۔ یہان ایسے ایسے بادشاہ ہوگزرے ہین جنکا مثل چراغ لیکر ڈہونڈہنے سے بہی نہ ملیگا۔ تمام والیان روئے زمین کی رال اس مشہور ملک پر ٹپکتی رہی اور سب بادشاہ ہم سے رشک وحسد رکہا کئے ہین۔ تہذیب ہمارے گہر مین پیدا ہوئی۔ انسان نے انسان بننا ہمسے سیکہا۔ یہہ جنگلی اور وحشی قوم عرب۔ اونٹون کے چرانے والے۔ سوسمار کے کہانے والے بڑے حریص اور طماع ہین جو ہماری سلطنت چہین لینے کو آئے ہین چاہتے ہین کہ ہمکو ہمارے وطن مالوفہ سے نکال کے بے گہر کردین۔ ہمارے

Marfat.com

بہادرون کو مار ڈالین۔ہمارے مال واسباب۔زر وجواہر کو لوٹ لین۔ہمارے جورو۔بچونکو لونڈی غلام بنائین۔مکانونپر قبضہ کرلین اور معبدگاہون کو اپنی مسجدین بنالین۔میرے باپ مقوقس نے مجھے حکم دیاہے کہ مین عربون سے لڑون اور کہاہے کہ جب تک مین عربون کی خرابی نہ دیکھہ لونگا گوشہ سے باہر نہ آؤنگا اب آپ سب لوگ اپنے دل کی کہدین کہ آپ کی کیا راے ہے۔وہ سب بالاتفاق بول اوٹھے۔ہم لوگ اس دولت کے غلام ہین اور اسی سلطنت کا ہمنے ہمیشہ نمک کھایاہے ہمارا گوشت وپوست سب اسی کی بدولت ہے اس تخت کا حق ہمارے اوپر ہے۔ہم اون سے جی کہولکر لڑینگے اور مارینگے یا مرجائینگے۔مسیح ہماری مدد کرے یہہ سنکر ارسطولیس نے اون لوگون کا شکر اداکیا۔سب کو عالی قدر مراتب خلعت اور انعام دیئے اور کہا کہ اے بہائیو۔اب تم تیار ہوجاؤ اور شہر کے باہر خیمے نصب کرو۔لڑائی کو اتنا طول دو کہ حاکم نوبہ اور بجاۃ کے پاس سے نیزادہرادہر سے ہمارے پاس کمک آجاے۔لوگ بہت خوب کہکے قصر شمع سے باہر آے اور اپنے اپنے خدام سے کہا کہ خیمے باہر لیجا کے کہڑے کرو چنانچہ ایسا ہی ہونے لگا۔

محمد بن اسحاق الاموی نے روایت کی ہے کہ اوسی دن سب ارا کین دولت شہر مصر سے باہر جا جمے۔اوسی روز وہ ایلچی بہی واپس آگئے جنہین ارسطولیس نے مدد کی طلب مین حاکمان نوبہ وبجاۃ وغیرہ کے پاس بہیجا تہا۔اونہون نے آکے بیان کیا کہ حاکمان نوبہ وبجاۃ مین باہم کشت وخون ہوگیا ہے اور آپس مین ایسی کٹا چھنی ہے کہ وہ ایک جگہہ جمع نہین ہوسکتے۔اونہین اکٹھا کرنا اپنے سر پر

Marfat.com

بلالانا ہے۔ اون سے ہاتھہ دہوئیے۔ وہ نہ آئینگے۔ ارسطولیس کو یہہ بات بہت شاق گذری اور کہا۔ اس نفاق اور پہیل پہوٹ کا منہ کالا ہو اسنے لاکھون گہر تباہ کئے ہین۔

جب مسلمانون نے دیکہا کہ قبطیون نے باہر نکل کر دور تک اپنے خیمے گاڑ لئے ہین۔ تو اپنی حفاظت کے سامان کرنے لگے اور لڑائی کے واسطے تیار ہوے۔ دور دور تک دائین بائین اور آگے پیچہے نگہبان متعین کر دیئے۔ تاکہ پہلا سا کوئی حادثہ نہ واقع ہو۔ پہلے ہی دن سپہ سالار اسلام یعنے حضرت عمرو بن العاص نے چوکیداری اپنے ذمہ لی۔ کچہہ سپاہی اپنے ساتہہ لیکر شام سے صبح تک لشکر کے گردگشت لگاتے رہے نہ تو پلک سے پلک جہپکائی نہ ایک جگہہ قدم جمایا۔ اسی طرح سب مسلمانون نے اپنے سردار کا ساتہہ دیا اور خوف سے کوئی بے خبر نہ سویا۔ ادہر تو لشکر پر جہما جہم نور برستا تہا اور ادہر تکبیر و تہلیل کی آوازین چارون طرف سے بلند تہین۔ جناب بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درودون کی بوچہار ہو رہی تہی۔ اوسوقت کا سہانا سمان اوسکے سمجہہ مین آسکتا ہے جسنے دیکہا ہو۔

جناب خلافت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کی نظر انور سے گذرا۔ حضور نے پڑہا اور مسلمانون کیطرف سے آپ کو بہی بے چینی ہوگئی۔ اوٹہے ہوے فوراً حضرت سیف اللہ القہار خالد بن الولید کے پاس چلے گئے اور فرمایا۔ اے ابا سلیمان۔ یہہ خط خلافت پناہ کا ہے اسکی نسبت تمہاری کیا راے ہے۔ جناب موصوف نے خط کا مطالعہ کر کے

Marfat.com

فرمایا۔ جب خلیفہ برحق کا حکم ہے تو ہمین بہت جلدی مدد روانہ کر دینی چاہیئے۔ جناب امین الامتہ بولے اے ابا سلیمان۔ تمہین خوب معلوم ہے کہ مصر کا راستہ بڑا دشوار گذار ہے راہ مین کوسون پانی نہین ملتا۔ لوگ پیاسے مرجاتے ہین۔ اگر کثرت سے فوج روانہ کی جاے تو خوف ہے کہ وہ سفر مین ہلاک نہو جاے۔ جناب سیف اللہ نے استفسار فرمایا کہ آپکا کتنے آدمی روانہ کرنیکا ارادہ ہے حضرت امین الامتہ کا ارشاد ہوا کہ سردست ہزار آدمی بھیجونگا۔ سیف اللہ بولے بس اتنے ہی۔ مین صرف چار ہی آدمی آپ کو ایسے نہ بتادون جو چار ہزار سوارون پر بھاری ہون۔ آپ اپنے ہزار سوارون کو معرض خطر مین کیون ڈالین۔ جناب امین الامتہ نے فرمایا اچھا اونکے نام لو۔ جناب سیف اللہ نے جواب دیا۔

ایک تو اونمین سے یہہ حقیر ہے۔

دوسرے مقداد بن اسود الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تیسرے عامر بن یاسر الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چوتھے مالک بن اشتر النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ خوب یقین فرمالین کہ ہم چارون سرزمین مصر کو ہتیلی پر رکھکے پلٹ دینگے اور پھر عمرو بن العاص کے منہ سے مدد کا لفظ برآمد نہو گا۔ سیف اللہ کی یہہ گفتگو سنکے جناب امین الامتہ کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا اور فرمایا۔ اے ابا سلیمان۔ جو تمہاری خوشی ہو کرو میری بھی سمجھہ مین آگیا کہ تمہاری راے صائب ہے۔ اوسی وقت جناب خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان صاحبون کو بلایا اور کہا کہ مصر چلنے کی تیاریان کرو۔ غرضکہ وہ رات گذری اور دن ہوا۔ چارون صاحب امین الامتہ سے

Marfat.com

رخصت ہونے اونکے خیمہ اقدس پر آے۔ وہ دور سے دیکھتے ہی باہر آگئے اور سلام کرکے اونہین وداع کیا۔ راہ بتانے کے لئے ایک رہبر بھی ہمراہ کر دیا۔ غرضکہ یہہ لوگ شونک اور وادی موسیٰ ہوتے ہوے عقبہ ابلا کے قریب پہونچے جناب خالدآگے تھے دیکھا کہ وہان ایک ہزار سے زیادہ شتر سوار اور اسپ سوار پڑے ہین۔ حضرت خالد اور اونکے ساتھیون نے پاس پہونچکے اونہین سلام کیا۔ اودہر سے سلام کا جواب ملا تو سیف اللہ کو حیرت ہوئی اور بڑہکے پوچھا کہ تم کون ہو کہان سے آئے ہو اور کدہر جاؤ گے۔ جواب دیا گیا کہ ہم قبیلہ ثقیف اور طے اور مرداس کے لوگ ہین۔ ہمین جناب خلافت مآب نے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے ساتھہ عمرو بن العاص کی مدد کے لئے مصر بھیجا ہے۔ یہہ سُنتے ہی جناب سیف اللہ خوش ہوگئے اور فرمایا۔ شکر ہے خدا کا کہ اوسنے ہمین بڑا ذی ہوش اور ہمدرد خلیفہ دیا ہے جسے ایک دم بھی ہماری خیرخواہی مین چین نہین یعنے امین الامۃ کو تو مدد کے لئے لکھہ ہی دیا تھا پھر بھی قرار نہ آیا خود بھی مدد بھیجی اور پہر بھیجی۔

ہم جناب سیف اللہ سے سوگنا زیادہ حق سبحانہ تعالیٰ کا شکر بجالاتی ہین کہ ہمین خالد بن الولید سے جان نثار اور عاشق زار عطا فرماے جو اس خیال سے کہ امین الامۃ آدمیون کی کمی سے کہین دقّت مین نہ پڑ جائین صرف تین ہی آدمی اپنے ساتھہ لیکر مصر کا طبقہ اولٹنے چلے تھے۔ اے خداے پاک۔ وہی تیری پیاری قوم جسکی ایک زمانہ مین تو نے ایسی ایسی خاطرین کی تہین اب در بدر ٹہوکرین کہاتی ہے۔ رحم رحم رحم۔ ہم نالایقون ہی کی شامت اعمال ہے ورنہ تو اب بھی عمر و علی و خالد کے سے آدمی پیدا کر سکتا ہے۔

Marfat.com

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے	امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا عرب سے	پردیس میں وہ دین غریب الغربا ہے

اے مسلمانو۔ تمہین ہر روز اپنی قومی تاریخ کے ۲ ۲ چار صفحے ضرور غور سے اور سمجھکے مطالعہ کر لینے چاہئین تاکہ مقدس لوگون کی روشنی جو خدا کی قدرت مجسم تھی تم پر پڑتی رہے ۔ یاد رکھو کہ جو قوم اپنی اصل اور تاریخ بھولگئی وہ پھر کسی طرح نہین اوبھر سکتی۔ اتنی بک بک سے میرا یہی مطلب ہے کہ خاص خاص مقامات تمہاری تاریخ کے آپ لوگون کی آنکھون کے آگے ہو جائین۔

لشکر کے لوگون نے جب حضرت سیف اللہ اور اونکے رفیقون کو دیکھا تو خوشی سے جامہ مین پھولے نہ سمائے۔ جناب خالد نے اون سے بیان کیا کہ ہم بھی اونہین کی مدد کو چلے ہین۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم جناب ہی کو اپنا خضر راہ سمجھتے ہین آپ کا سایہ سرون پر رہے پھر سب ملکے مصر روانہ ہو گئے۔

نضر بن ثابت سے روایت ہے کہ مین اوس لشکر کے ہمراہ تھا جسے جناب فاروق اعظم نے بھیجا تھا۔ جب مصر ۲ منزل رہگئی تو اوس دن ایسی اندھیری رات تھی کہ آدمی کو اپنی ہتیلی بھی نہین سوجھتی تھی۔ دفعتاً دور سے زور کی آہٹ ہمارے کانون مین آئی ہم سب دم بخود ہو گئے اور کان لگا کے اوسکو سُننے لگے۔ مین اپنی اونٹنی پر سوار تھا فوراً زمین پر کود پڑا۔ اوسکی مہار اپنے ساتھی کے ہاتھ مین دیدی اور پا پیادہ اوس آہٹ کی طرف چلا یہان تک کہ اوسکے قریب دبے پاؤن پہونچگیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ ایک بہت بڑا لشکر چلا آتا ہے۔ اندھیرا تو تھا ہی مین بیٹھکر آہستہ آہستہ سرکتا ہوا اون مین جا ملا۔ اونہین اندھیری مین

Marfat.com

نہین ڈٹاکہ کوئی غیر ہم مین آملا ہے۔ بعد بڑی حکمت عملی کے کھوج لگاکہ تین ہزار
سے زیادہ عربی عیسائی ہین اور مدین سے تباہ ہوکے مصر جاتے ہین۔ اسوقت
چونکہ اندہیری تہی اور یہہ لوگ دور سے چلے آتے تہے تہکے ماندے ہوکر
اسی جگہہ ٹہیر گئے۔ گہوڑون اور اونٹون وغیرہ کو چرنے چھوڑ دیا اور سب کے سب
چشمہ غویر کے قریب اوتر پڑے۔ نضر بن ثابت نے کہا ہے کہ جب مین اونہین
خوب سمجھ گیا اور اپنی ترکیب سے اچہی طرح تحقیق کرلیا کہ یہہ قوم غسان۔ لخم۔ جذام
اور عاملہ کے عیسائی ہین اور ارسطولیس کی ملازمت کو جاتے ہین تو اوسی احتیاط
سے اپنے لشکر کیطرف آیا اور دیکہا کہ سب اوسی طرح پتہر کے پُتلے بنے ہوے
کہڑے ہین۔ پوچہتا اور ٹٹولتا حضرت سیف اللہ خالد بن ولید کے پاس پہونچا
اور جو کچہہ مجہے معلوم ہوا تہا اونکے کان مین کہدیا۔ وہ مجہسے بہت خوش ہوے
اور فرمایا۔ شکر ہے خدا کا جو ہماری ہر جگہہ مدد کرتا ہے۔ رفاعہ بن قیس اور
بشار بن عوف سے جو اونکے قریب تہے پوچہا کہ کہو تمہاری کیا راے ہے۔
اونہون نے جوابدیا۔ ہماری راے یہہ ہے کہ انہین نیند مین غافل ہوجانی
دیجئے۔ غفلت مین اون پر شبخون مارینگے تاکہ اون مین سے ایک بہی جانبر
نہ ہونے پاے۔ جناب سیف اللہ کو بہی اونکی راے پسند آئی اور کہا اچہا
تہوڑی دیر اور صبر کرلو۔ اوسی وقت جناب رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف نے
اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سنبہل جاؤ۔ اپنے غلامون سے کہا کہ اونٹون اور مال و
اسباب کی حفاظت رکہنا۔ اب اس بات کا انتظار ہونے لگا کہ اونکے لشکر کی آگ
جو جابجا روشن تہی بجہہ جاے اور وہ سو رہین تو اپنی کارروائی شروع ہو۔ ہمارے

Marfat.com

لشکر مین باہم سرگوشیان ہونے لگین کہ اسوقت وہ کوشش کرنا جو ان مین سے
ایک بھی نہ بچے - یہان کی کارروائی کی خبر ارسطوطیس کو بھی نہ پہونچنے پائے -
جب وہ لوگ ماندگی اور تھکن کے مارے سوگئے - آہٹ اوس طرف سے
سنائی دینا بالکل بند ہوگئی تو مسلمان ہولے ہولے اونکی طرف چلے جیسے جانورونکی
قطار چپ چاپ سر جھکائے ایک طرف کی دُھن باندھ لیتی ہے یہان تک کہ
اونکے پاس پہونچگئے وہان کسی مین ذرا بھی حس و حرکت نہ پائی - چارون طرف سے
اونکو گھیر لیا اور تلوار چلانا شروع کی - وہ سب آنکھین ملتے اور سر کھجلاتے چونک
چونک کے اوٹھہ کھڑے ہوئے - مگر حیران تھے اور عقل اونکی کام نہین کرتی تھی
کہ یہہ کیا بلا نازل ہوئی اور کدھر سے نازل ہوئی - جب بہزار خرابی تلوارین بھی
اونکی نیام سے نکلین تو اندھیری نے آڑے ہاتھون لیا - اپنا پرایا کچھہ نہ دکھائی
دیتا تھا - زیادہ تر اپنی تلوار اپنون ہی پر پڑتی تھی - ادھر تو اسطرح موت کا بازار
گرم تھا ادھر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور خالد بن الولید کچھہ آدمیون کو
ساتھہ لیکر سر راہ جا کھڑے ہوے تھے - جو اونمین سے جان بچا کے بھاگتا اوسے
پکڑ کے رسّی مین جکڑ لیتے تھے یہان تک کہ تلوار چلتے چلتے صبح ہوگئی اور وہ سب
یا تو مقتول ہوے یا قید ہوگئے - مقتولون کی لاشین ہزار گنتی مین آئی تھین -
باقی قیدی قریب دو ہزار کے تھے - جناب سیف اللہ نے اون مین سے
مرغنہ اور اکابر کو تو اپنے قبضہ مین رکھا باقی قیدیون کو قتل کرا کے جھگڑا چکایا
تاکہ ایسے نازک وقت مین کوئی اور بلا پیچھے نہ پڑے - پھر اونکے بڈھہ اور
سردارون سے پوچھا گیا - تم لوگ سچ سچ بتاؤ کہ تمھارا کیا ارادہ تھا -

اونہون نے بیان کیا کہ ہم عربی عیسائی ہین اور جبلہ بن الایہم کے چچازاد بہائی ہین۔ ہم ملک شام سے تم لوگون کے خوف سے بہاگ کے مدین آگئے تہے وہانسے ہمنے اپنے حال کی خبر مقوقس کو دی اوسنے ہماری مدد سے انکار کیا مگر جب تحفے اور گہوڑے وغیرہ اوسکے ولی عہد ارسطولیس کو بہیجکے منت وزاری کی گئی تو اوسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس روانہ کئے اور لکہا کہ تم لوگ میرے پاس آجاؤ مین تمہاری سرپرستی کرونگا۔ ہم اوس کے پاس چلے تہے۔ اسکے بعد انسے درخواست کی گئی کہ تم مسلمان ہوجاؤ مگر وہ نہ مانے اس لئے قتل کردیئے گئے نصر کہتے ہین کہ اونکا مال واسباب اور گہوڑے اونٹ وغیرہ سب لے لئے۔ وہ خلعتین بہی ہاتہہ آئین جو ارسطولیس نے اونہین بہیجی تہین۔ وہ رفاعہ بن قیس کی سپردگی مین رہین۔ عصر کے وقت ہم سب مصر روانہ ہوگئے۔ ناگاہ دیر مرقس نظر آیا جسمین راہب آباد تہے۔ ہم اوسکے گرد اوتر پڑے۔ تہوڑی دیر کے بعد وہان کے لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا تم کون ہو۔ ہم نے جوابدیا۔ ہرقل کے ہمراہی اور شام کے رہنے والے عرب جبلہ بن الایہم غسانی کے ساتہی۔ تمہارے بادشاہ ارسطولیس کو مدد دینے جاتے ہین۔ کیونکہ اوسنے ہمارے پاس قاصد معہ خلعت اور انعام کے یہ حکم بہیجا تہا کہ ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری سرپرستی کرینگے۔ یہہ سُنکے وہ لوگ نہایت خوش ہوے اور بڑی خاطر و مدارات سے ہماری دعوت کی۔

نصر بن ثابت سے روایت ہے کہ دیر والون کا بطریق بولیس بن لوقا شام سے مار کہدیڑا مسلمانون کے ہاتہہ سے زک اوٹہائے ہوے یہان

Marfat.com

آگیا تہا۔ وہ جناب خالد بن الولید کو اچھی طرح پہچانتا تہا۔ اوسے کچھہ شبہ ہوا اور پوچھا۔ تم کن عربون مین سے ہو۔ جوابدیا کہ ہم ہرقل کے اصحاب مین سے عیسائی عرب شام کے رہنے والے ہین۔ یہہ سُنکر وہ بول اوٹھا کہ مسیح کی قسم۔ تم عیسائی نہین بلکہ حجازی مسلمان ہو اور پہلی بار اپنے ملک سے نکلے ہو۔ ملک شام کی لڑائیون مین تم ہرگز شامل نہین ہوے۔ تم فریب سے ارسطولیس پر مصیبت نازل کرنے اور اوسکا ملک لینے آے ہو کیونکہ مین نے فاتح شام کو تمہارے گروہ مین دیکھا ہے جسکے خوف سے ہرقل بہاگا تہا۔ مین عنقریب اسکی اطلاع ارسطولیس کو کئے دیتا ہون۔

عامر بن ہہار نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگون نے اوس سے کہا تو جہوٹ بکتا ہے ہمین ان باتون کی خبر ہی نہین۔ مسلمانون نے تو ہمین ایسا لوٹا کہ ہمارے تن پر ایک تار ہی نہ رہا۔ ہم نے اسکی اطلاع خود ارسطولیس کو کی تھی اوسنے ہمین خرچ بہیجا۔ خلعتین دین اور لکہا کہ تم لوگ میرے پاس چلے آو چنانچہ ہم اوسکے پاس چلے ہین وہ یہہ کلام سُنکے ہنسا اور کہنے لگا۔ قوم غسان کے بہت سے لوگ رومی زبان جانتے ہین۔ تم ہی اپنے مین سے کوئی ایسا آدمی میرے سامنے پیش کرو۔ ہمنے کہا۔ ہم سب سواے اپنی زبان کے دوسری زبان جانتے ہی نہین۔ اوس مردود نے کہا۔ قسم ہے خدا کی۔ تم غسانی نہین بلکہ مسلمان ہو۔ ہمنے جوابدیا کہ اگر ہم مسلمان ہوتے تو دن دہاڑے تم عیسائیونمین نہ آجاتے بلکہ رات کو چہپ چہپا کے نکل جاتے۔ تجہے چاہئیے کہ مسیح سے معافی مانگ کیونکہ تو اونکی الوہیت کے ماننے والون کو خواہ مخواہ امت محمدی

Marfat.com

مین شامل کئے دیتا ہے۔ یہہ بڑا گناہ ہے۔ اتنا کلام کرکے اونسے ہم سے منہ پہیر لیا اور پہر کچہہ بات نہ کی۔ دوسرے راہبون نے اوس سے کہا کہ سچ تو ہے اگر یہہ مسلمان ہوتے تو روز روشن مین مصر کی طرف نہ جاتے اور یون ہماری آبادی مین نہ اوتر پڑتے۔ یہہ سُنکر بطریق کہنے لگا۔ قسم ہے اپنے دین کی۔ یہہ ضرور مسلمان ہین مین انہین خوب پہچانتا ہون۔ تم نہ انکی دعوت کرو نہ انکی ملو۔ مین ضرور بادشاہ کو لکہون گا تاکہ لوگ ان سے ہوشیار رہین۔

اس جہگڑے کو جب راہبون نے سُنا تو کہا۔ اگر قس نے ان لوگون کو اچہی طرح پہچان لیا ہے تو بہتر ہے کہ ہم ان سے عہد وپیمان اور صلح کرلین تاکہ ہم اور ہمارا دیر ان کے فریب سے امن مین رہے۔ ایک بڑا دانا اور عالم وعاقل راہب بول اوٹہا کہ یہی عقلمندی کی بات ہے۔ یہہ لڑائی کا معاملہ ٹہیرا۔ جنگ دو سردار دمشہور ہے۔ نہ معلوم کسکی فتح ہو اور کسکی شکست ہم دونون صورتون مین محفوظ رہین گے۔ یہہ بات بہی وہ ملعون قس نہ مانا اور اپنی بات پر اڑ گیا کہ نہین۔ خدا کا فضل شامل حال مسلمانان تہا کہ وہان باہم پہیل پہوٹ پڑگئی کہ قس غیر مذہب ہے کیونکہ ہم نسطوری اور یہہ یعاقبہ ٹہیرا۔ ہر روز کفر لکا کرتا ہے ہمین ضرور بالضرور کسی وقت مین پہنسا دیگا اسلئے بہتر ہے کہ اس کو قید کرلو اور ان نو واردون سے صلح۔ تاکہ یہہ ہمین کسی طرح مضرت نہ پہونچا سکین۔ یہی راے سب نے پسند کی۔ غرضکہ بے خبری مین اوس قس کی مشکین باندہ کر تنگ وتاریک حوالات مین ڈالدیا گیا۔ چند آدمی اونمین سے ہمارے پاس آے اور بولے۔ قسم ہے تمہین اوسی خدا کی

Marfat.com

جبکے تم معتقد ہو ہمین سچ سچ بتادو کہ تم مسلمان ہو یا عیسائی۔ ہمنے اوس قس کو پا بہ زنجیر کرکے بند کر دیا ہے تم ہم سے صلح کرلوگے تو ہم اوسے تمہارے سپرد کر دینگے۔ حضرت مالک بن اشتر نخعی بول اوٹھے کہ جب تم ہمسے صلح کیا چاہتے ہو تو ہم بہی ایسے لوگ نہین جو تمہارے ساتھہ دغا کرین۔ ہمارے ہان جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ ہم بے شک مسلمان ہین۔ تمہین اپنے خدا اور رسول کی امان دیتے ہین یہہ سُنتے ہی اونہون نے دروازہ دیر کا کہولدیا اور کہا۔

بے حجابانہ درآ از درِ کاشانۂ ما	کہ کسے نیست بجز ذکر تو در خانۂ ما

این خانۂ ما خانۂ شماست اور یہہ قس بولیس بن لوقا تمہارے سپرد ہے۔ جناب سیف اللہ نے اوسے اپنے سامنے کہڑا کرکے فرمایا۔ اے دشمن خدا۔

آنکہ با دشمنی اقرار نمودست توئی	وانکہ از دوستی انکار نکردست منم

تو نے ہمارے ساتھہ بُرائی کرنے مین کوئی بات اوٹھا نہین رکھی۔ اب تو اسلام قبول کر۔ اوسنے جوابدیا۔

دست گلچین سے چھٹا آیا کف صیاد مین
مین گل بازی ہون کیا اس گلشن ایجاد مین

مین شام سے تمہین لوگون کے مارے بہاگا تہا اب خدا نے مجھے پہر تمہارے ہی ہاتہون مین ڈالدیا مین ہرگز مسلمان نہونگا جناب خالد نے اوسی وقت اوسکا سر اوڑا دیا۔

جناب عامر کہتے ہین کہ راہبون نے دیر سے ہمارے لئے سامان کہانے پینے کا اور ہمارے جانورون کے لئے دانہ چارہ بہیجا۔ ہم نے

رات بھر وہین قیام کیا۔ بڑی رات گئے وہ راہب جسنے اپنے لوگون کو مشورہ دیا تھا حضرت خالد کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے سردار جلیل القدر مین دیکھتا ہون کہ شجاعت اور ہمت اور دلیری حضور سے ٹپکتی ہین آپ اپنا نام نامی اور اسم گرامی مجھے بتائین۔ ارشاد ہوا خالد بن الولید المخزومی۔ راہب چونک پڑا اور بولا۔ قسم ہے خدا کی تمھین تو فاتح شام ہو۔ تمھین نے بڑے بڑے بادشاہون اور سردارون کو ذلیل کیا۔ تمھاری پیشین گوئیان ہماری قدیم کتابون مین چلی آتی ہین۔ یہہ کہکر وہ دیر مین چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر مین کیا دیکھتے ہین کہ وہ ایک کتاب لئے چلا آتا ہے۔ اوسے کھولکر دکھایا تو اوسمین جناب فاروق اعظم۔ حضرت امین الامتہ اور حضور سیف اللہ کی تصویرین معہ لباس اور اوصاف کے ہو بہو موجود تھین۔ جناب خالد کے ہاتھہ مین برہنہ شمشیر تھی۔ پھر کہا کہ مین مدت مدید سے قدمبوسی کا آرزومند تھا میری تمنا آج پوری ہوئی۔

وہ آے گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے	
	کبھی ہم اونکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

مین بڑے اشتیاق کے ساتھہ آپکی خبرین سُنا کرتا تھا یہانتک کہ حضور نے شام مین نزول اجلال فرمایا اور زبردست فتحین حاصل کین جن سے تمام دنیا کی انکھین چوندھیا گیئن اور زمین تک ہل گئی۔ پھر یہہ خبر مجھے پہونچی کہ عمر بن الخطاب نے آپ کو معزول کر دیا مجھے اتنا رنج ہوا کہ بیان نہین کر سکتا۔ ہماری کتابین تو یہہ کہتی ہین کہ فتح آپ ہی کے حصہ مین ہے پھر ابن الخطاب نے

Marfat.com

آپکو معزول کیون کر دیا- وہ اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ جناب سیف اللہ غضبناک ہوکر فرمانے لگے- خبردار- خاموش- آگے کچہ اگر زبان سے نکالا تو تیری خیر نہین- فاروق اعظم ہمارے خلیفہ- ہمارے امام- ہمارے آقا ہین اور ہم اونکے تابعدار- ہمارا فرض یہی ہے کہ جو وہ فرمائین ہم بالراس والعین اوسے بجالائین- کیسی معزولی- اگر وہ سر بھی مانگین تو پیارے قدمون پر سے نثار ہے-

بوئے زلف او گر جان بباد رفت چہ شد	ہزار جان گرامی فدائے جانانہ

کان کھولکے سُن کہ خدائے غالب و بزرگ نے اپنی مقدس کتاب مین ہمین حکم دیا ہے- يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے اے مسلمانو تم اللہ اور اوسکے رسول اور اون صاحبان حکومت کی اطاعت دل وجان سے کرو جو تمہارے ہم مذہب اور تمہین مین سے ہون- جب اونکی اطاعت ہم پر فرض ٹہیری تو جو اونہون نے فرمایا مین نے کیا مجھے عزل و نصب سے کیا بحث- ہان اتنا مین کہونگا کہ عدل اونکا بےچون وچرا اور بےمثال ہوتا ہے- وہ اچھے کامون کی طرف ہمین راغب کرتے ہین اور بُرے کامون سے روکتے ہین- اونہین دنیا کی خواہش چہو بھی نہین گئی- اتنے منکسر مزاج ہین کہ دوسرا ہو نہین سکتا- گدڑی اور پھٹے پورانے کپڑے پہنے رہتے ہین- کوچہ و بازار مین عام لوگون کی طرح پیدل پھرا کرتے ہین- لباس اونکا تقوی- زندگی اونکی ذکر خدا- شعار اونکا عدل ہے- یتیم پر مہربانی کرتے ہین- بیوہ عورتون اور

Marfat.com

سکینون کے ساتھہ حد سے زیادہ نرمی برتتے ہین ۔ مسافرون کے مددگار
بن جاتے ہین۔ اللہ کے دین مین سخت اور کفار کے حق مین درشت ہین۔
خدا کے احکام قایم رکھنے والے ہین۔ امر حق سے کبھی نہین شرماتے اور
خلق کے آگے چرب زبانی نہین کرتے۔

راہب نے پوچھا کیا ایسی ہی ہیبت اونکی تمہارے نبی کے زمانہ مین
بھی تھی۔ جناب سیف اللہ نے جوابدیا۔ ہان۔ بالکل اسی طرح کی مین نے
سعد بن ابی وقاص سے سُنا ہے کہ ایک دن جناب خلیفۂ حال نے حضور
نبوی مین حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی جناب مین اوسوقت چند زنانِ قریش اپنا دُکھڑا رونے آئی تھین اور چلاّ
چلاّ کے اپنی شکایتین حضور مین پیش کر رہی تھین۔ آپ نے اجازت دیدی
کہ آنے دو۔ اتنا سُنتے ہی وہ عورتین بدحواس ہوکے بھاگین حضور نبوی
نے اونکی خواہ مخواہ کی تنک مزاجی سے نجات پائی اور تریاہٹ سے چھوٹے
مگر عمرؓ کے نام سے عورتون کے سِٹ پٹا جانے اور ڈرنے پر حضور کو بےاختیار
ہنسی آگئی اتنے مین فاروق اعظم بھی آپہونچے اور التماس کی کہ حق سبحانہ تعالےٰ
آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور آپ ہنستے ہی رہین۔ حضور نے فرمایا اے عمر۔ مجھے تمہارا
نام سنتے ہی عورتون کے بدحواس ہوجانے پر ہنسی آئی۔ خدا اس نام کی عظمت
ہمیشہ ایسی ہی رکھے۔ جناب عمر نے عرض کی۔ یارسول اللہ آپ زیادہ مستحق
ہین اسکے کہ لوگ آپ سے ڈرین۔ پھر آپ نے اون عورتون سے کہا۔ اے
اپنی جان کی دشمنو۔ تم مجھہ سے تو خوف کھاتی ہو اللہ کے رسول سے نہین ڈرتین

Marfat.com

عورتون نے جوابدیا کہ ہان۔تم بہت درشت اور سخت ہو۔اور فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہے اے عمر تم سے شیطان کانپتا ہے اور تمہین دیکھکے دوسرے رستہ سے چلا جاتا ہے۔ راہب نے جب یہہ تقریر سُنی تو کہا۔بے شک۔تمہارے نبی۔تمہارے خلیفہ وامام اور تم لوگون کے ہی حق مین خدا کی رحمت۔برکت اور رسالت آئی ہوئی ہے۔آپ نے پوچھا کہ پھر تو مسلمان کیون نہین ہوجاتا۔اوس نے جوابدیا کہ یہہ بات خداوند کریم کے اختیار مین ہے۔پھر جناب خالد نے فرمایا کہ خیر اپنے دیر مین سے صلیبین اور زُنارین ہین لادے۔وہ بڑی صلیب چاندی کی اور زنار نکال لایا۔جناب خالد نے اونکے سواے اور چھوٹی صلیبین بھی اوس سے منگالین اور سب رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کو سپرد کردین۔

صبح کے وقت دس آدمی اوس دیر مین اسواسطے متعین کردیئے کہ وہان سے نکلکے کوئی ارسطولیس کو خبر نہ کرنے پاے اور کوچ کیا۔تھوڑی دور بڑہو نکلے سب نے عیسائی بھیس بھر لیا اور اپنی اپنی کمر مین زنار کسے اور صلیبون کو آگے رکھکے بڑہے۔اب مصر اون سے صرف ایک ہی منزل رہگیا۔اسلام کے عجیب عاشق زار تھے۔خدا نے ہم کمبختون پر ذرا بھی اون پاک لوگون کا سایہ نہ ڈالا۔

سوکر و فن بنانا سو رنگ و روپ بھرنا		عاشق کو ہر طرح سے خوبان کی دید کرنا	

جناب سیف اللہ نے نصر بن ثابت سے فرمایا کہ سیدھے ارسطولیس کے پاس چلے جاؤ اور اوسے ہمارے آنے کی خبر کردو۔جناب نصر قبطیون کے لشکر مین پہونچے لوگ اونکی طرف دوڑے اور پوچھا کون ہو۔جواب دیا گیا کہ عیسائی عربون کا

Marfat.com

ایلچی ہون جو تمہاری مدد کو آتے ہین۔ وہ لوگ ہاتھون ہاتھہ اونہین محل کیطرف
لے گئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب حضرت نصر محل مین داخل ہوے
توحاجب نے کہا۔ بادشاہ کو سجدہ کرو۔ اونہون نے ایک نہ سُنی۔ پھر کچہہ سوچ
سمجہہ کے کہ کہین یہہ لوگ کھٹک نہ جائین دل مین یہہ نیت کر کے کہ رب العالمین کو
سجدہ کرتا ہون زمین پر اوندھے منہ گر پڑے۔ جب اونہون نے سر اوٹھایا
تو ارسطولیس نے پوچہا کہ ساتھی کہان تک آگئے ہین۔ جناب نصر بولے بہت قریب
یہین جبل مقطم کے آس پاس ہونگے۔

بادشاہ نے وزیر کو حکم دیا کہ اکابر ملک اونکے استقبال کے لئے جائین
اور اونہین بڑی عزت سے لائین۔ قبطی بڑے تزک واحتشام اور دھوم دہام
سے چلے۔ قبطیون کا سپہ سالار ارسلاؤس آگے آگے تہا۔ نصر بن ثابت کو
خلعت بیش بہا دیا گیا اسلئے کہ اونہون نے مژدۂ جان فزا سُنایا تہا۔

ابن اسحاق نے بسلسلہ رواۃ نعیم بن مرہ سے روایت کی ہے کہ مین
اون لوگون کے ساتھہ تہا جنہین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہیجا تہا
خالد بن الولید میرے بڑے دوست تہے کیونکہ میرے والد بزرگوار عاص
وائل السہمی کے ساتھہ بازار بصریٰ تک مال کی حفاظت کے لئے گئے تہے
جناب سیف اللہ معہ اپنے ساتھیون۔ کے جبل مقطم تک پہونچے تہے کہ سامنے
سے قبطیون کی جماعت نمودار ہوئی۔ حضرت خالد بن الولید سمجہے کہ ارسطولیس
نے انہین ہمارے استقبال کو بہیجا ہے۔ آپکو تشویش پیدا ہوئی کہ کہین عمرو
بن العاص اور اونکا لشکر ہمین عیسائی وضع مین دیکھکے ملول نہو جائین اسلئے

Marfat.com

مجھسے کہا۔کہ اے ابن مرہ تم اسی جگہہ پہاڑ کے کسی پتھر کے پیچھے چھپ رہو اور اپنا گھوڑا اپنے غلام کے سپرد کر دو جب ہم یہان سے دور نکل جائین تم جا کے عمرو بن العاص کو سمجھا دینا کہ متفکر نہون ہم عیسائی بھیس بھر کے تمہاری مدد کو آپہونچے ہین۔جب تم قبطیون کی لشکر مین تکبیر کے نعرے سنو تو ہمارے ساتھہ آکے ملجانا۔مین سیف اللہ کا یہ حکم سُنکے ایک چٹان کے پیچھے جا چھپا اور وہ آگے چلے گئے۔خالد بن الولید۔حضرت مقداد۔عمار بن یاسر اور حضرت مالک بن اشتر نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنا اپنا لباس بدل لیا تھا یہانتک کہ سارا لشکر عرب متنصرہ کے بھیس مین تھا۔جو خلعتین ارسطولیس نے متنصرہ کے لئے بھیجین تھین وہ جناب رفاعہ بن قیس اور حضرت بشار بن عوف نے زیب تن فرمائی تھین۔صلیبون کو سب نے اپنے سرون پر بلند کر لیا تھا۔ نشان متنصرہ کا کھلا ہوا تھا۔سونے چاندی کی صلیبین دور دور تک جھلک مارتی تھین۔ غرض مسلمانون کا لشکر اچھا خاصا عیسائیون کا مجمع معلوم ہو رہا تھا۔اتنے مین قبطیون کا لشکر اور انکا سپہ سالار ارسلاؤس اور حجّاب ارسطولیس سامنے نمودار ہوے۔رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف نے تمام لشکر سے کہدیا کہ خبردار و ہوشیار۔کوئی تم مین سے آن حضرت صلعم کا نام بھولے سے بھی اپنی زبان پر نہ لاے۔اگر قسم کی ضرورت پڑے تو مسیح اور مریم کی قسم کھانا تاکہ ان لوگون کو تمہاری نسبت ذرا بھی شبہ نہو۔اسمین تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہین تم اللہ پر بھروسا کر لو اور دیکھو کہ وہ کیا کرتا ہے۔

اللہ اکبر۔اون نیک اور پاک لوگون نے صرف اسلام کی خاطر کیا کیا جتن

Marfat.com

کیئے تھے اور کیسی کیسی مصیبتین جھیلی تھین جنکے صدقہ مین آجتک اسلام کا نام دنیا مین باقی ہے - اور ایک ہم چودھوین صدی کے نالایق ہین کہ اسلام کے نام سے نانگ تو کھا ئینگے مگر خدمت کے وقت جان نکلتی ہے - لعنت ہے ایسی زندگی پر - اون خون اور پسینہ ایک کردینے والونکی روحین ہم نالکارون کے اوپر کیسے دانت پیستی ہونگی -

ایک ہم ہین کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ	ایک وہ تھے جنھین تصویر بنا آتی تھی

ارسلاؤس وغیرہ کو دیکھتے ہی رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف نے اپنی ساتھیو نسے کہا کہ پیدل ہو جاؤ اور انکے آگے جھکو اسکا اجر نیک تمھین عاقبت مین ملیگا ہرگز اسے گناہ نہ سمجھنا - یہہ حکم سُنکے سب پیدل ہو گئے اور ارسلاؤس و حُجّاب کے سامنے کمال تعظیم سے جھک پڑے اور لاکھون دعائین دین - حُجّاب بولی بس تعظیم ہوچکی اب اپنے اپنے گھوڑونپر سوار ہو جاؤ - ہمین تمھاری بزرگداشت کا حکم ہے - سب لوگ سوار ہو گئے - سراپردہ پر جا کے حجاب نے کہا کہ اب اتر پڑو سب نے پیادہ ہو کے اجازت کا انتظار کیا - بادشاہ نے اجازت دی کہ کل لشکر کی تو دربار مین سمائی نہین البتہ سردار سب سامنے آئین - اسلیئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اندر گئے - بادشاہ کے سامنے ہوتے ہی دونون صاحب تعظیماً جھک پڑے - بادشاہ نے کہا - اے گروہ عرب - ہم تمھارے ممنون ہوے اب تم اپنا گھر سمجھکے یہان رہو جو ہمارا حال ہوگا وہ تمھارا جناب رفاعہ بن قیس نے جوابدیا کہ اے بادشاہ - ہم تجھے خوش کرینگے اور تیرے دشمن کے مقابلہ مین اپنی کوشش کو صرف کردینگے - بادشاہ نے نہایت ہی

Marfat.com

نفیس دو خلعتیں حضرت رفاعہ وبشار کو دیں۔

جب یہہ لشکر وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخلہ کا ارسطولیس کے پاس جا رہا تہا تو عمرو بن العاص کے آدمیون نے اُنہیں دیکہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے بیان کیا کہ خدا کی قسم۔ یہہ لوگ عیسائی نہیں بلکہ مسلمان ہیں کیونکہ مین نے اون مین وادی نخلہ اور طائف اور وادی القریٰ کے آدمی دیکہے ہین۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ آئے اور کہنے لگے کہ مین اس سے بہی زیادہ تعجب کی بات تمہین سناتا ہون کہ مین نے ان لوگون مین سیف اللہ کو دیکہا ہے۔ جناب یزید بن ابی سفیان نے آکے کہا کہ مجہے مالک اشتر نخعی نظر پڑے تہے۔ تینون صاحبو سنکے عمرو بن العاص بولے۔ جو خدا کو منظور ہوگا ظہور مین آئیگا۔

جب رات کی اندہیری چہاگئی تو نعیم بن مرّۃ آموجود ہوے۔ اوس رات کو سعید بن زید بن نفیل لشکر اسلام کی نگہبانی کے لئے مقرر تہے جب اونہون نے نعیم کو دیکہا تو پوچہا۔ کون۔ جواب ملا نعیم بن مرّۃ خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کے پاس بہیجا ہے۔ ادہر ادہر سے اور بہی مسلمان آگئے اور اونہیں ہاتہون ہاتہ عمرو بن العاص کے پاس لے پہونچے حضرت عمرو بن العاص نے دیکہکے پہچان لیا اور فرمایا۔ مرحبا اے نعیم کیسے آنا ہوا۔ وہ بیٹہہ گئے اور عرض کی۔ اے عم مکرم۔ خالد بن الولید لشکر اسلام کے ساتہہ آپکی مدد کو آپہونچے اور ارسطولیس کے محل مین موجود ہین۔ وہ خوش ہوکر خدا کا شکر بجا لاے۔ اوسی وقت حضرت معاذ بن جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو بلایا اور کہا کہ نعیم بن مرہ ایسی خبر لایا ہے آپ بہی اوسکی زبانی سُن لین۔ حضرت نعیم نے اِنکو بہی یہہ خوشخبری سنادی

Marfat.com

نعیم نے کہا آپ لشکر تیار کرین - سرداران اسلام کے ساتھہ سوار ہو جائین اور حضرت سیف اللہ کے ساتھہ والون کی تکبیر کو سنتے رہین - اوسی وقت آپ سب صاحب بہی تہلیل اور تکبیر کے نعرون کے ساتھہ قبطیون پر حملہ کر دین ؛

رات کو ارسطولیس نے اپنے سردارون کو جمع کر کے کہا کہ ان عربون نے ہمین بڑا تنگ کر رکہا ہے ان سے ہمارا دم ناک مین ہے - خواہ مخواہ ہمین گہیرے پڑے ہین - میری دارالسلطنت مین غلہ کا نرخ روز بروز گران ہوتا چلا جاتا ہے غریب رعیت نالان ہے - گرد و نواح کے دیہاتون پر قابض ہو گئے ہین - غلہ ہمارے ہان آنے نہین دیتے اور خود پڑے پڑے مزے سے کہاتے ہین اور چین کرتے ہین - اسی جانب سے اونکے پرے کے پرے اور گروہ کے گروہ ریف اور صعید کی طرف جایا کرتے ہین اور ہم اونکا کچہہ بہی نہین کر سکتے - اہل نوبہ و بجاۃ نے بہی ہمین مدد نہین دی ۔

بر گبر و مسلمان از غم دل زار نالیدم	نہ از بیگانہ دلجوئی نہ رحم از آشنا دیدم

اب تنگ ہو کے میری رائے یہ ہے کہ ہمین اون پر حملہ آور ہون - پہر مسیح کے اختیار مین ہے جسے چاہین غالب کرین - سردارون نے جواب دیا کہ ہم ہر طور حضور کے مطیع و فرمانبردار ہین جو ارشاد ہو بجا لائین ارسطولیس نے حکم دیا کہ اسی وقت جا کے لشکر کو تیاری کا حکم سنا دو - آفتاب نکلنے سے پہلے ہماری فوج پہاڑ پر پہونچ جائے - تا کہ غفلت مین عربون کو ہم آڑے ہاتہہ جا لین - افسر یہ حکم سنکے چلے گئے مگر وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکہا ہوتا ہے - فدائیان قوم کی تائید غیب سے ہوتی ہے - وہ مقدس لوگ فنا فی الاسلام

Marfat.com

ہوچکے تہے اونکی خاطر بہی خدا ویسی ہی کرتا تہا۔ نیت کا تو پہل ملا ہی کرتا ہی دیکہئے تو ہم خود غرضون اور تن پروروں کے لیئے ہین۔

اے بخت بے حمیت چون کاسہ گدایان || بار اسیر بہ ہر در جام جہان نمائیم

خدا کی کارخانے دیکہئے کہ مقوقس کا ایک بہائی ارجانوس تہا۔ ارجانوس اور مقوقس بہائی بہائی تو کیا عاشق معشوق تہے۔ دونون ساتہہ اوٹہتے۔ ساتہہ بیٹہتے۔ ساتہہ رہتے۔ ساتہہ سوار ہوتے۔ ساتہہ کہاتے۔ ساتہہ پیتے غرضکہ دونون ایک جان دو قالب تہے۔ ایک کو بغیر دوسرے کی چین نہ آتا تہا۔ جب رمضان گذر گیا اور مقوقس اپنے خلوتخانہ سے نہ نکلا تو ارجانوس بے چین ہوکر اوس مکان مین گہسا چلا گیا۔ دیکہتا کیا ہے کہ مکان خالی پڑا ہے اور کسی آدمی کا نام و نشان نہین۔ اوسکا ماتہا ٹہنکا۔ مضطرب ہوکر مکان کا ہر کونا کہترا ڈہونڈہ ڈالا مگر مقوقس تو کیا نہ تہکا نہ مین سے بہی کسیکا پتا نہ پایا۔ سر پیٹ لیا اور کلیجہ پکڑے بہتیجے کے پاس آیا۔ دیکہا کہ ارسطولیس تخت پر بیٹہا بادشاہی کر رہا ہے۔ اوسے نہایت ناگوار گذرا۔ پوچہا کہ میرا بہائی کہان ہے اور خلوتخانہ سے برآمد ہونے مین اتنی دیر لگانیکا کیا باعث ہے۔ ارسطولیس نے جواب دیا کہ باپ نے عربون کے مقابلہ مین اپنے طالع کو ضعیف دیکہا تہا اسلیئے مجہے حکم ہوا کہ بجائے اونکے مین تخت نشین ہون اور عربون سے جی کہول کر لڑون یا صلح کرون۔ ارجانوس سنتے ہی سمجہہ گیا کہ اس مردود نے اپنے باپ کو مار ڈالا مگر منہ سے کچہہ نہ بولا اور دل مین اس بات کو مخفی رکہا۔ ارجانوس بہی مثل اپنے

Marfat.com

بھائی کے آنحضرت صلعم کی نبوت کا قائل تہا اور خوب سمجھ گیا تھا کہ مذہب اونکا روے زمین پر اچھی طرح سرسبز وشاداب ہوگا اور اونکے صحابہ کے زمانہ مین سب بادشاہون کے چراغ گل ہوجائین گے۔ چونکہ اوسے معلوم ہی تہا کہ ارسطولیس نے لڑائی کو کل پر رکہا ہے اسلیئے وہ سید ہا قصر شمع مین چلا گیا اور اکابر سلطنت کو جو اوسوقت وہان موجود تہے جمع کیا اور بولا ای لوگو خدا کو دیکہا نہین ہے مگر عقل سے تو پہچانا ہے اور یہی عقل انسان کو اور حیوانون سے بزرگ و برتر بنائے ہوے ہے۔ اگر غور کرکے دیکہو تو سمجھ جاؤ گے کہ میرے پیاری بھائی کو اس ملعون ارسطولیس نے مارڈالا ہے۔ میرا بھائی تم سب پر مہربان تہا اور اوسکے بڑے بڑے حق تم پر ہین۔ تمھین بخوبی معلوم ہے کہ جب ہرقل ان عربون سے مقابلہ نہ کرسکا تو تمہاری کیا ہستی ہے جو انکے منہ چڑہتے ہو۔ سمجھی رہنا کہ اگر عرب تم پر غالب آگئے تو تمہارا بیج تک دنیا مین نہ چھوڑینگے۔ تمہارا مال و دولت لوٹ لین گے۔ تمہارے جورو بچون کو لونڈی غلام بنالینگے۔ تمہارے گہرون اور ملکون پر قابض ہوجائین گے۔ جیساکہ اُنہون نے اور قومون کے ساتھ کیا ہے۔ سب نے پوچھا پہر تیری کیا راے ہے۔ اوسنے جوابدیا کہ تم اپنی جانون کی حفاظت کرلو اسطرح سے کہ اپنے قصر کے دروازے بند کرلو اور ارسطولیس یا اوسکے کسی آدمی کو ہرگز ہرگز اندر نہ آنیدو کیونکہ وہ اب یہان آئیگا تو عربون سے منہ کی کہاکے آئیگا۔ آگے آگے وہ بہاگے آتا ہوگا اور پیچھے اوسکے عرب جوتا

Marfat.com

لئے پڑے ہونگے۔ وہان اتنی مہلت ہی نہ ہوگی کہ وہ تم سے لڑے
اور زبردستی دروازہ کھلوالے۔ جب تم اوسے نہ گھسنے دوگے تو سیدھا
اسکندریہ جاکے دم لیگا پھر مین تمہاری طرف سے عربون سے صلح کرلونگا۔ یون
ہماری تمہاری عزت رہجائیگی۔ اوسوقت جو اونکا دین اختیار کرکے
مسلمان ہوجائیگا اوسے بھی کوئی روک نہ سکیگا اون لوگونکی سمجھ مین
یہ باتین آگئین۔ دروازہ قصر شمع کا بند کرلیا گیا۔ ارجانوس نے اوسکی خزانہ
وغیرہ پر قبضہ کرلیا۔ ارسطولیس کو اسکی خبر تک نہوئی اور گھرہی سی مسلمانونکی
عملداری پیدا ہونا شروع ہوگئی۔ خوش نیت لوگون کو خدا یون چھپر پھاڑ کر
دیتا ہے۔ اور پیٹ کے بندون اور آبادہاپی والون کے لئے ہروقت
دھکے ہین۔ ارسطولیس کے بعض غلامون نے دوڑکے اوسے بھی یہ خبر
سنادی۔ مرے پر دُرّے لاتین۔ اوربھی دل بیٹھ گیا اور سمجھ گیا کہ اب سلطنت
اور اقبال نے مجھے جواب دیا۔ افسوس۔ جس دنیا کے لالچ سے مین نے
باپ کا خون اپنے سر پر لیا وہ میرے پاس سے یون بھاگی جاتی ہے۔
اب اوسنے رات ہی مین ارادہ کیا کہ ارجانوس کو پہلے نیچا دکھاے۔
اور قصر شمع کو جا گھیرے مگر موذی کو دُو ٹکر۔ باپ کے خون نے جو
زور مارا تو پیچھے سے مسلمانون کے تہلیل و تکبیر کے نعرون نے سپتے
پانی کردے۔ کلیجہ پکڑکے بیٹھ گیا۔ سیف اللہ القہار نے شہر کے اندر
دھادہ مچادی تکبیر کی آواز جناب عمرو بن العاص کے گوش مبارک مین جو
پہونچی تو نعرے لا الہ الا اللہ کے مارتے ہوے معہ لشکر کے دھر دوڑے

Marfat.com

اور قبطیون پر حملہ کر دیا۔ جب ارسطولیس کو یہ خبر ہوئی کہ وہ عرب جو آج دن کو عیسائی بنکے آئے تھے واقع مین مسلمان تھے تو زمین پیرون کی تلے سے نکل گئی۔ تاب مقابلہ نہ دیکھکے اپنے حجاب بطارقہ۔ امرااور غلامونکو ساتھہ لیکر خزانہ اور مال اسباب باندہا اور رات ہی کو بہاگ جانیکا ارادہ کیا۔ پہلے ہی پل پر پہونچے تھے کہ مربوط کی طرف جھکے تین ہزار سوار اپنے وہین چھوڑے اور اسکندریہ کا قصد کیا۔

خون ناحق کہین چھپتا ہی چھپانیسے آمیر | کیون میری لاش پہ بیٹھے ہین وہ دامن ڈالے

ناگاہ ایک آواز بلند ہوئی کہ ارسطولیس بہاگا پہر تو اوسکے لشکر مین سے کسیکے پیر نہ جمے سب پیٹھہ پہیر گئے اور اسلام کے بول بالے ہوئے۔ اوس رات مین پانچ ہزار قبطی مارے گئے اور اون کے خیمے اور مال و اسباب مسلمانون کے ہاتھہ آئے۔ صبح کو حضرت خالد۔ عمار۔ مقداد اور مالک عمرو بن العاص کے پاس آئے اور بڑے تپاک سے سلام ہوے۔

اب لشکر حجر الحصا سے اوٹھکے مصر مین آگیا اور شہر کے دروازونپر انتظام کرلیا۔ جناب خالد و عمار و مقداد و مالک اشتر سوار ہوکے قصر شمع پر پہونچے تو مقوقس کا بہائی ارجانوس بن راعیل حاضر ہوا اور اوسنے عربی زبان مین التماس کی کہ اے جوانان عرب۔ اللہ غالب و بزرگ نے تمہاری مدد کی اور تم اس ملک کے بادشاہ ہوگئے۔ مین تمہارا خیر خواہ ہون اور پہلے ہی سے تمہارے لئے اتنا کر چکا ہون۔ اگر مین اپنے بھتیجہ کے حق مین کانٹے نہ بو دیتا تو اتنی جلدی وہ تمہارے آگے سے نہ بہاگتا۔

اب مین تم سے صلح کرتا ہون اور قصر شمع تمہارے سپرد کیئے دیتا ہون اس شرط پر کہ تم میرے ساتھہ کوئی بدسلوکی نہ کرنا اور ہم لوگون کے مال ومتاع سے ہاتھہ نہ لگانا۔ میرے پاس جتنے لوگ ہین اگر اون مین سے کوئی مسلمان ہونا چاہیگا تو کوئی اوسے مانع نہوگا۔ جو اپنے دین پر قایم رہیگا تم اوسے ستا نہین سکتے۔ صرف جزیہ لے سکتے ہو۔ معاذ بن جبل نے اُسی جوابدیا کہ ہم لوگ جو وعدہ کر لیتے ہین اوس سے کبھی نہین پہرتے۔ ہماری سچی نیت اور اچھے کامون اور حق پرستی ہی کے سبب سے خدا ہمین کامیاب کرتا ہے۔ اب تمہارے واسطے امان ہے۔ اگر مسلمان ہو جاؤ تو نور علیٰ نور ورنہ ہم جزیہ ہی پر اکتفا کر لین گے۔

ارجانوس اور مشائخ مصر نے جناب معاذ بن جبل سے یہ کلام سُن کے مسلمانون کا شکریہ ادا کیا اور بہت خوش ہوے۔ اوس نے خود قصر شمع کا دروازہ کھولدیا اور کنجیان اوسکی جناب خالد کے نذر کین۔ ہمارے سیف اللہ ارجانوس اور اوسکے ساتھیون کو لئے ہوے عمرو بن العاص کے پاس آی۔ اون سے سب حال صلح کا اور اون کی شرطونکا بیان کیا۔ جناب عمرو بن العاص ارجانوس اور اوسکے ساتھہ والون کی طرف مخاطب ہوکے بولے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمین تمپر غالب کردیا۔ ہمنے بزور شمشیر تمہارے ملک کو فتح کیا ہے۔ اس جگہہ ارجانوس نے پوچھا۔ ہمنے سنا ہے کہ خدا نے تمہین مہربانی اور رحم کا حکم دیا ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ تم لوگ اوسے معاف کردیتے ہو جو تمہارے

Marfat.com

ساتھہ بُرائی کرتا ہے اور برائی کی بدلہ تم نیکی کرتے ہو۔ تمہین اس حالتین ہمارے ساتھہ نرمی برتنا چاہیئے ہم تمہاری رعیت اور محکوم ہین۔ جناب عمرو بن العاص نے صحابہ سے پوچھا کہ ان لوگون کے ساتھہ کیا کیا جاے حضرت شرجیل بن حسنہ بولے کہ اے سردار تم انکے ساتھہ عدل کرو جسکا خدا نے تمہین حکم دیا ہے۔ انکے ساتھہ نیکی کی جاے اور انکے دل خوش رکھے جائین۔ ایسا کرنے اور ہر قوم کے ساتھہ انصاف و نرمی سے پیش آنے سے اور ملک بھی تمہارے ہاتھہ آئینگے۔ یہ سن سنکر اور لوگ بھی بغیر لڑے بھڑے اپنے اپنے ملک تمہارے سپرد کر دینگے۔ پھر معاذ بن جبل اور دیگر صحابہ نے فرمایا کہ اے سردار۔ شرجیل نہایت معقول صلاح دیتے ہین بیشک۔ اونہین کی راے پر عمل کیا جاے۔ حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا۔ اے مصریو۔ بے شک ہمنے تمکو امان دی اور اس سال کا جزیہ بھی تمہین معاف کیا۔ سال آئندہ سے تم جزیہ دینا۔ چار دینار ہر شخص بالغ کو دینا پڑینگے۔ جو شخص مسلمان ہو جائیگا وہ ہمارا بھائی ہے جو ہمارا حال ہے وہی اوسکا ہوگا۔ ارجانوس بول اوٹھا کہ واقع مین عدالت اور نصفت تمہین لوگون کے حصّہ مین ہین اور کوئی قوم دنیا کی انکے معنے ہی نہین جانتی خدا کی قسم اسی وجہ سے تم لوگ غالب ہوتے چلے جاتے ہو۔ اب میرے دل مین تمہارے دین کی صداقت اچھی طرح سما گئی اور مین تہ دل سے گواہی دیتا ہون اس امر کی "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ"۔ جو کچھہ میرا بھتیجہ قصر شمع مین چھوڑ گیا ہے چاہے خزانہ ہو یا مال وہ سب مین

Marfat.com

آپ لوگون کی نذر کرتا ہون - یہ عوض ہے اوس شفقت و عاطفت کا جو آپ نے میرے اور میرے ہموطنونکی حال زار پر مبذول فرمائی ہے - ارجانوس کی دیکھا دیکھی اور بہت سے اہل مصر بھی اوسی وقت مسلمان ہو گئے -

از دام زلف و دانۂ خال تو در جہان	یک مرغ دل کجا کہ نگشتہ شکار حسن

اس موقع پر ہم اپنے انگریزی خوان ناظرین کو مطلع کرتے ہین کہ سلطنت اسلام ہمیشہ دنیا کے لئے خدا کی رحمت رہی ہے اور فی زماننا بھی جہان مسلمانی سلطنت ہے یہی حال ہے - رعیت وہان کی اور سب عملداریونکی رعیت سے خوش حال اور سرسبز و شاداب ہے - اوپر کے حال سے یہ امر آپ کو بخوبی ثابت ہو گیا ہو گا - لہذا آپ لوگ جب انگریزی تاریخون مین یہ پڑہا کرین "اسلام جب تک اسلام رہیگا بیرحمی اور ظلم اوسکی طبیعت سے نہین جائیگی" تو سمجھہ لیا کرین کہ بالکل اون مورخون کی ہٹ دہرمی اور تعصب ہے باقی کچھہ نہین - اونکی سلطنت کو جب آپ غور سے دیکھین گے تو سہ سہلائین اور بہیجا کہائین کا مصداق پائین گے - اس سے زیادہ عقلمند لوگ بہت کچھہ جانتے ہین - ہم کیون بکین -

ہر گل نو ز گلرخی یاد ہمید ہد و لے	گوش سخن شنو کجا دیدۂ اعتبار کو

اسکے بعد حضرت عمرو بن العاص اوٹھے ہوے اونکے کنیسہ کیطرف چلے گئے اور اوسے جامع مسجد بنا لیا جو آج تک جامع عمرو بن العاص کے نام سے مشہور ہے - پھر قبطیون کا مال و اسباب اور خیمے جو غنیمت مین ہاتھہ آے تھے جمع کئے گئے - خمس تو مدینہ روانہ ہوئی اور باقی مال

Marfat.com

غازیان اسلام مین تقسیم کردیا گیا۔ ایک عرضی بہی خلیفۂ برحق فاروق اعظمؓ کی خدمت مین لکہی گئی جسمین فتح مصر کا حال تہا۔ یہ نامہ اور خمس علم بن ساریہ کی ہاتہہ بہیجے گئے جنکے ساتہہ ننو سوار بہی تہے۔ جناب عمرو بن العاص کے خط کو فاروق اعظم نے کہول کے پڑہا اور سجدۂ شکر ادا کیا پہر بآواز بلند وہ خط سب مسلمانون کو سنا دیا۔ وہ سب ایسے خوش ہوے کہ تہلیل وتکبیر کے نعرے اور درود کا غل وشور آسمان تک پہونچا دیا۔ خمس بیت المال مین داخل ہوئی

علم بن ساریہ نے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مین عمرو بن العاص کا سلام عرض کرکے بیان کیا۔ حضور انہون نے زبانی پیام یہ دیا ہے کہ جس سال دریاے نیل مین پانی نہین آتا اور خشک سالی ہوجاتی ہے تو کفار ایک کنواری لڑکی کو عمدہ پوشاک و زیب و زینت سے آراستہ کرکے دریاے نیل مین ڈالدیتے ہین تو پانی آجاتاہی۔ فاروق اعظم یہ سنکے چین بجبین ہوے اور فوراً قلم دوات اوٹہاکے عمرو بن العاص کے نام لکہا۔ یہ خط عبداللہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب کا عمرو بن العاص کے نام ہے۔ تمپر سلامتی ہو۔ مین تحقیق اوس خدا کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لایق پرستش نہین۔ اور درود بہیجتا ہون اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب میری یہ تحریر تمہارے پاس پہونچے تو دشمنان خدا کو جہان ہون تلاش کرو۔ اونکے ساتہہ نرمی کرنے سے ڈرتے رہو۔ حالات رعیت کے نگران رہو۔ جہان تک ہوسکے اونکے حق مین عدل کرنا اور لوگون کے گناہ معاف کرکے خداوند کریم سے اپنے گناہون کی بخشش طلب کرو۔ مسلمانونکو

Marfat.com

ہدایت کرتے رہنا کہ اپنی اصل سے تجاوز نہ کرو۔ دفتردون سے اونکی وجہہ معاش مقرر کردو۔ رفاہ عام اور آسائش کی رسمیون کی حفاظت کرتے رہنا رعیت کے ساتھہ کوئی مسلمان برائی نہ کرنے پاے کیونکہ وقت گذرجاتا ہے اور بدنامی ہمیشہ کو رہجاتی ہے۔ سمجھہ لو کہ رعیت کے ستانے مین بڑی لمبی چوڑی اور طول طویل رسوائی ہوگی۔ جس سے مجھے اور تمھین دونوں کو خدا بچاے تمپر سلامتی ہو"

سبحان اللہ یہ ہدایت نامہ کیسا پیارا ہے۔ جس سے بادشاہون کی آنکھون کو نور حاصل ہوتا ہے۔

بخلق ولطف توان کرد صید اہل نظر	بہ بند دام نگیرند مرغ دانا را

اس کے ساتھہ ہی ایک حکم دریاے نیل کے نام جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا "یہ خط ہے عبداللہ عمر بن الخطاب کا بنام دریاے مصر۔ بعد حمد وصلوۃ کی معلوم ہو کہ تو ایسا مخلوق ہے جو نہ کسی کو ضرر پہونچا سکتا ہے نہ نفع۔ یہہ دونون باتین صرف خداے بزرگ و برتر ہی کے ہاتھہ مین ہین۔ اس لئے مین تجھے لکھتا ہون کہ اگر تیری روانی تیرے اختیار مین ہے اور تو اپنی قدرت اور طاقت سے بہتا ہے تو بند ہوجا ہمین تیری کچھہ پروا نہین۔ اور اگر ہمارا اللہ غالب ومہربان تجھے روان کرتا ہے تو جاری ہوجا" یہ دونون خط ملفوف کرکے علم بن ساریہ کو دیئے اور فرمایا کہ ہمارا اسلام کہکے عمرو بن العاص کو دینا اور کہنا۔ نیل کے نام کا خط نیل مین ڈلوا دیا جاے۔ وہ اونھین لیکر اپنی اونٹنی پر سوار ہوے اور اپنے ساتھہ کے سنوسوارون کے ساتھہ

Marfat.com

چل نکلے۔ شب و روز راہ طے کرنے کے بعد مصر مین داخل ہوکے دونون خط عمرو بن العاص کو دیئے۔ اونہین پڑہکے جناب ممدوح نیل کے نام کا خط لیکر اوٹھے اور دریا کے کنارہ پہونچے۔

واضح رہے کہ مصر کی پیداوار کا دارومدار دریاے نیل پر ہے۔ اس سال وہ بالکل خشک ہوگیا تہا اور پانی اوسمین وقت معینہ پر بہی نہین آیا۔ لوگ کہیتی باڑی سے ہاتہہ دہو بیٹہے تہے اور گرانی روز بروز ہوتی چلی جاتی تہی۔ اسی حالت مین عمرو بن العاص نے فاروق اعظم کا نامہ فیض شمامہ نیل مین جاکے ڈالدیا۔ راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم۔ صبح نہین ہونے پائی تہی کہ پہاڑکے پہاڑ پانی کے نیل مین آنا شروع ہوئے اور جل تہل بہر کے تمام مصر سیراب ہوگیا۔

جب حضرت عمرو بن العاص نے مصر کو فتح کر لیا اور بڑے کنیسہ مین آئے تو اوسمین ایک حجرہ مقفل پایا۔ کہول کے جو دیکھتے ہین تو دو مورتین تہین بعینہ ویسی ہی جیسی کہ کعبہ مین دہری تہین اور جنہین آنحضرت صلعم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکے باپ آذر کی تصویر بتایا تہا۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی مورت چاندی کی اور آذر اونکے سامنے بت ہاتہہ مین لئے کہڑا تہا۔ عمرو بن العاص اون مورتون کو دیکہکر ہنسے اور وہ آیت پڑہی جسکا ترجمہ یہ ہے "حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ تو یہودی تہے نہ نصرانی نہ مشرک بلکہ حق کی طرف مائل اور مسلمان تہے"!

معاذ بن جبل نے فرمایا کہ مین نے یمن سے آکر جناب ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گو یہ کہتے ہوے سنا تھا "قیامت کے دن آذر کا چہرہ غبار آلودہ ہوگا اور وہ
حضرت ابراہیم کی خدمت مین آیگا۔ فرماین گے جناب خلیل۔ مین نے تجھہ سے
بہت کہا کہ نافرمانی نہ کر مگر تو نہ مانا جسکا نتیجہ آج دیکھتا ہے کہ کیا ہوا۔ آذر
کہیگا کہ اب جو کہوگے کرونگا۔ ہرگز نافرمانی نہوگی۔ جناب ابراہیم علیہ السلام
عرض کرینگے۔ اے پروردگار تونے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ ہم تجھے ہرگز خوار و
پشیمان نکرینگے اوس دن جبکہ قیامت ہوگی پس اس سے زیادہ ذلت
اور خواری میری کیا ہو سکتی ہے۔ خداے غالب اور بزرگ کا ارشاد
ہوگا کہ مین نے بہشت کو کافرون پر حرام کر دیا ہے تم ذرا اپنے نیچے تو دیکھو۔
حضرت ابراہیم نیچے دیکھین گے تو ہوے تند کا جھونکا اوٹھیگا اور تھپیڑ
مار کے آذر کو آتش جہنم مین ڈالدے گا"

حضرت عمرو بن العاص نے اوسی وقت اون دونون مورتون کو
توڑ واڈالا۔ مسلمانون کو غرب کی طرف آگے بڑہنے کا حکم دیا۔ جناب
خالد بن الولید۔ رفاعہ بن قیس۔ مقداد بن اسود الکندی۔ عمار بن یاسر۔
مالک اشتر نخعی اور عبداللہ یوقنا لشکر کے آگے ہوے اور مربوط کی
فتح کا ارادہ کیا۔

فتح مربوط اور یوقنا کا قید ہونا پھر رہائی

جناب سیف اللہ نے آگے جا کے عبداللہ یوقنا کو بیس سوارون کے ساتھ
مرزبان ساقی حاکم مربوط کے پاس بطور ایلچی کے بھیجا۔ جناب یوقنا وہان پہونچے

Marfat.com

شہر والون نے حاکم کو اطلاع دی کہ مسلمانون کا ایلچی آیا ہے۔ حاکم کے غلام اونکا حال پوچھنے آئے۔ جو کچھہ دیکھا اور سنا تہا اپنے حاکم سے جاکے کہدیا۔ حکم ہوا کہ اونہین ہمارے پاس لاؤ۔ یوقنا اور اونکے ساتھی حاکم کے سامنے آئے۔ پوچھا گیا کہ تم لوگ یہان کیون آئے ہو۔ جناب یوقنا بولے کہ اگر اپنی اور اپنی رعیت کی جان و مال کی حفاظت منظور ہے تو شہر ہمارے سپرد کردو ہم تمہین امان دیدینگے ورنہ ہم سے لڑنے کے لئے تیار ہوجاؤ پہر جو خدا کرے گا ہوگا۔ مرد بان ہنسا اور بولا کہ قسم ہے اپنے دین کی تمہاری عادت وعدہ خلافی۔ بیوفائی اور مکر کی ہے جسنے تمہاری پناہ لی یا تمہارے دین مین داخل ہوا وہ کبہی فلاح کو نہین پہونچا۔ مین اون لوگون مین نہین ہون جنہون نے بادشاہ کو بدنام کیا اور اپنا ملک تمہین سپرد کردیا۔ مین بادشاہ کو خط لکہتا ہون جواب آنے کی بعد تمہین اطلاع دیجائیگی اور لڑائی مین تمکو حقیقت معلوم ہوجائیگی کہ کون زبردست ہے۔ اچہا۔ ان سبکو قید کرلو یہ لوگ کافر ہین اور عیسیٰ و مریم سے پہر کر ہوکے ننگی عربونکے ساتھی ہوئے ہین۔ قسم ہے مین انکو ارسطولیس کے پاس بہیجدونگا۔ وہان انکے سر اوڑا دیئے جائینگے۔ ان سے ہتیار لے لو اور زنجیرونسی جکڑ کے جیلخانہ مین ڈالدو۔ غرضکہ وہ سب قید ہوگئے۔ ارادہ یہ ہوا کہ غفلت کے وقت اسکندریہ بہیجے جائین۔ ایک نہایت تاریک مکان مین قید کرکے کنجی اور حفاظت اوسکی اپنی ایک لونڈی کے سپرد کی جسکا نام دنیا تہا۔ وہی اونہین کہانا پہونچایا کرتی تہی۔

Marfat.com

رات کو مردبان نے کھانا کھا کے خوب شراب پی اور بیہوش ہو گیا۔
تمام خدام بھی اسی حالت مین محو تھے۔ دنیا نے قید خانہ کا دروازہ کھولدیا
اور یوقنا سے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہاری محبت میرے دل مین ڈالدی
ہے تم ہرگز خوف نہ کرو مین ماریہ قبطیہ کی بہن ہون جنہین مقوقس نے تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین ہدیتاً بھیجا تھا۔ مین چاہتی ہون کہ اس
خدمت کے صلہ مین مجھے مدینہ پہونچا دینا۔ شاید اپنی بہن کو جا کے دیکھہ
لون۔ مین تمہین قید سے چھوڑتی ہون اور لو یہ تمہارے ہتیار ہین۔ یوقنا
نے اوسکا شکریہ ادا کیا لیکن کہا۔ مین تیری طرف سے ڈرتا ہون کہ کہین
تیرا آقا تجھسے بُری طرح نہ پیش آئے۔ دنیا بولی کہ وہ دشمن خدا اور اوسکے
غلام شراب کے نشہ مین بے ہوش پڑے ہین۔ یوقنا نے کہا کہ شہر سے
کیسے نکلین۔ پہاٹک تو بند ہو گا۔ اوسنے جواب دیا کہ مین تمہین وہ راہ
بتائے دیتی ہون جو زمین کے اندر اندر بطور سرنگ کے شہر سے باہر
قبرستان مین جا نکلی ہے اوسکے سرے پر ایک برج آٹھہ ستونون کا ہے۔
اور دروازہ اس سرنگ کا اسی برج مین قبر کی شکل کا بنا ہے۔ یوقنا بولی
تیرے دل مین آئے سو کر ہم تیرے ممنون و مشکور ہین۔ دنیا مردبان کے
پاس آئی۔ دیکھا کہ سب بے خبر ہین۔ وہ اوس سرنگ کے دروازہ کو کہولنے
پہونچی تو سنا کہ اوسکے پیچھے آہٹ ہو رہی ہے۔

اوس بن ماجد سے روایت ہے کہ مین خالد بن الولید کے ساتھہ اس
موقع پر تھا جب مردبان نے یوقنا اور اونکے ساتھیون کو قید کر لیا اور

Marfat.com

یہ لوگ پھر کے ہمارے لشکر مین نہ پہونچے - جب تمام دن گذر کر رات ہوئی تو حضرت سیف اللہ کو تشویش ہوئی اور سمجھے کہ خیر نہین ہے - چونکہ نہایت ہی صاحب ہمت اور عالی حوصلہ تھے - رات بھر مسلمانون کی حفاظت مین سوتے نہین تھے - جو جو مقام اونہون نے فتح کئے تھے اونکے جاسوس ہر وقت اونکے ساتھ رہتے تھے اور برابر چارون طرف کی خبرین اونہین پہونچتی تھین - جاسوسون کا جزیہ آپ نے معاف کر دیا تھا اور اونہین بہت کچھ بطور انعام واکرام کے عطا فرمایا کرتے تھے غرضکہ خاصی ڈاک آپنے جاری کر رکھی تھی خدا جانے کیا ترکیب تھی کہ تار برقی سے زیادہ جلد ہی خبر آپ کو ملتی تھی - اوس رات کو حضرت خالد یوقنا کے لئے کمال بیقرار اور بے چین تھے - کھانا پانی سب برا معلوم ہوتا تھا - مین نے کسی مصیبت مین اونہین ایسا مضطرب نہین دیکھا - اونکی تشویش دیکھکے مجھے بھی افسوس ہوا - اتنے مین جاسوس آے اور اونہون نے کہا - حضرت مبارک مردبان کا بیٹا ارسطولیس کی طرف سے خلعت اور تحائف مردبان کے پاس لایا تھا اوسنے سنا کہ مسلمان بھی قریب پڑے ہین ڈر کے مارے معہ دو نوکرون کے پوشیدہ پوشیدہ شہر کی طرف جاتا ہے ہم نہین کہہ سکتے کہ کدہر سے جائیگا مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اندر داخل ہونیکا کوئی مخفی راستہ بھی ہے جسے چند خاص خاص ہی لوگ جانتے بھی ہین ورنہ اتنی رات گئے وہ بیدھڑک نہ چلدیتا خصوصًا اس حالت مین جبکہ اوسنے سُن لیا تھا کہ مسلمان قریب موجود ہین - سیف اللہ سنتے ہی اوٹھ کھڑے

Marfat.com

ہوے اور اپنے غلام ہمام اور بنی مخزوم کے چار آدمی اور چار اور مسلمانونکو ساتھ لیا اور قبرستان کے پاس پہونچے۔ دیکھتے کیا ہین کہ مرد بان کا بیٹا بھی چلا آتا ہے وہ برج مذکور کے پاس پہونچکے اندر گھسا۔ اوسی وقت جناب سیف اللہ نے حکم دیا کہ اس برج کو گھیر لو۔ ادہر اندر والون نے زمین کھودنا شروع کی۔ مسلمان اون پر ٹوٹ پڑے مرد بان کا بیٹا اور اوسکے ساتھ والے خوف سے کانپنے لگے خالد نے اونہین تشفی دیکر فرمایا کہ تم لوگ خاطر جمع رکھو ڈرو نہین ہم تمہین امان دیتے ہین اگر تم ہمارے سوالون کا سچ سچ جواب دوگے تو تمہارا بال بیکا نہو گا۔ اور یاد رکھنا جو ایک لفظ بھی منہ سے خلاف نکلا تو تمہارے سر بھٹا سے اوڑا دینگے۔ مرد بان مربوط کا بیٹا جناب خالد کے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ صدقہ اسلام کا۔ ہماری جان بخشی فرمایئے ہم ٹھیک ٹھیک کہدینگے اور ہرگز جھوٹ نہ بولین گے۔ یہ کہکر لڑکے نے جناب سیف اللہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور التماس کی کہ حضور میری ساتھ میرے باپ اور گھر والونکو بھی امان ملے۔ جناب خالد بن الولید نے فرمایا اچھا۔ تم سبکو امان دیگئی۔ اب مرد بان کے بیٹے نے کہا کہ حضور آپ اس برج مین یہ قبر جو دیکھتے ہین وہ قبر نہین ہے بلکہ دروازہ ہے ایک تہ خانہ کا جسکے اندر سے زمین کے نیچے ہی نیچے ایک سرنگ میرے باپ کے محل تک چلی گئی ہے۔ اتنا سنتے ہی جناب خالد خوش ہوگئے اور فرمایا کہ اس لڑکے اور اسکے دونون ساتھیون کو حفاظت سے نظر بند رکھو۔ خبردار ایک دم بھی یہ تمہارے پاس سے اوجہل نہونے پائین۔ یہ جناب خالد و حضرت ہمام

Marfat.com

قبر کہودنے لگے اور مٹی دور کرکے تہ خانہ مین پہونچے۔ اوسکے اندر ایک اور دروازہ دکہائی دیا دہکا جو دیتے ہین تو وہ کہل گہیا۔ واقع مین اوسکے اندر سرنگ تہی۔ حضرت سیف اللہ القہار وہین ٹہیر گئے۔ ہمام سے فرمایا کہ تم بعجلت تمام اپنے لشکر مین پہونچو اور دلیران تجربہ کار اور اکابر نامدار کو چن چنکے پوشیدہ اپنے ساتہہ لے آؤ مگر نہ تو اونہین بتانا کہ کہان اور کیون لئے جاتے ہو اور نہ لشکر مین کسی اور کو خبر ہونے پاے۔ اس امر کے اخفا مین نہایت احتیاط اور اہتمام کرنا۔ راہ مین کوئی شخص سانس تک نہ لینے پاے نہ تہوکے یا کہنکارے۔ نہ کسیکے پیرون کی آہٹ ہو۔ دبے پاؤن جاؤ اور دبے پاؤن سبکو لے آؤ۔ خوب سمجھ لینا کہ رات کا سنّاٹا ہے اس مین ذرا سی بہی کہٹ پٹ کی آواز دور تک پہونچتی ہے۔ ہمام لشکر مین داخل ہوے عمار بن یاسر۔ یزید بن ابی سفیان۔ شرجیل بن حسنہ۔ مالک بن اشتر نخعی۔ ربیعہ بن عامر۔ عظریف وظاغن بن زید۔ کہلان بن عمرو۔ خزعیہ ابن سلم۔ معمر بن مساف۔ جابر بن سراقہ اور سعید بن زید وغیرہ تین سو مردان دلیر اور بہادر کو معہ تلوارون اور ڈہالون کے ساتہہ لیا۔ جلدی جلدی بغیر غل شور کے اوس قبرستان کی طرف چلدیئے۔ مشعلین ساتہہ تہین۔ جب وہان پہونچے تو خالد نے اونکو تہ خانہ کے دروازہ پر کہڑا کیا اور خود اور مرد بان کا بیٹا اور اوسکے دونون خدمتگار سرنگ مین داخل ہوا اوسکے دوسرے دروازہ پر پہونچے۔ یہ وہ وقت تہا جبکہ دنیا دروازہ کو کہولنا چاہتی تہی۔ آہٹ سنکے لونڈی بولی کون۔ خالد نے مرد بان کے بیٹے کی

Marfat.com

طرف اشارہ کیا کہ جوابدے۔ لڑکے نے پوچھا تو کون ہے اور اسوقت اس دروازہ کے پاس تیرا کیا کام ہے۔ لونڈی آواز پہچان کر بولی کہ مین تیرے باپ کی لونڈی دنیا ہون۔ لڑکے نے کہا۔ دروازہ کھول دے مگر ابھی میرے باپ کو میرے آنیکی خبر نہ کرنا دنیا کے ہاتھہ پاؤن سب بے قابو ہوگئے مگر اوسنے ہانپتے کانپتے دروازہ کھول دیا۔ حضرت خالد اور مردبان کا بیٹا وغیرہ مکان مین داخل ہوگئے۔ سیف اللہ نے لونڈی کو فوراً گرفتار کرلیا۔

اب وہ تین سو ہزبران اسلام بھی جو برج مین رہگئے تھے ایک ایک کرکے حضرت خالد کے پاس آن پہونچے۔ دنیا عربی زبان فصاحت سے بول سکتی تھی اوسنے جو اسوقت عربون کا مجمع دیکھا تو عربی مین کہا کہ مین تمہاری خیرخواہ ہون مجھے چھوڑدو کیونکہ مین تمہارے ہی آدمیونکو قید سے رہائی دلانیکی کوشش مین اسوقت یہان آئی تھی۔ مین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی بہن ہون جو تمہارے نبی صلعم کی زوجہ تھین۔ حضرت خالد نہایت ہی شاد ہوے اور پوچھا ہمارے آدمی کہان ہین۔ وہ اُنہین یوقنا کے پاس لیگئی۔ وہ سب ملکے خوش ہوے اور اوس مقام پر آے جہان مردبان معہ اپنے نوکرون چاکرون کے شراب کے نشہ مین بیہوش پڑا تھا۔ بہت سے مسلمان اون مخمورون پر متعین کیے گئے اور باقیون نے لپک کر شہر پناہ کا پھاٹک کھولدیا۔ حضرت ہمام سارے لشکر کو اپنے ساتھہ لے آے۔ اب مسلمان شہر پر قابض ہوگئے۔ جب صبح ہوئی اور مردبان

اپنے خواب خرگوش سے چونکا تو دیکھتا کیا ہے کہ مسلمانون کے پنجہ مین گرفتار ہون۔ اسلام کی دہائی تمام شہر مین ہو رہی ہے۔ سب نشئے ہرن ہو گئے سیف اللہ کو جو اوسکے بیدار ہونے کی خبر لگی تو مسلمانون کو حکم دیدیا کہ تہلیل و تکبیر و درود کے نعرے بلند کر دو جنکے کان مین پڑتے ہی پتے پانی ہو گئے۔ کیا تھا کیا ہو گیا۔ شام کو بادشاہ بنے سوے تھے اور صبح قیدی بنے اوٹھے۔ اللہ باقی من کل فانی۔

بیک لحظہ بیک لمحہ بیک دم	دگرگون میشود احوال عالم
شہے کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت	دگر نماز شام ورا خشت زیر سر دیدم

یکایک مرزبان نے ارادہ کیا کہ بھاگ جاؤن مگر وہ بھی ناممکن تھا کیونکہ اوسکے محل سے شہر پناہ تک برابر سخت نگرانی اور جابجا پہرے لگے ہوے تھے۔ عقل گم ہو گئی اور جسم کا ہر جوڑ بند کانپنے لگا۔ جناب خالد اوسکے پاس تشریف لاے اور فرمایا اے دشمن خدا۔ اگر مین تیرے بیٹے سے قول نہ ہار چکا ہوتا تو اسی وقت تجھے مار ڈالتا۔ تو نے بری حرکت کی تھی۔ میرے ایلچی کو تو نے بڑی تکلیف دی۔ تو نے خود اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤنین کلہاڑی ماری۔ اگر تو اوسے قید نہ کرتا تو یہ ذلت نہوتی۔ خیر مین نے تیرے بیٹے سے وعدہ کر لیا ہے تو اپنے بال بچے اور مال و متاع ساتھ لے۔ اور جدھر تیرا جی چاہے چلا جا۔ مرزبان کے گھر والون اور خود مرزبان کو یقین ہو گیا کہ یہ ساری آفت میرے بیٹے ہی کی لائی ہوئی ہے۔

واقف زحرمان کہن سال درجہان	صد سالہ درد دارم و ہفتاد سالہ داغ

Marfat.com

آخر معہ اپنے آدمیوں اور مال کے شہر بدر ہو گیا۔ بیٹا اوسکا جناب سیف اللہ ہی کے پاس رہا۔ ڈر کے مارے باپ کو صورت نہ دکھلائی کہ کہین مجھے مار نہ ڈالے اور صدق دل سے "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہکر مسلمان ہو گیا۔ جناب خالد نے باپ کی جگہہ اوسکو مقرر کر دیا۔ اسکے بعد اہل مربوط سے کہا گیا کہ تم اسلام قبول کرو۔ بہت سے مسلمان ہو گئے۔ آپ نے عبد اللہ یوقنا کو مبارکباد دی کہ لو تمہاری محنت ٹھکانے لگی اور مربوط سلمانی عملداری مین داخل ہو گیا اسکا ثواب اور اجر تمہارے نام ہے۔ یوقنؓا نے جھک کے تسلیم عرض کی اور کہا۔ یہ سب خدا کی عنایتین ہین اور اوسکے رسول کی برکت

جناب خالد بن الولید نے دنیا کی بڑی خاطر و مدارات کی اور اونکی عنایتون کا شکریہ ادا کرکے بہت تعریف فرمائی۔ وہ جناب سیف اللہ کے ہاتھہ پر اسلام لائین۔ جناب خالد نے اون سے وعدہ فرمایا کہ تمہاری ہر طرح سے تعظیم و تکریم کی جائیگی۔ پہر حکم دیا کہ انہین مسلمانونکی عورتونمین شامل کر دو۔ اور اون سے کہدو کہ انہین اپنی آنکھون مین رکھین۔ کسی بات کی تکلیف نہونے پاوے۔ جناب عمرو بن العاص اب تک مصر ہی مین رونق افروز تھے اونہین فتح مربوط کی ساری کیفیت لکھی گئی اور اطلاع دی کہ اب ہمارا قصد اسکندریہ کا ہے۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مربوط مین حضرت ذو الکلاع الحمیری سخت علیل ہوے اور وہین انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حمیر کے بادشاہ تھے۔ قبل مسلمان ہونے کے بارہ۱۲ ہزار حبشی آپکے جلومین

Marfat.com

رہتے تھے۔ آپ کی سواری کا جلوس دیکھکے لوگ حیران رہجاتے تھے۔ آپ ایک ماہ کامل صاحب فراش رہے۔ جناب خالد آپ سے ازبس مانوس تھے مہینہ بھر برابر سیف اللہ اونکا علاج اور خدمت بدل و جان کرتی رہے اور کوئی دقیقہ تیمارداری کا فروگذاشت نہوا۔ ایکدم اون سے جدا نہوتے اور پہول کی طرح کروٹین لواتے تھے۔ غرضکہ خالد سے بیقرار اور تیز و طرار جرّار کو محبت نے مربوط سے الگ ہونی ندیا۔ ایکدم بھی ایسے بے مثل سپاہی کے دل مین نہ آیا کہ مین کہان ہون اور میرا کیا نام ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ بعد اسلام لانے کے مین نے ذوالکلاع کو دیکھا کہ بکری کی کہال کا پوستین پہنے ہوے بازار مین پیدل چلے جاتے ہین۔ مجھے اونکا وہ جاہ وحشم یاد آیا اور دل مین کہا کہ اللہ اللہ یہ وہی شخص ہے جسکی سواری کا جلوس دیکھہ کے آنکھین چوندہیا تی تہین۔ آج وہی آدمی کثیف پوستین پیٹہہ پر ڈالے پیدل گہسٹ رہا ہے۔ مین نے پوچہا۔ ذوالکلاع کہو کیا حال ہے۔

بہت آنکہین ہین فرش راہ چلنا دیکہکر ظالم	کف نازک مین کانٹا چبہہ نجای کوئی مژگان کا

بولے اے ابا ہریرہ تم جانتے ہو۔ یہ مدینہ کی گلیان ہین عاشق لوگ کوچہ حبیب مین یون ہی خاک چہانا کرتے ہین۔

بدشت از جلوہ ہای لالہ داغم تازہ میگردد	کہ یاد از سینہ ہای دردمندان میدہد مارا

یہ وہ زمانہ تہا جبکہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے عہد خلافت مین آپ جہاد کے ارادہ سے مدینہ آئے تھے۔ اونکے بہتیجہ عمدان بن مضاض الحمیری

Marfat.com

اونکے جنازہ کو یمن لیجانے کے ارادہ سے مصر لے گئے۔

معمر بن شدید مازنی سے روایت ہے کہ حضرت ذوالکلاع رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت خالد نے معہ لشکر اسکندریہ کی طرف کوچ کیا۔ پہلی منزل موضع شجرہ تک ہوئی۔ اوسی دن مربوط کی فتح کی خبر بہی ارسطولیس کو پہونچی سنا تہا کہ دل پہلو سے نکل گیا۔ اوسوقت ایک جماعت جاسوسونکی اوسکے پاس بیٹھی تہی۔ اسکے چندہی روز بعد مردبان ساقی حاکم مربوط معہ اپنے بال بچون کے پہونچا۔ اور سب کچّا حال سنانے کے بعد کہا کہ مسلمان اب یہان بہی آنیوالے ہین۔ یہ سنکر ارسطولیس اوس سے بہت ناراض ہوا اور کہا قسم ہے مسیح کی مین ہر تدبیر سے عربون کو دق کرونگا مگر اپنے دل کی بات پوشیدہ رکہی۔

اوس زمانہ مین اسکندریہ زیادہ آباد نہ تہا البتہ شہر ارسلاوس خوب رونق پر تہا اوسی کا دوسرا نام مربوط ہے۔ جب مربوط کو مسلمانون نے فتح کرلیا اور مردبان بہاگ کے ارسطولیس کے پاس آگیا تو اوسنے بیس کشتیون مین اپنے لشکر کے دلیر اور بہادر لوگون کو بٹہایا۔ اور اونہین ساحل یافا کی طرف بہیجدیا۔ اونکے سردار کو چپکے سے سمجہا دیا کہ تم لوگ خشکی پر قدم نرکہنا جب تک کہ جاسوسون سے یہ خبر نہ منگالو کہ مسلمان کہان پڑے ہوے ہین۔ جس جگہہ وہ ہون وہین پر کشتیان اپنی لیجا کے لگادو۔ رات کے اندہیرے مین خشکی پر اوترو۔ اور ناگہان اونپر ٹوٹ پڑو۔ مگر جہانتک تم سے ہوسکے کسیکو قتل نہ کرنا۔ اونہین گرفتار کرکے میرے پاس لے آنا

Marfat.com

ساحل رملہ پر ضرار وغیرہ کا گرفتار ہونا اور اونکی رہائی

کشتیان روانہ ہوکے ساحل شام پر یافا مین پہونچین جب وہان کسی پڑاؤ کی خبر نہ ملی تو آگے بڑھکے ساحل رملہ پر گئے۔ وہان معلوم ہوا کہ عرب قریب پڑے ہین۔ وہین کشتیونکو کنارہ سے ملا دیا اور شام تک ٹہیرے رہے جب رات ہوئی تو عربون کے پڑاؤ کی طرف رجوع ہوے۔

روایت ہے کہ وہ قافلہ دوس بنی عم ابی ہریرہ کا تہا۔ جناب امین الامتہ ابی عبیدہ بن الجراح نے اونہین یہان قیام کرنے کا حکم دیا تہا کیونکہ سلطنت روم کی قسمت تو اوندہی ہوچکی تہی اور ملک شام مین اب مسلمانون کو کسیکا خوف نرہا تہا اسلیئے یہ لوگ نڈر پڑے ہوے تہے۔ قبطیون نے رات کو اونپر چہاپا مارا جو لوگ مزاحم ہوے وہ البتہ مارے گئے باقی کو گرفتار کرلیا۔ ان گرفتارون مین حضرت ضرار بن الازور رضی اللہ تعالے عنہ اور اونکی بہن بہی تہین۔ جناب ضرار بہت بیمار تہے اور اونکی بہن اونکی تیمار داری کرتی تہین۔ غرضکہ قبطی مردون۔ عورتون۔ غلامون۔ لونڈیون کو بے خبری مین باندہ کے لے گئے اور اپنی کشتیون مین سوار کرلیا۔ ان سب قیدیونکی تعداد گیارہ سو تہی۔ رات ہی کو اسکندریہ کی طرف کوچ کیا۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ جناب امین الامتہ کو طبریہ بہت پسند آیا تہا کیونکہ وہ نہایت سرسبز وشاداب مقام تہا۔ طرح طرح کی چیزین پیدا ہوتی تہین اور آب وہوا بہی وہان کی معتدل تہی۔ علاوہ برین اردن۔

Marfat.com

دمشق اور بلاد سواحل سب پاس تھے - اسی لیئے آپ وہان ٹھیرے ہوی
تھے - اباعبیدہ بن الجراح کو ضرار بن الازور سے باعث اونکی دینداری -
بہادری اور کوشش جہاد کے کمال محبت تہی جب اونکی علالت کی خبر سُنی
تو بے چین ہوگئے اور ابوہریرہ سے کہا کہ ضرار علیل ہین مین چاہتا ہون
کہ کسی کو اونکی مزاج پرسی کے لیئے بہیجون - جناب ابوہریرہ نے کہا اچھا ہے
مجھی کو روانہ فرمایئے ضرار کی عیادت بہی کرتا آونگا اور اپنی قوم اور بنی عم سے
بہی مل لونگا - امین الامۃ بولے - بہتر ہے - حضرت ابوہریرہ اور قوم بجیلہ
سے محارب بن ظاعن اونکے ہم عہد چلے - یہ دونون پڑاؤ کے مقام پر
اوسوقت پہونچے جب قبطی لوگون کو پکڑ کے لیجا چکے تھے اور جہونپڑے
اونکے جل رہے تھے - کچھ لوگ زخمی بہی وہان پڑے تھے ابوہریرہ نے
یہ حالت دیکھکے کہا - لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ
راجعون - اعوذ باللہ من الآفات الردیۃ اشہد ان اللہ علی کل شئے قدیر -
خیر جوان تون کرکے صبح کی اور مع اپنے ہمعہد کے سمندر کے کنارہ پہونچے
وہان بہی دور دور تک کچھ نظر نہ آیا واپس ہونا چاہتے تھے کہ دیکھتے
کیا ہین ایک تختہ کنارہ کی طرف بہتا چلا آتا ہے اور اوسپر ایک آدمی بہی
بیٹھا ہے - موجین اوسے اوچھال اوچھال دیتی ہین اور تھپیڑے مارتی
ہین - یہ اوس تختہ کو دیکھکے ٹھہر گئے وہ خدا کی قدرت سی کنارہ آلگا وہ
آدمی اوسپر سے اوٹھ کے خشکی پہ آگیا - حضرت ابوہریرہ اور محارب جلد
اوسکے پاس پہونچے دیکھتے کیا ہین کہ لحیان بن عون قبیلہ دوس کی سردار

Marfat.com

اور ابو ہریرہ کے چچازاد بہائی ہین - دونون باہم لپٹ گئے - ابو ہریرہ نے پوچہا - بہائی کیا حال ہے - اونہون نے جوابدیا کہ اے صحابی رسول صلعم - دشمن اندہیری رات مین ہمپر حملہ آور ہوے اور ہمین گرفتار کر کے کشتیون مین بہر لیا - جب کنارہ سے دور ہوے تو باد تند کا جہونکا آیا دو کشتیان پوری بہری ہوئی ڈوب گیئن اونمین سے صرف مین اس تختہ کے سہارے بچ رہا ہون - بہت سے کفّار بہی اونکے ساتھہ غرق ہوے - ابو ہریرہ نے دریافت کیا کہ دشمن کون لوگ تہے - اونہون نی جوابدیا کہ مصر کے قبطی جو عربی زبان بہی جانتے تہے اون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ وہ اسکندریہ گئے ہین -

حضرت ابو ہریرہ نے اپنے چچازاد بہائی اور اپنے ہمعہد کو وہین اسلیئے چہوڑا کہ وہ خیمے اور مال و اسباب کو اونٹون پر بار کر کے اور زخمیونکو اوٹہا کے رملہ کی طرف روانہ ہون اور خود بڑی سرعت سے روتی سر پیٹتے امین الامتہ کے پاس آئے - اور سارا حال بیان کر دیا - جناب ممدوح نے بہی حالت بیخودی مین ایک دوہتّڑا اپنے زانو پر مارا اور فرمایا - قسم ہے خدا کی اگر ہمارے آدمی اسکندریہ پہونچ گئے تو ارسطولیس ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑے گا - اوسی وقت آپ نے ایک نامہ عمرو بن العاص کے نام لکہا کہ ایک جماعت دوس اور بجیلہ کے مسلمانون کی ارسطولیس کے لوگون نی گرفتار کرلی ہے اور وہ اونہین اسکندریہ لے گئے ہین - ضرار بن الازور سخت بیماری کی حالت مین معہ اپنی بہن کے اونہین مین شامل ہین میری

Marfat.com

یہ تحریر دیکھتے ہی اونکی رہائی مین کوشش کرنا۔ خدانخواستہ ارسطولیس اونکو قتل نہ کرڈالے۔ اگر قبطیون کا کوئی عزت دار آدمی تمہارے پاس ہو تو اوسے دیکر ضرار کو ضرور ہی لے لینا کیونکہ وہ بہت بیمار ہین۔ زید الخیل ابیض الرکبان کے ہاتھہ وہ خط بہیجا گیا۔ زید راہ سے خوب واقف تہے اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ مین کئی بار مصر جاچکے تہے اونہون نے بہت جلدی وہ خط ابن العاص کے ہاتھہ مین جاکے دیدیا۔ اونہین بہی ضرار سے ازبس الفت تہی گہبرا گئے۔ آخر یہی سوجہی کہ سیف اللہ کو اطلاع دی جاے وہ ہی اس مشکل کو حل کرینگے چنانچہ اونہین لکہا۔

یہ خط خالد کی نظر سے اوسوقت گذرا ہے جب وہ موضع شجرہ مین ٹہیرے ہوے تہے۔ اوسے پڑہتے ہی آگ بگولہ ہوگئے۔ ضرار اور اونکی بہن کی طرف سے آپ کو بہی تشویش ہوئی۔

جب گرفتاران قوم دوس وبجیلہ اور ضرار اور اونکی بہن اسکندریہ پہونچے تو ارسطولیس کو اطلاع ہوئی۔ وہ نہایت خوش ہوا۔ کہا۔ میرے سامنے لاؤ مین اونہین قتل کرونگا۔ اراکین دولت نے صلاح دی کہ اونکا قتل بیوقوفی کی بات ہے کیونکہ عرب ادہر آتے ہین ہمکو خواہ مخواہ اون سے لڑنا پڑے گا اگر ہماری طرف کے آدمیون کو اونہون نے پکڑ لیا تو ہم ان لوگون کے عوض مین اپنے ہان کے معززون کو واپس کرلین گے۔ ایسا بہی ہوسکتا ہے

Marfat.com

کہ شاید ان لوگون کی خاطر وہ ہم سے صلح کر لینے پر راضی ہوجائین بادشاہ کی سمجھہ مین بھی یہ بات آگئی۔ لہذا قیدیون کو دو ہزار قبطی سوارون کی حراست مین دیر زجاج بھیجدیا۔

جناب خالد نے قیدیون کی خبر لانے کے واسطے اپنی جاسوس متعین فرمائے تھے۔ جاسوسون نے جب معلوم کیا کہ وہ دیر زجاج جاتے ہین تو کمال عجلت سے سیف اللہ کو اطلاع کرنے کے لئے اسکندریہ سے باہر نکلے۔ چلے جاتے تھے کہ جناب ممدوح خود اسکندریہ کی طرف آتے ہوئے اثنائے راہ مین ملگئے۔ اونہین اپنے گیارہ سو آدمی گرفتار سنکے بھلا کہان چین تھا کھانا پینا سب بھول گئے تھے۔ جاسوسون نے عرض کی کہ وہ دو ہزار قبطی سوارون کی نگرانی مین دیر زجاج جارہے ہین۔ حضرت خالد نے لشکر کو حکم دیا کہ یہان سے ہوا کی طرح اوڑو تاکہ ہم قبطیون سے قبل دیر مین داخل ہوجائین۔ دیر بہ نسبت اسکندریہ کے یہان سے قریب بھی ہے۔ لوگون نے یہ سنتے ہی نہایت جلدی کی۔ قبطیون سے پہلے ہی جا پہونچے اور دیر کے گرد ٹھیر گئے۔ بڑا راہب سماچ مسلمانون کے پاس آیا۔ یہ آدمی بڑا وجیہ اور معزز تھا۔

سماچ بحیرہ کا شاگرد رشید تھا۔ اوسنے آتے ہی سیف اللہ سے دریافت کیا کہ آپ یہان کیون آئے ہین۔ ارشاد ہوا۔ ہمنے اپنے ہادی اور رہنما سے سنا ہے۔ "الحکمۃ ضالۃ المومن یاخذہا

Marfat.com

حیث وجدہا" یعنے حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے اوسے جہان پاتا ہے لے لیتاہی۔ ہمنے تمہارے علم وحکمت کا شہرہ سُنا تھا۔ ملاقات کرنے آے ہین۔ راہب خوش ہو گیا اور حضرت خالد سے بخاطر پیش آیا۔ جناب خالد نے پوچھا اے راہب تمہاری رائے مین دنیا کا کیا حال ہے۔

راہب دنیا بدن کو لاغر کرتی ہے اور امید کو کاٹ دیتی ہی۔ موت نزدیک آجاتی ہے اور آسائش کا اس مین نام نہین۔

سیف اللہ ازراہ نوازش دنیا کے لوگون کی کچھ کیفیت بیان فرمائیے۔

راہب اگر کسی دنیا والے کو کوئی چیز حاصل بھی ہو جاتی ہے تو وہ حرص کے باعث اوس سے کبھی سیر نہین ہوتا۔

خالد تنہائی تمھین کیون پسند ہے۔

راہب تنہائی آدمی کو لاکھون بلاؤن سے محفوظ رکھتی ہی اور کوئی آفت اوسے نہین پہونچنے پاتی۔

خالد کسی بات نے تمھین بہت سا فائدہ بھی پہنچایا ہے۔

راہب ہان۔ تواضع سے زیادہ مفید بات دنیا مین اور کوئی مجھے نظر نہ آئی۔

Marfat.com

سیف اللہ تمہین کچہہ حال اون عرب قیدیون کا بہی معلوم ہی جنہین ارسطولیس نے تمہارے دیر مین بہیجا ہے۔

راہب نہین۔ البتہ رات کو ایک بطریق مجہہ سے کہتا تہا کہ مین برقا کے بادشاہ ملک کیماوس کا ایلچی ہون۔ بادشاہ نے مجہے ارسطولیس کے پاس بہیجا ہے اور درخواست کی ہے کہ وہ کسی عرب قیدی کو میرے ساتہہ کر دے تاکہ ہمارا بادشاہ اونکی وضع اور لباس کو دیکہے اور عربون کے دین کا حال دریافت کرے۔ پہر ارسطولیس کے پاس سے وہ ایلچی دو عرب قیدیون کو ساتہہ لیکر واپس بہی آیا اور ہماری کنوئین سے پانی پیکر چلا گیا۔ اسکے سوا مجہے اور کچہہ نہین معلوم۔ مجہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید تم اون مسلمانون مین سے ہو جنہون نے ملک شام کو فتح کیا ہے۔

خالد ہان۔ ہم وہی لوگ ہین۔

راہب مین نے تمہارے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین دیکہا تہا وہ قریش کے قافلہ کے ساتہہ شام جانے کے ارادہ سے آئے تہے۔ وہان مین نے اون کے معجزے بہی دیکہے پہر مین بحیرا کے مرنے کے بعد

Marfat.com

یہان چلا آیا۔ سامنے کے پہاڑ پر بہی ایک دیر ہے
اسمین ایک بڑا ظالم بطریق رہتا ہے جسکے پاس
ایک عرب قید ہے جو مقوقس کے زمانہ مین تجارت
کے لیئے مصر آیا تہا۔ وہ خرید و فروخت کر کے
اسکندریہ چلا گیا۔ وہان سے ایک قافلہ کیساتہہ
برقا جانے کا قصد کیا۔ جسوقت وہ لوگ اس
پہاڑ کے قریب آئے ہین اس بطریق نے اونہین
لوٹ لیا اور اوس مسلمان کو قید کر لیا۔ اوسی شب و
روز ایک درخت سے باندہے رکہتا ہے۔ کہانا
جب کہاتا ہے جبکہ اوسے خوب پیٹ لیتا ہے
اور کہتا ہے کہ جب تک تم اپنے دین کو ترک
نکرو گے مین تمہین ہرگز رہا نہ کرونگا۔ بخدا وہ
دُبلے اور حقیر ہو کے تنکا ہو گئے ہین اور اونکے
آنسوؤن سے گہاس اُگ آئی ہے۔ جب وہ اُنپر
عذاب کرتا ہے تو وہ کہتے ہین "اے میرے اللہ
تحقیق مین نے اپنے جسم کو تیری راہ مین خرچ کر دیا
پس تو بہی اپنی رحمت خرچ کر" بعد تکلیف دینے کے
بطریق ایک تانبے کی مورت اونکے سامنے لا کے
رکہتا ہے جسکے سر پر سیاہ عمامہ عربی ہے اور سینہ پر

لکھا ہے "ہذا النبی العربی محمد" بطریق شراب پی پیکے کلّیان شراب کی اوس مورت پر ڈالتا ہے ۔
اور اوس مسلمان سے کہتا ہے کہ یہ تمہارا نبی ہے تم اپنی رہائی کی اس سے درخواست کرو۔ وہ مسلمان پناہ مانگتا ہے اوسکے کفر وطغیان سے ۔

جناب سیف اللہ القہار یہ سنکر کب آپے مین رہ سکتے تھے فوراً ہی شرجبیل بن حسنہ ۔ عامر بن ربیعہ ۔ یزید بن ابی سفیان ۔ ہاشم بن سعید قعقاع ۔ مقداد ۔ رفاعہ بن قیس ۔ اور تین اور مسلمانون کو اپنے ساتھ لیا ۔ لشکر والون سے کہدیا کہ تم ہماری واپسی تک ہوشیار کھڑے رہو ہم اوس دیر مین جاتے ہین پھر آپ معہ دس مسلمانون کے وہان پہونچے ۔

بطریق اوسدن ایک جنگلی بیل شکار کرکے لایا تھا ۔ اوسکی کباب لگا لگا کے کھاتا ۔ اور شراب پیتا جاتا تھا ۔ جب خوب نشہ مین ہو گیا تو اپنے غلامون کو حکم دیا کہ لاؤ اوس محمدی کو ۔ غلام اوسے لے آئے اوسکے گلے مین طوق تھا اور ہاتھ پیر زنجیرون سے جکڑے ہوے تھے بطریق بولا جبتک تو تثلیث کا قائل نہو گا اور اپنے دین کو ترک نکریگا مین ہرگز تجھپر سے عذاب موقوف نہ کرونگا ۔ اوس مسلمان نے جوابدیا ۔ تو جو چاہے کر مین تیرے کفر کو کبھی نہین ماننے کا یہ سنتے ہی اوس مردود نے تلوار ہاتھ مین لی اور چاہتا تھا کہ مسلمان کو مار ڈالے جو

Marfat.com

حضرت خالد معہ اپنے ساتھیون کے سامنے آئے اور اوسے ڈانٹ بتائی۔ بطریق کھڑا ہو گیا اور جناب خالد پر حملہ کرنا چاہا۔ اونھون نے ایک ہی وار مین اوسکا سر قلم کر دیا۔ سب غلامون کو بھی مار ڈالا اور دیر کو گھیر لیا۔ راہب باہر نکلے اور عرض کی۔ ہم تارک الدنیا گوشہ نشین ہین ہمین لڑنے بھڑنے سے کیا مطلب۔ ہمین معاف رکھیئے۔ جو آدمی آپ کا گنہگار تھا اوسے مار ہی چکے۔ خالد نے کہا کہ اگر اس بطریق کا مال اسباب ہمین دیدو توہم تمھین امان دیتے ہین۔ اون لوگون نے بطریق کے بال بچے اور مال اسباب سب آپکے سپرد کر دیئے۔ اب آپ نے اوس مسلمان کے ہاتھہ پانون اپنے ہاتھہ سے کھولے اور حال دریافت کیا اونھون نے کہا۔ مین امید بن حاتم طائی ہون اور حضرت صدیق اکبر کے آخر زمانہ سے قید ہون۔ حضرت خالد سبکو ساتھہ لیکر واپس آئے مسلمان اونھین دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ راہب بھی امید بن حاتم طائی کی رہائی سے کمال محظوظ ہوا۔

حضرت خالد راہب سے بطریق کا حال بیان ہی کر رہے تھے کہ گھوڑون کی ٹاپون اور اونکے ہنہنانے کی آوازین سنائی دین۔ صلیبون اور نشانون کی چمک نظر آئی۔ عورتون اور بچون کا رونا اور مردون کی فریادین بھی کان مین آئین۔ قبطی اون کے آگے پیچھے اور دائین بائین سے اونپر چلاتے اور قہر کرتے تھے۔ خولہ بنت الازدر کی فریادین کلیجہ پھاڑے ڈالتی تھین۔ آپ فرماتی تھین "ہائے ہماری

Marfat.com

مصیبت ہر وقت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے - اس سختی اور لڑائی نے
ہمین کہین کا نہ رکہا - آنکھین روتے روتے بے نور ہو گئی ہین - اپنے
پیارے بھائی کی موہنی مورت بھی مجھے نظر نہین آتی - افسوس وہ
سخت بیمار ہے اور اوسکی کوئی خبر لینے والا نہین اے آنسوؤن کی
جھڑیو ذرا توجہ کمبخت کرم جلی پر رحم کرو - للہ ٹہیرو ٹہیرو ایک نظر
مجھے اپنے ما نجائے کی صورت دیکھ لینے دو - آہ - زمین بھی تو تمہاری
روانی سے تر ہو جاتی ہے کیا طوفان نوح پھر زمین کو ڈبو دے گا
قبطیون نے غفلت مین ہمین آن لیا اور ہم رات کی تاریکی مین مغلوب
اور عاجز ہو گئے - رنج وافسوس تو مجھے اوس ناتوان اور بیکس گرفتار
ہے جو میری زندگی کا سہارا اور میری جان تھا پارسائی - دینداری
اور ہر چیز کی نگہداشت اوسمین خدا نے کوٹ کوٹ کے بھر دی تھی
ہماری سختی کے وقت وہ آڑے آجاتا تھا - اے ضرار مسلمانون کی
مشکل کے وقت لوگون کی نظر تجھی پر پڑتی تھی - کیونکہ غیرت اور نیکی
یہ تیرے خمیر مین داخل تھی - اے بھائی اگر تو بستر مرض پر بیہوش
نہ پڑا ہوتا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کی طاقت تجھہ مین
ہوتی تو ابھی تک تو نے دشمنون کو مزا چکھا دیا ہوتا - ہائے خالد
سیف اللہ بھی اس مصیبت کے وقت ہمارے ساتھہ نہوے -
اگر وہ ہوتے تو ہمارے یہ برے دہاڑے نہونے پاتے -
اب ہم سب روتے ہین اور ہماری آوازین اونکے کانون تک نہین

Marfat.com

پہونچ سکیتن - بیشک بیشک ہم لوگون کی فریادین سنکے وفور محبت سے اونکے سینہ مین آگ بھڑک اوٹھتی - ہائے خالد تم بہی ہم اولٹی قسمت والون سے دور رہو۔"

لبت شکر بستان وادو بیشت می بہ منیخواران	ہنم کز غایت حرمان نہ باآنم نہ بااینم

جناب خالد ساکڑے دل کا آدمی یہ دردناک بیان سنکے بیقرار ہوگیا اور تلوار خون آشام نیام سے کہینچ کے جو حملہ آور ہوے تو۔

آوازبزن اوکی ہراک ضرب سے نکلی	گہہ شرق مین ڈوبی توگہی غرب سے نکلی

زبان سے یہ کہتے جاتے تہے "اے بنت الازور - مین تیری پکار پر حاضر ہون گہبرائین اب تیری سختی اور مصیبت گئی - مین خالد بن الولید ہون - تو اپنے نالون سے چرند و پرند شجر وحجر کو کیون رُلاتی ہے" سیف اللہ کے نعرے سنکر گہوڑے ہنہنانے لگے اور مسلمانان لشکر بہی اپنے اپنے حربے سنبہالے لگے میدان مین کود پڑے - پہر تو ایک کے دلو - اور دلو کے چار ہتے - تلوارون کی کہٹ پٹ اور سائین سائین کے سوا اگر دوسری آواز کان مین آتی بہی تہی تو وہ مسلمانون کی تہلیل وتکبیر اور درود شریف کے نعرے تہے جو اوبہی شیرون کی پتے پانی کئے ڈالتے تہے - آخر سات سو قبطی مقتول اور تیرہ سو گرفتار ہوے - مسلمانون نے اونکی قید سخت سے رہائی پائی - پہر باہم جی کہول کے گلے ملے اور مبارک سلامت کا غل مچگیا - حضرت خالد حضرت ضرار کے پاس گئے - اونہین تسلی دی - اور بڑی بزرگداشت

Marfat.com

دونون بہائی بہن کی ہونے لگی۔ جناب خالد نے ہر مسلمان قیدی کو قبطی مقتولون کے گہوڑون مین سے ایک ایک گہوڑا اور ایک آدمی کی ہتیار تقسیم کر دیئے۔ باقی گہوڑے جو رہے اونپر عورتون اور بچون کو آرام سے بٹہایا۔ راہب کو دستخط خاص سے دستاویز لکھدی کہ کوئی مسلمان اسے نہ ستاسے۔ اوسکے کہانے پینے اور گذران کے لئے جاگیر معاف کر دی اور بڑی عزت واحترام سے اوسے رخصت فرمایا۔ دیکہو۔ مسلمان بادشاہ ایسے دُریا ہ اور زر ریز ہوتے ہین جنہین عمر بہر تاریخین رویَن گی۔ خالد کی حکم پر مدتون عمل ہوتا رہا۔ راہب کی گذران ہمیشہ بخوبی ہوئی۔ راہ چلتے اور ادہر ادہر کے بہوکے لوٹے جو اوسکے دیر مین جا پڑتے تہے کہانا کپڑا اور خرچ بخوبی پاتے تہے۔ اسکندریہ کا خزانہ اوسی کے جیب خرچ مین رہا وہان کی پیداوار کی رسد اوسی کے دسترخوان کے لئے جاتی رہی۔ پہر جناب سیف اللہ معہ لشکر کے اسکندریہ پہونچے۔ ارسطولیس بہت گہبرایا۔ اپنے لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور کہا کہ باب السدرہ سے نکل کے لڑو۔ تمام شہر پر لرزہ مسلط ہو گیا کہ عرب آپہونچے۔ سرداران قبط اور حجّاب نے آکے ارسطولیس سے دریافت کیا۔ تیری کیا راے ہے۔ اوسنے جوابدیا۔ تمہین کیا راے دون تمہاری ہی نالائقی اور کم ہمتی سے ان وحشی عربون کو شیر کر دیا ہے۔ اگر تم ذلیل اور بزدلے نہوتے تو یہ اونٹون کے چرواہے ادہر کا رُخ نہ کرتے۔ تمہاری تن پروری اور تن آسانی۔ تمہاری عیش پسندی۔

Marfat.com

تمہاری حرص وطمع - تمہارے بغض و نفاق نے عیسائی سلطنت کا کھوج کھو دیا - تم کم ہمت لوگ کوشش نہین کرتے مذہب کا پاس تم مین نہین رہا - قومی حمیت کو تم نے اپنے پاس سے رخصت کر دیا - اپنے ننگ و ناموس اور جورو بچون کی شرم کو بھی تم اپنے پاس پھٹکنے نہین دیتے - لڑتے ہو تو اپنی اپنی دھن مین - خواہشین تمہاری جدا - رائین تمہاری الگ - خیالات تمہارے غیر متفق - پولٹکس سے تمہین مس نہین - ملکی معاملات کے لایق تمہارے دماغ نہین - ذاتی خصومتین اور خانگی جھگڑے اتنے بڑھے ہین کہ کوئی کسیکا روادار نہین - پھر اوسپر طرّہ یہ کہ ڈر اور خوف اسقدر دامنگیر ہے کہ اپنے سایہ سے بھی جھجکتے ہو - جہالت اور بے شرمی نے مردی اور مردانگی کو دھکے دیدے کر تمہارے دلون سے بدر کر دیا ہے - تمہارے عالم ہین جو جاہلون سے بدتر کنائس کے ممبر پر لدلد کے ایک ایک گہر کے ستّر دو بہتّر گھر تو بنائین گے اور آپس مین تمہین لڑائین گے مگر یہ توفیق نہو گی کہ قومی تنزل کے اسباب سوچین - تمہارے باہمی معاملات اور اخلاق کو درست کرنے کی فکر کرین - خاص یہی وجہ ہے کہ عرب تمہین عیسائی کُتّا کہتے ہین بلکہ اپنے کتّے سے بھی بدتر سمجھتے ہین - اونھون نے تمہارے حامیون کو مار ڈالا - تمہارے دلیرون کو خاک مین ملا دیا - تم سے اتنا بھی نہین ڈرتے جیسے کہ کوئی چینٹی اور مکھی سے ڈرتا ہو - تمہاری کوئی حقیقت اور عزت اونکی آنکھون مین نہین رہی -

Marfat.com

وہ تمہاری ہستی کو بے بود اور بے نمود سمجھتے ہین۔ کہتے ہین کہ ہم صاحب تیغ و مالک شمشیر اور تلوار کے دھنی ہین اور تم لوگ اونکے غلام۔ مین تو عجیب ضغطہ مین گرفتار ہون۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون۔ تم ٹہیرے مخبوط الحواس تمہین کیا بتاؤن کہ میری کیا راے ہے۔ جاؤ بہاڑ مین پڑو اور جو دل مین آئے کرو۔ مین اپنا مُنہ چھپا کے اور بہیس بدل کے کسی طرف نکل جاؤنگا تمہاری منحوس صورتین تو مجھے نظر نہ آئین گی۔ اب یہ لوگ مجھے کسی سے رُکتے نظر نہین آتے۔ پس اپنی شامت اعمال کو بُھگتو۔ اپنے جورو بچے لونڈی غلام بنائے جانے کے لیئے اونہین دیدو ناحق بندگان خدا کا خون کیون کراتے ہو۔ ارسطولیس کی اس مختصر سی تقریر نے اوس مصیبت کے وقت مین کچھ ایسا اثر کیا کہ سامعین ڈاڑہین مار مار کے رونے لگے۔ ارسطولیس سے بھی نرہا گیا وہ بھی رومال منہ پر رکھکے خوب رویا۔ ناظرین اگر وہ سمان آپ کی نظرون سے گذرتا تو آپ بلا مبالغہ یہی فرماتے کہ چودھوین صدی کی مسلمانون کو جو آنکھین دینا چاہیئے تھین وہ بھول کے خدا نے عیسائیان ہم عصر ارسطولیس کو دیدی تھین۔ غرضکہ جب اوس گریہ و بکا مین کمی ہوئی اور ارسطولیس نے رومال سے آنکھین صاف کین تو وزیر اوٹھہ کھڑا ہوا اور دست بستہ عرض کی۔ جہان پناہ۔ میری سمجھ مین یہ آتا ہے کہ آپ عربون کے پاس یہ پیام بھیجدین۔ ہمارے قبضہ مین

Marfat.com

تمہارے گیارہ سو قیدی ہین اگر تم صلح پر راضی ہو جاؤ تو ہم تمہارے قیدی تمہین واپس کر دینگے۔ اوسیوقت بندرگاہ کے نگہبان آے اور اطلاع کی کہ غربی جانب سے ایک کشتی آئی ہے۔ ہم نہین جانتے کہ وہ کہان سے اور کیون آئی ہے۔ یہ پیام بھیجا تو ملتوی رہا۔ اور کشتی والون کے آنیکا انتظار ہونے لگا۔ گمان یہ تھا کہ کیماؤس شاہ برقا کے آدمی ہون گے۔ اوسیوقت ایک وجیہ بڈھا قس ریشمی کپڑے پہنے۔ سرخ عمامہ باندہے۔ سامنے آیا۔ اوسکے ساتھہ دس قس اور راہب بھی تھے۔ بادشاہ و امراد حجاب اون کی تعظیم کے لئے اوٹھہ کھڑے ہوے اور بڑی عزت اونکی کی گئی۔ بادشاہ نے اونہین پاس تخت پر بیٹھا لیا۔

ارسطولیس ابن مقوقس نے بادشاہ کیماؤس کے پاس بہت سے عمدہ عمدہ تحایف بھیجے تھے۔ کیماؤس ملک برقا کا حدود قرطجانہ تک حاکم تھا۔ یہ سب بحرین کے جزیرے ہین۔ اوسکے پاس لشکر بھی لاانتہا تھا۔ اوسنے اپنے بیٹے افلاغورس کو قرطجانہ کے خزانے سپرد کر دیئے تھے۔ دو لاکھہ رومی اوسکے ماتحت تھے۔ ارسطولیس نے دونون باپ بیٹون کو تحفے اور خطوط روانہ کئے تھے۔ جنکا مضمون یہ تھا "اے بادشاہ دنیا کو ہرگز بقا نہین۔ جو ہے کوچ پر کمر باندہے ہے۔ دنیا اگر کسیکو کوئی چیز دیتی بھی ہے تو جھٹ چھین بھی لیتی ہے اسنے جسکو خوش کیا ہے اوسے رولایا بھی ہے۔ جو اسپر مطمئن ہوا

Marfat.com

وہی مغرور ہو گیا۔ نیک بخت وہ ہے جسنے خوف کا لباس پہنا اور اپنی عقبیٰ بنائی۔ اے بادشاہ تو نے فلیطس یعنے ہرقل شام وسوریا وقسطنطنیہ کے بادشاہ کا حال دیکھا کہ سلطنت اوسکے ہاتھہ سے نکل گئی۔ ملک اوسکا خالی اور ویران ہو گیا۔ لشکر سے بھی کچھہ نہو سکا۔ دنیا نے اوسکا ساتھہ چھوڑ دیا اور اوسے رنجیدہ کیا۔ بڑی بڑی مصیبتون نین ڈالا۔ یہان تک کہ دشمن نے اوسے روند ڈالا۔ افسوس۔ کہان تو ایک زمانہ ایسا تہا کہ اوسکے دبدبہ اور رعب سے زمین ہلتی تھی۔ یا اب وہ زمانہ ہے کہ کوئی بات نہین پوچھتا۔ ہوشمند وہی ہے جو خدا کے حکمون کی تعمیل کرے اور اس دنیا کے جاہ وحشم پر نازان نہو۔ اے شاہ جان اور آگاہ ہو کہ اب مسلمان چارون طرف غالب ہو چلے ہین۔ اون کی تلوارون نے ہمین ذلیل کر ڈالا ہے۔ اونہون نے کچھہ ہمارا ملک بھی دبا لیا ہے اور اسکندریہ پر آپڑے ہین۔ یاد رکھنا کہ جب ہم سے فرصت پائین گے تو تیری طرف جھک پڑینگے۔ بہتر ہے کہ تو ایسا وقت آنے سے پہلے اون کے دفعیہ کی کوشش کر اور مجھے مدد دے۔ ہم تیرے ہمسایہ ہین اور تیرے خیر خواہ"۔

جب یہ نامہ اور ہدیہ کیماؤس کے پاس پہونچا تو اوسنے اپنے سب ارکان دولت کو جمع کر کے سنایا اور پوچھا اسکا کیا جواب دیا جاے۔ اونہون نے کہا کہ بادشاہ بادشاہون سے مدد طلب کرتے ہی ہین اور اونکی مدد بھی کی جاتی ہے۔ بہتر ہے کہ خوشی سے معقول مدد

Marfat.com

دیجاے - کیماؤس کو بہی مناسب معلوم ہوا - اوسنے اپنے بہائی اصطفانوس کو بلا کے خلعت دیا اور چار ہزار سوار جرار اوسکے ساتھ کر کے ارسطولیس کی مدد کو بہیجا - پہر اوسنے اپنا ایک خادم بڑے بطریق سیطس کے پاس روانہ کیا جو مذہب عیسائی کا بڑا عالم اور حامی اون کی شریعت کا تہا - عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی تہی - جناب مسیح علیہ السلام کے حواریون سے شاگردی سلسلہ بسلسلہ متواتر اس تک چلی آتی تہی - وہ خدا کی وحدانیت کا قائل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا منتظر رہتا تہا - جب حضور کے مبعوث ہونے کی تحقیق خبر اوسے پہونچی تو آپ پر ایمان لایا اور چاہتا تہا کہ زیارت سے مشرف ہو مگر اوسی زمانہ مین آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر سُنی - نہایت رویا پیٹا چلّایا اور غم مفارقت سے انتظار کی سل چہاتی پر رکہکے گوشہ نشین ہو گیا -

ساقی کباب آتش تا لم چہ میکنی	از انتظار بادہ ہلا کم چہ میکنی

جب مسلمانون کے مصر مین آنے کی خبر ملی تو بیچارہ روز سر راہ بیٹھکر ہر آیندہ و روندہ سے اونکا حال پوچہا کرتا اور دریافت کرتا کہ اب جانشین حبیب رب العالمین صلعم کا کون ہے - پہلے سنا گیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ ہوے ہین - پہر سنا کہ اونہون نے بہی سفر آخرت اختیار فرمایا - جب ہمارے فاروق اعظم رونق افزاے مسند خلافت ہوے تو فتوح شام و ایران کی خبرین پہونچین اور سُنا

Marfat.com

کہ وہ مصر کیطرف بھی مائل ہوے ہین۔ آخرش ہوتے ہوتے
نوبت باینجا رسید کہ کیماؤس نے اصطفانوس کو چار ہزار سواران جنگی
کے ساتھہ ارسطولیس کی مدد کو بھیجا۔ اور سیطس (مطیس) کی پاس
کیماؤس کے خادم نے آکے یہ پیام دیا کہ آپ میری طرف سے ارسطولیس کے
پاس جاکے اوسکی ہمت بندھائین اور میری کمک کی خبر سنادین۔
بطریق یہ سمجھکر چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ خوش خوش
ارسطولیس کے پاس چلا گیا۔ اوسنے کہا کہ اے بزرگ باپ آپ ازراہ
شفقت بزرگانہ ہماری سفارت قبول فرماکے عربون کے پاس چلے
جائین اور اون سے کہین کہ اگر تم ہم سے صلح کر لوگے تو ہم تمہارے
گیارہ سو قیدی تمہین سپرد کر دینگے۔ مطیس (سیطس) نے دل مین
کہا کہ اندہے کو دو آنکھین ہی درکار ہین چلو سفارت ہی بھگتاؤ۔ عدو شود
سبب خیر گر خدا خواہد۔ مجھے خود مسلمانون کے پاس بھیجے دیتے ہین۔
مگر بطور مشورہ کے ارسطولیس کو سمجھایا۔ ہماری کتابون مین خبر ہے
کہ تہامہ مین ایک نبی ظاہر ہوگا اور اوسکے پیرو بہت سے ملکون پر غالب
آجائینگے۔ پس مین چاہتا ہون کہ خود اونہین جاکے دیکھون اور
امتحان کرون کہ آیا یہ لوگ وہی ہین یا نہین۔ میرے جانے سے
پہلے اون کا ایک امتحان کیا جاے وہ یہ کہ ایک گھوڑا پر زر سازو
سامان کا جسپر جواہرات ٹکے ہون اور جھلین بھی جواہرات کی گلے مین
پڑی ہون بغیر سوار اور محافظ کے اون کے لشکر کی طرف ہانک

Marfat.com

دیا جاے اگر وہ اوسے پکڑکے رکھہ لین تو سمجھہ لینا کہ طالب دنیا ہین ہرگز تمپر غالب نہ آیئن گے۔ اون سے لڑو۔ مارو۔ وہ بہاگ جایئن گے۔ اگر اوس سے خبر بہی نہون بلکہ پکڑکے تمہین دے جایئن تو طالب عقبیٰ ہین۔ کٹ کٹکے لڑین گے اور فتح کرلین گے۔ حکم ہوا کہ اچھا یہ تماشا بہی دیکھلو۔ چنانچہ ایک گھوڑے پر سنہری جڑاؤ جواہرات بیش بہا سے لسا ہوا زین پوش ڈالا گیا۔ موتیون کی جہیلین گلے مین ڈالین اور مسلمانون کے کیمپ کی طرف ہانکدیا۔ جسوقت گھوڑا لشکر اسلام مین پہونچا ہے کاتب وحی حضرت شرحبیل بن حسنہ پہرہ پر متعین تہے۔ آپ اوسے دیکھکے ہنسے اور فرمایا۔ مردود ہمارا امتحان لیتے ہین ایسی دنیا کو ہم اپنی جوتی کی نوک پر مارتے ہین۔ آپ نے وہ آیت پڑہی جسکا ترجمہ یہ ہے "جانو اور آگاہ ہو کہ دنیا کا جینا کہیل اور تماشا ہے دنیا والے آپس ہی مین بناؤ بگاڑ کیا کرتے ہین اور مال و اولاد کی طمع کے سوا انہین کچھہ بہی نہین" پہر گھوڑے کی باگ پکڑ قسطیون کے لشکر کیطرف ہانکدیا۔

آنکہ از نازآستین بر آب کوثر می زند	کے شراب از دست این خونابہ کش خواہد گرفت

جب اوس گھوڑے کو ارسطولیس نے جون کا تون دیکھا رنگ متغیر ہوگیا اور بے ساختہ منہ سے یہی نکلا کہ خدا کی قسم اپنے انہین لچھنون سے یہ لوگ روئے زمین پر غالب ہوتے چلے جاتے ہین۔ اور بطریق سیطلس سے کہا کہ اب عربون کے پاس جایئے۔ وہ پیادہ پا لشکر اسلام کی طرف گیا۔ جناب کاتب وحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Marfat.com

پوچھا کس مطلب سے آنا ہوا۔ جواب دیا کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس کا اور تمہارے سردار کے پاس پیام لیکر آیا ہون۔ حضرت شرجیل اوسے سیف اللہ کی خدمت مین لے چلے۔ راہ مین بطریق غور سے لشکر والون کو دیکھتا گیا کہ ہر ایک اونمین کا دنیا کو لات مارے ہوے ہی۔ کوئی تلاوت مین مشغول ہے تو کوئی اللہ کو یاد کر رہا ہے۔ اور کوئی نماز پڑھتا ہے سب کے چہرون سے نور روشن اور بلند ہے۔ کسیکو گھبرایا ہوا اور مضطرب پایا ہی نہین۔ آدمی تھا سرد و گرم زمانہ چشیدہ سمجھ گیا کہ جن لوگون کے ہان میدان جنگ بازیچۂ طفلان ہے وہ ان قبطیون کے بس مین کب آنے والے ہین۔ آخر اسی حیص بیص مین حضرت خالد سیف اللہ کا خیمہ مبارک آگیا۔ کاتب وحی نے اجازت طلب کی۔ بطریق کو حضور مین لے پہونچے اور کہا کہ ارسطولیس کا ایلچی حاضر ہے۔ حضرت خالد اوسوقت خالی زمین پر تشریف فرماتے۔ نہ کوئی دربان نہ حاجب نہ خدمت گار۔ البتہ سامنے آپ کے اوسی بے فرش زمین پر چند صحابہ جلوہ گر تھے۔ سیطس کو عجیب سمان نظر آیا جو کبھی کسی بادشاہ کے دربار مین نہ دیکھا تھا۔ سبکو جھک جھک کے سلام کیا۔ اور بولا کہ اس متبرک دربار مین مجھے یہ پوچھنے کی حاجت درپیش ہے کہ آپ مین سردار کون ہی۔ لوگون نے سیف اللہ کی طرف اشارہ کیا۔ سیطس نے حضور کی طرف مخاطب ہوکے دریافت کیا۔ آپ سردار ہین۔ سیف اللہ بولے۔ یہ لوگ اپنی عنایت سے مجھے ایسا سمجھتے ہین مگر جبھی تک کہ مین حق پہ قایم رہون۔

Marfat.com

عدل و انصاف سے تجاوز نہ کرون - اللہ تعالے سے ڈرتا ہون - نیکون کے ساتھہ نیکی کرون اور بدون سے بسختی پیش آؤن - اگر ان باتون مین سے کسی مین بھی میرا پیر ڈگے تو نہ مین انکا سردار نہ یہ میرے ماتحت - یہ سنتے ہی سیطس کی آنکھین کھل گیئن کہ ہا ہا آج تک اس پایہ کا آدمی دوسرا نظر نہین آیا - بے اختیار اوسکے یہی منہ سے نکلا کہ قسم ہے خدا کی سرداری اور حکومت آپ کے گھر کی لونڈی ہین - تم لوگون کی بشارت مسیح ابن مریم نے بھی دی ہے اور حق تمہارے ہی ساتھہ ہے -

حضرت خالد اوسکی باتون اور عمر اور بشرہ سے سمجھہ گئے کہ یہ عالم ہے اوسے حکم دیا کہ بیٹھہ جاؤ - اوسنے خالد کے سامنے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہوا قبطی کلیجہ پکڑ کر رہ گئے -

ہوگیا دل سا خدا دوست بتو نیر مائل	جسیہ ایمان تہا وہی دشمن ایمان نکلا

پوچھا گیا کہ کیون آئے ہو - اوسنے بیان کیا کہ کیماوس بادشاہ برقا کا بھائی اصطفانوس چار ہزار سوارون کے ساتھہ ارسطولیس کی مدد کو آیا ہے اور مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ تم ہم سے صلح کر لو ہم تمہارے گیارہ سو قیدی واپس کر دینگے - حضرت خالد نے فرمایا کہ انکو اللہ جل شانہٗ نے رہا کر کے ہم سے ملا دیا - بلکہ سات سو قبطی مارے گئے اور تیرہ سو گرفتار ہین اونہین اپنی آنکھون سے دیکھہ لو - چند قیدی بلوا کے سیطس کو دکھلا بھی دیئے اور کہا ان سے دریافت کر لو کہ انہین کی سپردگی مین ہمارے گیارہ سو آدمی تھے یا نہین - پہر اون سب قبطی قیدیون سے

Marfat.com

کہا گیا کہ تم اسلام قبول کرو۔ جو مسلمان ہوے اونہین چھوڑ دیا۔ جنھون نے انکار کیا وہ اوسی وقت سطیس کے آگے قتل کیئے گئے۔

بطریق نے جناب خالد اور مسلمانون کو سلام کر کے ارسطولیس کے پاس جانے کا قصد کیا اور اوس سے آکے کہا کہ اے بادشاہ۔ یہ وہ لوگ نہین جو کسی کے مملوک ہوکے رہین۔ بڑے محتاط۔ ذی ہوش اور لائق ہین۔ اے ارسطولیس۔ تو اسی پر بہولا ہوا تہا کہ اونکے گیارہ سو قیدی میرے قبضہ مین ہین اسلیئے عرب دبکر مجہسے صلح کرلین گے۔ وہ قیدی اون کے اونکے پاس پہونچ گئے اور روکن مین دو ہزار قبطی تمہارے گئے گذرے ہوے۔ کچہہ تو اونمین سے مسلمان ہوگئے اور باقی کو اونہون نے میرے سامنے مار ڈالا۔ اب تم چاہو تو اپنی غرض سے صلح کرلو وہ پیش قدمی نہ کرینگے۔ اونہین کیا مطلب۔ یہ سنتے ہی ارسطولیس کے ہوش وحواس فقر و ہوے اور ہاتہہ پیر کانپنے لگے۔ حیرت سے سکتہ ہوگیا۔ حاضرین سمجہہ گئے کہ اب یہ سلطنت جاچکی۔ جب ارسطولیس اپنے آپے مین آیا ارکین سلطنت سے بولا کہ ہوشیار وخبردار ہوجاؤ۔ شاہ برقا کا لشکر بہی تمہاری مدد کو آگیا ہے۔ مسیح تمہاری ہمت بلند ہائین۔

غریب ارسطولیس کی وہ رات بڑی بے چینی سے کہٹی بستر پر کروٹین بدلتے بدلتے صبح کی اور سوار ہوا۔ نقارے اور قرنائین بجنے لگین۔ نشان بلند کیئے گئے۔ تمام لشکر آراستہ ہوکر سوار ہوگیا۔ اور ۲۱ صفین کر کے میدان جنگ مین جاجما۔ اہل اسلام نے بہی یہ حالت دیکہکے صف بندی کی

Marfat.com

سیف اللہ پہرنے لگے۔ سپاہیون کو ہمت بڑہاتے اور جہاد و شہادت کے فضائل قرآن وحدیث سے بیان کر کر کے اونہین ابہارتے تہے۔ انکا لشکر ساحل اور دروازہ اخضر کے پاس تہا۔

محمد بن اسحاق نے اخوص کاسکی سے روایت کی ہے کہ اخوص اس لڑائی کے دن سیف اللہ کے ساتہہ تہے۔ وہ کہتے ہین کہ جب دونون لشکر میدان مین جم گئے تو قبطیون کے طرف سے ایک بڑے ڈیل ڈول کا بطریق نکلا۔ زرّین زرہ پہنے ہوے تہا۔ جواہر ٹکے تہے۔ عمدہ عربی گہوڑا زیر ران تہا۔ سارے ہتیار سر سے پیر تک کسے ہوے دونون لشکرون کے درمیان آکے پکارا کہ اے عربو تم اپنی اپنی جانین لیکر یہان ہی چلتے ہو۔ تمنے ہمارا بہت سا ملک تو دبا لیا۔ اب تہوڑی زمین ہمارے پاس باقی ہے۔ اب تم زیادہ کی حرص نہ کرو۔ ہم سے صلح کرلو۔ ہم تم سے کسی طرح کا تعرض نہ کرین گے۔ اگر تم نے ہماری بات نہ مانی اور خواہ مخواہ اپنی جہالت سے آج اڑہی گئے تو سمجہہ لینا کہ ہم کٹ کٹکے لڑینگے اور کوئی دقیقہ کوشش اور سعی کا اوٹہا نہ رکہین گے۔ پہر مرتا کیا نہ کرتا۔ جب اپنی جان جہونکدین گے تو دیکہہ لینا کہ بہاگتے ہو گے۔ شکست کی ذلت کیون گوارا کرتے ہو کیونکہ جو عیسائی مذہب کے منہ لگا ہے اوسنے ہمیشہ نیچا ہی دیکہا ہے۔

روایت ہے کہ یہ گفتگو کرنے والا اخو وارسطولیس ابن مقوقس بطریق بنا ہوا تہا۔ اوسنے اپنی بات تمام نہین کی تہی کہ شرجیل بن حسنہ سامنے

Marfat.com

اکھڑی ہوی اور بولے۔ خاموش رہ۔ کیا اول فول بکتا ہے۔ ہمنے بہت سے رستم خان دیکھہ ڈالے کہ لڑائی مین منہ سے جھاگ ڈالتے اور بڑی بڑی ڈینگین مارتے آئے مگر تھوڑی دیر مین جو دیکھتے ہین تو۔

چلے دنیا سے لیکر حسرت وصل صنم دلمین	نہ نکلی تادم آخر تمنا اسکو کہتے ہین

کہتے ہوے چل بسے۔ تم لوگ شرک اور تثلیث کے قائل ہو تم ہم توحید پرستون پر کیسے غالب ہو سکتے ہو۔ ہم مین خدا کے بندے ایسے بھی ہین کہ اگر اللہ جل شانہ سے عرض کرین تو یہ دیوار شہر کی ابھی ریزہ ریزہ ہو جاے۔ ارسطولیس بولا کوئی دیکھا نہین یہ سب کہنے کی باتین ہین۔ حضرت کاتب وحی نے ہاتھہ کا ایک اشارہ جو کیا تو اسکندریہ کی شہر پناہ اڑاڑا کر نیچے آن رہی۔ فرمایا دیکھا نہین تھا تو اب دیکھہ لے۔

یہ معاملہ دیکھتے ہی بادشاہ کانپنے لگا اور قبطیون کے لشکر کے منہ پر ہوائیان اوڑگیئن۔ سارا لشکر مخالف واپس چلا گیا اور لڑنے کی طرف رخ بھی نہین کیا۔ مسلمانون نے بھی اسوقت گئی کی اور اپنے خیمون کیطرف چلے گئے۔ وہ دن گذر گیا اور رات ہوئی۔ بادشاہ نے اپنے اہل وعیال لونڈی غلام اور مال اسباب ساتھہ لیا اور کشتیون پر بار کرکے جزیرہ افریطش کی راہ لی۔ صبح ہوتے ہی شور ہوا کہ بادشاہ بھاگ گیا۔ علی الصباح رئیسان شہر جمع ہوے اور صلاح ومشورے ہونے لگے کہ بادشاہ نے تو ہمارا ساتھہ چھوڑا اب کیا کرنا چاہیئے۔ لوگون نے بہت زور مارے مگر آخر یہی قرار پایا کہ اللہ کریم ورحیم نے مہربانی ورحمت کو مسلمانون کے

Marfat.com

دلون مین جگهہ دی ہے اونکے پاس چلو- اون سے صلح کرکے پکّے قول و قرار کرلو جس سے نہ وہ تجاوز کرین نہ ہم پھرین- سب اسی بات پر متفق ہوگئے- بل حُبل کے جناب خالد رضی اللہ عنہ کے خیمہ مبارک پر حاضر ہوی اور اجازت اندر آنے کی طلب کی- سامنے پہونچ کے آداب بجالاے اور عرض کی-

ازلطف بنگر حال من کن رحم بر احوال من	منگر سوے اعمال من ای درد درمانم بیا

خدای غالب نے آپ کو غلبہ دیا ہم چاہتے ہین کہ آپ ہم سے صلح کرلین اور ہمین مہربانی کی نظر سے دیکھین- ارشاد ہوا کہ ہم تمہارے ساتھہ بھی وہی کرینگے جو اور مفتوحون کے ساتھہ کیا ہے- ایک لاکھہ دینار تم ہماری نذر کرو ہمنے صلح قبول کی اسکے بعد ہم یہ کہین گے کہ مسلمان ہوجاؤ- تم مین سے جو ہمارے دین مین داخل ہوگا ہمارا بھائی ہمارا قوت بازو ہے ہمین اوسکے ساتھہ کچھہ تعرض نہوگا جو ہمارا حال ہے وہی اوسکا سمجھو-

نیست درمشرب وحدت گذر موج دوئی	چون حباب است یکے شیشہ و پیمانہ ما

ہان جو مسلمان ہونے سے انکار کرے وہ ہمین جزیہ چار دینار سالانہ دے جو ہر اسم بالغ مرد سے لیا جاتا ہے- علاوہ اسکے ہم یہ شرطین بھی تم سے کرلین گے- تم کسی جانور پر نہین سوار ہونے پاؤ گے- مسلمانون کے گھرون سے اپنے گھر اونچے نہین بنا سکو گے اور مسلمانونکو دھتکار پھٹکار یا اون سے چیخ چلّا کے نہ بول سکو گے- آج کے بعد سے کوئی کنیسہ یا دیر نہ تعمیر کرنا- جو چیز تمہارے دین کی پرانی ہوگئی ہے

Marfat.com

اوسے تازہ نہ بنانا۔مسلمانون سے اخلاق اور عاجزی وفروتنی سے ملا کرو۔اپنی حاجت برآری کے لئے جو کچھہ وہ تم سے طلب کرین اور مدد چاہین توفوراً تمھین دینا پڑے گی۔اسلام کی توہین کبھی تمہارے قول وفعل سے نہ ظاہر ہو۔تم مین سے جوکوئی گناہ کرے گا ہم حدّ اوسپر جاری کرینگے۔جوکوئی آج کے عہد و قول سے پھرے گا اوسے مار ڈالین گے۔اپنے دین کے اظہار کے لئے زُنّار اپنی کمر دن مین باندہے رہا کرو۔صلیب نہ بلند کرسکوگے۔اپنے دین اور کفر کی باتون سے مسلمانون پر قوت اور غلبہ نہ چاہنا۔

یہ سنکر اون لوگون نے کہا اے سردار ہمین اپنا دین چھوڑنا ازلس ناگوار و دشوار ہے۔جناب خالد ہنسے اور وہ آیت پڑہی جسکا ترجمہ یہ ہے "اورجب اون سے کہا جاتا ہے کہ چلو اوس حکم پر جو اللہ نے اوتارا ہی تو کہتے ہین کہ نہین ہم اوسپر چلین گے جسپر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ہی اونکو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہے"۔

پھر اونھون نے کہا اے سردار تحقیق ہمنے تمہاری بات مان لی تم مسلمانون مین سے کسی کو اپنی طرف سے یہان حاکم مقرر کرجاؤ۔وہ یہان سے مال تحصیل کرلے جو تم ہم سے طلب کرتے ہو۔جناب خالد نے جواب دیا۔مسلمان کیا جانین کہ تم مین کون صاحب مقدور ہے اور کون غریب۔تم اپنے رئیسون ہی مین سے کسی ایسے معقول آدمی کو پسند کرلو

Marfat.com

جو اس کام کو اچھی طرح کرے اور کسی شہر والے کو تکلیف نہ ہو۔ ہان اگر تم کہوگے تو اوسکے ساتھہ ہم اپنا ایک آدمی بھی کر دینگے۔ اونہون نے شعیا بن شاس کو اپنی طرف سے منتخب کیا۔ قیس بن سعد کو حضرت خالد نے اوسکے ساتھہ کر دیا اور حکم دیا کہ تم دونون جاکے لاکھہ دینار شہر سے تحصیل کر لاؤ۔ مگر خبردار ضعیف لاچار غریب کو نہ ستانا۔ جسکا جو متحمل ہو سکے اوس سے اوتنا ہی لینا۔ لوگون کے ساتھہ نیکی کرنا اچھا ہے کیونکہ خدا نیکی کرنے والون سے خوش ہوتا ہے۔ محتاج رانڈ اور یتیم پر ہرگز ہرگز ظلم نکرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سب تنگ حال چھوڑ دیئے گئے۔

ماذن بن شیث سے روایت ہے کہ مین قیس بن سعد اور شعیا بن شماس کیساتھہ شہر مین چلا گیا تھا۔ ہم تینون قصر مقوقس کے باب الرشید کے قریب جمع ہوے تھے اور وہان سے تحصیل کرنے نکلے تھے۔ شعیا بن شماس نے اپنے غلامون کو میرے ساتھہ کرکے اوگھائی کرنے بھیجا۔ مال کی شہر والونپر ا حصے کر دیئے گئے تھے۔ بڑے دولتمند اور امیر سے دس قیراط لئے اور اوسط درجہ کے لوگون سے دو قیراط۔ تحصیل کرتے کرتے وہ لوگ یونس بن مقوقس کے پاس پہونچے۔ اوسکا حال کسیکو معلوم نہ تھا کہ کتنا مقدور رکھتا ہے۔ وہ اپنے زمانہ مین پرلے درجہ کا بخیل مشہور تھا۔ شعیا بن شماس نے اوس سے کہا کہ تمہین ایک دینار دینا پڑیگا اوسنے دینے سے انکار کیا اور اولٹی زبان درازی کی۔ اسپر قیس بن سعد نے برہم ہوکے اپنے ہاتھہ کی لکڑی اوسے ماری۔

Marfat.com

اوسی دن اوسکی املاک گر پڑی - بکریان دب کے مرگیئن - باغات سوکھہ گئے اور مال جاتا رہا - جناب قیس یہ خبر سنکے بول اوٹھے کہ اللہ اکبر سچ فرمایا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے - اوسوقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ بہی میرے برابر تشریف رکھتے تھے کہ بنی اسرائیل مین تین آدمیون کی باہم بڑی دوستی تہی اونمین سے ایک کوڑہی دوسرا گنجا اور تیسرا اندہا تہا - خداوند کریم نے اونکا امتحان کرنا چاہا - کوڑہی کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ کیا چاہتا ہے - اوسنے کہا - میرے جسم کی جلد اچہی ہوجاے - فرشتہ نے اوسکے بدن کو مس کیا اوسیوقت کوڑہ جاتا رہا - فرشتہ نے کہا کہ اچھا اب مال کی قسم سے بہی جو تو پسند کرتا ہو مانگ لے - اوسنے کہا - اونٹ میرے پاس ہوجایئن - فرشتہ نے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی اوسے کہین سے لادی - اور کہا کہ خدا تجھے برکت دے اور غائب ہوگیا - اوس ایک اونٹنی کے بچے بچے ہوکر وہ سینکڑون اونٹونکا مالک ہوگیا اور امیرانہ بسر کرنے لگا - پہر وہی فرشتہ گنجے کے پاس پہونچا اور کہا کہ بول تو کیا چاہتا ہے - اوسنے جوابدیا - مین اپنے گنج سے نہایت تنگ ہون - فرشتہ نے اپنا ہاتہہ اوسکے گنج سے لگادیا - وہ فوراً جاتا رہا اور عمدہ بال نکل آے - پہر پوچھا کہ کچھہ مال مانگنا ہو مانگ لے - اوسنے کہا ایک گاے چاہتا ہون - فرشتہ نے اوسکو ایک موٹی تازی چکنی چپڑی بہت سا دودہ دیتی ہوئی گاے لادی اور کہا کہ خدا تجھے اسمین برکت عطا فرماے

Marfat.com

اور چلدیا۔ اوس ایک گاۓ سے وہ اتنا پھلا پھولا کہ گلے کے گلے بیل بچھڑون گایون کے اوسکے پاس ہو گئی اور عیش سے اوسکی کٹنے لگی۔ اب فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا تجھے کس بات کی خواہش ہے۔ اوسنے جوابدیا رویم ببین عالم ببین مثل مشہور ہے کہ اندھے کو کیا چاہیئے دو آنکھین۔ فرشتہ نے ہاتھ اوسکی آنکھون سے لگا دیا آنکھین کھل گیئن۔ اوس سے کہا گیا کہ کچھ اور مانگ۔ جواب ملا بکریان چاہتا ہون۔ ایک بکری بھی اوسے لادی گئی مگر کیسی بکری کہ بھینس بھی اوسکے آگے دودہ دیتے شرماۓ۔ فرشتہ نے کہا کہ خداوند کریم تیری بکری مین بہت بڑی برکت دیگا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ بھی ایسا سرسبز ہوا کہ بکریان تو درکنار ریوڑ بھی گنتی سی باہر ہو گئے۔ وہان کس بات کی کمی ہے اونٹ گاۓ اور بکری کا تو ٹھکانہ تھا گھر بھر کے باہر بھرنے لگا۔ تینون یار عیش مین کاٹنے لگے غرض تھے وہ دور ہو گئی اور خدا چھپّر پھاڑ کے دیتا ہے جو میرے وہ راجہ کے نہین تیرے کے مصداق تھے۔ اجی جسے پی چاہے اوسیکو سہاگن سمجھو۔ یون ہی سالہا سال گذر گئے۔ ایکدن کوڑھی صاحب لاکھون اونٹون کے مالک در دولت پر بیٹھے ہوۓ دیکھتے کیا ہین کہ ایک غریب لاچار آنکھون سے اندھا سر سے گنجا ایک پھٹا پرانا گودڑہ ٹیکتا ہوا لکھیان بھن بھن کرتی ہوئین انکے دروازہ پر آیا اور سوال کیا کہ حضور مین نے دور دور سے آپ کی دولت وحشمت کا شہرہ سنا ہے للہ مجھے ادن اونٹون مین

Marfat.com

ایک اونٹ مرحمت ہو جو خدا نے آپ کو دیئے ہین۔ کمبخت ناشدنی جہوٹتی ہی کیا جواب دیتا ہے کہ چل ہٹ۔ مین اونٹ بہلا تجھے کیسے دیدونگا یہ تو میرے باپ دادا کی بڑے گاڑہے پسینہ کی کمائی ہے۔ جنکا حق مجھپر ہے اون حقدارون کو کیا خاک دونگا۔ فقیر نے کہا ارے ناشکرے کوڑہی کل تو کوئی تیرے چہوسے بیر بہی نہین کہاتا تہا اور لوگ تجہی نجس جانتے تہے آج یہ دماغ ہین اگر تو جہوٹا ہے تو خدا تجھے جیسے کا تیسا کردی چنانچہ وہ اوسیوقت اپنی اصل پر آرہا۔ اب یہ بلائے بے درمان گنجے کے گہر آئی اور وہی سوال کیا۔ اوسنے بہی صاف ٹالا۔ فقیر نے کہا یا اللہ اگر یہ اوج موج اسکے پرکہون کی قوت بازو سے نہین ہے اور تیری دین ہی تو اسے بہی موچی کا موچی کردے۔ وہ بہی گنجا بہیک مانگتا ہو گیا۔ پہر اس فقیر نے اندہے سے جا کے بیان کیا کہ مین غریب مسافر ہون میرے پاس کہانے کو نہین اوسمین سے جو خدا نے تمہین دیا ہے کچھہ مجھے بہی ملے۔ اندہے نے کہا۔ خدا نے اندہے سے مجھے سوجہتا کیا اور یہ نعمتین بخشین اوسکے نام پر جان بہی حاضر ہے بہائی یہ سارا گہر تیرا ہے اسمین سے جو تو لیجا سکے لیجا خدا مجھے اور دے گا۔ وہان مانگنا وانگنا کیا تہا وہ فقیر تو وہی فرشتہ تہا اپنی اصلی صورت پر آگیا اور بولا۔

داتا کی تو مشکل کوئی اٹکی نہین رہتی ‖ چڑہتی ہے پہاڑون پہ سدا ناؤ سخی کی

غرضکہ یونس بن مقوقس کو خدا نے اوسکے بخل کے باعث محتاج کردیا اور اوسکی ناشکری کی نورا برداشت نہ کرسکا۔ پس میرے پیاری ناظرین

Marfat.com

صدقہ دیار دبلا ہے - آپ انگریزی کے دہوکے مین نہ آئین - ہمارے اس زمانہ کے انگریزی خوان اپنی جبلی جہالت سے فرما دیا کرتے ہین کہ ہم پرانی سخاوت کے قائل نہین اوسنے ہماری قوم کو نکما بنا دیا - یہ نہین بتاتے کہ آپ اپنی قوم کو کس کام کا بنا رہے ہین - ہمارے پہلے سخیون کے زمانہ مین جیسے لوگ لایق ہوتے تھے اونکی خاکپا کے برابر بہی تو آپ مین لیاقت نہین - جتنا روپیہ تعلیم کے نام سے ایک سال مین اب لُٹ جاتا ہے اُسکا کروروان حصہ بہی دو ہزار برس مین کبہی صرف نہین ہوا - پہر ہمارے عرش آشیانی اکبر کے زمانہ مین جیسا فیضی ہوا تہا ویسا کوئی اب ہو تو ہمین وکہا دو - یہ آپ لوگون کی محض جہالت ہے جو ہمارے پہلون کی سخاوت کو آپ قوم کے نکما ہونے کا باعث بتاتے ہین - یہین تک تو آپ کی بُدّہی سمجہ نہین پہونچی اور نہ آپ کی انگریزی مین یہ لیاقت کہ آپ کو سمجہا سکے حضرات داد و دہش کا یہ خاصہ ہرگز نہین کہ نکما بنائے - وہ ایک اور چیز ہے جسے لوگ "ناقدردانی" کہتے ہین - صرف ایک خوبی اکبر مین یہی تہی کہ وہ لیاقت کا قدردان تہا جس کے باعث سے اوسکا نام قیامت تک روشن رہیگا - یہ محو وصفت آج نہ بادشاہ مین ہے نہ فقیر مین - ہر سال قحط پڑتے ہین - گرانی ہے - طاعون ہے - ہیضہ ہے - الاعمال بالنیات - چاہے عالم ہو جیئے - انگریزی پڑہیے - لیق بنئے - اتنے کام کے ہو جاییے کہ عرش کے تارے توڑ لایا کیجے - جب ایم اے بنکی جو آپکی یونیورسیٹو نکی معراج ہے آپ کو لوگ جوتیان چٹخاتے دیکہتے ہین تو کوئی لیاقت حاصل

کرنیکی کوشش نہین کرے گا۔ رہی صنعت وحرفت سوآپ کو یورپ کی
ناپایدار۔ بودی۔ محض پہولونکا گہنا۔ چیزین پسندہین اوراپنے ہان کی
بنی چیزون سے نفرت۔ پہرہم لیاقت والے اورکام کے لوگ بنین تو
کیا ہماری عقل نے بہنگ کہائی ہے۔ ہمین توسخاوت اورداددہش نے
نکمّا نہین بنایا بلکہ ناقدردانی نے کسی کام کا نہین رکہا۔ ابتک توہم نکمّے
اورنالائق ہی بنائے گئے تہے۔ اب انگریزی کی تعلیم سخاوت کی صفت
بہی ہم مین سے اوڑانا چاہتی ہے۔ ہماری کتاب پاک کا توحکم ہے۔
"واَمّا السّائل فلا تنہر" وہان حاجتمند وغیر حاجتمند۔ لاغراورہٹے اکٹے۔
موٹے تازے کی کوئی قید نہین نرا سائل کا لفظ لکہدیا ہے۔ حدیث سے
بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ ہمین اوسی نبی کا پیرو رہنے دیجیے جسکے
دہان وحی ترجمان سے سوائے "لاالہ الا اللہ" کے کبہی "نہین" کا لفظ
نہین نکلا اگر ہٹے کٹون اورموٹے تازون سے نہین کرتے کرتے
ہماری عادت پڑگئی توغریبون اورلاچارون اورضعیفون سے بہی ہم
جلدی سے انکار کر دیا کرینگے۔ ہم خواہ مخواہ قرآن وحدیث کی خلاف
بنائے جاتے ہین اون کی یہ تعلیم نہین کہ اندہے کو دو اورسوجہتے کو ندینا
سوجہتے کو ندوگے تو مسلمانون کی تعداد گہٹاؤگے اورعیسائیونکی بڑہاؤگے
ہمارے متقدمین ایسے بیوقوف نہ تہے جو بےہدّی قید لگادیتے۔ بس
اگر دینے ندینے مین قید لگ سکتی ہے تو صرف یہ ہے۔ تمہین میسّر ہو
توآنکہہ بند کرکے دیدو۔ جو تمہارے پاس نہین ہے تو تم معذور رہو۔

Marfat.com

اپنی بے استطاعتی ادرا اوس سائل کے حال زار پر آنکھون مین آنسو بھر لاؤ اور اوسکے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ نواب عبدالرحیم خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ایک ہندی دوہا مجھے یاد آیا ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے آپ فرماتے ہین۔

رحیم وی نر مر چکے جو کہین مانگن جائین	اونسے پہلے وی مرے جن مکہہ نکست ناہین

کچھہ ہم عالم الغیب نہین جو سمجھین کہ یہ ضرور تمند اور لاچار ہے یا نہین۔ بہت ہٹون کٹون پر اکثر ایسی مصیبت آجاتی ہے کہ او نہین ہاتھہ پہیلانا پڑتا ہی خصوصًا مسلمانون کا اب ایسا ہی وقت ہے۔ چونکہ تاریخ قومی کا یہی کام ہے کہ متاخرین کو متقدمین کی راہ سے الگ نہونے دے اس لئے مین نے اتنی سمع خراشی کی کیونکہ اس زمانہ مین عام لوگون کی زبانون پر یہ انگریزی تعلیم جاری ہو گئی ہے۔ آپ وہ بات ہرگز نہ سیکہین جو قرآن حدیث و عقل سب کے خلاف ہے۔ سیدہی بات یہ ہے کہ دی سکتے ہو تو بلا قید سبکو دو اور نہ دے سکتے ہو تو معذور رہو۔ خدا نے اگر دہین دہو کڑ دیکھکر تمہین دینا چھوڑ دیا تو بڑی مشکل ہو گی۔

جاہلی جاہل گمان داری کہ دنیا مال تست	غافلی غافل نمیدانی چہ در دنبال تست

القصہ مال جمع ہو کر جناب خالد کے پاس آگیا۔ آپ نے اونکے بڑے کنیسہ کو جامع مسجد بنا لیا۔ چار کنیسے اونکے دین کی رسوم ادا کرنیکے واسطے اونکے پاس رہنے دیئے۔ اور فتح کی اطلاع جناب عمرو بن العاص کو کردی۔ اباذر غفاری وہان کے حاکم مقرر ہوئے۔

Marfat.com

اسکے تھوڑے ہی دن بعد رشید۔ قوۃ۔ محلہ۔ دمیرہ اور داور بحیرہ کے لوگ عمرو بن العاص کے پاس آے اور صلح کر گئے۔ شرطین طرفین کی رضامندی کے موافق قرار پائین۔

دمیاط کا مفتوح ہونا

جناب عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی کو سردار کیا اور اونکے ماتحت صحابہ بزرگ مین سے چالیس شخص بناے۔ جنمین سے آٹھ صاحبو نکے اسماے گرامی ہمین معلوم نہو سکے۔ باقی بتیس بزرگوارون کے نام نامی یہ ہین۔ ضرار بن الازور۔ رفیع بن عمیرۃ الطائی۔ شاکر بن مزروع۔ نوفل بن طاعن راجح بن عیاض۔ عاصم بن عبد اللہ۔ قدار بن معمر۔ عطیہ بن ماجد۔ وخیم بن عاطل صعصعہ بن عدی۔ عمیر الجہنی۔ کعب بن مالک۔ سعید بن عبادہ یزید بن خطاب۔ صعصعہ بن خرجان۔ ہشام بن سعید۔ جبلہ بن الشرید۔ مزروع بن ثابت۔ یاسر بن الاشرس۔ محجع بن سعید۔ بکر بن راشد۔ مرہ بن الحکم۔ زاہر بن قیس۔ حنظلہ بن کامل۔ عبیدہ بن اوس۔ رافع بن اسید۔ مرواس بن طاعن۔ اسود بن یحییٰ۔ غانم بن الاخوص۔ عبد اللہ بن جابر۔ حازم بن ناصر۔ حامد بن خزام ان سب صاحبون کو حکم دیا گیا کہ دمیاط کی طرف جاؤ۔

مقوقس کا ماموں ہامرک دمیاط کا حاکم تھا۔ جسکے بارہ بیٹے تھے اور ہر بیٹے کے ماتحت پانچ پانچ سو دلیر قبطی سوار رہتے۔ ہامرک نے دمیاط کو غلہ اور فوج سے خوب مضبوط کر لیا تھا۔ مسلمان جب وہان پہونچے

Marfat.com

تواونہین قلیل تعداد مین دیکھکر ہامرک بہت ہنسا اور کہا۔ دیکھو مسلمانونکی کیا مت ماری گئی ہے کہ صرف اکتالیس آدمیونکو ہمارا ملک لینے بہیجا ہے۔ انکو توہم چٹنی کرجائین گے۔

ہامرک کا بڑا بیٹا ہزبر نامی بڑا شہسوار اور نہایت زبردست تہا۔ کوئی بہادر اوسکی نظرون مین نہین سماتا تہا۔ باپ کو بہی بیٹے کی شجاعت اور عقلمندی پر بہت اعتماد تہا۔ جب ہزبر نے مسلمانون کی کمی دیکہی تواپنی فتح کا یقین کامل ہوگیا۔ ہتیار پہنے اور سازوسامان سے درست ہوا۔ اپنے باپ اور بہائیون سمیت میدان جنگ مین آیا اور صف بندی کرلی۔

جب مسلمانون نے دیکہا کہ دشمنون نے صف بندی کرلی توخود بہی لڑنے نکلے۔ ہزبر سامنے آیا۔ اپنے گہوڑے کو کاوادیکے پکارا۔ ہے کوئی جو میرے مقابلہ پر آئے۔ ضرار بن الازور نے آگے بڑہکے نیزہ اوسکے سینہ پر مارا جو پشت سے پیچہے نکل گیا۔ ہزبر نیچے گرکے خاک وخون مین لوٹنے لگا۔ اوسکا کام تمام کرکے ضرار قبطیون کے لشکر پر جہکے۔ جدہر جاتے تہے بہیڑ کائی کی طرح پہٹ جاتی تہی۔ لوگ لڑائی توبہول گئے کہڑے دیکہتے تہے کہ ادہر آئے اور اودہر گئے یہ مارا وہ مارا۔ آخرایک ہی آدمی نے وہ دہادہ مچادی کہ لوگ تنگ آگئے۔ کسیکا دل اور گردہ نہ تہا کہ اوس چمکتی ہوئی بجلی کو روکے آخراوہی ہلچل اور گڑبڑ مین قبطیون نے ایسی ہمت ہاری کہ شہر کی طرف ہٹنا شروع کیا۔ ہزبر کی موت اور ضرار کی پہرتی نے سبکے ہاتہ پانون شل اور

Marfat.com

آنکھین چوندھیا دی تھین - زمین پیرون کے تلے سے نکلی جاتی تھی - ہمت ہارے ہوؤن کا جان پر کھیلے ہوے کے سامنے جمارہنا تو محال ہی ہے - بھاگڑ پڑگئی - قاعدہ ہے کہ جہان دس نے ہمت ہاری ہزار اور کچے بن جاتے ہین - بھاگ کے سب شہر پناہ کے اندر گھس پڑے ہامرک کے دل مین بھی خوف سے پانی پڑگیا - بہادر بیٹے کی موت نے تو مرنے سے پہلے مار ہی ڈالا تھا جب فوج کا یہ تباہ حال دیکھا تو پکار پکار کے پناہ مانگنے لگا -

بدر دداغ دوری چند سوزی دردمندان را	نہادی بر دلم داغ فراق و سوختی جان را

اپنے بیٹون کے ساتھہ شہر مین جا کے دروازہ بند کرلیا - خدا ادبار کو قوم سے دور رکھے جب یہ بلا سرون پر آگرتی ہے تو کچھہ نہین بن پڑتا نہ کثرت کام کرتی ہے نہ جرأت وہمت ساتھہ دیتی ہے مگر دیکھنے والونکو تعجب ہوتا ہے - ہامرک نے اپنے محل مین پہونچ کے اکابر دولت کو جمع کیا - پوچھا اب تم لوگون کی کیا راے ہے - جواب ملا - کیا کہین سواے اسکے کہ جو راے حضور کی -

دمیاط مین ایک بڑا عالم اور حکیم تھا - اس مصیبت کے وقت اوسے بلایا اور کہا کہ تیری کیا راے ہے - اوسنے جوابدیا - اے بادشاہ یہ عرب وہ ہین جنھون نے ملکون اور شہروان کو فتح کرلیا ہے - روے زمین پر انکا رعب غالب ہوچکا - اقبال انکا یاور ہے اب یہ وہ زمانہ ہے کہ کوئی ان پر غالب نہین ہوسکتا - میری راے یہی ہے کہ ان سے

Marfat.com

صلح کرلی جاے ناحق خلق اللہ کا خون کرنا عقل سے بعید ہے - ہرقل اور یزدجرد
اور ارسطولیس سے بڑہکے تو نہین ہوسکتا جب اونہون نے ان سے زک
پائی تو پہر تو کس شمار و قطار مین ہے - عقل سے کام لے اور بیوقوف نہ بن -
ہامرک دیوانہ تو ہو ہی رہا تہا حکیم کی باتون سے اور جل بہن کے خاک ہو گیا
اور کہنے لگا - بُرا ہو تیرا - میرا تو نامی گرامی بیٹا خاک مین ملگیا اور تو عرب سے
ہمین ڈرانے آیا ہے - اچہا اسکی گردن ماردو - حکیم نے جب قتل کا حکم
سُن لیا تو کہا "اللہم انی بری مما یشرکون لا شریک لک ولا صاحبۃ ولا ولد لک
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ" یعنی اے میرے اللہ
مین اوس شرک سے بری ہون جسمین یہ لوگ پہنسے ہین - تثلیث کو مین نہین
مانتا - کوئی تیرا شریک نہین - نہ کوئی عورت تیری ہم نشین نہ کوئی بیٹا ہے -
گواہی دیتا ہون کہ سوائے تیرے اور کوئی معبود پرستش کے لائق نہین -
گواہی دیتا ہون کہ محمد تیرے بندہ اور تیرے رسول ہین - یہ سُنکر ہامرک
آپے مین نرہا اور اوٹہکے حکیم کا سر اوڑا دیا - ناظرین آپ نے دیکہا جب عقل
پر ایسے پتہر پڑتے ہین جبہی بزدلی اور جبن ہاتہہ دہو کے پیچہے پڑجاتے ہین اور
ایک آدمی کے آگے سے لاکہہ لاکہہ کو بہاگنا پڑتا ہے - حکیم کو عقلمند جانکے
مشورہ کو بلایا تہا جب اوسنے اپنی عقل کی سی کہی تو اوسے مارڈالا - حکیم
اور عالم جانکر اوسکی باتون کو اختلاف رائے ہی سمجہا ہوتا - اختلاف رائے پر دشمن
جان ہو جانا کون بات تہی ایسے لوگون کی کثرت حشرات الارض کی کثرت ہے -
کوئی بیوقوف ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ اکتالیس آدمیون نے کیسے ایک شہر

Marfat.com

خالی کرالیا۔ ہم یون کہینگے ۔ نہین صاحب ۔حشرات الارض سے کسی جگہہ کو پاک صاف کر لینے کے لئے اکتالیس آدمیون کی بہی کیا ضرورت تہی ۔ بقول کارلائل کہ " مین جب ایک شخص محمدؐ کی تلوار کو ایک طرف دیکہتا ہون اور ساری دنیا کی تلوار کو ایک طرف تو مجہے حیرت ہوتی ہے کہ تمہاری تلوارین کیون کند اور بیکار ہو گئی تہین " ہماری تاریخ مین بہی خدا نے ہر طرح کا نشیب و فراز دیا ہے اگر ہم ذی ہوش ہو کے اوسے دیکہین تو سب کچہہ سیکہہ سکتے ہین۔

جب حاضرین دربار نے حکیم کی یہ دُرگت دیکہی تو کسیکا دل گردہ نہوا کہ کچہہ بولے۔ اب ہامرک اونکی طرف متوجہ ہوا۔ حکم دیا کہ فوراً لڑائی کا سامان درست کرو۔ سب مجتمع ہو کے نکلے اور شہر کے باہر خیمے نصب ہو گئے۔ وہ دن تو اسی بند و بست مین گذر گیا۔ رات کیا آئی کہ بلا آئی کسیکو نیند نصیب نہوئی۔ لکہا ہے کہ حکیم مقتول کا ایک بیٹا تہا۔ بمصداق الولدُ سرٌّ لابیہ زیرک و فہیم۔ عقل مین تیز۔ عالم۔ تجربہ کار۔ باپ کا قتل سُنکے بادشاہ کو دعا دی اور کہا کہ اس باپ نے مجہے بڑا تنگ کیا تہا اچہا ہوا جو مارا گیا۔ بادشاہ نے اوسکا کلام جو سُنا تو خوش ہو گیا اور اوسے خلعت عطا کیا رات کو حکیم کے بیٹے نے کہا کہ خدا کی قسم مین اس مردود بادشاہ سے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لونگا۔ خدا کی قدرت سے مکان حکیم کا بالکل شہر پناہ سے ملحق تہا۔ حکیم کے بیٹے نے فصیل مین ایک بڑی نقب لگا دی۔ چہپ چُہپا کے صحابہ کے کیمپ مین پہونچا اور اون سے جا کے کہا کہ اے صاحبو

Marfat.com

آپ لوگون کی خیرخواہی مین میرا باپ بے قصور مارا گیا ہے۔ مرتے وقت کلمہ شہادت اوسکی زبان پر تہا۔ مین بہی مسلمان ہون۔ مین نے شہر پناہ کی فصیل مین دروازہ کردیا ہے اور اوسی سے نکل آیا ہون۔ تم ایک مسلمانکی مدد کرو اور مسلمان کے خون کا بدلہ لو۔ اللہ کی مدد اور برکت کے بہروسہ پر شہر مین داخل ہوجاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ شہر کے مالک ہوجاؤ گے۔ جناب ضرار نے اوسکی باتون کو مکر سمجہا اور مارنے اوٹہے مگر حضرت مقداد نے اونہین روک لیا۔

روایت ہے کہ حضرت مقداد نے جناب ضرار سے کہا کہ ہین ہین کیا کرتے ہو جلدی نہ کرو۔ رات کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مجہے خواب مین اسی لڑکے کے ساتہہ نظر آئے تہے۔ اسکی کمر مین ایک کمربند چمڑہ کا تہا جسمین چاندی کی کڑیان تہین۔ اسکی کمر ٹٹولکے دیکہو۔ دیکہا گیا تو وہی کمربند تہا۔ لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ پڑہا۔ سُنتے ہی حضرت مقداد اور ضرار دونون نے بڑہکے لڑکے سے مصافحہ کیا اور پیار سے گلے لگالیا۔ تمام صحابہ یہ حال سُنکر خوش ہوگئے۔ پہر مقداد اور ضرار وغیرہ گہوڑون پر سوار ہوے۔ اکتالیسون بزرگوار اوسکے ساتہہ ہولئے۔ وہ لڑکا اون کے آگے آگے چلا۔ ایسے آہستہ آہستہ اور دبے پاؤن جاتے تہے کہ خود بہی اپنی آہٹ آپ نہین سُن سکتے تہے۔ رات کی اوسی تاریکی مین نقب کے مُنہ پر پہونچگئے۔ اوسے زیادہ کشادہ کرلیا تاکہ گہوڑے بہی اندر چلے جائین۔ غرضکہ اندر داخل ہوکے پہر اوسے مٹی اور پتہر سے بند کرکے بے معلوم کردیا اور حکیم کے

Marfat.com

گھر مین پہونچکے چھپ رہے۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حکیم کے رشتہ دارون مین اسّی مرد تھے وہ سب بہی حکیم کے مارے جانے کے باعث بادشاہ سے بددل ہوگئے تھے۔ وہ لڑکا اونکے پاس گیا اور اس حال سے اونہین آگاہ کیا۔ وہ بہی صحابہ سے آملے۔ جب صبح ہوئی تو شہر والے سب بادشاہ کو مدد دینے کے لئے باہر نکلگئے اندر سواے عورتون اور لڑکون کے مرد کے نام سے کوئی نرہا۔ ہامرک معہ اپنے لشکر اور ان سب لوگون کے صحابہ کے مقام پر پہونچا وہان کسیکو بہی نہ پایا۔ سمجھے کہ مسلمان بہاگ گئے۔

ادہر مردون کے باہر نکلتے ہی حکیم کے بیٹے اور رشتہ دارون نے دمیاط کا دروازہ بند کرلیا۔ اپنا پہرا وہان بٹھادیا۔ مسلمان تکبیر وتہلیل کے نعرے مارتے ہوے شہر مین گئے اور اوسے اپنے قبضہ مین کرلیا۔ شہر کو حکیم کے لڑکے اور اوسکے رشتہ دارون کے سپرد کرکے صحابہ باب التراخیم یعنی باب الجہاد سے باہر نکلے۔ ہامرک نے اونہین شہر سے نکلتے جو دیکہا تو سمجہہ گیا کہ گہر ہاتہہ سے گیا۔ تمام امرا اور شہر والون کو بہی یہ بات نہایت شاق گذری۔

ہامرک اور اوسکے بیٹے شطا نے لڑنے کی تیاریان کین۔ شطا نہایت عقیل زیرک۔ اور اپنے دین کا عالم تہا۔ وہ ہمیشہ راہبون کی صحبت مین رہتا تہا۔ اوسنے نہ کبہی شراب پی تہی نہ سؤر کا گوشت کہایا تہا نہ کسی تصویر کو سجدہ کیا نہ صلیب کو بوسہ دیا نہ کبہی حرام کا مرتکب ہوا۔ چاہتا تہا کہ ایک صومعہ بناکے اکیلا اوسمین رہا کرون۔ شطا اکثر آنحضرت صلعم کا ذکر بہی کیا کرتا تہا۔ جب صحابہ سے

Marfat.com

آنکے سامنا پڑا تو وہ اپنے باپ کی دائین جانب کھڑا تھا اور صحابہ کی طرف تاک تاک کے دیکھہ رہا تھا کہ یکایک خدا نے اوسکے دلکی آنکھین کھولدین - دیکھا کہ آسمان سے اونکی تائید ہوتی ہے اور نور برستا ہے اور اپنی طرف اوسی ظلمت وتاریکی وہزیمت وپریشانی ڈہلتی ہوئی معلوم ہوئی - یکایک نعرہ مارا اور بیہوش ہوکے زمین پر جھک پڑا - باپ نے دوڑ کے پکڑ لیا کہ کہین زمین پر نہ گر پڑے جب شسطا ہوش مین آیا - باپ سے پوچھا - بیٹا کیا معاملہ ہے - شسطا نے جواب دیا -

سایۂ بالاے آن سرو از سر من کم مباد	زانکہ بر من رحمتے از عالم بالاست این

اے باپ - اصل حقیقت مجھپر منکشف ہوگئی جسکے صدمہ نے مجھے بیہوش کر دیا ہے - ابّا تم ناحق پر ہو اور خدا ان عربون کی تائید پر ہے - مین بہت سے لوگ سبز پوش زرد نشان ہاتھون مین لئے ابلق گھوڑون پر سوار چارونطرف سے انکے پاس آتے دیکھتا ہون کہ نور اونکے چہرون سے چمکتا ہے - مین نے کہا یہ کون لوگ ہین - ایک طرف سے آواز آئی کہ یہ لشکر شہدا ہے جو خدا کی راہ مین مارے گئے تھے - دوسری طرف حورین آغوش کھولے منتظر کھڑی ہین کہ عربون کے مقتولون کی روحون کو اپنے گلے سے لگا کے بہشت مین لیجائین اے باپ میرے مین اچھی طرح اس سامان کو دیکھتا ہون اور تجھے بالکل نظر نہین آتا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ خالق زمین وآسمان کو صرف میری ہدایت منظور ہے اور تجھے جواب دیدیا گیا - اسی غم نے مجھے آپے سے باہر کر دیا - مجھسے نہین ہوسکتا کہ اب آنکھون سے دیکھکے جیتی مکھی نگلون - لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ ۔ مین اس گمراہی مین رہنا پسند نہین کرتا او تمین جا کی ملا جاتا ہون ۔

قرعۂ بندگی خویش بہ نامم زدہ اند	این سعادت عجب واین چہ مبارک فالیست

پہر کہا اے لوگو تم مین سے جو میرا ساتھہ دینا چاہتا ہو وہ میرے ساتھہ چلے ۔ ایکہزار آدمی بے چون وچرا اوسکے ہمراہ ہو لئے ۔ شطامعہ اونکے مسلمانون سے جا ملا ۔ مسلمانون نے بہی اون سبکو مبارکباد دیکر اپنے گلون سے لگا لیا ۔ ہامرک نے جب یہ کیفیت دیکہی کہ بیٹے نے پیش قدمی کی تو باواز بلند پکارا ۔

شد عمر و تا تمامیم ہنوز	صد بار بسوختیم وخامیم ہنوز

اے لوگو ۔ شطا بڑا عالم وعاقل تہا اوسنے بغیر سوچے سمجھے ہرگز ایسا نہ کیا ہوگا ۔ اب مین بہی اودہر ہی جاتا ہون اتنا کہکے کلمۂ شہادت پڑہا اور لشکر اسلام مین داخل ہوگیا ۔ اوسکی اولاد ۔ رشتہ دارون ۔ اراکین سلطنت اور سردارون مین بہی صلاح ہوئی کہ حق مسلمانون کی طرف ہے ہمکو بہی بادشاہ وشہزادہ کی تبعیت لازم ہے چنانچہ وہ بہی دین مسیحی ترک کرکے مسلمان ہوگئے ۔ اب شہر کے دروازے کہولدئے گئے اور سب شہر مین آئے ۔ وہان جو ایمان لایا اوسے اوسکی حالت پر چہوڑدیا اور جس نے انکار کیا اوسپر مذہب کی خاطر کوئی جبر نہین کیا گیا ۔ اوس سے کہدیا کہ جزیہ دو تو ہماری عملداری مین مزے سے رہو اور یہ بہی منظور نہو تو تمہین جدہر خدا لیجائے چلے جاؤ ۔ چنانچہ بہت سے لوگ دیہات وجزایر مین جا بسے ۔ مقداد نے حکیم کے گہر پر جہان سے شہر مین داخل ہوے تہے ایک پہاٹک شہرپناہ کا بنایا اور اوسکا نام حکیم کے بیٹے کے نام پر باب الیثیم رکہا ۔

Marfat.com

یزید بن عامر مسائل دین سکھانیکے لئے دمیاط مین چھوڑے گئے اور باقی صحابہ اسکندریہ مین جناب عمرو بن العاص کے پاس چلے آئے۔ وہ وہان کا حال سُنکر بہایت خوش ہوئے۔

ان سب حالات کا عریضہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت مین عامر بن لوی کے ہاتھ بھیجا گیا۔ ہمارے حضور نے اسکندریہ۔ رشید۔ نوہ۔ دمنہور۔ بجیرہ۔ اور دمیاط کی فتح کی خبر پاکے خدا کا شکر ادا کیا۔

نصر بن مسروق سے روایت ہے کہ ہامرک نے شطا سے کہا۔ اے بیٹا خدا نے ہمین گمراہی کی تاریکی سے نکال کے دوزخ سے بچایا جزیرۂ تینس یہان سے بہت نزدیک ہے بغیر کشتیون کے کوئی وہان نہین پہونچ سکتا۔ آؤ ہم تم ملکے اوسے فتح کرلین کچھہ تو اپنے دین کی خیرخواہی چاہیئے۔ ترکیب یہ ہے کہ وہان کے حاکم اباثوب کو لکھا جاوے کہ ہمارا دین اختیار کرو اگر وہ مان لی تو فبہا ورنہ اوس سے چلکے لڑائی ٹھان دو۔ شطا نے جواب دیا۔ مین آپ کا ایلچی بنکے جاتا ہون مجھے خط لکھدیجئے۔

جزیرۂ تینس کی فتح کا حال

شطا نے اپنے چار آدمی ساتھہ لیکر وہان جانے کا ارادہ کیا۔ یزید بن عامر نے کہا کہ تم لوگ نومسلم ہو اگر وہان کسینے تمہارے مذہب کی نسبت تم سے کچھہ دریافت کیا اور تم اوسکا جواب کماحقہ ندے سکے تو مشکل ہوگی اس لئے مجھے بھی اپنے ہمراہ لیچلو چنانچہ شطا نے اونکو بھی لے لیا۔ جب یہ لوگ ساحل پر

Marfat.com

پہونچے تو وہان کشتیان حاکم تنیس کی متعین تہین - کشتی والون نے اونکے ساتہہ ایک عرب کو دیکہکر پوچہا - تم کون ہو شطا نے جواب دیا مین شطا شاہ دمیاط کا بیٹا ہون اور یہ صاحب میرے ساتہہ رسول عربی کے صحابہ مین سے ہین - ہم اونکے ایلچی بنکے تم لوگون کے پاس آے ہین - کشتی والون نے اپنا ایک آدمی ابی ثوب حاکم جزیرۂ تنیس کے پاس بہیجا اور اجازت طلب کی - اوسکا جواب آنے کے بعد یہ جہیٹون صاحب ایک چہوٹی کشتی مین سوار ہوکے جزیرہ کے گہاٹ پر پہونچے - وہان ابوثوب کے گہوڑے اونکے لیجانے کو متعین تہے - کشتی سے اوترکے شطا نے اون گہوڑون پر سوار ہونا چاہا مگر یزید بن عامر نے انکار کردیا - آخر سب پیدل ابوثوب کے محل پر پہونچے - اندر آنے کی اجازت طلب کی بلاے جانے پر کیا دیکہتے ہین کہ ابوثوب بڑی دبدبہ اور تجمل سے تخت شاہانہ پر بیٹہا ہے اور حجاب و امراے دولت سامنے کہڑے ہین - ان لوگون کے نمودار ہوتے ہی ابوثوب نے سلام کرنے مین سبقت کی - یزید بن عامر نے جوابدیا "السلام علی من اتبع الهدی انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی" یعنی جو راہ کی بات مانے اوسپر سلامتی ہو ہمکو حکم ہوا ہے کہ جو تمہین جہٹلائیگا اور تمہاری بات سے منہ پہیریگا اوسکے لئے عذاب ہے -

واضح ہو کہ ابوثوب سرزمین عریش کے عربون مین سے تہا - جو رشتہ دار تہی عرب متنصرۂ غسان اور جبلہ بن الایہم کے - وہ صاحب مال و حال بہی تہا - جب مسلمان ملک شام پر قابض ہوگئے اور رومیون کو ذلیل کردیا تو وہ بہاگ

Marfat.com

ہرقل کے پاس قسطنطنیہ پہونچا - جبلہ بن ایہم بھی معہ اپنے مال اسباب اور لڑکے بالون اور اکابر قوم کے بہاگا - دونون پانی کی راہ جزایر کی طرف چلے - ابو ثوب اپنے مال اور بھائی بندون کے ساتھہ حقار کی طرف گیا اور عریش و رفح کے درمیان خشکی پر اوترا - وہان اپنا قبضہ کرکے اقامت اختیار کرلی -

روایت ہے کہ مقوقس ایک دن معہ اپنے ارکین سلطنت کے شکار کے لئے نکلا تہا - سرزمین عریش پر جو پہونچا تو ایک ہرنی اوسکے سامنے سے بہاگی بادشاہ نے اوسکا تعاقب کیا یہانتک کہ وہ ابی ثوب بن کامل بن صعصعہ کی فرودگاہ تک پہونچی - مقوقس کا گھوڑا تو تہک گیا ہرنی بچ گئی - ابی ثوب اوسوقت اپنے خیمہ مین بیٹہا تہا دیکہا کہ بادشاہ میرے خیمہ کی طرف آرہا ہے - جلدی کھڑا ہوکر مقوقس کی جانب چلا - بڑی تعظیم وتکریم کی اور اوسکی رکاب پکڑکے اوتارا - گھوڑا اوسکا اپنے غلامون کو سپرد کرکے بادشاہ کو خیمہ مین لیگیا - بڑے تپاک سے بٹہاکے حکم دیا کہ عمدہ ونفیس کہانے تیار کئے جائین - بادشاہ کے ہمراہی اور لشکر بھی وہان پہونچگیا ابو ثوب نے سب کی خاطر کی - بڑی بڑی قابین بہرکے کہانا اونکے سامنے رکہا گیا - مقوقس کو معہ اوسکے آدمیون کے تین دن تک ابو ثوب نے اپنا مہمان رکہا چوتہے دن بادشاہ سوار ہوگیا - ابو ثوب بھی دور تک اوسکے ساتھہ آیا - مقوقس نے ہرچند اوسے واپس کرنا چاہا مگر وہ نمانا یہانتک کہ قسمین دلا دلا کے اوسے پہیرا - اوسکی مہمان نوازی کی بڑی تعریف کرکے اوس سے وعدہ کیا کہ مین ہمیشہ تمہاری مدد کرونگا - مصر مین داخل ہوتے ہی وزیر کو حکم دیا کہ جزیرۂ تنیس کی حکومت کی سند

Marfat.com

ابو ثوب کے نام لکھدو چنانچہ خلعت کے ساتھہ سند اوسکے پاس بہیجدی گئی۔ ابو ثوب نہایت خوش ہوا۔ حکومت قبول کرلی اور اپنے متعلقین کے ساتھہ قرمہ پہونچکے کشتیون پر سوار ہو تینس مین داخل ہوگیا۔ جب وہان اپنا تسلط بخوبی بٹھالیا تو اپنے بہائی ابامعینا کو حاکم جزیرۂ صدف دوسرے بہائی ابوشفا کو حاکم جزیرۂ طیر۔ اپنے بیٹے مفاض کو حاکم زبو اور اپنے غلام فینا کو حاکم ابالاج کردیا۔ جب ابو ثوب کی حکومت بخوبی جم گئی تو اوسکے دماغ مین غرور سمایا اور سمجھاکہ مین بہی کچھہ ہون یہانتک کہ مسلمان مصر مین آگئے اور مقوقس کو ارسطولیس نے مارڈالا۔ جب ابو ثوب کو بادشاہ کے قتل کا حال معلوم ہوا تو وہ خراج دینا موقوف کردیا جو مقوقس کو بہیجا کرتا تہا۔ خود کو جزیرہ مین دیکھکے جہان سمندر کی خوف کے ہر ایک کا پہونچنا مشکل تہا اور بہی اکڑ گیا اور خودمختاری کی بونے دماغ کو عرش پر پہونچا دیا۔ نوبت بانیجا رسید کہ مسلمان مصر و اسکندریہ کے مالک ہوگئے۔ ہامرک معہ متعلقین کے اسلام لایا اور یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس پہونچے اوسنے مسلمانون سے بہی بوجہ اپنے غرور کے کج ادائی کی اور اونکی طرف آنکھہ اوٹھاکے بہی نہ دیکھا۔ اوسکے درباریون کی ہمت نہ ہوئی کہ ان لوگون کو بیٹھنے کی اجازت دے۔ حضرت یزید بن عامر نے یہ حال دیکھکے فرمایا "زمین اللہ کی ہے جسے چاہے اوسکا وارث کردے اپنے بندون مین سے خدا سے ڈرنے والون کا انجام بہلا ہوتا ہے" یہ کہکر خود ہی بیٹھگئے۔ شطا اونکے پاس جابیٹھا۔ یزید بن عامر نے دیکھاکہ ابو ثوب کا تخت سونے کا ہے۔ جسمین ایک چہوہارے کے درخت کے تلے جناب مریم کی تصویر بنی تہی اور مسیح اوسکی گود مین بیٹھے

Marfat.com

تھے۔ یہ دیکھکر آپنے فرمایا۔ پھر اوسے آواز دی اوسکے نیچے سے کہ غم نہ کہا تیری رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ پیدا کردیا ہے اور اس کھجور کے درخت کو ہلا اوس سے پکے چھوہارے تیرے آگے گر پڑینگے پس تو کہا اور پی اور دل اپنا ٹھنڈا رکھہ۔ مین اللہ کا بندہ ہون اوسنے مجھے اپنی کتاب دی اور اپنا نبی بنایا اور برکت والا کیا اور جب تک مین زندہ رہون مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید اور اپنی مان سے سلوک کرنیکا حکم دیا ہے۔ اور مجھے بدبخت وظالم نہین بنایا ہے اور جسدن مین پیدا ہوا اور جسدن مرونگا اور جسدن جی کے اوٹھہ کھڑا ہون مجھپر سلام ہے" یہ کلام سُنتے ہی ابوثوب کا رنگ فق ہو گیا اور مُنہ پر ہوائیان اوڑنے لگین۔ جب یزید یہ آیتین پڑہ چکے تو ابوثوب اونکی طرف مخاطب ہوا۔ اور غضب وغصہ سے بولا کہ یہ کلام جو تمنے کہا کسکا ہے۔ جناب یزید رضی اللہ عنہ بولے۔ جناب باری تعالے عز اسمہ کا۔ جو اوسنے اپنے نبی محمد صلعم پر اُتارا ہے۔ اوسکے عجائبات نہین مٹ سکتے نہ اوسکے کلمات بدل سکتے ہین۔ اوسکی آیات کا مثل ممکن نہین۔ اللہ غالب وبزرگ نے ہمین خبر دی ہے کہ عیسیٰ نے حق معلوم کیا اور حق فرمایا وہ بیشک بندہ اللہ کی ہین نہ یہ کہ اوسکے بیٹے ہون۔ اونہین اللہ کی بندگی اور فرمانبرداریکا اوسی طرح حکم تہا جیسے ہم لوگون کو ہے۔ وہ خود اس بات کے مقر تھے کہ میری مال مین خدا کا حق ہے۔ اگر خدا کے ساتھہ مسیح بھی معبود ہوتے تو دونون خواہشون والے ہوتے اور دونون مین ابھی تک کبھی کا اختلاف پڑ گیا ہوتا۔ اے ابوثوب تو سمجھہ اور غور کر کہ دنیا کی ہر شے اوسکی وحدانیت کی گواہ ہے۔

ہر گیا ہیکہ از زمین روید ؎ ؎ ؎		وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

Marfat.com

ابوثوب نے یزید بن عامر سے کہا - تحقیق تم لوگ دہوکے مین آگئے ہو - تم جہونٹ پر متفق ہوگئے ہو اور دریائے گمراہی مین غرق ہو - یزید بن عامر نے جواب دیا - اللہ خوب جانتا ہے کہ کون گمراہ اور کاذب ہے خدا کی ذات مین شریک کرنے والا تو کبہی سیدہے رستہ پر ہوہی نہین سکتا - اے لوگو - کیا تم مین کوئی ایسا نہین جو میری باتون کی تہ کو پہونچے اور عبرت حاصل کرے - کیا تم سے نہین ہوسکتا کہ خدا کو وحدہ لاشریک جانو - مسیح نے ہمارے نبی کی خبر پہلے سے دے رکہی تہی - کیسا نبی -

آن سرو بالا کیست آن کز وصف اولالست زبان	
	در عشق او دیوانہ شد ہم ترک و تاجیک و عرب

تمنے ہمارے نبی صلعم کے بہت سے معجزے بہی سُنے ہونگے - اوہنون نے چاند کے دو ٹکڑے کردئے - اون سے سوسمار پتہر اور اونٹ نے باتین کین درخت بہی تو اونکے بلانے سے چلا آیا -

حضرت یزید بن عامر کی ایسی ایسی باتین سُنکر ابوثوب کو سناٹا آگیا اور زبان بیکار ہوگئی - کوئی بات نہ بن پڑی خاموش رہگیا - صرف یہ کہا کہ مین نے تمہارے نبی کے سب کام سُنے ہین مگر جادو بہی تو قدیم سے چلا آتا ہے - جناب یزید بن عامر نے فرمایا - استغفر اللہ - جادو چہ معنی دارد - اونکے غلامون مین بہی بہت سے ایسے ہین کہ اسوقت جو مُنہ سے نکالین فوراً ہوجاے - ابوثوب نے کہا اچہا مینہ برسے - حضرت یزید نے دعا کی "یا الہ العالمین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اپنی قدرت اسے بہی دکہادے" یکایک ابر نمودار

Marfat.com

ہوا۔ بجلی چمکنے لگی۔ ایک دن ایک رات وہ دہوان دہار بارش ہوئی کہ جل تہل بہر گئے۔ زمین سے آسمان تک عالم آب معلوم ہوتا تہا اور اوس سال کی خشک سالی اور قحط کی ساری شکایتین رفع ہو گئین۔ ابوثوب کی زراعت اور باغات بہی جو پانی نہ برسنے سے سوکہے جاتے تہے سیراب و سرسبز ہو گئے۔ دوسرے دن یزید بن عامر پہر اوسکے پاس آئے اور فرمایا تونے خدا کی قدرت دیکہی اور یہ بہی سمجہہ لیا کہ وہ آنحضرت صلعم کے طفیل سے کیسی کیسی دعائین قبول کرلیتا ہے کہہ اب تیرا کیا قصد ہے۔ ابوثوب مسلمان ہوگیا اور کہا کہ مین اِس جزیرہ کے لوگون اور اپنے اہل و عیال کو بہی دعوت اسلام دونگا۔ کنیسے منہدم کرا کے مسجدین تعمیر کراؤنگا اور لوگون کو نیک کام کرینکی ہدایت اور بد کامون سے باز رکہونگا یزید بن عامر بولے۔ یہ تیری سعادت اور خوش قسمتی ہے۔ خدا اسکا تجہے نیک اجر دیگا۔

رحمت کند بر عاصئی کو شد سزاوار غضب	او معصیت را از کرم طاعت کند در روز حشر

اگر تونے نفاق اور خلاف کیا تو اللہ تیری گہات مین رہیگا۔ اب یزید اور شطا اور اوسکے غلام ہامرک شاہ دمیاط کے پاس واپس چلے آئے اور تینس کا سب حال اوس سے بیان کردیا۔ ہامرک بولا۔ قسم ہے خدا کی اوسنے تمہارے ساتہہ بڑا فریب کیا وہ ہرگز اسلام نہین لایا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تہوڑے دن بہی نہین گذرنے پائے تہے جو یہ خبر آئی کہ ابوثوب نے جزایر سمینہ۔ ابجنیا اور ابی سلوو سے مدد منگا کے بہت سا لشکر جمع کیا ہے اور مسلمانون سے مقابلہ کرنے کا ارادہ رکہتا ہے۔ یہ حال معلوم ہوتے ہی ہامرک نے شطا کو برلس۔

Marfat.com

دمیرہ - اشمون کی طرف جو اوسکے قبضہ مین تہے بہیجا اور ہر جگہہ سے فوج بہرتی کئے جانے کا حکم جاری کردیا - دمیاط کے باہر قبلہ رخ پورب کی طرف خیمے پڑگئے اور لشکر جمع ہونے لگا - صحابہ نے عمرو بن العاص کو مدد کے لئے لکہا - اوہنون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ رضی اللہ عنہما کو بادیہ اعراب اور وادی القریٰ کے ایکہزار سوارون کے ساتہہ بہیجا -

ابو ثوب کے پاس ۲۰ ہزار پیدل اور ۵ سو سوار قبطی اور عرب متنصرہ کے جمع ہوگئے - وہ دمیاط پر حملہ کرنے چلا - مسلمانون کے سامنے صف بندی کرلی - اودہرسے شطا بن ہامرک لڑنے نکلا - اوسنے بہت سے دلیر اور بہادر مخالفین کی مارے - دن بہر اوسی شجاعت وہمت سے لڑتا رہا یہانتک کہ لڑائی ختم ہوئی اور اندہیرے مین دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ مین پہونچے - شطا رات بہر عبادت آلہی مین مشغول رہا - پلک سے پلک نہین جہپکائی - خواب مین معلوم ہوا کہ اسی لڑائی مین اپنا خاتمہ ہے - اوٹہکر باپ سے سارا حال بیان کیا - ہامرک نے کہا کہ یہ خواب پریشان ہین انکا خیال نہ کرو - اتنے مین صبح ہوئی اور لوگ لڑنے کے لئے تیار ہوگئے - شطا نے بہی اپنے عزیزون کو ساتہہ لیا اور لڑائی کے لئے تیار ہوے - ہامرک لپٹ گیا اور کہا -

دل راز چاک سینہ توانم برون کنم	غم راز دل برون نتوان کرد چون کنم

اے بٹیا - مجہے تیری مفارقت گوارا نہین تو میدان کو نہ جا مگر شطا نہ مانے اور کہا -

دامن دشت ہو غربت مین کفن بعد فنا	ہر بگولہ میری میت کو اوٹہانے آئے

پہر گہوڑا کود انبرد گاہ مین پہونچے - اودہر سے ایک سوار مقابل ہوا - شطا نے

Marfat.com

ایک ہی ضرب مین اوس ملعون کو داخل جہنم کیا - اوسکے بعد دو اور نکلے - اون دونون کوبہی اوسنے ٹہکانے لگایا - اونکے بعد دو اور قتل کیے اور برابر جہاد مین کوشش کرتے رہے یہانتک کہ بارہ سوارون کو واصل جہنم کیا - ابو ثوب سے صبر نہو سکا اور خود سامنے آکہڑا ہوا اور کہا اے لڑکے تو نے سچے دین کو کیون چہوڑ دیا - تحقیق تجہپر مسلمانون کا جادو کام کر گیا ہے - شطا اوسکا یہ کلام سُنکے غضبناک ہو گیا اور بولا اے مردود - بکتا کیا ہے - دین اسلام ہی سچا ہے جس پر ابراہیمؑ و موسیٰؑ تہے - اللہ تعالےٰ نے مجہے وہ چیز دکہادی ہے جو اوسنے میرے لئے مہیا کر رکہی ہے - ابو ثوب نے یہ سُنکر اوسپر حملہ کیا اور اپنا نیزہ اوسکی طرف بڑہایا - شطانے دل مضبوط کرکے مقابلہ کیا - دونون تین گہنٹے برابر لڑتے رہے یہانتک کہ دہوپ اور گرمی نے شطا کو بہت ستایا - تمازت آفتاب سے پیاس لگنے لگی - خداوند کریم نے رحم کرکے اوسیوقت اوسکے مراتب عالی اوسے دکہا دیے یعنی ایک نفیس گنبد مین ایک حور کو پانی کا کٹورہ لبریز ہاتہ مین لئے کہڑا دیکہا جو پکار پکار کے یہ کہہ رہی ہے "اے پیارے میرے ہاتہ مین تیری پیاس بجہانے کو وہ پانی ہے جسے پی کے کوئی بدبخت نہین رہ سکتا - نہ وہ کبہی بڈہا اور بیمار ہوگا نہ مرے گا - ساری مصیبتین اوسکے سر سے ٹلجائینگی - پیارے للہ تو مجہہ تک پہونچ جا" شطا یہ حال دیکہکے چلّا اوٹہے -

باغبانم ندہد رہ بہ گلستان واقف	چشم بر رخنۂ دیوار ندارم چہ کنم

اللہ اکبر - میرے پروردگار نے مجہے وہ چیز دکہلادی جو میری حیثیت سے باہر ہے اور مین اپنے کو اوسکے قابل نہین سمجہتا - اے ابو ثوب مین اپنی آنکہونکے سامنے

Marfat.com

اسوقت یہ یہ سامانِ عیش دیکھہ رہا ہون - ابو ثوب اونکی باتین سنکے ہنسا اور
حملہ کیا پہلے سے بہی زیادہ غٹ پٹ ہوئی - ناگاہ ابو ثوب کا نیزہ شطا کی پشت سے
باہر نکل گیا اور وہ زمین پر مُردہ ہوکر گر پڑے - اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -
جب ہامرک نے بیٹے کو شہید ہوتے دیکھا تو صبر و قرار نہ رہا - اوسنے
اور اوسکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر ایک ساتھ حملہ کر دیا - دونون فوجین
گتھ گئین - کثرت گرد و غبار سے روز روشن رات کی طرح تیرہ و تار ہوگیا - آخر
ہامرک کا لشکر شکست کہا کے دمیاط کی طرف بہاگا - ابو ثوب کو امید ہوئی کہ
اب مسلمان میرے قبضہ مین ہین - اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ مسلمان نشان
کہولے تکبیر و تہلیل کے نعرے مارتے اپنے ہزیمت خوردہ بہائیون کی مدد کو
چلے آتے ہین - ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ سبکے آگے آگے تہے -
اونہین آتی دیکہکے ہامرک اور اوسکی ساتہیونکی ہمت بندہی بہاگتی ہوئی پہر پڑی ایکطرف
تو یہ تہے اور دوسری طرف سے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کے لشکر نے
آڑے ہاتہون لیا - دشمنان اسلام کے سر تن سے برابر گرنے لگے - ابو ثوب
حیران و پریشان کہڑا رہگیا - ناگاہ یزید بن عامر نے اوسکے پاس آکے کہا -
اے اپنی جان کے دشمن - تونے میرا کہنا نہ مانا اور دغا کی - جسکا یہ نتیجہ بہگت -
اتنا کہکے اوسے گرفتار کر لیا اور ذلت سے کہسیٹ کے لیچلے - ایک شور
مچا کہ ابو ثوب گرفتار ہوگیا - یہ سُنکے اوسکے ساتہی قضا و قدر پر بہروسا کر کے
لڑائی پر پہر جہک پڑے - بہت سے مارے گئے بہت سے گرفتار ہوے
اور کچہہ پیچہا چہڑا کے بہاگے - اودہر حاکم ابو مینا - ابو شفا - حاکم ورنا اور سمینا کو

Marfat.com

لوگون نے گرفتار کرلیا - اب لڑائی خاک مین ملگئی - مسلمان ہامرک کے پاس آئے اور اونکو مبارکباد دی سلامتی اور فتح کی - پہر سب نے تعزیت کی شطا کی - ہامرک نے کہا کہ مین اللہ بزرگ وغالب سے شطا کے لئے اجر نیک وثواب کی امید رکہتا ہون مینے صبر کیا اسپر جو خدا کا حکم ہے - یزید بن عامر نے کہا کہ ای ہامرک بہشت مین چند ایسے عمدہ اور عالی مقام ہین کہ وہان تک سوائے صابرون کے اور کوئی نہین پہونچ سکتا - اللہ بزرگ وبرتر اپنی مقدس کتاب مین فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم تم میری طرف سے صبر کرنے والونکو خوش خبری سُنادو اور شاباشی دے دو کیونکہ صابر ہی لوگ راہ پر ہین اور اونہین پر مین مہربان ہون جب اون پر کوئی مصیبت آتی ہے تو خوشی سے کہہ دیتے ہین کہ ہم اللہ کا مال ہین اور ہمین اوسیکی طرف پہر جانا ہے -

مسلمانون نے شطا کو اونہین کپڑون مین دفن کیا جنہین وہ پہنے شہید ہوا تہا - اسکے ساتہہ سب مسلمان شہید بہی دفن کئے گئے - باقی دن اور ساری رات مسلمانون نے اپنے خیمون مین گذاری - علی الصباح ہامرک یزید بن عامر کے خیمہ مین آیا اور بیان کیا کہ رات کو مین نے شطا کو خواب مین دیکہا وہ اوسی گنبد مین تہا - جسے اوسنے خواب مین دیکہا تہا - ایک حور اوسکے سامنے بیٹہی تہی - مین نے پوچہا بیٹا اب تیری کیا حالت ہے - بولا - خُداوند کریم نے مجہپر وہ عنائتین کی ہین جنکا بیان مجہہ سے نہین ہو سکتا نہ اونکا شکریہ میرے امکان مین ہے - مجہے خاص اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت مین رکہا ہے - یہ سب اوس ناچیز

Marfat.com

خدمت کا صلہ ہے جو اسلام کی دنیا مین مجھ سے بن آئی - تم بہی ہر وقت اس خدا کے پیارے مذہب کی خدمت مین کمربستہ رہنا اور مسلمانون پر میری حالت ظاہر کر کے ہدایت کرتے رہنا"

جناب شطا رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد نصف شعبان کی شب تہی - اوس شبکو اونکے مزار پرانوار کی زیارت بڑے دہوم دہام سے ہوتی ہے اور عید سے زیادہ رونق ہوجاتی ہے - لوگ اوس مزار سے فیض پاتے ہین اور حاجتمندون کی مرادین برآتی ہین -

ہلال بن اَوس نے ابوثوب کو اپنے پاس بُلا کے کہا - مسلمان ہو - وہ اسلام لے آیا - پہر اور قیدیونکو بلا کے یہی ہدایت کی اونمین سے جو مسلمان ہوئے اونکی عزت و آبرو کی گئی اور جسنے انکار کیا اوسپر آئندہ سال سے جزیہ مقرر ہوا - پہر سب کشتیون مین سوار ہو کے تینس مین آئے اور وہان اونکے ایک کنیسہ کو جامع مسجد بنایا - باقی اور سب جزیرون مین بہی ایسا ہی کیا گیا - ابوثوب نے اپنے اور اپنی قوم کے مال مین سے خمس نکال کے عمرو بن العاص کی خدمت مین روانہ کی اور اون لوگونکا مال بہی ساتہ کردیا جو حالت کفر مین مارے گئے تہے -

جب حضرت ہلال بن اَوس رضی اللہ عنہ نے جزیرون اور وہان کے لوگون کے انتظام سے فرصت پائی تو آپ جزیرہ تینس کے باہر ایک سُرخ ٹیلہ پر اوترے - تمام لشکر کو بہی وہین جمع کرلیا - ہامرک آیا اور کہا اے سردار اب ہم ہر طرف سے نڈر اور بیخوف ہوگئے ہین مگر قلعہ مدینے کے

Marfat.com

لوگ بڑے سرکش اور فسادی ہین اونکا تدارک بہی ہو جاتا تو اچہا تہا۔

قلعہ مدینہ اور بلقارہ پر صلح سے قبضہ ہوگیا

ہلال بن اوس نے جواب دیا کہ مجہے اب کوئی تمہارا ستانے والا نظر نہین آتا اگر اس قلعہ کی شکایت کرتے ہو تو چلو اوس سے بہی نبٹ لین چنانچہ سارے لشکر کو حکم دیا گیا کہ عنان عزیمت کو قلعہ مذکورہ کی طرف منعطف کردو۔ یہ جزیرہ گذرگاہ تینس پر پورب کیطرف قریب ہی تہا۔ حاکم وہانکا صامت بن حردہ تہا۔ آل مرداس سے۔ اوس قلعہ کے محاصرہ کے ارادہ سی مسلمان روانہ ہوے۔ قریب کے سامنے آکر صامت نے مسلمانون کو دیکہا اور اپنے لوگون سے کہا کہ ان کی طرف تیر چلاؤ۔ قلعہ مین ایک ہزار سے زیادہ تیر انداز تہے۔ پس ایکہزار تیر ایک ساتھ ہوا مین اوڑتے ہوے مسلمانون کی طرف آے اسلئے عربون نے اس قلعہ کا نام " الف رمی " رکہا ہے۔ بیس دن تک مسلمان اوسکے محاصرہ پر پڑے رہے مگر کچہہ نہوا آخر عمرو بن العاص کو مدد کے لئے لکہا گیا۔ وہان سے مقداد بن اسود الکندی پانچ سو سواران عرب اور تین ہزار قبطی مسلمانون کے ساتہہ روانہ کئے گئے۔ جب صامت بن مرہ (حردہ) نے یہ حال دیکہا تو اپنا کوئی مددگار اور حامی نہ دیکہکے صلح کرلی۔ چار ہزار دینار۔ چار سو اونٹنی اور ایک ہزار بکریان نذر کین۔ ایک سال کی مہلت لی کہ یا تو اگلے برس مین مسلمان ہو جاؤنگا یا قلعہ تمہین سپرد کرکے اپنے بال بچون سمیت کسیطرف چلدونگا۔

Marfat.com

جناب مقداد نے وہ مال عمرو بن العاص کے پاس بھیجدیا اور خود معہ ہلال بن اوس و لشکر اسلام کے بلقارہ پہونچے - وہان ایک شخص باقرین نام عرب تنصرہ سے حاکم تہا - وہ اور اوسکے سب ساتھی مسلمان ہوگئے -

صلح قصر مشید اور وارده اور عریش کے ساتھہ

قصر مشید والون نے بہی بے چون وچرا صلح کرلی - وہان سے وارده کی طرف کوچ ہوا اور خیر سے صلح ہوگئی - پہر عریش پہونچے - وہان بہی صلح پر فیصلہ ہوا - الحمد للہ -

جناب واقدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب امین الامتہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت سیف اللہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلاد شام کو فتح کرلیا اور جناب عمرو بن العاص - حضرت خالد بن ولید اور جناب عبداللہ یوقنا نے بلاد مصر و اسکندریہ و دمیاط اور جزایر وغیرہ پر قبضہ کرلیا تو خلافت حضرت فاروق اعظم کے صرف ساڑھے چار برس گذرے تھے -

جناب عمرو بن العاص نے دُربار دُربار فلک اقتدار خلافت مین فتح کی خوش خبری بھیجی - حضور فاروق اعظم نے خدا کا شکر ادا کیا اور جناب امین الامتہ کو لکھا کہ اب لشکر ظفر پیکر اسلام کو ارض ربیعتہ الفرس اور دیار بکر کی طرف لیجاؤ - چنانچہ اسکی تعمیل بہی بسر وچشم کی گئی -

Marfat.com

تین عظیم الشان سلطنتوں یعنی شام و ایران و مصر کا اتنے تھوڑے سے زمانہ مین فتح ہوجانا مندرج کتاب ہوچکا ہے۔ اس سے ہمارا مطلب یہ تھا کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیش بہا اور مبارک زمانہ مین جو وسعت اسلام کی سلطنت کو حاصل ہوئی وہ ناظرین کو معلوم ہوجائے تمام دنیا اس بے نظیر اور بے مثل زمانہ کے اقبال اور روشنی کو حیرت اور تعجب کی نظر سے دیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ کیا سے کیا ہوگیا اور کیسے ہوگیا۔ جب فتوحات کی وسعت اور دقت کی قلت پر نگاہ پڑتی ہے تو انگشت بدندان ہوجانا پڑتا ہے کہ خدا نے جہیز پھاڑ کے دیا۔ روس سی زبردست سلطنت دو سال کامل بالشت بھر کے جاپان سے ۱۹۰۵ء مین الجھتی رہی مگر کچھ نہو سکا اور صحرائی عربون نے سات آٹھ برس کے قلیل عرصہ مین ملک کے ملک خالی کرالئے۔ یورپ کے سب بڑے بڑے مورخون نے لکھا ہے کہ فتوحات کی اس تیز رفتاری کا خیال ہی دل مین لانا مشکل ہے اہل روما نے جس سلطنت کو صدیون مین بنایا اور حاصل کیا تھا اوسے ہم کمبختون کے اسلاف نے مہینون اور برسون مین فتح کرلیا۔ حق یہ ہے کہ ہمارے اس بے مثل مدبر۔ عدیم النظیر منتظم کے اعلیٰ درجہ مین ہونے کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ اوسکی ملک گیری۔ ملکداری اور کامیابیون کے حالات پر آج کل کے پولٹیشن بھی حیران و ششدر رہین۔ ان سے آگے اگر ان کم نصیب مسلمانون کو کوئی بڑے سے بڑا عروج اور اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی حاصل ہوئی بھی ہے تو وہ انہین زبردست اور مضبوط ہاتھون کی

Marfat.com

بنیاد پر مبنی تھی جو ایسے لایق و فایق انجنیئر نے خوب سوچ بچار اور سمجھ بوجھ کے کمال شائستگی اور حسن تدبیر سے رکھی تھی گو اوسکی بالائی عمارت ہم نالائقون کے باہمی بغض و عناد اور آپسکے نفاق اور مین مین تو تو سے گرگئی ہے مگر اون ہاتھون کی بنیاد کو سخت سے سخت حادثے بھی اوکھاڑ کے نہ پھینک سکے۔

دردا کہ اسیر ننگ دنا میم ہنوز		در گفت و شنود خاص و عامیم ہنوز

رسّی جل گئی ہے مگر زبردست آندھیون اور دھوان دھار بارشون نے بھی اوسکی بل کو نہ مٹا پایا۔ اب بھی جو یورپ کا مؤرخ اس شکستہ پر اسلام اور خستہ حال شامت کے مارے مسلمانون پر نظر تعمق جما کے ڈالتا ہے تو وہ اسلام کو سوتا ہوا شیر ہی بتاتا ہے لہذا تجربہ کارون کے کہنے سے ہم سے بزدلے بھی مرد بنکے اوسے ٹھوکر لگائے دیتے ہین۔

گذری جوانی پیری ہوئی آشکار ہے		اب جیت پچھلی رات کا کیا اعتبار ہے

فاروقی بنیاد کی پائداری مین وہ استحکام و قیام ہے جس سے البتہ یہ امید پڑتی ہے کہ کسی دشمن کا ہاتھ اوس تک نہ پہونچ سکے گا۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آمین۔ اے اسلام کے نام لینے والو۔ تمھارے لئے تمھاری تاریخ سے بڑھکے اور کوئی معلم نہین ہو سکتا تم اپنی تاریخ اور اپنے موجودہ حال سے عبرت حاصل کرو۔

بہ بستان رو کہ از بلبل رموز عشق گیری یاد		بمجلس آئی کز حافظ غزل گفتن بیاموزی

فتوحات کی تفصیل پڑھکے ناظرین کے دلون پر اپنے بزرگان سلف کے

جوش - ہمت - عزم اور استقلال کا قوی اثر پیدا ہوگا مگر واقعات کو فلسفی نظر سے دیکھکر دقیقہ رس مورخ ضرور یہ پوچھیگا کہ چند صحرانشینوں نے روم وفارس ومصر کا گڑہا گڑہایا دہنجہا منجہا یا دفتر کیسے غت ربود کردیا - اسکے اسباب کیا تھے اور اسمین مسند آرا ے خلافت کا کتنا حصہ تہا -

جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ممالک مقبوضہ کا کل رقبہ ۲۲ لاکہ ۵۱ ہزار ۰۳ مربع میل تہا - یعنی مکہ سے شمال کو ایک ہزار چھتیس میل - مشرق کیطرف ایک ہزار ستاسی میل - جنوب کے رخ چار سو تراسی میل اور مغربی سمت جدّہ تک تہی - اس رقبہ مین - عراق - جزیرہ - شام - مصر - فارس - ارمینیہ - آذربائجان - خوزستان - کرمان - خراسان - مکران اور کچہ حصہ بلوچستان کا بہی شامل تہا - روم یعنی ایشیاے کوچک پر بہی ۲۰ھ مین حملہ ہوا تہا -

اسباب فتح کی بابت مورخین یورپ کی راے ہے کہ اوس وقت مین فارس وروم دونون سلطنتین ادبار پر تہین - خسرو پرویز کے بعد فارس مین کوئی قابل آدمی سلطنت کو سنبہالنے والا نہ رہا - درباری لوگون نے سازشین کرنا شروع کردی تہین - اونہین کے باعث بادشاہون کا عزل ونصب ہونے لگا تہا - نوبت یہان تک پہونچگئی کہ سال مین دو دو بادشاہ بدلتے تے اور پہر بہی کام نہ چلتا تہا - نوشیروان سے پہلے فرقۂ مزدکیہ کا بہت زور تہا - یہ لوگ ملحد اور زندیق تہے - نوشیروان نے مارکوٹ کے اس مذہب کو دبایا مگر وہ بالکل نیست ونابود نہو سکا - مسلمان جب وہان نازل

Marfat.com

ہوے تو اس مذہب کے لوگ اونکے یار اسلئے بنگئے کہ وہ ہمارے مذہب اور عقائد سے تعرّض نہین کرتے۔ نسطورئین عیسائیون کو کسی سلطنت مین پناہ نہین ملتی تھی۔ وہ بھی مسلمانون کے سایہ مین آکر اپنے دشمنون کے ظلم وستم سے محفوظ ہوگئے۔ مفت مین اسلام کو ان دو بڑے اور کثیر التعداد فرقون سے معقول مدد ملگئی۔ غرضکہ اس سے ثابت ہوا کہ ہماری مخالف سلطنت کی پریشانی و نفاق پر ہمارا استقلال و اتفاق غالب آگیا اور باہمی مین مین تو تو نے ہمیشہ ناؤ ڈبوئی ہے۔

روم کی سلطنت بھی اسلام کے ابتدائی زمانہ مین اپنی قوت کھو چکی تھی۔ مذہب عیسائی کے باہمی اختلافات اوسوقت بڑے زور شور پر تھے جسکو سلطنت کے نظم ونسق مین بہت بڑا دخل تھا لہذا اس اختلاف مذہبی کا اثر سلطنت کے پرنچے اوڑا دیتا تھا۔ یہی سلوک ہمارے مذہبی اختلاف ہمارے ساتھہ کرتے رہے ہین۔

اب عرب کی حالت ملاحظہ ہو کہ تمام فوجین جو روم۔ ایران۔ مصر کی فتوحات مین مشغول تھین اونکی میزان کبھی ایک لاکھہ تک بھی نہین پہونچی۔ سامان کی موجودگی اور فنون جنگ کی واقفیت کا یہ حال ہے کہ پہلی لڑائی یرموک مین عربون کے پاس زرہ البتہ تھی اور وہ بھی چمڑہ کی۔ رکاب لکڑیکی۔ گھوڑا ہے تو کاٹھی نہین۔ اونٹ ہے تو کجاوہ ندارد۔ اسلحہ مین سے عرب والی گرز و کمند کو جانتے ہی نہ تھے۔ تیر ہوتے تھے لیکن حقیر۔ چھوٹے اور ناچیز یعنی ایرانیون نے جنگ قادسیہ مین جب اسکے تیر دن کو دیکھا تو او نہین

Marfat.com

بڑھیون کے چرخون کے تکلے بتایا تہا۔ پہر بانیٔ اسلام کی تعلیم سے مسلمانونمین اوسوقت جو جوش۔ عزم۔ استقلال۔ ہمت۔ دلیری۔ بلند حوصلگی سماگئی تہی اوسے فاروق اعظم نے صیقل کرکے زیادہ برق دم کردیا تہا۔ فارس وروم کی سلطنتین اونکی ٹکرین اپنے عروج کے زمانہ مین بہی نہین جہیل سکتی تہین ہان۔ انکے ساتہہ چند چیزین اور بہی ایسی ملگئی تہین جنہون نے قیام حکومت مین بہت مدد دی یعنی مسلمانون کی راستبازی و دیانت داری ضرب المثل تہی۔ مفتوحہ ممالک کے لوگ مسلمانون کے ان دونون اوصاف کے عاشق ہوکر باوجود مختلف المذہب ہونے کبہی اسلامی سلطنت کا مٹ جانا نہین چاہتے تہے۔ معرکہ یرموک کے زمانہ مین جب مسلمان شام کے اضلاع سے نکلے ہین تو تمام عیسائیون نے پکار کے کہا تہا کہ خدا پہر تمہین یہان لاے اور یہودیون نے توریت ہاتہہ مین لیکر کہا کہ اپنی جیتے جی ہم قیصر کو یہان نہ آنے دینگے۔

شام ومصر مین رومی حکومت ظالمانہ تہی اسلئے جب مسلمانون اور رومیون سے مقابلہ آپڑا تو رعایا نے ساتہہ ندیا صرف سلطنت اور فوج ہی پر لڑائی کا بوجہ رہا۔ جب مسلمانون نے سلطنت کے دانت توڑ دیئے تو پہر میدان صاف تہا۔ رعیت نے کان بہی نہ ہلاے اور اسلامی سلطنت کو ہلکا سمجہکے بخوشی قبول کرلیا۔ ہان ایران کی حالت اس کے برخلاف تہی۔ فارس مین بڑے بڑے ضلعے اور صوبے بڑے بڑے رئیسون کے سپرد تہے یہ رئیس سلطنت کے ماتحت تہے جو اپنے ذاتی فائدہ کے لئے جنگ کرتی تہی۔

Marfat.com

سلطنت ایران کی اونہین چندان پروا ہی نہ تھی۔اسی وجہ سے جب مسلمانون
نے اگرچہ دارالسلطنت کو فتح کرلیا مگر پہر بہی قدم قدم پر اونکو بہت سی مشکلین
پیش آئین ـ رعیت وہان کی بہی مسلمانون کی یار بنگئی اور لقای حکومت
مین اوس سے بہت مدد ملی۔

فتوحات کا ایک زبردست باعث یہ بہی ہوا کہ ابتدائی حالت اسلام
مین جب شام وعراق پر مسلمانون نے حملے کیئے تو وہان عرب کثرت سے تہے۔
خود حاکم دمشق غسانی اور براے نام ماتحت روم تہا۔عراق مین عربی خاندان
لخمی مالک بنا بیٹہا تہا۔اگرچہ جہونٹ موٹ ایران کو کچہہ خراج دیتا تہا مگر
سلطنت کا جوا اوسپر ہلکا تہا۔چونکہ یہ عرب عیسائی ہوگئے تہے اس لئے
مذہب کی پیچ سے انہون نے مسلمانون کا کچہہ سامنا کیا مگر آخر گہٹنے پیٹ ہی
کیطرف جہکا کرتے ہین قومی جذبہ نے اونکو مسلمانون ہی کی طرف اینچ لیا۔
چنانچہ عراق کے رئیسون نے جلدی سے مسلمان ہوکے مسلمانون کو بہت
فائدہ پہونچایا۔شام کے عرب بہی اسلام قبول کرکے رومیون کی دشمن بنگئے۔
گو سکندر اعظم اور چنگیز خان نے صفحات تاریخ مین بڑے نام حاصل کیے
ہین مگر قتل عام اور ظلم سے۔سکندر نے جب شام مین صور کا شہر لے لیا تو چونکہ
وہان کے لوگ جی توڑ کے لڑے تہے بزن بول دیا اور قتل عام کرکے خون کی
ندیان بہا دین۔ایک ہزار سر شہر والون کے شہر پناہ کی فصیل سے لٹکا دیئے
اور ۳۰ ہزار شہریون کو لونڈی غلام بناکے بیچ ڈالا۔قدیم باشندون اور آزادی
پسند لوگون مین سے ایک کو بہی زندہ نہ رکہا۔ایران مین جب اصطخر

Marfat.com

فتح کیا توسب مردون کو قتل کرا دیا۔ اسیطرح کی اور بہت سی بیرحمیان
سکندر اعظم کے حال مین تمہین نظر آئینگی۔ سلطان جنگیز خان تو اوسکے حال
لکھنے کی ہمین ضرورت ہی نہین۔ بچہ بچہ جانتا ہے کہ ہمارے خان بہادر
بڑے رحم دل آدمی تھے۔ ظلم کی کھیتی تو سرسبز رہ نہین سکتی لہذا ان دونون
صاحبون کی سفاکیون نے انکی فوری فتوحات کو خاک مین ملادیا اور ایسے
دونون اولوالعزمون کی سلطنتین ذرا بھی پائدار نہوئین۔ قتل عام اور خونریزی
سے اگر کچھ فائدہ ہی تو صرف اتنا کہ چارونطرف رعب چھا جاتا ہی اور رعایا کے
بڑے گروہ کے قتل ہوجانے سے فتنہ اور بغاوت کا ڈر نہین رہتا صرف اس ذراسی
بات کیلئے بخت نصر۔ چنگیز۔ تیمور اور نادر بڑی بڑی فاتحون نے اپنے نامو پر سفاکی کا دہبا
لگایا۔ طرفہ تر تماشا یہ ہے کہ آجکل کی لمبی پولس ڈالی سولزیشن کی دعویدار گورنمنٹین
بھی اس عالمگیر الزام سے نہین بچ سکتین۔ ملک گیری۔ اپنی مشیخت۔ رعب داب
اور ناموری جمانے کے لئے کھو پچاس لاکھ جیبا جائین۔ ڈکر درہضم کرلین اور
ڈکار نہ آے۔ بس ٹرانسوال اور جاپان کی جنگ کو دیکھ لو اور خاموش
ہورہو۔ اسلام کی اعلی وارفع شان مین اگر کان ہی ہلایا تو اچھا نہوگا کیونکہ

در محفل رندان خبرے نیست کہ نیست

ہمارے فاروق اعظم عدل وانصاف کے مجسم پتلے تھے۔ آپ کے
کسی حکم نے جادۂ انصاف سے کبھی سرمو تجاوز نہین کیا۔ قتل عام تو
ایک بڑی معیوب بات ہے اوسکی تو گردن مارو۔ درختون کے کاٹنے کی
بھی تو اجازت نہ تھی۔ بچون اور بڈہون کی طرف کوئی مسلمان آنکھہ اوٹھاکی

Marfat.com

نہین دیکھہ سکتا تہا۔ میدان جنگ مین جسکی آجاتی تہی وہ تو قتل ہوتا ہی تہا
مگر پہر کوئی نہین ہلاک کیا جا سکتا تہا۔ کیا مجال کہ کبہی کسی موقع پر غیر لوگونسے
بدعہدی اور فریب برتا جا سکے۔ ہر افسر کو تاکید تہی کہ لڑائی مین دشمن پر
زیادتی نہ کرنا اور حد سے کبہی نہ گزرنا۔ دغا و فریب سے پرہیز رہے۔ ناک
کان کسیکے نہ کاٹنا۔ کسی بچے اور بڈہے اور عورت کو قتل نہ کرنا۔ جو لوگ
اطاعت کرنے کے بعد پہر باغی ہو جاتے تہے اون سے دوبارہ عہد و پیمان
کرکے قصور معاف کر دیا جاتا تہا۔ چنانچہ عربسوس والون نے متواتر تین دفعہ
سرکشی کی اور قول و قرار کر کے پہر پہر گئے اونکے ساتہہ صرف اتنا کیا گیا کہ ازراہ
مجبوری اونہین جلا وطن کر دیا مگر اور کوئی بدسلوکی اونکے ساتہہ نہین کی گئی۔
جتنی اونکی مقبوضہ جائداد تہی اوسکی قیمت بیت المال سے ادا کر دی اور
جب خیبر کے یہودیون کو سازش اور بغاوت کے جرم مین نکالا تو بہی اونکی
اراضی مقبوضہ کا عوض دیدیا اور حکام ضلع کے نام احکام جاری کر دیئے کہ جسکے
علاقہ سے ان لوگون کا گذر ہو وہ ہر طرح سے انکی خاطر کرے اور انہین
بخوبی مدد دے۔ جس شہر مین یہ رہنا پسند کرین تو پہلی سال ان سے جزیہ
نہ لیا جاے۔ ایسی احتیاط۔ اسطرح کی پابندی اور قید اور ایسی درگذر سے
کسی فاتح نے اگر بالشت بہر بہی زمین کہین۔ کسی زمانہ مین فتح کی ہو تو
ہمین بتا دی جاے۔ یہی بے نظیری موجب حیرت ہے اور یہ نہین کہا
جا سکتا کہ کوئی اور فاتح بہی ایسا گذرا ہے۔ اور فاتح ہمیشہ اپنے لشکر کے
سر پر ہر وقت اور ہر معرکہ مین موجود رہتے تہے اور آپ سپہ سالار بن کے

Marfat.com

اپنی فوج کو لڑاتے تھے اسطرح سے فوج کو ایک تجربہ کار اور ماہر سردار ملجاتا تھا۔ آقا کو سامنے دیکھکے خیر خواہی اور جان نثاریکا جوش زیادہ ہوتا تھا۔ سکندر اعظم اور چنگیز خان وغیرہ کا یہی حال رہا۔ بخلاف اس کے عمر فاروق اپنی خلافت کے زمانہ مین کبھی اپنی مسند سے نہین ہلے۔ ہان فوج کے دل اور آنکھین یہی سمجھتی رہین کہ ہمارا سردار کوڑا ہاتھ مین لئے سر پر موجود ہے۔ گویا فوجین ہر جگہہ کام کرتی تہین مگر باگ اونکی عمر فاروق ہی کے ہاتھ مین رہتی تہی۔ اللہ رے ذی ہوشی اور سیاست جسکا کچھ ٹھکانا نہین۔ ایک بدیہی اور بین فرق ہمارے ممدوح بے مثل اور سکندر و چنگیز خان وغیرہ کی فتوحات مین ایسا نمایان ہے کہ بغیر محسوس ہوے رہتا ہی نہین یعنی سکندر وغیرہ کی فتحین مثل برساتی بادلون کے تہین ادہر آئین اور زور شور سے برسین پہر مطلع صاف ہے۔ اون لوگون نے جو ملک فتح کئے وہان اونکا کوئی نام ونشان یا انتظام قایم نہین رہا۔ مگر ہمارے ممدوح کے کارنامون مین وہ مضبوطی اور دیرپائی خمیر کردی گئی ہے کہ جو سرزمین اون متبرک آنکھون نے مفتوح دیکھہ لی تہی وہ تیرہ سو برس گذر جانے پر بہی آج تک مسلمانون ہی کے پاس ہے۔ باوجود ہم مسلمانون کی نالائقیون اور کم ہمتی کے وہی صولت فاروقی اونکی محافظ ونگران ہے۔ جناب ممدوح گویا خود ہماری روزی کا ٹھیکرا پیدا کر کے اپنے سامنے اوسکا عمدہ انتظام اور بندوبست فرما کے ہمارے ہاتھ مین دیگئے تھے۔ تیرہ سو برس کامل حضور کے رعب وداب نے اوسمین ایک کیلی کا کھٹکا

Marfat.com

نہین ہونے دیا۔اب حضرت سلطان المعظم غازی عبدالحمید خان
ثانی ایداللہ بنصر مزید کو دونون ہاتھون سے اپنی ٹوپی سنبھالنا پڑی ہے۔
اگر یہ کہا جاے کہ اس خلافت کی فتوحات مین خلیفہ کا حصہ ایک رتی بھر
بھی نہین ہے۔جناب امیر المومنین خلیفتہ المسلمین تو مدینہ مین بڑی سکھ کی
نیند سوتے رہے اور فتوحات باہر کی باہر ہوا کین۔تو ہم ہنستے ہنستے لوٹن کبوتر
بنجاینگے اور ایسے سادہ لوح یا مغالطہ دینے والے سے (جو کچھ وہ ہو)
کہینگے کہ یار عزیز۔البتہ تیرے کلام مین اتنی جان تو ہے کہ اوسوقت کا جوش
اور اولوالعزمی خود ساری فتوحات کی ذمہ دار اور کفیل تھی۔سرسری دیدبھی
نظر شاید اسی پر تکیہ کرکے بیٹھ بھی رہے مگر نہین۔یہ ہرگز صحیح نہین ہے
بلکہ اصلی حقیقت یہ ہے کہ جوش اور اولوالعزمی وغیرہ برقی قوتین ہین۔
ان سے اچھا کام اوسی وقت تک نکلے گا جب تک کہ کام لینے والا لایق
اور صاحب عقل ہو۔ورنہ چنگیز خان اور نادرشاہی ویرانہ کے سوا اور کوئی
نتیجہ برآمد نہوگا۔وہان تو جوش وہمت واستقلال وشجاعت سے زیادہ
اسکی ضرورت ہے کہ کوئی سلیقہ والا اور تجربہ کار عقیل وذی ہوش اون سے
کام لے۔آپ دور کیون جائین اسی قابل رشک زمانہ کے بغل مین دیکھ
لیجئے کہ جناب عثمان اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما بھی تو آخر خلیفہ
تھے اور وہی مسلمان جنکی باگ حضرت عمر بن الخطاب کے ہاتھ مین آگئی
تھی ان دونون بزرگوارون کے قبضہ مین تھے مگر ہم آپ سے پوچھتے ہین
کہ نتیجہ کیا نکلا۔بربادی!ویرانی!!حسرت!!!افسوس!!!!

Marfat.com

ہم جو بحث اسوقت کر رہے ہین اوسمین غور وخوض ۔ فکر واستدلال ۔ وہم وقیاس کی ذرا بہی ضرورت نہین ۔ ایک سیدہی سی بات ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خوش قسمتی سے عمر فاروق سا کارگذار اونہین میسر ہوگیا ۔ مزے مین سوا تین برس خلافت کی اور تشریف لے گئے ۔ ساڑہے دس برس خود فاروقی عہد رہا ۔ مگر جب ہماری قسمت کی کہوٹ نے وہ سایہ ہمارے سر سے اوٹہا لیا تو پہر کوئی خلافت کا سنبہالنے والا نرہا جیسے صورت واقعات پکارے گلے کہہ رہی ہے ۔ اب چاہے سُنّی ہمین پہانسی دیدین یا شیعہ ۔ سر حاضر ہے ۔ حق کہنے سے منصور کو دار پر چڑہا دیا تہا اسلیے خاموش ہین ورنہ کچہہ کہتے ۔

جگر خون ست ازان این گریہ ہائی خون پدید آید	ولم از دست شد زان نالہائی زار پیدا شد

اگر کسی تقویم پارینہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے تو واقعات ہی کے مُنہ سے اچہا ہوتا ہے ۔ وہ خود شاہد حال ہین اور تفصیلی حالات فتوحات کر صاف بتا رہے ہین کہ ساری فوج اسلامی کٹہ پتلیون کے تماشہ کی طرح عمر فاروق کی انگلی کے اشارہ پر کام کرتی تہی ۔ اوسی ایک آدمی کی تدبیر و سیاست کے بہروسہ پر سب فوج کا نظم ونسق منحصر تہا ۔ فوج کی قواعد وترتیب اور نقل وحرکت ۔ گہوڑون کی غور وپرداخت ۔ قلعون اور بارکون کی تعمیر وحفاظت ۔ موسم کے لحاظ سے حملونکا تقرر ۔ اخبار نویسی کا انتظام فوجی افسرون کا انتخاب ۔ آلاتِ قلعہ شکن کی بہم سانی اور اسی طرح کی اور باتین اپنے دماغ سے پیدا کین ۔ پہر عجیب وغریب زور وطاقت سے

Marfat.com

اونہین قایم رکھا۔ اسی قسم کے اور بہت سے امور ہین جن سے ناظرین خود سمجھ لینگے کہ عمر فاروق نے اس کل سے خوب کام لیا اور سواے اونکے وہ کسی سے چلی ہی نہین۔ عراق کی فتح کو نظر غور سے جو دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے فاروق اعظم نے واقع مین خود سپہ سالاری کی۔ مدینہ مین تو بیٹھے رہے مگر ایک ایک منزل اور راستہ آپ بتلایا اور اسی کے مطابق احکام تحریری روانہ کرتے رہے۔ جب فوج قادسیہ پہونچی تو موقع کا نقشہ طلب فرما کے ترتیب اور صف آرائی کے لئے ہدایتین بھیجین خاص خاص کامون کے لئے خاص خاص افسر مقرر کیئے۔ واقعات عراق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بڑا جہاندیدہ اور سرد و گرم زمانہ چشیدہ سپہ سالار مغرب مین بیٹھا ہوا اپنی آنکھون سے دیکھہ دیکھہ کے مشرق مین اپنی فوج کو لڑا رہا ہے اور فوج ہے کہ اوسکے اشارون پر نقل و حرکت کرتی اور اپنے کانون سے اوسکی آواز سُنتی ہے۔ ناظرین خلافت فاروقی مین دُو موقع بڑے خطرناک پیش آے تھے۔ اول نہاوند کی لڑائی۔ جسمین ایران والون نے تمام فارس مین آدمی اور قاصد بھیج بھیج کے ایک تہلکہ عظیم برپا کردیا تھا اور لاکھون آدمیون کی جمعیت سے مسلمانون کا سامنا کیا تھا۔ دوسری آفت وہ تھی جو قیصر روم نے جزیرہ والون کی مدد سے دوبارہ حمص پر چڑھائی کی تھی ایک مصیبت کا وقت تھا اور تباہی کا سامنا مگر یہ فاروق اعظم ہی کی عالی تدبیر تھی جسنے ایک طرف تو اوٹھتے طوفان کا گلا دبایا اور دوسری طرف ایک بھاری پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرڈالا۔ **پہلا حصہ تمام ہوا۔**

Marfat.com

جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری

ہمارے ممدوح کا نام نامی اور اسم گرامی عمر۔ کنیت ابوحفص۔ فاروق خطاب۔ امیر المومنین لقب ہے۔ آپ قریشی و بنی عدی ہین۔

شجرۂ نسب حسب ذیل ہے۔

عمر فاروق ابن خطاب ابن نفیل (نفیل) ابن عبد العزّٰی ابن رلج (رباح) ابن قرط ابن زراح (رزاح - رزاج) ابن عدی ابن کعبؓ ابن لوی ابن فہر ابن مالک۔

اس نسب نامہ مین مورخین نے نامون کی املا مین جو تین جگہہ اختلاف کیا ہے اوسے ہمنے اوپر ہی خطوط وحدانی مین ظاہر کردیا ہے لیکن بعضون نے دو جگہہ دو نام ہی زیادہ کیے ہین۔

اوّل رباح (ریاح) ابن عبد اللہ ابن قُرط۔

دوم فہر بن غالب بن لویؓ۔

حضور کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک خثمہ (خنتمہ) بنت ہشام ابن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔

Marfat.com

کعب پر پہونچکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں اصحاب پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کا نسب ملجاتا ہے۔عرب والے سب عدنان یا قحطان کی اولاد ہین۔ عدنان کا سلسلہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے ملجاتا ہے عدنان کے بعد گیارہوین پشت مین فہر بن مالک بڑے مشہور ومعروف صاحب جاہ وحشم اور زبردست ہوے ہین۔ اونہین کی اولاد قریش کے نام سے مشہور ہے۔ قوم قریش مین دس آدمیون نے اپنی لیاقت اور عظمت سے بڑا نام پیدا کیا۔ اونہین کی نسل سے دس قبیلے نامور اور صاحب اقتدار الگ الگ پیدا ہوے۔ اونکے نام یہ ہین۔

ہاشم۔ امیہ۔ نوفل۔ عبدالدار۔ اسد۔ تیم۔ مخزوم۔ عدی۔ جمح۔ سہم۔ جناب عمر فاروق بنی عدی ہین۔ حضرت ابوبکر صدیق بنی تیم۔ جناب عثمان خلیفہ ثالث اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ومروان بنی امیہ۔ جناب رسالتماب اور امیر المومنین علی مرتضیٰ بنی ہاشم ہین۔

عدی کے دوسرے بھائی مرۃ آنحضرت کے اجداد مین سے ہین اسلیے آٹھوین پشت مین آنحضرت صلعم اور جناب فاروق اعظم کا نسب ایک ہوجاتا ہے۔

قریش کو باوجود دنیوی جاہ وجلال کے مذہبی بزرگی بھی حاصل تھی اور خانہ کعبہ کی مجاوری نے اونکی مذہبی فضیلت کو اور بھی زیادہ کردیا تھا۔ معاملات ملکی کی کثرت اور کاروبار کی زیادتی نے انمین جدا جدا صیغے پیدا کردیے تھے۔ ہر صیغہ کا انتظام بھی جدا جدا کردیا گیا تھا۔ مثلاً خانہ کعبہ کی

Marfat.com

نگرانی - حاجیون کی خبر گیری - سفارت - انتخاب سرداران قبائل - فیصلہ مقدمات - مجالس صلاح ومشورہ وغیرہ - ان صیغون مین سے سفارت کے افسر ہمارے فاروق اعظم کے جد اعلیٰ عدی تھے - جب قریش کو کسی دوسرے قبیلہ کے ساتھہ کسی ملکی معاملہ کا تصفیہ درپیش ہوتا تو عدی سفیر بنا کے بھیجے جاتے تھے - اسلیئے عدی بڑے معاملہ فہم فصیح وبلیغ اور پرزور تقریر کرنے والے تھے - فیصلہ اونکا ناطق ہوتا تھا - جناب عمر کے دادا نفیل (فضیل) بن عبد العزی اپنے آبا واجداد کی طرح اس قومی خدمت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے - بڑے بڑے لوگون کے مقدمات فیصلہ کے لیئے اونکے پاس آتے اور فریقین اونکی تجویز سے خوش ہو کے جاتے تھے ایک دفعہ آنحضرت صلعم کے دادا عبد المطلب اور حرب بن امیہ مین ریاست کی بابت کچھہ جھگڑا پیدا ہوا جب باہم تصفیہ نہو سکا تو نزاع کے ختم کرا دینے کے لیئے نفیل ثالث گردانے گئے - عدالت نے عبد المطلب کے دعوی کو ٹھیک قرار دیا - حرب مقدمہ ہارے - لہذا فصل خصومات اور انتظام مملکت اور سیاست مدن ہمارے ممدوح کے خاندانی اوصاف تھے پھر الولد سر لابیہ سے کب انکار ہو سکتا ہے -

جناب فاروق اعظم کے حقیقی چچا کا نام بھی عمرو تھا وہ خود ایک معمولی سی لیاقت کے آدمی تھے مگر اون کے بیٹے زید یعنی فاروق اعظم کے چچازاد بھائی نفیل کے پوتے نہایت بزرگ رتبہ آدمی ہوے - زید نے آنحضرت کی بعثت قبل صرف اپنے ذہن رسا وجودت طبع سے بت پرستی کو قطعاً چھوڑ دیا تھا -

Marfat.com

اور خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کی پرستش کرنے لگے تھے۔ اپنے ہموطنوں قس بن ساعدۃ اور ورقۃ بن نوفل کو بھی اپنے خیال کا بنا لیا تھا۔ بت پرستی اور رسوم جاہلیت عرب کو پکار پکار کے برا بتلاتے تھے۔ اپنے ہموطنوں سے کہتے تھے کہ اہی ان بیوقوفیوں کو چھوڑ کے ابراہیمی مسلک اختیار کرو۔ ایسی باتوں سے تمام اہل عرب خصوصاً فاروق اعظم کے والد خطاب اونکے جانی دشمن ہو گئے اور اونہیں ایسا تنگ کیا کہ زید مکہ سے نکلکے حرا میں جا بیسے البتہ کبھی چھپ چھپا کے کعبہ کی زیارت کر جاتے تھے۔

عدی اور عبد الشمس کے قبیلوں میں زمانہ دراز سے دشمنی چلی آتی تھی چونکہ بنو عبد الشمس کا گروہ کثیر تھا اسلئے غلبہ اونہیں کو حاصل ہوتا تھا۔ عدی کے خاندان کو جسمیں جناب فاروق کے والد خطاب بھی شامل تھے لاچاری سے بنو سہم کے سایہ میں پناہ لینی پڑی۔ بنی عدی مکہ کے اوس مقام میں رہتے تھے جو صفا کے نام سے مشہور ہے۔ دوستانے کے باعث اپنے مکانات بھی بنو سہم کے ہاتھ فروخت کر ڈالے۔ خطاب کے کئی مکان صفا میں باقی رکھے اونہیں میں سے ایک مکان فاروق اعظم کو ورثہ میں ملا جو صفا و مروۃ کی درمیان تھا جسے جناب فاروق اعظم نے اپنے عہد خلافت میں مسمار کر کے حاجیوں کے فروکش ہونے کے لئے صاف میدان کر دیا۔ اوسکی بعض دکانیں عرصہ دراز تک خاندان فاروقی کے قبضہ میں رہیں۔

آپ کے والد بزرگوار خطاب نے اپنے کئی نکاح کئے جو سب اونچے اونچے گھروں میں ہوے تھے۔ فاروق اعظم کی ماں کا نام خنتمہ (ختمہ) تھا جو ہشام

Marfat.com

بن المغیرۃ کی بیٹی تہین - مغیرۃ کا رتبہ قریش مین بہت اعلیٰ تہا یعنی جب قریش کسی قوم سے لڑنے جاتے تو فوج کے سپہ سالار مغیرہ ہی بنائے جاتے تہے اسی لیئے اونکا خطاب صاحب الاعنۃ تہا - حضرت سیف اللہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بہی انہین مغیرہ کے پوتے تہے یعنی سیف اللہ جناب فاروق اعظم کے نانا ہشام کے حقیقی بہتیجے تہے - ہشام قریش کے مردان نامور اور ممتازین سے تہے اسلیئے جناب فاروق رضی اللہ عنہ باپ اور مان دونون کی طرف سے قوم قریش کے آفتاب ہین -

ایک مشہور روایت ہے کہ فاروق اعظم سنہ ایک ہجری نبوی صلعم سے چالیس برس پہلے پیدا ہوے حضور کی ولادت باسعادت کے وقت مان باپ نے بڑی خوشی منائی - افسوس ہے کہ آپ کے بچپنے اور جوانی کے حالات سے ارباب تواریخ نابلد محض ہین - روئے زمین کے سب نامورونکا حال قریب قریب یہی ہے - بڑے سے بڑے نامور کی سوانح عمری اوٹھا لیجیے یقین ہی کہ مصنف نے یہ لکھدیا ہوگا کہ ہم اپنے ہیرو کے بچپنے اور جوانی کے حالات سے ناواقف ہین لہذا اس عام قاعدہ سے ہمارے ممدوح کی سوانح عمری بہی مستثنےٰ نہین ہو سکتی - حق بہی یہی ہے کہ ایک بچہ کو مان کی گود مین دیکھکر کسکو خیال ہو سکتا تہا کہ یہ بچہ آگے چلکر فاروق اعظم کہلائیگا مین قلم دوات لیکر اسکے سامنے بیٹہہ جاؤن اور حالات قلم بند کرنا شروع کردون -

جب یہ ہونہار بچہ سن تمیز کو پہونچا تو باپ نے اونٹ چرانے کی خدمت اپنے جگر بند کو سپرد کی - یہ کام عرب کا قومی پیشہ اور غیر معیوب ہے

Marfat.com

ہمارے بزرگون کا شعار یہی رہا ہے لِسے ہم اپنا فخر سمجھتے ہین خطاب نہایت سختی اور بیرحمی کے ساتھہ اپنے بیٹے سے کام لیتے تھے۔ صبح سے شام تک حضرت فاروق اونٹ چراتے اور اگر کبھی تھک کر دم لینے کو بیٹھہ جاتے تو باپ کا کوڑا تھا اور خوش قسمت بیٹے کی پیٹھہ۔ اسی عمدہ تعلیم اور اعلیٰ تربیت نے اُمت احمدی کے اوس بے مثل چرواہے کو ایسا باخبر۔ ذی ہوش اور مستعد بنا دیا تھا کہ اسلام لانے کے وقت سے جب تک کہ موت نے آنکھین نہ بند کر دین اپنے گلّے کی حفاظت مین سوتے جاگتے کبھی پلک نہین جھپکائی۔ جسطرح سے کہ ارسطو نے فیلقوس کے سامنے بے قصور ایک تھپڑ سکندر کے گال پر رسید کیا اوسے سکندر مرتے وقت تک نہین بھولا تھا۔ خوش نصیب اور ہونہار ہی بچون کو ایسے تجربہ کار اوستاد اور ایسی سخت تعلیمین میسر ہوتی ہین جنکا گہرا اثر اونکے دل سے کبھی نہین مٹتا اور وہ بچے کبھی بادشاہی سے محروم نہین رہتے۔ وہ مبارک تعلیم گاہ جسمین ہمارے ممدوح کو یہ مصیبت انگیز خدمت بجالانی پڑتی تھی میدان ضجنان کے نام سے مشہور اور مکہ کے قریب قدید سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اپنی خلافت کے زمانہ مین ارا کین دربار کے ساتھہ ایک دفعہ حضور کا گذر اسی میدان مین ہوا آنکھون مین آنسو بھر لائے اور کمال عبرت سے فرمانے لگے۔ اُللہ اکبر ایک وہ زمانہ تھا کہ ٹاٹ کا کرتہ پہنے مین یہان اونٹ چرایا کرتا تھا اگر تھک کے کبھی بیٹھہ جاتا تو باپ کا کوڑا پیٹھہ پر ہوتا تھا یا آج یہ دن ہے کہ میرے اوپر سوائے خدا کے کوئی اور حاکم نہین۔ اے عمر۔ یہ ماتحتی خطاب کی ماتحتی سے زیادہ سخت ہے تو اوسکے

Marfat.com

بندون کیطرف سے ایک لمحہ غافل نہو جیو"

ابتداے شباب سے آپ نے نسب دانی - فن سپہگری - اصول پہلوانی اور گفتگو و تقریر درست کرنی کی مشق شروع کی - شرفاے عرب انہین امور کی تعلیم حاصل ہی کیا کرتے تھے - یہی باتین آپ کے زمانہ مین شرافت کا زیور سمجھی جاتی تہین - نسب دانی اور مقرری موروثی چیزین تہین - آپ کا خاندان ان باتون مین مشہور تہا - حضرت عمر اور اون کے باپ خطاب اور دادا نفیل نسب دانی مین بڑے مشاق اور ماہر تھے - جناب فاروق نے فن انساب اپنے باپ سے سیکہا تہا اور باپ ہی کا حوالہ اوس فن کی باتون مین دیا کرتے تھے -

جبل عرفات کے قریب ایک مقام عُکاظ تہا - وہان ہر سال ایک میلا ہوا کرتا تہا جسمین عرب کے تمام ذی جوہر جمع ہو کے اپنے اپنے کمال دکہایا کرتے تھے - بڑے بڑے شاعر اور تقریر کرنے والے مثلاً نابغہ ذبیانی حسان بن ثابت - قس بن ساعدہ - خنسا جنکا لوہا تمام عرب مانتا تہا عُکاظ ہی کے تعلیم پاے ہوے تھے - جناب عمر نے اوسی کے دنگل مین فن کشتی و پہلوانی سیکہا تہا اور انہین پورا کمال رکہتے تھے - قوت تقریر اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ اسلام لانے سے پہلے قریش نے آپ کو عہدہ سفارت دیدیا تہا جس سے صاف ثابت ہے کہ آپ اعلیٰ درجہ کے خوش تقریر اور معاملہ فہم تھے - آپ کو شاعری کا مذاق بہی اچہا تہا اور سب شاعرون کے منتخب اشعار آپکو یاد تھے - معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذاق آپکو عُکاظ ہی مین حاصل ہوا تہا

Marfat.com

بعد خلافت کے تو آپ کو شاعری سے نفرت ہو گئی تھی اور نہ اوسکی فرصت ہی تھی۔ آنحضرت صلعم کی بعثت کے زمانہ مین بروایت علامہ بلاذری صرف سترہ آدمی قبیلۂ قریش کے لکھنا پڑھنا جانتے تھے اونمین سے ایک ہمارے فاروق اعظم بھی تھے۔

تحصیل فنون سے فارغ ہو کر آپ فکر معاش مین مشغول ہوے۔ اوس زمانہ مین تجارت تمام عرب مین معاش کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ فاروق اعظم نے بھی تجارت ہی اختیار کی جسنے اونہین علاوہ حصول معاش کے اور بہت سے فائدے بخشے یعنی مختلف دور دور کے ملکون مین آنے جانے سے اپنی خودداری عالی حوصلگی۔ معاملہ فہمی۔ تجربہ کاری بہت بڑہگئی۔ آپ نے جاہلیت کے زمانہ مین عراق وشام کے بہت سے سفر کیے۔ عرب وعجم کے سب بادشاہون سے ملاقات بھی کر چکے تھے۔ المختصر عکاظ کے جلسون اور تجارت کے مشغلون نے اونہین تمام عرب مین مشہور و معروف کر دیا تھا اور بچہ بچہ عرب کا اونکی قابلیت اور جوہرون کا لوہا مان گیا تہا۔ آخر ش قریش نے اونکو منصب سفارت پر مقرر کر ہی دیا۔ قبائل عرب مین جب کوئی خطرناک جھگڑا پیش آتا تو آپ ہی سفیر بنا کے بھیجے جاتے تھے۔

فاروق اعظم کی عمر ۲۷ برس کی تھی کہ جناب رسالتمآب نے دعوی نبوت کیا آپکے گھرانے مین حضرت زید کے باعث توحید کے نام سے سب کے کان آشنا ہو چکے تھے اسلیے زید کے بیٹے سعید نے سب سے پہلے اسلام قبول کر لیا۔ فاروق اعظم کی بہن فاطمہ حضرت سعید سے بیاہی تہین وہ بھی

Marfat.com

اپنے شوہر کی دیکھا دیکھی مسلمان ہوگیئں آپ کے کنبہ کے ایک اور عزت دار آدمی نعیم بن عبد اللہ بہی مسلمان ہوگئے تھے۔

جب اسلام کی صدا حضور نے سنی تو آگ بگولہ ہوگئے۔ جو لوگ مسلمان ہوچکے تھے اونکے جانی دشمن بنگئے اور اونہین ستانے لگے۔ لبینہ آپ کے گھر کی ایک لونڈی نے بہی اسلام قبول کرلیا تہا اوسے آپ مارا کرتے تھے جب مارتے مارتے تہک جاتے تو فرماتے کہ ذرا دم لیلوں پہر مارونگا۔ لبینہ کے سوا جو مسلمان ہتے چڑھ جاتا اوسے بغیر مارے نچھوڑتے۔ مگر اسلام پکارے گلے اونہین یہ سنا رہا تہا۔

از پاے تا بسرت ہمہ نور خدا شود		در راہ ذوالجلال چو بے بال و پر شود	

جو ایکدفعہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کہہ لیتا تہا وہ پہر ٹانکیوں سے بہی نہین کٹتا اور اسلام۔ اسلام۔ ہی پکارے جاتا تہا۔

بہ داغ بندگی مردن بدین در		بجان تو کہ از ملک جہان بہ	

یہ ماجرا دیکہکے جناب فاروق کو حیرت ہوئی کہ یہ بلا کیسی ہے جو ایک بار پیچھے پڑکے پہر ساتہہ نہین چھوڑتی۔ آؤ خود اسکے بانی مبانی کا (نعوذباللہ منہا) خاتمہ کردین تاکہ اس سے پوری نجات ملجاے۔ یہ سوچکے شمشیر خاراشگاف کمر سے لگا آنحضرت صلعم کو شہید کرنے چلے۔ مگر مثل مشہور ہے۔ "جسے خدا رکہے اوسے کون چکہے"۔ کارکنان قضا و قدر پکار اوٹھے۔ حضرت آئیے آئیے یہ تلوار آپ نے کیا اپنے شکار ہو جانے کو باندہی ہے۔

اتفاقاً راستہ مین جناب نعیم بن عبد اللہ ملے تیور بگڑے دیکہکے پوچہا۔ عمر آج

Marfat.com

نصیب دشمنان مزاج کیون بگڑا ہوا ہے اور کہان جاتے ہو جواب دیا۔ محمدؐ کا سر تن سے اوتارنے جاتا ہون اچھا ہے روز روز کا قضیہ ہی مٹے۔ حضرت نعیم نے ایک قہقہہ لگایا اور بولے۔ جب ہی تلوار نیام سے اوگلی پڑتی ہے۔ خود تلوار ہاتھہ مین دینے چلے ہو۔ بہائی تمہاری بھی وہی مثل ہے۔

آج وان تیغ و تبر باندہی ہوے جاتا ہون	عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا

بہائی جسکی جان لینے کا قصد ہے اوسکی تیکھی چتون کا وصف یہ ہے۔ دیکھا جسے بسمل کیا تاکا جسے مارا۔ ذرا اپنے دل و جگر دونون ہاتھون سے بچاے رکھنا۔ دیکھنا کہین ایسا نہو کہ نگاہ ناز کے خود ہی شکار ہو جاؤ۔ یہ سنکے حضرت عمر اور بھی برہم ہوے اور تلخ مزاجی سے بولے۔ خاموش کیا بیہودہ بک بک لگائی ہے مجھے جانے دو۔ وقت ہاتھہ سے جاتا ہے۔ حضرت نعیم کو اور زیادہ ہنسی آئی۔ بولے کہ بہائی چراغ کے نیچے اندھیرا پہلے اپنے گہر کی تو خبر لو یہ آگ تو تمہارے گہر مین بھی جا لگی تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو گئے۔ جناب عمر نے دم بھی نہ مارا اور بہن کے ہان پہونچے وہ تلاوت مین مشغول تہین بہائی کی آہٹ سُنکے خاموش ہو رہین اور اجزاے کلام مجید چھپا دیے۔ مگر آواز تو کان مین پہونچ ہی چکی تہی۔ بہن سے پوچھا یہ آواز کیسی تہی جسنے میرے ہوش کہو دیے۔ بہن بولین۔ کچھہ نہین۔ جناب عمر خفا ہو کر بولے کہ چھپاتی کیون ہو مین نے سُن لیا کہ تم دونون میان بیوی گمراہ اور مرتد ہو گئے ہو۔ اتنا کہا اور بہنوئی سے بہڑ گئے۔ بہن جو بچانے آئین تو اونہین بھی خوب مارا پیٹا یہان تک کہ لہولہان ہو گئین

Marfat.com

صرف اتنا منہ سے نکلا۔

غمہای دوست اندک و بسیار ہر چہ ہست	باد النصیب این دل اندوہگین ہمہ

ای عمر تیرے تشدد سے اب خاک نہو گا اسلام ہمارے دل سے نہین نکل سکتا۔ بہن کے یہ لفظ بجلی کا کام کر گئے۔ ادہر خون نے بدن مین جوش مارا۔ خون کے فوارے بدن سے جو ابلتے دیکھے محبت اپنا کام کر گئی۔ سر پکڑ کے رونے لگے اور فرمایا کہ اچھا مجھے وہ کلام سناؤ جو تم لوگ پڑہ رہے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اجزاے قرآن لاکر سامنے رکھدیے۔ دیکھا تو یہ سورۃ تہی۔ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ چونکہ طبیعت نہی عالی اور ذہن رسا ہر ہر لفظ سے دل مین رعب سماتا جاتا تہا اور بدن پر رعشہ طاری ہو چلا تہا یہان تک کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تک پہونچی ہی بے اختیار منہ سے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نکل گیا۔ یون تو اسوقت تک چالیس پچاس آدمی مسلمان ہو چکے تہے اور عرب کے مشہور و معروف بہادر و شجاع سید الشہدا حضرت حمزہ بہی اسلام لا چکے تہے مگر آج تک یہ مجال نہ تہی کہ مسلمان اپنے فرائض مذہبی علی رؤس الاشہاد علانیہ ادا کر سکین۔ کعبہ مین نماز پڑہنا تو بالکل ناممکن تہا اذان کی آواز بہی بلند نہین ہو سکتی تہی۔ قرآن کسیکے سامنے نہین پڑہ سکتے تہے جناب فاروق کے ایمان لاتے ہی تاریخ اسلام مین نیا دور شروع ہو گیا۔ آپ نے مسلمان ہوتے ہی اس زور شور سے اذان دی کہ سب مکہ والو نکے کان کہل گئے اور سمجھے کہ اب یہ نئی نوبت جہڑنی شروع ہوئی۔ آپ نے

Marfat.com

اسیوقت اپنے ایمان لانے کا اشتہار دیدیا اور مسلمانون سے کہا۔ چلو کعبہ مین چلکے جماعت سے نماز ادا کرین۔ ہم بھی تو دیکھین کہ اس تلوار کے منہ کون لگتا ہے۔ کافرون نے فاروق اعظم پر بہی بڑی لے دے کی مگر شیرونکے قدم کہین میدان سے ہٹے ہین۔ نبوت کے چھٹے سال کا یہ واقعہ ہے۔

ابن ہشام نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ فَلَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ قَاتَلَ قُرَيْشًا حَتّٰى صَلّٰى عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ۔ یعنے عمرؓ اسلام لا کے قریش سے لڑے یہان تک کہ کعبہ مین جا کے نماز پڑہی۔ اونکے ساتھہ ہم لوگون نے بہی وہین پڑہی۔ غرضکہ کعبہ مین اسلام کے جھنڈے انہین متبرک ہاتھون کے گاڑے ہوے ہین اوسے جو لاج اسلام کی ہو گی وہ دوسرے کو کب ہوسکتی ہے۔ لہذا

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید	کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

ہم پولٹکس کے دلدادہ تو اوسیکے ہین جسکے پاس تخت و تاج ہے۔ جائینگے ہم اودہر کو جدہر یار لیچلے۔

اکتفا مین ابن اسحق سے روایت ہے کہ حضرت عمر جناب سید الشہدا امیر حمزہ کے مسلمان ہونے کے تین دن اور اصحاب رسول اللہ کے حبشہ کو ہجرت کر جانیکے بعد اسلام لاے تھے۔ آپ کے اسلام کے متعلق بہت سے قول ہین مشہور یہ ہے کہ قریش آنحضرت کے قتل کا مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوے۔ یہ بحث پیش ہوئی کہ کون محمدؐ کے قتل کرنے کا (نعوذ باللہ) بیڑا اوٹہاتا ہے۔ حضرت عمر نے کہا۔ مین۔ سب نے کہا۔ ہان۔ تم ہی

Marfat.com

اس کام کے قابل ہو۔ حضرت عمر تلوار حمائل کیئے آنحضرت کی تلاش مین چلے ہمارے حضور پرنور معہ اصحاب پاک حضرت امیر حمزہ کے مکان واقع صفا مین رونق افروز تھے حضرت عمر جب صفا پہونچے حضرت سعد بن ابی وقاص زہری آپ کو ملے۔ پوچھا۔ حضرت کہان کے ارادے ہین۔ جواب دیا کہ محمدؐ کو قتل کرنے جاتا ہون۔ حضرت سعد نے کہا کہ تم اس کام کے قابل نہین۔ علاوہ برین جب تم محمدؐ کو قتل کر دوگے تو بنی ہاشم و بنی زہرہ تمکو کیونکر چھوڑ دینگے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ بنی عبد مناف تمکو زمین پر چلتا پھرتا نہ چھوڑینگے۔ حضرت عمر نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم صابی ہو گئے ہو اور اپنے دین کو چھوڑ کر محمد کے دین کو اختیار کر لیا ہے آؤ مین پہلے تمہین کو قتل کر دون۔ حضرت سعد نے جوابدیا۔ ہان صحیح ہے مین محمد پر ایمان لے آیا ہون اور اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ پڑہا۔ حضرت عمر کا اتنا سننا تہا کہ تلوار نیام سے کھینچ لی حضرت سعد نے بہی اپنی تیغ آبدار کو جلوہ دیا۔

مغیلان پای نازک طینتان را دخنا دارد	چہ غم دارد ز خار آنکس کہ آتش زیر پا دارد

قریب تہا کہ ایک دوسرے پر وار کرے جو سعد نے کہا۔ پہلے اپنے گہر مین اپنی بہن آمنہ بنت خطاب و بروایت مواہب لدنیہ فاطمہ بنت خطاب کی توخبر لو۔ وہ بی بی تہین سعید ابن زید بن عمر بن نفیل کی۔ حضرت عمر نے پوچہا۔ کیا وہ مسلمان ہو گئی ہے۔ سعد نے کہا۔ ہان۔ یہ سنکر حضرت عمر نے جناب سعد کو چہوڑ دیا اور فاطمہ کے گہر کیطرف چلے۔ صفوۃ مین

Marfat.com

لکھا ہے کہ سعد نے کہا۔ مین اس سے بہی بڑہکر تعجب کی بات یہ سُنا تاہون کہ تمہارے بہنوئی بہی ایمان لے آے اور اپنے دین کو خیرباد کہہ چکے ہین۔ آپ یہ سنکر اور بہی تیز چلے۔ یہان انکے پاس ایک شخص انصارین سے خباب بن الارت موجود تہے اور سورہ طٰہٰ پڑہ رہے تہے۔ خباب نے جب حضرت عمر کی آہٹ سُنی چہپ گئے۔ حضرت عمر نے گہر مین داخل ہوکر پوچہا کہ یہ کیسی آواز تمہارے پاس سے آرہی تہی۔ جواب ملا۔ کچہہ نہین۔ یہی آپس کی گفتگو تہی۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم تک نیا دین پہونچ چکا ہے۔ حضرت سعید نے کہا کہ کیا یہ دین حق نہین ہے۔ حضرت عمر کو اب بہلا کہان تاب تہی جناب سعید کی ڈاڑہی پکڑکے صحن مین لے آے اور چونکہ آپ قوی اور زورآور تہے اونکو زمین پر دے مارا اور چہاتی پر چڑہ بیٹہے حضرت فاطمہ شوہر کو بچانے دوڑین۔ حضرت عمر انکو چہوڑ بہن پر پل پڑے اور مارے تپانچون کے منہ لال کردیا۔ بروایت دیگر اسقدر مارا کہ چہرہ سے خون بہنے لگا۔ جب جناب فاطمہ نے خون بہتا دیکہا تو غضب ناک ہوکر بولین۔

کردم نزاع قطع بکش تیغ کین بکش	دل را گذاشتم بتو کافر گذاشتم

اے عدو اللہ۔ کیا اسلئے مارتا ہے کہ مین خدا کی وحدانیت پر ایمان لے آئی ہون۔ آپ نے جوابدیا۔ بیشک۔ اونہون نے کہا کہ اے عمر۔

زستا پاتن من گرہمہ اندوہ وغم باشد	ہنوز از این چنین دردی کہ دارم از توکم باشد

اب تمہارا دل جو چاہے کرو اشہدان لاالہ الااللہ واشہدان محمدًا رسول اللہ۔

Marfat.com

حضرت عمر یہ سنکر نادم ہو الگ جا بیٹھے پھر کہنے لگے کہ ذرا مجھے وہ کتاب دو جو مین پڑھ رہی ہون۔ بہن نے جواب دیا کہ مین ایسا نہین کر سکتی۔ آپ نے فرمایا۔ "جو کچھ تم کہہ رہی ہو وہ مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا مین وعدہ کرتا ہون کہ کسی قسم کی خیانت نہ کرونگا"۔ بہن نے کہا کہ تم نجس ہو۔ جاؤ نہا ڈالو یا وضو ہی کر لو اسلیئے کہ یہ وہ کتاب ہے جسکو صرف پاک ہی لوگ ہاتھ لگا سکتے ہین۔ حضرت عمر نہانے چلے گئے۔ خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے باہر نکلکر کہا۔ کیا تم اللہ کی کتاب عمر کو دیئے دیتے ہو حالانکہ وہ کافر ہے۔ حضرت فاطمہ نے کہا۔ ہان۔ مجھے امید ہے کہ خدا میرے بھائی کو ہدایت دیگا۔ خباب رضی اللہ عنہ پھر چھپ گئے جب حضرت عمر نہا کر لوٹے تو وہ اوراق اونکو دیدیے گئے جنمین یہ آیات لکھی تھین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ طٰہٰ مَآ اَنزَلنَا عَلَیکَ القُرآنَ لِتَشقٰی الیٰ قولہ اِنَّنِیٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعبُدنِی وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکرِی حضرت عمر اسکو پڑھکر بولے "جو شخص ان آیات کی تلاوت کرے اوسے کہنا چاہیئے کہ مین تیرے ساتھ دوسرے کی عبادت نہ کرونگا"۔ پھر بولے کہ مجھے محمد کے پاس لیچلو۔

نیست در کارم کنون وقت درنگ — گوش کن فریاد من فرما شتاب

حضرت خباب نے جو یہ سنا تو باہر نکل کر کہنے لگے۔

بیا کہ نوبت صلح ست آشتی و وفا — کہ با تو نیست مرا جنگ و ماجرا حافظ

اے عمر۔ بشارت ہو شب گذشتہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی تھی۔ "خداوندا! اسلام کو عمر بن الخطاب یا ابی جہل بن ہشام کے ایمان لانے سے تقویت عطا فرما"۔ مین سمجھتا ہون کہ یہ دعا آپ کے حق مین

Marfat.com

مقبول ہو گئی۔ سیرۃ مغلطائی مین یہ الفاظ درج ہین۔ "بار الہا! اسلام کو مدد دے ابی جہل بن ہشام یا عمر بن الخطاب سے" مگر حاکم کی کتاب مین ابو جہل کا نام لینا مندرج نہین۔ دار قطنی مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے یہ دعا فرمائی تھی۔ "یا اللہ! اسلام سے عمر کی عزت افزائی کر کیونکہ اسلام عزت دینے والا ہے اور اوسکی عزت کوئی نہین بڑہا سکتا" آخر رحمت حق کو جو حرکت ہوئی تو حضرت عمر سے عمدہ اور کاریگر معمار کو اس قصر عالی کی بنیاد ڈالنے کیواسطے بہیجدیا۔

دل و جان خود چہ متاعیست کہ نتوان دادن	دو جہان در عوض یکسر ہوئی تو کم است

اب حضرت عمر نے خباب سے کہا کہ میرے ہمراہ حضور کیخدمت مین چلو۔

سر بکف پہرتا ہون کہتا ہوا قاتل قاتل	آئی کیسی یہ تمنائے شہادت دل مین

حضرت خباب و جناب سعید ساتہہ ہو لئے۔ جناب امیر حمزہ کی مکان دار الارقم پر جو کوہ صفا کے دامن مین واقع ہے آکر دروازہ کہٹ کہٹایا۔ چند صحابہ نے درزین سے جہانک کر دیکہا اور واپس آکر کہا کہ یا رسول اللہ عمر ہے خدا اوسکی شر سے پناہ مین رکہے۔ حضور نے فرمایا کہ دروازہ کہولدو اگر نیک نیتی سے آیا ہے تو آؤ بہگت کیجائیگی ورنہ مار ڈالا جائیگا۔ صفوۃ مین یہ روایت اسطرح لکہی ہے کہ جب حضرت عمر آستانہ عالی پر حاضر ہوے دروازہ پر حضرت حمزہ و طلحہ اور چند اور صحابہ کہڑے تہے۔ امیر حمزہ نے جب دیکہا کہ لوگ ڈر رہے ہین تو کہا کہ اگر عمر کے آنے سے خداوند تعالیٰ کو کچہہ بہتری منظور ہے تو بچ جائیگا اور حضور صلعم کی پیروی اختیار کر لیگا

Marfat.com

ورنہ اسکا مار ڈالنا ہمین نہایت آسان ہے۔حضور اوسوقت اندر تھے۔آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ دروازہ کھولدیا گیا اور جناب فاروق اندر پہونچے۔حضور سرور کائنات مفخر موجودات نے صحن مین اونکا استقبال کیا اور اونکے گریبان اور تلوار کے پرتلہ کو پکڑ لیا۔منتقی مین ہاتھہ پکڑنا لکھا ہے۔حضرت عمر حضور فیض گنجور کی ہیبت سے کانپ اوٹھے اور بیٹھہ گئے۔حضور نے فرمایا۔"اے عمر کیا تم اوسوقت تک منہیات سے باز نہ آوگے جب تک خدا کی جانب سے تمپر وہی مصائب اور خرابیان نہ نازل ہون جنمین ولید بن مغیرہ مبتلا کیا گیا تھا یعنی خزی و نکال۔الٰہی!یہ عمر بن خطاب ہے۔بار الہا!اسکے اسلام سے دین کی عزت بلند کر۔" جناب عمر نے عرض کیا۔

زذوق اینکہ شوم بسمل وطپم درخون	برتو ہمچو کبوتر پریدہ آمدہ ام

مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ آپ اللہ کے رسول ہین۔حضور بیساختہ اللہ اکبر پکارے ساتھہ ہی تمام صحابہ نے اس زور سے تکبیر کے نعرے بلند کئے کہ اوسکی آواز مسجد الحرام تک پہونچی۔مکہ کی زمین اور پہاڑیان تک گونج اوٹھین۔(تاریخ خمیسی)

اس باب مین خود حضرت فاروق کی ایک حدیث مروی ہے کہ مین رسول اللہ کو مسجد مین جانے سے روکنے کے لئے نکلا تھا مگر وہ مجھسے پہلے مسجد مین پہونچ چکے تھے مین جاکے اونکے پیچھے کھڑا ہو گیا۔آپ نے نماز مین سورۃ الحاقہ پڑھنی شروع کی۔مجھے بندش الفاظ قرآنی اور محاورات عبارات فرقانی سے تعجب ہوتا تھا اور اپنے دل ہی دل مین کہتا تھا کہ

Marfat.com

واللہ یہ شخص شاعر ہے قریش سچ کہتے ہین۔ استنے مین آپ نے یہ آیت پڑہی
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ۔ اسکے سنتے ہی
نور ایمان میرے دل مین سما گیا۔

ایک اور روایت یون ہے کہ ایک رات کو حضرت عمر فاروق اپنی بہن
مخاص کو مار کے خانہ کعبہ مین پہونچے اوسیوقت آنحضرت صلعم ایک چادر
اوڑہے حجر اسود کے پاس آے اور نماز ادا کر کے واپس تشریف لیچلے
حضرت فاروق نے اوس وقت جو زبان مبارک سے سنا اولیسا کلام
عمر بہر گوش گذار نہین ہوا تہا۔ حضور کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔ آنحضرت نے
اپنے پیچھے دوسری آہٹ سنکے پوچہا کون ہے۔ جواب ملا عمر۔ آنحضرت نے
فرمایا۔ اے عمر۔ تو دن رات میرے پیچھے پیچھے پہرا کرتا ہے یہ تو کہہ۔ ارادہ
کیا ہے۔ یہ سنکر حضرت فاروق اور بہی ڈرے کہ کہین ایسا نہو جو آپ
میرے حق مین بد دعا کرین پس فوراً کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہو گئے
جناب فاروق اعظم نے خود اپنا ایک خواب بیان کیا ہے کہ قبل نبوت
مین ایک روز حطیم (ہتیم) کے قریب سو رہا تہا دیکہا کہ ایک شخص نے
میرے سامنے ایک بچہڑا ذبح کیا۔ پہر ایک سخت ہولناک چیخ میرے
کان مین آئی اور کسی نے پکار کے کہا اے جلیح یہ شخص جو لا الہ الا اللہ
کہتا ہے بڑا نیک آدمی اور خوش بیان ہے۔ لوگ اوس آواز کیطرف
جہپٹ گئے اور مین نے اپنے دل مین ارادہ کر لیا کہ جب تک اسکا
حال بخوبی تحقیق کر لونگا پیچہا نہ چہوڑونگا۔ پہر دوبارہ وہی کرخت چیخ

Marfat.com

میرے کان مین آئی کہ جاگ پڑا۔ اسکے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مشہور ہوا کہ آنحضرت صلعم نبوت کا دعویٰ کرتے ہین۔

جسقدر قریش کا غضب وغصہ مسلمانون کی نسبت اور تکلیف دہی اور ایذا رسانی بڑہتی جاتی تہی اوسی قدر جناب فاروق کے مسلمان ہونیکا زمانہ قریب ہوتا جاتا تہا۔ گویا اسلام اپنے حمایتی اور مربی وسرپرست کو کشان کشان اپنی جماعت مین لئے چلا آتا تہا۔ ادہر ابوجہل ابن ہشام جناب سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتہہ سے ذلتین اوٹہا اوٹہا کے بہت مشتعل ہوگیا تہا۔ آخر جب تنگ ہوگیا تو یہ سوچا کہ (نعوذ باللہ منہا) آنحضرت صلعم کا خاتمہ کردیا جائے تاکہ یہ جہگڑا مٹے۔ ایکدن شرفاے قریش کی جماعت مین بیٹہہ کے اوسنے کہلم کہلا یہ اعلان کردیا کہ جو کوئی محمد کا سر اوتار کے میرے پاس لے آئیگا اوسے مین سَو (ہزار) اونٹ اور چالیس ہزار درم (بہت سے دینار و درم) انعام مین دونگا۔ رعب نبوت سے کسیکی ہمت نہ پڑی آخر شرما کے حضرت فاروق نے اس کام پر کمر باندہی اور تلوار کمر سے باندہ کے آنحضرت صلعم کا سر اوتارنے چلے۔ اس حال کو ہمارے ایک قابل عزت وقدر شیعہ عالم نے بڑی ہی آب وتاب سے اپنی کتاب حملۂ حیدری مین یون نظم کیا ہے۔

عمر بعد ازان از لبس چند گاہ	در آمد بدین رسول اِلٰہ
چنان بُد کہ بوجہل ازان سرزنش	بکیفیتے شد عداوت منش
کہ جز قتل پیغمبر ذوالجلال	نبودش دگر ہیچ فکر وخیال

Marfat.com

یکے روز می گفت با اشقیا کہ آرد کسے گر سر مصطفیٰؐ
ہزار اشتر از خود بخشم باو دو کوہان سیہ دیدہ و سرخ مو
ز دیبائے مصری و برد یمن دگر سیم و زر بخشمش چند من
عمر چون شنید آن سخن گفتنش بجنبید عرق طمع در تنش
باو گفت سوگند اگر میخوری کہ از گفتۂ خویشتن نگذری
من ام و ز خدمت رسانم بجا بیارم بہ پیشت سر مصطفیٰؐ
گرفت از ابوجہل اوّل قسم پس آنگہ زدہ در رہ کین قدم
بآن کار چون رفت بیرون عمر یکے گفت با او ندارے خبر
کہ ہمشیرہ ات نیز با جفت خویش گرفت است دین محمدؐ بہ پیش
برآشفت ابا حفص زین گفتگو بگفتا برزیم کنون خون او
سوے خانۂ خواہر خویش رفت چو آمد بہ نزدیک تر پیش رفت
بیامد بہ پیش در ایستاد صدائے شنید و بآن گوش داد
شنید آنکہ میخواند مرد نکو کلامے کہ نشنیدہ بد مثل او
وزو میگرفتند یاد آن کلام ہمان خواہر و جفت او بالتمام
عمر زد در و خواہرش باز کرد چون آمد درون شور آغاز کرد
در افتادہ با جفت خواہر بجنگ گرفتش ز حلق و بیفشرد تنگ
درآویخت داماد ہم با عمر گرفتند خصمانہ ہم را بہ بر
بجستند گہہ روے ہم گاہ پشت لگد گہہ زدندے بہم گاہ مشت
زہم پوست کندند گہہ گاہ مو گہے این بزیر آمدے گاہ او

Marfat.com

ازوچون عمرؓ بود بر زور تر فگندش بزیر و نشست از زبر
گلویش بتنگی فشرد آنچنان کنندیک شد تا شود قبض جان
بیاید دوان خواهرش نوحه گر بگفتش چه خواهی زما اے عمرؓ
اگر شاد گردی زما ور ملول نمودیم دین محمدؐ قبول
کنون گر کشی سر بداریم پیش ولے بر نگردیم از دین خویش
چو بشنید از واین حکایت عمرؓ بدانست کو بر نگردد دگر
بگفتش چه دیدی تو از مصطفےؐ که گشتی بدینش چنین مبتلا
بگفتا کلام خدا اے جلیل که آردیا وحضرت جبرئیل
شنیدیم دگر دید برما یقین که هست این کلام جهان آفرین
عمرؓ گفت ازان قول معجز اساس اگر یاد داری بخوان بی هراس
برو خواهرش آیه چند خواند عمرؓ گوش چون کرد حیران بماند
دلش زان شنیدن بسے نرم شد بسودا اے اسلام سرگرم شد
عمرؓ گفت دیگر بخوان زین کلام بگفتا دگر نیست زین مے بجام
ولے هست استاد ما در نهفت که گردید پنهان چو نامت شنفت
قسم گر خوری کو نیابد زیان بیاریم پیشت که خواند ازان
چو بگرفت سوگند ازو خواهرش بیاورد استاد خود را برش
بد از اهل اسلام نامش خباب بیامد بنزد عمرؓ بے حجاب
بروخواند آیات پروردگار اباحفص اسلام کرد اختیار
چو آیات معجز بیان را شنید همش قول کاهن بخاطر رسید

Marfat.com

باسلام شد رغبتش بیشتر | که آن هم شود راست چون این خبر
وزان پس بگشتند باهم روان | به نزد جناب رسول جهان
بدولت سراے پیمبر شدند | چو دربسته بُد حلقه بر در زدند
یکے آمد و دید از پشت در | که استاده با تیغ بر در عمرؓ
به نزد نبیؐ رفت واحوال گفت | بماندند اصحاب اندر شگفت
چنین گفت پس عم خیر البشر | که غم نیست بروے کشائید در
گر از راهِ صدق آمده مرحبا | وگر باشد او را بخاطر دغا
به تیغے که دارد حمائل عمرؓ | تنش را سبکسار سازم ز سر
چو در باز کردند بر روے او | در آمد عمرؓ بالبِ عذر گو
گرفتش به بر سرور انبیا | نشاندش بجای که بودش سزا
بگفتند اصحاب هم تهنیت | وزان بیشتر یافت دین تقویت
پس اصحاب دین را شد این مدعا | که از خدمت سرور انبیا
بسوے حرم آشکارا روند | نماز جماعت بجا آورند
رسید این سخن چون بعرض رسول | ز خیر البشر یافت عزّ قبول +
روان شد بتائیدِ دیّانِ دین | چو سوے حرم سید المرسلین
به پهلو روان حمزہؓ نامدار | به پیشش علی صاحب ذوالفقار
همی رفت در پیشِ حیدرؓ عمر | حمائل همان تیغ کین بر کمر
بگرد آمده جمع یاران تمام | برفتند زین سان به بیت الحرام
چو دیدند کفار زان گونه حال | نمودند باهم بسے قیل وقال

Marfat.com

یکے رفت زانہا بنزد عمرؓ — بدو گفت این چیست اے بدگہر
نہ زانسان کہ رفتی تو باز آمدی — بکین رفتی و بانیاز آمدی
عمر کرد اسلام خود آشکار — پس انگہ باو گفت اے نابکار
ہر آن کز شما جنبد از جای خویش — بہ بنید سر خویش بر پای خویش
چو کفار دریافتند از سخن — کہ در دل چہ دارند آن انجمن
نہادند پا در رہ امتناع — نمودند با اہل ملت نزاع
چو دیدند آن صحبت اصحاب دین — ہمہ دست بردند بر تیغ کین
ازان حال کفار پس پاشدند — دلیران دین مسجد آراشدند
بہ پیش اندر آمد رسول خدا — نمودند یاران باو اقتدا
نبی گفت تکبیر چون در حرم — فتادند اصنام بر روے ہم
زتائید ایزد بہ مسجد نماز — ادا کرد و آمد سوے خانہ باز

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ والد بزرگوار جب اسلام لاے تو جمیل بن معمر الجحمی کو یہ خبر پہونچی بلکہ جناب فاروق اعظم نے خود اوسے اطلاع کرا دی کیونکہ یہ شخص ذراسی بہی بات سنکے اوسکا ڈھنڈ ہورا تمام شہر مین پیٹ دیا کرتا تہا۔ جمیل اس خبر کو سنکے بہاگا۔ جناب والد بہی اوسکے پیچہے ہولیے اور مین اونکے ساتہ چلا وہ مسجد کی دروازہ پر جہان قریش کعبہ کے گرد و نواح مین اپنی اپنی نشست گاہون بیٹہے تہے جا کہڑا ہوا اور پکارا۔ اے لوگو۔ کان کہول کے سنلو کہ عمر صابی ہوگیا۔ جناب فاروق نے فرمایا۔ نہین۔ یہ جہوٹا ہے بلکہ

Marfat.com

مین مسلمان ہو گیا ہون - یہ سنتے ہی قریش جمع ہو گئے اور لڑائی ہونے لگی - دوپہر کامل لڑائی ہوتی رہی یہان تک کہ والد بزرگوار لڑتے لڑتے تھک گئے اور قریش سے کہتے تھے کہ خدا کی قسم - اگر ہم تین سو ہوتے تو اسی وقت مکہ سے تمہین مار کے نکالدیا ہوتا - اسی جھگڑہ مین عاص بن وائل آگیا اور پوچھنے لگا کہ کیا ماجرا ہے - اوس سے کہا گیا کہ عمر صابی ہو گیا - اوسنے جوابدیا - اے بیوقوفو تمہین اس سے کیا مطلب ہی اگر اوسنے اپنا مذہب بدل لیا ہے تو اپنے واسطے - تم ناحق اپنی جانین کیون دیئے دیتے ہو - کیا تمہین اُمید ہے کہ بنی عدی اپنا آدمی تمہین دیدینگے - بس عمر کو جانے دو اس سے کچھہ نہ بولو - یہ بات قریش کے سمجھہ مین آگئی اور سب الگ ہو گئے -

یہ روایت بھی حضرت عبداللہ ابن عمر ہی سے مروی ہے کہ جب والد بزرگوار مسلمان ہو گئے اور یہ خبر مشہور ہوئی تو لوگون نے آکے ہمارے گھر کو گھیر لیا اور غل مچانے لگے کہ عمر صابی ہو گیا - مین کوٹھے پر کھڑا ہوا یہ سب ماجرا دیکھہ رہا تھا اتنے مین ایک شخص نے آکے کہا - اگر عمر صابی ہو گیا ہے تو کیا غضب ہوا مین اوسے پناہ دیتا ہون - اوسکی بات سنکر لوگ منتشر ہو گئے - دیکھا تو وہ عاص بن وائل تھا -

ابوجہل جناب فاروق سے ہمیشہ لڑا کیا مگر ہارتا ہی رہا - مواہب لدنیہ مین خود حضرت عمر سے مروی ہے کہ جب مین ایمان لاچکا تو ایک ایسے شخص کے پاس گیا جسکے پیٹ مین کسیکا بھید نہین چھپتا تھا اور اوس سے

Marfat.com

کہا کہ مین نے اپنا دین بدل دیا ہے۔ اوسنے چلا کر کہا۔ لوگو۔ ابن خطاب نے اپنا مذہب بدل ڈالا۔ لوگ مجھے مارنے لگے اور مین اونہین۔ میرے ماموں اس قضیہ کو سنکر ایک پتھر پر چڑھ گئے اور کہا کہ مین نے اوسکو اجازت دیدی تھی یہ سنکر سب لوگ چلے گئے۔ مین ہمیشہ کفار کو مارتا کوٹتا رہا یہانتک کہ خدا نے اسلام کو غالب کر دیا۔ غرضکہ جناب فاروق اعظم نے قریش سے لڑجھگڑ کے کعبہ مین جماعت کی نماز جاری کرالی۔ بہت سے اہل تاریخ اس بات کے مقر ہین۔

آپ کے اسلام لانے سے مسلمانون کو نہایت ہی قوت حاصل ہوئی۔ حسن اتفاق سے جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اوسی زمانہ مین مسلمان ہوے تھے اسلئے عمر فاروق سے شوکت و قوت اسلام دوگنی ہوگئی۔ دونون صاحبون نے ایک اور ایک گیارہ ہوکے قریش اور کفار کی ہمتین پست کردین۔ دشمنون کے دل بیٹھہ گئے۔

ابن عباس سے منقول ہے کہ جب فاروق اعظم مسلمان ہوگئے تو کفار کف افسوس ملتے تھے اور کہتے تھے کہ آج ہماری قوم آدھی رہگئی

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت عمر نہایت قوی اور ایسے رعب داب والے اور صاحب سیاست اور نڈر تھے کہ اونکی غیبت مین بھی کوئی اونکی کسی چیز کی طرف آنکھہ اوٹھا کے نہین دیکھہ سکتا تھا۔ اونکے مسلمان ہوتی ہی اسلام کا بول بالا اور کفار کا منہ کالا ہوگیا۔ اونکے ساتھہ ہی جناب حمزہ کا اسلام لانا سونے مین سہاگا تھا۔ رسول اللہ صلعم اور اونکے

Marfat.com

اصحاب کو نہایت سہولت اور آرام نصیب ہوا۔
ابن مسعود فرماتے ہین کہ عمر فاروق کے مسلمان ہونے سے اسلام کی عزت ہونے لگی اور ہم لوگ بھی ملک مین باوقعت گنے جانے لگے ابن الخطاب کے مسلمان ہونے سے پہلے ہم لوگ کعبہ کے پاس بھی بڑی مشکل سے پھٹکنے پاتے تھے وہان نماز پڑھنا تو درکنار رہا۔ جب ہمارے فاروق اسلام لے آے تو اونھون نے قریش سے لڑبھڑ کے اور کفار کو زیر کر کے ہمارے لئے کعبہ کا راستہ کھولدیا اور ہم لوگ بے دغدغہ وہان نماز پڑھنے لگے گویا اونکا مسلمانون مین داخل ہوجانا ہی اسلام کی فتح اور کامیابی تھی۔ اونھون نے دنیا مین اسلام کو ظاہر و آشکار کردیا آنحضرت صلعم مع اپنے اصحاب کے کھلم کھلا کعبہ مین نماز ادا کرنے لگے اور اعلانیہ دعوت اسلام ہونے لگی۔ مشرکان قریش اپنا سر پیٹتے اور غم و غصہ کھاتے تھے۔ اسلام نے جناب رسالتآب کی زندگی مین ہی فاروق اعظم کی سرپرستی کے باعث اپنے پرپرزے نکالے۔ اوسے اب کونون کھترون مین چھپے رہنے کی ضرورت نرہی۔ ابتک خداے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت پوشیدہ کی جاتی تھی اور خوف زدہ مسلمان اپنی جان کے ڈر سے چھپتے پھرتے تھے جب اونکا سردھرا اور مُرتّی اونمین آملا تو اسلام نے آفتاب نصف النہار کی طرح اپنی شعاعین چاردانگ عالم مین پھیلانا شروع کردین۔ فاروق اعظم نے اسلام لاتے ہی قریش کی جان پر بجلی گرادی۔

ایک انگریز جناب حمزہ رضؓ کا مسلمان ہونا بیان کر کے لکھتا ہے کہ اسی زمانہ یعنی ۶۱۶ء میں عمر ابن الخطاب مسلمان ہوئے اور اپنی جسمی قوت وہیبت اور شجاعت و دلیری سے حمزہ کے موزون مددگار بنگئے۔ اونکے اسلام قبول کرنے سے محمد صلعم کو بڑی تقویت ملی۔ اب کیا مجال کہ عمر کے ہوتے کوئی آنحضرت کیخدمت مین گستاخی کر سکے یا اونہین تکلیف پہنچا سکے عمر اور حمزہ کے نام سے لوگون کو موت آتی تھی۔ عمر نے علی رؤس الاشہاد کعبہ مین اسلام کا ڈنکا بجادیا۔ مسلمان عمر کے بل بوتے پر ڈٹ ڈٹ کے اپنی جنبی ہوئی قوت اور مقابلہ کرنے والی طاقت سے گروہ کے گروہ کعبہ مین جمع ہو جاتے اور عبادت کرتے تھے۔ کفار قریش کے ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے تھے اور خوف و بیچینی سے منہ پر ہوائیان اوڑنے لگی تھین۔ سر ولیم میور نے لکھا ہے کہ اسلام لانے کے وقت اگرچہ عمر فاروق کی عمر صرف ۲۶ برس کی تھی مگر اونکا اتنا بڑا اور ایسا فوری اثر اسلام پر ہوا کہ مکہ مین اعلانیہ اور بلاخوف اسلام کے ظاہر ہونے کی تاریخ وہی ہے۔ عمر فاروق نے محمد صلعم اور اونکے اصحاب کو ارقم کے گھر کے گوشہ سے نکال کے باہر کھڑا کر دیا اور اونمین ایسی جرأت کی روح پھونکدی کہ مسلمان ظاہر اظہور عبادت کرنے لگے۔ اونکے دل بڑھ گئے بخلاف اسکے قریش پر لرزہ۔ خوف اور بیچینی طاری ہوگئی۔ سر ولیم میور ہی کا قول یہ بھی ہے کہ بعد آنحضرت صلعم کے اسلام مین عمر فاروق سے بڑھ کے کوئی نہین ہوا اونہین کی دہ سالہ خلافت مین اسلام کو

Marfat.com

جو کامیابی حاصل ہونا تھا ہو لی - اونہین کی دانائی - استقلال - قوت اور جوش نے شام - مصر اور ایران کو فتح کر لیا اور اسوقت تک اسلامی سلطنت کو اون ملکون سے ڈگنے نہین دیا -

قصہ مختصر مورخ چاہے شیعہ ہو یا سُنّی - مسلمان ہو یا عیسائی جب حق کیطرف ہو گا یہی لکھیگا کہ فاروق اعظم کے مسلمان ہونے سے اسلام کی شوکت و عزت اور مسلمانون کی ہمت بڑہ گئی اور اسلام کی مصیبت اور تکلیف گھٹ گئی - ہماری یہ راے ہے کہ فاروق اعظم سے پہلے اسلام کچہہ نہتا نہ اونکے بعد اوسمین کچہہ رہا - معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کریم ہی کی یہ مرضی تہی کہ اسلامی سلطنت کا ایک نمونہ جو آیندہ نسلون کے لئے نظیر ہو دنیا کو دکہا دیا جاے اور وہ نمونہ عمر فاروق کی خلافت تہی -

صاحب وحی کی زبان پاک نے عمر کو فاروق کا خطاب عطا فرمایا تہا اس سے زیادہ اور کوئی بزرگی نہین ہو سکتی یعنے جب ہمارے ممدوح اسلام لاے - تو یہین اسلام ظاہر ہو گیا اور خداے واحد کی عبادت علانیہ ہونے لگی تو گویا جناب عمر کے مسلمان ہونے سے حق و باطل مین پوری پوری تمیز ہونے لگی اسلئے جناب رسالتآب نے آپکو فاروق فرمایا - ابن عباس فرماتے ہین کہ مین نے ایکدن خود حضرت عمر سے پوچہا کہ آپ کا لقب فاروق کیسے ہو گیا - ارشاد ہوا کہ مین نے مسلمان ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا تہا - "یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہین - خواہ ہم زندہ ہون یا مردہ" آپ نے فرمایا - "قسم ہے

Marfat.com

اوس ذات پاک کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے۔ یقیناً تم حق پر ہو زندگی مین بھی اور مرنے کے بعد بھی" ۔ مین نے عرض کیا پھر اسلام کو پوشیدہ رکھنے کی ضرورت منتقی کی روایت یہ ہے کہ یارسول اللہ ہم تو حق پر ہین اور وہ باطل پر پھر کیون ہم اپنے دین کو پوشیدہ رکھین حضور نے جوابدیا کہ ہم لوگ تھوڑے ہین اور تم دیکھ ہی چکے ہو جو کچھ تکالیف اور دشواریان ہمکو پیش آتی رہی ہین۔ مین نے عرض کیا "قسم ہے اوسکی جسنے آپکو رسول برحق بنا کر بھیجا۔ جن مجلسون مین کہ مین بحالت کفر جایا کرتا تھا اونہین مین اب بحالت اسلام جاؤنگا۔ حضور باہر تشریف لیچلین اور یہان چھپے ہوئے نہ بیٹھین" ۔ پھر سب لوگ دو صفین بنا کر باہر نکلے ایک مین حضرت امیر حمزہ تھے دوسری مین مین خود۔ یہانتک کہ مسجد مین پہونچ گئے۔ قریش نے جب مجھکو اور حضرت حمزہ کو اس حالت مین دیکھا تو اونکو سخت صدمہ ہوا اوسی روز سے حضور نے فاروق کا لقب عطا فرمایا۔ منتقی مین لکھا ہے کہ حضرت عمر آگے آگے تلوار لئے ہوئے یہ کہتے جاتے تھے۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔ قریش حضرت عمر کو خوش خوش آتا دیکھکر سمجھے کہ کام بنا کر آرہے ہین پوچھنے لگے۔ تمہارے پیچھے کیا ہے۔ فرمایا۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اگر تم مین سے کسی ایک نے بھی حرکت کی تو تلوار سے کام لونگا" ۔ پھر حضور کے آگے ہو لئے طواف بھی کرتے جاتے تھے اور حضور کی حفاظت بھی حتی کہ حضور طواف کعبہ سے فارغ ہو گئے۔ بہت سے مؤرخون نے اس خطاب کے حاصل ہونیکی نسبت یون لکھا ہے کہ ایکدفعہ

Marfat.com

ایک یہودی اور ایک مسلمان مین جھگڑا ہوا۔ ایک نے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی منصف قرار دیا جاے۔ دوسرے نے کہا کہ آنحضرت صلعم سے فیصلہ کرایا جاے۔ آخر دونون راضی ہوگئے کہ آنحضرت ہی کی خدمتمین چلو۔ آنحضرت صلعم نے یہودی کو ڈگری دی۔ وہ مسلمان ہارا۔ مسلمان حضور کے فیصلہ پر راضی نہوا اور کہا کہ حضرت عمر کے پاس چلو وہ خوب فیصلہ کرینگے۔ دونون آپکے پاس گئے یہودی نے حالات مقدمہ بیان کرکے عرض کی کہ اے عمر آنحضرت صلعم میری ڈگری کر چکے ہین مگر میرے مخالف نے اونکے فیصلہ کو منظور نہین کیا۔ مسلمان نے بھی یہودی کے بیان کی تصدیق کی۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر اوٹھہ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ ٹہیرو مین ابھی فیصلہ کرتا ہون۔ پھر اپنی تلوار لاکے مسلمان کا سرتن سے جدا کردیا اور فرمایا۔ جو شخص خدا اور اوسکے رسول کے فیصلہ کو نہ مانے اوسکی یہ سزا ہے۔ اس فعل سے آنحضرت نے آپ کو فاروق کا خطاب دیا۔ یعنے منافق مسلمان کو مارڈالا یون حق و باطل مین تمیز کردی۔

ایسے عاشق اور پیرو اسلام کی نسبت جیسے کہ جناب فاروق اعظم تھے یہ کہنا نہایت صحیح ہوگا کہ حضرت عمر کا کفر چھوڑکے اسلام لانا اونکا پیدا ہونا تھا۔ جتنے دن اونھون نے آنحضرت صلعم کے سایہ عاطفت مین لبسر کیے اور تعلیم و تربیت پائی وہ گویا اونکی طفلی کا زمانہ تھا۔ اوسی طفولیت کے زمانہ مین ہونہار اولاد کی طرح آپ جناب رسالتآب کے شریک اور مشیر اور مددگار بھی رہے۔ اسی باعث سے ہمنے خلافت فاروقی کے زمانہ کا نام جناب عمر کا عہد شباب رکھا ہے۔

Marfat.com

ہجرت

جب آنحضرت صلعم نے نبوت کا دعوی کیا تہا تو قریش نے پہلے اوسکی کچہ پروا نہ کی مگر آگے چلکے جتنا اسلام پہیلتا اور زور پکڑتا گیا اوتنا ہی اونکی بے پروائی نے غصہ اور ناراضی کی شکل مین آنا اختیار کیا۔ جب جماعت کثیر مسلمان ہوگئی تو قریش نے چاہا کہ اسلام کو مٹا دین۔ جناب ابوطالب کی حین حیات وہ کچہہ بہی نہ کر سکے۔ اونکے انتقال کے بعد کفار نے وہ زور باندہا کہ الامان۔ اہل قریش مین سے جس شخص کو جس مسلمان پر قابو ملگیا اوسنے جی توڑکر اوسے ایسا ستایا کہ اگر اسلام کے جوش اور دلچسپی مین پورا پورا اثر نہوتا تو ایک آدمی بہی ثابت قدم نہین رہ سکتا تہا۔ سرون پر آرے اور گلون پر تلوارین چلتی تہین مگر ایکدفعہ مسلمان ہوکے پہر اسلام سے منہ موڑنے کا نام نہین لیتے تہے۔

با عاشقان بیدل تا چند ناز و عشوہ	بر بیدلان مسکین تا کی جفا و خواری

یہ ردی حالت صرف پانچ چہہ ہی برس تک رہی جسکے بیان سے بہتر ہی پانی ہوجاتے ہین۔ اسی زمانہ مین مدینہ کے چند نامی لوگون نے مذہب اسلام اختیار کرلیا۔ آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ جو لوگ کفار کے ظلم و ستم سے معرض خطر مین ہون وہ مدینہ چلے جائین۔ سب سے پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن اشہل نے پہر جناب بلال حبشی مؤذن اور عمار بن یاسر نے ہجرت کی۔ انکے بعد حضرت عمر نے بیس آدمیون کے ساتہہ مدینہ جانے کا ارادہ کیا۔ ابن ہشام نے اون بیس آدمیون مین سے بعض کے نام لکہے ہین جو یہ ہین۔ زید بن خطاب

Marfat.com

سعید بن زید بن خطاب - خنیس بن حذافہ سہمی - عمرو بن سُراقہ - عبداللہ بن سُراقہ
واقد بن عبداللہ تمیمی - خولی بن ابی خولی - مالک بن ابی خولی - ایاس بن بکیر -
عاقل بن بکیر - عامر بن بکیر - خالد بن بکیر - انمیں زید حضرت عمر کے بھائی - سعید
آپکے بھتیجے - خنیس داماد اور باقی سب دوست ہین - مدینہ چونکہ چھوٹی سی بستی
تھی اسلیئے مہاجرین نے قبا مین قیام کیا جو مدینہ سے دو یا تین میل ہے -
ہمارے جناب فاروق نے بھی یہین رفاعہ بن عبدالمنذر کے مکان پر رہنا
اختیار کیا - صحیح مسلم مین آپ کی فرودگاہ کا نام عوالی بتایا ہے جو قبا کا دوسرا
نام ہے - جناب عمر کے بعد بھی اکثر صحابہ نے ہجرت کی یہان تک کہ
سنہ ۱۳ نبوی مین خود آنحضرت صلعم مکہ سے مدینہ چلے آئے -

ایک اور وجہ قریش کا غصہ مشتعل ہونے کی یہ بھی ہوئی کہ چند مسلمان
قریش کے ظلم سے بچنے کے لئے ہجرت اوّل مین حبشہ چلے گئے - وہان کے
عیسائی بادشاہ نجاشی نے اونکی بڑی خاطر کی - قریش نے اپنے سفیر نجاشی کے
پاس بھیجے اور لکھا کہ مسلمانون کو ہمین واپس کر دو - مگر نجاشی نے انکار کر دیا
اور سفیر قریش خالی ہاتھ واپس ہوئے - اسکے بعد قریش مسلمانون پر
اور بھی زیادہ سختیان کرنے لگے - اسلیئے آنحضرت صلعم نے مسلمانون کو
دوبارہ حبشہ جانے کی اجازت دی - اکثر مؤرخون نے لکھا ہے کہ اس
دوسری ہجرت مین جناب عمر بھی شامل تھے اگر یہ صحیح ہو تو فاروق اعظم کی
کھری اور سخت طبیعت سے یہ بات بعید معلوم ہوتی ہے اور یقین نہین آتا کہ
آپنے اپنی جان کے خوف سے یا اپنی تن آسانی کے لئے ہجرت کی ہو -

Marfat.com

کوئی اور باعث ہوگا مثلاً مہاجرین کی حفاظت کے لئے آپ اونکے ساتھہ ہو گئے ہون اور یہی احتمال قوی معلوم ہوتا ہے۔ ثبوت اسکا یہ ہے کہ آپ مدینہ کیطرف ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مین حبشہ سے آکے موجود تھے۔

قدرت خدا دیکھیے کہ ادہر جناب فاروق اعظم اور حضرت حمزہ کے مسلمان ہونے سے اسلام کو تقویت پہونچی اودہر حضرت خدیجہ اور ابو طالب نے انتقال فرمایا۔

بارنگ شادی وغم داریم طرفہ ربطے	یک دست شیشہ از خون یکدست در حنائیم

یہ دونون بہی بڑے صاحب رعب وداب تہے اور اونکے باعث آنحضرت صلعم بہت آرام وامن مین تہے۔ جب ادہر کا بدلا اودہر نکل گیا تو اسلام مین ضعف سمایا۔ اسی زمانہ مین آنحضرت صلعم بنی ثقیف کو دعوت اسلام دینے طائف تشریف لیگئے تاکسی طرح کامیابی نہوئی اسی اثنا مین اہل مدینہ نے آکر بہت تسلی اور تشفی دلائی تو آنحضرت نے اجازت دیدی کہ اصحاب باصفا مدینہ چلے جائین۔ پہلی ہجرت حبشہ کیطرف ۵ نبوی مین ہوئی۔ دوسری ۶ نبوی مین اور یہ تیسری ہجرت مدینہ کی طرف ۱۰ نبوی مین ہوئی۔ اسمین جناب عمر فاروق۔ حضرت عثمان ابن عفان۔ حضرت امیر حمزہ اور بہت سے اصحاب مکہ سے مدینہ چلے آے۔ آنحضرت صلعم کے پاس خاص اصحاب مین سے سواے علی مرتضیٰ اور صدیق اکبر کے کوئی اور نرہا۔ ۱۳ نبوی مین انہون نے بہی آنحضرت کے ساتھہ ہجرت کی۔

مؤرخ کہتے ہین کہ سواے فاروق اعظم کے نہ تو آنحضرت نے نہ کسی اور

Marfat.com

صحابی نے ڈنکے کی چوٹ مکہ سے ہجرت فرمائی۔ یعنے جسوقت فاروق اعظم مکہ سے روانہ ہونے لگے ہین تو اپنی تلوار گلے مین لٹکائی۔ کمان دوش مبارک پر ڈالی۔ ہاتھہ مین تیر لیئے اور کعبہ مین آے۔ اوسوقت وہان اکابر قریش کی بھیڑ لگی ہوئی تہی۔ آپ نے اوسی حالت مین خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا دو رکعتین نماز کی پڑہین اور کہا۔ "اونکا بُرا ہو جو پتھرون کو خدا سمجھتے ہین"۔ کان کھولکے سنلو۔ جسے اپنی بیوی کو بیوہ اور بچون کو یتیم کرنا ہو وہ میرے سامنے آے۔ سب کے سر نیچے تھے کسیکی جرأت نہوئی جو سامنے پڑتا۔ پھر فرمایا سنلو۔ ہم لوگ مدینہ جاتے ہین وہان سامان کرکے تمہارا دم ناک مین کردینگے اگر تم روک سکتے ہو تو روکو۔ اسکے جواب مین بھی وہان سواے خاموشی کے اور کیا تہا۔ بپھرے ہوے شیر کے سامنے پڑنا بہت مشکل ہے۔

دل چرایا ہے وہ اب آنکھہ ملائین کیونکر	سامنے ہوتی ہے مشکل سے گنہگار کی آنکھہ

ولیم میور نے لکھا ہے کہ ایکدن فاروق اعظم اور ہشام اور عیاش مدینہ جانے کے ارادہ سے روانہ ہوے مگر ہشام کو اوسکے گھر والون نے روک لیا۔ چند دن اوراوسے بت پرستی بمجبوری کرنی پڑی۔ جناب فاروق اور عیاش چلے گئے اور قبا مین رفاع کے گھر ٹھیرے جہان اونکی بہت خاطر تواضع ہوئی۔ اونکے پیچھے ابوجہل مدینہ پہونچا اور عیاش سے جاکے کہا تیری مان نے قسم کہائی ہے کہ جب تک مین عیاش کو نہ دیکھلونگی سایہ مین نہ بیٹھونگی نہ بالون مین تیل ڈالونگی نہ کنگھی کرونگی۔ حضرت عمر نے عیاش کو

Marfat.com

سمجھایا کہ تم ہرگز اسکے کہنے مین نہ آنا یہ تمھین دین سے پہیر دینے کی چالین ہین - اول تو ایسا عہد کوئی کر نہین سکتا اگر اوسنے اپنی بیوقوفی سے کرہی لیا ہے تو نبہیگا نہین خود جلدی سے توڑ ڈالیگی مگر وہ نہ مانا اور کہا کہ مین ایسا کچا نہین جو دین اسلام سے منہ موڑلونگا - مین بہت جلدی اپنی مان کی قسم تڑوا کے اپنا اسباب لیکر چلا آونگا - جناب فاروق نے اوسے ایک نہایت تیز رفتار اونٹ دیا اور کہا - اگر تجھے دغا فریب کا شبہ ہو تو اسکی تیزی سے فائدہ اوٹھا کے اپنے آپکو محفوظ کر لینا - ایک دن اثنائے راہ مین عیاش کو غافل پا کے اوسکے ساتھیون نے اوسے رسّون سے باندہ لیا اور مکہ لیجا کے قید کر رکھا - غریب لاچار ہو کے جب تک مکہ مین رہا بت پرستی کرتا رہا - اوسی زمانہ مین یہ آیت نازل ہوئی - قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا - اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

جناب عمر نے اس کو لکھکر عیاش کے پاس بہیجدیا وہ مدینہ چلا آیا - اس سے ثابت ہے کہ بہت سے مسلمان جبراً یا فریب کے ذریعہ سے ہجرت کرنے سے روکے گئے تھے - مسلمانون مین سے پہلے پہل مدینہ مین مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم پہونچے - یہ وہان کے لوگون کو دین اسلام کی تعلیم دینے لگے اونکے بعد جناب عمر فاروق معہ اپنے ہمراہیون کے جا پہونچے - اون کا مدینہ مین وارد ہونا آنحضرت صلعم کی تشریف آوری کا پیش خیمہ اور اسلام کے واسطے مدد اور فتح کا نشان تھا -

اب آنحضرت مکہ مین دشمنون اور کافرون مین گھرے رہگئے - اس سے

Marfat.com

اصحاب کو بڑی پریشانی تھی۔ آخرش آپ بھی وہان سے روانہ ہو گئے۔ کفار قریش کے ڈر سے آپ کو تین دن غار ثور مین چھپا رہنا پڑا اسلئے مدینہ پہونچنے مین دیر ہوئی۔ آپ کی روانگی کی خبر پہلے مدینہ والون نے سُنلی تھی۔ ہر روز مہاجرین یعنے اہل مکہ اور انصار یعنے مسلمانان مدینہ شہر سے باہر نکل کے تھوڑی دور پر آنحضرت صلعم کے استقبال کو آتے اور انتظار مین کھڑے رہتے۔ جب آپ نہ آتے تو بڑے رنج اور تردد کے ساتھ لوٹ جاتے۔

بیا و وعدہ وفا کن وگرنہ بہر خدا	بگو کہ باز رہ انتظار برخیزیم

آخر مبارک دن یعنے جمعہ کو آنحضرت قبا ہوتے ہوے مدینہ مین داخل ہوی وہ دن مسلمانون کے لئے عید کا دن تھا اسی واسطے جمعہ کا دن عید المسلمین کہا جاتا ہے۔

یہان سب سے پہلے اسلام کا وہ ربّانی معجزہ ظہور پذیر ہوا جسکے طفیل مسلمانون نے دنیا مین عروج۔ ناموری عظمت اور شہرت حاصل کی لیکن جب سے اوسے بھول گئے اور اوسکے سمجھنے کی عقل انمین نہ رہی اوسیوقت سے حضیض ادبار کے گڑھے مین گرتے چلے جاتے ہین۔

دل سی مٹنا تیری انگشت حنائی کا خیال	ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

بنی اوس اور بنی خزرج دو مشہور قبیلے مدینہ مین تھے اونمین پشتہا پشت سے جانی دشمنی اور قلبی رقابت چلی آتی تھی۔ اسلام نے اپنی برکت اور دوربینی سے اونمین برادرانہ محبت اور پیار کرا دیا کہ وہ لوگ اپنی پُرانی خون ریز لڑائیون کو

Marfat.com

بالکل بہول بسر گئے۔

مدینہ مین اول آنحضرت صلعم نے مہاجرین کے گذارے اور رہنے سہنے کا بندوبست کیا پہر انصار و مہاجرین کو باہم مجتمع کر کے نصیحت فرمائی کہ سرسبزی اور کامیابی کا پہلا گُر دنیا مین اتفاق اور برادرانہ برتاؤ ہے اسلئے مہاجرین وانصار اور سب مسلمان باہم شیر وشکر ہوجائین۔ حضرات! ہونہار پودا ور سچے پیرو اور مسلمان ہونا اسکا نام ہے کہ اس حکم نے اون مقدس لوگون مین ایسا گہر کیا کہ جو مہاجر جس انصاری کا بہائی بنا اوسنے اپنی جائداد مال واسباب اور نقدی مین سے آدہا اپنے بہائی مہاجر کو دیدیا اور پیشانی پر بل نہ لایا۔ مہاجرون کے پاس تو کچہہ تہا ہی نہین جو انصار کی نذر کرتے۔ خود گہر بار۔ مال ومتاع۔ بیوی بچے مکہ مین چہوڑ کے خالی ہاتہہ خدا کی راہ مین اوٹہہ کہڑے ہوے تہے اور صرف اسلام کی محبت گرہ مین باندہ لی تہی اوسی خوش نیتی کا یہ فیض دیکہا کہ غیر جگہہ پہونچ کے فوراً جائداد اور مال و اسباب ملگیا۔ ایک پیارا بہائی بہی روکن مین ہاتہہ لگا جو کسی طرح ساتہہ نہ چہوڑیگا۔ یون تمام مہاجر اور انصار بہائی بہائی بنگئے۔ اس مضبوط برادری کے قائم کرانے مین آنحضرت صلعم نے طرفین کے رتبہ اور حیثیت کا لحاظ بہی بخوبی رکہا تہا یعنے جو مہاجر جس درجہ کا تہا اوسکا اوسی رتبہ کے انصاری سے بہائی چارہ کرادیا تہا چنانچہ جناب فاروق کو قبیلہ بنی سالم کے سردار عتبان بن مالک کا بہائی قرار دیا۔ غرضکہ اس اسلامی رشتۂ اخوت نے اوس قدیمی تفرقہ ونفاق کو جو عرب کے خمیر مین تہا مٹادیا۔

Marfat.com

آب و آتش بہم آمیختہ از لب لعل		چشم بد دور کہ خوش شعبدہ باز آمدہ	

ایک روایت مین ہے کہ جناب عمر فاروق کا عقد مواخات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یا اوس بن خولی کے ساتھہ باندہا گیا تہا۔

آنحضرت کی تشریف آوری کے بعد بہی بہت سے صحابہ قبا ہی مین رہے حضرت عمر نے بہی وہین قیام فرمایا لیکن معمول یہ رکہا کہ ایک دن بیچ کر کے خدمت اقدس مین صبح سے شام تک حاضر رہتے۔ ناغہ کے دن کے لئے یہ انتظام کر لیا کہ اونکے برادر اسلامی عتبان بن مالک خدمت نبوی مین حاضر ہوتے اور صبح سے شام تک کا ماجرا جناب فاروق کو جا کے سنا دیتے تہے۔

مدینہ مین آکر اس بات کا موقع ملا کہ فرائض وارکان اسلام معین اور مقرر کیے جائین کسواسطے کہ مکہ مین تو جان کا بچانا ہی سب سے بڑا فرض تہا اور اسی سبب سے ابتک روزہ۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ نماز جمعہ۔ نماز عید۔ صدقہ فطر وغیرہ کسی چیز کا اچہی طرح ٹہیک ٹہور نہ تہا۔ نمازون مین بہی اتنا اختصار تہا کہ مغرب کے سوا باقی سب نمازون مین صرف دو دو رکعتین پڑہی جاتی تہین۔ نماز کے اعلان وقت کا طریقہ بہی نہین مقرر ہوا تہا۔ سب سے پہلے اسکی فکر ہوئی۔ یہودیون اور عیسائیون کے ہان بوق اور ناقوس سے نماز کا اعلان کرتے تہے۔ اکثر صحابہ نے یہی رائے دی کہ ایسا ہی کیا جائے۔ یہ مسئلہ زیر بحث رہا اور کوئی رائے قرار نہ پائی۔ حضرت عمر نے آکر کہا کہ اعلان کے لئے آدمی مقرر کیا جائے چنانچہ نماز کا دیباچہ اور اسلام کی ایک زبردست رسم یعنے اذان جناب فاروق ہی کی رای سے مقرر ہوئی۔ آنحضرت صلعم نے اوسی وقت

Marfat.com

جناب بلال کو بلا کے اوسی طرح اذان کہلوادی جیسے کہ فاروق اعظم چاہتے تھے جناب عمرؓ کے لئے اس سے زیادہ اور کیا فخر ہو سکتا ہے۔

سنہ ۱ ہجری سے آنحضرت صلعم کی وفات تک

مدینہ مین سب سے پہلے آنحضرت نے وہ مسجد تعمیر کی جسکا نام مسجد قبا ہے۔ اوس مسجد مین آپ نے خود کام کیا۔ جناب فاروق اور دیگر صحابہ پتھر اور مٹی ڈھو ڈھو کے لاے اور ایک سادی مسجد تیار کر لی گئی جو تاریخ اسلام مین سب سے پہلی مسجد دنیا مین ہے۔ دوسرے درجہ کا شرف اوس مسجد کو یہ ہے کہ مدتون جناب فاروق اعظم نے اوسکی جاروب کشی کی ہے اور کوڑا کرکٹ صاف کرتے رہے ہین۔ اسکے بعد سے جناب عمر ہر دم و ہر لحظہ اور ہر ساعت سایہ کی طرح آنحضرت کے ساتھ رہے اور آپ کے کامون مین ہر وقت مشیر و ممد رہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ مین قیام فرمایا تو قریش کو سخت طیش آیا۔ مسلمانون کے نیست و نابود کرنے پر کمر باندھی اور مدینہ پر حملہ کرنا چاہا۔ اسپر بھی سنہ ۲ھ تک کوئی ایسا جھگڑا پیش نہین ہوا جو قابل ذکر ہو اگر ہوا بھی تو صرف اتنا کہ دو تین بار قریش کے چھوٹے چھوٹے گروہ مدینہ کی طرف آے اور زکین اوٹھا اوٹھا کے چلے گئے۔ البتہ سنہ ۲ھ مین جنگ بدر ہوئی جو بہت مشہور ہے اوسکی مشرح و مفصل کیفیت ہم شمس التواریخ کے پہلے حصہ مین درج کر چکے ہین ناظرین ادسے ملاحظہ فرمائین۔

جنگ بدر کی ابتدا یون ہوئی کہ ابو سفیان سردار قریش مال تجارت

Marfat.com

ساتھہ لیے شام سے واپس آرہا تہا راہ مین چھوٹ موٹ لوگون نے اوسے ڈرادیا کہ مسلمان تمپر حملہ کرنا چاہتے ہین - ابوسفیان جہانتک پہونچا تہا بس وہین ٹہٹک کر رہگیا اور قریش کو اپنے خطرہ سے اطلاع دی وہان سے سارا مکہ اُمڈا ہوا چلا آیا - جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی توآپ مدینہ سے تین سو آدمی لیکر روانہ ہوے - آپ کی نیت کسی طرح قافلہ قریش کو لوٹنے کی نہ تہی -

۸ رمضان سنہ ۲ ہجری کو آنحضرت صلعم تین سو تیرہ صحابہ کو لیکر چلے جنمین ۸۳ مہاجر اور باقی انصار تہے - قریش کے پاس ساڑہے نوسو آدمی تہے جنمین بڑے بڑے شجاع اور بہادر شامل تہے - مدینہ سے چھہ میل کے فاصلہ پر مقام بدر مین لڑائی ہوئی - کافرون نے شکست فاش کہائی - چھہ مہاجر اور آٹھہ انصار شہید ہوے - کفار کیطرف سے ستّر مقتول اور اوتنے ہی گرفتار ہوے - مقتولین کفار مین ابوجہل - عُتبہ بن ربیعہ - شیبہ اور بڑے بڑے رؤسائے مکّہ تہے جنکے قتل ہونے سے قریش کا زور گہٹ گیا - اس لڑائی مین حضرت عُمر کی راے اور تدبیر - جان بازی وجان نثاری اور پامردی نے ہر موقع پر رسول اللہ کی مدد کی - آپ کی شرکت نے خاص فوائد جو اسلام کو پہونچاے وہ یہ ہین -

(۱) جنگ بدر مین قریش کے سب قبیلون کے چیدہ چیدہ آدمی مسلمانون سے لڑنے آئے تہے مگر نہ تہا تو کوئی بنی عدی مین سے یعنے جناب فاروق کی خیال سے اونکے خاندان کا ایک آدمی بہی قریش کی حمایت کو اس لڑائی مین نہین شامل

Marfat.com

ہوا۔ یہ صرف حضرت عمر کے رعب وداب کا اثر تھا۔

(۲) فاروق اعظم کے بارہ رشتہ دار اور حلفا اس جنگ مین مسلمانون کے ساتھ تھے جنکے اسماے گرامی یہ ہین۔ زید[1]۔ عبداللہ[2] بن سراقہ۔ عمر[3] بن سراقہ۔ واقد[4] بن عبداللہ۔ خولی[5] بن ابی خولی۔ مالک[6] بن ابی خولی۔ عامر[7] بن ربیعہ۔ عامر[8] بن بکیر۔ عاقل[9] بن بکیر۔ خالد[10] بن بکیر۔ ایاس[11] بن بکیر۔

(۳) سب سے پہلے جنگ بدر مین حضرت مہجع[12] آپکے غلام شہید ہوے۔

(۴) اس لڑائی مین جناب فاروق نے اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا جو قریش کا ایک مشہور سردار تھا اور یہ بات حضرت عمر کی خصوصیات مین سے ہے کہ معاملات اسلام مین آپ کو اپنے پراے کا کبھی پاس ہی نہ ہوتا تھا چنانچہ ماموں کا قتل اسکا پہلا ثبوت ہے۔

جنگ بدر مین ستر آدمیون کے قریب زندہ گرفتار ہوکر آئے تھے۔ یہ سب قریش کے مشہور اور نامی و معزز سردار تھے مثلاً۔ حضرت عباس۔ جناب عقیل بھائی حضرت علی مرتضیٰ کے۔ ابو العاص بن الربیع۔ ولید بن الولید۔ ایسے ایسے لوگون کا ذلت اور خواری سے پکڑا ہوا آنا بڑا التعجب خیز اور عبرت انگیز نظارہ تھا۔ جناب ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کی نظر مبارک جوان لوگون پر پڑی تو بے اختیار فرمایا "افسوس تم لوگ ذلیل اور خوار ہوکر قیدی بنے آئے ہو اس سے تو بہتر تھا کہ شریفون کیطرح لڑ بھڑ کے مرجاتے"۔ اب فکر یہ ہوئی کہ ان قیدیون کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ تمام صحابہ سے مشورہ طلب ہوا۔ کسی نے کچھ کہا۔ کسی نے کچھ۔ جناب صدیق اکبر نے راے دی کہ یہ اپنے ہی

Marfat.com

خون دجگر ہین فدیہ لیکر چھوڑ دیئے جائین لیکن جناب فاروق اعظم نے فرمایا۔
نہین۔ اسلام مین رشتہ داری کو کچھ دخل نہین۔ یہ سب مار ڈالے جائین۔
ہم مین سے ہر شخص اپنے رشتہ دار کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے۔ عقیل کو علی
قتل کرین۔ عباس کا سر حمزہ جدا کرین اور فلان آدمی جو میرا رشتہ دار ہے اوسے
میرے سپرد کیا جاے مین ابھی اوسکا سر اوڑاے دیتا ہون۔ حضور رحمۃ للعالمین
نے اپنی رحم دلی سے جناب ابوبکر کی راے پسند کی اور فدیہ لیکر سب کو چھوڑ دیا
مگر یہ آیت بھی بغیر نازل ہوے نہ رہی۔ مَاکَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی
حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ الخ یعنے کسی پیغمبر کو یہ زیبا نہین کہ قیدیون کو
بغیر قتل کئے چھوڑ دے۔

جب آنحضرت صلعم مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر بحر احمر کے کنارہ بدر کے
پاس پہونچے جو ایک چشمہ ہے تو بعض اصحاب کی یہ راے ہوی کہ قریش سے
لڑنے کا ارادہ تو دل سے دور کیا جاے مگر ابوسفیان کا قافلہ ضرور لوٹ لیا
جاے۔ رسول اللہ صلعم اس راے سے پریشان ہوے۔ حضرت عمر حضور کی
آشفتگی دیکھکر کھڑے ہوگئے اور بڑے زور شور سے عام راے کی مخالفت
مین فرمایا کہ اے لوگو۔ قریش بڑے معزز اور مغرور اور زبردست ہین۔ انہون نے
ابتک اسلام قبول نہین کیا ہے نہ آیندہ کرینگے اور ہمیشہ تم لوگون سے لڑتے
بھڑتے رہین گے۔ خواہ مخواہ اور چار و ناچار تمہین ایک نہ ایکدن اون سے
لڑنا پڑے گا۔ اسلیے ابھی کیون نہین نبٹ لیتے ہو آگے کیلیے کھٹکا کیون
رکھا جاے۔ آنحضرت صلعم فاروق اعظم کی راے سے بہت خوش ہوے

Marfat.com

سب لوگ بھی لڑنے مرنے پر مستعد ہو گئے۔ آنحضرت نے حضرت عمر ہی کو ایلچی بنا کر قریش کے پاس بھیجا کہ مین تم سے لڑنا نہین چاہتا بہتر ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ مگر قریش نے نہ مانا اور حکیم بن حزام نے اگرچہ اس پیام کی تعریف کی لیکن ابوجہل کی موت سر پر سوار تھی حقارت سے بولا۔ تم لوگ ہماری قابو مین آگئے ہو اب ہمارے ہاتھون تمہارا جینا محال ہے۔ غرضکہ لڑائی ہوئی اور مسلمانون نے فتح پائی۔ بنی ہاشم کو قریش جبراً لڑائی مین گھسیٹ لائے تھے مگر بنی عدی حضرت عمر کے رعب کے مارے کانپتے ہی رہے اور کسی طرح نہ آے۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے آنحضرت نے لشکر اسلام مین یہ منادی کرادی تھی کہ اگر ہمارے آدمیون مین سے کسیکو عباس یا ابوالبختری بن ہشام ملجائین تو انھین قتل نہ کرے وہ اپنی خوشی سے لڑنے نہین آے ہین جبراً لاے گئے ہین۔ ابوحذیفہ بن عتبہ اس حکم پر بگڑ گیا کہ کیا خوب ہم اپنے رشتہ دارون کے تو گلے کاٹین اور عباس کو چھوڑ دین۔ واللہ اگر عباس مجھے ملگئے تو ہرگز نہ چھوڑون گا۔ ہمارے حضرت نے اسکی شکایت فاروق اعظم سے کی کہ اے اباحفص۔ لوگ رسول اللہ کے چچا کے گلے پر تلوار پھیرینگے کہتے ہین جناب فاروق کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور ابوحذیفہ بن عتبہ کے قتل کا حکم دیدیا لیکن وہ اپنے قصور پر نادم ہوا اور اسی ندامت کے باعث یمامہ کی لڑائی مین شامل ہو کے شہادت پائی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ پہلا موقع تھا جو آنحضرت نے مجھے اباحفص کی کنیت سے پکارا۔ جناب فاروق اعظم کا رعب۔ داب۔ قوت۔ اور شجاعت ہی ایسے

Marfat.com

نازک موقعون پر مفید و کارآمد نہین ہوے بلکہ اونکی احتیاط۔ دوربینی۔ دوراندیشی اور خوش تدبیری نے بھی ہرجگہہ بڑے بڑے کام دیئے۔ اونکی نگاہ چارون طرف رہتی تھی اور تجربہ کار و جنگ آزمودہ سردار کی طرح وقت اور موقع کی ضروریات مسلمانون کو سمجھادیا کرتے تھے۔ جنگ بدرہی مین عاصم بن ابی عوف یہ پکارتا ہوا چلا آتا تھا کہ آنحضرت کو قتل کردونگا۔ اگر وہ بچگیٔے تو پھر ہم لوگون کی خیر نہین۔ ابودجانہ سے اوسکا مقابلہ ہوا اور تلوار چلنے لگی۔ ابودجانہ نے اوسے قتل کیا اور اوسکے ہتیار اوتارنے لگے۔ جناب فاروق نے اونہین ڈانٹا کہ فتح سے پہلے تجھے مال کی فکر پڑگیٔ۔ اسے چھوڑدے مین گواہ ہون کہ اس اسباب کا توہی مالک ہے۔

حضرت عمر کی احتیاط اور طبیعت کی سختی کی مثال ایک اور واقعہ سے بھی ظاہر ہے جو جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ قریش مین عمیر بن وہب بڑا دلیر اور شجاع تھا۔ وہ اپنے بھائی کو مسلمانون کی قید سے چھڑانے آیا۔ مسجد کے دروازہ پر اپنی اونٹنی بٹھاکے اندر آتا تھا کہ جناب فاروق نے دیکھہ لیا۔ اوسکے گلے مین تلوار لٹکی دیکھکے آپ کو اور بھی شبہ ہوا۔ دل مین کہا کہ یہ وہی دشمن خدا ہے جو قریش کو بدر کے دن مسلمانون سے لڑنے کی لیٔے بھڑکاتا اور اوکساتا تھا۔ آپ فوراً آنحضرت کے پاس گیٔے اور اطلاع کی کہ عمیر بن وہب اس صورت سے آیا ہے۔ حضور نے حکم دیا کہ آنے دو۔ جناب فاروق نے واپس آکے اوسکی تلوار کا تسمہ جو گلے مین پڑا تھا تھام لیا اور فرمایا۔ تیرے شر سے حضور کی حفاظت کرنی چاہیٔے پھر اوسے حضور نبوی مین لے آے۔ حضرت نے یہ حال

Marfat.com

دیکھکے مسکرائے اور فرمایا عمر۔ اسے چھوڑ دو اور میرے پاس آنے دو۔ غرضکہ اودھر تو آنحضرت کی حفاظت خداوندکریم کی طرف سے ہوتی تھی اور ادھر فاروق اعظم کی نہ چوکنی والی نظر ہر وقت پروانہ کیطرح شمع جمال مصطفوی کی نگران رہتی تھی۔

مبادا آنکہ رہد ہر گز از بلائے تو دل	درین جہان ودر آن نیز مبتلائے تو باد

۲ یا ۳ سنہ ہجری مین علاوہ روحانی رشتہ کے ایک دنیوی پیوند بھی آنحضرت صلعم اور فاروق اعظم مین ہوگیا یعنے جناب عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضرت کے نکاح مین آئین۔

شوال ۳ سنہ ھ مین جنگ اُحد مسلمانون اور قریش مین ہوئی۔ جنگ بدر مین قریش شکست کہاکے بہت جلے بھُنے تھے اور انتقام کی آگ اونکے سینونمین بھڑک رہی تھی اسیطرح یہ ہوا کہ اون لوگون نے جو فدیہ لیکر چھوڑ دیئے گئے تھے لڑائی کرانے مین حد سے زیادہ کوشش کی اور قریش کو ابھار ابھار کے مستعد کرلائے۔ الغرض ابوسفیان مکہ سے تین ہزار آدمی ساتھ لیکر مدینہ پر چڑھ آیا۔ سخت جنگ ہوئی۔ مسلمان فتح پانے کو تھے کہ لوگ لوٹ پر جھک پڑے اور فتح کی شکست ہوگئی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دانت پتھر کے صدمہ سے شہید ہوئے۔ اور مشہور ہوا کہ آپ شہید ہوگئے یہ سنکر بہت سے لوگ بہاگے لیکن جب معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہین تو پہر جمع ہوگئے قریش دوسرے دن خودبخود مکہ کو واپس چلے گئے۔ اس جنگ مین سیدالشہدا جناب امیر حمزہ اور بہت سے اصحاب شہید ہوئے۔ حضرت عمر نے اس

Marfat.com

اندوہناک معرکہ مین بہی بڑی شجاعت ظاہر کی یعنے قریش کا ایک گروہ
پہاڑ پر چڑہکے مسلمانون پر حملہ کرنا چاہتا تہا مگر فاروق اعظم نے چند مسلمان ساتہہ لیکر
اونہین پہاڑ سے نیچے گرادیا۔ جناب عمر سخت زخمی ہوکے بہی لڑتے رہے
الا آنحضرت کی شہادت کی خبر سنکے کمر ٹوٹ گئی اور کلیجہ تہام کے بیٹہہ گئے۔
بہت سے لوگ مدینہ کی طرف بہاگے۔ جب اس منحوس خبر کی غلطی ثابت
ہوگئی تو خاص خاص اصحاب آنحضرت صلعم کے پاس آگئے اور آپ کی حفاظت
کرنے لگے۔ ابن قمیہ نے قریش مین جاکر کہدیا کہ مین خود محمدؐ کو قتل کرآیا ہون
ابوسفیان اسکی تصدیق کے لئے ایک بلند ٹیلہ پر کہڑا ہوا اور پکار کر پوچہا۔
اے مسلمانون۔ تمہارے پیمبر زندہ ہین یا شہید ہوگئے۔ جب کچہہ جواب
نہ ملا تو دریافت کیا کہ ابن قحافہ یعنے ابوبکر صدیق بہی ہین یا نہین۔ اسکا بہی
جواب نہ دیا گیا تو قریش کی طرف متوجہ ہوکے کہنے لگا کہ یہ سب مارے گئے
اگر انمین سے کوئی ہوتا تو ضرور جوابدیتا اور خوشی کے مارے چلا اوٹہا "اعل
ہبل" یعنے اے ہبل بلند ہو۔ آج ہمنے بدر کا بدلہ لے لیا۔ یہ سنکے جناب فاروق
سے نرہا گیا۔ باواز بلند فرمایا کہ اے دشمن اسلام۔ تیرے منہہ مین خاک۔
یہ سب تیرے دانت توڑنے کو زندہ موجود ہین اگر شہید بہی ہوجاتے تو بہی
تم ہماری برابری نہین کرسکتے تہے کیونکہ تمہاری طرف کے مقتول دوزخ مین
ہین اور ہمارے شہید جنت مین۔ (تفصیل کیلیے دیکہو شمس التواریخ حصّہ اول)
جناب فاروق کی آواز سنکے ابوسفیان چہونک پڑا اور بولا کہ ذرا میرے
پاس آو۔ جناب فاروق بیدہڑک اوسکے پاس چلے گئے۔ ابوسفیان نے کہا

Marfat.com

کیا محمد قتل نہین ہوے - جناب عمر نے فرمایا نہین وہ خدا کے فضل سے زندہ ہین - ابوسفیان بولا کہ بمقابلہ ابن قمیہ کے تمہارا زیادہ اعتبار ہے تمہین سچے ہو -

مسلمانون کو جنگ احد مین چونکہ بہت نقصان پہنچا اسلئے یہودیان مدینہ کو موقع ملگیا اور مسلمانون کو اسطرح بہکانے لگے کہ دیکھو - اسلام کی نحوست نے تمپر یہ آفت ڈالی اگر تم مسلمان نہوتے تو یہ مصیبت نہ بھگتنی پڑتی - جناب فاروق کو جب اسکی خبر لگی تو برہم ہوکر اور تلوار کھینچکر بولے کہ مین ان یہودیون اور منافقون مین سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا تاکہ یہ افترا پردازی دور ہو - اسکی خبر حضور رحمۃ للعالمین کو دی گئی - آپ نے بہت کچھ سمجھایا تو جلال فاروقی رفع ہوا -

جب یہودیان بنی نضیر نے شرارتین کرنا شروع کین اور آنحضرت صلعم کو قتل کرنا چاہا تو اون پر چڑہائی کی گئی - وہ تنگ آکے اس بات پر راضی ہوے کہ مدینہ سے اپنا مال ومتاع لیکر ہم نکلجائینگے چنانچہ وہ مدینہ سے خیبر چلے گئے - اونکی زمینین اور املاک انصار مدینہ کی رضامندی سے مہاجرین اور محتاج انصار مین تقسیم ہوئین - اسلئے حضرت فاروق اور دیگر مہاجرین انصار کے دست نگر نہ رہے -

شعبان ۵ھ مین عرب کے ایک قبیلہ بنی المصطلق سے لڑائی ہوئی حضرت عمر فوج کے ہراول تھے - آپنے فریق مخالف کا ایک جاسوس گرفتار کرلیا اور اوس سے سارا حال دشمنونکا دریافت کیا جس سے بنی المصطلق

Marfat.com

کو شکست فاش ہوئی اور مال غنیمت بہت سا مسلمانون کے ہاتھہ آیا۔
عبداللہ بن ابی منافق مدینہ مین انصار کو ہمیشہ بہکایا کرتا تھا۔ اُحد کے دن تین سو آدمیون کو بہکا کے لشکر اسلام سے الگ کر دیا۔ وہ انصار سے کہا کرتا تھا کہ تم نے غیرون کو اپنے شہر مین بلا کے ناحق کی مصیبت اپنے سر لی۔ زید بن ارقم نے اوسکی یہ باتین آنحضرت سے بیان کر دین۔ فاروق اعظم نے جو سنا تو جوش مین آے اور منافقین کے اوس سردار کو مار ڈالنا چاہا مگر آنحضرت نے اپنی رحم دلی سے اوسکی معافی کرادی۔ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے جو سچا مسلمان تھا حضور نبوی مین گذارش کی کہ اگر آپ فرمائین تو مین اپنے باپ کا سر کاٹ لاؤن۔ حضور نے جوابدیا کہ نہین ہم اوسکے ساتھہ احسان کرینگے۔ آنحضرت کے اس کلام نے عبداللہ بن ابی کی قوم کو اوس سے ناراض کر دیا۔ وہی اوسکو ملامت کرتے اور بے عزتی سے پیش آتے تھے۔ جناب سید کونین نے یہ ماجرا سنکے فاروق اعظم سے فرمایا کہ دیکھا اگر تم عبداللہ بن ابی کو مار ڈالتے تو مسلمانون مین فساد برپا ہو جاتا اب اوسکو یون ہی سزا مل رہی ہے۔ جناب عمر نے عرض کی سچ ہے۔ مین خوب جانتا ہون کہ عمر کی رائے سے رسول اللہ کی رائے بڑی برکت والی ہے اسی واقعہ کے بعد سورۂ منفقون نازل ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کے مہربان سایہ مین جناب فاروق نے تربیت حاصل کی اور صدیق اکبر کی خلافت مین تجربہ اور اپنے عہد معدلت مہد مین اوس علم کو اسطرح برتا کہ دوسرا بادشاہ اونکا پاسنگ بھی نہین ہو سکتا۔

Marfat.com

خیبر مین سلام بن الحقیق - کنانہ بن الربیع - حیّ بن اخطب یہودی بڑے بڑے مشہور اور معزز سردار تھے - اونہون نے عربی قبیلون مین دورہ کیا اور مکہ پہونچکر قریش کو بہکایا کہ مسلمانون سے بدلہ لو یہانتک کہ سارے عرب مین آگ لگادی چندہی دن مین دس ہزار آدمی قریش کے پاس جمع ہو گئے اور ذیقعدہ ۵ھ مین جنگ احزاب یا خندق واقع ہوئی - ابوسفیان کفار قریش کا سردار بنکے آیا - جناب سرور عالم مدینہ سے باہر کوہ سلع پر آگئے جو شہر کے متصل ہے - پہاڑ کے آگے خندق کہود والیا - ایک مہینہ تک دشمن محاصرہ کئے پڑے رہے - رسد بند کردی - کبہی خندق سے اوتر کے ادہر ہی آجاتے تہے اسلئے حضور نے جا بجا نگرانی کے لئے صحابہ کو متعین کردیا تہا تاکہ دشمن ادہر نہ آنے پائین - ایک طرف فاروق اعظم ہی تہے - اوس جگہہ اونکے نام کی ایک مسجد ابہی تک موجود ہے - ایکدن کافرون نے اوتر آنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے زبیر کو ساتہہ لیکر اونہین روکدیا اور سخت ہزیمت دی - ایکدن اوصبح سے شام تک جنگ ہی مین مصروف رہے کہ عصر کی نماز قضا ہوتے رہگئی - غرضکہ حضرت فاروق کی کوششون نے اس جنگ مین نہایت مدد دی - آخر کفار محاصرہ اوٹہا کے چلتے پہرتے نظر آئے -

ماہ ذیقعدہ ۶ھ مین جناب سید کونین نے حج کے ارادہ سے مکہ جانے کا ارادہ کیا صرف حج وعمرہ کی ضروری چیزین ساتہہ لی تہین لڑائی کا قصد بالکل نہ تہا - جب گروہ مسلمانان حدیبیہ تک پہونچا تو قریش مکہ ڈرے اور مسلمانون کو روکا - طرفین سے پیام آنے جانے لگے - مسلمانون کی طرف سے پہلا قاصد

Marfat.com

مکہ گیا تو اوسی وہان والون نے بہت تکلیف دی - جناب رسول الثقلین نے
حضرت عمر کو بہیجنا چاہا کہ اون سے جا کے یہ کہو - ہم صرف حج کرنے آئے ہین
تم سے لڑنا نہین چاہتے ہین حج کر لینے دو ہم فارغ ہو کر بغیر تم سے جھگڑا کیے
مدینہ چلے جائین گے - حضرت فاروق نے التماس کی - حضور پر بخوبی روشن ہے
کہ قریش جتنا مجھہ پر دانت پیس رہے ہین اور جتنا مجھہ سے خار کہائے ہوے
ہین اوتنا کسی سے نہین جلتے اگر مین وہان گیا اور کسی نے آپکی شان پاک مین
یا اسلام کے باب مین ذرا بہی گستاخی کی تو مجھہ سے نہ رہا جائیگا مین فوراً اولجھہ
پڑونگا پہر خواہ مخواہ حضور کو میری حمایت مین لڑنا پڑیگا کیونکہ مجھے ہرگز
امید نہین کہ آپ صرف مجھے اپنے صدقہ مین دیکے خاموش یہان سے مدینہ
چلے جائین اگر ایسا ہو بہی سکتا تو الامر فوق الادب سمجھہ کے مین چلا جاتا غرضکہ
میرے بہیجنے مین ہرگز یہ نہوگا جو آپکا مقصد ہے کہ حج کر کے حضور چپ چاپ
مدینہ جا سکین - دوسرے یہ کہ مکہ مین میرے قبیلہ بنی عدی مین سے کسیکو
قریش نے رہنے نہین دیا ہے جو مجھے مکہ مین ذرا بہی مدد کی امید ہو مجھے
آپ بہیجین گے تو اپنے سر ایک نئے جھگڑہ کا بار ڈالین گے - اس سے بہتر
تو یہ ہے کہ جناب عثمان کو اس موقع پر اپنا سفیر بنائیے - قریش کا سرگروہ
اور سردار ابوسفیان انکا چچازاد بہائی ہے - انکے بہت سے عزیز واقارب
بہی وہان موجود ہین - انکا قبیلہ وہان زبردست اور قوی ہے - انکی حمایت
اور مدد وہان ہر طرح سے ہوگی - اگر بنی ہاشم سے کسیکو برابری کا دعویٰ ہے
تو بنی امیہ ہی کو ہے یہ وہان اچھے بنٹ آئین گے اور میرے جانے سے

Marfat.com

مسلمانون کی جانون کو نیا خدشہ پیدا ہوگا ورنہ مین اپنی جان کو خطرہ مین ڈالنے
سے کسی طرح ڈرنے والا اور ہٹنے والا نہین ہون ارشاد ہو تو چلا جاؤن ۔
چونکہ فاروقی تقریر کا ایک ایک لفظ نپا تلا اور بالکل مصلحت آمیز تھا لہذا آپ ہی کے
انتخاب پر عمل کیا گیا اور جناب عثمان بھیجے گئے ۔ قریش نے اونہین قید کر لیا
اور ایک نہ مانے ۔ کسی نے آکر جھوٹ موٹ یہ خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان کو
کفار نے قتل کر ڈالا ۔ اب مسلمانون نے لڑنے کا ارادہ کیا اور ایک درخت کے
نیچے بیٹھ کے اپنے سب ساتھ والون سے مرنے مارنے پر بیعت لی جسکا نام
بیعت الرضوان ہے ۔ اسکے بعد تحقیق ہوا کہ جناب ذی النورین رضی اللہ تعالی
عنہ خدا کے فضل سے صحیح و سالم ہین ۔ سہیل بن عمرو کفار کی طرف سے پیام صلح لایا ۔
چند شرائط پر صلح قرار پائی جنمین ایک شرط یہ بھی تھی ۔ "اگر کوئی شخص قریش
مکہ کا بغیر اجازت اپنے ولی کے آنحضرت کے پاس چلا جائیگا تو آپ کو اوسے
قریش کے پاس واپس کر دینا پڑیگا ۔ اگر مسلمانون مین سے کوئی ہمارے پاس
چلا آئیگا تو ہم نہ پھیرینگے" ۔ یہ شرطین تو قرار پا گئین مگر عہدنامہ ابھی نہین لکھا
گیا تھا کہ حضرت عمر گھبرائے ہوئے آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور
عرض کی ۔ یا حضرت ہم دبکر ایسی پستی اور ضعف ہرگز گوارا نہین کر سکتے ۔
حضور سرور عالم اور جناب ابو بکر صدیق نے آپکو سمجھایا جب آپکا جوش فرو ہوا
آنحضرت کے خلاف خواہش کرنے پر اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اوس قصور کے
کفارہ مین ایک غلام آزاد کرنے کا عہد کیا ۔ تکمیل کے بعد عہدنامہ پر حضرت
ابو بکر کی اور آپکی اور چند اور اصحاب کی گواہیان بھی کرائی گئین جس شرط پر

Marfat.com

جناب فاروق ناراض ہوے تہے اوسکا نہایت برا نتیجہ اوسیوقت پیدا ہوا یعنے ابوجندل ابن سہیل جو مسلمان ہوگیا تہا اور اوسکے باپ نے اوسے قید کر کیا تہا کسی طرح بہاگ کے آنحضرت کیخدمت مین چلا آیا مگر معاہدہ کی شرط مذکور کی بموجب سہیل نے اوسے مانگا تو واپس کرنا پڑا۔ فاروق اعظم کو بڑی تکلیف ہوئی اور فرمایا کہ اگر ابوجندل میری تلوار لیکر اپنے باپ کو مار ڈالتا تو مین بہت خوش ہوتا۔ اس سفر سے واپس آرہے تہے کہ اثنای راہ مین سورۂ فتح نازل ہوئی جسمین بیعت الرضوان مین شامل ہونے والون کے لیے خوشخبری اور فتح کا مژدہ تہا۔ آیۂ سکینہ بہی اوسی مین ہے جسکا تعلق زیادہ تر ہمارے ممدوح ہی کے خیالات سے ہے۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا سب سے پہلے جناب رسولخدا نے اس مژدہ سے حضرت عمر ہی کو مشرف فرما کے اونکی تسکین کی۔

اسوقت تک کافرہ عورتونکا نکاح مین لینا جایز تہا مگر جب آیت۔ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ نازل ہوئی تو یہ بات ناجائز ہوگئی۔ فاروق اعظم نے بہی اپنی دو بیویون قریبہ اور ام کلثوم بنت جرول کو جو کافرہ تہین طلاق دیدی۔ پہر جمیلہ بنت ثابت بن ابی الاقلح سے نکاح کیا جنکے بطن سے آپکے صاحبزادہ حضرت عاصم پیدا ہوے۔

جمادی الثانی ۷ھ مین مشہور جنگ خیبر ہوئی۔ یہ مقام مدینہ سے آٹھ منزل شام کیطرف مضبوط قلعون سے مستحکم تہا۔ وہ سب یہودی جو مدینہ سے

Marfat.com

چلے آے تھے اور بنی اسد و بنی غطفان وغیرہ سب یہین جمع تھے اور اپنے مضبوط
قلعون پر بہت بھولے ہوے تھے۔ جب اونہون نے بہت سر اوٹھایا تو
آنحضرت نے اونکی سرکوبی کا ارادہ کیا۔ ایک ماہ کامل لڑائی رہی۔ جناب فاروق اعظم
لشکر اسلام کے میمنہ کے سردار تھے۔ کئی چھوٹے چھوٹے قلعے فتح کئے۔ اونکے
خوف سے بنی غطفان اور بنی اسد خیبر والون سے الگ ہو گئے۔ ایک رات کو
جبکہ حضرت عمر لشکر کی حفاظت کر رہے تھے ایک یہودی جاسوس آپ کو ملگیا
آپ اوسے گرفتار کر کے حضور صلعم کی خدمت مین لے آے جس سے خیبر کا
بہت سا حال معلوم ہوا اور وہی ایک بڑا ذریعہ فتح کا بنگیا۔

فتح کے بعد خیبر کی زمین آنحضرت صلعم نے مجاہدین مین بانٹ دی چنانچہ
ایک قطعہ جسکا نام ثمغ تھا حضرت عمر کے حصّہ مین آیا۔ آپ نے اوسے راہ خدا
مین وقف کر دیا۔ تاریخ اسلام مین یہ پہلا وقف تھا۔

اسی سال آنحضرت صلعم نے جناب فاروق کو تیس مجاہدین کے ساتھہ
قبیلہ ہوازن کی گوشمالی کو روانہ کیا۔ اون لوگون نے جو فاروق اعظم کی آمد آمد
سنی تو خوف کے مارے بدحواس ہو کے سب بھاگ گئے اور کوئی بھی
سامنے نہ آیا۔

۸ ہجری مین مکہ فتح ہوا۔ یہ ایک بہت ہی بڑا واقعہ ہے۔ صلح حدیبیہ
مین جو شرطین قرار پائی تھین اونہین قریش مکہ نے توڑ ڈالا۔ جناب صاحب لولاک
نے لشکر کے جمع ہونے کا حکم دیا۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے پوشیدہ اطلاع
قریش مکہ کو دیدی۔ حضرت عمر کو جو اسکی خبر لگی تو اوسکا سر کاٹنے کو چلے مگر

Marfat.com

آنحضرتؐ نے روک لیا کہ خبردار ایسا نکرنا حاطب اہل بدرمین سے ہے جنکے لئے معافی ہے۔ یہ خبر سنکر ابوسفیان کے پیٹ مین قراقر پیدا ہوا اور چاہا کہ پھر نیا عہدنامہ ہو۔ چونکہ ہمارے فاروق اعظم کو منظور نہ تہا اونکی خاطر سے حضرت نے بہی ابوسفیانکی درخواست قبول نہ فرمائی۔ غرضنکہ آنحضرت صلعم رمضان ۸ھ ہجری کو اپنا لشکر ظفر پیکر لیکر روانہ ہوے۔ اثناے راہ مین حضور کے چچا عباس بہی لشکر مین آملے اور مسلمان ہوگئے۔ ابوسفیان نے مسلمانون کا جوش وخروش اور لشکر کی کثرت جو دیکھی تو ہوش وحواس کہودیئے اور حضور کیخدمت مین حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ حضرت عباس اوسے لیکر چلے۔ حضرت فاروق کی جب نظر پڑی تو آپکو وہ مصیبتین یاد آگئین جو غریب مسلمانون نے اوسکے ہاتہون اوٹہائی تہین۔ فوراً جلال آگیا اور ڈانٹ بتائی کہ اے خدا کے دشمن۔ ابتو مجھے تجہپر قابو ملگیا۔ کہان جاتا ہے تیرا سر اوڑاے بغیر نہ رہونگا۔ حضرت عباس فرماتے ہین کہ عمر کی للکار سنکے مین اور ابوسفیان ڈرکر رسول اللہ کی طرف بہاگے۔ جناب فاروق بہی ہماری طرف اسطرح جہپٹے جیسے باز اپنے شکار کی طرف جاتا ہے مگر میرے پاس چونکہ خچر تہا مین اوسے تیز کرکے جلد ہی حضور مین پہونچگیا ہمارے بعد حضرت عمر پہونچے اور بولے یارسول اللہ۔ آج ابوسفیان قابو پر چڑہگیا ہے اجازت ہوتا کہ مین اوسکا سر تن سے اوتارلون مین نے عرض کی کہ یانبی کریم مین نے ابوسفیان کو امان دی ہے۔ اس کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ جان کے ڈر سے اوسوقت ابوسفیان منافقانہ مسلمان ہوکر بچگیا۔ اپنی حفاظت اور امن کا اقرار لیکر مکہ واپس ہوا۔ پھر مسلمانون نے مکہ فتح کرلیا۔ آنحضرت صلعم

Marfat.com

کوہ صفا پر جا بیٹھے سامنے جناب عمر کھڑے تھے۔ قریش مین سے جو لوگ بیعت کرنے آتے تھے اونہین خوش ہو ہو کر حضور نبوی مین پیش کرتے جاتے اور بیعت کراتے تھے۔ اوسدن پہلے بہت سے مردون اور پہر بے شمار عورتون نے بیعت کی۔ حاجب بارگاہ نبوی اوسدن حضرت عمر ہی تھے۔ ایک روایت مین ہے کہ مردون نے آنحضرت کے ہاتھہ پر بیعت کی تہی۔ عورتون کی نسبت جناب فاروق کو حکم ملا تہا کہ تم اپنے ہاتھہ پر ان سے بیعت لو ہم بیگانہ عورت کے ہاتھہ کو مس نہین کرینگے۔

اسی سال ہوازن سے جنگ ہوئی جو حنین کے نام سے مشہور ہے حنین ایک وادی مکہ سے نو۹ دس میل کے فاصلہ پر عرفات کے پیچھے واقع ہے۔ اس لڑائی مین فوج کی ابتری اور پریشانی کے وقت جناب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور صلعم کا دامن مبارک ہاتھہ سے نہ چھوڑا ہر وقت سایہ کیطرح ساتھہ ساتھہ رہے عرب کا مشہور و معزز قبیلہ ہوازن ہمیشہ اسلام سے جلتا رہا۔ مسلمانون کی لڑائی کیصورت بگڑ کے پہر بنگئی اور فتح حاصل ہوئی۔ چھہ ہزار آدمی ہوازن کے گرفتار ہو کے آے۔

۹ ؁ھ مین مشہور ہوا کہ قیصر روم نے عرب پر چڑہائی کرنیکی تیاری کی ہے جناب سرور عالم نے بہی صحابہ کو لشکر تیار کرنیکا حکم دیا۔ یہ بڑے قحط اور تنگی اور عسرت کا زمانہ تہا۔ لوگون کو زر و مال سے مدد کرنیکی بہی ہدایت کی گئی چنانچہ اکثر صحابہ نے بڑی بڑی رقمین دین۔ حضرت عمر نے اپنے تمام مال کا نصف حضور صلعم کے آگے لا کر رکھدیا۔ اسطرح رسد اور سارا سامان جنگ مہیا ہو گیا۔ مسلمان

Marfat.com

مدینہ سے چلے مگر تبوک مین پہونچکر معلوم ہوا کہ وہ خبر موضوعات احباب مین سے
تہی لہذا چند روز وہان مقام کرکے واپس چلے آے۔

سال مذکورہ بالاہی مین جناب سرور کائنات نے ازواج مطہرات سی ناخوش
ہوکر اون سے کنارہ کیا لوگ آپکے طرز عمل سے یہ سمجہے کہ آپ نے سبکو طلاق
دیدی اسلئے سب رنجیدہ تہے۔کسی کی ہمت یارا نہین کرتی تہی کہ حضور صلعم
سے اس باب مین کچہہ دریافت کرے۔آخر حضرت فاروق ہی نے سبکی پریشانی
پر رحم کرکے حضور کیخدمت مین جانا چاہا۔دردولت پر حاضر ہوکر کئی بار اندر آنیکی
اجازت مانگی مگر کچہہ جواب نہ ملا۔آخر آپ نے چلا کے کہا۔شاید رسول اللہ یہ
خیال کرتے ہین کہ مین اپنی بیٹی حفصہ کی حمایت یا سفارش کرنے آیا ہون۔ہرگز
ایسا نہین ہوسکتا کہ مین رسول اللہ کے مقابلہ مین بیٹی کا کچہہ پاس یا لحاظ کرونگا
قسم ہے خدا کی۔اگر رسول کریم فرمائین تو مین اسیوقت حفصہ کے ٹکڑے ٹکڑے
کردون۔یہ سنکے آنحضرت نے فوراً بلا لیا۔آپ نے سامنے پہونچتے ہی پوچہا
کیا آپ نے ازواج کو طلاق دیدی ہے۔حضور نے فرمایا۔نہین۔کون کہتا ہے
جناب فاروق نے التماس کی۔حضور۔آج سب مسلمان مسجد مین رنجیدہ بیٹہے
ہین کسی کی جرأت نہین ہوتی تہی کہ آپ سے دریافت کرے۔مجہے اونکا رنج
دیکہکر کمال افسوس ہوا یہانتک کہ نرہا گیا اور خدمتمین حاضر ہونا پڑا اب ارشاد
ہو تو اونہین خوشخبری جا کے سنا دون بیچارے صبح سے گم صم بیٹہے ہوی ہین
کوئی کسی سے بات بہی نہین کرتا۔اس سے حضرت عمر کا درجہ عالی اور تقرب معلوم
ہوسکتا ہے۔چنانچہ اسی باب مین ایکدفعہ حضرت ام سلمہ کو کہنا پڑا کہ عمر۔تم تو

Marfat.com

ہر چیز مین دخل دینے لگے یہان تک کہ اب ازواج مطہرات کے باب مین بہی دست اندازی کرنے کا ارادہ ہے۔

ہمارے فاروق اعظم جنگ طائف مین بہی کوشش بلیغ کے ساتہہ شامل رہے آپ سریۂ ذات السلاسل مین عمرو بن العاص کی مدد کو بہیجے گئے تہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت کے سامنے ہر کام مین ممتاز اور جلیل رہے۔ جس تمنا سے آنحضرت صلعم نے آپکو خدا سے مانگا تہا اوسی خاطر اور بزرگداشت سے رکہا۔ حضرت عمر نے بہی خدا اور رسول کی عنایت کو فضول نہ جانے دیا جب تک زندہ رہے اسلام کی پرورش اور سرپرستی اوٹہتے بیٹہتے سوتے جاگتے مدنظر رہی۔

حضور سرورکائنات نے اکثر سردارون مثلاً ابو عبیدہ بن الجراح اور عمرو بن العاص حتی کہ اسامہ بن زید کے ساتہہ آپکو کیا بلکہ ماتحت کر کے آپکو اور حضرت ابو بکر کو بہیج بہیج دیا ہے۔ اس بات سے اکثر لوگ چونک جاتے ہین مگر اسمین کوئی حیرت کی بات نہین۔ اول تو اس سے ان حضرات کی فضیلت مین فرق نہین پڑ سکتا کیونکہ اونکو اسلیے ساتہہ کر دیا جاتا تہا تاکہ مسلمان اونکی تجربہ کاری اور معاملہ فہمی سے فائدہ اوٹہائین اور وہ اپنے ساتہہ والون کو سکہاتے رہین۔ دوسرے آنحضرت صلعم نے اسلام مین برادری اور مساوات جو قایم کی تہی وہ اچہی طرح ذہن نشین ہوجائے۔ ہر وقت سب کے دلونمین تازہ رہے اور کسی کے خیال مین افسری اور ماتحتی جاگزین نہونے پائے۔ وہان تو جنہون نے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لیا وہ ایک ہین چاہے بادشاہ ہو یا فقیر۔ نہ ابو بکر و عمر کی بزرگی مین اسامہ بن زید کی ماتحتی سے کچہہ کمی ہو نہ اسامہ بن زید کی فضیلت مین علی و عثمان پر افسری پانیسے

Marfat.com

سرخاب کے پر لگین۔ اسلام کی سرکارین توسب برابر کے پیارے ہین۔ بس یہ کیفیت ہے۔

ازنشان توشہ نام ونشانم باقیست		در من وتو نبود غیریت و دخل دوئی	

جناب رسول اللہ صلعم نے فاروق اعظم کو صدقات مدینہ کا عامل مقرر کردیا تھا حضرت عمر خود اس بات کے مقر ہین کہ مجھے عامل مقرر کیا اور وظیفہ دینا چاہا مگرمین نے دست بستہ عرض کی کہ محتاجون کو دیجیے تاکہ اونکی تکلیف رفع ہو مجھے آپ کی عنایت سے خداوند کریم نے اتنا دے رکھا ہے کہ اپنی گذر کرسکتا ہون پھر مین اپنا بوجہ اسلام پر کیون ڈالون۔

سختی اور دلیری اور ہمت کے کام کے لیئے ہمارے فاروق نہایت ہی مناسب وموزون تھے۔ زکوٰۃ وصدقات دینا لوگونکو سخت معلوم ہوتا تھا۔ اونکے وصول کرنے کے لیئے ایک زبردست اور بارعب آدمی کی ضرورت تھی جو اونمین رعایت اور تساہل کو آنے ہی نہ دے۔ چنانچہ جناب عمر ایسے ہی آدمی تھے۔ آپ نے حضرت عباس۔ خالدبن ولید اور ابن جمیل سے بڑے بڑے لوگونکے زکوٰۃ نہ دینے کی شکایت آنحضرت سے کی اور حضرات ممدوحین کو فاروق کی زبردستی سے دیناہی پڑی۔ آنحضرت صلعم خود فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر میری اُمت پر نہایت ہی مہربان اور عمر اللہ کے کام مین بہت زبردست ہی۔ درحقیقت فاروق اعظم کا یہ ایک خاص وصف ہے۔

سنہ ۹ھ مین عرب کے سب اطراف سے آنحضرت صلعم کیخدمت مبارک مین بکثرت وفود یعنے سفارتین آئین اور لاکھون آدمی مسلمان ہوے۔ اسی سال مین حضور کے

Marfat.com

اخیر حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہین - جناب عمر رضی اللہ عنہ اس حج مین حضور پُرنور کے ساتھہ تھے - اون تمام واعظون اور پند و نصائح سے مستفید ہوے جو آنحضرت نے اپنی بے نظیر اور قابل یادگار تقریرین فرماے -

ماہ صفر ۱۱ھ مین اسامہ بن زید رومیون کے مقابلہ کے لیئے مامور ہوے - سب صحابہ کبار کو حکم دیا گیا کہ اسامہ کے ساتھہ جاوٗ - لوگ تیار ہو چکے تھے کہ اخیر صفر مین حضور صلعم بیمار ہو گیئے اور وہ تجویز ملتوی رہی -

آنحضرت صلعم دس دن یا تیرہ دن علیل رہے - بیماری کی حالت یکسان نہ تہی کبھی تو شدت سے بخار ہو جاتا تہا اور کبھی اتنا افاقہ ہو جاتا تہا کہ آپ مسجد مین جا کے نماز ادا فرماتے تھے - یہانتک کہ عین وفات کے دن نماز فجر کے وقت طبیعت شریف اتنی بحال تہی کہ آپ دروازہ پر آے اور پردہ اوٹھا کے لوگون کو نماز پڑہتے دیکھکر خوش ہوے (واقعات متذکرہ صدر کی تشریح و توضیح کے لیئے ملاحظہ ہو شمس التواریخ حصہ اول)

اس بیماری کے زمانہ مین قصہ قرطاس کا ایک واقعہ ہے جہاڑ کے ہمارے پیچھے پڑا ہے ہزار طرح سے لوگونکو سمجہاوٗ مگر مانتے ہی نہین اور ناحق کے شبہات پیش کیئے جاتے ہین - تفصیل اوسکی یہ ہے -

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال سے تین دن پہلے قلم دوات مانگا اور فرمایا - "مین تمہین ایسی بات لکہدونگا جس سے تم آیندہ گمراہ نہو گے" یہ سنکے عمر فاروق نے لوگون سے کہا کہ حضور کو اسوقت شدت کا درد ہے اور ہمارے لیئے قرآن کافی ہے - حاضرین مین سے بعضون نے کہا کہ (نعوذ باللہ) آنحضرت

Marfat.com

بہکی باتین کر رہے ہین ۔ روایت مین "ہجر" کا لفظ ہے جسکے معنے ہذیان کے ہین ۔
یہ واقعہ سرسری نگاہ سے نہایت حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے ۔ مخالف کہہ سکتا ہے کہ اس سے بڑی بغاوت ۔ سرکشی اور گستاخی اور کیا ہوگی کہ حضور صلعم تو بستر مرگ پر پڑے ہوے امت کی غمخواری فرماتے ہین کہ لاؤ مین ایک ایسی بات لکھدون جو تمہین گمراہی سے بچاوے اور حضرت عمر کہتے ہین کہ کچھ ضرورت نہین ہمین قرآن کافی ہے ۔ اسپر طرّہ یہ ہے کہ بعض راویون نے جناب فاروق ہی کی قول سے آنحضرت کے اس ارشاد کو ہذیان سے تعبیر کیا ہے ۔ اس بات کیطرف بہی نظر رہے کہ گمراہی سے بچانے کے لیے جو ہدایت ہوگی وہ بحیثیت نبوت ہوگی جسمین سہو وخطا کا گمان نہین ہوسکتا ۔
اس قصہ پر تیرہ سو برس سے آج تک برابر جہک جہک ہوتی چلی آتی ہے اور فیصلہ نہین ہوچکا ۔ ہم کہتے ہین کہ آیت ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الخ توحجۃ الوداع مین نازل ہوچکی تہی پہر رشتہ نبوت ہی منقطع ہوچکا اب کیا ڈہونڈہ رہے ہو ۔ فاروق اعظم نے آیت مذکورہ بالا کا خلاصہ مطلب بیان کردیا تہا کہ قرآن کافی ہے ۔ کیا برا کیا جو کہدیا ۔ خلافت کی بحث جو دینی نہین ہوسکتی اوسکی خاطر سے یہ قرار دے لینا یا چہیڑ چہاڑ کے دوسرے سے کہوا لینا ۔ "ہذیان عوارض انسانی مین سے ہے اور آنحضرت عوارض انسانی سے بری نہ تہے اسلیئے پیمبر سے ہذیان ہونا ممکن ہے" کیسے افسوس کی بات ہے ۔ پہر اس قصہ سے یہ کیسی فرض کرلیا اور کہان سے نکالا کہ جناب مرتضوی کی خلافت بلافصل لکہانیکو دوات قلم مانگا تہا ۔ یہ آپکا خیال غلط توکیا بلکہ جنون ہے ۔ ثبوت اوسکا یہ ہے کہ جناب عمرؓ

Marfat.com

کو بھی اللہ جلشانہ نے خلافت دی اور حضور مرتضوی کو بھی مگر علی مرتضیٰؓ کو خانگی جھگڑون نے
پنپنے نہین دیا اسلئے حضور ممدوح سے خلافت سنبھلی ہی نہین اور فاروق اعظم نے
اپنی تو کیا ابوبکر صدیقؓ کی بھی خلافت چلادی چنانچہ دنیا کی تاریخ کے اوراق اسکے
گواہ ہین۔ اسی لیئے آنحضرت نے فاروق اعظم کی خلافت بلافصل لکھنی کو دوات قلم
طلب کیا تھا مگر فاروق نے اپنی خلافت کی سند لکھانیکو تحصیل حاصل سمجھا۔ رسول کریم
کو بیماری کی حالت مین زیادہ تکلیف نہ دینا چاہی اور دوات قلم لانیکو منع کردیا۔
ہماری راے مین تو ہمارا گمان تمہارے گمان سے زیادہ قوی ہے۔ اگر نہین ہے
تو ثابت کر دیجیے کہ آنحضرت نے دوات قلم خلافت فاروقی لکھانے کو نہین مانگا
کیونکہ اگر کسی دوسرے کے حق کے استقرار کے لیئے مانگا ہوتا تو وہ دوسرا
محض عمر کے انکار سے اپنی حق تلفی نہ ہونے دیتا بلکہ فوراً قلم دوات لاکے آگے
رکھہ دیتا خصوصاً اوس حالت مین جبکہ جناب مرتضوی کی خلافت بلافصل نہونے
مین مذہب مین بھی نقص آتا ہو۔ جب بعض روای "ہجر" کے لفظ کو قول عمر مین داخل
کرتے ہین تو ہمارا گمان اور بھی قوی ہو جاتا ہے کہ مفارقت نبوی کے غم مین
جب آپکو معلوم ہوا کہ میری خلافت کی سند لکھنی کے لیئے یہ تکلیف گوارا کی
جاتی ہے تو کہدیا کہ یہ فضول بیکار اور ہذیان ہے۔ فرط محبت مین ایسا ہی ہو جاتا ہے

شمہ نا گفتہ از سوز دلم شہرے بسوخت	آہ چون ظاہر شود این آتش پنہان من

جب اسبات پر غور کیا جای کہ یہ واقعہ جس طرح کتابون مین مندرج ہے اوس سے
کوی بات نکل بھی سکتی ہے یا نہین۔ اسکے لیئے یہ باتین ملحوظ خاطر رہین کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم وبیش تیرہ دن تک بیمار رہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم

Marfat.com

کی حدیث کے بموجب جمعرات کے دن آپنے قلم دوات مانگی اور پھر بروز دوشنبہ
یعنے اس واقعہ کے چار دن بعد تک زندہ رہکر آپ نے اس دار فانی کو چھوڑا جس
مدت مین اکثر مواقع اس قسم کے ملے ہونگے کہ آپ منشار عالی اتمام کو پہونچا سکتے تھے
مگر پھر اس بات کا ذکر کہین دیکھنے مین نہین آتا۔ تمام مدت مرض مین کسی اور واقعہ
اختلال حواس کا ذکر کسی روایت سے نہین پایا جاتا۔ اکثر صحابہ مین سے اوس
نازک وقت پر حضور نبوی مین موجود تھے لیکن اس قضیہ نامرضیہ کو بجز حضرت عبداللہ
ابن عباس کے اور کسی نے اپنے منہ سے نہین نکالا ہے۔ اوسوقت حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ کی عمر بروایات صرف تیرہ یا چودہ برس کی تھی۔ صحیح بخاری کی ایک
حدیث سے تو حضرت عبداللہ کا وہان موجود ہونا ہی نہین پایا جاتا اسی لئے محدثین
متحققین نے بدلائل و براہین ثابت کیا ہے کہ وہ موجود نہ تھے اور اس بات کا پتہ
نہین چلتا کہ اونہون نے اس واقعہ کو کس سے سنا تھا۔ تو ایسی حالت مین کوئی
بنا نکالنا اور پھر اوسپر اڑکر بک بک اور زق زق کئے جانا کونسی عقل کی بات ہے
آنحضرت اس کے بعد چار دن زندہ رہے۔ اس اثنا مین وقتاً فوقتاً بہت سی
ہدایتین اور وصیتین فرمائین۔ عین وفات کے دن حضور کی حالت اتنی سنبھل گئی
جو لوگ سمجھے کہ اب بالکل اچھے ہو گئے۔ اسی خیال سے جناب صدیق اکبر اپنے
گھر چلے گئے جو مدینہ سے دو میل تھا مگر حضرت عمر آپ کے اخیر دم تک پاس ہی رہے
جناب رسالتماب نے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ دوشنبہ کے دن دوپہر کے وقت
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین انتقال فرمایا۔ سہ شنبہ کو بعد دوپہر
دفن ہوے۔ اس سے مسلمانون کو جو رنج ہوا اوسکا حساب نہین ہو سکتا۔

Marfat.com

روایت ہے کہ اس صدمہ سے جناب فاروق ایسے آپے سے باہر ہوے کہ مسجد نبوی مین جاکے یہ اعلان کر دیا "جو کوئی کہیگا کہ حضور صلعم نے وفات پائی اوسے قتل کر ڈالونگا"

حضور صلعم کی رفاقت و مصاحبت مین جو زمانہ فاروق اعظم کی زندگی کا گذرا اوس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت۔ رعب داب۔ شان وشوکت۔ جلال اور شجاعت وہمت۔ دلیری و بہادری۔ قوت و توانائی۔ استقلال و متانت اور مصیبتون و تکلیفوں مین صبر و رضامندی۔ غیرت وحمیت اور اپنے حال پر قناعت۔ اسلام اور بانی اسلام سے صرف محبت ہی نہین بلکہ ایک فدائیانہ عشق ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کے بے نظیر اوصاف مین اسلام کی نصرت وحمایت اور خدا کے احکام کی اطاعت اور بڑے جوش وخروش سے رسول اللہ کے ارشاد کی تعمیل شامل تھی۔ آپکے مزاج کی سختی اور درشتی اور قیدیان بدر کے قتل کرنیکی اسکے سب مبنی بر انصاف و عدل اور مفید سلطنت اسلام تہین۔ اون سے صرف آپکا یہ مطلب تھا کہ کفار کی جمعیت ٹوٹے۔ اونکے دلو نمین اسلام کا رعب و دبدبہ اور مسلمانون کا غلبہ و نصرت بیٹھے۔ ظالمون اور بدکردارون کو سزائین ملتی دیکھکر دوسرے لوگ عبرت پکڑین اور پھر کسیکو ظلم و بدکرداری اور بدافعالی کرنے کی جرأت نہو۔ پس عمر فاروق کا دل جو ظاہر اسخت پتھر معلوم ہوتا ہے وہ حقیقت مین موم سے زیادہ نرم تھا بقول صدیق اکبر کے کہ جب مین سختی کرتا ہون تو عمر نرم ہوجاتا ہے اور جب مین نرمی پر کمر باندھتا ہون تو عمر سخت ہو جاتا ہے۔ غرضکہ۔

درشتی و نرمی بہم در بہ است	چو جراح کہ رگزن و مرہم نہ است

Marfat.com

اوس ذات ستجع صفات مین پورے پورے اوصاف جهانداری وجهانبانی کے
کوٹ کوٹ کے بهر دیئے گئے تهے - یہ بادشاہ ہمارا وہ بادشاہ تها جسے خدا نے
صرف بادشاہی کے لیئے اپنے ہاتهہ سے بنایا تها - کوتہ اندیش خوردہ بین بادشاہی
نظر کہان سے لائین جو بادشاہ کو سمجهین - قدرِ گوهر شاہ داند یا بداند جوهری -
حضرات ناظرین اجهان آپ ہمارے ممدوح کو مسلمانون کے ساتهہ کوئی سخت
برتاؤ کرتے دیکهین تو اوسے بهی فاروق اعظم کی دور اندیشی اور مصلحت بینی ہی سمجها
کرین چنانچہ نظیر کے طور پر ہم یہان ایک روایت بیان کرتے ہین - ایکدن جناب
صدیق اکبر اور فاروق اعظم دونون آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین حاضر تهے -
جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بهی اوسوقت موجود تهے کہ ناگاہ حضور صلعم اونکے
درمیان سے اوٹهے - ایک سمت کو چلے گئے اور دیر تک نہ آئے - آپ کے
دیر کرنے سے سبکو تشویش ہوئی - جناب ابوہریرہ سے کہا گیا کہ آپ جائین اور
حضور کو تلاش کرین ابوہریرہ ڈهونڈهنے نکلے - تهوڑی دور تک تلاش کرنی سے
جناب رسالتمآب ملے اور حضرت ابوہریرہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور تمهین اس باغ کے
پیچهے لا الہ الا اللہ پر یقین رکهنے والا جو ملے اوسے یہ مژدہ سُنا دینا کہ تو جنتی ہے -
اتفاقاً سب سے پہلے اونکو فاروق اعظم ہی ملگئے - جناب ابوہریرہ نے آپکو یہ خوشخبری
سنادی - حضرت عمر نے ایک دوہتڑ زور سے اونکے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ کمبخت
اگر ایسی بشارتین سناتا پهریگا تو لوگ نیک عمل کرنا چهوڑ دینگے - پهر گردن پکڑ کے
اونهین آنحضرت صلعم کے پاس لے آئے - پس آپکا کوئی فعل مصلحت بینی سی
خالی نہین ہوتا تها - جو کوئی آپکی اسطرح کی رائے کو خلاف نظر سے دیکهے گا

Marfat.com

وہ خواہ مخواہ بڑی غلطی کا مرتکب ہوگا۔ خود حضرت فاروق نے سند خلافت پر متمکن ہونے کیوقت جو خطبہ فرمایا تھا۔ اوسمین یہ بہی ارشاد تھا کہ لوگ میری سختی اور تشددسی ڈرتے ہین۔ کہتے ہین کہ عمر رسول اللہ اور صدیق اکبر کے سامنے بہی سختیان کیا کرتا تھا۔ مجہے بہی اسکا اقرار ہے کہ وہ سچ کہتے ہین۔ مین رسول اللہ کے ساتھہ ایک غلام اور خدمتگار کے مانند تہا۔ اونکی نرمی اور شفقت وعاطفت اس درجہ کی تھین کہ اونکی برابری کوئی نہین کرسکتا۔ خدانے رؤف ورحیم بہی اونکے نام رکہے ہین۔ مین شمشیر برہنہ تہا مجہے وہ درمیان مین رکہکر کار فرما ہوتے تہے۔

جناب ابوبکر صدیق نے عبدالرحمٰن بن عوف سے مشورہ لیا کہ مین اپنے بعد عمر کو خلیفہ کرنا چاہتا ہون تمہاری کیا راے ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے اس ارادہ کو پسند تو کیا مگر اوسکے ساتھہ ہی شکایت کی کہ اونکی طبیعت نہایت درشت ہے صدیق اکبر بولے کہ تم اونکی سختی کی وجہ سمجہے نہین۔ مین زیادہ نرمی اور رحم کا برتاؤ کیا کرتا تہا۔ مین نے غور سے تجربہ کیا ہے کہ جہان مین نے کسی پر سختی کی عمر نے میری خوشامد کرنا شروع کی اوسپر رحم کرنے کی سفارش کرنے لگے۔ جب مین حد سی زیادہ نرمی پر اوتر پڑا تو فوراً عمر سخت ہو گیا۔ جب وہ خود مالک ومختار سلطنت ہوگا تو انشاء اللہ اوسکی مزاج کی سختی جاتی رہے گی۔

خود مختار خلافت کے زمانہ مین بیشک آپ کی عادت مین بہت فرق آگیا تہا۔ سچ تو یہ ہے کہ فاروق اعظم کے مزاج کی نسبت آنحضرت صلعم کا فیصلہ قطعی ہے جو قیدیان بدر کے آنے کے وقت عمل مین آیا تہا اوسکے سامنے پہر اس معاملہ مین بحث کرنا فضول ہے۔ سرٹیفکٹ وہی مستند ہے جو بادشاہ اپنے قلم سے لکھدے

Marfat.com

پھر غیر چون وچرا کرنے والے کون۔ رسول اللہ نے قیدیان بدر کے معاملہ مین ارشاد کیا کہ ابوبکر حضرت ابراہیمؑ اور جناب مسیحؑ کی مانند ہین جو رحم کے وکیل ہین اور عمر فاروق نوحؑ اور موسیٰؑ کے مثل ہین جو عدل اور انصاف کے وزیر تھے۔

خود رسول صلعم فرمایا کرتے تھے "عمر حق کہتا ہے چاہے وہ کڑواہی کیون نہو اور اسی باعث سے کوئی اوسکا دوست نہین"۔ پس اونکے رعب وداب اور حق گوئی نے اپنا سکہ لوگون کے دلون پر ایسا بٹھایا تھا کہ لوگ اونکے نام سے کانپ جاتے تھے۔ چاہے عمر سامنے ہون یا نہون۔ اہم مواقع پر کارروائی کے لیے آنحضرت صلعم بھی فاروق اعظم کو اپنے ساتھہ شامل کرلیا کرتے تھے۔ کیساہی مشکل سے مشکل کام ہو عمر کا ہاتھہ لگا نہین کہ ہوا نہین۔ ایکدن ایک حبشی لڑکی ہاتھہ مین دف لئے حضور کیخدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کی۔ حضور مین نے منّت مانی تھی کہ جب آپ سفر سے بخیر وخوبی اور بامراد واپس آئین گے تو آپکے روبرو دف بجاکے گاؤنگی۔ اتنا کہکے وہ گانے بجانے لگی۔ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ وحضرت عثمان اور جناب صدیق اکبر بھی آگئے۔ وہ بدستور گاتی رہی۔ اتنے مین فاروق اعظم بھی آپہونچے۔ اونہین دیکھکر حبشن نے دف نیچے رکھا اور اوسپر بیٹھہ کے خاموش ہوکر سر نیچے جھکالیا۔ آنحضرت نے مسکراکر فرمایا کہ عمر سے شیطان بھی ڈرتا ہے ایکدن کاشانۂ نبوی کے پاس شور وغل کی آواز سنائی دی۔ حضور صلعم نے اودھر دیکھا تو ایک عورت ناچ رہی تھی اور لوگ اوسکے گرد تماشا دیکھنے کیلئے جمع تھے۔ حضرت نے جناب عائشہ سے فرمایا کہ یہ تماشہ دیکھو۔ وہ بھی دیکھنے لگین۔ اتنے مین کہین سے چلتے پھرتے حضرت فاروق بھی وارد ہوگئے۔ تماشہ دیکھنے والے

Marfat.com

سب بھاگ گئے ۔جناب صدیقہ بھی ہٹ گئیں ۔اوسوقت آنحضرت نے فرمایا۔
مین دیکھتا ہون کہ عمر سے جن وانس وشیاطین سب ڈرتے اور بھاگتے ہین ۔اسیطرح
جناب علی مرتضیٰ فرمایا کرتے تھے کہ فاروق اعظم کا شیطان اونکو خطا کا حکم کرنیسے
ڈرتا ہے۔

مدت مدید تک جناب فاروق آنحضرت کے ہمدم وہمساز اور شریک وحصہ
دار رہے ۔تمام امور اصلاح امت ۔فلاح مسلمانان اور انتظام اسلام مین صلاح کار
تھے ۔وزیر ہوشیار اور تجربہ کار کیطرح حضرت عمر کی راے سب سے زیادہ قوی اور
صائب ہوتی تھی ۔آنحضرت صلعم نے بارہا فرمایا ہے۔"خدا نے حق کو عمر کے دل
اور زبان پر جاری کیا ہے وہ میرا مشیر ہے"جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہین ۔
"قرآن عمر کی باتون کی تصدیق مین نازل ہوا کرتا تھا"عبداللہ بن عمر نے فرمایا ہے
"اگر اصحاب رسول اللہ کسی بات مین مختلف الراے ہوتے تھے اور حضرت
عمر کی راے سب سے مختلف ہوتی تو حضرت عمر کی راے کی تائید مین قرآن نازل
ہوجاتا تھا"حضرت امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب نے یہ بھی
ارشاد کیا ہے ۔"ہم مین سے بہتون کی یہ راے تھی کہ تسکین او تشفی عمر کی زبان پر
آکر بولا کرتی ہین اور فاروق ہی کے اقوال طمانیت بخش ہوتے ہین"۔فاروق اعظم
کی راے صائب اور دانشمندی وعقل وذہانت اور دماغی قوتین ملکہ نبوت تک
پہونچی ہوئی معلوم ہوتی ہین اسی لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے
بعد نبی ہوتا تو عمر ہی ہوتا ۔فاروق اعظم کی بہت سی رائین احکام الٰہی اور منشاء
ایزدی کے مطابق ہوگئی ہین ۔جنکو ارباب سیر اپنی اصطلاح مین "موافقات عمر"

کہتے ہین۔ بعضون نے اونکا شمار بیس بتایا ہے منجملہ اونکے چند یہان معرض تحریر مین لائی جاتی ہین۔

(۱) مقام ابراہیم کو مصلّٰی بنانے کی لیے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ سبی بالکل آپکی راے تہی جو بہت مشہور ہے۔

(۲) عورتون کے پردہ کے احکام حضرت فاروق کی رای کے مطابق نازل ہوئین

(۳) قیدیان بدر کے باب مین جو آیت نازل ہوئی وہ آپ ہی کی راے تہی۔

(۴) جب بڑا اور سخت منافق عبداللہ بن ابی بن سلول مرگیا تو اوسکی بیٹے نے آکے حضور صلعم سے درخواست کی کہ آپ جنازہ کی نماز پڑہا دین۔ حضور رحمت للعالمین فوراً اوٹھہ کہڑے ہوے اور نماز پڑہانی چلے۔ جناب عمر نے رستہ مین جاکے روک لیا اور التماس کی کہ نہین ہم آپکو ایسے منافق کی نماز جنازہ نہین پڑہانے دینگے مگر رسول مہربان و رحیم نے نہ مانا آگے چلے۔ حضرت فاروق کہتے ہین مین ابتک حیرت مین ہون کہ نہین معلوم اوس دن مجہہ مین اتنی جرات کہان سے آگئی تہی کہ جب آنحضرت صلعم نے میرا کہنا نہ مانا اور آگے چلے تو مین اوچہل پڑا اور پکار پکار کے عبداللہ بن ابی سلول کے منافقانہ افعال و اقوال بیان کرنے لگا۔ مگر آنحضرت مسکرائے اور فرمایا کہ عمر مین ضرور نماز جنازہ پڑہاونگا۔ لیکن مین باز نہ آیا اور اپنی کہے گیا۔ آنحضرت نے جاکے نماز پڑہا دی۔ جب واپس آئے ہین تو یہ آیتین سورہ براۃ کی نازل ہوئین۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ الخ"

Marfat.com

(۵) حرمت شراب مین تین دفعہ پے در پے فاروق اعظم کی رائے کے مطابق آیتین نازل ہوئین - یسئلونک عن الخمر والمیسر الخ - یاایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ - یاایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر الخ

(۶) غیر کے گھر مین اذن لیکر داخل ہونیکا حکم حضرت عمر ہی کی رائے کے مطابق نازل ہوا ہے -

(۷) یہ آیت نازل ہوئی - ولقد خلقنا الانسان من طین " حضرت فاروق نے جواسے سُنا تو فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین " آنحضرت صلعم بولے - عمر - تو قرآن مین اپنی طرف سے زیادتی کرتا ہے مگر نہین خداوند کریم تو عمر فاروق کی دلداری کرتا تھا یہی آیت نازل ہوگئی -

(۸) آیت ذیل مین بہی عمر فاروق کے الفاظ کا تطابق ہے -

من کان عدوا للہ وجبریل ومیکٰل الخ

جناب علی مرتضیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم قرآن کی راے اور کلام کو فاروق اعظم کی راے اور کلام سے مطابق پاتے ہین - اسی طرح کی اور بہت سی روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر کی راے بڑی صائب اور پختہ ہوتی تہی -

اب رہے دنیوی امور اونمین تو آپ کی راے کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہوتا تہا - ایکبار کسی لڑائی مین اصحاب کے پاس کہانے پینے کو کچہہ نہ رہا اور بہوک سے مرنے لگے - آنحضرت کیخدمت مین حاضر ہوکے بہوک پیاس کی فریاد کی اور اجازت مانگی کہ اگر حکم ہو تو سواری کے اونٹ ذبح کرکے کہانا شروع کردین کیا کرین بہوکا تو نہین رہا جاتا - مجبور ہوکے آنحضرت صلعم نے اجازت دیدی -

Marfat.com

جناب عمر نے جو سنا تو آگے عرض کی کہ حضور ہم بہو کے اور پیادہ ہو کر دشمن سے کیا خاک مقابلہ کرینگے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم ہی بتاؤ اس حالت مین کیا کیا جاے جناب فاروق نے عرض کیا کہ بعضون کے پاس تو کہانے کو کچہ نہین ہے مگر بعضونکے پاس کچہ کچہ ہے۔ سبکو حکم دیدیجے کہ اپنا کہانا پینا لے لیکر آپ کے حضور مین آجائین اور شریک ہو کے آپکے سامنے کہالین۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ حضرت عمر کی یہ تدبیر ایسی کارگر ہوئی کہ کوئی شکایت نہ رہی۔

جن کامون مین وحی آنحضرت صلعم کی رہنمائی نہین کرتی تہی اونمین آپ فاروق کے مشورہ سے کام لیتے تہے مثلاً ایکدن حضور صلعم نے عمر سے پوچہا کہ شام کی لڑائی کی نسبت تمہاری کیا راے ہے۔ جناب فاروق نے جوابدیا کہ خدا کا جو حکم ہوا اوسکی تعمیل کیجیے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر اس باب مین میرے پاس خدا کا کوئی حکم ہوتا تو تم سے کیون پوچہا جاتا۔

جناب فاروق کی رائے کی خوبی اور پختگی ثابت کرنیکے لیے ہمین یہ چند ارشاد صاحب الوحی علیہ الصلوۃ والسلام کے بیان کردینا کافی ہین۔ حضور فرماتے ہین۔

(۱) اگلی امتون مین محدث ہوا کرتے تہے میری امت مین اگر کوئی محدث ہے تو عمر ہے۔

(۲) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا۔

(۳) خواب مین ایک پیالہ بہرا ہوا دودہ میرے پاس لایا گیا مین نے سیر ہو کر پی لیا باقی جو رہا عمر کو دیدیا۔

(۴) ابوبکر و عمر میرے دو وزیر ہین جس امر مین وہ دونون متفق ہونگے مین اونکی

Marfat.com

مخالفت نہین کرونگا بلکہ اون سے موافقت کیجائیگی۔

(۵) ابوبکر اور عمر دونون بمنزلہ میری شنوائی اور بینائی کے ہین۔

ہمارے اوپر کے بیان سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت عمر کو آنحضرت صلعم کے ساتھہ حد سے زیادہ قرب و یگانگت اور محبت اور بے تکلفی تھی۔ صاحب التحیۃ والثنا کا تکیہ کلام ہوگیا تھا کہ جب کوئی کام کیا تو فرمایا کہ مین نے اور ابوبکر و عمر نے فلان کام کیا ہے۔ جب کہین تشریف لیجانیکا اتفاق ہوتا اور کوئی اوسکی بابت پوچھتا تو یہ فرمادیتے کہ ہان مین اور ابوبکر و عمر وہان گئے تھے۔ اگر آپکی کوئی خواہش ہوتی تو یون ارشاد ہوتا کہ مین اور ابوبکر و عمر یہ چاہتے ہین۔ غرضکہ آنحضرت صلعم کو یہ دونون نام ورد زبان ہوگئے تھے ہماری مجال نہین کہ اس اتحاد ثلثہ کو رفع کرسکین۔

جدا ہون یار سے ہم اور نہون رقیب جدا	ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

ایکدن آنحضرت بے تکلف جسد اطہر کھولے ہوے گھر مین بیٹھے تھے کہ جناب صدیق اکبر اور فاروق اعظم آگئے اور اذن لیکے اوسی حال مین اندر چلے آے۔ پہر جناب عثمان آے تو حضور نے اپنے کپڑے درست کرلئے۔ غرضکہ وہان۔ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی۔ کا معاملہ ہے اور ہم ہین کہ اپنی اپنی ہانک رہے ہین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلعم مسجد مین تشریف لاتے تو صحابہ مین سے کسی کی مجال نہوتی کہ حضور کیطرف آنکھ اوٹھا کے بھی دیکھے مگر ابوبکر و عمر دونون آنحضرت صلعم کی طرف دیکھتے اور مسکراتے تھے حضرت بھی اون دونونکی طرف دیکھکے باغ باغ ہوجاتے تھے۔

سب سے بڑی ذمہ داری کا کام یعنے وحی کا لکھنا ابوبکر و عمر و عثمان و علے

Marfat.com

رضی اللہ عنہم اجمعین ہی کرتے تھے اور آنحضرت صلعم کی فرمانبرداری اور ادب ولحاظ حد سے زیادہ ملحوظ رکھتے تھے اودہر آنحضرت کو ان چارون صاحبونکی خاطرداری دل سے منظور تھی۔بارہا حضرت عمر گھنٹون کف افسوس مل ملکے اس بات پر روتے رہے ہین کہ مین نے فلان امر مین آنحضرت سے اختلاف راے کیون کیا۔

ایکدن بنو تمیم نے حاضر ہوگے حضور رسالتمآب مین گذارش کی کہ ہمارا کوئی سردار مقرر کردیا جاے۔اثناے انتخاب مین باہم صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے اختلاف راے جو ہوگیا تو جھگڑے مین زور زور سے بحث ہونے لگی۔اوسیوقت یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ جناب عمر نے قسم کھائی کہ آئندہ مین حضور صلعم کے روبرو کبھی بلند آواز سے باتین بھی نہین کرونگا۔

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاص خاص اصحاب کا بہت پاس و لحاظ رکھتے تھے اور ہر وقت اونکو پاس رکھنے کے خیال سے باہر نہین بھیجتے تھے ایکدن کا ذکر ہے۔آپ نے یہ تجویز فرمایا کہ پیغام حق پہونچانے کے لیے ممالک دور دست مین قاصد بھیجے جائین۔لوگون نے عرض کی کہ ابوبکر وعمر کو آپ کہین نہین بھیجتے انکے اونہین روانہ فرمائیے۔آپ نے جوابدیا کہ ابوبکر وعمر دین کی آنکھ اور کان ہین مجھے اونکی بہت ضرورت ہوتی ہے اسلیے اونہین ایکدن کے لیے بھی اپنی نظر سے جدا نہین کرسکتا۔آنحضرت کی ذراسی تکلیف سے بھی اونکے دل مین درد ہونے لگتا تھا۔ایکدن آنحضرت صلعم تہمد باندہے بوریہ پر سورہے تھے کہ جسم نازنین پر فرش کے نشان پڑگئے اوسی حالت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے

Marfat.com

آپکو آنحضرت صلعم کا یہ حال دیکھکر کمال تاسف ہوا جب آپکی نظر مبارک طاقون پر پڑی تو ایک طاق مین صرف آدہ سیر کے قریب جو اور ایک بہت چھوٹا سا ٹکڑا پنیر کا دہرا دیکھا ادہر اودہر نگاہ جو دوڑائی تو پانی کا ایک مشکیزہ لٹک رہا تہا اسکے سوا دولتخانہ نبوت کاشانہ مین آپکو کچہ بہی دکہائی نہ دیا دل پہلو مین تڑپ کر رہگیا۔ باعث تخلیق ارض وسما کی یہ بے سروسامانی اور تکلیف دیکہکے بے اختیار رو دیئے۔ افسوس۔ وہ اسلام جو ایسی ایسی تکلیفین بہگت کے اور اس روئے دہونے سے پرورش کیا گیا تہا آج یون پامال ہو رہا ہے۔ اے روح فاروق اعظم تو کدہر ہے اور اے شفقت خیر البشر تو کہان ہے۔

نے یار نہ غمخوار نہ کس محرم اسرار اندوہ تو ناگفتہ و درد تو نہان بہ		رنجوری و مہجوری و ہجران بکہ گویم این پیش کہ ظاہر کنم و آن بکہ گویم
اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہی جو دین بڑی شان سے نکلا تہا عرب سے	دیگر	امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے پردیس مین وہ آج غریب الغربا ہے

سب سے بڑی تمنا ہمارے فاروق کی یہ تہی کہ مین آنحضرت صلعم کے قدمون مین شہید ہوکے گر پڑون اور پیرون پر پیشانی رگڑتے رگڑتے دنیا سے چل بسون جب اس باب خاص مین آپکو زیادہ بیکلی ہوئی تو آپ جانتے ہین کہ - دل ابدال ہست درین گنبد سپہر - حضرت کے دل مین بہی یہ تار غم جا اٹکا کمال دلداری سے جناب فاروق کے آنسو پونچہے اور فرمایا۔ اے عمر۔ تو شہید ہے۔ آپ اکثر اسی نام سے لیکے شہید کہکر آپکو پکارا کرتے تہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت اور ابوبکر و عمر ایک پتہر پر کہڑے تہے پتہر ہل گیا حضور صلعم نے فرمایا۔ اے پتہر خاموش کیا تجہکو نہین معلوم کہ تیرے اوپر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہین ہے۔

Marfat.com

سقیفہ بنی ساعدہ اور خلافت صدیقی

اگرچہ ہم اس بیان کو اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصہ مین بھی لکھہ چکے ہین اور یہان کی بہ نسبت وہان اچھی طرح اور زیادہ زوردار لکھا ہے مگر چونکہ اسکا تعلق زیادہ تر فاروق اعظم سے تہا اسلیئے تکرار کی جاتی ہے۔ اوستاد کے اس شعر۔

امور مصلحت ملک خسروان دانند	گدای گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

کو تو ہر دم پیش نظر کیجئے اور ہمارے بیان کو سننے جایئے جو یہ ہے۔

اسمین کوئی شک نہین کہ ادہر تو آنحضرت صلعم نے آنکھین بند کین اور اودہر بڑے جوش وخروش کے ساتھہ خلافت کے لئے جہگڑے ہونے لگے لوگون نے اس بات کا بہی انتظار نہ کیا کہ پہلے رسول اللہ کو دفن کرلین جبہی یہ زرق زرق وبرق وبرق شروع ہو۔ واقع مین یہ بڑے ہی تعجب کی بات ہے۔ اس سے بہی بڑا تعجب یہ ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلعم کے عشق کا دم بہرتے تہے وہ ہی جنازہ کو بے گور وکفن چہوڑ دین اور اس فکر مین لگجائین کہ مسند خلافت کسی اور کے ہاتہہ نہ آنے پائے۔ ایک بڑا بہاری غضب آپکو یہ نظر آئیگا کہ ابوبکر وعمر ہی کی ذات سے یہ فعل ناگوار سرزد ہوا اور جب تم یہ دیکہوگے کہ جناب علی مرتضی اور بنی ہاشم جنہین از روئے نیچر آنحضرت صلعم سے زیادہ علاقہ تہا ادن پر قدرتی تعلق کا کامل اثر ہوا چنانچہ وہ اوس نزاع مین شامل نہین ہوے اور آنحضرت کے جنازہ کو چہوڑ کر ایک بالشت بہی نہین ہٹے تو تمہاری وہ ناگواری جو فعل ابوبکر وعمر سے پیدا ہوئی تہی اور بہی زیادہ وحشت پیدا کریگی۔ ناظرین! یہ سچ ہے کہ ابوبکر وعمر وغیرہ جنازہ چہوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ چلے گئے تہے۔ بالکل سچ،

Marfat.com

کہ وہان پہونچکے اونہون نے انصار سے خلافت کی لئے جنگ کی۔ ایسے اون کوششون مین محو بھی ہوگئے گویا اون پر کوئی حادثہ پڑاہی نہین۔ ہم یہ بھی مانے لیتے ہین کہ اونہون نے صرف انصار سے تو درکنار اپنی خلافت بنی ہاشم اور امیر المومنین علی مرتضیٰؓ سے بھی بجبر منوائی۔ چاہے بنی ہاشم نے بآسانی نہ مانی ہو تو نہ سہی ہم اس بات کو بھی اپنے سر لئے لیتے ہین کہ سیر و حدیث کی کتابون سے ایسے ہی خیالات دل مین پیدا ہوتے ہین مگر اصل حال یون نہین ہے۔

ناظرین ایسی غلیظ بحث ہمکو نہایت ہی ناگوار ہے ہم اسمین کبھی ہاتھ ڈالنا نہین چاہتے مگر کیا کرین مورخی کے فرائض گلا گھونٹ کر کرا دیتے ہین۔

بکنج عافیت میخواستم کز فتنہ بگریزم	بلاے عشق ناگہ از در و دیوار پیدا شد

خیر سنئے اچھی طرح ثابت ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ نے اپنی ذات یا اپنی طرف سے خلافت کا جھگڑا نہین شروع کیا نہ دونون صاحب خود اپنی خواہش سے سقیفہ بنی ساعدہ مین گئے۔ جیساکہ مسند ابو یعلی مین جو ایک بڑی معتبر کتاب ہے جناب عمر کا قول یون بیان کیا ہے۔ "ہم کاشانہ نبوت ہی مین تجہیز و تکفین کے واسطے بیٹھے تھے کہ ناگاہ دیوار کے پیچھے سے ایک آدمی نے پکارا۔ اے عمر ذرا باہر آؤ۔ مین نے اوسے ڈانٹ بتائی کہ چل ہٹ ہم لوگ کیسے باہر آسکتے ہین کیا تجھے معلوم نہین کہ رسول اللہ کا جنازہ ہمارے سامنے دہرا ہے اور ہم اوسکی تجہیز و تکفین کے بند و بست مین مصروف ہین۔ اوسنے کہا کہ یہان بھی ایک حادثہ ایسا پیش آیا ہے جس سے عجب نہین کہ اسیوقت لڑائی چھڑ جاے اور مدینہ کی گلیونمین خون بہتا پہرے۔ یعنی سب انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوگئے ہین۔ جلد پہونچکے پہلے اونکی خبر لیلو کہین ایسا نہو

Marfat.com

کہ غضب آجاے۔ مین نے یہ سنکر ابو بکر سے کہا کہ حضرت چلیئے"۔ اس روایت سے اچھی طرح ثابت ہی کہ ابو بکر و عمر نے بذات خود نہ تو خلافت کے مسئلہ کو چھیڑا نہ خود اپنی خواہش سے سقیفہ بنی ساعدہ مین گئے۔

اب دوسری بحث یہ ہے "کیا جناب امیر یعنے علی مرتضی ؓ اور بنو ہاشم کو خلافت کی مطلق پرواہی نہ تھی"۔ کیون نہین۔ ضرور تھی اور ایسی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی اُمیہ کی خلافت کی ہوس نے اسلام کا کھوج کھود دیا اوسکی بنیاد کھود کے پھینک دی اگر یہ نہوتی تو ہمارے امام ہمام جناب حسین رضی اللہ عنہ اندوہناک مظلومیت مین شہید نہوتے جسکے لیئے روتے روتے ہم مین جان ہی نہین رہی ہے۔ اگر یہ نہوتی تو بنی ہاشم ہی کی دو شاخین بنی فاطمہ و بنی عباس باہم لڑ لڑ کے بغداد کے ہرے بھرے باغ کو نہ اوجاڑ دیتین۔ اگر ہم سے پوچھیئے تو سچ یہ ہے کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑا کرتا ہے یعنے ایک تھیلی کے دو بٹون بنی ہاشم اور بنی امیہ کی شاگردی مین مسلمان خانہ جنگیان سیکھے ہین۔ خدا ناس کرے اس خانہ جنگی کا جسنے تمام دنیا کی سلطنت مسلمانون کے ہاتھہ سے کھودی اور انھین کسی کام کا نہ رکھا اگر اس سے بھی زیادہ سچ پوچھو تو ہم یہ کہینگے کہ بنی تیم اور بنی عدی نے تو خلافت کرکے اسلام کی عمارت کے کنگورے آسمان تک اور جڑ تحت الثریٰ تک پہونچا دی لیکن بنی ہاشم اور بنی اُمیہ نے اوسے منہدم کرکے گدھونکے ہل پھروا دیئے۔ قصہ کوتاہ۔ یہ باتین تو جب ہی سمجھہ مین آوینگی جبکہ فلسفہ اور پولٹک کی نظرین بڑی محنت سے پیدا کی جائینگی۔ باہمی مین مین تو تو کے عادی کتاب شمس البلاغت کی بہترین ہی صفحہ سے سمجھین گے۔ لہذا ان سے ویسی ہی باتین کرنی چاہیئن۔

Marfat.com

حضور شفیع المذنبین کی وفات کے بعد مدینہ کے مسلمانون مین ۔ بنی ہاشم ایک گروہ تہے اونہین مین جناب علیؓ بہی شامل ہین ۔ دوسرا گروہ دیگر مہاجرین کا تہا جسکے سردار ابوبکرؓ و عمرؓ تہے ۔ تیسری جماعت انصار کی تہی جسکے افسر سعد بن عبادہ تہے ۔ آپ اچہی طرح سمجہے رہین کہ ان تینون مین سے ایک گروہ بہی ایسا نہ تہا جسکے دماغ مین خلافت کی ہوس نہ سمائی ہو ۔ تیسرے گروہ یعنے انصار نے توڈنکے کی چوٹ اپنا ارادہ ظاہر کردیا جسکا مفصل حال اگر معلوم کرنا ہو تو اس کتاب کے دوسرے حصہ مین دیکہیے ۔ بنی ہاشم کے خیالات کے لیے ہم صحیح بخاری کی یہ روایت جو پہلے حصہ مین لکہہ آے ہین پہر لکہے دیتے ہین کہ آنحضرت کے انتقال کے دن جناب علی مرتضیٰ سے حضرت عباس نے کہا ۔ "خدا کی قسم تین دن کے بعد تم غلامی کروگے اسلیے بہتر ہے کہ چلو رسول اللہ سے خلافت کے باب مین دریافت کرلین اگر ہم لوگ مستحق ہین تو وہ ہمارے لیے وصیت کرجائینگے" ۔ جناب امیرؓ نے جوابدیا ۔ "مین ہرگز نہین پوچہونگا وجہ یہ ہے کہ ہمارے پوچہنے پر بہی اگر رسول اللہ نے انکار کردیا تو پہر آئندہ ہم خلافت ہی سے رہگیے" ۔ اس روایت سے حضرت عباس کا خیال تو صاف ظاہر ہے کہ حد سے زیادہ خلافت کی تمنا تہی حتی کہ آنحضرت کے ہوتے ہوے ارادے کردیے تہے ۔ جناب علی مرتضیٰ کو اپنے انتخاب کا خود بہروسا نہ تہا ۔ جب آنحضرت صلعم وفات فرما گیے تو بنی ہاشم اور اونکے اعوان و مددگار جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پر جمع ہوا کرتے تہے ۔ حضرت علی مرتضیٰ اونکے سرگروہ تہے ۔ وہان خلافت ہی کے مشورے ہوا کرتے تہے ۔

سینکڑون صحابہ کے مجمع مین حضرت عمر نے ایک تقریر کی تہی اگر اوسمین ایک لفظ

Marfat.com

بھی خلاف ہوتا تو ضرور لوگ روکدیتے وہ تقریر صحیح بخاری مین یون مرقوم ہے "جب خدانے اپنے پیمبر کو اوٹھا لیا تو انصار نے ہم سے بالکل مخالفت کی اور سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوے۔ علی و زبیر اور اونکے ساتھی بھی ہمارے مخالف ہنگیے اور مہاجرین ابوبکر کے پاس جمع ہوے۔"

امام مالکؒ نے اسے اور بھی صاف بیان کیا ہے یعنی یہ کہ علی و زبیر اور اونکے ساتھی حضرت فاطمہؓ کے گھر مین ہم سے جدا ہو کر جمع ہوے۔

تاریخ طبری مین ہے کہ علی و زبیر نے علیحدگی اختیار کی یہان تک کہ زبیر نے نیام سے تلوار باہر کرلی اور کہا "جب تک علی سے بیعت نہ کی جائیگی مین تلوار نیام مین نہ کرونگا۔"

ان سب روایتون سے یہ نتیجے نکلے ہین کہ حضور کی وفات کے ساتھہ ہی خلافت کے بارہ مین تین فرقے ہو گیے تھے۔ انصار۔ مہاجرین۔ بنی ہاشم۔ مہاجرین ابوبکرؓ کے اور بنی ہاشم علی مرتضیٰ کے ساتھہ تھے۔ جسطرح ابوبکر و عمر وغیرہ آنحضرت کا جنازہ چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ چلے گئے تھے اوسی طرح حضرت علیؓ بھی خلافت کی چاہ مین جناب فاطمہؓ کے گھر بنی ہاشم کی کونسل مین چلے آئے تھے۔ آنحضرت کے غم والم کے باعث جناب علی نے سقیفہ جانا ترک نہین کیا بلکہ اوسکی وجہ یہ تھی کہ سقیفہ مین مہاجرین و انصار جمع تھے اور جناب علی کو ان دونون گروہون سے اپنے دعوے کے تائید کی امید نہ تھی۔ مہاجرین تو حضرت ابوبکر کو اپنا سردار بناتے تھے اور انصار کے پیشوا سعد بن عبادہ تھے۔

اب اخیر اور خاتمہ کی بات یہ ہے کہ جو کچھہ ابوبکر و عمر نے کیا وہ مناسب تھا یا نامناسب

Marfat.com

یہ بات بڑی موٹی ہے اسکے لیے بہت بڑی وقت اوٹھانیکی ضرورت نہین کیونکہ
ہر شخص جانتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے وقت مدینہ منافقون سے بھرا ہوا
تھا جو اس فکر مین تھے کہ حضور وفات فرمائین او ر ہم اسلام کا قلع وقمع کردین۔ ایسے
نازک موقع پر جنازہ سے کھٹنا لگائے ہوے رانڈون کیطرح بیٹھے روتے رہنا چاہیے
تھا یا اسکی ضرورت تھی کہ فوراً شمشیر برہنہ بنکے مردانہ وار خلافت کا بندولبست کرلیا
جائے تاکہ ایک انتظام قایم ہوکر اسلام کی حفاظت رہے۔ انصار نے خود بخود
خلافت کی بحث شروع کرکے صورت حال کو اور بھی نازک بنادیا تھا۔ کیونکہ قریش
انصار کو حقیر وذلیل سمجھے ہوے تھے ثبوت اوسکا یہ ہے کہ جنگ بدر مین جب
انصار لڑنے آئے تو عتبہ نے آنحضرت سے چلا کے کہا۔ "محمد۔ یہ ناجنس لوگ
ہم سے لڑنے کو کیون بھیجے جاتے ہین اب ہم تمہاری نظرون مین ایسے ذلیل ہوگئے"
پس اگر انصار مین سے کوئی خلیفہ ہوجاتا تو قریش ہرگز ہرگز اوسکی اطاعت نہ کرتے
قریش پر ہی کیا منحصر ہے ساری عرب کو انصار کی اطاعت ناگوار ہوتی چنانچہ
صدیق اکبر نے سقیفہ مین جو گفتگو کی تھی اوسمین صاف اس بات کا بیان تھا۔ "وان
العرب لا تعرف ہذا الامر الا لہذا الحی من قریش"۔ یعنے اے انصار جب تک خلیفہ قریش
مین سے نہو گا عرب اوسے ہرگز نہ مانین گے۔ علاوہ اسکے انصار مین خود دو گروہ
تھے اوس وخزرج اور اونمین باہم سخت رقابت تھی اسلیے ضرور تھا کہ اونکے دعوی کا
گلا گھونٹا جاتا اور کوئی لایق ومناسب آدمی فوراً تجویز کرلیا جاتا۔ اوسوقت مجمع
مین جتنے آدمی تھے اونمین سب سے زیادہ بزرگ اور سن رسیدہ او ر باثر حضرت
صدیق اکبر ہی تھے۔ فوراً وہی منتخب ہوہی جاتے مگر بحث طول پکڑ گئی تھی اور

Marfat.com

قریب تہا جو تلوارین نیامون سے باہر آجائین کہ جناب عمر فاروق نے رنگ بگڑا دیکہا فوراً صدیق اکبر کے ہاتہہ مین ہاتہہ دیدیا اور کہا۔ لو یہ خیر الناس یعنے ہم سب مین بہتر ہین۔ اسکے جواب مین ابوبکر صدیق نے یہ کہا۔ مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہی کہ عمر سے اچہے کسی شخص پر آفتاب نہین طلوع ہوا۔ مگر فاروق اعظم نے فرمایا۔ نہین مین تمہین سے بیعت کرونگا۔ اسکے ساتہہ ہی جناب عثمان۔ حضرت امین الامتہ ابوعبیدہ بن الجراح۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین نے ہاتہہ بڑہاے پہر تمام خلقت ٹوٹ پڑی۔ اس کارروائی سے مصیبت کا آیا ہوا طوفان رفع ہوگیا اور لوگ اطمینان سے کاروبار مین مشغول ہوگیے لیکن بنی ہاشم پہر بہی گاہے اور وقتاً فوقتاً جناب فاطمہؓ کے گہر پر جمع ہوکر مشورے کرتے رہی۔ جناب عمر نے بزور ان سے بیعت لینی چاہی مگر بنی ہاشم سواے حضرت علی کے اور کسیکے آگے سر نہین جہکانا چاہتے تہے۔

ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور علامۂ طبری نے تاریخ کبیر مین لکہا ہے کہ عمر فاروق نے جب ایسے مشورون سے امن عامہ مین خلل پڑتے دیکہا تو جناب فاطمہ کے در دولت پر کہڑے ہوکر با آواز بلند التماس کی "اُے بنت رسول اللہ خدا کی قسم آپ ہمکو سب سے زیادہ عزیز ہین مگر آپ کے ہان جب اس طرح کے مجمع ہوا کرینگے تو مین گہر مین آگ لگا دونگا"۔ چاہے یہ روایت معتبر نہو مگر فاروق اعظم کی تیز مزاجی سے بعید بہی نہین معلوم ہوتا اگر ایسا کہدیا ہو تو تعجب نہین۔ آپنے ایسے پر آشوب اور نازک وقت مین جو کارروائیاں کین وہ آج چاہے ہمین بے اعتدالیان معلوم ہون مگر خوب یاد رکہنا کہ وہین بے اعتدالیون کا طفیل ہے جو اوٹہتا ہوا

Marfat.com

طوفان دب گیا اور اسلام دنیا مین باقی رہا۔ اگر بنی ہاشم کی سازشین باقی رہتین تو اسلامی جماعت مین اوسیوقت پھیل پھوٹ پڑ گئی ہوتی اور وہی خلفشار شروع ہو جاتین جو آگے چلکے ہمارے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور معظم و مکرم جناب معاویہ رضی اللہ عنہ اور جناب امام ہمام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید مین ہوئین۔

صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عوام الناس نے ۱۴ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۹ جون ۶۳۲ء منگل کے دن بیعت کی۔ بنی خزرج مین سے سعد بن عبادہ نے اور قریش مین سے جناب علی مرتضیٰ نے سب کے ساتھ بیعت نہین کی۔ بعض کہتے ہین کہ حضرت علی نے چالیس دن بعد اور بعضون کا قول ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد بیعت کی ہے جو آنحضرت صلعم کے انتقال کے چھ مہینے پیچھے ہوئی۔ جناب صدیق اکبر نے جمادی الثانی ۱۳ھ مین اس دنیائے ناپائدار سے وفات فرمائی اسلئے آپ کی خلافت صرف سوا دو (۲¼) برس رہی۔ اس زمانہ مین جتنے اہم کام ہوے سب فاروق اعظم کی شرکت اور مشورے سے انجام کو پہونچے۔ اگر ہم اس مدت کو بھی خلافت فاروقی مین شامل کر دین تو ہو سکتا ہے۔ شاذونادر سوائے دو تین موقعون کے جناب ابوبکر نے کبھی حضرت عمر کی راے سے منہ نہین موڑا۔ ہر کام مین جو اونھون نے کہا وہی کیا۔

صدیق اکبر کو مدتون کے تجربہ سے معلوم ہو گیا تھا کہ خلافت کا بھاری بوجھ بجز عمر اور کوئی نہ اوٹھا سکیگا مگر اپنی وفات کے قریب عام راے معلوم کرنے کی لئے بڑے بڑے صحابہ سے مشورہ کیا۔ سب سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے پوچھا۔ اونھون نے جواب دیا کہ عمر کی قابلیت اور لیاقت مین کچھ کلام نہین مگر مزاج مین سختی غضب کی ہے۔ جناب صدیق اکبر نے فرمایا کہ عمر کی سختی اسلئے تی کہ مین نرم تھا جب کام اونہین کے

Marfat.com

سر آپڑیگا تو وہ آپ سے آپ نرم ہو جائینگے۔ پھر حضرت عثمان تشریف لائے اون سے پوچھا
گیا تو فرمایا۔ اتنا تو مین جانتا ہون کہ عمر کا باطن اونکے ظاہر سے اچھا ہے اور ہم لوگون مین
اونکا مثل نہین۔ جب اس بات کے چرچے چارون طرف ہونے لگے کہ ابوبکر جناب فاروق
کو خلیفہ کیا چاہتے ہین تو اکثر لوگون کو تشویش ہوئی اور حضرت طلحہؓ نے جناب صدیق اکبر
سے آکے کہا۔ آپ خوب جانتے ہین کہ آپ کے سامنے عمر کا برتاو ہم لوگون کے ساتھہ
کیسا تھا۔ جبکہ وہ خود خلیفہ ہونگے تو نہ معلوم کیا کرینگے۔ اب آپ خدا کے پاس جاتے
ہین جو کچھ کیجیے سوچ سمجھ کے کیجیے ورنہ آپ خدا کو کیا جواب دینگے۔ جناب ابوبکر نے
فرمایا۔ مین خداوند کریم سے عرض کرونگا کہ مین تیرے بندون پر اوس شخص کو سردار کر آیا
ہون جو تیرے بندون مین سب سے اچھا تھا۔ یہ فرما کر حضرت عثمانؓ کو عہد نامہ خلافت
لکھا دیا۔ پھر اپنے غلام کو دیکر فرمایا کہ اسے لیجا کر مجمع عام مین سنا دے۔ خود بھی بالاخانہ
پر گئے۔ نیچے جو لوگ جمع تھے اونہین اپنی طرف مخاطب کر کے فرمایا کہ اے لوگو۔
دیکھو مین نے اپنے کسی رشتہ دار یا بھائی بند کو خلیفہ نہین مقرر کیا ہے بلکہ عمر کو مقرر کیا ہے
تم لوگ بھی اس سے راضی ہوے یا نہین۔ سب نے بدل وجان قبول کیا۔ پھر حضرت عمر کو
بلا کے مفید اور کار آمد نصیحتین فرمائین جنکو عمر فاروق نے اپنا دستور العمل بنا لیا۔

حضرت طلحہ خود خلافت کے دعویدار تھے اسلیئے اونہون نے ایسا کہا تھا چنانچہ
خود حضرت ابوبکر نے عمر فاروق کو اپنے پاس بلا کر فرمایا۔ "مین اون لوگون کو تمہارے
خلاف دیکھتا ہون جنکے خود اپنے پیٹ پھولے ہوے ہین اور آنکھین لگ رہی ہین
تم نرمی اور حلم کی طرف مائل رہنا۔" صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۲۱ جمادی الثانی
سنہ ۱۳ھ مطابق ۲۲ اگست سنہ ۶۳۴ع پیر کے دن رحلت فرمائی۔ باوجود اس صریح اور

Marfat.com

قطعی تقرری کے بعد لوگون سے فاروق اعظم کے ہاتھ پر بیعت کرانیکی ضرورت ہوئی اور تین دن تک تمام شہر والون اور گرد و نواح کے لوگون نے بیعت کی۔

جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی ملک گیری اور فتوحات کے بابت اسی کتاب مین ۶۰ صفحہ لکھے جا چکے ہین اسلیے اون پر اجمالی نظر بھی یہان پر ڈالنا خالی از طول نہوگا لہذا اوس سے پہلو تہی کر کے ہم اپنے ممدوح کی لیاقت ذاتی اور سیاست مدنی پر بحث کرتے ہین تاکہ اوس سے مسلمان اگر چاہین تو قیامت تک فائدہ اوٹھاتے رہین۔ اور واقع مین یہی حصہ تاریخ کا بڑا بیش قیمت ہوتا ہے اور عقلمند اور ہونہار لوگ اسی بیان کو غور کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔

سیاست و انتظام سلطنت و نظام حکومت

اگرچہ اسلام مین خلافت یا حکومت کی بنیاد حضرت صدیق اکبر کے عہد سے پڑی مگر نظم و سیاست ممالک کا دور فاروق اعظم کے زمانہ سے شروع ہوتا ہے۔ جناب ابوبکر کی دو برس کی خلافت مین اگرچہ بڑی بڑی مہمون کا فیصلہ ہوا یعنے عرب کے منافقون اور مرتدون کا قلع و قمع کر دیا گیا اور بیرونی فتوحات شروع ہو گیئن تاہم دیکھو تو عہد صدیقی مین حکومت کا کوئی خاص نظام قایم نہین ہوا۔ وہ زمانہ ہی کیا تھا جسمین اتنی باتو نکی سمائی ہوتی صبح شروع ہوا اور شام کو ختم تہا۔ ہمارے فاروق کو بھی اگر سچ پوچھو تو مہلت کم ملی مگر اونہون نے ایک طرف تو فتوحات کو یہ وسعت دی کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتین زیر و زبر کر کے عرب مین ملا لین۔ دوسری طرف حکومت و سلطنت کا نظام قایم کر دیا۔ پہر اوسے ایسی رونق و ترقی دی کہ اونکی اندوہناک شہادت تک حکومت کے جتنے شعبے

Marfat.com

اور شاخین اور دفتر ہین سب وجود مین آچکے تھے گویا عمر فاروق نے دنیا کے بادشاہون کو بادشاہی کرنا سکہایا ہے اور قوانین سلطنت کا انضباط بتایا ہے۔

آئین و قوانین سلطنت و حکومت بیان کرنے سی پہلے ہمین یہ بتانا چاہیے کہ اونکی سلطنت جمہوری تہی یا شخصی۔ اگر اوس زمانہ کی حالت اور تمدن عرب پر نظر ڈالی جاے تو جناب فاروق کی حکومت پر نہ تو شخصی کا نام صادق ہوسکتا ہے نہ جمہوری کا مگر اسمین شک نہین کہ جناب عمر نے بغیر کسی مثال اور نمونہ کے جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی۔ لیکن وقت ایسا تہا کہ اوسکے تمام اصول و فروع مرتب نہو سکے تاہم جو چیزین جمہوری سلطنت کی جان ہین وہ سب وجود مین آچکی تہین۔ مجلس شوریٰ کا موجود ہونا سب کی اصل ہے وہ اچھی طرح ظہور مین آگئی تہی یعنے جب کوئی نیا انتظام درپیش ہوتا تو ہمیشہ ارباب شوریٰ جمع کئے جاتے اور کوئی امر بغیر صلاح و مشوری اور کثرت راے کے ہو ہی نہین سکتا تہا۔ اوسوقت اسلام مین مہاجرین و انصار صرف دو ہی گروہ ایسے تھے جو ساری قوم کے پیشوا اور سردار سمجھے جاتے تھے۔ اونہین تمام عرب نے اپنا قایم مقام مان لیا تہا۔ مجلس شوریٰ مین لازمی بات تہی کہ یہ دونون گروہ جمع ہون۔ انصار مین اوس و خزرج دو قبیلے تھے اور ان دونو نکا مجلس شوری مین جمع ہونا ضروری تہا۔ اس مجلس کے سب ممبرون کے نام اگرچہ ہم اسوقت نہین بتا سکتے مگر اتنا معلوم ہے کہ جناب عثمان۔ حضرت علی مرتضیٰ۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔ معاذ بن جبل۔ ابی بن کعب۔ زید بن ثابت۔ اوسمین شامل تھے۔ انعقاد مجلس کا یہ طور تہا کہ منادی پکار دیا کرتا تہا۔ "الصلوٰۃ جامعۃ" اور سب لوگ مسجد نبوی مین آکے اکٹھا ہو جاتے تھے تو حضرت عمر دو رکعت نماز پڑھتے اور پہر ممبر پر جا کے خطبہ دیتے۔ اوسکے بعد بحث طلب بات

Marfat.com

پیش کیجاتی تہی۔روزمرہ کے معمولی کاموںمین تواس مجلس کافیصلہ قطعی سمجہا جاتا تہامگرجب کوئی امراہم درپیش ہوتاتومہاجرین وانصار کاعام اجلاس منعقد ہوتااورکثرت راے اور اتفاق عام سے وہ امرطے کیاجاتا۔مثلاً فوج کی تنخواہ۔دفتر کی ترتیب۔تقرعمال۔غیرقومون کو تجارت کی آزادی اوراون پرمحصول کی تشخیص۔عراق وشام کے مفتوحہ مقامات کو فوج کی جاگیرمین دینے کی تجویز۔خلیفہ کا بذات خود کسی مہم مین جاناوغیرہ مین توبہت ہی بڑی بڑی مجلسین منعقد ہوئین۔کئی کئی دنتک جلسے ہوتے رہے اورلوگون نے نہایت آزادی اوربیباکی سے انمین تقریرین کین۔اگراوسوقت کی خلیفہ کی تقریرین سنی جائین تومعلوم ہوتاہی کہ ادنی اورعام آدمی گفتگو کررہاہے۔جناب عمر نے بارہافرمایاہے کہ مشورے بغیرخلافت جائزہی نہین یہ الفاظ خاص اونکے منہ سے نکلے ہوے ہین" لاخلافۃ الاعن مشورۃ"

خاص خاص ضرورتون کے وقت مجلس شوریٰ جمع کی جاتی تہی مگراوسکے علاوہ ایک اورمجلس تہی جوروزانہ ضرورتون اورانتظامات مین راے دیا کرتی تہی۔یہ مجلس ہمیشہ مسجد نبوی مین منعقد ہوتی اورصرف صحابہ مہاجرین اسمین شریک ہوتے تہے۔صوبجات و اضلاع سے جوروزانہ خبرین آتی تہین اونہین جناب فاروق اسی دوسری مجلس مین بیان کردیاکرتے تہے۔اگراونمین کوئی امربحث طلب ہوتاتولوگون سے راے لی جاتی تہی۔مجوسیون پرجزیہ مقرر کرنے کی بحث پہلے اسی مجلس مین ہوئی تہی۔

امورات انتظامی مین عام رعایاکوبہی دخل دینے کاحق حاصل تہا۔اضلاع اور صوبجات کے حکام اکثررعایاکی راے سے مقرر کئے جاتے تہے۔اکثرتوبالکل انتخاب ہی کابرتاؤ ہوتاتہا۔کوفہ۔بصرہ۔شام کے لئے جب خراج کے عاملونکی ضرورت ہوئی توفاروق اعظم نے وہان لکہدیاکہ رعایااپنی پسندسے جسے چاہے رکہلے۔شاباش۔

Marfat.com

کیا آج یہ دل گردہ کسی یورپ کی گورنمنٹ کا ہو سکتا ہے کہ تین دن کے مفتوحہ صوبونکی رعیت کو اختیار دیدیا جاے کہ جسے چاہو اپنا کلکٹر مقرر کر لو۔ ایسا پانچ ہاتھہ کا کلیجہ اسلامی ہی گورنمنٹ کا ہو سکتا ہے جسکی رال ایک کوڑی پر نہین ٹپکتی۔ چنانچہ کوفہ والون نے عثمان بن فرقد کو۔ بصرہ والون نے حجاج بن علاط کو۔ شام والون نے معن بن یزید کو منتخب کر لیا اور جناب عمر نے بلا غل وغش رعایا کی پسند کو اپنی پسند سمجھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص بڑے پایہ کے صحابی اور پایہ تخت نوشیروان کے فاتح تھے۔ جناب فاروق نے اونکو حاکم کوفہ کر دیا تھا مگر جب رعیت نے اونکی شکایت کی تو اونہین فوراً موقوف کر دیا۔ نہ تو سعد کی صحابیت کا لحاظ ہوا نہ اونکی شجاعت اور فتحمندی کا خیال فرمایا۔ خیال ہوتا ہی کیسے۔ ہمارا بے نظیر بادشاہ خوب جانتا تھا کہ۔

رعیت چو بیخ است سلطان درخت	درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

وہان ہر وقت یہ خیال پنجہ جہاڑ کے پیچھے پڑا ہوا تھا کہ رعیت ناراض ہیگی تو خدا کو کیا جواب دینگے اس بات کی کچھہ پروا نہ تھی کہ ہم رعیت سے دبتے ہین۔

جمہوری سلطنت کی سب سے بڑی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اوسکے ہر فرد بشر کو اپنی اغراض اور حقوق کی حفاظت کا پورا پورا اختیار حاصل ہو۔ یہ بات اگر پیدا ہوئی ہی تو سلطنت فاروقی ہی مین ہوئی ہے ورنہ کسی گورنمنٹ کو میسر نہین۔ خلافت فاروقی مین لوگ کہلم کہلا اپنے حقوق کا اظہار کرتے اور زبردستی لے لیتے تھے۔ اسی لئے اطراف وجوانب سے سفارتین جنکو وفد کہتے تھے آیا کرتی تہین۔ ہر طرح کے حالات اور اپنی شکایات سے دربار خلافت کو مطلع کرتی اور من مانی مرادین پاتی تہین۔ اونکی پوری پوری اور کما حقہ دادرسی کی جاتی تہی۔ حضرت عمر نے خود بارہا اپنے خطبونمین اس حق کا

Marfat.com

اظہار کیا ہے۔ فرمانون مین برابر اسی امر کی تصریح ہوتی رہتی تھی۔ ایکدفعہ حج کے مجمع عام مین اپنی سلطنت کے سب عمال کو جمع کر کے آپنے اس بات کا اشتہار بھی دیدیا تھا چنانچہ ایک بہت بڑی انگریزی کتاب مین ہمنے خلیفۂ ثانی کی نسبت سلمسو ہل موملسو mus لکھا دیکھا ہے یعنے جب عدل کے آفتاب کے سامنے آگے مورخ کی آنکھین چوندھیا گیئن تو لکھدیا کہ انصاف کے دیوانہ تھے۔

جمہوری سلطنت کی خوبصورتی یہی ہے کہ اوسمین بادشاہ اور ایک عام آدمی کے حقوق برابر ہون۔ قانون کے ہر ہر لفظ کا اثر جو عام رعایا پر ہوتا ہو وہی بادشاہ پر ہو ملک کی آمدنی مین سے اپنی ضروریات زندگی سے زیادہ بادشاہ نہ لے سکے۔ معاشرت عام مین اوسکی بادشاہی پر کچھہ لحاظ نہ کیا جاے۔ اوسکے اختیار محدود ہون۔ ہر کس ناکس اوسکے کامون پر اعتراض کرسکے۔ یہ سب باتین خلافت عمر مین ایسے اعلی درجہ پر پہونچگئی تھین کہ اوس سے زیادہ کی ہوس کرنیکے لئے منہ بنوانا پڑیگا جب ممکن ہو تو ہو یہ جو کچھہ اس جگہہ اسوقت لکھا جا رہا ہے وہ فاروق اعظم ہی کے افعال کی بدولت ورنہ کسی دوسرے مورخ کو ایسا موقع ہی ہاتھہ نہین آسکتا۔ اونہون نے کئی موقعون پر بارہا خود لوگونکو بتادیا تھا کہ حکومت کے لحاظ سے میری کیا حیثیت ہے اور کیا کیا اختیارات رکھتا ہون۔ حضور کی ایک تقریر کے کچھہ فقرے یہان پر لکھے جاتے ہین۔

> اے لوگو مجھے تمہارے مال پر اتنا حق حاصل ہے جتنا یتیم کے مربی کو یتیم کے مال مین ہوتا ہے اگر میرے پاس کھانیکو ہو گا تو مین اوسمین سے ایک حبہ نہین چھو سکتا اور جو بھوکھا ہونگا تو صرف اتنا لے سکتا ہون جسمین میرا اور میرے بال بچونکا پیٹ بھر جایا کرے۔ صاحبو میرے اوپر تم

Marfat.com

لوگون کے چند حقوق ہین جنکا تمکو مجھسے مواخذہ کرنا چاہئیے۔ ایک یہ کہ ملک کا خراج اور مال غنیمت بیجا طور سے نہ جمع کیا جاے۔ ایک یہ کہ ملک کا خراج اور مال غنیمت جب میرے ہاتھہ مین آے تو بیجا طور سے نہ صرف ہونے پاے۔ ایک یہ کہ مین تمہارے روزینے بڑہاؤن۔ سرحدونکو محفوظ رکھون۔ ایک یہ کہ تمہین خطرون مین نہ ڈالون"۔

ایک موقع پر ایک شخص نے کئی بار آپکو مخاطب کرکے کہا۔ اے عمر خدا سے ڈر۔ اے عمر خدا سے ڈر" حاضرین مین سے کسی شخص نے اوسے ڈانٹا کہ ہین خلیفہ سے یہ کیا گستاخی کرتا ہے۔ جناب فاروق نے فرمایا کہ اسے کیون روکتے ہو۔ یہ جو کہے اسے کہنے دو۔ یہ بڑے کام کا آدمی معلوم ہوتا ہے جو میرے فرائض سے مجھے آگاہ کرنا چاہتا ہے اگر یہ لوگ نہین کہتے تو بیکار ہین اور ہم لوگ نہ مانین تو ہم اون سے زیادہ کوڑا کرکٹ ہین ایسی ایسی باتون کا یہ اثر ہوا کہ خلافت اور حکومت کے اختیارات اور حدود سب پر ظاہر ہوگئے اور شخصی شوکت اور اقتدار کا اثر دلون سے جاتا رہا۔ ظاہر ہے کہ حکومت جمہوری کی اصلی تصویر اور حقیقت آج کے دن بہی اس سے عمدہ اور واضح اور صحیح بیان نہین ہوسکتی۔

یہان پر ہم تہوڑی سی عبارت اس باب مین لکھنا چاہتے ہین کہ ہمارے ناظرین کو جمہوری اور شخصی سلطنتون کے فوائد و نقصان معلوم ہوجاین۔ واضح ہو کہ جمہوری سلطنت مین عام رعایا کو کاروبار حکومت مین دخل ہوتا ہے اسلیے یہی سلطنت دیرپا اور مضبوط ہوتی ہے اوسمین گویا رعیت اپنے اوپر آپ حکمرانی کرتی ہے لہذا ڈگنا اوسکا مشکل ہوتا ہے چنانچہ آج روے زمین پر جتنی قومین ذی ہوش۔ سر آوردہ

Marfat.com

اور مہذب ہین جمہوری سلطنت رکہتی ہین مثلاً یورپ۔ امریکا۔ جاپان سب اسکے دلدادہ ہین جو اوج ہوج اور عروج اونہین حاصل ہے اسیکا طفیل ہے۔ برخلاف اسکے سلطنت شخصی مین رعیت کو امور مملکت مین مداخلت کا استحقاق حاصل نہین ہوتا اسی لئے بادشاہ اور رعیت کے مزاجون کے تہرمامیٹر نہین ملتے اور روز روز کی کہٹ پٹ پیچہا نہین چہوڑتی جس سے ایک نہ ایک دن سلطنت کا ڈہانچ چرمُر ہو کے خاک مین ملجاتا ہے۔ نظیر کے لئے روس وروم کی سلطنتین دیکہہ لیجیے کہ جتنے انقلاب اور گڑبڑ ہونگے سب انہین کے حصہ مین آئین گے۔ ہمارے فاروق اعظم کے مزاج مین اعلیٰ درجہ کی جمہوریت تہی۔ یہی صرف بہید تہا اونکی خلافت کی سرسبزی اور اونکی عظمت وجلال کا بلکہ آخری دم جو وصیت کی وہ بہی اپنے ہر پہلو مین جمہوریت کو لئے ہوے تہی یعنے آپنے یہ وصیت فرمائی تہی کہ مین نے اپنے سامنے بنی تیم اور بنی عدی کو امور خلافت مین ہرگز ہرگز دست انداز نہین ہونے دیا پس میرے جانشینونکا بہی یہی فرض ہونا چاہیے کہ کنبہ پرستی سے دست بردار رہین۔ اتنے بیان سے جمہوری سلطنت اور شخصی حکومت کا بیّن فرق آپ کو معلوم ہوجائیگا لیکن یہ بہی سمجہہ لینا ضرور ہی کہ حکومت مین رعایا کو دخل دینے کا جتنا اختیار حاصل ہوتا ہے اوتنی ہی جمہوریت اوس سلطنت مین ہوتی ہے یہانتک کہ سلطنت جمہوری کی اخیر حد یہ ہے کہ بادشاہ کے ذاتی اختیارات بالکل زائل ہوجائین اور وہ ممبران کارکن مین سے صرف ایک ممبر رہجاے۔ برخلاف اسکے حکومت شخصی مین تمام امورات سلطنت کا دارومدار محض ایک ہی آدمی کے سر ہوتا ہے۔ اسلئے سلطنت شخصی سے خواہ مخواہ نقصانات ذیل پیدا ہونگے۔

(۱) بجاے اسکے کہ ملک کے تمام قابل اور لایق آدمیون کی قابلیتین کام مین آئین

Marfat.com

اور اوس سے اہل ملک کو زیادہ فائدہ ہو صرف چند ارکین سلطنت کی عقل وتدبیر کے سہر سہرا رہجاتا ہے اگر کارکنان سلطنت مُدبّر وخیرخواہ اور عقیل ہین تو ملک مین کچھہ رونق ہوجائیگی اور جو بہدّے دخود غرض ہین تو بادشاہ کی بادشاہی ڈوبی اور ملک و رعیت ویران ہوگئی۔ رہے وہ لوگ جو قابل ولیئق ہین اور کوئی اونہین پوچھتا نہین بیکار پڑے پڑے اونکی طبیعتون اور ذہانتون مین زنگ لگجاتی ہے اور ناقدردانی اونہین ناپید کردیتی ہے۔ یہ بیقدری دوسرونکو بھی نہین اوبھرنے دیتی۔ جب کوئی پوچھتا ہی نہین تو لوگ قابلیت حاصل کرین کیون اور لایق بنین کسواسطے۔ اسی نفسی نفسی اور شخصی حکومت کی نحوست سے عہد فاروقی کے بعد اسلام مین کوئی قابل آدمی پیدا نہین ہوا۔ دنیاے اسلام اور ہندوستان وچین اسی شامت مین گرفتار ہین۔ خدا رحم کرے۔

(۲) سلطنت شخصی مین چند عہدہ دارون کے سوا ملک کے باقی سب لوگون کی طبیعتون مین سے مادّہ انتظامی بالکل نکلجاتا ہے اور کسی کو امورات ملکی سے مطلق سروکار نہین رہتا۔ سارے ملک کے دلون مین غلامی جگھہ پکڑجاتی ہے اور قابلیت رفتہ رفتہ معدوم ہوتے ہوتے نام کو بھی نہین رہتی۔

(۳) مختلف فرقون اور خاص خاص جماعتون کے حقوق کی بخوبی حفاظت نہین ہوتی یعنے جن لوگون کو اون حقوق سے سروکار ہوتا ہے اونکو تو سلطنت کے انتظام مین دخل نہین ہوتا اور جو لوگ بااختیار ہین اونکو غیرون کے حقوق سے اتنی ہمدردی نہین ہوسکتی جتنی اون حقوق والونکو ہوتی ہے۔

(۴) جب چند ارکین سلطنت کے سوا کوئی شخص ملکی اور قومی کامون مین دخل

Marfat.com

دینے کا اختیار نہین رکھتا تو قوم مین سے ذاتی اغراض کے سوا قومی کامون کا مذاق ہی اوڑ جاتا ہے۔

حضرات ناظرین۔ شخصی سلطنت کے یہ نتیجے ضروری اور لازمی ہین جو کبھی اوسکی ذات سے الگ نہین ہو سکتے۔ برخلاف اسکے جمہوری سلطنت مین نتائج اسکے برعکس ہونگے۔ ہرگز یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ عرب کی جبلی عادت مین جمہوریت کا مذاق تھا اسلیے وہان جو سلطنت قایم ہوتی اوسے جمہوری ہی ہونا چاہیے تھا۔ نہین نہین۔ فاروقی ہی ذکاوت کا یہ اختراع تھا ورنہ عرب کو اور جمہوری سلطنت سے کیا نسبت۔ عرب مین مدتہاے مدید اور سالہاسال سے تین بڑی بڑی حکومتین لخمی۔ حمیری۔ غسانی موجود تھین۔ وہ سب شخصی ہی تھین۔ جناب رسالتمآب اور صدیق اکبر کے زمانہ مین بھی اسکی کچھہ بحث نہین ہوئی۔ جناب فاروق اعظم کے پاس اور پڑوس مین بھی جو حکومتین تھین وہ بھی شخصی ہی تھین۔ آپ خوب جانتے ہین کہ اون سے بہت پاس کی سلطنت یعنے ایران مین تو ازل سے آج تک کبھی جمہوریت کی لیاقت ہی پیدا نہین ہوئی۔ ہان روم کسی زمانہ مین جمہوری تھا مگر وہان بھی اوس زمانہ سے شخصی سلطنت قایم اور برقرار چلی آتی تھی جس زمانہ سی کہ فاروقی پردادا اسکے دادا کے آباواجداد کا بیج بھی زمین کے پردہ پر نہ تھا اور خاص حضرت عمر کے زمانہ مین تو رومی سلطنت خود مختار اور جابرانہ وظالمانہ رکھی تھی۔ غرض ہمارے فاروق اعظم نے جمہوریت بلاشک شبہ اپنے دماغ سے نکالی تھی۔ جب اونکو خدا نے دنیا سے اوٹھا لیا تو وہ بھی اپنے سرپرست کے ساتھہ ہی سدھار گئی۔

حکومت فاروقی کی نوعیت بتانے کے بعد ہم اونکے نظم سلطنت کی طرف

Marfat.com

رجوع ہوتے ہین - اس باب مین سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ انتظام سلطنت اور بندوبست ملکی کے لئے جتنے صیغے اور محکمے ہون وہ ایک دوسرے سی بالکل الگ الگ اور جدا ہون اور اونکی حدین نمایان طور سے کٹی ہوئی معلوم ہوتی ہون -

صرف یہی ایک بات تمدن کی ترقی کی ایک زبردست دلیل ہے - سلطنت کا قاعدہ ہے کہ ابتداے تمدن مین انتظام کے سب صیغے کہالمہیل اور ملے جلے رہتے ہین اور صوبہ کا گورنر ہی لڑائی کے وقت سپہ سالاری بہی کرنے لگتا ہے - مقدمون کا فیصلہ کرنے کی لئے وہی قاضی بنجاتا ہے - جرمون کی سزا دہی کیواسطے پولیس کا کام دیتا ہے اور جتنا تمدن ترقی کرتا ہے اوتنے ہی الگ الگ محکمے اور صیغے قایم ہوتے جاتے ہین اور سبکا جدا جدا افسر ہوتا ہے - حضرت عمر کی تعجب خیز اور حیرت انگیز باتون مین ایک یہ بہی ہے کہ اونکے زمانہ مین عرب کے تمدن کی نہایت ہی ابتدائی حالت تہی اور حکومت کا آغاز چند ہی سال سے ہوا تہا اسپر بہی اونہون نے حکومت کی بہت سی شاخون کو جو ملی جلی تہین جدا کرکے الگ محکمے قایم کر دیئے -

جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے امور دنیوی کے انتظام کے لئے کبہی توجہ مبارک مبذول نہ فرمائی - آپ کا منصب تو اس سے نہایت ہی اعلیٰ و بلند و برتر تہا - آپنے کبہی دنیا کی حکومت کی طرف اپنا خیال جمایا ہی نہین - ہمارے سرور ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر شاذ و نادر امور دنیا کی طرف توجہ بہی فرمائی ہے تو صرف اونہین امور کیطرف جنکا تعلق اشاعتِ دین متین اور حفاظت و استحکام فرض رسالت کی انجام دہی سے تہا - گو عرب کے پرانے دستور اور حضور صلعم کی بزرگی عالی خاندانی - بادشاہت روحانی نے آپکو اہل اسلام کے دنیوی امور کا بہی حاکم

Marfat.com

اور مرجع بنا دیا تھا مگر درحقیقت دنیوی امور سے آپ نے وقتاً فوقتاً ایسی بے تعلقی ظاہر فرمائی تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ اون سے الگ ہی رہنا پسند کرتے تھے یہانتک کہ امور دنیا کے بندوبست کے لئے آپ نے اپنا جانشین مقرر کرنے سے بھی پہلو تہی کیا تھا

جناب صدیق اکبر کی خلافت کا زمانہ اول تو بذات خود ایک مختصر سا تھا۔ وہ بالکل اندرونی بغاوتوں کے مٹانے اور کچھہ کچھہ سرحدون پر عملداری بڑہانے مین آ گیا ہو گیا۔ اتنی مہلت ہی نہ ملی کہ کسی طرح کے ضوابط اور قوانین بنائے جائین۔ اونکے زمانہ مین جناب فاروق قاضی شہر کے کر دیئے گئے تھے سال بہر ہاتھہ پر ہاتھہ رکھے بیٹھے رہے بمشکل دو مقدمہ محکمہ قضا مین دایر ہوے۔ لشکر جمع کرنے کے لئے اسلامی فرائض بیان کئے جاتے تھے۔ مال غنیمت مین سے چار حصے تو لشکر باہم بانٹ لیتا تھا اور خمس یعنی پانچوان حصہ بیت المال مین جمع ہوتا تھا۔ اوسمین سے ضروری اخراجات ادا کرنیکے بعد باقی مسلمانون مین تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ خلافت صدیقی کے پہلے سال مین فی مسلمان دس دس درہم اور دوسرے سال مین بیس بیس درہم حصہ مین آئے تھے۔ تخمیناً دو لاکھہ درہم حضرت ابوبکر کے زمانہ مین آئے اور سب خرچ اور تقسیم کر دیئے گئے۔ اونکی وفات کے بعد بیت المال مین صرف ایک دینار ملا تھا اور وہ بھی بہولے سے کسی چیز مین لپٹا لپٹایا اولجھا اولجھایا رہ گیا تھا۔ حاصل یہ ہے کہ جناب صدیق اکبر کا عہد نہایت سادگی سے گذرا تھا۔

تقسیم ملک اور ملکی عہدہ دار

انتظام کی درستی کے لئے ملک کو صوبون۔ ضلعون اور پرگنون مین تقسیم کر لینا

ضرور ہی - اسلام مین سب سے پہلے ہمارے فاروق نے اس انتظام کی ابتدا کی - اس امر مین آپ نے جو کچھ کیا وہ اوس زمانہ کے لحاظ سے جسمین وہ تھے ازبس تحیر خیز اور تعجب انگیز ہے - مورخین کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عملداری کے ملک کے آٹھ صوبے کر دیئے تھے - یعنے فلسطین - مصر - کوفہ - بصرہ - جزیرہ - شام - مکہ - مدینہ - اکثر ارباب سیر کی یہ راے ہی کہ آپ نے یہ انتظام سنہ ۲۰ھ مین کیا اور یہ نہین بلکہ یہی صوبے بنائے تھے - اور ہم دیکھتے ہین جبکہ فارس - خوزستان - اور کرمان وغیرہ بجاے خود صوبون کے برابر بلکہ اون سے بڑے ہین تو فتوحات فاروقی کی وسعت اور بسط کے سامنے لوگون کا یہ بیان ٹھیک نہین معلوم ہوتا - اصل یہ ہے کہ اپنی فتح سے پہلے جو تقسیم صوبون اور ضلعون کی تھی بہت سے مقامات مین فاروق اعظم نے جون کی تون رہنے دی تھی تاکہ خواہ مخواہ کی ردوبدل سے رعایا کو تکلیف نہو اور تقسیم بنگالہ کی طرح غل شور نہونے پاے یہی وجہ ہی کہ تاریخ نویسون نے نئے حصونکا تو ذکر کیا اور پرانے حصون کے نام اپنی تالیفات مین چھوڑ گئے غرضکہ یون سمجھ لو کہ جناب فاروق اعظم نے بذات خود جو صوبے مقرر فرمائے تھے وہ گنتی مین آٹھ ہی ہین - تاریخون سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بعد مین بھی آپ نے اس تقسیم مین کچھ تغیر و تبدل کیا تھا -

ملک شام کی تقسیم اس طرز پر تھی جسکا نام قیصر ہرقل کے وقت مین ولایت شرقی تھا

نمبر	نام صوبہ	تعداد شہر	صدر مقام
۱	سوریا اول	۹	انطاکیہ
۲	سوریا دوم	۷	حماۃ

Marfat.com

۳	سوریا سوم	۱۳	منبج
۴	فینیقیا اول	۱۲	صور
۵	فینیقیا دوم	۱۳	دمشق
۶	حوران	۱۴	بصرے
۷	جزیرہ	۱۳	دیار بکر
۸	اسردانا	۱۲	اورفہ
۹	فلسطین اول	۶	قیساریہ
۱۰	فلسطین دوم		بیسان
۱۱	فلسطین سوم		بطرا حجریہ

حضرت عمرؓ نے اپنے سفر شام کیوقت دو حصہ فلسطین کے کر دیئے تھے۔ ایک کا صدر ایلیا اور دوسرے کا رملہ مقرر کیا۔ ایلیا کے عامل علقمہ بن حکیم اور رملہ کے علقمہ بن مجزز حاکم بنائے گئے۔ کل ملک شام کے افسر اعلیٰ جناب امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرار دیئے گئے تھے۔ دمشق وہان کا دار السلطنت فاروقی دو بینی ذ اسلئے قرار دیا تھا کہ وہ ممالک عرب سے نزدیک ہونیکے علاوہ ساحل بحر سے بھی دور تھا تاکہ وہان کے مسلمانون اور دیگر مسلمانون کے مابین دریا نہ حائل ہوجای مصر کے بھی جناب فاروق اعظم نے دو صوبہ بنائے تھے۔ بالائی حصہ کا نام صعید تھا جسکے ۲۸ ضلع اور حاکم وہان کے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے۔ نیچے کے حصہ مین پندرہ ضلع تھے اوس حصہ مین بھی ایک اور افسر متعین کر کے دونون حصون کے

Marfat.com

حاکمون پر حضرت عمرو بن العاص کو حاکم بالا اور اونکا محافظ و نگران قرار دیدیا۔
فارس وغیرہ مین آپ نے نوشیروان عادل ہی کے انتظام کو برقرار رکھا سلطنت نوشیروانی کے سوائے عراق کے تین صوبہ تھے۔

نمبر	نام صوبہ	نام شہر	تعداد
۱	فارس	شیراز۔ اصطخر۔ جور۔ گازرون۔ نوبندجان۔ پسا۔ (فسا) اردشیر خرہ۔ دارابگرد۔ اہواز۔ سابور۔ نہرتیری۔ سوس۔ جندیساپور۔ راھہرمز۔ ایذج۔ تستر۔ مناذر۔	۱۷
۲	آذربائجان	رے۔ طبرستان۔ زنجان۔ قزوین۔ اسپیدان (اصفہان) قم۔ نہاوند۔ ہمدان۔ حلوان۔ دینور۔ مہرجان قذق۔ ماسبذان۔ آذرسجان۔ صامغان۔ شہرزور۔	۱۵
۳	خراسان	جرجان۔ سرخس۔ طوس۔ غرشستان۔ ابیورد۔ باذغیس۔ بلخ۔ بخارا۔ طالقان۔ فاریاب۔ مرورود۔ مرو۔ ہرات۔ نیشاپور۔	۱۴

حضرت سعد بن ابی وقاص زہری حاکم بالادست مقرر کیے گئے تھے۔
مفصلۂ ذیل عہدہ دار ہر صوبہ مین مقرر تھے۔
(۱) حاکم صوبہ جسکے عہدہ کا نام والی مشہور تھا۔
(۲) میر منشی جسے کاتب کہتے تھے۔
(۳) فوج کے دفتر کا میر منشی۔ اوسکا عہدہ کاتب دیوان کہلاتا تھا۔

Marfat.com

(۴) کلکٹر کا نام فاروق اعظم نے صاحب الخراج رکھا تھا۔

(۵) سپرنٹنڈنٹ پولیس کو صاحب احداث کہتے تھے۔

(۶) افسر خزانہ صاحب بیت المال کے نام سے مشہور تھا۔

(۷) جج کا عہدہ قاضی کو حاصل تھا۔

عمار بن یاسر کوفہ کے والی وحاکم تھے۔ محکمہ پولیس بھی اونہین کو سپرد تھا۔ قدامہ بن مظعون بحرین کے صاحب الخراج اور پولیس کا کام بھی کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس کا محکمہ ہر صوبہ مین علیحدہ نہ تھا اکثر کلکٹر یا عامل ہی اس کام کو کر لیتے تھے۔ کہین کہین وہی افسر فوج بھی ہوتے تھے گو بہت سی صوبوںمین فوجی افسر جدا تھا۔ والی کے ساتھ رہنے والے اور کام کرنیوالے عہدہ دار مستقل اور کافی وافی ہوتے تھے۔ سب کا تقرر خلیفہ کی طرف سے بہت غور وفکر کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ والی خود مجاز نہ تھا کہ اپنے ماتحت اپنی پسند سے مقرر کر لے۔ فاروق اعظم نے دس عزت دار اور قابل آدمی عمار بن یاسر کی ساتھ مشیر و کارکن کر کے کوفہ روانہ کیا تھا۔ اون دسون مین قرظہ خزرجی بھی تھے۔ میر منشی کے عہدہ کی لیے تقریر و تحریر مین بے نظیر و قابل آدمی تجویز کیا جاتا تھا۔ زیاد بن سمیہ جسکی فصاحت و بلاغت اور شستگی بیان پر خود فاروق اعظم متعجب رہگئے تھے بصرہ مین ابو موسیٰ اشعری کا کاتب مقرر کیا گیا تھا۔ اوسکی نسبت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر زیاد بن سمیہ نسل قریش مین سے ہوتا تو عرب خوشی بخوشی اوسے اپنا بادشاہ بنا لیتا۔ اس پچھلے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قریشی آبا و اجداد کو غیر بادشاہ کی ماتحتی حد سے زیادہ ناگوار تھی۔ ظاہر ہے کہ

Marfat.com

اب ہم مین نہ تو قریشی خون رہا نہ ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہین کہ ہم عربی نسل ہین -
عامل - افسر خزانہ - اور قاضی وغیرہ صوبونکی طرح ضلعون مین بھی ہوتے تھے
جو صوبہ کے حاکم کی ماتحتی اور نگرانی مین اپنی اپنی خدمات متعلقہ بجالاتے تھے - پرگنون مین
بھی یقین ہوتا ہے کہ تحصیلدار معہ اپنے عملہ کے رہا کرتے تھے -

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ علاوہ اور صفات حمیدہ کے مردم
شناس اور قدردان جوہر و کمال ذاتی کے ایسے تھے کہ اپنی نظیر آپ ہی ہین -
جسپر ایکدفعہ آنکھہ پڑگئی اوسکے تمام حال اور جوہر و کمال جان جاتے اور ہر شخص
کی لیاقت وقابلیت کی تہ کو پہونچ جاتے تھے - تاریخ کے دفتر لوٹ
جایئے اس باب خاص مین عمر بن الخطاب سا آدمی آپ کو نہ ملیگا - صرف یہی نہین
کہ دیکھنے اور برتنے سے آدمی کا حال سمجھتے ہون بلکہ اپنے ملک کے تمام لایق اور
قابل آدمیون کی فہرست زبان پر دھری رہتی تھی جہان کوئی کام آکے اٹکا
اوسکے لایق فوراً کوئی آدمی تجویز کر دیا - جس شخص کو جس عہدہ پر مقرر کر دیا پھر کیا
مجال کہ اوس سے بہتر آدمی کوئی اوس جگہہ کے لئے تلاش کر لاے - عرب مین
چار آدمی سیاست وتدبیر مین بیمثل و بے نظیر مشہور تھے حضرات امیر معاویہ رضی
اللہ عنہ - عمرو بن العاص - مغیرہ بن شعبہ - زیاد بن سمیہ - انکو لوگ دہاۃ العرب
کہتے تھے - جناب فاروق اعظم نے زیاد بن سمیہ کے سوا باقی تینون کو ملک مین
بڑے بڑے عہدون پر متعین کر دیا تھا کہ اون پر قابو رہے اور وہ سرکشی نکرنے
پاوین - زیاد بن سمیہ کی عمر آپکے سامنے صرف سولہہ برس کی تھی اسلئے اوسے
کوئی بڑا عہدہ تو مل نہین سکتا تھا البتہ ابو موسیٰ اشعری کو لکھدیا کہ اوسے

Marfat.com

کاروبار سلطنت مین اپنا مشیر بنالین تاکہ اوسکی قابلیت اور استعداد بیکار پڑی پڑی انقلاب نہ سوچا کرے۔ کیونکہ اپنی قلم و کے لیئقون کو ہاتھہ پر ہاتھہ دہرے بیٹھے رہنے دینا بہی اپنی شامت بلاناہی عمرو بن معدی کرب اور طلیحہ بن خالد بڑے جری سپاہی تہے مگر مُدبّر اچہے نہ تہے۔ دونونکو آپنے عراق مین نعمان بن مقرن کے پاس بہیجدیا اور لکہدیا کہ افسری یا کوئی بڑا عہدہ انکو نہ دینا یہ صرف سپاہی کا کام اچہا دے سکتے ہین۔

سیاست اور انتظام کا مادہ آپ مین ایسا تہا کہ سلطنت اسلام کی بہبودی کے متعلق جو بات آپ کو کبہی نظر آگئی اوسکو آپکا قوی حافظہ بہولا نہین جسکی ایک نظیر یہ ہے کہ کسی زمانہ مین ایک جواب طلب تحریر جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوۃ کی خدمت مبارک مین آئی۔ حضور نے مجمع اصحاب مین فرمایا کہ اسکا جواب مجہے کون لکہدیگا۔ مجمع مین سے ایک معزز صحابی عبد اللہ بن ارقم بول اوٹہے کہ مین لکہہ سکتا ہون۔ آنحضرت صلعم نے وہ کاغذ اونکے ہاتہہ مین دیدیا۔ جناب عبد اللہ نے اوسے پڑہا اور جواب کا مضمون پوچہے بغیر اپنے ہی دل سے ایسا معقول اور مناسب جواب لکہدیا کہ حضور صلعم اور حاضرین دربار عالی سب سنکے دنگ رہگئے اور سب نے تعریف و توصیف کی۔ اوسوقت چونکہ فاروق اعظم بہی موجود تہے آپکے دل جوہر شناس نے اس بات کو جذب کر لیا یہانتک کہ جب آپ خلیفہ ہوے تو بغیر درخواست کے جناب عبد اللہ بن ارقم کو طلب فرماکر اپنا میر منشی کر لیا۔ آپکے میر منشیون مین حضرت زید اور جناب عثمان بہی شامل تہے یون بادشاہ قدر دانی فرمایا کرتے ہین اور اس طرح ملک مین علم و کمال کی ترقی

Marfat.com

ہوتی ہے۔ نہ ایسے کہ بادشاہ کو نہ رعیت کی خبر ہے نہ رعیت بادشاہ سے واحد وشاہد۔

نہاوند کی اہم مہم کے لئے کسی کو نہین سوجہتا تہا کہ کسے سردار بناکر بہیجین شورے کی مجلس کے میمبرون نے آنکہین پہاڑ پہاڑ کے چارونطرف دیکہا مگر کوئی نظر نہ آیا۔ آخر نعمان بن مقرن فاروق اعظم کی رای سے مقرر ہوے۔ آپ اسی کتاب کے صفحے اولٹ کے پیچہے دیکہلین کہ وہ کس پایہ کا سپہ سالار تہا سخت زخمی ہوکے بہی جب مراہی جب سنلیا کہ اسلام کی فتح ہوگئی۔ عمار بن یاسر بڑے رتبہ کے صحابی اور زہد وتقدس ہین عدیم المثال تھے لیکن تدبیر مملکت سے نابلد محض تھے اونکی تنظیم وتکریم کے باعث لوگون نے دہوم مچائی کہ ایسے متبرک اور مقدس لوگ انتظام مملکت ہین کیون شامل نہین کئے جاتے۔ فاروق اعظم نے سمجہانے کے لئے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ کو حکومت کوفہ دیدی مگر جب اونسے وہان کا کام نہ چلا تو اونکی معزولی ہین بہی دیر نہ فرمائی اور اونکے طرفدارون سے کہلالیا کہ وہ سلطنت کے نظم ونسق کے لئے موزون نہین۔ ایسی ایسی سینکڑون مثالین کتابونین ملین گی جن سے معلوم ہوگا کہ ہمارے ممدوح بے نظیر ہین جہانبانی کا مادہ کس بلا کا تہا جس سے اونہون نے ہر پرزہ کو حکومت کی کل ہین مناسب مقام پر جڑ کے بے نظیر انجینیر کا کام کیا تہا۔ جب تک ملک کے عہدہ دار قابل۔ لایق۔ راستباز اور متدین نہون اور ادن سے اعلی درجہ کی بیدار مغزی اور لیاقت شناسی سے کام نہ لیا جاے اوسوقت تک نہ تو سلطنت کا کام چلیگا اور نہ ملک کو ترقی اور سرسبزی حاصل ہوگی۔

Marfat.com

یہان سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت فاروق اعظم کو علاوہ اپنی وسیع فتوحات کے ایک مقنن اور مدبر و منتظم سلطنت کا بھی کام کرنا پڑا۔ غرضکہ جو لاثانی لیاقتین اور قابلیتین خدا نے اپنے خزانہ سے اوس ذات پاک مین ودیعت فرمائی تہین اونکے برتنے کا موقع اسوقت آگیا تہا۔ اگر ناظرین کو تاریخ سے چشم بصیرت پیدا کرنی ہے تو سیرت فاروقی کو نظر غور سے دیکھین۔

تقسیم مال و وظائف

سنہ ۱۵ھ و بقولے سنہ ۲۰ھ مین آپ نے بیت المال اور خزانہ اور تنخواہون اور روزینو انکا باقاعدہ انتظام کیا۔ بیت المال مین جب کثرت سے آمدنی ہونے لگی تو حضور کو خیال ہوا کہ مال تقسیم کرنے کا کوئی معین اور مستقل دستور ہونا چاہیے اسلیے جمیع اصحاب مین بیان کیا کہ تقسیم مال کے باب مین میری رائے حضرت صدیق اکبر سے مختلف ہے۔ مین چاہتا ہون کہ بیت المال مین خزانہ جمع کیا جاے اور ہر آدمی کی سالانہ تنخواہ یا وظیفہ مقرر کر دیا جاے۔ پہر وہ اصول بیان فرماے جنکے بموجب آپ مال کو تقسیم کرنا چاہتے تہے۔ فاروق اعظم کا یہ خیال حقیقت مین ایسا عظیم الشان اور دقتون سے پُر تہا کہ اوسکے پورا کرنے کے لیے بڑا عالی دماغ اور وسیع الخیال آدمی درکار تہا۔

حقوق کے موافق مال تقسیم کرنا اور تقرر تنخواہ کے لیے مسلمانون کو مراتب قرار دینا آپ ہی کا کام تہا۔ یہ کام جناب عمر فاروق نے انسان کی طاقت سے بڑہکے کیا تہا۔ تمام قبائل عرب اور قبیلہ قبیلہ کے ہر فرد اور ملک عرب کے ہر مسلما

Marfat.com

خانہ نشین بڈہے سے لگاکے نوزائیدہ بچہ تک کی تنخواہ مقرر کردینا اور اوسکا باقاعدہ تحریری حساب رکھنا کوئی ہنسی ٹھٹھا نہ تہا۔ پہر ہر ایک کو اس روپیہ کے انتظام مین راضی رکھنا اور کسی طرف سے کمی بیشی یا محروم رہجانے کی شکایت کا غل شور برپا نہونا اعجاز نہین تو کیا ہے۔ جب سو دو سو آدمیونکی مجلس عزا یا محفل میلاد شریف ہم کرتے ہین تو اوسمین ہی دو دو جلیبیون کی تقسیم مین ہزارون بے اعتدالیان ہم سے ہوجاتی ہین۔ برخلاف اسکے عمر فاروق نے اشرفیان اور جواہرات مدتون تک ملک کے ملک کو بانٹے اور کسی نے کان نہ ہلایا۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے ممبر پر جاکے فرمایا ''اے لوگو۔ تم میری سنو اور مانو'' حاضرین مین سے فوراً ایک صاحب اوٹھہ کھڑے ہوے اور بولے نُنین۔ نہین۔ ہم نہ تیری سنین گے نہ مانین گے''۔ حضور نے پوچھا کیون میرا کیا قصور ہے۔ وہ صاحب فرمانے لگے کہ کل مال غنیمت مین ایک ہی قسم کی بہت سی چادرین آئی تہین وہ ہم مین فی آدمی ایک ایک تقسیم ہوگیئن مگر آج مین دیکہتا ہون کہ اونہین چادرون مین سے ایک چادر آپ کے کندہے پر ہے اور ایک چادر کا آپنے اپنا کرتہ بنالیا ہے جسے اسوقت پہنے ہو۔ آپ یہ سنکر بہت خوش ہوے اور خداوند کریم کی درگاہ مین سجدہ شکر ادا کیا اور فرمایا۔ بارالٰہا۔ تیرا احسان ہے کہ آج مسلمانون مین یہ جرأت ہے کہ عمر کا دامن پکڑنے مین دریغ نہین کرتے۔ پہر معترض صاحب کی طرف مخاطب ہوکے بولے۔ شاباش بہائی شاباش۔ تم نے مجہے اسوقت کمال مسرور کیا جو مجمع عام مین میری طرف سے اپنے دل کا بخار نکال ڈالا۔ پہر اپنے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ کو بلاکے سب کے سامنے

Marfat.com

پوچھا - بیٹا تم ان لوگون کو بتادو کہ یہ کرتہ جو مین اسوقت پہنے ہون میری پاس کہان سے آیا - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کل جو چادرین مال غنیمت کی تقسیم ہوئی تھین مجھے بھی اونمین سے ایک بطور حصہ رسدی ملی - چونکہ آپ کے پاس کرتہ نہ تھا مین نے اپنے حصہ کی چادر کا آپ کو کرتہ بنا کے پہنا دیا - اسکے بعد جناب فاروق اعظم نے فرمایا کہ اے مسلمانون - تم اپنے دل مین ہرگز شبہ نہ لانا کہ مین خلیفہ ہو کر ایک عام مسلمان سے زیادہ حصہ لونگا مین تم سے زیادہ پانیکا کسی طرح مستحق نہین - معترض کا جب اطمینان ہوگیا تو معافی مانگی اور التماس کی - "ہان جناب اب آپ فرمائین ہم سنین گے اور مانین گے" - اللہ اللہ - ایسے سخت اور باریک اصولون کے بموجب مسلمانونکے ساتھہ برتاؤ کرنا بڑے سے بھی کسی بڑے مدبر اور غائر نظر والے کا کام تھا جو ہر ایک سے نہین ہوسکتا - آپنے مسلمانون کے حقوق قایم کرنے کے لیے جو درجے قرار دیئے تھے وہ گنتی مین تین تھے - اول - اسلام قبول کرنے مین سبقت - دوسرے - آنحضرت کے ساتھہ جو تعلق اور رشتہ داری رکھتے تھے وہ لوگ معزز و محترم سمجھے جاتے تھے - تیسرے - میدان جنگ کی کارگذاریان اور فوجی خدمات آدمی کو آپ کی نظر مین زیادہ مستحق بناتی تھین - یہ وہ اصول ہین کہ انسے بہتر اوس زمانہ مین کوئی بنا نہین سکتا تھا - آج کے زمانہ مین بھی کسیکا دل گردہ نہین جو ان پر اعتراض کرسکے - عرب کے سب نڈر اور منہ پھٹ قبیلے ان تینون اصولون سے راضی اور خوش ہوگئے تھے اور کوئی شاکی نہ تھا - ہم دلیرانہ کہہ سکتے ہین کہ یہ انصاف فاروق اعظم کا صرف غیرون ہی کے ساتھہ مختص نہ تھا بلکہ اپنی

Marfat.com

ذات۔ اپنے کنبہ اور قبیلہ کے ساتھہ زیادہ انصاف اور سختی کا برتاو کیا جاتا تھا ہر منصف اور بلا تعصب کو بھی کہنا پڑیگا کہ اپنی اور اپنے ناتے کنبہ والون کی صریحی حق تلفی کی جاتی تھی مگر عام اسلام والونکی خاطر شکنی کبھی جائز نہ رکھی گئی چنانچہ جسوقت تقسیم مال اور تقرر تنخواہ و وظائف کے لیئے مراتب قرار دیے جانے لگے تو قریش کے ایک بڑے معزز اور صاحب راے آدمی عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ یا امیر المومنین تقسیم مال مین آپ اپنی ذات کو سب پر مقدم و افضل رکھین اور سب سے پہلے اپنا حصہ لیلیا کرین کیونکہ داب سلطنت سے بعید ہے کہ آپ لوگون کے سامنے اپنے آپ کو ایک عام مسلمان سے بھی کم بنالیتے ہین پھر مسند خلافت کا رعب کیسے قایم ہوگا۔ اگرچہ حضرت عبد الرحمٰن کی یہ راے سراسر مصلحت پر مبنی اور بالکل مناسب تھی اور آج کل کے ادعائی ترقی یافتہ زمانہ کے مہذب بادشاہ بھی ایساہی کرتے ہین مگر نہین عمر فاروق نے اس راے کو نہ مانا اور فرمایا نہین۔ مین اپنے نفس کو اوسی جگہہ رکھون گا جو اوسکے مناسب ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی ذات اور اپنے رشتہ کنبہ والونکو قبیلہ قریش مین سب کے پیچھے اور بہت دور رکھا اور اسپر بھی بارہا فرمایا کرتے تھے کہ اے مجمع مسلمانان اگر تم مین سے ایک آدمی بھی اس سے ناراضمند ہو یا شکایت رکھتا ہو تو صاف کہدے مین اپنے اس مرتبہ کو بھی چھوڑنیکو بخوشی تیار ہون۔

ایکدفعہ حضرت امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح نے کوئی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو عبیدہ۔ تمہین بھی میری طرح قناعت سے کام لینا لازم ہے اگر تمہاری قوم تمہین اپنی خوشی سے اپنا مقدم بنانا چاہے تو اون لوگون کا کہنا

Marfat.com

ہاں لونگا۔ ہاں اتنا میرے اختیار مین ہے کہ اگر تم کہو تو مین تمہین اپنی ذات اور اپنی قوم بنی عدی پر مقدم کر لون۔ اسامہ بن زید کے آپ نے چار ہزار درہم سالانہ مقرر کئے مگر اپنے بیٹے عبداللہ کو تین ہزار درہم سالانہ دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے شکایت کی کہ اسامہ کا باپ میرے باپ سے افضل نہین ہے اور نہ اسامہ مجھسے بزرگ ہے۔ پھر اوسے ایک ہزار زیادہ دیکے مجھے کیون حقیر کیا جاتا ہے۔ فاروق اعظم نے فرمایا کہ خاموش۔ پھر ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا اسامہ کے باپ کو آنحضرت صلعم بہ نسبت تیرے باپ کے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

حضرات ناظرین یہ اعلیٰ درجہ کی خود انکاری جو ہمارے ممدوح کی ذات پاک مین تھی وہ دوسرے مین ہو نہین سکتی اور نہ تھی اگر آپ چاہتے تو اپنی ذات کو مقدم کر دیتے آپ قبولیت اسلام کی سبقت کے لحاظ سے بھی بہت پیچھے نہ تھے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین فوجی خدمات بھی آپ نے کسی سے کم نہ کی تھین۔ آنحضرت صلعم سے رشتہ بھی آپ کا کچھ کم نہ تھا۔ سب سے زیادہ اپنے ہمعصرون پر یہ فضیلت کیا آپ کو کم حاصل تھی کہ امت محمدیہ نے آپکو اپنا خلیفہ مانا تھا اگر اسی دلیل سے آپ اپنے کو سب قریش سے افضل کر لیتے تو ممکن تھا۔ مختصر یہ ہے کہ انتظام فاروقی مین بنی ہاشم کے حق اور مرتبے سب سے اول اور افضل مانے جاتے تھے۔ جناب علی مرتضیٰ و حضرت عباس رضی اللہ عنہما اسی اول درجہ کے گروہ مین شامل تھے لہذا رشتہ داران نبوی کو شکایت کی جگہہ نہین باقی رہی تھی کہ خلیفہ ہونے کی ہوس کرین وہ مثل بادشاہ کے مقدم تھے اور خلیفہ بطور خادم کے اونکی غلامی کرتا تھا اور خود تو کیا اپنے قبیلہ اور رشتہ دارون کو

Marfat.com

بہی اپنے ساتھہ تمام قریش سے نیچے گراے ہوے تہا - پہر ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ سینکڑون برس سے جوتے مین دال کیون بٹ رہی ہے اور اب کس امید پر ایک دوسرے کے گلے کاٹے جاتے ہین شاید یہ ہو کہ بنی ہاشم خلیفہ بلافصل ہو کے کرہ زمین کا قبالہ اپنے نام لکہانا چاہتے تہے اگر یہی بات تہی تو جو تہے خلیفہ ہو کر نصف ہی کرہ کا لکہوا لیا ہوتا - نعوذ باللہ - جہالت کا خیال لانے سے بہی آدمی خراب ہوتا ہے ہمین اس سے کیا - بنی ہاشم کی بعد بنی مطلب پہر بنی عبد الشمس - پہر بنی نوفل - پہر بنی اسد - پہر بنی عبد العزی - پہر بنی عبد الدار پہر بنو زہرہ - پہر بنی تیم - پہر بنی مخزوم - پہر بنی سہم - پہر بنی جمح - اب بنی عدی بن کعب خلیفہ کے رشتہ دار تہے - پہر بنی عامر بن لوی - وغیرہ تہے اس ترتیب مراتب مین دیکہیے کہ حکومت وسلطنت کا ثمرہ جو مال وعزت وآبرو ہے اوسکے پانے اور حاصل کرنے کے لیے اول درجہ پر بنی ہاشم ہین اور عمر غریب کے سر پر جو سب بے بوجہہ لاد دیا ہے اوس سے بیچارہ کی گردن لوٹی جاتی ہے - پہر حرم مبارک نبوی کا حال ملاحظہ ہو کہ اول درجہ پر ازواج مطہرات اور اونکے خویش واقربا رکہے گئے تہے - غرضکہ جسکو جسقدر ملتا تہا وہ ذیل کی جدول سے واضح ہے

نام	تعداد وظیفہ
جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا -	بارہ ہزار درہم سالانہ
دیگر امہات المومنین مین سے ہر ایک کو	دس ہزار درہم سالانہ
جناب امام الکونین حضرات حسنین کو اہل بدر کے برابر	پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ
ہر اہل بدر کو	پانچ ہزار درہم سالانہ

Marfat.com

ہر اہل بدر کے بیٹے کو	دو ہزار درہم سالانہ
بیعت رضوان یعنے صلح حدیبیہ کے شریک کو	چار ہزار درہم سالانہ
ہر انصار کو	چار ہزار درہم سالانہ
بغاوت اور مفسدہ کی خبر گیری میں جس جس نے مدد کی اوسکو	تین ہزار درہم سالانہ
شرکاے جنگہاے شام وعراق میں سے ہر ایک کو	دو ہزار درہم سالانہ
موجودہ غازیان قادسیہ ویرموک میں سے ہر ایک کو	ایک ہزار درہم سالانہ
پہلی اور پچھلی کارگذاریونکی بموجب نامی نامی بہادرونکو	پانچ پانچ سو سے دو دو سو تک زائد بھی
اسی لحاظ سے بعض مہاجرین وانصار کو	دو ہزار درہم زائد
اہل مکہ اور اکثر لوگون کو	آٹھہ آٹھہ سو درہم سالانہ
مہاجرین وانصار کی قدر ومنزلت کے مطابق اونکی عورتونکو	چھہ سو سے دو سو درہم تک

حضرات حسنین کے وظائف مین اختلاف ہے بعض مورخین نے بارہ بارہ ہزار اور اکثر نے چوبیس چوبیس ہزار درہم لکھا ہے اس حساب سے صحیح تعداد بارہ ہزار ہر صاحب کی سمجھنا چاہیے۔

عرب اور قبائل کے وظیفے بھی اسی پیمانہ مین سے مختلف مقرر کیے گئے تھے۔ ہر قبیلہ کا دفتر اور دیوان بھی جدا تھا مثلاً حمیر کے فوجی اور دیہاتی امیرون کو سات یا آٹھہ یا نو ہزار درہم علی قدر مراتب ملتے تھے۔

تقرر وظائف کے جو تین اصول ہمنے اوپر لکھے ہین اونکے سوا اور ضرورتون خاندان اور اس طرح کی اور باتون کا خیال بھی رکھا جاتا تھا۔ یہ تنخواہین اور وظیفے موروثی ہوتے تھے۔ میدان جنگ مین کسی خاص شجاعت یا ناموری کے

Marfat.com

باعث جو انعام دیا جاتا تہا وہ بہی موروثی ہوتا تہا جس سے پانیوالون اور انکی اولاد کی ہمتین ہمیشہ بڑہتی ہی رہتی تہین اور جس سے سلطنت کا استحکام بہی تہا عام طور سے عورتونکو مردون سے دسوان حصہ دیا جاتا تہا۔

ہر شخص کی بیوی اور بیوہ اور بچون کے الگ الگ وظیفے مقرر تہے۔

جسدن بچہ پیدا ہوتا تہا اوسی دن اوسکا نام سرکاری دفتر مین لکہہ لیا جاتا تہا اور اوسدان سے سو درہم اور بعضے کہتے ہین کہ دس درہم سالانہ اوسے ملتے تہے اور اوسکی عمر کے ساتہہ اس تنخواہ کی ترقی ہوتی تہی۔ پہلے تو بچہ کا دودہ چہوڑنے کے بعد سے وظیفہ مقرر کر دیا جاتا تہا مگر ایک رات جناب فاروق اعظم رعیت کا حال دریافت کرنے بہیس بدلے نکلے تہے۔ سنا کہ ایک مکان سے چہوٹے بچہ کے رونے کی آواز چلی آتی ہے۔ چونکہ رحم مجسم تہے ترس آگیا۔ دریافت کیا۔ بچہ کیون روتا ہے۔ مان نے جوابدیا کہ دربار خلافت سے بچہ کو دودہ چہوڑنیکے بعد وظیفہ ملتا ہے اسلیئے مین نے اسکا دودہ چہوڑا دیا ہے اب وہ دودہ کے لیئے بیتاب ہے۔ یہ سنتے ہی آپ کی آنکہونسے آنسو جاری ہو گئے اور دل مین کہا۔ اے عمر۔ تیرے اس حکم سے نہ معلوم کتنے بچون کی جانین ضایع ہوئی ہونگی۔ افسوس۔ توخدا کو کیا جوابدیگا پہر صبح ہوتے ہی اشتہار دیدیا کہ بچونکا دودہ جو زبردستی چہوڑائیگا سزا کا مستحق ہوگا آئندہ سے ہم بچونکو پیدا ہونیکے وقت سے وظیفہ دینگے۔ آج کل کے بادشاہونکو تو بچے کیا جوانونکی بہی خبر نہین کہ کیون مرے چلے جاتے ہین۔

اس تقرر تنخواہ و وظائف مین سب سے پہلے بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ لوگ اپنی

Marfat.com

زہد و تقدس کے باعث تنخواہ لینا قبول نہین کرتے تھے اور اوسے معیوب سمجھتے تھے جناب امین الامتہ ابو عبیدہ بن الجراح بڑی مشکلون اور سمجھانے بوجھانے سے تنخواہ لینے پر راضی ہوے مگر حضرت حکیم بن خرام سے کوئی تدبیر پیش نہ گئی۔ حضرت عمر نے بار بار سمجھایا اور بڑی بڑی منتین سماجتین کین پر اونہون نے وظیفہ یا روزینہ لینا قبول نہ کیا۔

یہان پر چونکہ تقسیم مال۔ وظائف اور روزینونکا ذکر ہی لہذا ضرور ہوا کہ ہم اپنے خلیفہ کی شاہانہ گذران کا بھی اچھی طرح ذکر کر دین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جاے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے آج تک کسی بادشاہ نے اس جاہ و حشم اور ناز و نعم سے اپنی زندگی بسر نہین کی۔

آصف بن قیس نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ ایکدن ہم لوگ جناب عمر بن الخطاب کے دروازہ پر بیٹھے ہوے آپسمین چہ میگوئیان کر رہے تھے اتنے مین ایک لونڈی سامنے سے گذری۔ ہم مین سے کوئی بول اوٹھا۔ دیکھو یہ امیر المومنین کی لونڈی ہے۔ جناب فاروق اعظم نے لہین یہ بات سنلی فوراً باہر نکلے چلے آے اور فرمایا۔ نہین صاحبو۔ یہ میری لونڈی نہین ہے۔ نہ میرے لئے ہے۔ یہ خدا کا مال ہے۔ میری کیا حیثیت ہی جو کوئی میرا لونڈی غلام ہوگا۔ یہ سنکر ہم نے دریافت کیا۔ حضور مال خدا مین سے کسقدر اور کتنا آپ کے لئے حلال ہے۔ آپنے ایک آہ سرد بھری اور فرمایا بھائیو۔ یہ عمر اوسمین سے صرف دو جوڑے کپڑے کے لے سکتا ہے ایک موسم گرما کے لئے دوسرا جاڑون کیواسطے۔ اسکے سوا اگر لے سکتا ہے

Marfat.com

توجح وغیرہ کا خرچ - نیز اپنے اہل وعیال کی خوراک کا صرف چاہیے تو لیلے -
اور وہ بھی غریبانہ - نہ کہ قاقم وسنجاب کے پہننے اور تر مال کھانیکی خاطر - اس سے
زیادہ بیت المال کی ایک کوڑی بھی مجھے نہ لینا چاہیئے اور یہ بھی جب جبکہ مین
محتاج اور مفلس ہون اور اپنے ذاتی مال مین سے ایک حبہ میرے پاس نہو -
بھائیو - یہ بیت المال تم لوگون کا حق ہے جو اسلام کے لیئے اپنا خون پانی
کی طرح بہاتے ہو تم اور مسلمان اسے کھاؤ پیو اور پھلو پھولو - عمر کا اسمین کچھہ
اجارہ نہین - مجھے تو اس مال سے صرف وہ نسبت ہے جو یتیم کے مال سے
متولی کو ہوتی ہی یعنے اگر متولی کے گھر مین کھانے کو ہے تو وہ یتیم کے مال مین
ہاتھہ نہ لگائے اگر کچھہ بھی میسر نہین تو کفایت کے ساتھہ بقدر ضرورت کھالے
اسی طرح مین بھی تنگی اور ضرورت ومصیبت کے وقت اگر کبھی کچھہ لی لیتا ہون
تو اوسے قرض سمجھتا ہون اور جب میرے پاس ہوتا ہے تو ادا کر دیتا ہون
چند سال تک تو آپ نے بیت المال سے کچھہ لیا ہی نہین یہانتک کہ مفلسی
اور ناداری نے آگھیرا اور فاقون پر فاقے ہونے لگے - جب یہ حالت طاری
ہوئی تو فاتح روم وشام وتسخیر کنندہ عراق وعجم نے صحابہ رسول اللہ صلعم کی
مجلس مین درخواست دی کہ اے صاحبو اس صورت مین آپ کیا فتویٰ دیتے
ہین - جناب شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیت المال مین سے
اتنا لیلو جتنا تمہین اور تمہارے بال بچونکو شام کو سحر کر دینے کے لیئے کافی ہو
صاحبو انصاف طلب ہے کہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ
عنہ جیسے جو کی روٹی کھا کر زندگی بسر کرنے کا حکم دے رہے ہین اوس سے اپنی

Marfat.com

خلافت غصب کرنے کی شکایت رکھتے ہونگے - حاشا وکلا - ہر گز نہین ہر گز نہین - ایسا خیال رکھنا جناب علی پر بڑا ظلم ہے اور دوسرونتک تو اس خیال باطل کا اثر نہ کبھی پہونچا ہے نہ پہونچے -

علی نعیم و علی ناعم و علی منعم		علی قسیم قصور و علی ست قاسم نار

ابن سعد نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ جناب فاروق اعظم - اونکے سب بال بچون اور تمام گھر بار کا خرچ دو درہم روزانہ تھا - یہی آپ ہر روز بیت المال سے لیلیا کرتے تھے اس سے زیادہ کبھی نہین لیا - ایکدفعہ آپ کو دوا کے لیئے شہد کی ضرورت ہوئی - اوسوقت بیت المال مین شہد موجود تھا اتنی ہمت نہوئی کہ باختیار خود لیلین - آپنے مسلمانون سے اذن طلب کیا کہ اگر تم لوگ برا نمانو تو مین ذرا سا شہد تمہارے مال مین سے لیلون - سبھون نے بخوشی عرض کی کہ امیر المومنین - جو کچھ ہے آپ ہی کا طفیل ہے آپ جتنا چاہین لیلین - اوسوقت آپنے بقدر حاجت لیلیا اور باقی حفاظت سے رکھوا دیا - حضور کی غذا جو کی روٹی اور زیتون کا تیل تھا - پھٹے پرانے پیوند لگے کپڑے پہنا کرتے تھے - اپنا کام آپ کر لیا کرتے تھے کبھی کوئی نوکر چاکر یا خدمتگار نہ رکھا -

فاروق اعظم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم دنیا کی لذتون اور عیش وعشرت کی طرف مائل ہونا نہین چاہتے عمدہ عمدہ چیزون کو آخرت کے لئے چھوڑتے ہین - ایکدفعہ آپکی صاحبزادی حضرت حفصہ اور اونکے بھائی جناب عبد اللہ وغیرہ نے آپسے گذارش کی کہ باباجان - آپکی تندرستی اور صحت وقوت ہماری زندگی

Marfat.com

اور بہبودی کا موجب ہے - ہم ہی پر کیا منحصر ہے تمام دنیاے اسلام کا نفع آپ ہی کی صحت وسلامتی سے وابستہ ہی اگر آپ اچھا کہائین - اچھا پہنین تو رعیت کی خوش قسمتی کا باعث ہے - ارشاد ہوا کہ جو کچھہ تم لوگون نے کہا اوسے مین بہی سمجہتا ہون مگر مین نے آنحضرت صلعم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اسیطرق سے زندگی بسر کرتے دیکہا ہے - مین اون دونون بزرگون کے خلاف ایکقدم بہی نہین رکہنا چاہتا - اگر اونہین کے قدم بقدم چلونگا تو جنت مین اونکے پاس پہونچنے کی امید ہوسکتی ہے - جاے غور ہے کہ ایسے شخص سے کسی کی حق تلفی کیسے ہوسکتی ہے -

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پچاس آدمی صحابہ مین سے کسی مسجد مین جمع تہے ادہر ادہر کے ذکر مین یہ بہی کسی نے کہدیا کہ اس شخص عمر کے زہد واتقا نے ناک مین دم کر رکہا ہے نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے - خدا نے اپنے فضل وکرم سے بلاد کسریٰ وقیصر مشرق ومغرب اور عرب وعجم کو اسکے ہاتہہ سے فتح کرا دیا - دور دور کی بادشاہونکی سفیر اسکے دربار مین آتے ہین مگر لباس دیکہو تو وہی موٹا جہوٹا جسمین بارہ پیوند چٹرہ کے لگے ہوتے ہین - اسطرح سلطنت اسلام کی عظمت جاتی ہے - ایک بادشاہ کو تو یہ چاہیے کہ عمدہ سے عمدہ نفیس ونرم اور باریک لباس پہنے - اچہے اچہے اور لذیذ کہانے کہاے اور دونون وقت اوسکے دسترخوان پر بہت سے مہاجرین اور انصار کہایا کرین - چلو ہم لوگ چلکر عمر فاروق کو سمجہائین تاکہ غیر ملکون مین ہمارے بادشاہ کی وقعت ہو - سب حاضرین بول اوٹہے کہ ہم مین سے کسی کی مجال نہین جو امیر المؤمنین سے یون کہہ سکے - البتہ علی مرتضیٰ کہدین

Marfat.com

تو کہدین۔ پس سب کے سب اوٹھے ہوے جناب اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیخدمت مین آے اور اپنے مشورہ سے مطلع کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تو مین بھی عمر سے نہین کہونگا۔ اگر تم لوگون کو اپنی بات پر ایسا ہی اصرار ہی تو ازواج مطہرات مین سے کسی کے پاس چلے جاؤ۔ وہ ہماری تمہاری اور اونکی سبکی بزرگ ہین اگر ہمت کرجائین تو کہہ سکتی ہین۔ احنف بن قیس فرماتے ہین کہ ہم سب ملکر جناب عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حضور مین پہونچے اور درددل اظہار کیا۔ جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ چلو مین تم سب کی خاطر سے کہدونگی کہ صاحب اپنی ظاہری صورت کو سنوارو۔ حضرت حفصہ بول اوٹھین کہ مین اس باب مین اباجان سے کہتے کہتے تھک گئی وہ نہین مانتے جناب صدیقہ نے فرمایا کہ میری مدد کے لئے تمہین بھی اپنے والد ماجد کے پاس چلنا پڑیگا۔ خیر دونون امہات المومنین اور یہ مجمع صحابہ دولت خانہ فاروقی پر جلوہ افروز ہوا۔ اندر اطلاع کرائی گئی۔ ہمارے فاروق اعظم نے دونون مکرمہ اور معظمہ بیبیونکو بلا لیا۔ حضرت حفصہ کے تو باپ کا گھر تھا مگر جناب صدیقہ کی بہت تعظیم و تکریم ہوئی اور مزاج پرسی کے بعد استفسار ہوا کہ آپنے اسوقت کیسے تکلیف فرمائی۔

جناب صدیقہ - آپ مجھے اجازت دین تو مین ایک امر خاص مین آپ سے گفتگو کرون۔

فاروق اعظم - ام المومنین۔ ارشاد ہو وہ ایسی کیا بات ہے۔

جناب صدیقہ - آپ خوب جانتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اورحضرت صدیق اکبر دنیا کو چھوڑ گئے اور جنت مین اپنی
رب کے پاس پہونچے۔ان دونون صاحبون نے نہ تو
دنیا کی کبھی پروا کی نہ دنیا کبھی انکے پاس پھٹکی۔اب اونکی
جگہہ آپ ہمارے نگران اور محافظ ہین۔خدا نے آپکے
ہاتھون سے کسریٰ اور قیصر کے ملک فتح کرائے اونکے سارے
خزانے اور تمام سلطنتین آپکے تحت مین ہین۔امید ہے
کہ اسمین بھی خداوند کریم دن دونے اور رات سوائے
کریگا۔روم کے سفیر دربار معلیٰ مین حاضر ہوتے ہین۔
عجم کے قاصد دست بستہ سامنے کھڑے رہتے ہین عرب کے
وفد آپکے زیارت مبارک سے مشرف ہوتے ہین۔مگر افسوس
ہے کہ آپکے لباس کی یہ ردی حالت ہے جسمین چمڑہ کے
پیوند ہین۔کاش آپ عمدہ لباس زیب تن فرماتے تو آپ کی
بڑی ہیبت اور عظمت ہوتی۔آپکے سامنے صبح کو ایک
نیا دسترخوان اور شام کو ایک نیا دسترخوان بہت لمبا
چوڑا بچھا کرے اون پر انواع واقسام کے اطعمہ لذیذ
اور میوہاے خوشگوار چنے ہون جنہین آپ بھی تناول
فرمائین اور آپکے مصاحب بھی کہاتے ہون تو شان
خلافت بڑہے اور باہر والون مین ہمارا رعب وداب قایم
ہو۔جناب صدیقہ نے اس مضمون کو کچہہ ایسے درد اور

Marfat.com

فصاحت سے ادا کیا کہ فاروق اعظم بیتاب ہو گئے اور ڈاڑہین مار مار کے رونے لگے۔

فاروق اعظم۔ اے صدیقہ تمہین قسم ہے خدائے عزوجل کی۔ مجھے بتادو کہ حبیب رب العالمین جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دس دن برابر بھی سوکھی اور روکھی روٹی جو کی پیٹ بھر کے کھائی ہے۔ دس دن تو بہت ہوتے ہین تم مجھے پانچ دن یا تین ہی دن متواتر کا پتا دیدو اور اسے بھی جانیدو تم مجھے صبح۔ شام برابر ہی شکم سیر ہو کر کھانیکی اطلاع دے سکتی ہو تو دو۔ جب باعث تخلیق ارض وسمائے اس حالت مین دنیا سے رحلت فرمائی تو مین کس شمار وقطار مین ہون جو ناز ونعم سے بسر کرون۔ اے عائشہ۔ عمر سے یہ امید نہ رکھنا کہ غریب مسلمانون کے مال سے اپنی تن پروری کرے۔ صدیقہ۔ کبھی تمنے یہ بھی دیکھا ہے کہ ہمارے حضور صلعم نے زمین سے ایک بالشت بھی اونچا رکھکے کھانا تناول فرمایا ہو۔ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ مین بندہ ہون اور غلامون کی طرح زمین پر بیٹھکے کھایا کرتا ہون۔ کیا تمہین نہین معلوم کہ تمہارے باپ صدیق اکبر نے بیت المال مین سے پیارے پیسے لیکے تمہاری مان کو اونکی مٹھائی نہ کھلائی اور جب تمہاری مان نے اپنے روزینہ مین سے منگا لی تو اوتنا ہی اونکا روزینہ

Marfat.com

کم کر دیا - بیشک یہ سب باتین تمہین خوب معلوم ہین پھر تم مجھے یہ نامناسب مشورہ دینے کیسے آئی ہو -

میفگن بر دلم زنہار بار سر گرانی را | من وحشی طبیعت ناز برداری نمیدانم

جناب صدیقہ بھی یہ دردناک تقریر سنکے رو پڑین اور فرمایا - امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہین - آپ سے پہلے دو سرداروں کی عادت مبارک ایسی ہی تھی -

فاروق اعظم - اے عائشہ و حفصہ - تم دونون آنحضرت صلعم کی بیبیان اور ام المومنین ہو - کل مسلمانون پر تمہارا حق ہے خصوصاً مجھپر توسب سے زیادہ ہونا چاہیے - کیا تم دونون اسلیے میرے پاس آئی ہو کہ مجھے دنیا کی طرف راغب کرو - تم سنلو کہ جناب رسول کریم موٹے کمل اور صوف کا جبّہ پہنا کرتے تھے جس سے اکثر حضور کا تن نازنین چھل چھل جاتا تھا آپ مدتون اپنی اکہری عبا پر آرام کرتے رہے ہین عائشہ مین نے تمہارے گھر مین ٹاٹ اور بوریہ کے سوا کبھی کوئی فرش یا پلنگ اور مسہریان نہین دیکھین - اوسی کرخت بچھونے پر حضور صلعم استراحت فرماتے تھے اور جسم نازک پر ہمیشہ موٹے موٹے اور نمایان نشان ابھرے رہتے تھے ہان اے بیٹا حفصہ - کیا تو نے ایکدفعہ مجھسے یہ نہین بیان کیا تھا کہ مین نے ایک رات کو ٹاٹ کی دو تہین کر کے

Marfat.com

حضور صلعم کے نیچے بچھادین۔ کچھہ گدگدا اور نرم فرش جو ملا تو آپ کو بیخبر ہو کے گہری نیند آرام کے باعث آگئی۔ جسوقت حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ نے اذان دی اوسوقت آپکی آنکھہ کہلی۔ حضور صلعم نے برہم ہو کے فرمایا ای حفصہ تو نے بڑا غضب کیا جو ایسا نرم بچھونا میرے نیچے بچھا دیا کہ صبح ہونے کو آئی اور مین نہ جاگا۔ دنیا کو مجھسے کیا تعلق۔ وہ میرے حصہ مین نہین آئی نہ مین دنیا کے لئے پیدا کیا گیا ہون۔ خبردار اب ایسے کمبخت بچھونے پر مجھے کبھی نہ سلانا۔ اے میری پیاری حفصہ کیا تجھے نہین معلوم کہ رسول اللہ صلعم مغفور تھے اسپر بھی سدا یو کے ہی رہکر سجدے پر سجدے اور رکوع پر رکوع کیا کرتے تھے۔ روتے روتے اور گڑگڑاتے گڑگڑاتے حضور کی عمر ختم ہوگئی۔ اونہون نے مغفور ہونے پربھی نہ اچھا کھایا نہ اچھا پہنا اور نہ کبھی نرم بستر پر سوے۔ پھر مین اپنے دونون ہادیونکے طریقہ سے کیسے قدم باہر رکھون۔

خوشوقت بوریا و گدائی و خواب امن	کاین عیش نیست درخور اورنگ خسروی

جناب صدیقہ اور حضرت حفصہ فاروق اعظم کا یہ کلام سنکر ہاتہون سے کلیجے تہامے باہر آئین اور ردرو کے جو کچھہ حضرت عمر سے سنا تہا باہر آکے سب حاضرین کو سنا دیا جسکے کانین اس بیان کے الفاظ پڑتے تھے تیر کی طرح دل سے

Marfat.com

پا ہوجاتی تہے۔ تمام سامعین مین ایک حشر برپا ہو گیا تہا۔

لکہا ہے کہ عمر فاروق نے کبہی اپنے سامنے دو طرح کے مزیدار کہانے جمع ہونے دیئے مہینہ مین صرف ایکدفعہ گوشت کہا لیتے تہے۔ عمر بہر آپکی یہی حالت رہی یہانتک کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اونہین اپنے جوارِ قربت مین طلب فرما لیا۔

غضب مین ڈالدیا لاجواب کرکے مجہے		یہ اونکے حسن کا ہی صورت آفرین سے گلہ

ہم چاہتے ہین کہ قول آیندہ کو ہمارے ناظرین آبِ زر سے لکہوا کے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکہا کرین۔ وہ یہ ہے کہ جناب فاروق اکثر فرمایا کرتے تہے جو شخص مسلمانون کے امور کا والی ہو وہ دراصل اونکا غلام ہی۔ جس طرح اپنے مالک کو نفع پہونچانا اور نصیحت کرتے رہنا اور اوسکا اداے امانت غلام کا فرض ہے وہ ہی فرض بعینہ والی امورِ مسلمانان کا ہے۔ اللہ اللہ۔ کیا روشنضمیری اور طبیعت کی جودت اور ذہن کی ذکاوت تہی کہ ساری جمہوریت سلطنت وحکومت۔ پولٹکس کا خلاصہ اور لب لباب ایک جملہ مین سمجہا دیا کہ جو بادشاہ پبلک کا غلام بنکے رہیگا وہ بادشاہی کے قابل ہے ورنہ اوسی قزاق اور لٹیرا سمجہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور مغفور تہے جب ایسے لوگ منہ سے اپنے کو رعیت کا غلام بتاتے ہین تو واے برحال ما۔ ان مقدس لوگون کے اسی کمال نے انہین آسمان ترقی کا آفتاب بنا دیا تہا اور ہم لوگون کی فرعونیت اور خودغرضی نے اسلام کی سلطنت کو مٹادیا۔ درحقیقت جب تک ہر فرد قوم فنا فی القوم نہین ہوجاتا اوسوقت تک قومی بادشاہت قایم نہین ہوسکتی۔ اس جگہہ پر زمانہ موجودہ کی

Marfat.com

پست ہمتی اور تنگ خیالی یہ جواب دیدیا کرتی ہے کہ تم نے بھی مثال کسکی دی ہے۔عمر فاروق کی۔بھلا اونکی برابری کس سے ہوسکتی ہے۔وہ ہی بادشاہ ہوکے غلامون کی طرح زندگی بسر کرسکتے تھے اور اپنے کو رعیت کا غلام بناکے رکھہ سکتے تھے ہم لوگون سے ایسا ہونا کب ممکن ہے۔ہمارے عقیدہ مین تو حضرت عمر آدمی تھے اور جو کام ایک آدمی نے کرلیا ہے اوسے دوسرا آدمی بھی کرسکتا ہے۔خیر۔شاید ہمارا یہ عقیدہ ہی غلط ہو اسے جانید و مگر ہم آدمیون کی مثال بھی دے سکتے ہین اور اون آدمیون کی جو آج کل موجود ہین۔جن سے آپ ملاقات کرسکتے ہین اور بات چیت بھی ہوسکتی ہی حال کی جنگ جاپان وروس مین چند جاپانی عیسائی روسی بھیس بھر کے ملک روس کا کیا حال دریافت کرنے روس پہونچے ادہر اودہر جاسوسی کرتے پھرتے تھے کہ کسی نے مخبری کردی اور سب گرفتار کرلیے گئے۔گورنمنٹ روس نے بعد تحقیقات کے اونکے قتل کا حکم دیدیا۔یہ سنکے اونمین سے ایک جاپانی بول اوٹھا کہ اب ہم بچ تو سکتے نہین اسلیے کسی پادری کو بلا دو ہم عیسائی ہین اوسکے سامنے گناہون کا اعتراف کرلین۔یہ سنکر روسی بہت گھبرائے اور اونمین لعنت ملامت کرنے لگے کہ افسوس تم عیسائی ہوکے ہماری مخالفت پر آمادہ ہو اور کافر لوگونکی خیرخواہی کرتے ہو۔ہم بھی عیسائی اور تمھارے بھائی ہین۔اچھا اگر اب جاپانیون سے قطع تعلق کرکے ہماری ہمدردی پر مستعد ہوجاؤ اور ہماری نوکری قبول کرلو تو ہم تمہین چھوڑ دینگے سب گرفتارون نے بالاتفاق جوابدیا کہ یہ ممکن نہین ہم پہلے جاپانی ہین اور

Marfat.com

اوسکے بعد عیسائی۔ آخرش سب کے سب قتل کرڈالے گیے مگر ملکی وقومی مخالفت گوارا نہ ہوئی۔ یہ تو ایک ذرا سی بات تھی جو ہمین یاد رہگئی ورنہ جنگ مذکورہ مین سینکڑون باتین اس سے بڑہ بڑہکے جاپانیون سے ظہور مین آئی ہین اور نو نو دس دس برس کے بچون نے جاپان کے نام پر ہنس ہنس کے اپنے گلے کٹادیے ہین۔

جناب فاروق اعظم کے عہد مین ایک سخت قحط عرب مین ہوا جو یوم الرماد کے نام سے مشہور ہے۔ اوسمین آپ نے گھی اور ہر قسم کی چکنائی سے ہاتھ لگانا چھوڑدیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسی قحط مین روغن زیت کھاتے کھاتے آپکو نفخ ہوگیا اور قراقر رہتا تھا۔ حضور کمال رعایا پروری سے فرمایا کرتے کہ ای شکم۔ تاوقتیکہ لوگ قحط سے نجات نہ پائین تجھے سوای روغن زیتون کے اور کچھہ کھانیکو نہ ملیگا۔ کسی وقت غریبون کی خبرگیری سے چین نہ لیتے تھے۔ ہر طرف کے عاملونکو تاکید تھی کہ ناج بھیجو ہماری عربی رعیت بھوکی نہ مرنے پاے۔ غرضکہ رعیت کے ایک غریب کو اگر ایک حصہ تکلیف تھی تو عمر کو سو حصے۔ آنکھوںمین آنسو تھے اور لب پر دعا کہ یا الہ العالمین۔ عمر کو یہ دن نہ دکھا۔ لکھا ہے کہ رعیت کا غم کھاتے کھاتے اوس رعیت پرور کا بہت پتلا حال ہوگیا تھا۔ بدن لاغر۔ رنگ سیاہ پڑگیا۔ نہ دن کو چین تھا نہ رات کو آرام وہ صدمہ جانکاہ آپنے اوس کمبخت زمانہ مین اوٹھایا کہ پھر باقی عمر اوس صدمہ سے نہ بچے۔ دنیا کو دکھلادیا کہ اسلامی بادشاہ رعیت کے ایسے عاشق زار ہوتے ہین

Marfat.com

نہ کہ سر سہلائیں بہیجا کہائیں۔

خوبان زاہل درد شمار اچہ آگہی		ایشان نیاز مند شما نازنین ہم

ہمارے اتنے بیان سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ عہدہ خلافت سے جناب عمر بن الخطاب یا اونکے بال بچون یا کنبہ ناتے والون یا بنی عدی کو ایک کوڑی کا بہی فائدہ نہ تہا بلکہ برعکس اسکے خلافت نے آپکی جان پر جان فرسا تکالیف کا بار لاڈالا تہا اور زندگی وبال کردی تہی حضرت عمرؓ نے کبہی خلافت کی آرزو نہین کی۔ مشیئت ایزدی اور اجماع مسلمین نے آپ کے سر مبارک پر جو چہپر رکہدیا تہا اوسکو بہت خوش اسلوبی سے انجام کو پہونچا دیا۔ خدا ایسی مصیبت کسی پر نہ ڈالے۔ اگر بفرض محال کسی کتاب کی کسی روایت یا فقرہ سے اینچ تان کر یہ بات نکل بہی آئے کہ عمر فاروق کو خلافت کی تمنا تہی تو اوسکا جواب ہمارے پاس اور بہی زیادہ صاف ہے کہ جناب عمرؓ کی ذکی الحس طبیعت خوب جانتے ہوے تہی کہ اس مجمع مین خلافت سوائے میرے اور کسی سے سنبہل نہین سکتی۔ اگر سنہ ۱۱ھ سے سنہ ۱۳۲۴ھ تک کسی سے چلی ہو تو ہمین بتا دیجیے اسلیے اسلام کے حال زار پر رحم فرما کر خلافت قبول کرلی اور جب تک خدا نے دم مین دم رکہا اوسے بخیر و خوبی نبہایا۔

باز آمدم بر سر مطلب۔ سید احمد دحلان نے اس کو کسی قدر اختلاف سے بیان کیا ہے جسکو ہم یہان لکہے دیتے ہین وہو ہذا۔

تقسیم وظائف مین جو ترتیب آپ نے ملحوظ رکہی تہی اوسمین بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک مرتبہ مین تہے اگر ہاشمی شخص کی عمر زیادہ ہوتی تو اوسکو مطلبی

Marfat.com

ترجیح دیتے اگر مطلبی کی عمر زیادہ ہوتی تو وہ فایق سمجھا جاتا۔ عبدالملک بن مروانکی سلطنت تک یہ ترتیب اسی طرز پر رہی مگر اوسنے بنی ہاشم کو مقدم کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے قبایل کو باعتبار درجہ قرابت آنحضرت مرتب کر کے دفتر مین اونکی ترتیب قایم کی۔ فرق مراتب باعتبار پہلے یا پیچھے مسلمان ہونے کے قائم کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سبکو مساوی رکھا تھا۔ آپکا قول تھا کہ اونکی بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک ہے یعنے آخرت مین ثواب اور درجات بقدر مراتب ملینگے مگر دنیا مین ضرورت معاش سب کو یکسان ہے۔ اس امر مین دونون حضرات مین سے کسیکے فعل پر طعن واعتراض نہین ہوسکتا کیونکہ یہ اپنا اپنا اجتہاد ہی حضرت عمرؓ نے اہل بدر کے لئے فی کس پانچ ہزار درہم مقرر فرماے پھر صلح حدیبیہ تک کے لوگون کے واسطے فی کس چار چار ہزار پھر اون کے لئے جو مرتدین کے قتال مین شریک رہے تین تین ہزار پھر اہل قادسیہ اور شام کو دو دو ہزار۔ انمین سے جو بہادر تھے اور ان لڑائیون مین تکالیف برداشت کین اونکے لیے ڈہائی ہزار مقرر کئے۔ کسی نے آپ سے عرض کیا۔ کاش آپ اہل قادسیہ کیلیے بھی انکی برابر مقرر کر دیتے۔ فرمایا۔ مین ایسا نہین کر سکتا کہ انکو بڑے درجہ والون کی برابر کر دون۔ ایک شخص نے التماس کی کہ آپنے دور کے رہنے والون اور پاس کے رہنے والون کو جنکو لڑنے کے لئے باہر نہین جانا پڑا برابر کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاس والے زیادہ مستحق زیادتی کے ہین کیونکہ وہ ہر وقت موت کے لئے تیار اور دشمنونکے مقابل تھے دیکھو مہاجرین نے یہ نہین کہا کہ ہم دور سے اپنا گھر بار چھوڑ کر آے ہمکو انصار کی برابر کیون کرتے ہو

Marfat.com

انصار کو تو کہین جانا نہین پڑا اپنے گہرون ہی پر رہکر مدد کی - پہر قادسیہ و یرموک کے بعد والون کے لیے ایک ایک ہزار درہم مقرر کیے پہر اونکے بعد والونکے پانچ پانچ سو پہر انکے پیچہے آنیوالونکے تین تین سو پہر اونکے بعد والونکے دو سو پچاس پہر دو سو مقرر کیے - ہر ایک طبقہ اور درجہ مین قوی اور ضعیف - عربی اور عجمی کو برابر رکہا - حضرت عباس عم رسول اللہؐ کے لیے بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے - چار آدمیونکو جو بدر کبریٰ کی مشہور لڑائی مین شریک نہین ہوئے تہے اہل بدر کے برابر دیا - جناب حسنین - ابوذر - سلمان فارسی اور ازواج مطہرات مین سے ہر ایک کے لیے دس دس ہزار درہم مقرر فرمائے بجز مملوکہ کے جیسے صفیہ - ماریہ - جویریہ رضی اللہ عنہن کہ انکا حصہ کم کرنا چاہا اسپر ازواج مطہرات نے فرمایا کہ آنحضرت ہمکو ان پر ترجیح نہ دیتے تہے اسلیے آپ بہی سبکو برابر دیجیے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا - حضرت عائشہ رضؓ کو بہ سبب محبت آنحضرت دو ہزار زیادہ دیے مگر اونہون نے نامناسب کے برابر ہی قبول کیا - پہر اہل بدر کی عورتونکو پانچ پانچ سو پہر اونکے بعد چار چار سو پہر اونکے بعد تین تین سو پہر دو دو سو پہر اونکے بعد کی سب عورتون کو برابر برابر دیا اور لڑکونکو بہی برابر برابر سو سو درہم دیے -

قانون فاروقی کے بموجب کوئی عرب غلام نہین بنایا جا سکتا تہا - اونکی زمانہ سے پہلے کے جو غلام تہے سب کے وظیفے مقرر کر دیے گئے - حکومت فاروقی نے غیر لوگون کو بہی اپنی فیاضی سے محروم نہین رکہا تہا - خوزستان مین جو ایرانی مسلمانون کے ساتہ فوج مین شریک ہو گئے تہے اونکا بہی ہزار ہزار

Marfat.com

دو دو ہزار درہم وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جو غیر ملکی لوگ مسلمان ہو گئے تھے اونکو بھی تنخواہ ملتی تھی چنانچہ ہرزان وغیرہ کو دو ہزار درہم سالانہ ملتا تھا۔ جتنے مسلمان ہو کر فوج مین داخل ہوئے تھے اون کے وظیفے ویسے ہی مقرر کیے گیے جیسے اور عربی مسلمانون کے تھے۔

اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ فاروقی نے اسلام کی برادری اور اخوت کی تعلیم کو عملاً کر کے دنیا کو دکہا دیا تھا کہ مساوات قومی اسکا نام ہے۔ افسوس ہے کہ اگر فاروق اعظم کی طرح اور مسلمان بہی باہم من توشدم تو من شدی کے مسئلہ پر عمل کیے چلے جاتے تو آج یہ روز سیاہ کیون دیکھنے پڑتے۔ اے بہائی مسلمانو۔ ذاتی جہگڑون اور خانگی لڑائیون کو اپنے پاس نہ آنے دو۔ انہین دو باتون نے ہمیشہ تمہارا ناس کیا ہے اور اب بہی کر رہی ہن۔ فاروق اعظم نے اسی اخوت اسلامی کو مضبوط کرنے اور مستقل طور سے قایم رکھنے کے لیے دفتر مرتب کر کے اوسکا نام دیوان رکہا تہا اور تنخواہون اور وظیفون کے بڑے بڑے حساب بنائے گیے اور لمبی چوڑی فہرستین تیار کی تہین۔ عام اقوام عرب اور اونکے قبایل ہر روز بحر ناپیداکنار کی موجون کی طرح فوجی کام کرنے کو ہر روز امڈے چلے آتے تھے اونمین سے ایک ایک کی خاطرین اور دلجوئیان اور پرورش اپنی ذات اور اپنے بال بچون اور کنبے ناتے سے زیادہ ہوتی تھی اسی سے یہ ناموری تاریخ کے صفحون پر اوس مبارک عہد کو حاصل ہوئی ہے اس حالت مین اعلیٰ درجہ کے قبیلون اور نامور لوگون کا حساب رکہنا تو چندان مشکل بات نہ تھی مگر لاکھون اور کرورون کا حساب رکہنا اور کسیکو شاکی نہونے

Marfat.com

دینا اگر اعجاز- خوش نیتی اور ذی ھوشی نہین ہے. تو کیا ہے- ہم بڑی جرأت اور دلیری سے کہہ سکتے ہین کہ یون چاہے جتنے اعتراض لوگون نے اس عجیب و غریب شخص پر کیے ہون مگر آج تک خودغرضی- تن پروری- تن آسانی- کنبہ پرستی کا الزام ہمنے کبھی نہین سنا اور یہی سب کچھ ہے- الحمد للہ والمنت- صرف کوفہ- بصرہ اور نو آباد شہرونکے وظائف کی فہرستین بقولے ڈیڑہ دو لاکھہ تھین اور عمر کی وفات سے پہلے سہمری نظر مین قریبا پانچ لاکھہ عرب ایران وشام اور مصر کی فتوحات مین کام کر رہے تھے- جب انکے ساتھہ اندرون ملک کے وظیفہ خوار بھی ملا لیئے جائین تو اس عظیم الشان اور مشکل کام سے نبٹنے والے اور کرنے والے کی ہمت اور وسعت دماغ کا اندازہ نہین ہو سکتا- اتنی بڑی قوم جو خود ٹیڑی دل سے کم نہ تھی اور اتنے وسیع ملک مین آمدنی اور خراج اور مال غنیمت کو اصول اخوت اور روحانی امتیاز اور جنگی قابلیت کے بموجب ٹھیک ٹھیک تقسیم کر دینا ایسی بات ہے جسکا نظیر تاریخ دنیا مین دوسری جگہہ نہین ملتا- حضرت عمر کی اس بے لوث تقسیم ہی نے سچ پوچھو تو قبائل عرب کے رقیبانہ حسد خیال اور اہالیان مکہ و مدینہ کی دشمنی اور بنی ہاشم اور بنی امیہ کی مزمن عداوت ذگلے گھونٹ دیئے تھے-

صفوان بن امیہ- سہیل بن عمر- حارث بن ہشام نامورانِ قریش کو ان لوگونکے برابر رکھا جو فتح مکہ کے سال مین مسلمان ہوے تھے صفوان وغیرہ نے ضد کی کہ ہم شرافت مین کسی سے کم درجہ پر نہین پھر کیون کم لین- انہین آپنے اسطرح جواب دیا کہ تم مکہ فتح ہونیکے بعد ایمان لاے ہو آنحضرت کے ساتھہ ہو کر تمنے

Marfat.com

کوئی کارگذاری نہین کی پہر اسلام اپنا مال تمکو اون لوگونکے برابر کیسے دیدیگا جنھون نے اوسکی آواز سنتے ہی لبیک کہا تہا اور اوسکے بانی کی بیکسی اور تنہائی مین اوسکا ساتہہ دیکر اپنا خون اور پسینا ایک کر دیا۔ ہان اگر یہ مال عمر کا ہوتا تو وہ تمہارے رعب وداب یا خاطر داری سے جتنا تم چاہتے دیدیتا مگر یہ تو اسلام کا ہے تم اوسپر اپنے حقوق اور مراتب ثابت کر کے حساب سے جتنا حصہ مین آئے لیلو عمر کم یا زیادہ دینے والا کون۔ اسمین حسب نسب سے کچہہ بحث نہین ہے۔ چونکہ بات معقول تہی اونکو اطمینان ہوگیا اور رہ گئے۔ حارث اور سہیل اپنے اہل وعیال کو لیکر شام کیطرف چلے گئے اور وہان جہاد مین مشغول ہوگئے۔

عمر بن ابی سلمہ آنحضرت کے ربیب یعنی آپکی زوجہ مطہرہ ام سلمہ کے بیٹے جو سامنے آئے تو فرمایا کہ انکو ایک ہزار زیادہ دو کیونکہ دو ہزار باپ کیوجہ سے اور ایک ہزار ماں کے لحاظ سے واجب ہین۔ اگر اور کسیکی ماں ایسی ہوگی جیسی انکی تو اونکو بہی زیادہ دونگا۔ محمد بن عبد اللہ بن جحش نے جب اعتراض کیا کہ اوسکے باپ میرے باپ سے زیادہ فضیلت نہین رکہتے تہے تو آپنے فوراً یہ کہکر اونکی زبان بندکر دی کہ اوسے اوسکی ماں ام سلمہ کے سبب سے زیادہ دیا گیا ہے۔ کیا تیری ماں ام سلمہ سے زیادہ مرتبہ رکہتی ہے۔

اسی طرح عثمان بن عبید اللہ کے جب اہل مکہ کے ساتہہ آٹہہ سو اور نضر بن انس بن النضر کے دو ہزار درہم مقرر کیے تو حضرت طلحہ نے اپنے بہائی عثمان کیطرف سے شکایت کی۔ جناب فاروق نے جواب دیا کہ جنگ احد کے دن مجہے نضر کا باپ لڑائی کے میدان مین ملا جبکہ مین کفار کو مار رہا تہا۔ اسی اثنا مین شیطان نے

Marfat.com

پکارا کہ محمد شہید ہو گئے۔ انس نے مجھ سے کہا کہ اگر رسول اللہ شہید ہو گئے تو کیا ہوا خدا تو زندہ ہے وہ کبھی نہ مریگا پھر ہم کیوں ہمت ہارین۔ اتنا کہا اور آگے بڑھکر قتال شروع کر دیا حتی کہ وہ شہید ہو گیا۔ پس نضر کے باپ کا یہ احسان اسلام بھول نہین سکتا اسلیئے اوسنے نضر کو زیادہ دیا ہے۔ حضرت طلحہ یہ جواب سنکر ایسے چپ ہوے کہ پھر کبھی شکایت نہ کی۔ پھر ساٹھہ محتاجون کو اکٹھا کر کے اونکو روٹی کھلائی کہ کسقدر کہاتے ہین اونہون نے دو جریب کے بقدر یعنی ۹۶ صاع کہانا کہایا آپ نے یہ اندازہ کر کے ہر ایک کے لیئے ماہواری دو جریب طعام مقرر فرمایا (ایک جریب چھتیس سو گز مربع ہوتی تھی اس رقبہ مین جتنا غلہ پیدا ہوتا وہ سب دیا جاتا تھا) ۴۸ صاع مرد کے لیئے اور ۴۸ صاع اوسکے اہل وعیال کیلیئے۔

بعض صحابہ نے یہ مشورہ دیا کہ کچھہ مال آیندہ کے حوادث کے لیئے بیت المال مین رکھنا چاہیئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے اللہ اس سے بچاوے اور پچھلونکے لیئے یہ موجب فتنہ ہوگا۔ مین پچھلونکے لیئے وہ سامان چھوڑتا ہون جو اللہ اور اوسکے رسول نے اون کے لیئے مہیا فرمایا۔ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری اور اطاعت۔ یہی ہمارا سامان ہے جسکے سبب ہم اس حالت تک پہونچے اور جب تم لوگ مال کو دین کے عوض لوگے ہلاک ہو جاؤگے۔ ایک روایت مین ہے کہ آپکے پاس ملک عراق سے مال آیا آپ نے اوسکو تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے کہا۔ یا حضرت اگر اس مال مین سے کچھہ آیندہ کی ضرورت اور اعدا کے مقابلہ کے لیئے رکھہ لیتے تو مناسب تھا۔ آپنے فرمایا۔ اللہ تجھے ہلاک کرے یہ شیطانی خیال ہے مجھپر اسکا اثر نہین ہو سکتا۔ بخدا مین حقتعالی کے

Marfat.com

امر کے خلاف نکرونگا اور امور مذکورہ کے لئے جو سامان رسول اللہ مہیا فرماتے تھے وہ ہی مین بہی مہیا کرونگا۔ (فتوحات اسلامیہ)

جب آپ ملک شام مین گئے شہر جابیہ مین خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھکو اس مال کا خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے پہر فرمایا بلکہ اللہ تقسیم فرمانے والا ہے۔ مین اول رسول اللہ کے متعلقین کو دونگا پہر شرفاء پر تقسیم کرونگا چنانچہ ازواج مطہرات کو اول دیا اور فرمایا کہ ازواج مطہرات کے بعد مہاجرین کو دونگا کہ وہ اپنے وطن سے مظلوم نکالے گئے اب جو شخص ہجرت مین مقدم ہے وہ عطا مین بہی مقدم کیا جائیگا اور جو ہجرت مین موخر ہے وہ عطا مین بہی موخر ہوگا اسمین کوئی برانہ مانے اور اپنے نفس کو ملامت کرے کہ کیون پیچہے آیا۔

ایکدن جناب فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے لبید بن ربیعہ شاعر سے فرمائش کی کہ ہمین اپنے کچہہ شعر سناؤ۔ لبید نے جوابدیا کہ حضور جب سے مین نے سورہ بقر اور سورہ آل عمران یاد کرلی ہین شعر منہ سے نکالنا چہوڑ دیا آپ مجہے اپنے ارشاد کی تعمیل سے معاف رکہین تو بڑا احسان ہو۔ چونکہ آپ زمانہ جاہلیت کے اشعار سے بخوبی واقف تہے اسلئے لبید کے کلام سے کمال خوش ہوے اور اوسکا وظیفہ دو ہزار سے ڈہائی ہزار درہم سالانہ کردیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تنخواہون اور وظائف مین ترقی بہی ہوتی رہتی تہی اور اوسکے علاوہ نئی تنخواہین بہی مقرر ہوجاتی تہین۔ گورنمنٹ فاروقی زندہ اور ذی ہوش گورنمنٹ تہی جسے اپنے ہر پرزہ اور جز کی بخوبی خبر تہی نہ کہ مردہ اور مخبوط الحواس کہ لاکہون لیئق ٹہوکرین کہاتے پہرین اور کرورون نالائق موجین اوڑائین نہ لیاقت کی

Marfat.com

ترقی نہ کارگذار کی پوچھ۔ حیف است کہ ہنرمندان بمیرند وبے ہنران جاے ایشان گیرند وتمنا میدارند کہ لیئق مشہور شوند۔

غنیمت کی خمس۔ زکوٰۃ۔ عشر۔ مالگذاری اراضی۔ زراعت کی آمدنی اور مفتوحہ ملکون کی خالصہ جاگیرون کا حاصل بیت المال مین داخل ہوتا تھا۔ فوجی ودیوانی ورفاہ عام ودیگر اخراجات ضروری ومعقول کی منہائی کے بعد جو باقی رہتا تھا وہ مسلمانون مین تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ اپنے والی اور وارث کی خوش نیتی۔ فیض رسانی اور سچی سرپرستی کے باعث مسلمان ایسے دولتمند و آسودہ حال ہو گئے تھے کہ دوا کے لئے بھی اوس عہد سعادت مہد مین محتاج ولاچار اور فقیر نہین ملتا تھا۔ واہ ہمسے نہین کہلا بھیجا۔ ہم تو اتنے مانگنے والے بھیجدیتے کہ جناب فاروق اعظم کے تن پر اون چمڑہ کے پیوند لگے کپڑونکا ایک تار بھی نرہتا۔

اور لیجئے ہمارے حضور کو کس بلا کا ہوکا تھا کہ بارہا لوگون نے آپکو یہ کہتے سنا۔ اگر مین زندہ رہا تو اعلیٰ ترین وظائف پانیوالونکو ہم سے لینے کی ضرورت نہ رہیگی اور جو لوگ اب نہایت ہی کم اور ادنیٰ درجہ کی تنخواہین پا رہے ہین وہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کے وظیفے پایا کرینگے۔ آمدنی اوسی وقت جسوقت کہ آتی صرف اور تقسیم کردی جاتی تھی اور حضرت عمر کو خرچ ہو جانے کے بعد بڑی مسرت حاصل ہوتی تھی۔ عہد فاروقی مین چار ولطرف خوشی اور خوشحالی فراخ دستی اور فارغ البالی کا دور دورہ تھا ہر بیکس وبیوہ اور ضعیف بڑھیا یہ سمجھتی تھی کہ میرا والی میری سر پر ہی جب ضرورت ہوگی بھیک مانگ کے نہین ہاتھ ٹوٹ کے جو چاہونگی لی آؤنگی

Marfat.com

انتظام فوجی

فوجی دفتر کی بنیاد اول اول حضرت عمرہی نے ڈالی اس دفتر مین مسلمان مردون کے نام لکھے گئے اور اونکے وظائف کی شرح مقرر ہوئی۔ یہ دیوان کے نام سے موسوم کیا جاتا تہا۔

کتب سیر مین لکہا ہے کہ حضرت ابوہریرہ عامل بحرین پانچ لاکہہ درہم لیکر مدینہ آئے اور حضرت عمر کو اطلاع کی۔ اسقدر کثیر رقم سنکر آپنے متعجبانہ ابوہریرہ سے پوچہا۔ تم سمجہتے بہی ہو کیا کہہ رہے ہو۔ اونہون نے کہا۔ پانچ لاکہہ۔ آپ نے فرمایا۔ تم گنتی بہی جانتے ہو۔؟ جواب دیا۔ ہان اور پانچ مرتبہ لاکہہ۔ لاکہہ کہا۔ جب آپکی دلجمعی ہو گئی تو مجلس شوریٰ منعقد کرکے یہ بحث پیش کی کہ یہ کثیر رقم کسطرح صرف کیجاے۔ آیا پیمانہ سے ناپ کر تقسیم کیجاے یا شمار کرکے۔ کسی نے کچہہ کہا۔ کسی نے کچہہ مگر ولید بن ہشام نے کہا کہ مین نے شام کے بادشاہون کے یہان دیکہا ہے کہ وہان فوج کا دفتر قایم ہے۔ دوسری روایت مین ہے کہ شاہان فارس کا نام لیا گیا تہا۔ بہرحال جو کچہہ ہو حضرت عمر کو بہی یہ راے پسند آئی اور اسی پر عمل کیا گیا۔

ترتیب فوج

عرب مین اسلام کے شروع تک کوئی فوجی انتظام نہ تہا۔ جناب صدیق اکبر کے عہد مین مال غنیمت مین سے فوجی لوگونکو دس دس یا بیس بیس ملا کئے۔

Marfat.com

ابتدائی خلافت فاروقی مین بھی یہی صورت رہی مگر ۱۵ھ مین فاروق اعظم نے اسکی بنا ڈالی اور رفتہ رفتہ ۲۰ھ مین اسکو ایسا باقاعدہ اور منتظم کر دیا کہ اوس سے زیادہ ممکن نہین - پہلے تو ایک قسم کا خلط مبحث تھا یعنی کہ فوجی اور مالی وغیرہ تنخواہین ملی جلی تھین مگر اب یہ بات نہ تھی - آپنے فوج کا ایک مستقل محکمہ اور سارے ملک کو فوج بنانیکا ارادہ کیا - آپنے اس انتظام کو پہلے قریش اور انصار سے شروع کیا - آنحضرت کے رشتہ دار سب سے پہلے لکھے گئے پھر درجہ بدرجہ جسقدر لوگ آنحضرت سے دور ہوتے گئے اوسی ترتیب سے اونکے نام و نسب درج رجسٹر ہوے -

اوسوقت مدینہ مین یہ تین شخص بہت بڑے نساب اور حساب کتاب کے فن کے اوستاد مانے جاتے تھے - مخرمہ بن نوفل - جبیر بن مطعم - عقیل بن ابیطالب ایک روایت مین یہ چار شخص لکھے ہین - مخرمہ - عقیل - ابوالجہیم - حویطب - آپنے ان اشخاص کو حکم دیا کہ ایسا رجسٹر مرتب کرو جسمین ہر شخص کا نام و نسب مشرح درج ہو - انکے پیش کردہ نقشہ مین حضرت عمر کا تیسرا نمبر تھا مگر آپنے فرمایا "نہین یہ ٹھیک نہین بلکہ رسول اللہ کے قرابت والون سے شروع کرو اور سلسلہ وار ہر ایک کا نام لکھتے چلے جاو جب میرے قبیلہ کا نمبر آے اوسوقت میرا نام بھی لکھنا" - چونکہ فاروق اعظم کا نسب خلفاء اربعہ مین سے سب کے بعد آنحضرت سے ملتا ہے اسلئے آپ اور آپکا قبیلہ حصول مراتب مین سب سے پیچھے رہا - یون ہی رجسٹر تیار ہوا - آپکے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ خلافت خود غرضی اور کنبہ پرستی کا وسیلہ نہین ہے - درج رجسٹر لوگونکی دو قسمین کیگئین اول وہ جو ہر وقت جنگ مین

Marfat.com

مصروف رہتے تھے دوم وہ جو اپنے اپنے گھر رہا کرتے تھے لیکن ضرورت کیوقت بلالئے جاتے تھے۔ پہلی قسم کو نظام دوسری کو متطوعہ یعنی حال کی اصطلاح مین والنیٹر کہتے تھے جنکو تنخواہ بہی ملا کرتی تہی۔

جو لوگ جنگی خدمات ادا نہین کرتے تھے یا قدیم فوجی خدمتو نکا حق نہ رکہتے تھے انکو تنخواہ نہین ملتی تہی چنانچہ جب جنگلی بدؤن نے حضرت ابو عبیدہ سے اپنی تنخواہ کیلیے کہا تو انہون نے جواب دیا۔ تاوقتیکہ شہریونکی تنخواہین مقرر نہولین تمکو کچہہ نہین ملسکتا۔

حضرت عمر نے ملک کی تقسیم دو طرح پر کی یعنی ملکی اور فوجی۔ فوجی لحاظ سے چند بڑی بڑی چہاؤنیان قائم کین جنکا نام اجناد رکہا گیا۔ ہر ایک چہاؤنی کی فوج قبائل اور گہرانون کے اعتبار سے مرتب ہوتی تہی۔ ملک عراق مین پانچ دستہ تھے جنکو اخماس کے نام سے پکارتے تھے۔ ہر حصہ خمس مین ایک قبیلہ ان قبیلونمین سے ہوتا تہا۔ ازد۔ تیم۔ بکر۔ عبد القیس۔ قریش۔ کنانہ۔ بجیلہ۔ خثعم۔ قیس غیلان اور مزینہ۔ انہین قبائل کے آدمیونمین سے ایک شخص افسر مقرر کیا جاتا تہا۔ کوفہ اور بصرہ عراق کی افواج کی چہاؤنیان تہین۔ جزیرہ کا فوجی مرکز موصل قرار پایا۔ شامی فوج کے چار دستہ تھے جو دمشق۔ اردن حمص اور فلسطین مین مقیم تھے۔ مصر کی سپاہ فسطاط مین خیمہ زن تہی۔ اگرچہ فتوحات فاروقی نے حدود بلوچستان و سندہ تک ٹکر جا کہائی تہی لیکن چونکہ آئینی ملک عراق و شام و مصر و جزیرہ ہی تھے لہذا صدر مقام انہین ملکونمین قرار دیئے گئے۔

Marfat.com

تمام عرب کے بچہ بچہ کی تنخواہین اور وظیفے مقرر کرکے اونکو ضروریات زندگی سے بالکل فارغ البال کردیا تھا۔ ممانعت تھی کہ وہ زراعت اور تجارت سے ہاتھ نہ لگائین ہتیار اوٹھانا اور میدان جنگ مین اسلام کے نام پرخون بہانا اونکے ذمہ رکھا گیا۔ حضرت عمر نے تمام افسرونکو لکھہ بہیجا تھا کہ وہ اس بات کی منادی کرادین کہ فوجی خدمت تم سے جبرا لی جائیگی اور تمہارا کوئی عذر وحیلہ مسموع نہوگا۔ تمہاری تنخواہین مقرر کردی گئی ہین اور تمہارے بال بچونکے لیے بھی وظائف لکھوادیے گئے ہین۔ گورنمنٹون مین اراضی کا استمراری بندوبست نہین ہوسکتا مگر فاروق اعظم نے فوج کا ایسا استمراری انتظام کردیا تھا کہ اگر وہی فاروقی انتظام اوسی لیاقت اور خود انکاری سے قایم رکھا جاتا تو نئی فوجون کے جمع کرنے اور بہادر وجان نثار وخیر خواہ سپاہی بہم پہونچانے مین ذرا دیر نہ لگتی افسوس ہے کہ وہان تو اوس انتظام کو سمجھنے والا بھی عمر کے بعد کوئی نرہا اوسکے قایم رکھنے کی لیاقت ہونا دوسری بات تھی۔ ولیم میور نے لکھا ہے کہ اسلام کی خراج کی آمدنی کو فوج کا ورثہ بنا دینے سے گورنمنٹ فاروقی کو ایسی سرسبزی اور نمود حاصل ہوئی جسکا بیان نہین ہوسکتا۔ یعنے سپاہیون کی جنگی طبیعتون اور جوش کو اونکے انتظام سے ہروقت اوبھار رہتا تھا اور ہمت اونکی گھٹنے نہین پاتی تھی۔ جسوقت کام آپڑتا لوگونکو جمع ہونے مین ہرگز دریغ نہوتا تھا۔ ساری قوم عرب گویا ایک فوج بنادیگئی تھی جو کٹ پتلی کیطرح جسوقت چاہے حرکت مین لائی جاسکتی تھی اور عرب کو عمر نے ایسی مسلح اور متحد قوم بنالیا تھا کہ جو ملک گیری کے واسطے ایک ذرا سے اشارہ مین جمع ہوجاتی تھی اور پھر اگر

Marfat.com

اونکو آگ مین جھونکدیا جاتا تو خوشی بخوشی جھک پڑتے اور فتح کرلاتے تھے اسی دوراندیشی اور اعلیٰ درجہ کی پیش بینی کے باعث فاروق اعظم نے عربونکو زراعت و تجارت سے روکدیا تھا۔

فاروق اعظم نے اپنی خلافت کے زمانہ مین کسیکو زراعت تجارت یا آبادی کے کام مین مشغول نہ ہونے دیا۔ شام و عراق سے نہایت اصرار کیا تھہ لوگون نے ان کامون کی اجازت مانگی مگر آپ نے ہرگز نہ مانا۔ مصر اور دیگر ممالک مین قطعی احکام پہونچ گیے تھے کہ فوج والے اگر کاشت یا زمینداری کرینگے تو مستوجب عتاب ہونگے۔ فوج کی چھاؤنیون کے مقامات پر اسی خیال سے لوگونکو پکے مکان تعمیر کرانے کی اجازت نہین دی جاتی تھی۔ جناب صدیق اکبر نے اپنی خلافت کے زمانہ مین اقرع اور عتبہ کو زمینداری کی سند لکھہ دی تھی مگر حضرت عمر نے وہ سند لیکر پھاڑ ڈالی اون دونون نے حضرت ابوبکر سے آکے شکایت کی کہ آپ خلیفہ ہین یا عمر۔ صدیق اکبر نے جواب دیا کہ عمر۔ جاؤ اونکی راے کے خلاف کچھہ نہین ہوسکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ ہونیسے پہلے آپ نے اپنے دل مین یہی ٹھان لی تھی۔ ہر جگہہ حکم تھا کہ گھاس پھوس سے چھا کر کچے مکان بنالو اور اونہین رہا کرو اگر کسی نے کہین پکا مکان بنا بھی لیا تو جبراً مسمار کرادیا گیا۔

جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک عام ہدایت تھی کہ عرب کی سادہ طرز معاشرت اور سادہ عادات کو ہرگز نچھوڑنا اور دوسرے ملکونکی عادتین اختیار کرکے عیش و عشرت مین منہمک نہو جانا۔ جو اس ہدایت کے خلاف کرتا

Marfat.com

اوسپر عتاب ہوتا تہا۔ یہ اصول آپکا نہایت عمدہ اور بہت مستحکم تہا اسپر عمل نہ کرنے سے ہر قوم نے ٹھوکر کہائی ہے۔

ہم ناظرین سے انصاف طلب ہین کہ یہی اصول جنکا ہم ذکر کر رہے ہین غور سے دیکھہ لیا جاے کہ جیسا قوم فاتح کے لئے اکسیر اعظم ہین ویسا ہی ممالک مفتوحہ کے حق مین رحمت۔ کسی ملک کی رعایا کو مار ڈالنے کی تدبیر اس سے بہتر نہین ہوسکتی کہ قوم فاتح تجارت وصنعت وحرفت کو اپنا بنالے۔ ملک مفتوحہ برباد ہوتے ہوتے آخر ایکدن سارا خاک سیاہ ہوجائیگا حضرت عمر نے جو احسانات مفتوحہ اقوام پر کئے ہین منجملہ اونکے سب سے بڑا یہ احسان ہے کہ مسلمان کہین تجارت وزراعت نہین کرنے پاتے تہے۔ اس حکم سے سلطنت کو الگ استحکام تہا اور رعایا الگ سرسبز بنی رہتی تہی۔ غرضکہ ہمارے معشوق کی عجب دلربایانہ اداتہی کہ مقتول بہی خوش اور قاتل بہی شاد۔ عیسائی مورخونکی کتابون نے ہمین یہ تعلیم دی ہے کہ گورنمنٹ اسلام ہمیشہ سے ظالم ہے اور اسلام جب تک اسلام رہیگا اوسکی طبیعت سے بیرحمی جا نہین سکتی۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ اوستاد اور وہ بہی خصوصًا ہمارے اوستاد ہرگز جہوٹ نہین بولے ہونگے؟۔

ترقی تنخواہ

چونکہ آپ فوج کو زراعت وغیرہ سے منع فرماتے تہے اسلئے ضرور ہوا کہ اونکی کل ضروریات بہم پہونچائی جائین لہذا تنخواہونمین معقول زیادتی کی۔

Marfat.com

کم سے کم شرح جو ۲۰۰۰ کی تھی وہ ۳۰۰۰ کردی - افسرون کی سات ہزار سے لیکر دس ہزار تک بڑہادی - فوج جسکی ابتدا مہاجرین والضار سے پڑی تھی وہ رفتہ رفتہ تمام عرب پر پہیل گئی - مدینہ سے عسفان تک جسقدر قبائل تھے اون سبکی مردم شماری ہوکر رجسٹر مرتب ہوا - بحرین جو عرب کا انتہائی صوبہ ہے وہانکے کل قبیلونکا رجسٹر تیار ہوا - کوفہ وبصرہ وغیرہ مین جسقدر عرب آباد ہو گئے تھے اون سب کے نام درج ہوے - ان سبکی تنخواہین علی قدر مراتب مقرر ہوئین - اگرچہ ان سب کا صحیح اندازہ نہین ہوسکتا تاہم آٹھ لاکھ کے قریب یہ تعداد معلوم ہوتی ہے - ابن سعد کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سال تیس ہزار وبروایت امام مالک چالیس ہزار نئے آدمی بہرتی ہوکر فتوحات کے لئے بہیجے جاتے تھے - علامہ طبری کا قول ہے کہ کوفہ مین ایک لاکھ لڑنیکے قابل لوگ تھے جنمین سے چالیس ہزار باقاعدہ فوج تھی جو باری باری سے رے اور آذربائجان کی مہمونمین موجود رہتی تھی -

ایک روایت مین ہے کہ غزوہ تبوک کیوقت تک فوجی لوگون کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی ابتدائی خلافت مین یہ تعداد ڈیڑہ لاکھ تک پہونچکر اخیر مین دوچند ہوگئی تھی - سپاہیونکی تنخواہ تین سو سے پانچ سو درہم سالانہ تک ہوتی تھی - افسران فوج کی چار ہزار سے لیکر پانچ ہزار تک - یہ تنخواہ اون نقد وظائف نیز غلہ کے علاوہ تھی جو اونکے جورو بچون کو دیا جاتا تھا -

Marfat.com

چراگاہین اور فوجی چھاؤنیان اور سرحدین

موقع موقع اور ضروری و مناسب مقامات پر فوج کی چھاؤنیان مقرر کی تھین وہان کی آب وہوا اور اوسکی بابت فوج کی شکایتین کمال دلداری سے سنی جاتی اور اون پر عمل کیا جاتا تھا۔ یون حفظان صحت کا کام بھی بخوبی انجام پاتا تھا۔ ایکدفعہ مداین کی فوج کے چند آدمی نظر بارگاہ مین سے گذرگئے۔ دیکھتے ہی فرمایا۔ افسوس ہماری فوج اب اس حالت پر آگئی ہے کہ بدن لاغر چہرے زرد۔ قدم متزلزل یہ کیا نحوست ہے۔ جب اون لوگون کو پاس بلایا تو معلوم ہوا کہ مداین کی آب وہوا عربون کے لیے ناموافق ہے جسکا نتیجہ حضور دیکھلین۔ یہ سنتے ہی مداین کے اعلی فوجی افسر پر عتاب ہوا۔ حکم ہوا کہ مداین کو چھوڑ کر کسی ایسے مقام کو اپنا ہیڈکوارٹر بناؤ جو صحت بخش ہو اور ریگستان کی ہوا وہان سے گذرتی ہو۔ تمھین نہایت احتیاط سے ایسا مقام تجویز کر لینا چاہیے جہان کی آب وہوا تمھاری فوج کے مزاج کے موافق ہو پانی بھی وہان کا صاف اور عمدہ ہو۔ نیز اور تمھارے درمیان مین کوئی دریا بھی حائل نہو تاکہ تمک کے پہونچنے مین دقت نہ پڑے۔ اس حکم کے بموجب سعد بن ابی وقاص نے ریگستان کے کنارہ پر میدان کوفہ فوجی چھاؤنی کے لیے تجویز کیا جو حیرہ کے پاس دریاے فرات کی غربی شاخ پر تھا۔ فاروق اعظم نے بھی اونکے انتخاب کو منظور کر لیا اور چھاؤنی مداین سے اوٹھکے کوفہ آگئی۔ غرضکہ طب اور ڈاکٹری اور حفظان صحت اور پولٹکس سب کے پہلوؤن پر نظر تھی۔ انچہ شاہان ہمہ دارند تو تنہا داری۔

Marfat.com

فوج کے رہنے کیلئے بارکین تیار کی گئین۔ موصل کے حاکم ہرثمہ بن عرفجہ ازدی نے
حضرت فاروق کے بتائے ہوے نقشہ اور ہدایت کے بموجب داغ بیل ڈالکر
شہر کیصورت عمدہ کردی اور عرب کے مختلف قبیلون کے لیئے الگ الگ محلے
بنائے۔ ہر مقام پر بڑے بڑے اصطبل بنائے گئے جنمین چار چار ہزار گھوڑے
معہ سازو سامان ہر وقت تیار رہتے تھے تاکہ ضرورت ہو تو بتیس ہزار سوار فوراً
تیار ہوجائین۔ گھوڑونکی غور و پرداخت اور تعلیم و تربیت کا بندوبست نہایت
اہتمام کے ساتھہ اور اعلیٰ درجہ کا ہوتا تھا۔ مدینہ مین اسکا انتظام آپ ہی
کرتے تھے اور یہان سے چند منزل کے فاصلہ پر گھوڑون اور اونٹون کی
پرورش اور غور و پرداخت کے لیئے ایک چراگاہ تیار کرائی تھی جسکا نگران
اپنے غلام ہنی کو کیا۔ سب سے بڑی چراگاہ ربذہ مین دس میل طویل اور دس ہی
میل عریض تھی۔ دوسری ضریہ مین جو چھہ میل تھی جسمین کم و بیش چالیس
ہزار اونٹ رہتے تھے۔ علاوہ انکے اور بھی متعدد مقامات پر چراگاہین بنائی
تھین۔ گھوڑونکی رانو نپر داغ دیئے جاتے تھے۔ حضرت سلمان بن ربیعۃ الباہلی
جنکو سلمان الخیل کا خطاب عطا ہوا تھا اور جو گھوڑونکی شناخت مین ید طولیٰ
رکھتے تھے کوفہ مین گھوڑونکی غور و پرداخت کرتے تھے۔ ہر سال گھوڑ دوڑ بھی
کرائی جاتی تھی۔ پہلے گھوڑونکی نسل مین ماں باپ کا کچھہ لحاظ نہ تھا آپ ہی نے
رپورٹ کرکے یہ قاعدہ جاری کرایا چنانچہ عہد فاروقی کی بدولت ہی عربی گھوڑونکو
دنیا مین یہ شہرت حاصل ہوئی جو ابتک ہے جس گھوڑیکی ماں عربی نسل سے
نہوتی اوسے دوغلا ٹھیراکر اوسکے سوار کو مال غنیمت سے حصہ نہین دیا جاتا تھا

بصرہ کا بندوبست جزبن معاویہ کے سپرد تہا۔ فوج کے کاغذات اور دفتر صدر مقامون ہی مین رہتے تہے غلہ واجناس رسد کافی ووافی طور پر ہر صدر مقام مین موجود رکہی جاتے اور وہین سے چارون طرف ضرورت کیوقت روانہ ہوتی تہے۔ ان صدر مقامات کے علاوہ اور بڑے بڑے شہرونمین بہی فاروق اعظم نے بہت سی فوجی چہاونیان قایم کین اور عربونکو دور دور تک پہیلادیا تہا۔ ممالک مفتوحہ مین کوئی جگہہ ایسی نہ تہی جہان کثرت سے عرب نہ پائے جاتے ہون جناب عمر فاروق نے سنہ ۱۷ھ مین شام کا سفر کیا۔ چونکہ اسلامی ممالک کی سرحدین قیاصرہ روم کی سلطنت کی حدون سے متصل تہین یعنے دلوک۔ منبج۔ انطاکیہ وغیرہ اسلئے وہان کا دورہ ضروری کیا۔ خوب غور سے ایسی جگہونکا مناسب ومعقول انتظام کرکے بہت سی فوج متعین فرمائی۔ سرحد کی حفاظت بڑے مستحکم اور زبردست طریقہ سے کرتے تہے۔ جو بلاد ساحلی جیسے عسقلان۔ یافہ۔ قیساریہ۔ عکا۔ صور۔ لاذقیہ وغیرہ رومی بحری طاقت کے باعث خطرمین تہے اونکی حفاظت بخوبی کیگئی۔ عبداللہ بن قیس سرحدی وساحلی انتظام کے افسر اعلی مقرر ہوے۔ سرحد عراق سے ملاہوا غربی فرات کے کنارہ پر مقام بالس تہا وہان انتظام فوجی کے سوا شامی عربونکو بہی آباد کردیا تہا جو مسلمان ہوگئے تہے۔

یزید بن ابی سفیان نے جو معہ اپنے بہائی کے اون افواج کے افسر تہے جنہون نے شام کی ساحلی مقامات کو فتح کیا تہا جب سنہ ۱۹ھ مین انتقال کیا تو اونکے بہائی حضرت معاویہ نے دربار خلافت مین رپورٹ کی کہ ساحل شام پر

Marfat.com

مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔ جناب فاروق نے فوراً سب قلعوں کی از سر نو مرمت کراکر فوج زیادہ کردی اور حکم بھیجا کہ تمام ساحل سمندر پر آٹھوں پہر چوکیدار آنکھین کھولے پہرہ دیا کرین اور ہر چوکی پر آگ روشن رہا کرے۔

اسکندریہ مین جو مصر کا ساحلی مقام تھا حضرت عمرو بن العاص کے ماتحت جتنی فوج تھی اوسکی چوتھائی کے ذمہ وہان کی نگرانی تھی۔ دوسری چوتھائی کو حکم تھا کہ ساحلی مقامات کو اپنی نظر مین رکھو اور کسیوقت نگرانی اور حفاظت سے غافل نہو۔

جب قیصر ہرقل نے مقوقس کی کمک کے لیے سمندر کیطرف سے مصر پر چڑہائی کرنیکا ارادہ کیا تو فاروق اعظم نے سارے ساحل پر فوجی چھاؤنیان پھیلاکر حکم دیا کہ عمرو بن العاص کی چوتھائی سپاہ ان ساحلی مقامات کی حفاظت مین لگی رہے۔

ملک عراق مین اگرچہ چالیس ہزار کا لشکر چھاؤنی کوفہ مین ہر وقت مستعد رہتا تھا اور حکم تھا کہ انمین سے دس ہزار بیرونی مہموںمین مشغول رہین تاہم جہان جہان فارسی لشکر کی چھاؤنیان موجود تھین اونکو از سر نو استحکام و تقویت بخشی۔ ایشیاے کوچک ابھی تک رومیونکے قبضہ مین تھا اسلیے فاروق اعظم کی فوجی چھاؤنیان یا تو اوسکے ناکون پر تھین یا ساحل پر۔ رے اور آذربائجان مین علاوہ دیگر متعدد چھوٹی چھاؤنیونکے دس دس ہزار سپاہ رہتی تھی چونکہ یہان مرزبان اور بڑے بڑے رئیس اکثر بغاوت پر آمادہ رہتے تھے اسلیے ہر جگہ فوجی انتظام کی ضرورت تھی تاکہ باغیونکی سرکوبی اور گوشمالی

Marfat.com

مین تاخیر نہو - ایسے ہی فاروقی انتظامات کے طفیل سے ساری دنیا پر عرب کا رعب و داب مدتہلے دراز تک چھایا رہا اور فتوحات کو روز افزون ترقی حاصل ہوئی اونکے بعد جتنا یہ انتظام ڈھیلا پڑتا گیا اوتنا ہی سلطنت اسلام کا ڈہیر گرتا چلا گیا جناب فاروق کی تاکید تہی کہ دار الخلافہ سے مفتوحہ ممالک تک آنے جانیکے لئے کوئی روک نہو اسلئے سمندر پار کے علاقون کو فتح کرنیکی بہت کم اجازت دیتے تہے - علا بن الحضرمی عامل بحرین نے سب سے اول دریائی سفر کیا اور ساحل فارس پر حملہ کیا اور وہان گہر گئے جیسا کہ اسی کتاب مین آپ ملاحظہ کر چکے ہین حضرت عمر نے اونکا یہ خود مختارانہ فعل ناپسند کرکے اونکو معزول کر دیا - معاویہ بن ابی سفیان جو اپنے بہائی یزید کے بعد دمشق اور اردن کی فوج کے افسر تہے بہت عالی حوصلہ اور بلند خیال شخص تہے اونہون نے بحر روم کے اوس پار کے ملکون پر حملہ کرنیکی اجازت چاہی - جب حضرت عمر کے انکار پر بہت اصرار کے سامنے فائدہ مند امیدون کا طومار لکہ بہیجا تو آپنے عمرو بن العاص سے دریائی سفر کی صحیح حالت کا خاکہ تحریر کرنیکو لکہا - جسکا جواب یہ آیا - "امیر المومنین - مین نے دریا کی حالت دیکہی ہے وہ گویا ایک بہت بڑی مخلوق ہے جسپر چہوٹی مخلوق یعنی انسان سوار ہوتا ہے وہان بجز پانی اور آسمان کے کچہ نظر نہین آتا اگر پانی گدلا ہوتا ہے تو دلونکو غمگین بنا دیتا ہے اگر تلاطم مین آتا ہے تو ہوش اوڑا دیتا ہے جیسے ایک لکڑی پر کوئی کیڑا بیٹہا ہو اگر وہ لکڑی ٹوٹ پہوٹ جائے تو وہ ڈوب جائیگا اور اگر صحیح و سالم کنارہ جا لگے تو خوشی سے چہک کر اوڑ جائیگا" آپنے یہ تحریر ملاحظہ فرماکر معاویہ کو لکہ بہیجا - قسم ہے اوس ذات

پاک کی جسنے محمد ﷺ کو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے مین ایک مسلمان کو بہی دریائی
سفر مین جانیکی اجازت نہین دونگا"

فوج کی وسعت

جناب فاروق اعظم نے اپنے فوجی دفتر کو یہان تک وسیع کردیا کہ عجم والے بہی اوسمین داخل ہوگئے۔ اسلامی فوج مین چھہ عجمی افسر مسلمان ہوکے سردار مقرر کیے گئے جنکے نام یہ ہین۔ سیاہ۔ افرودین۔ خسرو۔ شہرویہ۔ شیرویہ۔ شہریار۔ حضرت عمر کی فوج ہندوستان کے بہادرون سے بہی خالی نہ تہی یعنے سندہ کے جاٹ جنہین عرب لوگ زط کہتے تہے اور وہ یزدجرد کے لشکر مین شامل تہے جنگ سوس کے بعد مسلمان ہوکے فوج فاروقی مین بہرتی ہوگئے یونانی اور رومی بہادر بہی پانسو سے زیادہ مصر کی فتح مین مسلمانون کیساتہہ تہے۔ مصر کی فتح مین ایک ہزار سے زیادہ یہودی بہی مسلمانون کی ہواخواہی مین دل وجان سے شریک تہے۔ غرضکہ فاروقی انتظام مین کسی قوم اور ملک اور مذہب وملت کی مطلق قید نہ تہی۔ بے شمار مجوسی والنیٹرون مین نظر آتے تہے اور مسلمانون کے برابر اونکی عزت اور تنخواہین تہین۔ فوج نظام مین بہی مجوسی سمائے ہوے تہے۔ اس فیاضی اور کشادہ دلی پر بہی فتوحات مین عرب کسی غیر قوم کی تلوار کی مدد کا ممنون ومشکور نہین ہوا۔ البتہ اس امر کا ہمین اقرار ہے کہ جن قومون سے ہمین مقابلہ کرنا پڑا تہا اونہین کے ہم قومونکو ہمنے اونسے اولجہا دیا۔ یہ بڑا اصول فن جنگ کا فاروقی ذکاوت کا اعلیٰ ثبوت ہے۔

Marfat.com

ترکِ من لے مہ غلام روئے تو	جملہ شاہان جہان ہندوے تو

رسد

مفتوحہ قومون سے جزیہ کے ساتھہ فی کس ۲۵ سیر غلہ بہی لیا جاتا تہا وہ
فوج کی رسد کے لئے جمع رہتا تہا - مصر مین غلہ کے ساتھہ روغن زیتون - شہد
اور سرکہ بہی لیا جاتا تہا جو سپاہیونکو سالن کا کام دیتا تہا - جب جزیرہ والون نے
شکایت کی کہ ہمین اسمین تکلیف ہوتی ہے ان اشیا کے عوض مین ہمسے نقدی
لیلی جایا کرے تو رعیت پرور بادشاہ نے خوشی بخوشی نقدی ہی منظور کر کے
رعیت کے آنسو پونچہہ دیئے - پہر رسد کا ایک مستقل محکمہ قایم کر دیا جسکا نام اہرار
ہے - یہ لغت ایک یونانی لفظ سے مشتق ہے جسکے معنے گودام کے ہین - ہر مہینہ
کی پہلی کو فی سپاہی سوا من غلہ بارہ سیر روغن زیتون اور بارہ سیر سرکہ ملا کرتا تہا
مگر جب سپاہیون نے پکانے کی تکلیف ظاہر کی تو پکا پکایا کہانا ملنے لگا -
اسکے علاوہ کپڑے بہی سرکار ہی سے ملتے تہے اور بہتّہ بہی - سوار اپنا گہوڑا
آپ بہم پہونچاتے تہے - غیر مستطیع یا ناکافی تنخواہ دارونکو گہوڑا بہی سرکاری
ملتا تہا اور اونسے عہد لے لیا جاتا تہا کہ دانستہ گم نکریگا نہ خوراک کم دیگا - اسی
غرض سے چار ہزار گہوڑے مدینہ مین ہر وقت موجود رہتے تہے - سال بہر مین
چالیس ہزار اونٹ بہی مہیا کئے جاتے تہے -

تنخواہ کی تقسیم کا طریقہ

سب جگہہ سپاہ صاف اور وسیع ایوانون مین رہا کرتی جہان حفظان صحت کا

Marfat.com

بخوبی اہتمام ہوتا تہا۔ سپاہیونکے قبیلہ کا سردار اونکے نیک وبد کی نگرانی کے لئے
وہان رہتا تہا اور اوسی کی معرفت تنخواہ تقسیم ہوتی تہی۔

کم سے کم دس سپاہیون پر ایک افسر مقرر ہتا جو امیر الاعشار کہلاتا تہا تنخواہ
اونہین کو دی جاتی تہی اور وہ عریف کو پہونچاتے تہے پہر عریف اپنے اپنے قبیلہ
مین تقسیم کر دیتے تہے۔ فی عریف ایک لاکہہ درہم کی تقسیم متعلق تہی چنانچہ ملک
عراق کی صرف دو فوجی چہاؤنیون مین ایک کرور درہم سو عریفون کے ذریعہ سے
بانٹے جاتے تہے۔ زمانہ جاہلیت مین اہل عرب کے ہان نہ تو باقاعدہ فوج تہی نہ
ہی فوجی رتبے اور عہدے تہے البتہ ہر قبیلہ پر ایک امیر ہوتا جو بروقت ضرورت
ایک شخص کو سردار مقرر کرکے لڑائی پر بہیجا کرتا تہا۔ ہر منکب کے ماتحت
پانچ عریف ہوتے اور ہر عریف بہت سے آدمیون پر نگران ہوتا تہا جسکو مقدم
کہتے ہین۔ عریفون پر جو افسر ہوتے تہے وہ امرا اسباع کہلاتے تہے۔

تقسیم تنخواہ مین نہایت احتیاط ہوتی تہی۔ ایکدفعہ عراق مین امراے اعشار نے
کچہہ گڑبڑ کردی تو عرب کے بڑے بڑے اہل الراے سعید بن عمران اور مشعلہ بن نعیم
وغیرہ اوسکی جانچ پڑتال کو متعین ہوے۔ ان لوگون نے دس دس کے
بجاے سات سات سپاہیون پر ایک ایک افسر مقرر کیا۔ کارگذاری اور
قدامت کے لحاظ سے تنخواہ مین ترقی ہوتی رہتی تہی اور وقتاً فوقتاً قدردانی
فرماکے انعام بہی ملتے تہے۔ غرضکہ فاروقی داد و دہش کی انتہا کا خیال مین
آنا ممکن نہین۔ لوگون کے مقررہ وظایف اور تنخواہون کے سوا جو مال غنیمت
سے حاصل ہوتا تہا وہ درجہ بدرجہ فوج ہی کو تقسیم کردیا جاتا تہا۔

Marfat.com

کہ مزدورِ خوشدل کند کارِ بیش۔ مشہور بات ہے۔ اسی نے وہ وہ اوج سلطنت فاروقی کو دکھائی جسکا حساب نہین۔

ماہ محرم مین تنخواہ۔ موسم بہار مین بہتہ اور فصل کی درو کیوقت خاص خاص جاگیرون کی آمدنی تقسیم کیجاتی تہی۔

موسمون کا لحاظ گھوڑونکی غور و پرداخت

فوج کی صحت بدنی قایم رکھنے کو بیدار دل بادشاہ اور روشن ضمیر خلیفہ نے حکم دیا تہا کہ سرد ملکون پر گرمی کے موسم مین اور گرم ملکو نپر جاڑونمین فوج کشی کی جایا کرے تاکہ سیری عزیزا ور قوت بازو فوج کو بغیر واجب تکالیف نہ جہیلنا پڑے۔ جن مقامات کی آب و ہوا اچہی اور زمین سیر حاصل ہوتی تہی اور مرغزار و سبزہ عمدہ مشہور تہا وہین بہار کی فصل مین فوج بہیجدی جاتی تہی۔ جہان کی آب و ہوا کے خراب ہوجانے کی خبر لگی وہان سے لشکر کو فوراً جدا کردیا۔ جناب عمرو بن العاص حاکم مصر کو تاکید تہی کہ موسم بہار آتے ہی فوج کو باہر سیر و شکار کے لیئے بہیجدیا کرو اور حکم دیدیا کرو کہ گھوڑون کو چرا چرا کے خوب موٹا تازہ کرلایا کرین۔

موسم بہار کے اوائل مین فوجی لوگ اپنے گھوڑونکو سائیسون اور غلامونکے ہمراہ دیہات مین چرانے کیلیے بہیجتے تہے۔ کچہ اغنہ اور سواریون اُنہین لوگون کے ساتہہ ہوتے تہے۔ سپہ سالار اپنے ماتحتونکو برابر یہ ہدایت کرتے تہے کہ اپنے گھوڑونکی بہی اسی طرح خبر لیتے رہو جسطرح اپنے اہل و عیال کی۔

Marfat.com

عمرو بن العاص نے اپنی فوج کے افسروں سے ایک مرتبہ کہا کہ کسی شخص کے گھوڑے کو لاغر اور اوسکے سوار کو فربہ دیکھکر السیا نہو کہ مجھکو خبر نکردیں گھوڑونکو بھی فوجی جوانون کیطرح دیکھتا رہونگا اور جس کے گھوڑے کو دبلا پتلا دیکھونگا اوسکی تنخواہ گھٹا دونگا اور انعام کم کر دونگا۔ حضرت عمرو بن العاص موسم بہار آتے ہی فوجی لوگونکو اپنے حسب پسند مقامات پر رہنے۔ ورزش کرنے اور کھانے پینے کیلیئے جانیکا حکم دیا کرتے تھے۔

عتبہ بن غزوان کو حکم تھا کہ موسم بہار مین اپنی سپاہ کو سرسبز اور شاداب مقامات مین بھیجدیا کرو۔

آرام بحالت کوچ ورخصت

کوچ کی حالت مین حکم تہا کہ جمعہ کے دن پورے ایکدن اور ایک رات سپاہیونکے دم لینے اور آرام کرنیکے لئے مقام ہوا کرے اور ہر روز اتنی مسافت طے کیجاے کہ سپاہی تھکین نہین اور خوش رہین۔ قیام او سجگہہ کیا جاے جہان کھانے پینے اور ضروریات کی سب اشیا دست یاب ہوسکین۔

جو فوجین ممالک دور دست مین متعین تہین اونکے سپاہیونکو سال مین ایکبار یا دوبار رخصت دیدینے کا حکم تہا۔

ایک رات آپ مدینہ کی گلیونمین پھر رہے تھے ناگاہ ایک مکان سے ایک عورت کی آواز آئی جو دردناک اشعار پڑھ رہی تی۔ آپ انکو سنکر کھٹک گئے۔ تفتیش وتحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ عورت مرد سے چار مہینے تک جدا رہ سکتی ہے لہذا افسران فوج کی نام احکام نافذ کر دیے کہ کوئی سپاہی سال مین چار مہینے سے زیادہ باہر نہ رکھا جاے ایکطرف تو

Marfat.com

فوج کی یہ خاطرین تہین کہ پان کی طرح سپاہی اولٹے پلٹے جاتے تہے دوسری طرف آرام طلبی - کاہلی - عیش پرستی سے بچنے کی سخت روک تہام تہی - سخت حکم تہا کہ جس سپاہی کو رکاب کے سہارے گہوڑے پر سوار ہوتے دیکہو اوسکی گوشمالی کر دو اور کہدو کہ اگر دوبارہ ایسا دیکہا جاے گا تو تم فوج سے الگ کر دیئے جاوگے اس بُری عادت کو جلدی چہوڑو - اہل فوج کو نرم لباس پہننے کی سخت ممانعت تہی - وہ حمام مین نہانے نہین پاتے تہے - دہوپ کہانیکی عادت سپاہیون کو ڈلوائی جاتی تہی -

دیگر امور

یہ ایجاد حضرت عمر ہی کی ہے کہ ہر فوج کے ساتہہ ایک افسر خزانہ - ایک حساب دان - ایک قاضی اور چند مترجم ضرور رہا کرین - کئی طبیب و جراح بہی رکہے جاتے تہے - غرضکہ فوج مین اوسیوقت سے یہ عہدے ہونے لگے ہین حضرت فاروق سے پہلے ان کا وجود نہ تہا جو احکام آپکے افسران فوج کے نام جاتے تہے اونمین تاکید ہوتی تہی کہ سپاہی کو چار باتین ضرور سیکہہ لینا چاہئین - اول پیراکی - دوم گہوڑا دوڑانا - سوم تیراندازی - چہارم ننگے پاؤن چلنا - راستون اور جنگلون کا صاف وہموار کرنا - پل وغیرہ بنانا جو فی زمانہ سفر مینا کی پلٹن کے متعلق ہے اسکا بہی معقول بندوبست تہا یہ کام بالخصوص مفتوحہ قومین بہت خوشی سے انجام کو پہونچاتی تہین - مصر مین علاوہ اور شرطون کے یہ شرط بہی تہی کہ اسلامی فوج کیواسطے قبطی سفرمینا کی

Marfat.com

خدمات انجام دینگے۔ ان باتون پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ فاروقی دنیا کے لیے خدا کی رحمت تھی اور العظمة للہ اس ایک آدمی کے خیالات کہان کہان پہونچے تھے۔ المختصر اسمین کچھ شبہ نہین کہ عمر فاروق کے عہد مین فن جنگ نے پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی۔

میدان جنگ مین فوجی انتظام

جاہلیت مین اہل عرب کسی نظام اور قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ جسوقت وہ لڑنیکے لیے آمادہ ہوتے تو یکایک فریق مخالف پر ٹوٹ پڑتے اور جب دیکھتے کہ ہمارا پلہ ہلکا ہے تو فوراً بھاگ اوٹھتے اور پھر پلٹ کر حملہ کر دیتے یا ایک ایک دو دو آدمی طرفین سے لڑنیکو نکلتے پھر عام غٹ پٹ ہو جاتی تھی۔ اونکے جنگجو آدمی اونٹون اور اون باربرداری کے جانورون کے پیچھے کھڑی کر دیئے سے روکے جاتے تھے جنپر سامان رسد اور خیمہ و خرگاہ لدا ہوتا تھا۔ جب اسلام کا دور آیا تو صفین مرتب کی گیئن جیسا اس آیت سے واضح ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اون لوگونکو جو اوسکی راہ مین صف بندی کر کے لڑتے ہین۔ حدیث مین ہے المؤمن للمؤمن کالبنیان المرصوص یشد بعضہ بعضا۔ اسی طریقہ کو زحف کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مسلمانون نے اپنے پیچھے علاوہ اونٹ اور سامان رسد وغیرہ کے اپنے اہل وعیال کو بھی رکھنا اختیار کیا جس سے وہ لڑنے مرنے پر بہت صابر رہتے تھے۔ حضرت عمر کیوقت مین

Marfat.com

بہت سے صفین مرتب ہوتی تہین - یہ صفین خاص حالات پر لحاظ کر کے مقدم اور موخر بنائی جاتی تہین - فوج کے مختلف حصے اور شعبے قرار پائے تہے - جناب خالد بن ولید نے حضرت فاروق اعظم کے عہد مین تعبیہ (کرادیس) کی جنگ کا طریقہ ایجاد کیا مشہور جنگ یرموک مین آپ نے ۳۶ سے لیکر چالیس تک صفین مرتب کین قلب کے چند حصہ کر کے اوسکا افسر حضرت ابو عبیدہ کو کیا - میمنہ کے کئی ٹکڑے کر کے عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ کو مامور فرمایا - میسرہ کے اجزاء کر کے یزید بن ابی سفیان کو مقرر کیا - جنگ قادسیہ مین بہی حضرت سعد بن ابی وقاص نے کرادیس ہی کے ذریعہ سے کام لیا تہا - کرادیس کی ترتیب اسطرح پر تہی -

میسرہ	مقدمہ	میمنہ
	قلب	
	ساقہ	

ردء (عقب)

اسکے علاوہ طلایعہ یعنی گشت کرنیوالی فوج - رائد یعنی چارہ پانی کی فراہم کرنیوالے - رکبان یعنی شتر سوار - فرسان - گہوڑون کے سوار - راجل یعنی پیادہ فوج اور رماۃ یعنی تیر انداز لوگ ہوتے تہے - ردء اوس حصہ سپاہ کو کہتے ہین جو سب سے پیچہے اس غرض سے چہوڑا جاتا ہے کہ دشمن عقب سے چہاپہ نہ مارے

فوجی معائنہ

اسلام سے پہلے جسقدر حکومتین گذری ہین انمین بہی فوجی معائنہ کا دستور

Marfat.com

رائج تہا۔ سکندر بذات خود سپاہ کا جائزہ لیتا اور اونکی اور اونکے ہتیارونکی حالت معائنہ کرتا تہا۔ اکاسرۂ ایران کا قاعدہ تہا کہ مقررہ وقتونمین فوج کا ریویو کرتے تہے۔ انکے یہان یہ قاعدہ تہا کہ اول اول اعلیٰ طبقہ کا سوار بادشاہ کے روبرو سے گذرتا جسکے پہلو بہ پہلو اوسکا غلام ہوتا تہا وہ زرہ۔ خود۔ دستانہ۔ چار آئینہ۔ جوشن سے لیس ہوتا تہا۔ گہوڑے پر آہنی پاکہرڑی ہوتی تہی۔ نیزہ۔ تلوار۔ گرز۔ خنجر۔ کمند۔ توبرہ۔ چہری۔ باگڈور۔ مقراض۔ کاز۔ سوئی۔ تاگا۔ دو چِلّہ چڑہی ہوئی کمانین معہ دو زائد چلونکے۔ دو تیرونکی ترکش وغیرہ وغیرہ ہر سوار کے پاس ہوتے تہے پہر حسب مراتب کل سپاہ گذر جاتی تہی۔ جب اسلام کا زمانہ آیا تو اونہون نے بہی فوجی جائزہ کو اختیار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کیوقت خود معائنہ کیا کرتے تہے چنانچہ بدر کبریٰ کے دن جب آپ اپنے اصحاب کو کئی صفونمین کہڑا کرکے صفین درست فرما رہے تہے تو آپکے ہاتہہ مین ایک تیر تہا۔ سواد نام ایک صاحب سیدہ سے ذرا الگ کہڑے تہے آپنے وہ تیر اونکے پیٹ مین چبہا کر فرمایا۔ "اُستو یا سواد بن عزیۃ" یعنے اے سواد بیٹے عزیۃ کے سیدہا ہو جا۔ خلفاء راشدین بہی اسیطرح فوج کا جائزہ لیتے تہے۔ امام بلاذری نے لکہا ہے کہ کثیر بن شہاب کی فوج کا ہر سپاہی علاوہ آلات حرب کے سوئی۔ سوا۔ تاگا۔ مقراض۔ سوتالی۔ توبرہ اور تہیلنی بہی ضرور رکہتا تہا۔

عَلَم

حضرت عمر جب کسی فوج کو کہین بہیجتے تو اوسکے لئے خود نشان مرتب کرکے

Marfat.com

افسر فوج کو سپرد کر دیتے تھے۔ ہر سردار کو اوسکے قبیلہ کا نشان عطا ہوتا تھا
نشان عطا کرتے وقت آپ اس طرح فرماتے "خدا کے نام اور اوسکی مدد و
اعانت کے ساتھہ۔ خدا کی تائید ہمراہ لیکر روانہ ہو۔ اوسی کی قدرت سے فتح
حاصل ہوتی ہے۔ فتح وظفر کیلئے امر حق اور صبر لازمی باتین ہین۔ جو شخص
خدا کے ساتھہ کفر کرے اوس سے لڑو۔ حد سے کبھی نہ بڑہنا کیونکہ خدا حد سے
بڑہنے والونکو پسند نہین کرتا۔ لڑائی کیوقت نامردی اور بزدلی مت دکھاؤ۔
غلبہ پاکر۔ ناک۔ کان۔ ہاتہہ پائون مت کاٹنا۔ اسراف مت اختیار کرو۔
بڈہے مرد اور عورت اور بچہ کی جان نہ لینا جب فوج حریف تمسے ملجاے
اور بازار جنگ گرم ہو تو اوسوقت جی کھولکر لڑو۔ چھاپہ مارتے وقت بھی
ایسا ہی کیا کرو"

اسلحہ

زمانہ جاہلیت مین عرب والے سواے ڈہال۔ تلوار۔ کمان اور نیزہ کے
دوسرے ہتیار سے واقف نہ تھے۔ اونکا سارا دار ومدار انہین پر تھا کمان کا
استعمال بہت مشق سے آتا تہا اور اسمین اونکو بہت بڑی مہارت حاصل تہی
یہانتک کہ اگر وہ ہرن کی صرف ایک آنکھہ کو ہدف بنانا چاہتے تو کامیاب
ہوجاتے تھے۔ اول درجہ کے تادر انداز رماۃ الحدق کے نام سے موسوم
ہوتے تھے۔ عام طور پر تیر انداز رماۃ پکارے جاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپکے بعد برابر سپاہیونکو تیر اندازی کی مشق کرنیکا سخت تقید کے ساتھہ

Marfat.com

حکم تھا جیسے گھوڑونکی خبرگیری کیلئے۔ تلوار تمام اسلحہ سے افضل واشرف
خیال کیجاتی تھی۔ تلوار کی بہت سے اقسام تھین جیسے یمنی۔ خراسانی اور
شامی وغیرہ۔ نیزہ کا استعمال اکثر گھوڑے کی سواری کی حالت مین کیا جاتا
تھا۔ اسکے ٹوٹ جانیکا بھی خوف لگا رہتا تھا۔ نیزہ کے استعمال کے طریقون مین
سے ایک مواجہ کہلاتا ہے جسکی صورت یون ہے کہ حریف پر حملہ کیوقت نیزہ کو
بغل کے نیچے دبا کر گھوڑے کی کنوتیونکے بیچ مین رکھو اور سیدہ باندہے
مقابل پر بڑھو۔ اگر حریف کا نیزہ باٸین جانب ہو تو تم اپنا داہنی جانب کرلو
اگر اوسکا نیزہ داہنی جانب ہو تو تم باٸین جانب کرلو۔ حتی الامکان حملہ مین سبقت
کرو۔ نیزہ کو پھراتے رہو تاکہ مد مقابل مرعوب ہو۔ اگر چوٹ کرنیکا کسیطرف
موقع نہ دیکھو تو حریف سے نزدیک ہوتے وقت جدھر اوسکے نیزہ کی گردش
ہو اودھر سے گھس کر ضرب لگاؤ۔ جب مقابلہ سے ہٹنا چاہو تو نیزہ کو اولٹے
ہاتھ مین پکڑکر سرے کو اوپر اوٹھائے رہو اور سیدہے کندہے پر رکھکر پوری
قوت سے حملہ کرو۔ اگر دو شخصونکے مقابلہ کو نکلو تو اول پاس والے پر حملہ کرو
مگر جب دونون قریب ہون تو ایک کو دکھا کر دوسرے پر چوٹ کرو اور پوری
طرح ضرب نہ لگا کر سکا دوسرے پر سیدھا اور تلا ہوا ہاتھ لگاؤ۔ ڈہال کٸی قسم کی
ہوتی تھی۔ کوٸی مسطح۔ کوٸی مستطیل۔ کوٸی کیسی اور کوٸی کیسی۔ زرہ بھی بہت طرحکی ہوتی تھی

آلات محاصرہ

عرب والے ان کو بالکل نہ جانتے تھے نہ اونھین ضرورت تھی کیونکہ اونکے

Marfat.com

گہر تو جنگل مین کہلے میدان یا خیمے ہوتے تہے جنکی حفاظت بجاے خندق اور شہر پناہ کے وہ اپنی شجاعت اور قوت سے کیا کرتے تہے۔ انمین سب سے اول جس خندق کی بنیاد پڑی وہ ۵ھ مین جنگ احزاب کے وقت مدینہ کے گرد حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے بنائی گئی تہی اور عجم والونکے میل جول سے آلات محاصرہ بہی رائج ہوگئے۔ انمین سے زیادہ ضروری منجنیق اور دبابہ تہے منجنیق ایک قاذف آلہ تہا۔ پہلے پہل فینیقیا والون نے اسکا استعمال کیا پہر شدہ شدہ اہل عرب نے اخذ کیا۔ طائف کی لڑائی مین عربونکو اسکی استعمال کی ترکیب بہی جناب سلمان فارسی نے بتائی تہی۔ کہا جاتا ہے کہ سلمان فارسی نے خود اسے تیار کر دیا تہا خیبر کی لڑائی مین ایک قلعہ مین سے کئی منجنیقین اور دبابے دستیاب ہوے تہے۔ منجنیق کی متعدد اقسام تہین یہ تیر۔ نفط کی شیشی۔ پتہر پہنکنے کے کام آتی تہین۔ دبابہ بہاری بہاری لچکدار لکڑی کی تختون سے بناکر اور سرکہ مین بہیگے ہوے نمدے اور کہالون سے منڈہکر تیار کیا جاتا تہا تاکہ آگ اثر نکرسکے پہر پہیہ پر چڑہاکر اسے چلاتے تہے۔ اسطرح ایک لکڑی کا برج بناکر بہت سے آدمی پہیونکے ذریعہ سے ڈہکیلتے تہے اسمین اوپر تلے کئی درجہ ہوتے تہے۔ سنگ انداز۔ تیر انداز اور نقب لگانے والے اسمین سوار ہوجاتے اور ریلتے پیلتے قلعہ کی دیوارونتک پہونچ جاتے اور دراز رون سے دیوار کو توڑ ڈالتے تہے یا اوسکا سر الوکدار بنا لیتے جس سے ٹکراکر دیوارونکو کہود ڈالتے تہے۔ اسکے ذریعہ سے شہر پناہ کی فصیل پر بہی چڑہ جاتے تہے۔ آلہ کیا تہا پہیونپر چلنے والا قلعہ تہا۔

Marfat.com

خبر رسانی اور ڈاکخانہ

حضرت عمر نے ڈاکخانہ اور پولس وغیرہ ضروری باتون کا بھی بندوبست بخوبی کیا تھا۔ نہرون اور ڈاکخانون وغیرہ کا خرچ خراج کی آمدنی کی مدین سے ادا کیا جاتا تھا۔

عہد سعادت مہد فاروقی مین فوج کی کچھ انتہا نہ تھی اور وہ دور دور تک پھیلی ہوئی تھی جہان سے دار الخلافہ تک سینکڑون ہزارون کوس کا فاصلہ تھا ممالک اسلام کی ذراسی بات بھی آپ سے نہین چھپ سکتی تھی۔ آپ کی سطوت وہیبت کے علاوہ اسکا ایک یہ بھی سبب تھا کہ آپ نے خفیہ پرچہ نویس مقرر کر رکھے تھے جنھین آپکے سوا کوئی نہین جانتا تھا۔ وہ آپس مین بھی ایک دوسرے سے ناآشنا ہوتے تھے۔ جہان ذراسی کوئی بات ہوئی وہ آپکے کان مین جا موجود ہوئی۔ جہان کسی جگہہ کوئی اونچ نیچ ہوئی فاروق اعظم کو معلوم ہوگئی فوراً ہی اوسکا تدارک فرمادیتے۔ اس سے اورون کے بھی کان کھڑے ہوجاتے تھے۔ ایک بار عمرو بن معدی کرب کو مال غنیمت مین سے گھوڑے کا حصہ نملا وجہہ دریافت کرنے پر سپہ سالار نے کہا کہ تمہارا گھوڑا دوغلا ہے۔ عمرو نے کہا کہ دوغلا ہی دوغلہ کو پہچانتا بھی ہے فوراً حضرت عمر کو اس گستاخی کی خبر ہوئی چنانچہ آپنے عمرو بن معدیکرب کو سخت سرزنش کی کہ پھر آیندہ اونکو یا کسی اور کو ایسی جرارت نہوئی۔

ملک عراق و ملک شام مین عرب والے کثرت سے آباد تھے اونمین سے

Marfat.com

بہت سے مسلمان بھی ہوگئے تھے۔ چونکہ وہ مدتہاے مدید سے ان مقامات
مین رہ پڑے تھے لہذا اون ملکون کے کونہ کونہ اور چپہ چپہ سے واقف تھے۔
مثل مشہور ہے۔ گہر کا بھیدی لنکا ڈہاے۔ اونکو حکم تہا کہ اپنے مسلمان ہونیکا
حال مخفی رکھو اور فوج حریف مین ظاہری وضع یا رسی۔ یہودی۔ عیسائی۔ مجوسی
وغیرہ سے جا کر رل مل جاؤ اور اونکے حالات سے خبر دیا کرو۔ اسی طرح سے ایسے
لوگون نے بڑے بڑے کام جاسوسی کے انجام دیئے تھے۔ فارس۔ عراق۔
مصر۔ شام کے حالات مین آپنے پڑہ ہی لیا ہوگا۔ اضلاع فلسطین مین ایک
یہودی فرقہ سامرہ رہتا تہا جو اسی کام کے لئے مخصوص تہا۔ قوم جراجمہ بھی
اسی کام کو کرتی تہی۔

قصہ کوتاہ ڈاک اور خبر رسانی کا وہ بے لاگ اور تعجب خیز انتظام تہا کہ
اوس سے بہتر آج کل بھی ہونا مشکل ہے۔ ہر جگہ ہر وقت لوگ یہی سمجھتے رہتے
تھے کہ عمر ہمارے سر پر بیٹھا ہے ذرا پائون ڈگا نہین کہ عمر نے گلا دبایا نہین۔

سنہ ہجری کا رائج ہونا

جناب فاروق اعظم سے پہلے سنہ و سال کو کوئی جانتا بھی نہ تہا۔ یون تو
کہنے کو کئی سنہ رائج تھے مگر لکھنے پڑھنے مین تاریخ و سنہ نہین آتے تھے۔
زمانہ جاہلیت مین عام باتون کے یاد رکھنے کے لئے خاص خاص واقعات سے
سنہ کا حساب کرتے تھے۔ کچھ دنون تک تو کعب بن لوی کی وفات سے سنہ کا
شمار ہوتا رہا۔ پہر ایک اور سنہ عام الفیل کے نام سے جاری ہوا جسکا شروع

Marfat.com

اوس سال سے ہوا جسمین کہ ابرہتہ الاشرم نے کعبہ پر حملہ کیا - بعدش عام الفجار جاری ہوا - اوسکے بعد اور کئی سنہ قایم ہوے - جناب فاروق نے مستقل طور سے سنہ ہجری جاری کیا جو آج تک قایم ہے - ضرورت اوسکے اجرا کی یون پڑی کہ سنہ ۱۶ھ مین حضرت عمر کے سامنے ایک فرد حساب پیش ہوئی جسمین صرف لفظ شعبان لکھا تھا اور سنہ ندارد - آپ نے پوچھا اس سال کا شعبان یا سال گذشتہ کا - یہ کون بتاوے وہان تو سرے سے سنہ کا رواج ہی نہ تھا - اودھر حاکم بصرہ نے رپورٹ کی کہ یا امیر المومنین حضور کے تحریری احکام ہمارے پاس آتے ہین اور دفتر مین جمع رہتی ہین اونمین باہم تخالف اور تضاد بھی ہوتا ہے ایسی حالت مین یہ بحث لگنے پڑتی ہے کہ دو متخالف حکمونمین ناسخ کونسا ہے اور منسوخ کونسا - جب مقدم و موخر کا پتا نہین چلتا تو عجب پریشانی ہوتی ہر گڑبڑ واقع ہونے سے پہلے حضور اسکا مناسب انتظام کرلین - بات چونکہ معقول تھی آپ کو بھی کھٹک گئی اور مجلس شوریٰ طلب ہوئی - جب تمام بڑے بڑے صحابہ جمع ہوے تو آپنے یہ بحث پیش کی - اکثرون نے راے دی کہ فارس کا طریقہ اختیار کیا جاے اسلئے خوزستان کا بادشاہ ہرمزان جو مسلمان ہوکر مدینہ مین رہ پڑا تھا بلایا گیا اوسنے آکے عرض کی کہ ہمارے ہان کے سنہ کو ماہ روز کہتے ہین اور ہمارے حساب مین مہینے اور تاریخ دونون لکھے جاتے ہین - ہرمزان کی راے سنکر یہ بحث ہونے لگی کہ سنہ کی ابتدا کب سے کی جاے - جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راے دی کہ ہجرت آنحضرت صلعم سے اپنا سال شروع کرو - سب حاضرین کونسل نے راے مرتضوی ہی کو پسند کیا - اب جو دیکھا تو آنحضرت صلعم نے ۸ ماہ ربیع الاول کو

Marfat.com

مکہ سے مدینہ کی روانگی کا قصد کیا تھا۔ چونکہ عربی سنہ یکم محرم سے شروع ہوتا تھا اس لیئے اوسی سال کی یکم محرم سے سنہ ہجری جناب فاروق اعظم نے قرار دیا۔ وہ سولہ جولائی ۶۲۲ء یوم جمعہ تھا۔

کاغذات حساب و ترتیب دفتر

اسلام کے ابتدائی زمانہ مین ملک عرب مین لکھنے پڑھنے کا رواج نہتا یہانتک کہ سارے قبیلہ قریش مین بہت ہی کم آدمی لکھہ پڑھ سکتے تھے۔ جنکے نام یہ ہین۔ عمر بن خطاب۔ علی بن ابیطالب۔ عثمان بن عفان۔ ابو عبیدہ بن الجراح طلحہ۔ یزید بن ابی سفیان۔ ابو حذیفہ بن عتبہ۔ حاطب بن عمرو۔ سہیل بن عمرو۔ ابو سلمہ بن عبد الاسد۔ ابان بن سعید۔ خالد بن سعید۔ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح حویطب بن عبد العزیٰ۔ ابوسفیان بن حرب۔ معاویہ بن ابی سفیان۔ جہیم بن الصلت علاء بن الحضرمی۔ زید بن ثابت۔ عبد اللہ بن ارقم۔ حساب کتاب تو کسیکو حس ہی نہ تھا۔ یہ دیکھیے کہ کتنی بڑی مشکل تھی تعجب ہے کہ پھر اتنا بڑا ڈھیر چلا تو کیسے اگر یہ اقبال فاروقی نہتا تو کیا تھا۔ ایسی پیچیدہ تقسیم ایسا بہاری حساب جاہلون سے کیسے نبہا۔ ۱۴ھ مین جب اُبلہ مفتوح ہوا تو ساری فوج مین ایک متنفس بہی ایسا نہ تہا جو دو دو چار چار ہی جانتا ہوا ور مال غنیمت کو صحت کے ساتھہ تقسیم کرسکے۔ مجبوراً زیاد بن ابی سفیان سے مدد لینی پڑی جسکی عمر اسوقت صرف چودہ برس کی تہی۔ اے سبحان اللہ بچہ خزانے تقسیم کرتا ہوا کیا اچھا معلوم ہوتا ہوگا اسی خوشامد سے میان زیاد کی تنخواہ ساٹھہ درہم ماہواری کردیگئی۔ ذرا سی

Marfat.com

توجہ فاروقی جو اس نقص کے رفع کرنیکی طرف مائل ہوئی تو پہر وہان حساب کے بڑے بڑے نقشے اور کاغذات تفصیل کے ساتھہ مرتب ہونے لگے۔ خراج کا دفتر فارسی۔ قبطی۔ شامی زبانون مین رہا کرتا تہا۔ چنانچہ عراق کا دفتر فارسی زبان مین تہا جسکے کارکن عجمی لوگ ہوتے تہے۔ ملک مصر مین قبطی زبان تہی جسکے کارپرداز قبطی لوگ تہے۔ شام کا حساب کتاب رومی زبان مین رہتا تہا اور وہی لوگ اوسکو مرتب کرتے تہے۔ مسلمان ان دفاتر کی جانچ پڑتال البتہ کرلیا کرتے تہے اور بس۔ مدینہ مین جبیر بن مطعم۔ عقیل بن ابیطالب اور مخرمہ بن نوفل سرکاری محاسب تہے۔ عربی زبان کو ابہی تک یہ لیاقت ہی نہ تہی کہ وہ خراج کے دفتر کو سنبہال لے۔ بیت المال مین زکوٰۃ و صدقہ کے مولیشیونکے رنگ اور عمر اور حلیہ تک لکہا جاتا تہا۔ اکثر یہ کام فاروق اعظم کو اپنے ہاتہہ سے کرنا پڑتا تہا۔ غرضکہ بیت المال کا حساب بڑے غور و پرداخت اور صحت سے رکہا جاتا تہا۔ فوجی افسرونکے سر لڑائی کے خرچ اور مال غنیمت کا حساب ڈالا گیا تہا۔ پہلی دفعہ جناب سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی واسطے معزول کیے گئے کہ وہ کاغذات حساب مرتب رکہنے سے پہلوتہی کرتی تہے۔ سنہ ۱۶ھ مین زیاد بن ابی سفیان جلولار کی فتح کے کاغذات فاروق اعظم کو ملاحظہ کرانے مدینہ آئے۔ مردم شماری کی ضرورت اسوجہ سے ہوئی کہ زکوٰۃ اور جزیہ کی تشخیص بغیر اوسکے نہین ہوسکتی تہی۔ اوسکے کاغذات نہایت احتیاط سے مرتب اور محفوظ رکہے جاتے تہے۔

مردم شماری کا رواج آنحضرت کیوقت مین بہی رائج تہا جیسا صحیح بخاری کی

Marfat.com

ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو یہ ہے۔ "جن لوگون نے کلمہ طیبہ اپنی زبان سے نکالا ہے اونکی تعداد قلمبند کرو"۔

مصر مین سب سے اول جو رجسٹر مردم شماری کے مرتب ہوے وہ جناب عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ ہی نے کراے تھے۔ اقوام ممالک مفتوحہ اور دیگر اشخاص سے جو تحریری معاہدے ہوتے وہ الگ ایک صندوق مین محفوظ رہتے تھے اور اوسکی حفاظت جناب عمر کے ذمہ تھی۔ ساری قلمرو کے حافظان قرآن مجید اور شعرا کی فہرستین تیار تھین۔ اوس زمانہ تک حساب کے کاغذات مستطیل ہوتے تھے جنہین لپیٹ کر رکھا جاتا تھا۔ سفاح کے زمانہ مین اوسکے وزیر خالد برمکی نے کتاب اور رجسٹر کا طریقہ نکالا۔

بیت المال یعنی سرکاری خزانہ کا انتظام

اس صیغہ کا انتظام جیسا ہمارے فاروق اعظم نے کیا ویسا کسی سے ظہور مین نہین آیا نہ آیندہ کسی سے ہو۔

علامہ سید احمد دحلان نے لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہین۔ مین ملک عراق سے ابو موسی اشعری کے پاس سے آٹھہ لاکھہ درہم اپنے ساتھہ لیکر خلیفہ بے نظیر و خوش تدبیر کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آپنے دریافت فرمایا کہ کیا لاے ہو۔ مین نے عرض کیا۔ آٹھہ لاکھہ درہم۔ فرمایا کہ اسّی ہزار لاے ہوگے۔ مین نے التماس کی۔ نہین جناب مین تو آٹھہ لاکھہ درہم لایا ہون۔ امیر المومنین نے ارشاد کیا۔ بھلا شمار تو کرو آٹھہ لاکھہ کتنے ہوتے ہین۔ مین نے حساب

Marfat.com

کرکے بتلادیا۔ یہ سوال حضرت عمرؓ کا بسبب کثرت مال کے از راہ تعجب تہا کیونکہ آٹھہ لاکھہ کی بہت بڑی رقم ہے شاید اونہون نے اسی ہزار کو آٹھہ لاکھہ سمجہہ لیا ہے۔ پہر پوچہا کہ یہ حلال طریق سے حاصل کیئے گیئے ہین۔؟ ابوہریرہ نے کہا۔ ہان۔ اوس رات آپکو نیند نہ آئی۔ وجہہ دریافت کرنے پر فرمایا کہ نیند کیونکر آتی مجہے یہ خوف رہا کہ اگر میری موت اسی حالت مین آجاتی اور یہ مال ٹہکانے سے نہ لگتا تو بڑا اندیشہ تہا۔ الغرض جب اطمینان ہو گیا تو فجر کی نماز سے فارغ ہوکر پارلیمنٹ یعنی مجلس شوریٰ منعقد فرمائی اور ارشاد کیا۔ صاحبو۔ بحرین سے آپکے خزانہ عامرہ مین ایک رقم کثیر آکے جمع کی گئی ہے اسکی نسبت جو حکم آپ سبکی اتفاق آرار سے صادر ہو وہ عمل مین لاؤن۔ اللہ اللہ کیسی پاک۔ متبرک اور خوش نیت لوگ تہے کہ اپنے ذمہ ایک تنکے کا بوجہہ بہی نہین رکہتے تہے جونہی بات ہوئی گردن پکڑکے اہل الراے کو گہر سے باہر گہسیٹ بلایا اور اونکے سر رکہدیا پہر چاہے وہ سفید کرین یا سیاہ۔ عذاب وثواب اونکی گردن پر خود بری الذمہ۔ اور سب کے بہلے بنے رہے۔ ایسی اونہین کو سوجہتی ہے جنہین خدا نے اپنے ہاتہہ سے بادشاہ بنایا ہے ورنہ آج کل کی سی انتظامی کمیٹیان۔ نعوذ باللہ۔ جمہوریت اور سیلف گورنمنٹ کا نام خراب کرنیکے لیئے ایسے ایسے کثیف دماغ راے دہندے اپنے گرد جمع کرلیتی ہین جو سواے۔ "جو راے ہجور (حضور) کی"۔ کہدینے کے اور کچہہ نہ جانتے ہون اور ایک ہی دہمکی مین ڈر جاتے ہون۔ اہل الراے کے شامل کرنیکی تدبیر کوئی عمل مین نہین لائی جاتی۔ رئیس۔ امیر اور صاحب جائداد کے شامل کرنیکا قاعدہ صاف ہے

Marfat.com

مگر یہ نہین دیکھا جاتا کہ پڑہے لکھے اور اہل الرا ے ہی اسمین آجاتے ہین یا نہین اگر ہمارے آگرہ کی کمیٹی اوقاف یعنے لوکل اجنٹی کے راے دھندے آپ دیکھین تو پانچون کپڑون سے خوش ہوجائین۔غرضکہ ہماری اسلامی گورنمنٹون اور ریاستون اور کمیٹیونکو ہمیشہ فاروقی انتظام کو نظر مین رکھنا چاہیے کہ اہل الراے اپنے اپنے گہرونمین چپکے نہ بیٹھنے پاوین۔مجلس شوریٰ کے آفتاب جناب علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ جو رقم آیا کرے وہ سال کی سال تقسیم کردی جایا کرے خزانہ مین ہرگز جمع نہ رکھی جاے۔جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکے خلاف بیان فرمایا۔ولید بن ہشام نے راے دی کہ بادشاہان شام کے ہان تو خزانہ اور دفتر الگ الگ ہے۔آج کل کے سے لوگ ہوتے تو غیر مذہب کے نام سے اوچپل پڑتے مگر فاروق اعظم نے ولید بن ہشام ہی کی راے پر عمل کیا اور بیت المال بنایا۔مدینہ مین بہت بڑا خزانہ قایم کیا۔عبداللہ بن ارقم ایک مشہور و نامور صحابی جو صرف لکھنے پڑہنے مین کمال اور راے کے دہنی اور حساب کتاب مین قابل اور دیانت دار تھے اوسکی نگرانی کو متعین ہوے۔لئیق ہی لوگ ڈہونڈہ ڈہونڈہکر اونکے ماتحت اور مدد و معاون بناے گئے جنمین عبدالرحمن بن عبیدۃ القاری اور معیقب آنحضرت صلعم کے صاحب دیانت و امانت انگشتری بردار بھی شامل تھے۔اے ہمارے معزز ناظرین گورنمنٹ اسلام نے ایسا کبھی نہین کیا کہ تعلیم کا ڈنکا تو بڑے غل شور سے بجایا ہو اور اپنے تعلیم یافتون سے کہدیا ہو کہ جو تے گانٹھو۔اونہین انتظام سلطنت یا سلیف گورنمنٹ مین ہاتھہ نہ لگانے دیا ہو۔مدینہ کے علاوہ سب صدر

Marfat.com

مقامون اور صوبونین بیت المال تھے - وہان کے اعلیٰ حکام کے ساتھہ
اوس نواح کے ہر عقیل وفرزانہ کی راے اونکے بندوبست مین چلتی تھی -
ہر جگہہ بیت المال کے افسر نہایت متدین جداگانہ ہوتے تھے - اسپر بھی
اونکی جانچ پڑتال آنکھین کھولکر کی جاتی تھی - پس ہمارے اسلامی والیان
ملک اور مدبر اگر اپنی والیون پر آجائین تو اونکے ہان سب کچھہ موجود ہے -
بیت المال کی عمارتین بھی نہایت مضبوط اور ایسی پایدار بنوائی جاتی تھین
کہ چوری اور نقب کا احتمال نہ رہے - سپاہیونکا پہرہ ہر وقت اون پر رہتا
تھا - اضلاع اور صوبونکے خزانون مین وہان کے صرف کے لایق روپیہ
رکھہ لیا جاتا اور باقی مدینہ مین بھیجدیا جاتا تھا - بیت المال کی حفاظت
جس احتیاط سے فاروق اعظم کرتے تھے اور جو جو اصلاحین تشخیص جمع اور
وصول مالگذاری مین آپنے کی تھین اون سے زیادہ ممکن نہین -

بیت المال کی آمدنی مین خراج - زکوٰۃ یعنے صدقہ - عشر خمس - جزیہ
وغیرہ شامل تھے - صدقہ وغنیمت و فی مسلمان حقدارونین تقسیم ہوتے تھے
فوج کی تنخواہین اور روزینے - ہتھیارون اور سامان حرب کی قیمتین اور دیگر
امور رفاہ عام کا خرچ سب بیت المال کے ذمہ تھے -

مال فی

آنحضرت صلعم اپنے زمانہ مین مال فی مین سے خمس لیکر باقی فوج اسلام
مین تقسیم کردیتے تھے - حضور کے بعد خمس بیت المال مین رکھہ لیا جاتا اور

Marfat.com

باقی سپاہیون کا حق ہوتا تھا۔ فی کا مال اہل صدقات کو ہرگز نہین دیا جاتا تھا اور اوسکی تقسیم مین نہایت چھان بین ہوتی تھی۔

ایکدن جناب عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت مین ایک اعرابی نے آکر عرض کی

اعرابی	یا عمر الخیر جزیت الجنۃ وکن لنا من الزمان جنہ		اکس بنیاتی وامھنہ اقسم باللہ لتفعلنہ

اے عمر نیکی کی جزا بہشت ہے تم میرے اہل وعیال کو کپڑے بنادو اور زمانہ کے صدمون سے مجھے بچالو خدا کی قسم تم ضرور ایسا کروگے۔

فاروق اعظم۔ اگر مین ایسا نکرون تو کیا ہو۔

اعرابی۔ اذن ابا حفص لاذھبنہ

اے ابا حفص تو بھی ہم لوگ اپنی زندگی جون تون بسر کرلینگے

فاروق اعظم۔ اچھا تو پھر کیا ہوگا۔

اعرابی	یکون عن حالی لتسألنہ والواقف المسئول بینہ		یوم تکون الاعطیات ثنہ اما الی نار واما الی جنہ

پھر ہوگا کیا قیامت مین تم سے اسکی بازپرس کیجائیگی۔ وہ ایسا دن ہوگا جہان تم سخاوت کرنیکے قابل نہوگے اور اوسکا اخیر یا دوزخ ہے یا بہشت۔

اعرابی کا یہ کلام سنکے جناب فاروق اعظم اتنا روے کہ ریش مبارک تر بتر ہوگئی۔ اپنے غلام سے کہا کہ میرا یہ کرتہ اس اعرابی کو اوسدن کیواسطے دیدی اور فرمایا کہ مین تیری شاعری کا صلہ تجھے نہین دیتا بلکہ اوس دن سے میری روح کانپتی ہے جسکا تو نے نام لیا ہے۔ خدا کی قسم میرے پاس اسوقت ایک حبہ نہین

Marfat.com

جو تجھے دو دن پھر دیکھنا جائیگا۔ اوسکے بعد جو کچھ اوسے دیا اپنی گرہ سے دیا مسلمانوں کے مال سے پھر بھی ہاتھ نہ لگایا۔ لوگون نے کہا بھی کہ آپ بیت المال سے اسے کیون نہین دلوا دیتے تو اوسکا جواب ایک آہ سرد بھر کے یہ دیا کہ پرائے مال کا مجھے اختیار نہین۔ اسکی فصاحت کلام کا اثر تو خاص میری ذات پر پڑتا ہے لہذا بیت المال سے مین کچھ نہین دلوا سکتا۔ لوگ اسی واسطے جناب عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ سے فرنٹ ہو گئے تھے کہ آپنے فی کے مال مین سے لوگونکو انعام واکرام دینا شروع کر دیا اور صدقہ اور فی کے مال مین کوئی فرق نہین رکھا تھا۔

خراج

عراق کی فتح کے بعد فوجی لوگون نے مفتوحہ اراضی اپنی جاگیر مین لینی چاہی اور باشندونکو لونڈی غلام بنانیکا ارادہ کر لیا جیسا کہ قدیم سے اکاسرۂ ایران اور قیاصرۂ روم کے یہان دستور چلا آتا تھا مگر حضرت عمر اسکے خلاف تھے اور کہتے تھے کہ اگر یہ تمام مفتوحہ زمین اسیوقت تقسیم کر دیجاوے تو جو مسلمان بعد مین ہونگے اونکو کیا دیا جاویگا مجھے اندیشہ ہے کہ تم زمین اور پانی کی تقسیم مین باہم فساد کر کے ایک دوسرے کو قتل کرو۔ آپنے حضرت سعد بن ابی وقاص کی معرفت ملک عراق کی مردم شماری کرائی۔ فی کس تین نفر حصہ مین پڑتے تھے۔ آپنے چاہا کہ زمین اوسکے باشندون ہی کے پاس رہنے دیجاوے اور وہ ہر طرح سے آزاد ہون مگر حضرت عبد الرحمن بن عوف۔ زبیر بن العوام اور بلال حبشی نے آپ سے اختلاف کیا اور کہا۔ جنکی تلوارون نے ملک فتح کیا ہے وہی اسکے پانے کے بھی

Marfat.com

مستحق ہین۔ آنیوالے لوگ منفعت کیونکر لے سکتے ہین" جب بحث طول پکڑ گئی
تو حضرت عمرؓ نے مجلس شوریٰ منعقد فرمائی جسمین حسب دستور کل مہاجرین اور
انصار مین سے پانچ پانچ سربرآوردہ لوگ قبائل اوس اور خزرج کے جمع
ہوے۔ مہاجرین مین سے اکابر صحابہ مثل حضرت علی۔ حضرت طلحہ اور جناب
ذی النورین نے آپکی راے کو پسند کیا لیکن سب کا باہم اتفاق نہوا۔ جب کئی
دن اس بحث کو ہو گئے اور کوئی امر طے نہوا تو دفعتاً حضرت عمرؓ کو سورۂ حشر کی
ایک آیت یاد آگئی جس سے آپنے یہ استدلال کیا کہ فتوحات مین آیندہ آنیوالونکا
بھی حق ہے پھر سب نے بالاتفاق آپکے اس قول کو تسلیم کر لیا۔ اسطرح یہ قصہ
طے ہوا کہ ممالک مفتوحہ فوج کی ملک نہین بلکہ وہ حکومت کے مملوکہ سمجھے جاوینگے
اور عامۂ مسلمین کے مصالح مین صرف ہونگے چنانچہ اسی بنا پر حضرت سعد کو
آپنے یہ فرمان بھیجا۔ "تمہارا خط میرے پاس پہونچا تمنے لکھا ہے کہ فوجی لوگ
اس بات کے خواستگار ہین کہ مفتوحہ اراضی بھی اموال غنیمت کے ساتھ ہمکو
ملنا چاہیے۔ اونسے کہدو کہ مال واسباب کی قسم سے جو کچھ ہو وہ بانٹ لو مگر
اراضی وغیرہ کو اونکے اصل مالکون ہی کے پاس چھوڑ دو تاکہ کل مسلمانونکے
کام آے" جب یہ تحریر پڑھی گئی تو اکثر آدمیون نے اعتراض کیا کہ یہ ہمارا
ہی حق ہے کیونکہ تلوار کے زور سے ہمنے انکو فتح کیا ہے۔ حضرت سعد نے
بڑی بحث اور حجت کر کے اونکو خاموش کیا کہ جب یہ اراضی مالکون ہی کے
پاس رہینگی تو اون سے اسکا خراج لیا جائیگا اور باشندون پر جزیہ مقرر ہوگا
جو عرصہ تک مسلمانونکو ملا کریگا۔

Marfat.com

پھر حضرت عمر نے عثمان بن حنیف اور حذیفہ بن الیمان کو جو پیمائش کے فن مین پوری مہارت رکھتے تھے عراق کی پیمائش پر مقرر فرمایا۔ کتاب الخراج مین لکھا ہے کہ اونھون نے اس اہتمام اور صحت سے اسکی پیمائش کی گویا کوئی بیش قیمت کپڑا ناپا جا رہا ہے۔ آخر کئی مہینہ کی کد و کوشش کے بعد کل رقبہ تین سو پچہتر میل طویل اور دو سو چالیس میل عریض قرار پایا۔ دشت و جبل۔ اوسر و بنجر اور نہرونکو چھوڑ کر تین کرور ساٹھہ لاکھہ جریب اراضی قابل کاشت قرار دیگئی اوقاف۔ لاوارث۔ مفرور۔ باغی شاہی خاندانکی جاگیرین۔ جنگل۔ تیر۔ خالصہ قرار پاکر رفاہ عام کے واسطے مخصوص ہوئین جنکی آمدنی ستر لاکھہ درم سالانہ کے قریب تھی ان ہی مین سے گاہ بگاہ کسی اسلامی خدمت کے صلہ مین جاگیر عطا ہوتی تھی۔ خراج یا عشر اسپر بھی برابر لیا جاتا تھا۔

ہمارے ذیل کے نرخنامہ مین پختہ پون بیگھہ کی ایک جریب سمجھی گئی ہی اور شرح مالگذاری سالانہ ہے اس سے اکثر اوقات کم تو لے لیا جاتا تھا مگر زیادہ کبھی نہین ہوا گویا بندوبست استمراری کی بنیاد ڈالدی تھی۔ درہم جسکا نام آپنے ہم سے بہت سنا ہوگا چار آنہ سے زیادہ کا نہین اور دینار دس درہم کے قریب قریب ہے۔ پونے چار سیر وزن کو صاع کہتے ہین۔

چھوہارونپر	فی جریب	پانچ یا دس درہم
روئی	"	پانچ درہم
انگور	"	دس درہم
جَو	"	ایک درہم اور ایک صاع غلہ

Marfat.com

گنا (نیشکر)	"	چھہ درہم
گیہون	"	جو کے برابر
تل	"	آٹھہ درہم
سبزی (ترکاری)	"	تین درہم

بعض جگہہ اس شرح مین تفاوت بھی ہوا یعنی گیہون پر فی جریب چار درم اور جو پر دو - افتادہ زمین جو قابل زراعت ہوتی اوسپر فی جریب نصف درم ۲۰ھ؁ کے اندر خراج کی مجموعی آمدنی بارہ کرور درہم کے قریب پہونچگئی اول اول یہ تعداد آٹھہ کرور درہم کے لگ بھگ تھی -

قاضی ابو یوسف فرماتے ہین کہ حضرت عمر کو اس بات کی بہت بڑی احتیاط تھی کہ کہین رعایا پر سختی تو نہین کی گئی ہے چنانچہ ہر سال جب خراج وصول ہو کر آتا تو دس دس معتمد اشخاص کوفہ اور بصرہ سے بلا کر اونکو چار مرتبہ شرعی قسم دلا کر پوچھتے کہ یہ مالگذاری کسی ذمی یا مسلمان پر ظلم کر کے تو وصول نہین کی گئی ہے -

شام مین جو طریقہ وصول لگان کا پہلے سے چلا آتا تھا اوسی کے بموجب ایک کرور چالیس لاکھہ دینار سالانہ وصول ہوتے تھے -

مصر مین یہ طریقہ تھا کہ رئیس اور زمیندار طلب کئے جاتے وہ حال کی پیداوار کے لحاظ سے کل ملک کے خراج کا ایک تخمینہ بناتے تھے اسیکا اتباع کر کے ہر ضلع اور قصبہ اور گانٔون کا تخمینہ بنایا جاتا اور زمیندار ونکے مشورہ سے یہ رقم ہر گانٔون پر پھیلادی جاتی تھی - پیداوار مین سے گرجون حماموں

Marfat.com

اور مسلمانوں کی مہمانی کے مصارف منہا کرنیکے بعد خراج لیا جاتا تھا۔ لگان کی شرح ایک دینار فی جریب اور تین اردب غلہ قرار پایا۔ اسطرح سے مصر کے خراج کی مقدار ایک کروڑ بیس لاکھ دینار سالانہ حضرت عمرو بن العاص وصول کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن العاص نے لکھدیا تھا کہ اس سے کم ہونا تو ممکن ہے مگر زیادہ نہو سکیگا۔ الغرض خراج ہر جگہہ سے نہایت نرمی اور ملائمت سے رعایا کو راضی اور خوش رکھکر وصول کیا جاتا تھا۔ یہ محض نیک نیتی اور خوش انتظامی کا طفیل تھا کہ جسقدر مالگذاری اس مبارک عہد مین وصول ہوئی وہ بعد مین کسی کے وقت مین نہین ہوئی۔ جو جو زیادتیان اور جبر وظلم پہلے زمانون مین ہوا کرتے تھے وہ ہمارے رحم مجسم اور غریب پرور خلیفہ انے سب یکلخت مٹا دیئے تھے۔

جزیہ

ذمیون سے حفاظت کی ذمہ داری کے لیئے جو ٹکیس لیا جاتا تھا اوسکا نام جزیہ ہے حضرت عمر نے افسرونکے نام احکام جاری کردیئے تھے کہ ہر ایسے شخص پر جسکے ڈاڑھی مونچھین نکل آئی ہون جزیہ مقرر کردو جنکے پاس چاندی ہوتی اونسے چالیس درم اور جنکے پاس سونا ہوتا اونسے چار دینار ہر سال لیا جاتا تھا۔ مزید برآن دو مدگیہون اور تین اقساط روغن زیتون ہر مہینہ واجب الادا تھا۔ شام وعراق دونون ملکونپر یہی شرح مقرر کیگئی۔ پہر لوگون کے تمول اور حیثیت کے لحاظ سے ۴۸ درم سالانہ یا ۴ درم ماہوار اور ۲۴ درم سالانہ

Marfat.com

یا ۲ درم ماہوار اور ۱۲ درم سالانہ یا ۱ درم ماہوار واجب الادا قرار پائے۔ اندہے۔ لنگڑے۔ لولے۔ مجنون۔ فاتر العقل۔ رُہبان۔ عورت۔ بچے۔ پچاس برس سے زیادہ عمر کے بڈہے۔ فالج اور لقوہ کے مارے ہوئے لوگ اس سے بری تہے۔ یہ مقدار عام تہی۔

اگر کسی وجہ سے ذمیون کی حفاظت سے پہلوتہی کی جاتی تو جزیہ نہ لیا جاتا تہا اور جو وصول ہوچکا ہوتا اوسے واپس کر دیتے تہے جیسا کہ حمص کے واقعات مین ذکر آچکا ہے۔

مصر مین حضرت عمرو بن العاص سے یہ شرط قرار پائی تہی کہ ہر قبطی شریف اور وضیع جو بالغ ہو وہ دو دینار فی کس ادا کریگا اور اوسکے ساتہ گیہون۔ زیت۔ سرکہ اور شہد بہی دیتا رہیگا۔ بعد مین ان چیزونکی بجائے ۲ دینار نقد اور اضافہ کر دیے گئے۔

جزیرہ مین جو رقم آمدنی اور خرچ کے موازنہ کرنے سے بچ رہی وہ جزیہ کی قرار پائی چنانچہ وہان ہر بالغ شخص پر ایک دینار فی نفر مقرر ہوا۔

جزیہ صرف غیر مسلم لوگون سے لیا جاتا تہا۔ یہود۔ نصاریٰ۔ مجوسی اور بت پرست سب غیر مسلم تہے۔ عرب کے مشرک اور مرتد اس سے مستثنیٰ تہے انسے صرف دو ہی باتین منظور کرائی جاتی تہین۔ اسلام یا تلوار۔ کیونکہ عربی قوم کو ایک ہی قوم بنانا مقصود تہا۔

اشیاے تجارت پر محصول

سوداگری کے مال پر بہی محصول لیا جاتا تہا۔ مسلمان تو زکوۃ دیتے ہی تہے جسکی

Marfat.com

شرحین سبکو معلوم ہین کہ مختلف ہین البتہ زمیون سے فیصدی پانچ اور حربیون سے دس سالانہ لیا جاتا تہا۔ تجارتی گھوڑون پر بہی محصول وصول کیا جاتا تہا۔ سال مین اگر بہولے سے کبہی دوبارہ محصول لگجاتا تو فوراً واپس کر دیا جاتا۔ دو سو درہم سے کم کا مال جس تاجر کے پاس ہوتا وہ اس محصول سے بری تہا۔ غرضکہ رعیت کی چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر برابر رعایت مدنظر تہی۔ مہذب سلطنتون کی طرح اسلامی حکومتونمین کبہی ایسی بات نہین ہوئی کہ اپنی قوم کو سب کچہہ اور غیرونکو دہکّے جسکا موازنہ آپ یورپ اور ٹرکی حکومتون سے بخوبی کر سکتے ہین۔

سوداگری کے مال کا محصول اور بصرہ مین سمندر کی راہ سے آئی ہوئی اشیاء تجارت کا محصول جمع کرنیکے لئے اہلکار اور عملہ الگ تہا۔

ترقی اور سرسبزی ملک کیلئے حضرت عمر کی کوشش

حضرت عمر نے بڑی دانشمندی اور اعلیٰ درجہ کی سرگرمی سے آبپاشی کے کام کو جاری کیا جو زراعت کی ترقی کی اصل اور جڑ ہے۔ جناب فاروق نے تنبیہی اور تاکیدی فرمان سپہ سالارون اور افسرون کے نام جاری کئے کہ فتوحات سے ہاتہہ اوٹہاؤ۔ اب مابدولت کی مرضی ہے کہ امن۔ آبادی۔ کاشتکاری کی ترقی۔ رفاہ عام اور رعیت کی سرسبزی کی طرف متوجہ ہو۔ لشکر اسلام نے جب ہرمزان کو شکست دیدی تو سردار لشکر نے اجازت مانگی کہ ہرمزان کے تعاقب کرنے اور گرد و نواح کے ملک پر قبضہ کر لینے کا حکم ہو جاے لیکن جناب عمر نے اجازت نہ دی اور لکہا کہ اب ترقی زراعت۔ آبادی۔ آبپاشی اور نہرونکی طرف

Marfat.com

توجہ کرو اور فتح کی ہوس چھوڑو کیونکہ غنیمت سے خراج بدرجہا بہتر ہے۔

غیر ممالک کے باشندون اور تاجرونکو اپنی عملداری مین آنے اور تجارت کرنے کی آزادی دیدی تھی اور کہدیا تہا کہ تمہاری حفاظت ہمارے ذمہ ہے جو لوگ اپنی املاک اور زمینین چھوڑ چھوڑ کر بہاگ گئے تہے اونہین بڑے دلاسا اور دلبری سے بلایا اور ہلکا اور معقول خراج اون پر لگا کے اونہین کی ملک مین آباد کردیا۔

عربون نے دربار خلافت مآب مین عرضیان دی تہین کہ شام وعراق کی زمینین ضبط کرکے ہمین دیدی جائین۔ ایسی سب درخواستین یکقلم نامنظور ہوئین اپنی قوم کی ناراضی توگوارا کی مگر رعیت کی دلشکنی ناپسند ہوئی اور حکم دیدیا کہ شام کے صحرا کے کنارون سے لگا کے ایران کے پہاڑون کے سلسلہ تک کوئی قطعہ اراضی ضبط یا بیع یا منتقل نکیا جاے اگر ایسا ہوگا تو ہم سے برا کوئی نہین۔ الغرض ملک کی آسائش۔ امن۔ ترقی۔ آبادی اور سرسبزی کا کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔

ولیم میور نے لکہا ہے کہ فتوحات کے بعد دیوانی انتظام کیا۔ عراق عرب مین نہرونکا جال پہیلایا۔ دجلہ اور فرات کے بند اور پشتے جو مدت مدید سے بیغور پڑے تہے دو افسرون کے سپرد کردیئے۔ شام وعراق کے ہر کہیت کی پیمائش کرائی۔ ریاست اور رعایا دونون کی اراضی پر یکسان اور معین قاعدہ کے موافق مالگذاری اور لگان مقرر کیا۔ عراق مین پولس اور خزانہ کے انتظام کے لئے دہقانون اور بڑے بڑے جاگیردارونسے رائین اور مدد لی جیسا کہ ساسانیون

Marfat.com

کے وقت مین ہوتا تہا تا کہ رعیت ناراض نہ رہے۔ گبن مشہور مورخ کا قول ہے کہ عمرؓ کا یہ کام یادگار رہیگا جس سے بڑی ہوشیاری ٹپکتی ہے اس سے ہر زمانہ کے حکیمونکو سبق لینا چاہیے۔

حضرت عمر کا مالی۔ فوجی۔ ملکی اور بیت المال وغیرہ کا انتظام ایسا لاثانی اور معقول تہا کہ ہر شخص کو اوس سے حیرت ہوتی ہے۔ حضور کی دس برس ہی کی خلافت مین اتنا ملک آپ کے زیر نگین ہوگیا تہا جو کسی طرح ہندوستان سے کم نہوگا۔ اگر عرب بہی اوسمین شامل کر لیا جاے تو سواے روس کے باقی یورپ سے بڑا تہا۔ اتنے بڑے ملک کو تہوڑے سے زمانہ مین فتح کر کے اوسکا بخوبی انتظام کر لینا عمر فاروقؓ ہی کا کام تہا آجتک تو کسی سے ایسا ہوا نہین ہے اگر یہ مان ہی لیا جاے کہ ابہی پوری کامیابی نہین ہوئی تہی تو نہو وقت کے کام نو وقت سے ہی نکلتے ہین دیکہنے کے قابل تو یہ بات ہے کہ انتظام کے اصول اور قواعد جو آپکو سوجہے تہے اوس سے بہتر اوس زمانہ مین ہو ہی نہین سکتے تہے بلکہ آج کل بہی نہین سوجہے ہین۔ حضرت عمر کے بعد اسلامی سلطنتونکے انتظام کی بنیاد فاروقی اصولونپر رکہی گئی اگر اب کسی اسلامی گورنمنٹ مین آپکو کوئی نقص نظر آے تو سمجہہ لیجیے کہ وہ اوتنا ہی ہوگا جتنا فاروقی اصولون سے تجاوز کیا جاتا ہے۔ اگر آج کے دن بہی مسلمان اپنی تاریخین دیکہین اور اپنے ہانکے قابل قدر بادشاہون کے قدم بقدم چلین تو روے زمین پر انکے مقابل کوئی گورنمنٹ نہین نکل سکتی۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ گورنمنٹ فاروقی تو خدا کی قدرت ہی کا نمونہ تہی۔ ہمارے عرش آشیانی حضرت جلال الدین محمدؒ اکبر

Marfat.com

بادشاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے آج سے تین سو برس پہلے آدہ آدہ سیر پورپلونگی
گواہیان دیکھکر اپنے عاملون کو یہ حکم دیا تہا کہ صرف شہادت کے بہروسہ مز ہنا
ذرا حواس خمسہ سے بہی کام لینا اگر گواہونکے سہارے ہی مقدمہ فیصل کرنا شروع
کردیئے تو کہا کہا جاوےنگا - یہ ہمارا وہ بادشاہ ہے جسنے بڑی تو درکنار الف کی بہی
شکل نہ دیکھی تہی پہر غریب کو قانون شہادت کہان میسر ہوا ہوگا -

قحط و وبا کا عمدہ انتظام

۱۸ھ یعنے آپکی خلافت کے پانچوین سال مین قحط اور وباد و بلائین حکمران
اسلام کے انتظام کی خوبی دنیا مین ظاہر کرنے کو آئین اور ایسی سخت اور شدید
آئین کہ قلم و فاروقی کے اوپر تاریکی اور غبار چہا گیا - ہمارے فاروق اعظم نے
انکا مقابلہ اور انتظام ایسی ہمت اور دلیری سے کیا جسکی نظیر کسی سلطنت
کی تاریخ مین نظر نہین آتی - اپنی صحت بدنی کو نقصان پہونچا لیا اور ان آفات کے
صدمہ سے اپنے دم آخر تک نہ بچے - مورخ کہتے ہین کہ جسم مبارک کی لاغری
اور بدن کی سیاہی جو رعیت کی تکلیف کے غم سے طاری ہوگئی تہین دم آخر تک
نگئین - سوتے جاگتے اوٹہتے بیٹہتے ہونٹون پر یہ دعا تہی کہ یا الٰہی میرے سامنے
امت محمدی کا کوئی آدمی بہوکہا نہ مرنے پاوے - اس مصیبت عام کے سال کا
نام مورخین نے سال رمادہ رکہا ہے - مدینہ کے لوگ خود ہی بہوکے مر رہے تہے
کہ چارون طرف سے اور عربون کے گروہ آگئے وہان جمع ہوگئے اور شہر والون کی
تکلیف اور مصیبت کو اور بڑہا دیا - مویشیون میں بہوک کے مارے ایسا [illegible]

Marfat.com

سوا کچھہ نہ رہا جو انسان کے کہانیکے ہی کام آتا۔ بازار ویران ہوگئے۔ اندوہ وغم کی
کوئی حد نہ ہی۔ اس رنج سے فاروق اعظم نے کہانا پینا اپنے اوپر حرام کرلیا اور
مسلمانوں کی حفاظت اور مصیبت دفع کرنیکے لیئے کمرہمت چست باندہ لی۔ بیت
المال مین جو کچہہ جمع تہا اور جو کچہہ آتا تہا اوسکی کوڑی کوڑی غربا اور مساکین پر
خرچ کردی۔ جن لوگونکے پاس غلّہ جمع سُنا گیا نکلوا کے سب بکوادیا۔ آسودہ اور
امیر مسلمانون کے گہر تجویز کرکے محتاجونکو اونکے ساتہہ شامل کردیا اور تاکید کی
کہ یہ تمہارے بہائی ہین تم انکی خبرگیری کے ذمہ دار ہو خبردار یہ بہوکے نہ مرنے
پائین۔ غرضکہ کوئی کوشش جناب فاروق نے اس بلا کے دور کرنے مین اوٹہا
نہ رکہی۔ قریب وبعید کے سب امیرون اور عمال کو تحریری حکم بہیجے کہ تم سے جتنا
غلہ ہوسکے مدینہ بہیجو۔ اون لوگون سے بہی جہانتک ہوسکا اوتنا غلہ روانہ کیا۔
حضرت امین الامتہ ابو عبیدہ بن الجراح نے چار ہزار اونٹ غلہ کے لاد کے شام
سے بہیجے۔ وہ ہاتہون ہاتہہ تقسیم ہوگئے۔ جناب عمرو بن العاص نے مصر سے
بحر قلزم کی راہ بیس جہاز بہیجے جن مین تین تین ہزار اردب غلہ تہا۔ ایک اردب
دومن کے قریب ہوتا ہے خشکی کی راہ سے الگ آیا۔ عراق نے بہی اس کال مین
بڑی مدد دی۔ غرضکہ شفقت فاروقی نے جزیرہ نمائے عرب مین غلہ کی وہ ریل
پیل اور بہرمار کردی کہ شام وعراق ومصر وعرب مین اوسکا ایک بہاؤ ہوگیا اور
تہوڑے سے ملک کا قحط چار جگہہ تقسیم ہوکے معلوم بہی نہوا۔ بے شمار جانور
ذبح کرکرکے اہل مدینہ اور قحط زدون کو کہلادیئے گئے۔ امیر المومنین نے خود
گوشت وگہی اور عمدہ کہانون سے ہاتہہ لگانا چہوڑ دیا تہا صرف ایک وقت

Marfat.com

کہاتے اور وہ بہی پیٹ بہر کے نہین محض ضرورت رفع کرنیکو تاکہ بیکار نہو جاون سب کام چہوڑ دیئے تہے سونا تک اپنے اوپر حرام کر لیا تہا۔ دن رات گشت لگانا اور ہر گہر اور ہر آدمی کے حال سے خبردار رہنا لازم کر لیا تہا۔ اگرچہ تمام عرب کے قحط زدون نے مدینہ کو آگہیرا تہا اور اپنے عاشق زار خلیفہ کے سر کہاتے تہے پہر بہی عرب کے کونہ کونہ مین سرکاری آدمی پہیلا دیئے گئے تہے کہ ڈہونڈہتے پہرو اور دیکہو کہ کوئی بہوکہا تو نہین مرتا۔ ادہر تو رفع تکلیف کے لئے یہ سینہ زوریان کیجاتی تہین ادہر خداوند کریم کی درگاہ مین ہر وقت گڑگڑاتے تہے کہ بار الہا اپنے حبیب کے طفیل سے اپنی مخلوق کو اس مصیبت سے نجات دے۔ یہانتک کہ کامل نو مہینے کے بعد آسمان غریبون کے حال پر زار زار رویا۔ سبزہ نے زمین سے سر نکالا اور قحط دور ہوا۔ گو یہ بڑی تکلیف تہی مگر اس سے ایک فائدہ بہی حاصل ہوا وہ یہ کہ عرب اور ممالک شمالی مین رابطہ اور اتحاد بڑہگیا۔ تجارت کو ترقی ہوئی باہم آمد و رفت ہونے لگی اور حجاز کے بازارون مین مدتون مصر اور شام کا غلہ بکتا رہا۔

جب خبر آئی کہ حضرت عمرو بن العاص کے بہیجے ہوے غلہ کے جہاز بندرگاہ جار مین آگئے ہین جو مدینہ سے تین منزل ہے تو جناب فاروق اعظم خود غلہ اوتروا کے وہان سے مدینہ لاے اور آتے ہی زید بن ثابت کو تفصیل کیساتہ قحط زدونکے نقشے اور کاغذات تیار کرنیکا حکم دیا۔ سب نام اور مقدار غلہ ہر نام کیساتہ درج رجسٹر ہوئی اور اوسی کی نقل کا ایک ایک رقعہ سبکو ملگیا جسکے مطابق ہر روز ہر آدمی کو غلہ ملجاتا تہا۔ ایسے ہر رقعہ پر جناب فاروق اعظم کی مہر اور

Marfat.com

دستخط کیے گئے تھے۔ اس اہتمام بلیغ پر بہی صبر نہ تہا ہر روز بیس اونٹ اپنے سامنے ذبح کراکے پکواتے اور اپنے ہاتھون مین لیئے ہوے قحط زدونکو کہلاتے پہرتے تہے اگر اس حالت مین کوئی آپکو امیر المومنین کہدیتا تو فرماتے۔ بہائی دعا کرو کہ اس بلا کا دہبا عمر کے دامن پر نہ لگا رہے اب تو بہوکہون کا خدمتگار ہون امیر المومنین کسے کہتے ہو۔

پیش ازین گر جام عیشے داشتم حالا چہ سود	از فلک دوبرد گر خواہم کہ آن دوران گذشت

اسی زمانہ قحط مین ایکدن آپکا غلام گہی اور دودہ گران قیمت سے خرید کر لایا اور دونون چیزین لاکے اوس غمخوار اسلام کے سامنے رکہدین کہ شاید بہول کے نوش فرمالین کچہہ تو اس کرب مین پیٹ مین پڑجائیگا تو گن ہی کریگا۔ مگر نہین دودہ اور گہی کی صورت دیکہکے رو دیے اور فرمایا۔ اگر مین یہ پر تکلف اور مہنگے کہانے کہایا کرونگا تو مسلمانونکی مصیبت کی خبر مجہے نہ رہیگی۔ انہین میرے سامنے سے اوٹہا لیجاؤ اور محتاجونکو تقسیم کردو۔ پس وہ غریبون کو اوٹہا دین۔ اس خشک سالی مین آپ نے گہوڑے کی سواری بالکل چہوڑدی تہی۔ اسی زمانہ مین اپنی کسی بچہ کو کہیرا کہاتے دیکہا بہت ناراض ہوے کہ افسوس گرمی اور خشکی مین قوم کے ننہے ننہے بچے تو بہوک اور پیاس سے جان بلب ہون اور تم لوگ ٹھنڈی اور تر چیزین کہا کہا کر مزے اوڑاؤ۔

حضرات ناظرین اوس سخت اور المناک زمانہ مین مدینہ مین اتنے قبائل عرب آآکر مجتمع ہوگئے تہے کہ ایک مدینہ کے کئی مدینے بنگئے تہے۔ حضرت فاروق اعظم گہر گہر اور گلی گلی کی خاک چہانتے پہرتے۔ جماعت اعراب مین کہانا اور غلہ تقسیم

Marfat.com

کرنے کے سوا اور کوئی کام آپکو نہ تہا۔ آپکے رقیق دلکو اسی دردانگیز خدمت سے راحت نہ ملتی تہی۔ ایک روز اونٹ کا تازہ اور عمدہ گوشت پکاہوا پیالہ مین آپکے سامنے آیا۔ آپ نے اوسکے کہانیسے انکار کردیا اور اوٹہا کے اپنے غلام یرفا کو دیا کہ اسے تمنغ مین فلان گہر والونکو دے آ۔ مین آج اون لوگونکے پاس نہین گیا ہون وہ غریب بہوکے ہونگے۔

اسی طرح کی اور بہت سی روایتین تاریخ اور سیر کی کتابونمین آپکی طرف منسوب ہین جن سے انسان کی ہمدردی۔ رعایا کی غمخواری۔ اپنے کام کو اس اہتمام اور عجیب طور سے ادا کرنیکا ذکر ہے وہ کہانتک لکہی جائین۔ اسی قحط کا زمانہ مین رات کو پریشان اور سرگردان پہرتے پہرتے آپ ایک گہر کے پاس سے گذرے اوسمین سے بچون کے رونے کی آواز آرہی تہی۔ دل نازک بیچین ہوگیا نہ رہا گیا۔ دروازہ سے جہانک کر جو دیکہا تو ایک عورت چولہے پر ہانڈی رکہے اوسکے نیچے مارا مار آگ جلا رہی تہی۔ کئی چہوٹے چہوٹے بچے بہی اوسکے گرد بیٹہے زار و قطار رو رہے تہے۔ آپنے دریافت کیا اے نیکبخت تو نے ان معصومون کو کیون رلا رکہا ہے۔ عورت بولی کہ بچے بہوکے ہین اور میرے پاس کہانیکو نہین۔ بچونکے بہلانے کو خالی ہانڈی چڑہا رکہی ہے اسکو دیکہتے دیکہتے سوجائینگے یہ سنکر جناب فاروق اعظم نے پچہاڑ کہائی۔ خوب روے اور سر دہنا جب رقت فرو ہوئی تو اوٹہکر بے اختیار بیت المال کیطرف بہاگے۔ ایک بورے مین آٹا گہی چربی اور سوکہی کہجورین بہرین اور چند درہم لئے۔ اپنے غلام اسلم سے بولے کہ اس بوجہ کو اوٹہا کر میرے سر پر رکہدے۔ اسلم نے دست بستہ

Marfat.com

عرض کی۔ اے امیر المومنین آپ کیون تکلیف کرتے ہین۔ مین آخر کس واسطے ہون
آپ اسے میرے سر پر رکھدین جہان حکم ہوگا پہونچا آونگا حضور فاروق اعظم
نے فرمایا کہ نہین ایسا نہین ہو سکتا مین ہی لیجاؤنگا۔ حق سبحانہ تعالی کے سامنے
جوابدہ تو مین ہون میرا فرض تیرے کئے سے کیسے ادا ہو جائیگا۔ غرضکہ وہ بوجھ
اپنے سر پر لادکر اوس عورت کے گھر پہونچے۔ آپ ہی ہانڈی مین کھانا پکایا آپ
ہی آگ جلائی۔ اسلم کا بیان ہے کہ آگ پہونکنے کے وقت خاک اوڑ اوڑ کے
آپ کے اوپر آتی تہی اور دہوان ریش مبارک سے نکل رہا تہا۔ جب کھانا تیار
ہوگیا تو آپ نے پیار کرکے بچونکو کھلایا اور تہپک تہپک کے سبکو سُلادیا۔ باقی
سامان اور درہم اوس عورت کو دیکر چلے آے۔
جناب ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے سال رمادہ مین عمر فاروق کو
دیکہا کہ ایک چمڑہ کے تہیلے مین کہانیکا سامان بہرا ہوا پیٹہہ پر دہرے ہین۔
روغن زیتونکا برتن ہاتہہ مین ہے اور جلدی جلدی ایک سمت چلے جاتے ہین
اسلم اونکا غلام بہی اس محنت مین اونکا شریک ہے۔ گرمی کی شدت تہی آقا اور
غلام دونون پسینہ پسینہ ہورہے ہین۔ مجہے تعجب ہوا کہ اس جلتی اور بہلستی دوپہر
مین امیر اسلام ہوکے اس شخص کو کیا سمائی ہے جو دہوپ اور لوہ مین چلا جاتا
ہے۔ آخر مین بہی اونکے ساتہہ ہولیا چلتے چلتے ہم لوگ چشمہ ضرار پر پہونچے۔
وہان ہی مختار کے بیس خانہ بدوش مجہے نظر پڑے۔ اونکے آنیکا سبب اونسے
پوچہا گیا تو معلوم ہوا کہ قحط اور مفلسی اور پیٹ کا دوزخ اونہین وہان کہینچ
لاے ہین۔ اوس مقام کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تہا کہ فاروق اعظم کو اس حالت

Marfat.com

ردی سے اونکے آنے کی خبر ہوچکی تھی اسی لئے آپ بیتاب ہوکر آگ برستے مین گہر سے نکل کہڑے ہوی تھے۔ آپنے اون لوگونکی بڑی دلداری سے تسلی و تشفی کی۔ اپنے ہاتھہ سے کھانا پکاکے اونہین کہلایا اور لباس اور طعام سے لدے ہوے اونٹ اونکو دیکر رخصت کیا۔ خدا قبر فاروق پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرماے۔ عجب لوگ تھے۔

شام کے سفر سے واپس آکے ایک دن شہر مین دریافت حال کی لئے گشت کررہے تھے کہ جاتے جاتے ایک بڑھیا کے خیمہ کے پاس گذر ہوا سنا کہ وہ بڑھیا کہہ رہی ہے۔ "خدا عمر سے سمجھے کہ خلیفہ ہوکے میری خبر نہین لیتا" آپ کو سناٹا آگیا۔ ڈرتے۔ کانپتے اوسکے پاس پہونچے اور کمال زاری اور لجاجت سے پوچھا کہ نیکبخت تو عمر سے کیون ناراض ہے۔ بڑھیا نہین جانتی تھی کہ عمر یہی ہین بولی جب سے وہ خلیفہ ہوا ہے مین اوسکی ایک کوڑی سے بہی واحد و شاہد نہین جناب فاروق نے جوابدیا کہ مائی تم بڑی بہی تو ایسے دور دراز گوشہ مین ہو کہ غریب عمر کو تمہارے حال کی خبر نہین ہوسکتی۔ بڑھیا نے کہا کیا خوب پہر خلیفہ یون ہی بن بیٹہا ہے اوسے تو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سبکی خبر ہونی چاہیئے نہین تو قیامت کے دن خدا کو کیا جوابدیگا۔ بادشاہ کا فرض ہے کہ اپنی رعیت مین سے ایک ایک آدمی کے حال کی خبر رکہے ورنہ وہ مستحق ہی نہین ہے کہ رعیت کا ہر متنفس اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی سنے۔ جناب فاروق نے بڑھیا کا یہ کلام سنکے سر پیٹ لیا اور ڈاڑہین مار مار کے رونے لگے کہ ہاے عمر اب تو کہین کا نہین رہا۔ اری تجہسے تو یہ بڑھیا ہی بڑی سمجھہ دار اور فقیہ ہے یہ تو اپنی ناراضی کے

Marfat.com

باعث تیری عاقبت لگاڑدیگی تو ہے کس بہروسہ مین۔آخراوس بڑہیا کی خوشامد کرنے لگے ۔ ۲۵ دینار اوسکی نذر کرکے اوسکی خوشنودی خرید لی اور ہاتہہ جوڑ جوڑ کے اپنا قصور معاف کرایا۔ابہی بڑہیا کی سمجہہ مین یہ نہین آیا ہے کہ خود بدولت یہی ہین۔دونون مین معاملہ ہوہی رہا تہا کہ ناگاہ جناب علی مرتضی اور حضرت ابن مسعود وہان آگئے۔آپکو دیکہتے ہی جناب مرتضوی نے فرمایا السلام علیکم یا امیرالمؤمنین اب بڑہیا کا ماتہا ٹہنکا اور اپنا سر پیٹ کر بولی۔ہاے میری کمبختی مین نے بالمشافہ امیرالمؤمنین کو برا ابہلا کہا۔پچہتاتی تہی اور کف افسوس ملتی تہی۔حضور اقدس بڑہیا کا یہ حال دیکہکر اور بہی تہوڑے ہوگئے۔اوسکو تسلی دی اور فرمایا۔مین تیرے احسان کا ممنون ومشکور ہون کہ تو نے مجہے یہین خبردار کردیا اگر قیامت کے دن مجہپر دعوی کردیتی تو مین کہین کا نہین رہتا اوسدن میری بڑی بدنامی ہوتی۔اب تو کسی طرح نہ گہبرائیو خدا تجہپر رحم کریگا کیونکہ تو نے عمر پر رحم کیا ہے۔پہر اوسیوقت آپ نے ایک پرچہ کاغذ منگایا اور اوسپر اپنے ہاتہہ سے یہ لکہا۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔عمر نے فلان بڑہیا کی خصومات کو جو اوسکی خلافت کے پہلے دن سے آج تک ہون ۲۵ دینار مین خریدا۔زرثمن ادا کرکے یہ رسید لکہائی اب اگر وہ قیامت کے دن دعوی کرے تو عمر اوس سے بری ہے فقط" اوس دستاویز پر جناب مرتضوی اور ابن مسعود نے اپنی اپنی گواہیان کین۔جب یہ دستاویز اسطرح بکمل ہوچکی تو فاروق اعظم نے اوسے حضرت علی کی سپرد کرکے درخواست کی کہ حضرت اگر آپ کے سامنے مین مرجاؤن تو اس پرچہ کو میرے کفن مین رکہدینا۔

Marfat.com

امام اوزاعی سے روایت ہے کہ اندھیری رات تھی اور ہاتھ سے ہاتھ نہیں سوجھتا تھا جو حضرت طلحہ نے دیکھا کہ فاروق اعظم گھر سے نکلے اور اکیلے ایک طرف کی دھن باندھی طلحہ کو شبہ ہوا اور پتا لگانے کے لیے پیچھے ہو لیے۔ جناب عمر جاتے جاتے ایک گھر میں گھس گئے۔ حضرت طلحہ کی بدگمانی اور بھی زیادہ بڑھی اوس گھر کو خوب پہچان لیا اور اپنے گھر چلے آئے۔ رات بھر نیند نہ آئی صبح ہوتے ہی اوس مکان پر پہونچے۔ دریافت کیا کہ اسمین کون رہتا ہے اور رات کو ایک غیر مرد اسمین کیوں آتا ہے معلوم ہوا کہ ایک اندھی۔ لاچار بڑھیا اسمین رہتی ہے۔ ایک اجنبی اندھیرے مین آتا ہے نہ معلوم کہ کون ہے اوس بڑھیا کی خدمت کرتا اور سب ضروریات اوسکی مہیا کر جاتا ہے۔ بڑھیا کا بیٹا بھی اگر ہوتا تو بڑھیا کی ایسی خدمت نہ کرتا حضرت طلحہ بہت پشیمان ہوے اور اپنے دل مین کہا کہ ہائے اے طلحہ تیری ماں تجھے روے تو فاروق کی لغزشوں کے درپے ہے یہ تیرے دل مین کیا سمائی ہے

جناب عمر کی عادت تھی کہ فقرا و مساکین کو بہت کچھہ دیتے رہتے تھے کبھی ایسا نہین ہوا کہ سائل آکر خالی ہاتھہ گیا ہو یا مانگ دیتے دیتے جب بیت المال خالی ہو جاتا تو صیغہ سخاوت جاری رکھنے کے لیے قرض پر نوبت پہونچتی تھی اس قحط مین تو کشادہ دلی اور داد و دہش کا جو ذخیرہ جمع ہو رہا تھا۔ قحط کی تکلیف نے لوگوں کو دور دور سے سمیٹ کے مدینہ مین اکٹھا کر دیا تھا۔ جناب فاروق اعظم نے بہت سے متدین اور خدا ترس آدمی چھانٹ چھانٹ کے مقرر کر دیے تھے جو غربا اور قحط زدوں کو کھانا تقسیم کیا کرتے اور فاقہ کشوں کے حال کے نگران رہتے تھے۔ مدینہ کے چاروں طرف آدمی پھیلا دیے گئے تھے

Marfat.com

اور اونہیں حکم تہا کہ خبردار اور ہوشیار کوئی بہوکہا نہ رہنے پائے۔ یہ سب نگران لوگ ایک وقت خاص مین حاضر دربار ہوتے اور اپنی اپنی رپورٹین سناتے۔ جب رعیت کا وہ دردخواہ اور عاشق بادشاہ سب کے سنہ سے سن لیتا کہ قحط زدہ پیٹ بہر کے کہا چکے اور چین کر رہے ہین تو خود پانی سے بن چھنے جو کے آٹے کی روٹی کے ٹکڑے گلے سے نیچے اوتارتا۔ العظمۃ للہ۔

ایک رات کو مدینہ مین قحط زدہ مردون کا شمار سات ہزار اور بیوہ محتاج عورتون اور بیمارون اور بچونکا شمار چالیس ہزار تہا۔ انکے اجتماع کے بعد چند ہی روز گذری تہے کہ دس ہزار مرد اور پچاس ہزار عورتین اور بچے اور آگئے۔ پہر تو وہ تار بندہا کہ کون گنتا ہے اور کس سے گنا جاتا ہے مدینہ کے گردونواح کی زمین جہومتی تہی اور شور الجوع والعطش سے کان دی آواز نہین سنائی دیتی تہی۔ قحط کا وہ زور شور تہا کہ الامان والحفیظ۔ جنگلونمین خاک کے طوفان سے پاس کا آدمی نہین سجہائی دیتا تہا راستہ کا پتا ملنا تو درکنار۔ سبزے اور درختون کا کہین نام ونشان نہین رہا تہا یہی وجہہ ہی کہ اوس سال کا نام سال رمادہ رکہا گیا۔ یہ سنہ ہجری کا اٹہارہوان سال تہا۔ نو مہینے کامل قحط کی مصیبت دامنگیر رہی۔ جنگل کے جانور تک جو آبادی اور آدمی سے دور بہاگتے ہین پیٹ کی لگی سے شہر مین بہاگ بہاگ کر آتی اور کہانیکی تلاش مین گلی گلی مارے پہرتے تہے۔ مویشی بہوکے مرتے مرتے بیمار وضعیف ہوگئے۔ جو بکری ذبح کیجاتی تہی اوسکا گوشت ایسا برا ہوتا تہا کہ کہایا نہین جاتا تہا۔ جانورونکی ہڈیان چارہ نہ ملنے سے اور مہینون بے آب ودانہ رہنے سے سرخ ہوگئی تہین۔ لوگون نے گوشت کہانیسے توبہ کرلی تہی۔

Marfat.com

زمانہ قحط مین اہل دیہات نے مدینہ مین آنا چھوڑ دیا تھا لوگون سے مدینہ کی حالت دیکھی نہین جاتی تھی۔ بلال بن حارث نے آنحضرت صلعم کو فریاد رسی کے لئے پکارا کہ یا محمداہ۔ اہل مدینہ کو اس تکلیف جانکاہ سے بچاؤ۔ حضور صلعم اوسی دن انہین خواب مین نظر آے اور فرمایا کہ عمر سے ہمارا اسلام کہکے خوشخبری سنا دینا کہ نہ گھبراؤ عنقریب بارش ہونے والی ہے قحط رفع ہوجائیگا۔ اور کہنا کہ مین نے تم سے عہد لیا ہے تم اوس عہد مین مضبوط ہو پس ہوشیار ہوجاؤ۔ بلال بن حارث نے جناب فاروق اعظم سے جاکے حضور صلعم کا پیام کہدیا۔ آپ نے اہل مدینہ کو جمع کیا اور منبر پر جاکے فرمایا۔ اے لوگو مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تمنے کوئی کام میرا برا دیکھا ہو تو کہدو۔ سبھون نے بالاتفاق کہا۔ نہین ہرگز نہین مگر یہ تو بتاؤ کہ تمنے یہ پوچھا کیون۔ جناب فاروق نے بلال کا خواب اون سے بیان کیا۔ صحابہ نے اوسکی تعبیر یہ بتائی کہ آپ نے نماز استسقا مین البتہ دیر کی ہے۔ آپ اوسیوقت نماز کے لئے اہل مدینہ کے ساتھہ شہر کے باہر گئے اور نماز پڑہی۔ خدا نے رحم کیا کہ پانی برسا اور قحط رفع ہوا (اسکا مفصل بیان پہلے آچکا ہے)

جب پہلا قافلہ سامان رسد لیکر قحط کے زمانہ مین آیا تو حضرت عمر نے جناب زبیر کو بلا کے کہا کہ تم یہ سامان لیکر نجد چلے جاؤ اور وہان پہونچکے ہر گہر مین اتنا دو جتنا کہ وہ گہر والے لیجا سکین۔ جو خود نہ لیجا سکے اوسکے ساتھہ اونٹ سامان رسد لادکے کردینا اور کہدینا کہ اس اونٹ کو بہی ذبح کرکے کہالین۔ اور اوسکی کہال سے اپنا لباس بنائین۔ حضرت زبیر نے جانے سے انکار کیا تو

Marfat.com

طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کے یہی ہدایت فرمائی - اونہون نے بہی عذر کیا تو ابو عبیدہ
کو حکم ہوا - وہ گئے اور تعمیل کر کے واپس آے اس خدمت کے صلہ مین فاروق
اعظم نے ایک ہزار دینار اونہین دینا چاہے اونہون نے عرض کی کہ مین نے
یہ کام خداے عزوجل کی خوشنودی کے واسطے کیا ہے نہ کہ آپکے حکم سے - مین
ہرگز دینار نہ لونگا - جناب فاروق نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے اکثر ایسی موقعونپر
ہمین دیا ہے اور اگر ہمنے لینے سے انکار کیا تو باصرار ہمارے سر تہپکا کہ نہین تمکو
لینا پڑیگا اسے قبول کرو اور اپنے دین و دنیا مین اس سے مدد لو - ابو عبیدہ نے
اوسے لیکر اوسیوقت خیرات کر دیا - کیونکہ رسول اللہ صلعم کا حکم ہے اگر مال
بغیر طمع و حرص کے ہاتہہ لگے تو اوسے لیلو اور جو نہ آوے تو اوسکی پروا نہ کرو حضرت
عمر جیسے خود محتاط اور عادل تہے اوسیطرح کے صاحب دیانت و امانت لوگ اپنے
مقرر کئے تہے - ہر شخص بغیر معاوضہ اپنی جان اسلام پر قربان کرنیمین خوش تہا اسلام کی
ہری بہری کہیتی دیکہنے سے اونکی طبیعت خوش ہوتی تہی ذاتی اغراض کو بالکل بہلا بیٹہے تہے
فاروق اعظم کا یہ سلوک خاص اپنی ہی رعایا کے ساتہہ نہ تہا بلکہ آپکی سخاوت
و فیاضی کا شہرہ سنکے دور دور سے غیر لوگ بہی چلے آتے تہے - اونکو بہی
عربی رعایا کے برابر کہانا کپڑا دیا جاتا تہا - جب تک باہر کے لوگ عرب مین رہے
اونکی غور و پرداخت برابر ہوتی رہی - امیر المؤمنین اونکے پاس خود جاکر اونکے
حالات دریافت کرتے اور اونکی تکالیف دور کرتے تہے -

۱۸ھ مین قحط سے بہی بڑی مصیبت یعنے وبا آئی - اوسکی ابتدا ملک شام
مین حمص و دمشق وغیرہ سے ہوئی جہان عربونکی آبادی کثرت سے تہی - اسی قوم کی

Marfat.com

عزیز جانونکا بہت نقصان ہوا - ملک تباہ و ویران ہوگیا - یہ وبا صحرا سے گذرتی ہوئی عراق پہونچی اور بصرہ تک تمام ملک اسکے حملہ کا مطیع ہوگیا - چارونطرف قحط عظیم کے بعد موت وہلاکی نے زلزلہ اور تہلکہ ڈالدیا - اوسکے ظالم ہاتھون نے نہ عام کو چھوڑا نہ خاص کو نہ چھوٹا باقی رہا نہ بڑا - فاروق اعظمؓ نے امین الامتہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو لکھا کہ آپ مدینہ چلے آئین مگر آخراست کی امینی کا خطاب پائے ہوئی تھے خلیفہ کی تحریر کا جواب دیا کہ مسلمانونکو اس غیر حالت مین چھوڑکے کہان سے دل لاؤن کہ چلا آؤن - ادہر اس جواب کو پڑہکے فناقی الامتہ جناب فاروق تڑپ گئے اور بے اختیار دل نے کہا کہ تم بھی شام ہی چلو اور لوگونکی شریک حال ہوجاؤ - وہان اس وبا کے پیدا ہونے کا سبب دریافت کرکے اسکے کالامنہ ہونے ہی کی تدبیر کرینگے - غرض مدینہ سے روانہ ہوکے تبوک پہونچ بھی گئے - ینبوع مین جاکے قیام کیا تھا کہ مدینہ مین حشر برپا ہوگیا اور رعایای شہر اور چند اور خاص اصحاب سر پیٹتے خاک اوڑاتے وہان پہونچے اور روروکے عرض کی کہ حضور ہم بیکسونکو کسکے سپرد کئے جاتے ہین - ابھی تو ہمین حضرت امین الامتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی جان کے لالے پڑے ہین اوسپر طرہ یہ ہے کہ آپ بھی اپنی مفارقت کا داغ دیئے جاتے ہین - آپ چاہی خوش ہون یا ناخوش ہم حضور کو کسی طرح نہ جانے دینگے - اصحاب رسول اللہ صلعم کا اصرار اور عام رعایا کا بیکل ہونا معائنہ فرماکے سبکی صلاح مانی اور طوعاً وکرہاً واپس چلے آئے مگر کچھہ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا - مثل مشہور ہے - چلے تو آئے مگر نہ دل کو چین تہا نہ جان کو آرام - جب رعیت بیچین ہو تو رعیت پرور بادشاہ کو

Marfat.com

آرام کہان۔ کہانا پینا سونا جاگنا سب حرام ہوگیا۔ رونا تو ہم کمبختونکی قسمت پر لازم ہے جنہون نے ایسے شفیق بادشاہ پاکے کہو دیئے۔

ناظرین ہمارے فاروق اعظم کو جان نثار رعیت کے رونے دہونے سے آگہی مگر دل محبت منزل تابوبین نہ رہا۔ جناب امین الامتہ سے پوری کیفیت دریافت فرماکے اونہین مشورہ دیاکہ وبائی شہرون سے خلق اللہ کو سمیٹ کر صحرا کے بلند مقامات کیطرف روانہ کردو۔ آپ بموجب اس حکم کے لوگونکو لیکر کوہستان حوران کی طرف روانہ ہوے۔

مگر افسوس صد افسوس اثنائ راہ مین وبا سے جناب امین الامتہ ابوعبیدہ بن الجراح کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد ہی سے وبا کا نام نہ رہا۔ گویا وہ ظالم ایسے متبرک شخص کو ہم سے جدا کرنے آئی تہی۔ حیف صد حیف۔ یا شاید یہ بات ہو کہ خلق اللہ کی سفارش کرکے وبا کو دنیا سے اوٹھوالیا۔

بہت سے نامی گرامی اصحاب اور مشہور آدمی اس وبا کے شکار ہوے اور مدینہ کی گلیون اور گہرونپر تباہی چہاگئی۔ پچیس ہزار جانونکا نقصان اسلام کو ہوا۔ جناب عمر کو مدینہ والون نے نہ جانے دیا تہا اوسکا رنج آپکو تہا آخر ۱۸ھ کے آخر مین انتظام کے لیئے آپ شام روانہ ہوگئے۔ وہان اشخاص متوفی کے ترکون کا انتظام کیا۔ اسکی پوری بحث چونکہ پیشتر آچکی ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا

Marfat.com

رفاہ عام و تعمیرات

رفاہ عام کے کام بھی جنکا ذکر وقتاً فوقتاً آچکا ہے بڑے سلیقہ اور عمدگی سے کیئے۔ کعبہ کے احاطہ کی وسعت بڑہادی اس خیال سے کہ حاجیون کو مجمع کیوقت تکلیف نہو۔ اچھا خاصا روپیہ تعمیر حرم مین صرف ہوگیا اور لوگون کو جنکے مکان ملانے پڑے بہت سے معاوضے دیئے گئے۔ اور نشانات حرم از سر نو بنائے۔ اور ایک بڑا چوک بنا دیا گیا۔ مکہ سے مدینہ تک سڑک بنائی اور راہ مین سایہ اور پناہ کا انتظام بخوبی کردیا۔ حاجیون کے قیام و آرام کے لیئے مسافرخانے بنوائے۔ جہان پانی نہ تہا وہان کنوئین کہدوا دیئے۔ اور جہان کے کنوئین بند یا بھر گئے تہے صاف کرائے۔ اور سب کنوئین قریب کے قبائل کی ذمہ داری اور حفاظت مین سپرد کردیئے۔ مسجد نبوی کو وسعت دی اور اوسمین فرش کا سامان کردیا۔ سڑکین بنوادین۔ آمد و رفت کے ذرائع آرام کے ساتہ بڑہائے گئے۔ نئے شہر آباد کرائے اور مکانات تعمیر کیئے۔ دریاؤن کے پل بند ہوائے نہرین نکالین۔ مسجدین بنائی گئین۔ فاروقی عہد مین ایک ہزار چہتیس شہر جو فتح ہوے اونمین چار ہزار مسجدین بنوائین اور نو سو منبر جامع مسجدونمین رکھوائے ایک بہت بڑی نہر سے دریائے نیل اور بحر احمر کو ملادیا۔ جس سے مصر و عرب کی تجارت کو بڑا فائدہ پہونچا۔ اور مصر کا غلہ بافراط عرب مین آنے لگا۔ سویز سے آمد و رفت کے ذریعے از سر نو بنائے گئے۔ بلبیس کے پاس سے یہ بڑی نہر دریا کی انتہائی مشرقی شاخ سے نکالی گئی اور وادی تملات اور تمسیہ کے پاس کی

Marfat.com

کھاری جھیلوں سے گذرتی ہوئی نہر سویز کے زیرین حصہ کے پاس بحر احمر مین ملا دیگئی زمانہ فاروقی مین قاہرہ سے ساحل عرب تک جہاز اچھی طرح آتے جاتے تھے اور دونوں ملکوںمین تجارت بخوبی قایم ہوگئی تھی۔ فاروق اعظم نے جب بچشم خود بندر ینبوع پر جاکر دیکھہ لیا کہ جو مال مصر کے میناروں کے تلے سے لادا گیا تھا وہ عرب مین اوتر رہا ہے تو بہت خوش ہوے اور خدا کا شکر کیا۔ یہ نہر آپ کے بعد ۸۰ برس تک جاری رہی اور پھر مٹی اور ریت سے اٹ گئی۔

کوفہ مین کچے مکان گھاس پھوس اور نرسل کے بنانے کی اجازت دی گئی تھی مگر جب آتش زدگی نے بہت سے نقصان کیے تو مصلحتاً منظور کرنا پڑا کہ اینٹ کے مکان بنوالو مگر شان وشوکت نہ دکھانا۔ خبردار کوئی مکان رسول اللہ صلعم کے مکان سے زیادہ شاندار اور آراستہ نہو۔ اس حکم کے ہوتے ہی شہر کوفہ از سر نو بننے لگا۔ بازار سیدھے کیے گئے۔ بیچا بیچ چوک مین عظیم الشان جامع مسجد تعمیر ہوئی اور دوسرے چوک مین تجارت کی منڈی قایم کیگئی۔ وہین سعد بن ابی وقاص نے اپنا ایک بڑا عالی شان محل بنایا جسکا دروازہ شاہانہ تھا۔ وہ مکان قلعہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔ جب اسکی خبر فاروق اعظم کو پہونچی تو حضور نہایت خفا ہوے اور حضرت سعد کے نام پُرعتاب فرمان لکھا "معلوم ہوا کہ تمنے اپنے لیے ایک قلعہ بنوایا ہے سمجھہ لو وہ محل دوزخ کا ہے جب تم لوگ جو میرے کارکن ہو ایسے محلوں مین رہا کروگے تو غریب خلق اللہ کی پہونچ تم تک نہ ہوسکیگی اور چاروں طرف ظلم ہونے لگینگے" ادھر سعد کو یہ لکھا ادھر محمد بن مسلمہ کے نام حکم صادر ہوا کہ تم کوفہ جاکے اوس محل کو مسمار کرادو ہم نہین چاہتے کہ ہمارے اہل کار ایسے جھگڑے مین رہا کرین کہ فریادی

Marfat.com

اور مظلوم اون تک نہ پہونچ سکین اور رعیت کو حکام کے سامنے باریابی مین تکلیف ہو
حضرت سعد نے ۱۷؁ھ مین کوفہ کی تعمیر دوبارہ شروع کی۔ اوسیوقت سے چار ونطرف کے
قبائل عرب آآکر وہان آباد ہونے لگے۔ دور روز مین کوفہ جمعیت العرب مشہور ہوگیا
کسی زمانہ مین جناب علی مرتضیٰ نے اوسے اپنا دارالخلافت کرلیا تھا صحابہ مین سے
گیارہ سو بزرگوار آکے وہان بسے جنمین ۲۴ وہ مقدس لوگ تھے جو جنگ بدر مین
آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے۔ ان صاحبون کے طفیل حدیث و روایت کے چرچے
رہنے لگے اور کوفہ اسلامی درسگاہ بنگیا۔ سفیان بن عیینہ جو آئمہ حدیث مین شامل
ہین کہتے ہین کہ حج کے لئے ... قرأت کے واسطے مدینہ اور حلال وحرام یعنے
فقہ کے لئے کوفہ مستند ہے۔

عہد فاروقی ہی مین بصرہ خلیج فارس کے کنارہ اس مصلحت سے آباد کیا گیا کہ
مفتوحہ مقامات کی حفاظت رہے اور کوئی مخالفانہ حملہ عملداری اسلام پر نہو سکے۔
مسلمان ہندوستان وچین سے بخوبی تجارت بھی کرسکین اور فائدہ اوٹھائین۔
سبحان اللہ کوئی پہلو مسلمانون کی بہبودی اور سرسبزی کا فروگذاشت نہین
کیا گیا۔ کوفہ اور بصرہ کی آبادی اور رونق اور شان وشوکت تھوڑی ہی مدت
مین تعجب انگیز ترقی کرگئی۔ یہ دونون مقام تین تین لاکھ سے زیادہ کی بستی ہوگئے
اسلام کے علم ادب اور علم دین اور معاملات ملکی پر جتنا اثر کوفہ وبصرہ کا پڑا ہے
اوتنا اور کسی جگہہ کا نہین ہوا مگر افسوس کہ کوفہ نے اپنی کمبختی اپنے ہاتھون سے
بلائی یعنے جنگی خدمات تو کبھی کبھی کرنا پڑتی ہین لوگون کو بیکار وقت جو بہت سا ملا
تو اوسے معاملات ملکی کی بحث مین صرف کرنے لگے۔ خواہ مخواہ جوڑ توڑ لگانی شروع کرے

اور گذشتہ جنگون پر بحثین ہونے لگین - اختلاف راے اور روایت پیدا ہو گیا - اونہین بحثون سے اکثر خانہ جنگیان اور باہمی رقابتین قایم ہو گیئن - پس رفتہ رفتہ کوفہ وبصرہ کے باشندے فتنہ انگیز اور فسادی ہو گئے اور مفسدہ وہنگامے کہ کوفہ اور بصرہ ہی مشہور ہوے - جناب فاروق اعظم کی دانشمندی اور رعب داب نے کوفیون اور بصریونکو سر نہ اوٹھانے دیا اور زبردست پنجہ فاروقی ہر فتنہ و فساد کا سر دباے رہا مگر بعد کی کمزور اور ضعیف خلافتون سے اونکی روک تھام نہو سکی اور کوفیون کے فتنون نے اسلامی اتفاق کا گلا گھونٹ کے اسلام کی دھجّیان اوڑا دین اور مسلمانون کے سرون پر مصیبت لاڈالی - پہر فاروقی جلال کہان تہا جو مفسدون کے طمانچے لگاے -

جناب عمرو بن العاص نے فتح مصر کے بعد اسکندریہ کو صدر مقام قرار دینا چاہا مگر فاروق اعظم کو اسلیئے منظور نہوا کہ ہم سے وہ مقام بہت دور ہے - راستہ مین سمندر اور دریا بہت سے آپڑے ہین پس فوج کی چھاونی ممفس کے قریب قایم ہوئی تہوڑے ہی عرصہ مین قاہرہ آباد کیا جو ابتک مصر کا دار السلطنت ہی غرضکہ کوفہ وبصرہ وقاہرہ وغیرہ فاروقی انتظام کی خوبی وعمدگی کو آج تک ظاہر کر رہے ہین -

ترقی تعلیم اور اشاعت اسلام

جناب فاروق نے تعلیم کو بھی بہت ترقی دی - اپنی تمام قلمرو مین ابتدائی مدارس قایم کر دیئے تھے جن مین قرآن - اخلاقی نظم - امثال عرب اور علوم مروجہ کی تعلیم بخوبی ہوتی تہی - چاروں طرف بڑے بڑے علماے صحابہ حدیث وفقہ کی تعلیم کے

Marfat.com

لئے متعین تھے مدرسون اور طالب علمونکو بیش قرار تنخواہین دی جاتی تھین - مذہب کی جہان بین اور تعلیم و تلقین پر گورنمنٹ فاروقی کا بہت بڑا احسان ہے -

آپ مذہب کو بزور شمشیر پھیلانیکے سخت مخالف اور قرآن مجید کی آیت ۔"لاا کراہ فی الدین"- پر بلا تاویل اور بغیر چون وچرا عمل کرنا چاہتے تھے - خود آپکا غلام جب ہدایت و ترغیب کے باوجود مسلمان نہوا تو "لاا کراہ فی الدین" کہکے اوسے چھوڑ دیا - آپ اگر کسی ملک پر فوج کشی کرتے تو فوج کے سپاہیون اور افسرون کو تاکید کر دیتے کہ پہلے وہان کے لوگون کو بسہولت دین کے اصول و عقاید سمجہانا اور جبر و تعدی نہ کرنا - اسی لئے آپ کی ہر فوج کا افسر صاحب علم اور فقیہ ہوتا تھا - اگر تلوار کے زور سے مسلمان کرنا منظور ہوتا تو فقیہ اور صاحب علم کی کیا ضرورت تہی اوسے تو ہر سپاہی کر سکتا تھا - بڑے زور شور سے مسلمانون کو یہ بات سکہائی جاتی تہی کہ غیر قومون کو اسلام کا اچھا نمونہ دکہاؤ تا کہ لوگ خودبخود اسلام کیطرف کہنچے چلے آئین -

ہمچو روئے خویش نیکو ساز خوئے خویش را	خوبرو را خوئے بد لایق نباشد دوستان

اسی واسطے آپکے عہد مبارک مین اسلام کثرت سے شایع ہوا - آپنے سب مسلمانونکو ایسے سانچہ مین ڈہالا تھا کہ وہ اصلی نمونہ دین اسلام کا بنگئے تھے - آپ کے وقت کا ہر مسلمان سچائی - زہد و تقویٰ - پاکیزگی - سادگی - اخلاص - جوش اور دیانتداری کی تصویر مجسم بنگیا تہا پس جب لوگ ایک طرف تو یہ دیکھتے تھے کہ چند صحرائی دنیا کو فتح کرتے چلے جاتے ہین اور کسی سے روکے رُکتے نہین نہ کسیکا خوف انکے دل مین سماتا ہے تو تعجب گہیر لیتا تہا اور دوسری طرف مسلمانونکی

Marfat.com

یہ ستودہ اور حمیدہ اوصاف اپنے ملنے والون کو اپنا حلقہ بگوش بنا لیتے تھے پہر دین کی صفائی اور سچائی وہ کام کرتی تہی کہ تلوار سے ہونا مشکل تہا آگے جو کچھ ہے وہ عیسائی واعظین کے شور وغوغے ہین اور کچھ نہین۔ بقول کارلائل کے اگر کسیکا دین تلوار کے زور سے پہیل سکے تو ہم خوشی سے اجازت دیتے ہین کہ وہ پہیلالے"۔ فاروق اعظم کی رائے صائب ایسی ہیٹی نہ تہی جو ایسی بہدی بات کی اجازت دیدیتی۔ ہمارا اسلام ایک اونگل بہی شمشیر کے بل بوتے پر نہین بڑہا بلکہ فاروقی تدبیر کا زور اب بہی اوسے تہامے ہوے ہے۔ خدا اونکی روح پر فتوح کو جنت کے پہولون مین رکہے اور اونکی قبر پاک پر ہر وقت رحمت نازل کرے آمین بحق طٰہٰ ویٰس۔ ہر مسلمان کی گردن پر اونکا احسان ہے۔

جارج رومیون کا سفیر امین الامتہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے تقدس اور اونکی فوج کے مسلمانونکے عمدہ اخلاق سے متاثر ہوکے مسلمان ہوگیا اور اپنی ساری قوم اور تمام خاندان کو چہوڑ دیا۔ شطا بلاد مصر کا مشہور رئیس مسلمانون کے عمدہ حالات ہی سنکر اسلام کا عاشق زار بنکر دو ہزار آدمیونکے ساتہہ اسلام لایا نیز دگرد کی فوج مین چار ہزار آدمی دیار دیلم کے تہے جو قادسیہ کی جنگ مین مسلمان ہوگئے۔ حضرت سعد نے انکو کوفہ مین لبا کر انکی تنخواہین مقرر کردین۔ سیاہ اسواری اور شہریار وغیرہ سوس کی فتح کے بعد تین سو سپاہیونکے ہمراہ مسلمان ہوکر بصرہ مین آباد کیے گئے۔ انکی بہی علی قدر مراتب دو اور ڈہائی ہزار تنخواہ مقرر ہوئی۔ باذان کی رکاب کی سپاہ مین سے بہت آدمی ایمان لے آے۔ پانچ سو سے زیادہ یونانی اور رومی اسلام لاکر فسطاطین

Marfat.com

آباد ہوے اور ایک ہزار سے زیادہ یہودی بھی بطوع رغبت مشرف با سلام ہوگئے تھے مدارس مین لکھنا بھی سکھایا جاتا تھا۔ تمام اضلاع مین فاروقی احکام پہونچگئے تھے کہ سب لوگ اپنے بچون کو گھوڑے پر سوار ہونا اور لکھنا پڑھنا سکھائین ابوعلم سلیم جو حدیث کے راوی ہین وہ اپنی نسبت خود بیان کرتے ہین کہ مین گرفتار ہوکے چھوٹی سی عمر مین مدینہ آیا جہان پہلے مجھے مدرسہ بھیجا گیا۔ اوستاد جب مجھسے میم لکھنے کو کہتا تو مین اچھی طرح نہین بنا سکتا تھا وہ مجھے یون بتاتا کہ گول بناؤ جیسی گاے کی آنکھ ہوتی ہے۔

فاروق اعظم نے تعلیم قرآن کو تمام زمانہ مین رائج کردیا چنانچہ حضور کی زندگی ہی مین ناظرہ خوان شمار مین نہین آسکتے تھے۔ حافظون کی تعداد بھی ہزارونتک پہونچگئی تھی۔ سید القرا ابی بن کعب جنکی قرأت اور عمدگی حفظ کی مدح آنحضرت نے بارہا کی تھی تعلیم قرآن کے لیے مہتمم مقرر کیے گئے۔ معاذ بن جبل۔ عبادہ بن صامت۔ ابو ایوب۔ ابوالدردا نے بھی پورا قرآن آنحضرت صلعم ہی کے سامنے بخوبی حفظ کرلیا تھا۔ اون سے بھی تعلیم قرآن مین فاروق اعظم نے بہت مدد لی یہان تک کہ کلام مجید کا ایک ایک نقطہ زبان زد خاص وعام ہوگیا۔ آپنے جب افسران فوجی کو لکھا کہ حفاظ قرآن کو تعلیم کے لیے میرے پاس بھیجدو تو سعد بن وقاص نے جوابدیا کہ جناب تکلیف نہ فرمائین میری فوج مین تین سو حافظ موجود ہین۔ پس جنہون نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کو اپنی آنکھ سے قرآن لاتے دیکھا تھا اونہین کے سامنے دنیا مین ہماری کتاب مقدس کی وہ ریل پیل ہوگئی تھی کہ ایک شوشہ کا فرق پڑنا امکان سے باہر ہے ہمین مخالفین کی

Marfat.com

ایک بات نہین سننی چاہئیے۔ حق بہی یون ہی ہے کہ جناب فاروق اعظم کی دقیقہ رس طبیعت سے یہ بات ازبس لبعید تہی کہ آپ اسلام کے ذرا ذرا سے خط و خال کی پختگی مین توحد سے زیادہ سعی کرین اور اوسکی جڑ ہی کو بہول جائین بہنین فاروق اعظم نے قرآن کریم مین یہی الفاظ یہی حروف یہی نقطے یہی اعراب دیکہے تہے جو ہمارے ہاتہہ مین ہین اگر ہمنے یہ نہین مانا تو گویا فاروق اعظم کی تمام کوششین بیکار کردین۔

ہمارے روشن ضمیر اور صاحب الرائے خلیفہ نے ہر جگہہ تاکید کیساتہہ لکہہ بہیجا تہا تَعَلَّمُوا اِعْرَابَ الْقُرْاٰنِ کَمَا تَعَلَّمُوْنَ حِفْظَہٗ ۔ یعنے قرآن کے الفاظ سے زیادہ اوسکے اعراب کی حفاظت رکہا کرو اور جیسے اعراب کی حفاظت رکہتے ہو ویسے ہی الفاظ کو نظر بند کرلو۔ مسند دارمی مین لکہا ہے کہ دوسرا حکم تحفظ قرآن کی نسبت آپنے یہ جاری فرمایا۔ تَعَلَّمُوا الْفَرَآئِضَ وَاللَّحْنَ وَالسُّنَنَ کَمَا تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ یعنے قرآن کے فرائض وسنن ولحن کو اوتنا ہی محفوظ رکہنا جتنا قرآن کی حفاظت کرتے ہو۔ دیکہا۔ نکتہ سنج اور دقیقہ رس منتظم ایسے ہوتے ہین کہ دو دفعہ چار چار الفاظ کے دو حکم جاری کردیئے اور ساری دنیا اور ساری دنیا کی باتون کو ایک رسی مین باندہلیا اب اونکے ماننے والے اور نہ ماننے والے چاہے اونہین برا یا بہلا کہا کرین مگر چلینگے اونہین کے حکم پر۔ یورپ وامریکا اور عیسائی سلطنتین چاہی تحریف قرآن کے مدعی ہون مگر قرآن کو چہاپینگے جون کا تون۔ اللہم زد فزد۔ یہی وجہہ ہے کہ ہم خلافت کی لیاقت صرف عمر مین مانتے ہوے ہین اور اسی لیئے کشتی

Marfat.com

سوختنی گردن زدنی ہین ۔

حسن اکنون رفت و دارد عشق رسوائیم ہنوز		فصل گل آخر شد و باقیست سودائیم ہنوز

تعلیم قرآن کے ساتھہ ہی علم ادب و عربیت کی تعلیم بہی فرض عین کردی تاکہ لوگ خود اعراب کی غلطیان درست کرلیا کرین ۔ حکم دیدیا کہ جو علم لغت کا عالم نہ ہو اوسکے پاس قرآن پڑہنے ہرگز نہ جانا ۔ حدیث کی تحقیق مین اونکی باریک بینی لئے بڑی احتیاط کی ۔ بڑے بڑے پایہ کے خاص خاص صحابہ اونکے عہد مین حدیث کو منہ سے نکال سکتے تہے عام لوگون کی مجال نہ تہی کہ از روے حدیث کسی روایت کو بیان کردین ۔ فاروق اعظم نے حدیث کی روایت کے متعلق جو اہتمام کیا تہا اوس سے آپکی اعلیٰ درجہ کی دانشمندی اور نکتہ سنجی ظاہر ہوتی ہے ۔ ابو درداء اور عبادہ بن صامت کو شام ۔ معقل بن یسار ۔ عبد اللہ بن مغفل اور عمران بن حصین کو بصرہ ۔ عبد اللہ بن مسعود وغیرہ کو کوفہ بہیجکر لکھدیا تہا کہ ان لوگونکی حدیث سے تجاوز نہ کیا جاے ۔

حضرت عمر کا عام تاکیدی حکم تہا کہ کثرت سے حدیثین بیان نکی جائین خود بہی اسکی سخت پابندی کرتے تہے حتی کہ آپ سے جو احادیث مروی ہین وہ شمار مین پچاس سے زیادہ نہین ۔ قرطہ بیان کرتے ہین کہ ایک مرتبہ چند لوگون کو آپنے کوفہ بہیجا مین بہی اونمین سے ایک تہا ۔ چاہ ضرار تک پہونچکر آپ پانون پرسے خاک جہاڑنے لگے اور فرمایا کہ تم لوگ ایسی جگہہ جارہے ہو جہان کے باشندے بڑے شوق سے تلاوت قرآن کیا کرتے ہین ۔ وہ تمہاری آمد آمد سنکر پہولے نہ سماینگے اور فرمایش کرینگے کہ ہمین حدیثین سناؤ مگر تمکو چاہیے کہ زیادہ احادیث بیان کرنیسے پرہیز کرنا

Marfat.com

اسیطرح جب عراق کو صحابہ جانے لگے تو آپ بہی ساتھہ ہو لیئے اور پوچہنے لگے کہ جانتے ہوین کیون تمہارے ساتھہ ہون - جواب ملا کہ ہماری عزت افزائی کیلیئے - فرمایا کہ ہان مگر بڑا مقصد یہ ہے کہ وہان کے لوگونسے بہت سی حدیثین نہ بیان کرنا - ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے بہت کثرت سے حدیثین مروی ہین - ایکدفعہ ابوسلمہ نے اونسے پوچہا کہ کیا حضرت عمر کے زمانہ مین بہی تم اسی طرح روایت کیا کرتے تہے - ابوہریرہ نے کہا کہ ہرگز نہین عمر کے درہ کا خوف اجازت ہی نہین دیتا تہا -

قرآن اور حدیث کے بعد فقہ کی طرف توجہ کی اور اس شدومد سے کی کہ اس زمانہ مین بہی ناممکن ہے - شاہ ولی اللہ صاحب رح کا قول آپ کی فقہ کی نسبت ناطق فیصلہ ہے کہ علی الاطلاق است وہ بہت افقہ ہین -

پہلے یہ صورت تہی کہ صحابہ جو کچہہ حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکہتے اوسکی تقلید کیا کرتے تہے نہ فرض و واجب کی توضیح تہی نہ ارکان وآداب کی تشریح - غیرضروری اور غیرموجود چیز کی نسبت سوال ہی بے معنی سمجہا جاتا تہا - حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہین کہ مین نے اصحاب رسول خدا سے کسیکو بہتر نہین دیکہا کیونکہ اونہون نے رسول اللہ کی حیات مین تیرہ مسئلے پوچہے اور وہ سب قرآنمجید مین موجود ہین - حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ میرے والد ماجد اوس شخص پر لعنت بہیجا کرتے تہے جو غیرموجود شئے کی نسبت سوال کرتا - آنحضرت صلعم کے زمانہ مین فقہ کی ضرورت ہی کم پڑی البتہ حضور کی وفات کے بعد جب فتوحات کو ترقی ہوئی اور نئے نئے معاملات پیش آتے گئے

Marfat.com

تو اسکی بہی ضرورت بڑہتی گئی اور مجمل احکام کی تشریح لازمی قرار پائی۔ اسی ضرورت سے صحابہ کو اجتہاد کرنا پڑا۔ چار آدمی مجتہد و مفتی اول مانے گئے ہین۔ اول۔ حضرت عمر۔ دوم۔ حضرت علی۔ سوم۔ عبداللہ بن مسعود۔ چہارم۔ عبداللہ بن عباس۔ عمر بن میمون کا قول ہے کہ علم مین سے دو ثلث حضرت عمر کا حصہ ہے۔ ابن مسعود فرماتے ہین کہ اگر عمر کا علم ترازو کے ایک پلہ مین رکہا جاے اور زمین کے زندہ لوگونکو دوسرے مین تو حضرت عمر کے علم کا پلہ بہاری ہوگا۔ حذیفہ کا قول ہے کہ لوگونکا علم کوٹ کوٹ کر عمر کی گود مین بہر دیا گیا ہے۔ حضرت صدیقہ کہا کرتی تہین کہ تیزی فہم مین عمر یگانہ تہے۔ ابن مسعود فرماتے ہین کہ جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کو مقدم کرنا کیونکہ وہ کتاب اللہ کو ہمسے بہتر جانتے اور خدا کے دین کو اچہی طرح سمجہتے تہے۔ امام شعبی نے ان چہ آدمیونکو قضا مین یکتاے روزگار لکہا ہے۔ عمرؓ۔ ابی بن کعب۔ زید بن ثابت مدینہ مین۔ علی۔ ابن مسعود۔ ابوموسی کوفہ مین۔ مسروق نے معاذ بن جبل کو بہی شامل کیا ہے۔

حضرت عمر باوجود احتیاط کے مسائل فقہ کے اجتہاد مین بلند پایہ رکہتے ہین حضرت عبداللہ بن عباس اور زید بن ثابت و عبداللہ بن مسعود زیادہ تر حضرت عمر ہی کے متبع تہے۔

حضرتؐ نے خود فرمادیا تہا کہ عمر سب سے بڑا فقیہ ہے۔ مسائل کی تحقیق مین اوسکی طرف رجوع کیا کرو لہذا انکی اشاعت مین آپ بہت احتیاط فرماتے۔ عام حکم تہا کہ ہر شخص انکا مجاز نہین۔ جن مسائل مین اختلاف ہوتا وہ مجلس صحابہ مین طے ہوتے پہر اونکی ترویج ہوتی تہی۔ مسلمانونکا اختلاف کسیطرح مقبول نہ تہا۔ آپنے

Marfat.com

مسلمانونکو ہر بات مین متفق رکھکر دنیا کی تمام قومون پر بھاری کر دیا مگر افسوس کہ آگے چلکر گھر گھر ہی مین وہ جوتا چلا اور وہ نوبت پہونچی کہ اسلام کی عزت خاک مین ملگئی حضرت عمر جہانتک ہوسکتا تھا خود احکام دین کی تعلیم و تلقین کرتے تھے جمعے کے دن جب خطبہ پڑہا اوسی مین سب ضروری احکام و مسائل دینی بیان کر دیے۔ حج کا خطبہ پڑہنے لگے تو اوسمین مناسک و احکام و آداب حج بتادیے۔ ممالک شام و بیت المقدس مین زور شور کے ساتھہ پُر اثر خطبے پڑہے اونمین تمام اہم ارکان و اصول اسلام کہہ ڈالے۔ چونکہ ایسے موقعون پر بے انتہا بھیڑ بھاڑ ہوتی تہی لہذا ان مسئلون کو ایسی اشاعت حاصل ہوجاتی تہی کہ اور کسی ترکیب سے نہین ہوسکتی۔ شہر جابیہ مین جو مشہور خطبہ پڑہا تہا اوسکا حوالہ بہت سے فقہا ابتک دیتے چلے آتے ہین اوس سے بہت سے مسائل فقہیہ مستخرج ہوتے ہین۔ افسرون اور عاملون کو مسائل و احکام دینی لکھہ لکھکے بہیجے جاتے تہے۔ پانچون نمازونکے متعلق ایک مفصل ہدایت نامہ چارون طرف بہیجا گیا جسمین مجتہدین آج تک غوطے کہاتے ہین۔ دو نمازون کے جمع کرنیکی قطعی ممانعت کردی۔ سنہ ۱۴ھ مین نماز تراویح باجماعت قایم کرکے افسران اضلاع کو لکھدیا کہ سکو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ زکوٰۃ کے سب مسئلے مفصل لکھکے تمام ممالک مفتوحہ مین شایع کر دیے۔ مسائل جزئیہ بہی لکھکے بہیجے جاتے تہے۔ جناب امین الامتہ ابو عبیدہ بن الجراح کو ایکبار لکھا تہا کہ مسلمان عورتین عیسائی عورتونکے ساتہہ بے پردہ نہایا کرین۔ ہر غیر مذہب والی عورت کا یہی حکم سمجہو۔ روزہ کے تمام مسائل درست کر دیے۔ چونکہ شاہی فرامین قانون اور دستور العمل کا حکم

Marfat.com

رکھتے ہین اسلیئے اونکے اجراء سے پہلے فاروق اعظم نہایت احتیاط سے ہر مسئلہ پر غور وخوض فرمالیتے تھے جہان دیکھا کہ کسی مسئلہ مین صحابہ مختلف ہین اصحاب کو جمع کیا اور اوسے طے کرلیا۔ لہٰذا فاروق اعظم کی تحریرونکے مسائل اجماعی اور متفق علیہ ہین مثلاً غسل جنابت کی نسبت بہت غل شور مچا۔ مہاجرین اور انصار کے مجمع مین کثرت راے کسی طرف نہ ہوئی اور اختلاف نے گڑبڑ مین ڈالدیا تو جناب عمر نے فرمایا جب تم اصحاب بدر ہو کر اس مسئلہ مین اتنا اختلاف راے کررہے ہو تو آیندہ آنے والی نسلونکا خدا حافظ ہے اچھا اب ازواج مطہرات سے اسباب مین راے لی جاے چنانچہ اونہین کی راے کو سب پر مقدم اور قطعی قرار دیا اور وہی شایع کی گئی اسی طرح جنازہ کی تکبیر مین بحث ہونے لگی آپ نے صحابہ سے راے لیکر چار تکبیر پر فیصلہ کرادیا۔

فاروق اعظم عالم اور فقیہ ہونکو عامل اور افسر بناتے تھے بلکہ فوجی افسری ایسے ہی ہوتے تھے یہی حکمت ہے کہ آپکے ملکی و فوجی افسروں کی فہرست مین جناب ابو عبیدہ۔ معاذ بن جبل۔ ابو موسیٰ اشعری۔ سلمان فارسی وغیرہ کے نام نظر آتے ہین۔

جلال و رعب داب اور پایدار اثر گورنمنٹ فاروقی کا

جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا مین ارقام فرماتے ہین کہ عرب والے بادشاہی و کشورستانی و فوج کشی و فن سپاہگری سے نابلد محض تھے اور قیصر و کسریٰ کے نام سے ایسے

Marfat.com

خائف تہے جیسے قصائی سے گاے ۔ فاروق اعظم نے عربون کو گہوڑے پر چڑہنا اور ہتیارون سے کام لینا سکہایا اور قیصر وکسریٰ کا خوف اونکے دلون سے مٹا کر ایران وروم کا بادشاہ بنا دیا۔ تائید آلہی اور نصرت غیبی آسمان سے عہد فاروقی پر برستی تہی ۔جو شہر اونکے عہد مین مفتوح ہوا وہمین گویا قیامت تک کے لئے اسلام کے جہنڈے گڑ گیے۔ سکے پڑ گیے اور تہوڑے ہی عرصہ مین مسائل وشعائر اسلام نے اوسجگہہ اپنا گہر بنا لیا اور وہان کے باشندونکے دلونمین مسلمانی جاگزین ہوگئی یہانتک کہ اون لوگون کے دلون سے پہر باہر نہ نکلی قیامت تک وہ لوگ مسلمان رہینگے اور اسلام کا دم بہرینگے ۔یہ فاروق اعظم ہی کی خوش نیتی اور خوش تدبیری کا نتیجہ ہے کہ اونکا ہر نقش گہرا اور پایدار بیٹہا۔ دیکہلو کہ فاروق اعظم کے بعد مسلمانون نے جو مقام فتح کیے اونمین کبہی تو اسلام قوی ہوجاتا ہے اور کبہی ضعیف۔

یہ ہنسے مانا کہ وہی چمن کی رونق ہین	مگر گلونمین تمہارا سا رنگ وبو تو نہین

دور کیون جاؤ ہندوستان ہی کی حالت دیکہلو کہ یہان جن لوگون کے باپ دادا باہر سے آے تہے وہی لوگ مضبوط اور سچے مسلمان ہین لیکن جو لوگ یہین کے مسلمان ہوگئے ہین اونکی نسلین ابہی تک کچہہ نہ کچہہ اپنے باپ دادونکے کفر پر قایم ہین اور نہایت ضعیف الاسلام ہین۔ اسیطرح ماہرین علم جغرافیہ وتاریخ خوب واقف ہین کہ ترکستان وافریقہ والونکا بہی اسلام کچہہ کمزور سا ہے۔ پس دین متین محمدی کی اشاعت کے لئے عنایت الٰہی نے فاروقی کوشش کو اپنا آلہ بنا لیا تہا اور یہ فضیلت ہمارے ممدوح کی ایسی ہے جسکے آگے ہزار خوبیان

Marfat.com

ہیچ و پوچ ہیں۔ ادہر مسلمان مورخ اونکی ہمرادا سکے دلدادہ اور ادہر عیسائی تاریخ نویس اس بات کے قائل کہ اگر عمرؓ کا زبردست ہاتھ اسلام کی دستگیری نکرتا تو اسلام کا دنیا مین ٹکنا ہی مشکل تہا۔

این ہمہ مستی و بیہوشی نہ حد بادہ بود	باحریفان ہرچہ کرد آن نرگس مستانہ کرد

سکہ

ایام جاہلیت مین اہل عرب کے یہان روم و فارس کے سکے مروج تہے جنکو درہم اور دینار بولتے تہے۔ درہم چاندی کا سکہ تہا جسکا وزن ایک درم ہوتا تہا۔ دینار سونے کا سکہ تہا جسکا وزن ایک مثقال تہا۔

فارسی درم تین وزنون کے ہوتے تہے۔ (۱) بیس قیراط بہر۔ جو بغلیہ بہی کہلاتے تہے۔ (۲) بارہ قیراط بہر۔ (۳) دس قیراط بہر۔ بعض درم پانچ اور چہہ مثقال وزن کے بہی تہے۔

اگرچہ کتب سیر و تواریخ سے ظاہر ہے کہ اسلامی سکہ کا اجرا سب سے اول عبدالملک بن مروان کے عہد مین ہوا تاہم ہمارے بیمثل خلیفہ کے عہد مبارک مین بہی اوسکا وجود پایا جاتا ہے چنانچہ ایک روایت سے واضح ہے کہ سنہ ۱۵ھ مین حضرت خالد بن الولید نے طبریہ مین ایک سکہ مضروب کرایا جو فارسی اور رومی سکہ سے ملتا جلتا تہا۔

امام بلاذری کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے پوست شتر سے درہم بنانے کا قصد کیا مگر بعض لوگون کے اختلاف کرنیسے باز رہے۔

Marfat.com

جب ۱۸ھ مین منجملہ دیگر وفود کے احنف بن قیس بھی بصرہ کے وفد کے ہمراہ آے اور وہانکی ضروریات بیان کین۔ جناب خلافت مآب نے بصرہ مین نہر بنانیکا حکم دیا اور معقل بن یسار نے بموجب ارشاد فاروقی اپنے نام سے نہر تیار کرادی اوسی زمانہ مین آپنے یہ بھی حکم جاری کیا کہ ہر آدمی کو ایک جریب غلہ اور دو درہم ماہوار ملاکرین تو سکہ مضروب کرایا۔ ڈاکٹر مولر مشہور جرمن مؤرخ کا بیان ہے کہ آپ کے لئے نوشیروانی سکہ کے مانند درہم کا سکہ مضروب کرایا گیا جسکو بغلیہ کہتے تھے۔ آپکے کسی سکہ پر۔ "الحمد للہ" کسی پر۔ "محمد رسول اللہ" اور کسی سکہ پر۔ "لا الہ الا اللہ وحدہٗ" لکھا ہوتا تہا۔ آپکے اخیر زمانہ مین دس درہم کا وزن چھ مثقال ہوتا تہا اور اسلامی درہم چھ دانگ کا۔

گورنمنٹ فاروقی مین ذمیون یعنے غیر قومونکے حقوق

روم اور فارس مین غیر قومونکی حالت غلامون سے بھی گئی گذری تھی۔ عیسائیان شام اگرچہ رومیون کے ہم مذہب تھے مگر اونہین اپنی زمینون پر بھی حق مالکانہ حاصل نہ تہا بلکہ خود ایک قسم کی جائداد سمجھے جاتے اور زمین کے انتقال کیساتہہ وہ بھی منتقل ہوجاتے تھے۔ یہودیون کا حال ساری دنیا مین رونیکے قابل تہا فارس مین عیسائیون کی مصیبت دیکھی نہین جاتی تھی۔ اگر مذہب عیسائی و یہودی و زردشتی انسان کو انسان بنانے آے ہوتے تو دنیا کی یہ ردی حالت نہوتی کسی کو ہمارے کلام مین رتی بھر بھی شبہ ہو تو آج آنکھین کھولکے دیکھلے۔ اگر ہمارا قول ثابت نہوجاے تو ہم سزا قبول کرنے کو موجود ہین۔

Marfat.com

جناب فاروق اعظم نے فتوحات حاصل کرتے ہی ایکدم مین یہ حالت بدلدی اور وہ حقوق غیر قومونکو دیئے جنکے لحاظ سے وہ رعایا نہین رہی بلکہ مسلمانون اور غیر قومونمین برابر والونکا سا تعلق ہوگیا - ثبوت کے لیئے ہم بیت المقدس کے معاہدہ کو ذکر کرتے ہین جو خاص حضرت عمر کے سامنے لکھا گیا -

"یہ وہ امان نامہ ہے جو خدا کے غلام امیر المؤمنین عمر نے اہالیان ایلیا کو لکھدیا - اونکے جان ومال - گرجا - صلیب - تندرست - بیمار اور اونکے سب ہم مذہبون کے لیئے امان ہے - اونکے گرجونمین کوئی غیر عیسائی قدم نہین رکھہ سکتا نہ سکونت کرسکتا ہے - وہ مسمار بھی نہین کیئے جاینگے - گرجونکو تو درکنار اونکے احاطونکو بھی کوئی نقصان نہ پہونچایگا - اونکی صلیبون اور مال مین کوئی کمی نہین کرسکتا - مذہب کے بارہ مین اونپر کچھہ جبر نکیا جائیگا نہ اونمین سے کسیکو نقصان پہونچایا جائیگا - یہودی اونکے ساتھہ ایلیا مین نہ رہنے پائینگے - ایلیا والے اور شہرون کی طرح جزیہ دین اور یونانیونکو اپنے ہان سے نکالدین - ہم یونانیونکے جان ومال کے محافظ ہین جبتک کہ وہ ایسی جاے پناہ مین نہ پہونچ جائین جو اونکے اطمینان کے موافق ہو - اگر یونانی جزیہ دیکر ایلیا ہی مین رہنا چاہین تو رہ سکتے ہین ہم اونہین بھی امن دیتے ہین اگر ایلیا والونمین سے کوئی جان و مال اپنا لیکر یونانیون کے ساتھہ جانا چاہے تو شوق سے چلا جاے ہم ہرگز مانع نہونگے جانے والونکے گرجون اور صلیبونکو امن ہے یہانتک کہ وہ اپنی جاے پناہ تک پہونچ جائین یہ جو کچھہ لکھا گیا اوسکے ذمہ دار خدا اور رسول خدا وخلفا ومسلمان ہین بشرطیکہ تم سب لوگ جزیہ ادا کرتے رہو - خالد بن الولید

Marfat.com

عمرو بن العاص۔ عبدالرحمن بن عوف اور معاویہ بن ابی سفیان کی گواہیان اس تحریر پہ کرادی گیئن۔ مورخہ ۱۵ھ"

اب ہم منصفون سے انصاف طلب ہین کہ اس عہدنامہ کو بنظر غور دیکھین اور ایمان سے کہدین کہ کیا کوئی گورنمنٹ اس سے زیادہ غیر قومون کی پاسداری کرسکتی ہے فاروق اعظم نے اسکے لکھنے کے وقت رعیت کی ذات مین ملکر اسے لکھا ہے۔ شاید کوئی یہ کہے کہ یہودی ناحق بیت المقدس سے نکالے جارہے ہین تو حکمت اسمین یہ ہے کہ اسی مقام پر یہودی مسیح کو سولی دے چکے ہین اگر عیسائی اور یہودی دونون ایک ہی جگہہ رہتے تو آگ اور پھوس کو ملادینا تھا جو سراسر عقل کے خلاف ہے۔ اب یونانیون کی طرف نظر فرمائیے۔ یہ ابھی مسلمانون سے جی توڑکے لڑچکے ہین اور انکے خون کے پیاسے ہین اونکی کیا کیا خاطرین اور رعایتین کی ہین حضرات کیا کوئی فاتح مفتوح قوم کی خاطر اس سے زیادہ کرسکتا ہے ہمین بتایا جاے کہ یورپ نے اس دعوے تہذیب کے ساتھہ ایسی رعایتین اقوام غیر کی کبھی کی ہین؟ یہان ایسی حیرت کی بات ہم آپکو سناتے ہین جو یورپ والون سے بھی کبھی نہ سنیگی اور عمر فاروق کی ذات سے بھی آپکو بعید معلوم ہوگی یعنے اگر خلافت فاروقی مین کوئی مسلمان کسی ذمی کو مارڈالتا تو حضرت عمر اوس مسلمان کو بھی قتل کرادیتے تھے نہ کہ مسلمان کے بچانے کے لئے ذمی کی تلّی کو حکیم جی کمزور بتادیا کرتے ہون امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ قبیلۂ بکر بن وائل کے ایک مسلمان نے حیرہ کے ایک عیسائی کو قتل کرڈالا۔ جناب فاروق نے بلاتامل لکھہ بھیجا کہ قاتل کی گردن پکڑکے مقتول کے وارث کو جسکا نام حنین تھا دیدو۔ اوسکو اختیار ہے

Marfat.com

جو چاہے کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور حنین نے اوس مسلمان کو مار ڈالا۔
غیر قوموں کی زمینیں اور جائدادیں اونہیں کے قبضہ مین اوسی طور سے رہیں جیسی
کہ فتح سے پہلے تہیں۔ اس سے بڑہکے اگر کوئی گورنمنٹ اقوام غیر اور مفتوحہ کی
حفاظت جان ومال کر سکتی ہو تو ہم دیکھنے کے مشتاق ہین۔ مسلمانون کو قطعی
ممانعت تہی کہ ذمیون کی جائدادین تم خرید بہی نہین سکتے۔ مالگذاری نہایت
نرم اور ہلکی مقرر کی گئی بلکہ عمر فاروق کو اپنے دم والپسین تک یہی خیال ستاتا رہا
کہ کہین میرے عہد مین رعیت پر زیادہ سختی تو نہین کی گئی۔ حضرات عثمان وحذیفہ
سے جو عراق کی پیمائش کے افسر تہے آپنے جب پوچہا کہ تشخیص جمع مین سختی تو
نہین کی گئی تو جواب ملا کہ نہین بلکہ ابہی اسیقدر اور گنجائش ہے۔ انتقال
فرمانے سے دو تین دن قبل افسران بندوبست کو بلا کے دریافت کیا کہ سخت
جمع تو نہین لگائی گئی ہے۔

انتظامات ملکی مین ذمیون سے مشورہ لیا جاتا خصوصًا اون باتون مین
جن سے ذمیونکو علاقہ تہا اون سے ضرور ہی راے طلب ہوتی تہی عراق کے
بندوبست کے وقت رئیسان عجم مدینہ بلاے گئے اور مالگذاری کے حالات
اون سے معلوم کرکے اونکی راے سے مقرر کی۔ مقوقس کی راے کی بموجب
مصر کا بندوبست کیا۔

کوئی صاحب یہ نہ سمجہین کہ یہ قواعد وحقوق جو اوپر بیان کئے گئے صرف
زبانی ہونگے برتاو شاید کچہہ اور رہتا ہو۔ نہین ہرگز ایسا نہ تہا [illegible]
نہایت مضبوطی سے کی جاتی تہی وہ جو فروش گندم نما کاغذی عملداریان اور

Marfat.com

ہوتی ہین جنکے کہانیکے دانت اور ہون اور دکہانیکے اور۔

جنگ نمارق مین آپنے دیکہا ہوگا کہ سطر بن فضہ نے جاپان کو گرفتار کرکے دو غلامونکے عوض اوسکو نادانستگی مین چہوڑ دیا۔جب اوسکے مرتبہ سپہ سالاری کا حال معلوم ہوا تو پہر گرفتار کرکے حضرت ابو عبید ثقفی کی خدمت مین لایا گیا آپنے فوراً قتل کا حکم دیدیا مگر جب معلوم ہوا کہ سطر نے اسکو امان دیدی ہے تو پہر فرما کر رہا کردیا کہ مسلمان بمنزلہ جسم واحد کے ہین جب ہم مین سے کوئی بہی کسی بات کو منظور کرلیگا تو سبکو ماننا پڑیگی۔بعض لوگون نے سطر سے کہا بہی کہ اسکے فدیہ کو بڑہا دو مگر آپنے جواب دیا کہ مجہسے اس سے جو عہد ہوچکا وہ ہوچکا اب نقض عہد زیبا نہین۔

ملک شام کے ایک کاشتکار نے خلیفہ عدل کے حضور مین استغاثہ دایر کیا کہ اہل فوج نے میری زراعت پامال کرڈالی ہے۔جناب فاروق اعظم نے بلاغل وغش دس ہزار درہم بیت المال سے اوسے بطور معاوضہ کے دیئے اور بہت سی خوشامد کی کہ وہ تعریف کرتا ہوا اور خوش خوش چلا گیا۔

متواتر اور پیہم احکام اطراف وجوانب کو چلے جاتے تہے کہ خبردار ذمیون پر کسیطرح کی زیادتی نہونے پاے۔جو صاحب رتبہ مسلمان ملتا اوسے آپ ہی تاکید فرماتے کہ غیر قومونکو جو ہماری رعیت ہین نہ ستانا اور دعا کرتے رہنا کہ سب مسلمانون کو خدا یہی توفیق دے۔

ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ آپ شام سے واپس چلے آتے تہے چند آدمیون کو دہوپ مین کہڑے دیکہا جنکے سر پر تیل بہی ڈالا جاتا تہا۔آپنے پوچہا۔

Marfat.com

یہ کیا ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ ان لوگون نے اپنے ذمہ کا جزیہ نہین دیا ہے اسلیئے یہ سزا دیجاتی ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ آخر دینے کے لیئے کچھ عذر بھی پیش کرتے ہین۔ جواب ملا۔ ناداری۔ حکم ہوا کہ چھوڑ دو اور انہین نہ ستاؤ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ دنیا مین لوگونکو ستاتے ہین آخرت مین خدا اونپر عذاب کریگا۔

شام کی فتح کے بعد حضرت امین الامتہ کو لکھا۔ "اے ابو عبیدہ مسلمانون کو تاکید کرتے رہنا کہ ذمیون پر ظلم نہ کرین نہ اونکو کسی طرح نقصان پہونچائین نہ بلا وجہ اونکا مال اپنے تصرف مین لائین جتنی شرطین تمنے اون سے کی ہون سب کا ایفا نہایت احتیاط اور مستعدی سے جون کا تون کرنا۔ ہماری خوشی اسیمین جانو۔"

سچ تو یہ ہے کہ قبائے شہریاری اور خلعت جہانداری ایسے ہی شخص پر زیبا ہی اور باقی جو کچھ ہے اوسے منہ چڑانا سمجھو۔

اگرچہ دیدہ ام از چشم این محفل گلستانست	ولے بے زلف جانان ہمچو سنبل دل پریشانست

اپنی وفات سے چند ہی روز پہلے آپ نے اپنے جانشین کی ہدایت کے واسطے یہ وصیت کی۔ "مین اون لوگونکی ہدایت کے لئے جو خلیفہ ہون وصیت کرتا ہون کہ ذمیونکے ساتھہ ہر عہد پورا کیا جاے۔ اونکی حمایت مین لڑا جاے اور اونکی طاقت سے زیادہ اونہین تکلیف نہ دی جاے۔" اس سے بڑھکر غیر قومونپر کون مہربان ہوسکتا ہے۔

ایک عیسائی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے روبرو آنحضرت صلعم کو

Marfat.com

گالی دی جناب غرفہ نے عیسائی کے منہ پر ایسا تھپڑ مارا کہ اوسکا منہ پھر گیا عیسائی نے حضرت عمرو بن العاص کے اجلاس مین نالش کی۔ عدالت نے حضرت غرفہ کو طلب کیا۔ اونھون نے آکے بیان کیا کہ اس نے آنحضرت کو گالی دی تھی مین نے سزا دیدی۔ عدالت نے فرمایا یہ سب کچھ سہی مگر ذمیون سے تو تم اون کا معاہدہ کر چکے ہو۔ حضرت غرفہ بولے۔ نعوذ باللہ کیا اسکا بھی معاہدہ ہے کہ وہ مسلمانون کے سامنے آنحضرت کو برا بھلا کہین۔ البتہ وہ اپنے عبادتخانون مین جہان کوئی مسلمان نہو جو چاہین کرین۔ مگر حضرت عمرو بن العاص نے اونہین بغیر سزا کے نہ چھوڑا۔ یہان سے ظاہر ہے کہ ذمیونکی کیسی کیسی خاطرین تھین۔ اونکے مذہب مین کسیطح کی روک ٹوک یا مداخلت نہین کیجاتی تھی۔ وہ ناقوس بجا سکتے تھے صلیب نکال سکتے تھے۔ اپنے تمام میلے اور جلسے کرتے تھے۔

حضرت ابو عبیدہ نے اہل بعلبک کو یہ امان نامہ لکھدیا تھا۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ امان نامہ جمیع اہل بعلبک رومی۔ فارسی۔ عربی کل کیلئے ہے۔ اونکی ذات۔ عبادت خانے۔ مال و متاع۔ مکانات خارجی و داخلی اور کارخانے سب محفوظ رکھے جائینگے۔ باشندونکو اجازت ہے کہ وہ اپنے چوپایونکو پندرہ میل کے فاصلہ تک چرا سکتے ہین مگر قریہ عامرہ مین اپنے مویشی وغیرہ کو نہ اوتارین۔ جو مسلمان ہو ہمارے ساتھہ نفع نقصان مین شریک ہوگا۔ یہان کے تاجرونکو اجازت ہے کہ وہ ہمارے مفتوحہ ممالک مین سفر کرین اور تجارت [illegible] ہون۔ [illegible] اللہ تعالے اسپر گواہ ہے"۔ اہل [illegible] قہ کو حضرت عیاض بن غنم نے یہ لکھا [illegible] اہل رقہ [illegible] کرتے رہینگے انکے مال اور جان مامون رہینگے

انکے عبادتخانے خراب نہ کیے جائینگے نہ انکے یہان اقامت کیجائیگی باین شرط کہ کوئی انمین سے غمازی نہ کرے نہ کوئی نیا کنیسہ بنائین۔ اللہ کی شہادت کافی ہے"۔ آخرمین حضرت عیاض نے اپنی مہر لگادی۔ حبیب بن مسلمہ نے نصاریٰ دبیل کو یہ عہدنامہ تحریر فرمایا۔ "اس شہر کے مجوسی۔ یہودی۔ حاضر و غائب سبکو مین نے امن دیا۔ تمہارے اموال۔ کنائس۔ فصیل شہر سب بحال رکھی جائینگے تمکو اپنے عہد کا ایفار اور اداے جزیہ وخراج لازم ہے اور ہمکو اپنے عہد پر قائم رہنا فرض۔ کافی ہے اللہ کی شہادت"۔ اہل تفلیس کو جو حبیب بن مسلمہ نے ارقام فرمایا وہ یہ ہے۔ "یہ تحریر ہے حبیب بن مسلمہ کی اہل تفلیس کو۔ اونکی جان بیعہ۔ صومعہ۔ عبادت۔ دین۔ ہر طرح سے مامون ہین اس شرط پر کہ سرکشی نہ کرین۔ ہر مکان پر ایک دینار جزیہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اہل تفلیس کو نہ چاہیے کہ کئی کنبے ایک ہوجائین تاکہ جزیہ کم ہوجاے نہ ہمکو لازم ہے کہ خواہ مخواہ ہر گھر والے کو جدا کرین کہ جزیہ زیادہ ہو۔ تمکو نصیحت کیجاتی ہے کہ حتی القدور خدا اور رسول کے دشمن سے مقابلہ کرو اور اونسے علیحدہ رہو۔ اگر کوئی محتاج مسلمان آئے تو ایک رات اوسکو ٹھیراکر اپنی حلال کمائی مین سے اوسکو کھلاؤ پلاؤ۔ اگر کوئی مسلمان تمہارے یہان مارا جاے تو اوسکی دیت کی کم از کم مقدار تم سے لیجائیگی۔ اگر تم توبہ کرو۔ نماز پڑھو۔ ہمارے دینی بھائی ہو اور ہر حال مین ہمارے شریک۔ اگر ہم کسیوجہ سے تمہاری خبر نہ لے سکین اور تم پر تمہارا دشمن غالب آجاے تو تم ماخوذ نہوگے نہ عہدشکن سمجھے جاؤگے۔ یہ تحریر تمہارے نفع نقصان کی حدفاصل ہے وکفی باللہ شہیدا"۔ عمرو بن العاص نے اہل مصر کو لکھا۔ "اونکی جان

خون۔مال و متاع۔مد کو امان ہے۔اُنکی املاک اونہین کی مقبوضہ و مملوکہ سمجھی جائینگی اور اونہین سے کسی چیز سے تعرض نہوگا۔"

حضرت حذیفہ بن الیمان نے ماہ دینار والونکو جو عہدنامہ لکھدیا تہا اوسکا خلاصہ یہ ہے۔"تمہارا مذہب نہ بدلا جائیگا اور نہ تمہارے مذہبی امورات مین مداخلت کیجائیگی"۔جرجان جب فتح ہوئی تو یہ عہد ہوا۔"تمہارے جان و مال و مذہب و شریعت سبکو امان دیجاتی ہے۔تمہاری کسی شئے مین کوئی تغیر و تبدل نہین کیا جائیگا"۔آذربائجان کے عہدنامہ مین یہ لکھدیا گیا۔"تمہارے جان و مال و مذہب و شریعت سبکو امان ہے"۔علیٰ ہذا القیاس موقان والون سے بہی یہی عہد ہوا۔"تمہارے جان و مال و مذہب و شریعت کو امان ہے"۔

اشاعت اسلام خلیفہ کا فرض تہا۔جناب فاروق اعظم اوسمین نہایت ہی کوشش کرتے تہے مگر اوتنی ہی جتنی کہ سمجہانے بوجہانے اور وعظ و پند سے ہوسکتی تہی۔کوئی شخص بجبر مسلمان نہین کیا جاتا تہا۔فاروق اعظم کا ایک غلام عیسائی تہا اوسے بہت ہدایت کی گئی مگر وہ مسلمان نہوا۔آپنے۔لا اکراہ فی الدین۔کہکے اوسے اوسکے حال پر چہوڑ دیا۔یہان سے ظاہر ہے کہ مسلمانون اور ذمیونکو بالکل ہمسری حاصل تہی۔ذمی کے بدلہ مسلمان قتل کیا جاتا تہا۔مسلمان ذمی سے ذراسی بہی سخت کلامی نہین کرسکتا تہا۔ذمیون سے جزیہ اور عشور لئے جاتے اور انکے سوا وہ کچہ بہی مسلمانونکو نہین دیتے تہے نہ مسلمان اونسے لے سکتے تہے۔اسکے مقابلہ مین مسلمانون سے زکوٰۃ لی جاتی تہی جو ان دونونسے مقدار مین زیادہ ہوتی اور مسلمان اوسکے باعث سے اودہرے جاتے تہے۔

Marfat.com

طرہ یہ ہے کہ عشور مسلمانون سے بہی لیا جاتا تہا۔ مسلمان اور ذمی دونون والنیٹر ونکو ایک سی تنخواہ گھر بیٹھے بیت المال سے ملتی تہی۔ چنانچہ دہقان نہر الملک وابن نخیر خان خالد جمیل بصبہری دہقان الفلالیج۔ لبطام بن نرسی دہقان بابل فیل دہقان عال۔ ہرمزان اور جفینۃ العبادی کی ایک ایک ہزار اور ہرمزان کے دو ہزار مقرر ہوے تہے۔ اپاہج اور ضعیف مسلمانونکو جسطرح بیت المال سے وظیفہ ملتا اوسی طرح مجبور ولاچار ذمی کا بہی بیت المال دستگیر تہا۔ یہ قاعدہ صدیق اکبر کے عہد مین جاری ہوا اور جناب سیف اللہ خالد بن الولید نے حیرہ والون کے عہدنامہ مین اپنے ہاتہہ سے یہ لکہدیا "مین تمہین لکہے دیتا ہون کہ اگر تم مین سے کوئی بڑہاپا کام کرنے سے معذور ہو جاے یا اوسپر کوئی مصیبت آجاے یا غریب ہو جاے توہم اوسکا جزیہ بالکل معاف کردینگے اور بیت المال سے اوسے اور اوسکی متعلقین کو نان ونفقہ دینگے جب ہی تک کہ وہ ہماری عملداری مین رہیگا اور جب وہ غیر ملک مین چلا جائیگا توہم اوسکے ذمہ دار نہین"۔ اسی صدیقی اور خالدی حکم کو ہمارے فاروق اعظم نے بخوبی منظور کیا بلکہ اسے قرآن مقدس کی آیت سے تقویت دے کر اوسپر اور حاشیہ چڑہا دیا۔ شرح اس اجمال کی یہ ہے کہ حضور فیض گنجور نے مہتمم بیت المال کو تاکیدی حکم لکہدیا تہا کہ خداوند کریم نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ۔ یعنے صدقہ اور خیرات فقیرون اور مساکین کے لئے ہے۔ اس آیت شریفہ مین مسلمان وغیر مسلمان کی کوئی قید نہین۔

آپ نے ایک بڈہے ضعیف کو بہیک مانگتے دیکہا اوسے بلاکے پوچہا

Marfat.com

کیا حال ہے۔ اوسنے جوابدیا مجہپر جزیہ لگا دیا ہے اور ادا کرنے کا مقدور نہین پہر بہیک نہ مانگون تو کیا کرون۔ اوسکی حالت سنکر آپنے کمال تاسف کیا اور اپنے پاس سے نقد دیکر داروغہ بیت المال کو لکہا کہ ایسے مجبور و لاچارونکو بے غل و غش وظیفہ دیا کرو۔ واللہ عمر کا انصاف ہرگز یہ نہین پسند کریگا کہ غیر قومونکی جوانی سے تو فائدہ اوٹہائین اور بڑہاپے مین اونہین بہوکہا مرنے کو چہوڑ دین کہانتک اوس عدل مجسم کی باریک بینی کا بیان ہو۔ مسلمان اور ذمی کی عزت و آبرو اور ناموس ایک سمجہی جاتی تہے اور کوئی کلام حقارت اور ذلت کا اونکی نسبت استعمال کرنا گناہ تہا۔ ذمیونکی ایسی ایسی ناز برداری ہوتی تہی کہ دوسری گورنمنٹ سے ہو نہین سکتی وہ اسلام کے خلاف سازشین کرتے باغی ہو ہو جاتے مگر ضدی اور گستاخ بچونکی طرح اونکی رعایت اور خاطر داری ہی کیجاتی تہی۔

عربسوس ایک شہر شام کے اخیر کنارہ پر ایشیاے کوچک کی سرحد سے ملا ہوا تہا۔ شام کے ساتہہ وہ بہی مسلمانونکے قبضہ مین آگیا۔ وہان کے باشندون نے دو رخا پن اختیار کیا۔ ظاہر مین مسلمانون سے ملے رہتے مگر باطن مین رومیونکو اوکساتے اور جاسوسی کرتے تہے اونکے اس فریب سے مسلمانون کو کئی دفعہ نقصان اوٹہانا پڑا۔ عمیر بن سعد حاکم عربسوس نے اسکی شکایت دربار عالی مین کی۔ جناب عمر نے اونکے اس کمینہ پن کا جو علاج تجویز کیا یہ تہا کہ اے عمیر۔ تم اونکی جائداد و زمین و مویشی و اسباب کی دوگنی قیمت اونہین دیدو اور کہدو کہ وہ ٹہنڈے ٹہنڈے ہمارے ملک سے نکل جائین اور رومیونکی عملداری مین جا بسین جنکے وہ خیر خواہ اور دوست ہین اگر اونکو یہ بات منظور نہو

Marfat.com

تو ایک برس کی مہلت اونہین دو اور میعاد گذرنے کے بعد اونہین ہماری قلمرو سے خارج کر دینا۔ جب اس درگذر اور چشم پوشی پر بھی باشندگان عربسوس اپنی شرارت اور سرکشی سے باز نہ آے تو جلاوطن کر دیے گئے۔ ہم جاننا چاہتے ہین کہ آج کے دن کوئی قوم زمین کے پردہ پر ایسی ہے جو اپنے دشمنون اور باغیون سے ایسی نرمی سے پیش آے اگر ہو تو ہمین دکھلا دیجے۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ ایک کے بدلے سو سو کی جانین لی جاتی ہین اور پھر بھی صبر نہین آتا۔ یہی وجہ ہے کہ ذمی اپنے ہم مذہبونکی سلطنتونکے مقابلہ مین مسلمانون کا ساتھہ دیتے تھے۔ شاذ و نادر کسی نے عربسوس والون کا سا رویہ اختیار کیا ہو تو اوسکے لئے حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست۔

اقوام جراجمہ۔ سامرہ۔ اساورہ وغیرہ

جبل لکام کے علاقہ مین زاج کی کان ہے۔ یہ سرزمین بیاس اور بوقا کی درمیان واقع ہے۔ یہ دونون جرجومہ کہلاتے تھے اسلیئے انکے درمیانی باشندونکو بھی جراجمہ کہتے تھے۔ بیاس کے نام سے ہمارا قیاس یہ کہتا ہے کہ جراجمہ لوگ پنجابیون کے پڑوسی تھے اور پنجاب تک قلمرو فاروقی آپہونچی تھی۔ شام مین جب رومی سلطنت تھی تو انطاکیہ کا بطریق قوم جراجمہ کا بھی حاکم تھا۔ جب ملک شام کو جناب ابو عبیدہ بن الجراح نے فتح کرلیا تو جراجمہ نے رومیو نسے پناہ مانگی کہ ہمین مسلمانون سے بچاؤ کہین وہ ہمین لوٹ نہ لین اور برباد نہ کر دین

Marfat.com

مگراب رومیون مین کیا جان تہی جو انکی مدد کرتے لہذا جراجمہ مسلمانون سے مل گئے۔ جناب امین الامتہ نے حبیب بن مسلمہ فہری کو اونپر مامور کردیا اور اونسے یہ شرط قرار پائی کہ ضرورت کیوقت وہ مسلمانونکی جان ومال سے مدد کرینگے اور جزیہ سے بری رہینگے۔ جس جنگ مین وہ مسلمانونکا ساتہہ دینگے اوسکے مال غنیمت سے بہی حصہ پائین گے۔ جب اونکے پڑوسیون۔ تاجرون۔ ٹھیکہ دارون اور قوم نبطی نے دیکہا کہ مسلمان کوئی خونخوار اور خودپسند قوم نہین ہے بلکہ صلح کی طالب اور دوستانہ کی عاشق ہے تو اونہون نے بہی جراجمہ کی تقلید کی اور اطراف وجوانب کے بہت سے دیہات اس صلح مین شامل ہوگئے۔ یہ لوگ روادیف یعنے پیچہے رہنے والے کہلائے کیونکہ اونہون نے جراجمہ کی دیکہا دیکہی اون سے پیچہے صلح کی تہی۔ وہ جراجمہ مین سے تہے بہی نہین روادیف کی بابت بعض مورخ یہ کہتے ہین کہ جب رومیون کا تسلط جراجمہ کے اوپر سے اوٹھہ گیا تو وہ بطور خود مسلمانون سے لڑے اور کچہہ لوگونکو ادہر اودہر سے سمیٹ کر اپنے ساتہہ لیلیا اسلیئے وہ لوگ روادیف کہلائے۔ جب شکست پائی تو سب نے مسلمانون سے معاہدہ کرلیا۔

یہودی قوم سامرہ کی دو شاخین تہین۔ ایک دستان۔ دوسری کوشان کہلاتی تہی۔ یہ دونون اردن اور فلسطین مین آباد تہین۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے ان لوگون سے اس شرط پر صلح کرلی کہ وہ ہمیشہ مسلمانون کا ساتہہ دین اور ہر حال مین اونکے ممد ومعاون رہین۔ ان پر خراج نہین لگایا گیا البتہ ہر شخص پر تہوڑا تہوڑا جزیہ مقرر کردیا گیا۔ بعد ازان یزید بن معاویہ نے

Marfat.com

اپنے عہد مین ان پرخراج بہی لگا دیا۔

یزدجرد نے اپنی فوج کے مقدمہ کے افسر سیاہ اسواری کو جنگ اہواز مین بہیجا تہا اوسنے کلبانیہ مین آکر قیام کیا۔ اوسوقت ابوموسیٰ اشعری سوس کو گہیرے پڑے تہے سیاہ اسواری نے مسلمانون کا غلبہ اور روزافزون عزت جو دیکہی اور معلوم ہوا کہ سوس کو بہی اونہون نے فتح کرلیا ہے اور پہرہی ملک پر ملک اونکے لیے چلی ہی آتی ہے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس پیام بہیجا کہ ہم اس شرط سے تمہارا دین قبول کرلینگے کہ اگر عرب ہمپر چڑہائی کرین تو تم ہماری مدد کرد اور اونہین روکو۔ ہم تمہاری عملداری مین جہان چاہین گے رہین گے تم ہمارے مزاحم نہین ہو سکنے۔ تمکو مسلمانون کی طرح ہمارے وظیفے اور تنخواہین بہی مقرر کردینی پڑینگی۔ ہم تمہارے دشمنو نسے تو تمہارے ساتہ ہوکے لڑینگے مگر جب مسلمان مسلمانو نمین باہم لڑائی ہوگی تو ہم فریقین مین سے کسیکا ساتہ نہ دینگے دونونکو چہوڑ کے الگ ہوجاینگے ان سب باتونکو ہم تمہارے خلیفہ سے منظور کرائینگے تمہاری منظوری ہمارے کام کی نہین۔ جناب ابوموسیٰ نے جوابدیا کہ جب تم مسلمان ہوگئے تو ہمارے بہائی ہوگئے ہمارے جان ومال کے مالک ہو ہمارے حق حقوق اور تمہارے پہر تو ایک ہین پس یہ شرطین فضول ہین مگر سیاہ نے نہ مانا اور کہا کہ مین تو تمہارے خلیفہ کے منہ سے ہان کرالونگا جب مانونگا چنانچہ دربار خلافت کو عرضی گئی اور جواب آیا کہ مسلمان ہوتے ہین تو جو وہ کہین ہمین بسروچشم منظور ہے وہ ہمارے بہائی ہوکے ہمارے آغوش عاطفت مین رہینگے

Marfat.com

ہمارا گھر بار سب اونکا ہے۔ جب اونکو یہ جواب دکھایا گیا تو۔ لطف کن لطف
کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش۔ نے سکو دائرہ اسلام مین داخل کر دیا۔ سیابچہ۔
اندغار۔ زط۔ قومین سندہ کی تھین اونھون نے اساورہ کی جب یہ عزت افزائی
دیکھی تو وہ بھی خوشی بخوشی مسلمان ہوگئے۔ ابو موسیٰ نے اون سب کو
بصرہ مین بسا دیا۔

غلامی پر فاروقی عنایت

اس نہایت پرانی اور گہری جڑ پکڑے ہوے رسم کو آپ اپنی دہ سالہ حکومت مین کثرت کار کے باعث معدوم تو نہین کر سکے البتہ اتنا کر دیا کہ غلام غلام نزے بھائی بند سمجھے جانے لگے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت مین مرتد قبائل کے جو لوگ لونڈی غلام بنالئے گئے تھے آپنے اون سب کو یکلخت آزاد کر دیا۔ اسکے ساتھہ یہ قاعدہ بھی جاری کر دیا کہ اہل عرب غلام بنائے ہی نہین جا سکتے گو آئمہ مجتہدین نے اونکے حکم کو نہ مانا ہو چنانچہ امام احمد حنبل نے فرمایا ہے "مین عمر کی اس راے کو نہین مانتا کہ اہل عرب غلام نہ بنائے جائین"۔ نہ مانو مگر عمر کا فیصلہ نہایت اولیٰ اور النسب تھا۔

غیر قومونکو غلام بنانے کی نسبت البتہ وہ اہل فوج کے اصرار پر ایکدم سے غالب نہ آسکے تاہم اتنا ضرور کیا کہ عملاً غلامی کو بہت کم کر دیا۔ عراق اور مصر مین باوجود فوج والونکے اصرار کے بھی کوئی لونڈی غلام نہین بنایا گیا یہانتک کہ مصر کے جو لوگ فوج اسلام سے لڑے تھے اونہین غلام بنا کر اہ‍ئیان فوج نے

Marfat.com

عرب بہیجدیا تہا حضرت عمرنے اونہین واپس کردیا کہ یہ غلام نہین بنائے جاسکتے۔
شام کے شہرونین بہی غلامی کا پتہ بہت کم چلتا ہے۔بیناذر کے لوگون کو لڑائی سے
پکڑ پکڑکے فوج والون نے حضور مین بہجوا دیا تہا مگر فاروق اعظم نے سبکو چہوڑ
دیا اور لکہہ بہیجا کہ انپر جزیہ وخراج مقرر کردو غلام کیون بناتے ہو۔ابو موسیٰ
اشعری کو حکم دیا گیا تہا کہ خبردار کسی کاشتکار اور پیشہ ورکو غلام نہ بنانے دینا
یہ قاعدہ آپ ہی کا مقرر کیا ہوا ہے کہ صاحب اولاد لونڈی نہ خریدیجائے
نہ بیچی جائے جسکے معنے یہ ہوے کہ وہ لونڈی نہ رہی یہ بات آپ ہی کی ایجاد ہے
قرآن مجید مین ہے کہ اگر غلام اپنے آقا کو لکہدے۔مین اتنا روپیہ آقا کو دونگا
تو مدت معینہ مین زر مقررہ ادا کرکے بالکل آزاد ہوسکتا تہا۔علمانے اس قاعدہ
کو واجب نہین مانا۔آقا کو اختیار تہا کہ معاہدہ قبول کرے یا نکرے لیکن
حضرت عمرنے اس قاعدہ کو وجوبی کردیا چنانچہ سیرین حضرت انس کے غلام نے
مکاتبت چاہی اور انس کے انکار کرنے پر فاروق اعظم کو خبر کی آپنے حضرت
انس کے درّے لگائے اور سند مین کلام مجید کی آیت دکہائی۔

غلامی کے روکنے کے لیے جو رعایتین آپنے کین اونمین ایک نہایت
خداترسی اور انسانی ہمدردی کی بات یہ بہی ہی کہ جو بہت مدت پہلے سے غلام بنے
ہوے تہے اونکے حقین وہ وہ فاروقی عنایتین ہوئین کہ غلامون کو آقاؤن کی
ہمسری حاصل ہوگئی۔اہالیان بدر کی تنخواہین جب مقرر کین تو اونکے غلامونکی
تنخواہین بہی اونہین کے برابر قرار پائین۔یہان ولایتی اور دیسی کی تنخواہون
اور عہدونین زمین وآسمان کا فرق ہوا کرتا ہے اور دیسی کی قدر اپنے کتے سے

Marfat.com

کم سمجھی جاتی ہے۔ غلام کی برابر بھی سمجھے جائیں تو سجدہ شکر ادا کرنا چاہیے۔
آپکو اسبات کی بہت احتیاط تھی کہ غلامون سے اونکی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جاے
چنانچہ گاہ گاہ مدینہ کے اطراف ونواحی کے دیہات مین جاکر ملاحظہ فرماتے تھے
اور جس غلام پر زیادہ مشقت کا کام دیکھتے تخفیف کردیتے تھے۔
جب عاملان اطراف وجوانب کے طریق عمل اور چال چلن کی تفتیش ہمارے
فاروق اعظم کو منظور ہوتی تو سب سے پہلے یہ سوال کرتے کہ اوسکا برتاؤ غلامون کے
ساتھہ کیسا ہے اگر اسی سوال کا جواب آپکے خاطرخواہ نہ ملتا تو فوراً اوس عامل کو
موقوف کردیتے تھے۔ خود جب کہانیکو بیٹھتے غلامونکو اپنے برابر ساتھہ بٹھاکے
کہلایا کرتے اور حاضرین کو سناسنا کے فرماتے تھے "خدا اون لوگون پر لعنت کر
جنہین غلامون کے ساتھہ کہانے مین شرم آتی ہے"۔
فوج کے سردارون کے نام عام حکم جاری کردیا تہا کہ اگر تمہارا غلام کسی
قوم کو امان دیدے تو اوسکے معاہدہ کا ماننا تم پر اور سب مسلمانون پر فرض
ہوگا۔ حکم تہا کہ غلامونکو عزیز واقارب سے ہرگز ہرگز جدا نہ کرنا۔ یہ نہین ہوسکتا تہا
کہ باپ کو کوئی اور خرید لیجاے اور ماں کو کوئی اور لیلے۔ بیٹی کو کوئی اور مول
لے تو بیٹے کو کوئی اور۔ اگر کئی رشتہ دار بطور غلامونکے فروخت کیے جاتے
توسب باہم ہی بکتے تھے اور حکم تہا کہ انہین الگ نہ رکھنا۔ جناب فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم لونڈی غلامونکے باب مین فقہ والون نے یون
نقل کیے ہین۔
جب دو بہائی بکین تو ایک دوسرے سے الگ نہ بیچا جاے

Marfat.com

بچہ اپنی ماں سے علیحدہ نہ کیا جاوے کیونکہ کلام مجید کا حکم یوں ہی ہے
وَلَا تَقْطَعُوْا اَرْحَامَكُمْ
جناب عمر نے غلاموں کی جو اتنی دلداریاں اور قدر افزائیاں کیں تو بڑا فائدہ انکی حکمت عملی سے یہ ہوا کہ غلاموں میں بڑے بڑے صاحب کمال پیدا ہونے لگے جنکی تمام زمانہ عزت کرتا ہے۔ آئمہ حدیث میں بڑے معزز و مقتدر جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ غلام تھے۔ آپکے امام مالک کے اوستاد حضرت نافع غلام تھے۔ دونوں بزرگوار عکرمہ و نافع عہد فاروقی ہی کے تربیت یافتہ ہیں۔

تقرر عہدہ داران وعمالان

فاروق اعظم ایسے بیدار مغز اور باریک بین تھے کہ نہایت قابل۔ لائق۔ راستباز اور متدین اشخاص کو عہدہ دار مقرر کرتے تھے آپکا قول تھا کہ جس بادشاہ نے اپنے دوست یا رشتہ دار کو عامل بنایا اوسنے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی اور جسنے فاسق کو جان بوجھکر حاکم کیا وہ بھی خاین ہے حضرت عمر کی آنکھوں میں خدا نے وہ نور عطا فرمایا تھا کہ جس سے وہ آدمی کے اندر کا حال معلوم کر لیتے تھے نظر پڑی نہیں اور معلوم کر لیا کہ یہ آدمی کس لیاقت کا ہے۔ سن شعور سے دم واپسیں تک جتنے آدمی آپنے دیکھے سب کی وقعت نظر کی ترازو نے تول رکھی تھی۔ تعجب یہ ہے کہ کبھی آپکی انگل نے غلطی نہیں کی۔ فرمان لکھکے ہر عامل کو دیا جاتا اوسمیں اوسکی تقرری اور اختیارات و فرائض درج ہوتے تھے۔ بہت سے مہاجرین اور انصار کی گواہیاں اوسپر ثبت ہوتی تھیں۔ وہ اپنی جگہ پہونچکے

Marfat.com

مجمع عام مین اوس فرمان کو سناتا تاکہ سب کو اوسکے اختیار و فرائض معلوم ہوجائین۔ اگر وہ اپنے اختیارات سے باہر قدم رکھتا تو لوگ اوسکے احکام کا اپیل دربار خلافت مین کرتے اور اوسکی بداعمالی پر اوس سے سخت بازپرس ہوتی تہی۔ خلیفہ برحق کی بیدار مغزی اور روشن ضمیری سے لوگ ایسے خائف تہے کہ دور والے بہی یہی سمجہتے تہے کہ عمر کا کوڑا ہماری پیٹہہ پر ہے۔ کوئی ایسا نہ تہا کہ آنکہین کہولکے کام نہ کرے۔ نظر فاروقی ہمیشہ اسطرف تہی کہ میری قلمرو کا ایک ایک بچہ عاملونکے فرائض سے آگاہ وخبردار ہوجاے۔ اسی لئے پے درپے اور متواتر ہر مقام اور مختلف موقعونپر آپ اونکا بیان اپنے خطبونمین کردیا کرتے تہے۔ ایکدفعہ آپنے ایک بڑے مجمع مین عاملون کی طرف مخاطب ہوکے یہ فرمایا۔ اے میرے عمال یاد رکہنا کہ مین نے تمہین رعیت پر امیر اور سخت گیر کرکے نہین بہیجا ہے بلکہ امام اور مربی و سرپرست بناکر بہیجا ہے تاکہ لوگ تمہاری تقلید کرکے نیک وپاک بنین اور تم مربی کی طرح اونکے ہر دکہہ سکہہ مین باعث تسکین ہوجاؤ۔ تم لوگ رعیت کے حقوق اداکرنا اون پر مارپیٹ ہونے کے روادار نہونا کسیوقت اونہین ذلیل نہونے دینا اونکی بیجا تعریف کرکے اونہین غلطی مین نہ ڈالنا۔ اپنے مکان کے دروازے اونکے لئے کبہی بند نہ رکہنا کہ ظالم لوگ غریبون اور ضعیفونکو ستانے نہ پائین۔ کسی بات مین اپنے آپکو اونپر ترجیح ندینا یہ اون پر ظلم ہوگا۔

سب صحابہ کے سامنے اور سبکو جتاکر اور حاضرین کی گواہیان کراکے آپ عامل مقرر کیا کرتے تہے تاکہ مجمع عام مین سب دیکہہ لین اور پرکہہ لین کہ

Marfat.com

کس کس لیاقت اور دیانت کے لوگ عامل بنائے جاتے ہین۔ اگر کسیکو مقرر کردہ شخص کی انسبت کوئی اعتراض ہو تو سب کے سامنے بیان کردے۔ یہی وجہ تھی کہ ملک کے لب لباب اور عالی جناب اور صاحب لیاقت ہی لوگ حکمران ہوتے رہے اور رعایا امن وامان اور سکھہ چین مین اور گورنمنٹ نیکنام اور سرسبز رہی۔ ہر عامل سے عہد لیا جاتا تھا کہ

مین ترکی گھوڑے پر سوار نہونگا۔

باریک کپڑے نہ پہنون گا۔

چھنا ہوا آٹا نہ کھاؤن گا۔

میرے دروازہ پر دربان نرہینگے۔

رعیت کے لئے ہر وقت اپنے مکان کا دروازہ کھلا رکھونگا۔

یہ شرطین اکثر فرمان تقرری مین لکھدیجاتی تھین اور مجمع عام مین بھی پڑہ کے سنادی جاتی تھین۔ فاروقی گورنمنٹ کے عہدہ دار ملکوتی صفات ہوتے تھے جنکی گود مین رعیت کو جنت کا مزہ آجاتا تھا۔

تقرری کے وقت عامل کے پاس جتنا مال واسباب ہوتا اوسکی تفصیل لکھلی جاتی۔ اگر اوسکے بعد اوسکی مالی حالت اعلیٰ اور شان وشوکت زیادہ دکھائی دیتی تو اوسکی طرف سے کان کھڑے کر لئے جاتے کہ کہین یہ رعیت کو لوٹے تو نہین کھاتا ہے اگر زیادہ شبہ ہوا تو سخت مواخذہ ہوتا تھا۔ ایکدفعہ بہت سے عامل اسیطرح کی جوابدہی مین گرفتار ہوگئے تھے جناب فاروق اعظم نے اونکے مال واسباب کی تحقیقات کی اور اونہین واقع مین غیر معمولی طور سے

Marfat.com

متمول پاکے اونکا آدہا مال بیت المال مین داخل کرالیا۔

قاعدہ کی بات ہے کہ حج مین دور دور کے آدمی آکے مکہ و مدینہ مین جمع ہو جاتے ہین اسلیئے سب عاملونکو بہی تاکید کی گئی کہ تم لوگ بہی حج کو آیا کرو۔ حضرت عمر مجمع عام مین کہڑے ہوکے منادی کرادیتے کہ جسکو کسی عامل کی کوئی شکایت ہو تو میرے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ ذرا ذراسی باتون کی شکایتین پیش ہوتین اور اونکی تحقیقات ہوکر علاج کیا جاتا تہا۔ ایکدفعہ حاجیونکے عام مجمع مین آپ نے کہڑے ہوکر فرمایا کہ اے لوگو مین عامل مقرر کرکے اسلیئے تمپر نہین بہیجتا ہون کہ وہ تمہارا مال چہینین اور تمپر مارکوٹ کرین بلکہ وہ رسول اللہ صلعم کا طریق تمہین سکہانے جاتے ہین۔ اگر کوئی عامل اسکے برخلاف کرتا ہو تو مجہے مطلع کرنا مین اوسے سزا دونگا۔ عمرو بن العاص نے آپکا یہ کلام سنکر کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر کوئی ادب دینے کے لیئے کسیکو ماریگا تو کیا آپ اوسے بہی سزا دینگے۔ حضور نے جوابدیا کہ اوس خدا کی قسم جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین ضرور سزا دونگا کیونکہ رسول اللہ ایسا ہی کیا کرتے تہے اے لوگو خبردار مسلمانونکو نہ مارا کرو۔ اس سے وہ ذلیل ہوجائینگے۔ اونکے حقوق نہ تلف کرنا ورنہ وہ کفران نعمت کرنے لگینگے۔

کہین کسی عامل نے ایک آدمی کو سو دُرّے لگادیئے اوسنے حضور کی خدمتمین آکر شکایت کی۔ اوسوقت تمام عُمّال کا مجمع ہو رہا تہا۔ آپنے اوسی عام مجمع مین مستغیث کو حکم دیا کہ اسی جلسہ مین تو بہی سو کوڑے عامل کے لگا حضرت عمرو بن العاص حاکم مصر کو یہ بات ناگوار گذری اور کہڑے ہوکے فرمایا کہ امیر المؤمنین

Marfat.com

یہ آپ کیا کرتے ہین اسمین آپکے عمال بے عزت ہونگے اور سب عاملونکو گدان معلوم ہوگا۔ فاروق اعظم نے فرمایا کہ اے ابن العاص یہ سب کچھ صحیح مگر مجھسے یہ نہین ہوسکتا کہ ظالم سے انتقام نہ لون اسنے اس غریب کو بیقصور مارا ہیون جب حضرت عمرو بن العاص نے دیکھہ لیا کہ ان تلون بالکل تیل نہین اور مستغیث بدلا لینے پر تلا ہوا ہے تو ہار کر مستغیث کی خوشامد کی اور ہاتھہ پاؤن جوڑکر ایک ایک کوڑے کے بدلے دو دو اشرفیان اوسے دیکر عامل کا قصور معاف کرایا۔ انصاف وعدل اسکا نام ہے کہ گورنر مصر کو ایک ادنیٰ درجہ کے عام آدمی کے آگے ہاتھہ جوڑنے پڑے۔ عاملونکی جو شکایتین پیش ہوتی رہتی تہین اونکی تحقیق وتنقیح کے لئے آپنے محمد بن مسلمہ انصاری کو متعین فرمایا تہا۔ یہ بزرگ اجل صحابہ مین سے تہے اور تمام غزوات مین آنحضرت صلعم کے ساتھہ رہ چکے تہے۔ ایکبار صاحب التحیۃ والثنا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ضروری امر کے لیے باہر جانے کا جب اتفاق ہوا تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی کو مدینہ مین اپنا قایم مقام مقرر کیا۔ اسی وجہ سے فاروق اعظم نے محمد بن مسلمہ کو یہ اہم کام سپرد کردیا تہا۔ جب کسی عامل کی شکایت دربار خلافت مین پیش ہوتی تو محمد بن مسلمہ موقع پر جاکے مجمع عام مین لوگونکا اظہار لیتے اور تفتیش کرتے تہے۔

سننے اور غور کرنے کی بات ہے کہ ایرانیون نے بڑے جوش وخروش اور شدومد سے جنگ کی تیاریان کین اور ڈیڑھ لاکہہ سپاہ سے آندہی کیطرح نہاوند کو آگہیرا۔ کیسا نازک وقت تہا۔ مسلمانونکے دم اوسوقت سخت تشویش سے

Marfat.com

تاک مین تھے کہ کسی نے فاتح قادسیہ جناب سعدؓ بن وقاص کی شکایت حضور فاروقی مین پیش کی جو اُس زمانہ مین حاکم کوفہ تھے۔ کوفہ سے بھی فوجون پر فوجین مسلمانونکی مدد کو تھاوند آرہی تھین مگر عدل فاروقی نے ان باتون کی کچھہ پروانہ کی اور فرمایا گو یہ وقت نازک اور پرخطر ہے مگر سعد کی تحقیقات نکرنا بھی سراسر کمزوری سلطنت اور عدل کے خلاف ہے۔ فوراً محمد بن مسلمہ کو تحقیق کے لئے کوفہ روانہ کردیا۔ اونہون نے کوفہ کی ہر مسجد مین جا کے لوگونکے اظہار لیے اور سعد بن وقاص کو لیکر مدینہ مین حاضر کیا جہان فاروق اعظم نے خود اونکے اظہار لیے۔

ابوموسیٰ اشعری حاکم بصرہ کی نسبت لوگ شاکی ہوے کہ۔ اونہون نے اسیران جنگ مین سے ساٹھہ نوجوان رئیس زادے چھانٹ کر بڑی شان کے ساتھہ اپنا باڈی گارڈ بنایا ہے۔ اپنی لونڈی کو عمدہ عمدہ اور نفیس کھانے کھلاتے ہین جو عام مسلمانونکو نصیب بھی نہین ہوتے۔ کاروبار سلطنت اور سیاہ وسفید حکومت زیاد بن سمیہ کے سپرد کر رکھا ہے خود خبر بھی نہین ہوتے۔ اب تحقیقات شروع ہوئی پہلا الزام تو بے بنیاد نکلا۔ تیسری شکایت کی نسبت ابوموسیٰ اشعری نے خود اقرار کیا کہ زیاد بڑا عقلمند ہے اسلیئے مین نے اوسے اپنا مشیر بنالیا ہے۔ جناب فاروق نے زیاد کو اپنے پاس بلاکر اوسکا امتحان لیا۔ اوسے لایق وقابل پایا اسلیئے خود حکم دیدیا کہ بصرہ والے ضرور اسکو اپنا مشیر بنالے رہین۔ عقلمندونکو اپنے شامل حال رکھنا بڑے فائدہ کی بات ہے۔ دوسرے الزام کا جواب البتہ ابوموسیٰ کچھہ ندے سکے اسلیئے وہ لونڈی اون سے چھین لی گئی۔

Marfat.com

جس عامل کی نسبت شان وشوکت اور جاہ وجلال کے ذوق شوق کا شبہ ہوتا یا اگر کوئی عامل بیمار کی عیادت کو جانا ناپسند کرتا اور نہ جانا اوسکا ثابت ہوجاتا۔ یا یہ سنا جاتا کہ اوسکے دربار مین کمزور اور غریب کو بار نہین ملتا تو وہ فوراً موقوف کردیا جاتا تھا۔

ایکدن کا ذکر ہے کہ عدل وانصاف کے عاشق زار رحم مجسم جناب فاروق اعظم سیدھی سادی وضع مین بازار سے گذرے۔ ایک سمت سے آواز آئی کہ عمر کیا عاملون کے لئے چند قاعدے مقرر کرکے تم خدا کے عذاب سے اپنا پیچھا چھوڑا لوگے۔ ہرگز اس بھروسے مین نرہنا۔ تمکو یہ خبر تک نہین کہ عامل مصر عیاض بن غنم مہین اور بیش قیمت پوشاکین پہنتا ہے اور دربان اوسکے دروازہ پر مقرر ہین۔ یہ سنکر آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور حکم دیا کہ جاؤ عیاض بن غنم جس حالت مین ہون اوسی مین یہان لے آؤ۔ محمد بن مسلمہ جو وہان پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ واقع مین عیاض بن غنم باریک کپڑے پہنے بیٹھے ہین۔ آپ اونکو اوسی لباس اور وضع سے ساتھ لیکر مدینہ چلے آئے۔ حضرت فاروق نے اونکے وہ کپڑے اوتروا کے بالون کے کرخت اپنے انہین پہنائے اور ایک گلہ بکریان کا اونکے سپرد کرکے حکم دیا کہ انہین جنگل مین چراتے پھرو۔ اب کسکا مقدور تھا جو عمر کے سامنے انکار کرے کہ مین اس حکم کی تعمیل نہین کرتا۔ عیاض بن غنم بار بار یہی کہتے تھے کہ اس جینے سے تو مرنا بہتر ہے۔ حضرت عمر نے جو یہ سنا تو فرمایا کہ تجھے بکریان چرانے سے اب شرم آنے لگی ہے۔ بھلا گیا تیرے باپ کا نام غنم اسی لئے ہے کہ وہ بکریان چرایا کرتا تھا۔ آخر عیاض نے دل سے توبہ کی

Marfat.com

اور دم واپسین تک اپنے فرائض سے غافل نہوے۔

کوفہ مین سعد بن وقاص نے اپنے لیے محل بنوالیا تھا اوسے منہدم کرادیا۔ ایسے تعرض سے آپ کا یہ مقصد نہ تھا کہ لوگونکے طرز معاشرت اور ذاتی افعال مین دست اندازی کرکے اونکی آزادی مین فرق ڈالا جاے بلکہ آپ تمام ملک کو مساوات اور جمہوریت کے رنگ مین رنگنا چاہتے تھے اور وہ بغیر اس انتظام کے ناممکن تھا یعنے عام لوگونکو اختیار رہے جو چاہین کرین اونکے افعال کا اثر دور تک نہین پہونچ سکتا مگر ان بادشاہ اور ارکان دولت جس رنگ مین ڈوبے ہوتے ہین وہ عالمگیر ہوجاتا ہے۔ ہر عیب کہ سلطان بپسند و ہنر است اہلکاران سلطنت کو فارغ البال اور مستدین رکھنے کے واسطے آپ نے اونکی بڑی بڑی تنخواہین مقرر کردی تہین۔ صوبہ دارونکی تنخواہ پانچ ہزار تک تھی۔ مال غنیمت کی تقسیم سے جو ملتا تھا وہ الگ رہا۔ امیر معاویہ بڑے ساز و سامان اور شان و شوکت سے شام مین رہتے تھے۔ جناب فاروق نے اونکے جاہ و حشم کو دیکھکے ایکدفعہ کہا بھی تھا کہ معاویہ کیا کسرائیت تم مین آگئی ہے یہ نوشیروانی اوج موج کیسا۔ حضرت معاویہ نے یہ کہکر گوکی بچائی کہ یہان رومیونکا قرب رہتا ہے اون سے میل جول ہے اگر اس طرح نہ رہا جاے تو سلطنت کا رعب داب قایم نہین رہ سکتا۔ شاید ایسی ہی کچھ مصلحت دیکھکر فاروق اعظم خاموش ہورہے ہون ورنہ عیاض بن غنم کا سا حال کرتے۔

مصر مین حضرت عمرو بن العاص کے بیٹے نے کہین کسی قبطی کو بیقصور مارا قبطی نے مدینہ آکر حضرت فاروق سے فریاد کی۔ خلیفہ عادل نے عمرو بن العاص کے

Marfat.com

بیٹے کو عدالت مین حاضر ہونیکا حکم دیا۔ دونون باپ بیٹے حاضر دربار ہوے۔
اوسوقت قبطی کو ایک کوڑا دیا گیا اور حکم ہوا کہ تو بھی عمرو بن العاص کے بیٹے کو
مار۔ اللہ رے عدل۔ گورنرونکے بیٹے سر دربار ادنی ادنی سے لوگونسے پٹوائے
جاتے ہین۔ یہ مسلمانون ہی کا جگر ہے دوسرے سے ایسا نہین ہو سکتا۔ قبطی
لڑکے کو مار کر چاہتا تھا کہ عمرو بن العاص کو مارے۔ وہ چلّا اوٹھے۔ اے
امیر المؤمنین قصور تو لڑکے کا تھا اور اوسنے اپنی سزا پالی۔ یہ بلاوجہ مین کیون
معتوب ہوتا ہون۔ جناب فاروق نے قبطی کو روکدیا اور عمرو بن العاص سے کہا
کہ اے عمرو بن العاص۔ تمنے کیا لوگونکو اپنا غلام سمجھ لیا ہے حالانکہ آدمی اپنی
مان کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوا ہے۔ یہ وہ قول ہے جسپر بڑے بڑے تعلیم یافتونکو
ناز ہے حالانکہ پہلے یہ فاروق اعظم کے منہ سے نکلا تھا اور ہمارے ممدوح
ہی نے اسپر عملدرآمد کرنیکی دل وجان سے کوشش بھی کی اور اوسے کر دکھایا
مدعی لوگ اسے قلم ہی سے لکھتے ہین مگر عمل کرنے کو اونکا دل ہرگز نہین چاہتا
روایت مذکورہ بالا کو لکھکر ایک عیسائی مؤرخ لکھتا ہے۔ "ایسی ہی بہترین
اور شریف ترین عادتون سے فتوحات فاروقی مین برقی سرعت آگئی تھی۔
کیونکہ شام وعراق اور مصر کے رہنے والے اپنے حکام کے ظلمون سے تنگ
ہو رہے تھے اونکے حکام اونہین سخت حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے جب اونہین
یقین ہوگیا کہ مسلمان فاتح مفتوحہ قومونکو اپنی چھاتی سے لگا کے اپنا ہمسر
بنا لیتے ہین تو دل وجان سے اونکے دوست بنگئے"۔ پس ہمارا وہ قول کہ
اسلام نے اپنی روشنی دنیا پر ڈالکر لوگونکو بادشاہی کا سبق دیدیا محض بے بنیاد

Marfat.com

نہین ہے اس زمانہ کے کوڑہ مغز چاہے نہ سمجھین۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند | | انچہ اوستاد ازل گفت ہمان میگویم

جناب فاروق اپنے عاملونکی تحریرون پر ایسا جواب لکھدیتے جو صرف چار لفظون کا ہوتا تہا مگر معنے دیکھو تو بڑے وسیع ان کو توقیعات کہتے ہین سعد بن ابی وقاص عامل عراق نے آپسے مکان بنانیکی اجازت طلب کی۔ آپنے اونکی تحریر پر لکھدیا "این یا لینک من الہواجر واذی المطر" تم ایسا مکان بناو جو تمہین مینہ اور آندہی کی تکلیف سے بچالے۔ کتنا سیدہا اور سادہ جواب دیا ہے۔ یون نہ کہا کہ میان دنیا گذشتنی وگذاشتنی ہے پل کیطرح اسپر سے گذرے چلے جاؤ مکان بناکے کیا کروگے تاکہ عامل صاحب کو حضرت مسیح کی طرح خدا کی شکایت کرنے کی نوبت نہ آئے "پرندون کے لئے بسیرے ہین مگر ابن آدم کو سر رکہنے کے لئے بہی جگہہ نہین" حضرت عمرو بن العاص کے ایک خط کے جواب مین لکہدیا تہا۔ اے عمرو بن العاص اپنی رعیت کیساتہہ ویسے ہی برتاو کرنا جیسا تم چاہتے ہو کہ تمہارا امیر تمہارے ساتہہ کرے۔" سبحان اللہ۔ یہ عربی کے چار لفظ ہین "کن لرعیتک کما تحب ان یکون لک امیرک" اور جو ساری دنیا کے تمدن وسیاست کو اپنے پرون مین چہپالیتے ہین۔

جب آپکے پاس کہین سے کوئی مہمان آتا تو آپ اوس سے مراسم ضروریہ کے بعد اوس جگہہ کے عامل کی کیفیت دریافت فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے اتہے کہ ظالمونکو عامل بنانا ایسا ہے جیسے بکریونکا چرواہا بہیڑیے کو بنایا جاوے

Marfat.com

اور کاٹنے والے کتے کو اپنے دروازہ پر باندھا جاے ۔ آپکا عاملین کو حکم تھا کہ مدینہ مین دنکو آدین رات کو نہ آیا کرین تاکہ مال چھپا کر اپنے گہر مین نہ رکھ سکین آپکا حکم تھا کہ جو لوگ باہم رشتہ دار ہین وہ ایک جگہہ نہ رہین کہ حقوق مین جہگڑا نہو جاے لیکن گاہ گاہ ملنے جلنے مین حرج نہین۔

ایک عیسائی مورخ لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ زیادہ تر خدا ترس اور سچے خوش اعتقاد مسلمان کو عامل مقرر کرتے تھے ۔ جہان اونہون نے دیکہا کہ کسی عامل نے تجارت یا کسی اور تدبیر سے بہت سی دولت جمع کر لی ہے فوراً اوسکا نصف مال لیکر بیت المال مین داخل کرا لیا ۔ یہ بات اونکی ظلم یا بد دیانتی نہین تہی چنانچہ عامل کوفہ سعد بن وقاص عمرو بن العاص عامل مصر ۔ اور ابی ہریرہ عامل بحرین وغیرہ کے ساتھہ ایسا ہی کیا گیا اور کوئی اونکا کبہی شاکی نہوا بلکہ اولٹا آپ کا شکریہ ادا کرتا تہا ۔

ہر سال حج کے موقع پر آپ عاملونکی حالت جانچا کرتے اور معمولی سی بداعمالی پر بہی اونہین موقوف کر دیا کرتے تھے ۔ ایسے ہی ایک موقع پر آپ نے ایکدفعہ عمیر بن سعد عامل حمص کو محاسبہ کے لئے مدینہ طلب فرمایا ۔ دیکہتے کیا ہین کہ چندروز کے بعد ننگے پیر نہار منہ ہاتہہ مین لٹھیا ۔ چمڑہ کا توشہ دان لئے اور کاٹہہ کا پیالہ اور کاٹہہ کا طباق کندہے پر لٹکاے گورنر صاحب حمص کہٹ کہٹ کرتے چلے آتے ہین ۔

حضرت عمرؓ ۔ عمیر تمہاری یہ کیا حالت ہے ۔ کیا وہ ملک برا ہے جہان کے تم حاکم ہو ۔

Marfat.com

عمیرؓ۔ امیرالمومنین یہ آپ نے کیا فرمایا۔ میری حالت تو خدا کے فضل سے
بہت اچھی ہے۔ وہ دنیا کی کونسی چیز ہے جو میرے پاس نہین۔
کیا آپ نہین دیکھتے کہ سارا سامان عیش اپنے ساتھہ رکھتا ہون۔
کس منہ سے اوس منعم حقیقی کا شکر بجا لاؤن۔

حضرت عمرؓ۔ اوہو۔ بڑے خوش معلوم ہوتے ہو۔ ہم بہی تو دیکھین تمہارے
پاس عیش کے کیا کیا سامان ہین۔

عمیرؓ۔ واہ آپ کو ابہی تک نہین دکہائی دیا۔ دیکھو اول تو یہ عصا ہے جسکے
سہارے چلتا ہون اور ٹیک لگاتا ہون۔ دشمن سامنے آجائے
تو اسی سے بچاؤ بہی کر لیتا ہون دوسری چیز یہ چمڑہ کا توشہ دان ہے
اس مین میرے سب کہانے پینے کی چیزین مزے سے دہری
رہتی ہین۔ اس کاٹھہ کے طباق مین آٹا گوندھ لیتا ہون اور اس
کاٹھہ کے پیالہ مین پانی پیا کرتا ہون۔ پہر کونسی چیز ہے جو میرے
پاس نہین اور بادشاہ کے پاس ہے۔ آپکے دکہانے ہی کے لئے
تو مین اپنے سارے سامان سے لیس ہو کر آیا ہون تاکہ آپ بہی
خوش ہون اور میرے ساتھہ ملکر خدا کا شکر بجا لائین۔

حضرت عمرؓ۔ تم بڑے اچھے آدمی ہو۔ اچھا یہ تو بتاؤ تم نے اپنے ملک کا کیا
انتظام کیا۔

عمیرؓ۔ سنو۔ اونٹونکے مالکون سے زکوٰۃ مین اونٹ لیا کرتا ہون۔ ذمیون سے
جزیہ وصول کرتا ہون۔ جو کچھہ حاصل ہوتا ہے اوسے فقیرون

Marfat.com

مسکینون اور مسافرونکو دیدیتا ہون مجھے ایک کوڑی نہین بچتی - اے امیرالمومنین اگر اُس آمدنی مین سے مجھے کچھ بھی بچتا تو مین فوراً اوسی آپ کے سامنے حاضر کرتا - خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہین رہتا -

حضرت عمرؓ - اچھا اچھا - آپ اپنے ملک کو واپس جائین اور اپنا کام کرین مین نے آپ کو بڑی تکلیف دی -

ایک زمانہ مین سعید بن عامر بن حذیم جمحی حاکم حمص تھے - جب حضرت فاروق شام تشریف لیگئے ہین تو حمص والون نے سعید کی شکایت آپ سے کی اور چاہا کہ وہ موقوف کردیے جائین - آپ نے بہت تاسف کیا اور بولے یاالہ العالمین تو سعید کے بارہ مین میری فراست کو ضایع نہ کیجو - پھر سعید کو اپنے پاس بلایا اور اونکے سامنے حمص والون سے کہا کہ اپنی شکایتین بیان کرو - اونہون نے عرض کی کہ حضور بہت دن چڑھے تک گھر مین گھسے رہتے ہین باہر نکلنے کو انکا جی ہی نہین چاہتا ہمین جب کام پڑتا ہے تو دروازہ پر انتظار مین بیٹھے بیٹھے ناک مین دم آجاتا ہے اور ہمارا حرج ہوتا ہے وہ الگ -

حضرت عمرؓ - سعید تم نے سنا یہ لوگ کیا کہتے ہین - اسکا جواب دو -

سعید - حضرت میرے پاس کوئی نوکر چاکر نہین - اپنی ہاتھ سے آٹا گوندھتا ہون اور خمیر اوٹھنے تک ٹھیرا رہتا ہون - پھر روٹی پکاتا ہون اور وضو کرکے باہر چلا آتا ہون - اسمین یہ گھبرا جاتے ہین - آپ ہی غور کرین مین جتنا اپنا خرچ زیادہ بڑھاؤنگا وہ بوجھ انہین کے سر پڑیگا -

Marfat.com

حضرت عمر۔ (حمص والون سے مخاطب ہوکر) ۔ اچھا اور کیا شکایت ہے ۔

اہل حمص ۔ حضور ایک غضب اور ہے ۔ رات کو چاہے انکے دروازہ پر کوئی چیخے چلاے سر پھوڑے مگر یہ نہین سنتے ۔ اکثر شبہ ہوہو جاتا ہے کہ کہین خدانخواستہ کوئی انہین مار تو نہین گیا جو خون ہماری سر پڑے

سعید ۔ اے امیر المومنین ۔ اگرچہ مین اسبات کو کسی پر ظاہر نہین کرنا چاہتا تھا مگر آپ کی عدالت کا ادب ہے جو اسکا جواب دیتا ہون ۔ سنئے دنکو مین نے آپکی رعیت کی خدمتگذاری کے لئے وقف کردیا ہے جہانتک مجھسے ہوسکتا ہے دل وجان سے خدمت کردیتا ہون رات تو مجھے خداوند کریم کی یاد کے لئے ملنا چاہیے ۔ اگر اوسمین بھی انہین کی زق زق مین مصروف رہون تو قیامت کے دن خدا کو کیا منہ دکھاؤنگا ۔ ان سے کہدیجیے کہ رات مین مجھے نہ ستایا کرین ۔

حضرت عمر ۔ لوگو ۔ تم نے سعید کا جواب سنلیا ۔ اب اور کیا کہنا چاہتے ہو ۔

اہل حمص ۔ ہر مہینہ مین ایکدن ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے حاکم صاحب دولتخانہ سے باہر ہی نہین نکلتے ۔

سعید ۔ حضور یہ سچ کہتے ہین ۔ اوسدن اپنے کپڑے اپنے ہاتھہ سے دہوتا اور صاف کرتا ہون ۔ اونکے سوکہنے مین شام ہوجاتی ہے باہر کیسے نکلون ۔

حافظ ابو نعیم نے بروایت خالد بن معدان حلیہ مین یہ شکایت اور ایزاد کی ہے کہ اہل حمص نے امیر المومنین کیخدمتمین عرض کیا ۔ یہ لوگونکے سامنے بیہوش

Marfat.com

ہو جاتے ہیں جسکا جواب حضرت سعید نے یہ دیا کہ جسوقت خبیب انصاری کو کفار نے درخت پر لٹکا کر اونکے ٹکڑے ٹکڑے کیئے اور اونسے پوچھا کہ کیا تم اسبات کو پسند کرتے ہو کہ اسوقت تمہاری جگہہ محمدؐ ہوتے۔ خبیب نے کہا۔ نہین ہرگز نہین۔ مین نہین چاہتا کہ اونکے ایک کانٹا بھی چبھے اور مین آرام سے ہون یہ کہکر یا محمد کا نعرہ لگایا۔ اے امیر المؤمنین یہ سب واقعہ میری آنکھونکے سامنے گذرا مین اوسوقت مشرک تھا اسلئے مین نے اونکی مدد نہ کی۔ تو یہ قصہ مجھکو یاد آگیا اور مین نے سوچا کہ خدا مجھکو اس سنگدلی کی خطا پر کبھی نہ بخشیگا اسی وجہ سے مین بیہوش ہو گیا۔

یہ سنکر جناب فاروق اعظم سجدہ مین جھک پڑے اور بولے۔ اے رب العالمین تیرا ہزار ہزار شکر ہی کہ تو نے سعید بن عامر کے بارہ مین میری رائے کو غلط نہین ہونے دیا۔ پھر باشندگان حمص سے فرمایا کہ بھائیو۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے جو ایسا مقدس اور متبرک اور خدا ترس حاکم تمہین ملا۔ ایسا آدمی تو چراغ لیکر بھی ڈھونڈھو گے تو نہین ملیگا۔ انہین کو خوشامد کر کے لیجاؤ اور خدا کا شکر کرو۔

اہل حمص۔ خدا ایسے خلیفہ اور ایسے حاکم کو ہمارے سر و نپر سلامت با کرامت رکھے۔ ہمین بھی اب سوائے انکے دوسرا حاکم منظور نہین۔ انکی برکت سے تو اور ہماری لاکھون بلائین ٹلی رہینگی۔

قصہ کوتاہ حمص والے جو ہمہ تن فریادی بنکے دربار خلافت مین آئے تھے سراسر شکر گذار بنے ہوے سعید بن عامر کو آنکھونکی پتلی بنا کر لیگئے۔

Marfat.com

ایکدفعہ جناب فاروق اعظم نے حمص والون کے نام حکم بہیجا کہ اپنے ہان کے فقرا کے نام ہمین لکہو۔ وہان سے فہرست آئی تو اوسمین گورنر حمص عمیر بن سعید کا نام بہی مندرج تہا۔ یہ عمیر بن سعید وہین جنکا ذکر خیر ہم اوپر لکہہ چکے ہین۔ قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ سعید بن عامر کے صاحبزادہ ہین جو بعد اپنے والد ماجد کے گورنر حمص ہوگئے ہونگے کیونکہ الولد سر لابیہ بڑا زبردست قرینہ ہے دونون صاحبونکے حال بتارہے ہین کہ ایک ہی صدف کے گہر شاہوار ہین جنہین فاروق اعظم کی جوہر شناس نظر نے خوب تاڑا تہا۔ فہرست پر نظر ڈالکر حضرت عمر نے پوچہا یہ عمیر کون ہے۔ معلوم ہوا کہ امیر حمص ہین۔ تعجب سے فرمایا پہر امیر کا نام فقیرونمین کیون شامل کر دیا گیا۔ لوگون نے عرض کی اسلیے کہ حمص مین ان سے بڑہکے کوئی فقیر نہین۔ پوچہا اے صاحبو تنخواہ بہی تو اوسے ملتی ہوگی وہ کدہر جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ تنخواہ توکیا مال ہے اگر آپ اپنا بیت المال گہڑی بہر کے لئے بہی اوسے سپرد کر دین تو دوسری گہڑی مین اوسکی زمین کی خاک بہی آپکو نظر نہ آئیگی۔ یہ سنکر جناب فاروق نے پانسو روپیہ عمیر بن سعید کو بہیجے اور لکہا یہ ہمنے تمہین نذر بہیجے ہین اپنے صرف مین لانا۔ جناب عمیر نے اوسیوقت خیرات کر دیئے۔ بیوی نے کہا۔ کاش پانچ ہی روپیہ بچتے تو میرے کام آتے۔ حضرت عمیر نے فرمایا کہ پہلے سے کیون نہ کہا مین تمہین بہی دیدیتا اب کہتے بیٹہی ہو جب سب بٹ چکے ہین۔ اچہا پہر دیکہا جائیگا۔

کہین کسی عامل نے اپنے لئے بیت الخلا بنانیکے واسطے بیت المال مین سے دس درہم لیلیئے تہے حضرت فاروق کو جو اسکی اطلاع ہوئی تو اوسے موقوف

Marfat.com

کر دیا کہ تیری قضائے حاجت کے لیئے کہین جگہہ نہ تھی جو بیت المال کے دس درہم تونے خرچ کر دیئے۔

حضرت سلمان فارسی حاکم مداین صوف کا لباس پہنتے تھے۔ گدہا سواری مین رہتا اوسے بہی کبہی کاٹہی اورزین نصیب نہوا۔ جو کی روکہی روٹیان کہایا کرتے تھے۔ آپ بڑے عابد وزاہد تھے۔ ایکدن ایک رئیس آپ سے ملاقات کرنے آیا کیا دیکھتا ہی کہ گورنر صاحب بیٹھے آٹا گوندہ رہے ہین۔ اوسنے حیرت کی راہ سے پوچہا کہ ای ابا عبد اللہ یہ آپ کیا کرتے ہین۔ ارشاد ہوا بہائی۔ میرا خادم ایک کام کو گیا ہی مین نے کہا کہ لاو یہ کام مین ہی کرلون تا کہ اوس بیچارہ کو زیادہ تکلیف نہو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی موت کا زمانہ جب قریب آیا تو آپ رویا کرتے اور فرماتے تھے مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہی کہ آخرت مین ایک گہاٹی ہوگی جس سے وہی گذر سکیگا جو ہلکا پہلکا ہوگا افسوس مین کیسے گذر سکونگا جسکے پاس اتنی چیزین ہین۔ لوگون نے جو آنکہین پہاڑ پہاڑ کے آپکے چارونطرف دیکہا تو گہر مین سوائے ایک بوریہ۔ ایک لوٹے اور ایک ہانڈی کے کچہ نظر نہ آیا۔

جناب امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر شام واجنادین تر صوف کا لباس پہنتے۔ موٹے ناج کی روکہی سوکہی کہالیا کرتے تھے۔ سواری مین گدہا رکہتے تھے۔ لوگون نے ہرچند سمجہایا کہ حضرت آپ یہ کیا کرتے ہین ظاہری حیثیت درست کیجیے دشمنونکا قرب ہے اسلام کی ہیبت قایم نہ رہیگی۔ ارشاد ہوا کہ واللہ مین اپنی وہ حالت ہرگز نہ تبدیل کرونگا جو آنحضرت صلعم کی نظر انور سے گذر چکی ہے ایک دفعہ فاروق اعظم نے دو ہزار روپیہ امین الامۃ کی خدمت مین بہیجے۔ لیجانیوالے سے

Marfat.com

کہدیا کہ دیتے ہی نہ چلے آنا ذرا ٹھیر کر دیکھنا بھی کہ وہ ان روپیون کا کیا کرتے ہین اوسکا بیان ہے کہ جناب امین الامۃ نے وہ سب روپیہ اپنی لونڈی کو دیا اور کہا اتنا فلان شخص کو دے آ۔ اتنا فلان کو۔ غرضکہ وہ سب اوسی وقت نام بنام تقسیم ہو گئے۔ لیجانے والے نے اسکی اطلاع جناب فاروق سے کردی۔

اسی طرح سے معاذ بن جبل کی نسبت مشہور ہے کہ اونہین جو کچھ دیا جاتا تھا غریبون اور مسکینون مین تقسیم کر دیتے تھے۔ ایکدن کا ذکر ہے کہ آیا ہوا روپیہ تقسیم کرتے کرتے جناب معاذ کے پاس ایک دینار باقی رہگیا۔ اونکی بیوی بولین واللہ ہم سے بڑھکے دنیا مین کوئی محتاج نہین یہ ایکدینار ہمین دیدیجیے۔ حضرت معاذ نے وہ دینار اونہین پہ پھینک مارا کہ خیر تمہین لیلو۔ یہ حال سنکے جناب فاروق اعظم نے فرمایا کہ اس بابین ابو عبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل دونون بھائی بھائی ہین

حضرت فاروق نے ایکدفعہ پانچہزار روپیہ سعید بن عامر عامل حمص کو بھیجے اور کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ذاتی خرچ کے لیے تمہین دیا جاتا ہے۔ اونکی بیوی روپیہ دیکھکر بولین کہ اب خداوند کریم نے ہمین غنی کر دیا اور آپ ہماری فکر سے فارغ ہو گئے۔ سعید نے کہا دیکھو مین اسکو ایسے کام مین صرف کرونگا جس سے تمکو بڑا فائدہ ہو اور ضرورت کیوقت تمہارے کام آ ے۔ آخرت بڑی مشکل کا وقت ہے یہ فرما کے اوس روپیہ کی چند تھیلیان بنائین اور ایک نیک اور معتبر آدمی کو دیکر کہا کہ فلان فلان اشخاص کو دے آ۔ چنانچہ وہ روپیہ حاجتمند مسکینون مین تقسیم ہو گیا۔ تھوڑا سا بچا تھا وہ بیوی کو دیدیا اور کہا کہ اسے تم اپنے کام مین لاؤ۔ بیوی نے پوچھا کہ اگر کہو تو اس سے ایک خادم مول لے لین۔ حضرت سعید نے جوابدیا۔ بیوی

Marfat.com

سب سے زیادہ ضروری اور اہم وقت تو قیامت کا ہے اوسدن خادم خود بخود
تمہارے پاس آجائیگا اب کیون خادم بہم پہونچاتی ہو جانے بھی دو۔ روایت ہے
کہ جب روپیہ حضرت سعید کے پاس آتے آپ مغموم وملول ہو جاتے گویا روپیہ کا آپکے
سامنے آنا ایک مصیبت تہی۔ ایکدفعہ روپیہ جو آے تو آپ رونے لگے۔ بیوی نے
گہبرا کے پوچہا کہ خیر تو ہے۔ فرمایا کہ سخت مصیبت ہے۔ اچھا اپنا دوپٹہ مجھے دو
اونہون نے اپنی اوڑہنی دیدی۔ آپنے اوسے پہاڑا اور الگ الگ پوٹلیان
باندہکے سب تقسیم کر دیا جب چین آیا۔ پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے۔ نماز پڑہ چکے
تو رونا شروع کیا اور روتے روتے ہی صبح ہوگئی۔ صبح کے وقت فرمایا کہ مین نے
جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے سنا ہے کہ میری امت کے فقرا اغنیار
سے پانسو برس پہلے جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ اون فقرا کی بہیڑ مین مل ملاکر
ایک مالدار بہی بہشت مین گہس جائیگا جو ٹانگ پکڑکے وہان سے نکالدیا جائیگا
روایت ہے کہ حمص مین حضرت سعید پر فاقہ پر فاقہ ہوتا تہا نوبت باینجا رسید کہ
گورنر صاحب کا افلاس زبان زد خاص وعام ہوگیا۔ ہوتے ہوتے جناب
امیر المومنین کو اطلاع ہوئی تو دو ہزار روپیہ حضرت سعید کو بہیجدیئے اور قسم کے ساتہہ
لکہا کہ انہین اپنے ذاتی اور اپنے متعلقین کے خرچ مین لانا۔ جسوقت آپنے جناب
فاروق کا فرمان عالی شان پڑہا اور اوسکے ساتہہ قسم بہی دیکہی تو ڈاڑہین مار مار کے
رونے لگے۔ بیوی نے گہبرا کے پوچہا کہ میری زبان آپکے قربان۔ کیا حال ہے
کہین خدانخواستہ امیر المومنین کی وفات کی خبر تو نہین آئی۔ آپنے فرمایا اس سے
بہی بڑہکے۔ بیوی بولین تو کیا کہین مسلمانون سے جنگ عظیم چہڑ گئی۔ حضرت سعید

Marfat.com

نے کہا کہ اس سے بہی زیادہ۔ بیوی نے پوچہا اللہ بتاؤ توسہی کہ پہر ہوا کیا جو اتنے بے چین ہو۔ آپکو اور بہی زیادہ رقت ہوئی جب بیوی نے زیادہ اصرار سے پوچہا تو فرمایا کہ بیوی کہانتک اپنی کمبختیونکو رووٴن جب دیکہو مصیبت دنیا مین مبتلا کر دیا جاتا ہون۔ حالانکہ رسول اللہ کی صحبت مین رہا دنیا مین ملوث نہین کیا گیا۔ ابوبکر صدیق کی رفاقت بہکتی دنیا نے اتنے حلے مجہپر نہین کیے۔ فاروقی زمانہ میرے اوپر ایسا مصیبت کا وقت ہے کہ دنیا بار بار مجہے ستاتی ہے۔ یہ عہد میرے لئے بہت برا ہے حضرت امیر المؤمنین نے میرے ذاتی خرچ کے لئے دو ہزار روپیہ مرحمت فرمائے ہین اور قسم بہی دلائی ہے کہ اپنے ہی خرچ مین لاٴنا۔ مین رسول صلعم سے سن چکا ہون کہ امیرون سے پہلے فقیر جنت مین داخل ہونگے۔ خدا کی قسم اسکی لئے مین دنیا کے مال سے محبت نہین رکہتا کہ کہین فقیرونسے پیچہے نہ رہجاوٴن۔ یہ سنکر بیوی پر بہی ہیبت طاری ہوگئی اور کہا تو اسے ٹالو۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی پرانا کپڑا ہو تو لاؤ۔ اونہون نے اپنی ایک پرانی اوڑہنی لادی۔ آپنے اوسکی دس تہیلیان بنائین اور وہ سب روپیہ اونمین بہر کے توبرہ مین رکہ لئے۔ حمص کے باب الرستاق سے باہر نکلے اور سب تہیلیان بانٹ دین۔ ایک جو بچی وہ اپنی بیوی کو دیدی اور فکر وتردد سے نجات پائی۔

ابوالمختار یزید بن قیس نے عمال اہواز کی شکایتین نظم مین لکہکے جناب فاروق اعظم کیخدمت مین پیش کین جنمین سے چند اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

(۱) اے قاصد اسے بہی امیر المؤمنین کی خدمت مین پہونچادے کیونکہ وہ

Marfat.com

اللہ بزرگ و برتر کے امین ہین۔

(۲) ہم لوگون مین آپ اللہ کے امین ہین آپکو مین اپنی جان سپرد کرتا ہون۔

(۳) آپ گاؤن کے سردارونکو ہرگز نہ چھوڑین وہ بڑے بڑے دسترخوانونپر خدا کا مال بے کھٹکے حلق سے اوتارے چلے جاتے ہین۔

(۴) حجاجؓ اور جزؓ اور بشرؓ کے پاس کسیکو بھیجیے اور اون سے بازپرس فرمایئے اونھون نے بڑا اندھیر مچا رکھا ہے۔

(۵) نافعؓ اور ابن غلابؓ کو بھی نہ بھولیے جو قبیلہ سراۃ بنی نصر سے ہین۔

(۶) عاصمؓ بھی عیب سے پاک نہین نہ وہ جو بنی بدر مین سے سوق پر حاکمؓ ہے

(۷) نعمانؓ اور صہرؓ بن غزوان سے بھی حساب طلب ہو مین بیشک اونکی سچی خبرین دیتا ہون۔

(۸) اہل رساتیق مین یہ بات قابل ذکر ہے کہ شبلؓ اور محرشؓ سے بھی مال طلب فرمایئے۔

(۹) مین تو ایک خفیہ مخبر ہون اور زمانہ کی عجائبات کو حضور کے پیش نظر کرتا ہون مجھے شہادت مین نہ طلب فرمائیگا۔

اس نظم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خبر دینے والے نے گیارہ عمال اور بہت سے سرداران دیہ کی شکایات دربار خلافت مین پیش کی ہین۔ ہمارے ذی ہوش اور عاقل و روشن ضمیر خلیفہ نے ان سب حکام کا آدھا آدھا مال بیت المال مین داخل کرا لیا اور تقسیم کے وقت یہانتک انصاف کو برتا کہ دو جوتون مین سے ایک جوتا بھی لے لیا۔ اس مطالبہ مین ابو بکرہ بھی تھے۔ اونھون نے عذر

Marfat.com

پیش کیا کہ مین عامل نہین ہون مجھے اس تحقیقات مین کیون شامل کیا جاتا ہے۔
جواب ملا کہ عامل نہ سہی عامل کے بھائی تو ہو۔ تمہارے بھائی ابلہ کے بیت المال
اور عشور کے مالک ہین اور تم اونکے سر مزے اوڑاتے ہو۔ غرضکہ ابوبکرہ سے بھی
دس ہزار دینار یا نصف مال لے ہی لیا۔ دیکھئے سرپرستی اور نگرانی اور خیرخواہی و
ہمدردی اسکا نام ہے کہ جہان مسلمانون کا پیسہ بیجا اوٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے
وہان اپنا خون اور پسینا ایک کر دیا جاتا ہے اور لینے کے نام مسلمانون کی ایک
کوڑی بھی اپنے اوپر خرچ کرنے مین دل دکھتا ہے سوکھی روٹیان جو کی زیتون کے
تیل سے کھاتے ہین پیٹ مین درد اور نفخ اور قراقر ہو ہو جاتا ہے مگر چھنے آٹے اور
گوشت اور گھی سے پرہیز ہے۔ کپڑون مین سترہ سترہ پیوند چمڑہ کے لگے ہین مگر
مسلمانون کے غم سے فرصت نہین۔ ہم ایک طرف تو اسلامی وقف کے متولیون کو
ہدایت کرتے ہین کہ عمر فاروق کے حال سے نصیحت پکڑین ورنہ سخت پشیمان ہونگے
ہمارے فاروق اعظم عشرۂ مبشرہ مین ہین اور بیت المال وقف سے اتنا ڈرتے تھے
جیسے قسائی سے گائے۔ پھر وہ کس شمار و قطار مین ہین۔ دوسری طرف اون
گورنمنٹون سے داد طلب ہین جنھین ذی ہوشی کا دعویٰ ہے کہ عمر فاروق نے
جیسی خبر اپنی گورنمنٹ کی رکھی کیا آج کے دن دنیا مین کوئی ایسی گورنمنٹ ہے
جو اپنی قلمرو کے تنکے سے ایسی خبر رکھتی ہو۔ اسکے بعد ہم ایک خاص مصلحت سے
اتنا اور کہنا چاہتے ہین کہ ہم فاروق اعظم کی نہایت تعظیم کرتے ہین مگر یہ ضرور
کہینگے کہ قرب الی اللہ اور مذہبی تقدس سے اونکا مرتبہ نہایت ارفع اور اعلیٰ ہے
جسے کوئی نہین پہونچ سکتا مگر سلطنت کے امورات مین جو احتیاطین کین اونھین

Marfat.com

جو مستعد ہو جاے وہی کر سکتا ہے۔

مصر کے نامور فاضل علامہ جرجی زیدان اڈیٹر رسالہ الهلال نے جو ہماری راے مین عیسائی ہین اپنی کتاب تاریخ التمدن الاسلامی مین لکھا ہے کہ جب عمر بن الخطاب نے دفترون کی درستی اور فوج والونکی تنخواہین مقرر کرنے سے فرصت پائی تو عاملونکے وظیفہ متعین کرنیکی طرف متوجہ ہوے۔ سب سے پہلے آپنے عمار بن یاسر کو کوفہ کا افسر فوج اور نماز کا امام بناکے بہیجا اور دونون خدمتون کے لیئے چھہ سو درم ماہواری مقرر کر دیا۔ اونکے ماتحت محررون اور موذنون وغیرہ کی تنخواہین جدا جدا مقرر کر دین۔ عثمان بن حنیف زمین کی پیمائش کے افسر پانچ درم نقد یومیہ اور پانچہزار درم سالانہ پر مقرر ہوے۔ عبداللہ بن مسعود کوفہ کے قاضی کیئے گیئے اونہین سو درم ماہوار اور چوتہے دن ایک بکری ملتی تہی۔ شریح بصرہ کے قاضی کو سو درم ماہوار نقد اور دس جراب بوری غلہ بہی ماہ بماہ ملتا تہا۔ معاویہ بن ابی سفیان کو والی شام ہزار درم سالانہ پر مقرر کیا۔ اونہون نے عاملونکو اپنا یار بنانے کے لیئے اونکے ساتھہ بہت سی رعایتین کین جو اونکے بعد جاری رہین۔ امیر معاویہ ہی نے زیاد بن ابیہ کو بصرہ۔ خراسان سجستان کا حاکم مطلق مقرر کر کے سیاہ وسفید کا مالک کر دیا اور تنخواہ کچھہ بہی نہین کی۔ وہ محاصل ملکی مین سے جو چاہتا لیلیا کرتا تہا۔ عمرو بن العاص کو والی مصر مقرر کرنے مین بہی ایسی ہی رعایتین ملحوظ رکہی گئی تہین۔

بادشاہی کی لیاقت دریافت کرنے کے واسطے نہایت ضروری امر یہ دیکھنا ہے کہ بادشاہ نے اپنی ماتحتی مین کیسے کیسے لوگ رکہے ہین اگر اوسکے مصاحب۔ مشیر درباری۔ کارکن اور نوکر چاکر سب عقیل۔ مدبر اور تجربہ کار و ہوشیار ہین تو سمجھہ لوکہ

Marfat.com

وہ بادشاہ ہی قابل ہے ورنہ بادشاہی اوسکے لئے ایک جھول ہے اور لبس۔ لہذا ہمین جہانتک تحقیق ہوسکا ہے ہم اپنے ناظرین کو یہ دکھاتے ہین کہ ہماری فاروق اعظم نے سلطنت کی کل چلانیکے لئے کیسے کیسے پرزور اور چلتے ہوے پرزے استعمال کئے تھے جن سے اونکی سلطنت ضرب المثل ہوگئی ہے۔ بادشاہ کے لئے مردم شناسی اور قدردانی کی نہایت ہی ضرورت ہے بغیران کے ایک سال ہی سلطنت کے جھگڑے کو کوئی نہین گھسیٹ سکتا۔ اب اراکین سلطنت فاروقی کی فہرست جہانتک کہ ہم پہونچ سکی ہے ملاحظہ ہو جس سے صاف پیدا ہے کہ مسلمانون سے چوٹی کے آدمی سب ہی توچن لئے اور کسی لیق وقابل کو گھر مین چین سے نہین بیٹھا رہنے دیا تھا سچ ہے۔

گھر کو جوہری صراف زر کو دیکھتے ہین		بشر کے دیکھنے والے بشر کو دیکھتے ہین

(۱) امین الامتہ جناب ابوعبیدہ بن الجراح۔ مشہور صحابی۔ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ نہایت بزرگ۔ مقدس۔ جان نثار اسلام۔ والی شام۔

(۲) جناب ذی النورین عثمان بن عفان۔ خلیفہ سوم۔ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ آپ ہی بیعتہ الرضوان کے باعث ہوے۔ آنحضرت وخلفاء راشدین کے کاتب ومشیر باتدبیر۔ صاحب افتا۔

(۳) اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابیطالب۔ خلیفہ چہارم۔ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ صاحب ذوالفقار۔ فاتح خیبر۔ داماد رسول اللہ۔ مشیر وصلاح کار۔ صاحب افتا۔

(۴) حضرت عبدالرحمن بن عوف۔ مشہور ومعروف صحابی۔ عشرہ مبشرہ مین سے ہین

Marfat.com

مشیر و وزیر۔ صاحب افتا۔

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص زہری عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ آنحضرتؐ کے ماموں حاکم عراق۔

(۶) سیف اللہ القہار جناب خالد بن الولید۔ ہزبر میدان وغا۔ تینون بزرگونکے زمانہ مین سپہ سالار رہے۔

(۷) حضرت عمرو بن العاص۔ مشہور و معروف صحابی۔ فاتح مصر۔

(۸) یزید بن ابی سفیان۔ انسے بڑھکر لائق و فایق بنو امیہ مین دوسرا نہ تھا۔ عامل شام

(۹) حضرت امیر معاویہ۔ یزید کے بھائی۔ سیاست و تدبیر مملکت مین یگانہ روزگار والی شام۔

(۱۰) حضرت عقیل بن ابیطالب۔ (۱۱) مخرمہ بن نوفل۔ (۱۲) جبیر بن مطعم۔ فن انساب کے ماہر۔ تقرر وظائف مین افسر بنائے گئے۔

(۱۳) حضرت سلمان فارسی۔ مشہور اصحاب مین سے ہین۔ خیرخواہ و جان نثار اسلام تعلیم وغیرہ کا کام آپکے سپرد تھا۔

(۱۴) حضرت ابو موسیٰ اشعری۔ سیاست مین مشہور و معروف۔ حاکم بصرہ۔

(۱۵) عتبہ بن غزوان مہاجرین مین سے ہین۔ بصرہ آپ ہی نے بسایا۔

(۱۶) عتاب بن اسید۔ حضورؐ نے انکو مکہ کا عامل کیا تھا اب بھی اسی عہدہ پر ممتاز رہے

(۱۷) عبادہ بن صامت۔ سرگروہ انصار۔ جلیل القدر اصحاب مین سے ہین فلسطین و شام مین تعلیم کا کام بھی آپکے ذمہ تھا۔

(۱۸) ابی بن کعب۔ جلیل القدر اور مشہور و معروف اصحاب مین سے ہین۔ صاحب افتا

Marfat.com

(۱۹) زید بن ثابت - بڑے پایہ کے بزرگ تھے - ایکمرتبہ حضرت عمر نے انکی بزرگی و علم کیوجہ سے گھوڑے کی رکاب پکڑی اور فرمایا کہ ایسے لوگونکے ساتھہ ایسا ہی معاملہ کیا کرو - میر منشی و صاحب افتا -

(۲۰) ابو درداء - حدیث و فقہ مین مشہور - صاحب افتا - شام مین تعلیم کا کام بہی سپرد تہا

(۲۱) ابو ہریرہ - حدیث مین مشہور و معروف - صاحب افتا - عامل بحرین -

(۲۲) معاذ بن جبل - اعلم و افضل صحابہ مین سے ہین - صاحب افتا -

(۲۳) محمد بن مسلمہ - اجل صحابہ مین سے ہین - آنحضرت کیوقت مین مدینہ کے عامل رہ چکے ہین - افسر تحقیقات کنندہ -

(۲۴) نافع بن عبد الحارث - صحابہ مین عالم و فاضل مشہور تھے - (۲۵) عثمان بن فرقد - کوفہ - (۲۶) حجاج بن علاط - بصرہ - (۲۷) معن بن یزید - شام - (۲۸) علقمہ بن حکیم - ایلیا - (۲۹) علقمہ بن مجزز - رملہ - (۳۰) عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح - صعید - (مصر) یہ سب حکام مین سے ہین -

(۳۱) خالد بن العاص - ابو جہل کے بھتیجے - بڑے معزز آدمی تھے - اراکین سلطنت مین سے ہین -

(۳۲) عثمان بن ابی العاص - ارتداد کے ہڑبونگ مین طائف آپ ہی کی حسن تدبیر سے سنبھلا رہا - والی طائف -

(۳۳) یعلی بن امیہ - سخاوت و فیاضی مین مشہور تھے - حاکم یمن -

(۳۴) علاء بن الحضرمی - بہت عالی حوصلہ اور پر اثر تھے - آنحضرت کے عہد مین یمن کے عامل تھے عہد فاروقی مین بحرین مین افسر مقرر ہوے -

Marfat.com

(۳۵) عیاض بن غنم - فاتح جزیرہ - والی جزیرہ اور مصر -
(۳۶) عثمان بن حنیف - حساب کتاب اور مساحت مین ید طولیٰ رکھتے تھے کلکٹر کوفہ
مہتمم بند وبست اضلاع فرات -
(۳۷) حذیفہ بن الیمان - جناب عثمان کے ساتھہ آپ بھی پیمائش کے کام پر مامور ہوے
تھے - آنحضرت کے راز دار ہین - عامل مداین -
(۳۸) ہرثمہ بن عرفجہ ازدی - موصل مین فوجی چھاونی آپ ہی نے تعمیر کرائی - گورنر
موصل -
(۳۹) عمیر بن سعد - زہد وتقویٰ مین یکتا تھے - عامل حمص -
(۴۰) عمار بن یاسر - اجلہ صحابہ مین سے ہین - بڑے پایہ کے بزرگ تھے - حاکم کوفہ -
(۴۱) عبداللہ بن مسعود - جلیل القدر صحابی ہین - کوفہ مین افسر خزانہ ہونیکے علاوہ
تعلیم کا کام بھی آپکے سپرد تھا -
(۴۲) عبداللہ بن خلف - کاتب دیوان - کوفہ -
(۴۳) زیاد بن سمیہ - میر منشی بے بدل - بصرہ -
(۴۴) خالد بن حرث دہمانی - افسر خزانہ اصفہان -
(۴۵) سمرہ بن جندب - اکابر صحابہ مین سے ہین - حاکم سوق الاہواز -
(۴۶) نعمان بن عدی بن نضلہ - مشہور صحابہ مین سے ہین - گورنر میسان وکور دجلہ -
(۴۷) قدامہ بن مظعون - افسر پولیس بحرین -
(۴۸) عبداللہ بن ارقم - مشہور صحابہ مین سے ہین - افسر خزانہ - (۴۹) عبدالرحمن
(۵۰) معیقب - افسران ماتحت -

Marfat.com

(۵۱) عبداللہ بن عتبہ - نگران بازار -

(۵۲) نعمان - صاحب الخراج مداین -

(۵۳) حجاج بن عتیک ثقفی - مشہور مدبر - عامل فرات -

(۵۴) بشر بن الحتفز - عامل جندیسا پور -

(۵۵) جزء بن معاویہ - احنف کے چچا - بصرہ مین گہوڑونکا اہتمام انہین کے سپرد تہا - حاکم سرق -

(۵۶) سلمان بن ربیعۃ الباہلی - سلمان الخیل کے لقب سے ممتاز تہے - کوفہ مین گہوڑونکی غورو پرداخت آپ ہی کے سپرد تہی - قضا کا کام بہی کرتے تہے -

(۵۷) نفیع - (۵۸) ابوبکرہ - (۵۹) نافع بن حرث بن کلدہ - اونکے بہائی ابن غلاب خالد بن حرث - بیت المال اصفہان کے نگران -

(۶۰) عاصم بن قیس بن الصلت السلمی - عامل مناذر -

(۶۱) صہر بن غزوان - (۶۲) مجاشع بن مسعود سلمی داماد عتبہ بن غزوان - حاکمان ارض بصرہ -

(۶۳) شبل بن معبد البجلی الاحمسی - محصل غنیمت -

(۶۴) ابن محرش ابو مریم الحنفی - قضا کے منصب پر بہی سرفراز تہے - عامل رامہرمز -

(۶۵) عمر بن عتبہ - افسر رسد - شام -

(۶۶) حویطب بن عبدالعزی - (۶۷) سعید بن یربوع - (۶۸) ازہر بن عبد عوف مع مخرمہ بن نوفل - مہتممان حدود حرم -

(۶۹) شریح - کوفہ - (۷۰) کعب بن سور الازدی - بصرہ - (۷۱) جمیل بن معمر -

Marfat.com

(۷۲) عبدالرحمٰن بن ربیعہ۔ (۷۳) ابو قرۃ الکندی۔ (۷۴) عمران بن الحصین افسر تعلیم۔ یہ سب منصب قضا پر مامور تھے۔

(۷۵) معقل بن یسار۔ (۷۶) عبداللہ بن مغفل۔ (۷۷) عبدالرحمٰن بن غنم۔ شام۔ (۷۸) حبان بن ابی جبلہ۔ مصر۔ یہ سب صاحب قرآن مجید و احادیث نبوی اور فقہ کی اشاعت اور تعلیم پر متعین تھے۔ انکے علاوہ اور بہت سے چیدہ چیدہ اور منتخب لوگ فاروق اعظم کے کارکنوں سے تھے جنکا ذکر مناسب مقامات پر آیا ہے

عدالت اور قضا

جناب فاروق اعظم نے اپنے خلیفہ ہونے سے چند ہی روز بعد صیغہ عدالت کو انتظامی صیغہ سے الگ کر دیا۔ تمام اضلاع مین عدالتین قایم کرکے قاضی مقرر کر دیے۔ ابو موسیٰ اشعری حاکم کوفہ کو ایک فرمان لکھا جسمین عدالت کے تمام اصول بخوبی منضبط ہین اوسے ہم یہان لکھتے ہین۔

حمد خدا کے بعد واضح ہو کہ قضا بڑا ضروری فرض ہے اے ابو موسیٰ اسے بڑے اہتمام اور غور و خوض سے ادا کرنا۔ اپنے سامنے اپنے انصاف مین سب لوگونکو برابر رکھنا۔ خبردار۔ کوئی کمزور انصاف سے مایوس نہونے پاے اور ہوشیار۔ کسی زردار اور بڑے آدمی کو تمہاری رورعایت کی ذرا بھی امید نہو۔ ابو موسیٰ۔ بغیر ان دو خوبیون کے سلطنت خدا کی لعنت ہے۔ بار ثبوت دعوی کرنے والے کے ذمہ ہے اور انکار کرنے والے کے لئے قسم۔ فریقین باہم صلح کرلین تو اچھا ہے بشرطیکہ اوس سے

Marfat.com

حلال حرام اور حرام حلال ہونے پائے۔ کل اگر تم نے کوئی فیصلہ کر دیا ہی اور آج تمہین اوسکی تجویز مین کوئی غلطی نظر آے تو مقتضای انصاف یہ ہے کہ اپنی تجویز کی ترمیم مین ذرا بہی نہ شرمانا کیونکہ دنیا والون کے آگے ذلت اوٹہالینا بہتر ہے اس سے کہ خدا کے سامنے نامنصف کہلاؤ۔ جس مسئلہ مین تمہین شبہہ ہو اور قرآن وحدیث مین اوسکی بابت تمہین کوئی حکم نہ ملے تو اوسپر بار بار غور کرو اور اوسکی مثالون اور نظیرونپر خیال دوڑاؤ۔ پہر اپنے قیاس کو لگاؤ۔ اگر کوئی آدمی کوئی ثبوت پیش کرنا چاہے تو اوسکی پیشی کے لئے مناسب میعاد مقرر کر دیا کرو۔ اگر وہ ثبوت دیدے تو اوسکا حق دلایا کرو ورنہ مقدمہ خارج کر دینا چاہیئے۔ مسلمان سب ثقہ ہین۔ سوا ے اون لوگونکے جنہین حد کی سزا مین دُرّے لگائے گئے ہون یا جنکی نسبت ثابت ہو کہ انہون نے عدالت مین کبہی جہوٹی گواہی دی تہی یا ولا اور وراثت مین مشکوک ہون۔

اس فرمان واجب التعظیم مین عدالت کی نسبت جو عدل مجسم خلیفہ نے قانونی احکام نافذ فرمائے ہین اونہین ملاحظہ کیجیے سارے قانون کو کوزہ مین بہر دیا ہے۔

(۱) جج جب اپنی کرسی پر بیٹہہ جائے تو اوسے اپنے پرائے اور بڑے چہوٹے اور زبردست وکمزور کا خیال بالائے طاق رکہکر سب کے ساتہہ یکسان برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۲) بار ثبوت عموماً مدعی کے ذمہ ہے۔

Marfat.com

(۳) مدعا علیہ اگر کوئی ثبوت یا شہادت نہین رکھتا اور اوسے مدعی کی کسی بات سے انکار ہی ہے تو اوس سے قسم لی جائیگی۔
(۴) فریقین ہر حالت مین صلح کر سکتے ہین لیکن خلاف قانون بات مین صلح نہین ہو سکتی۔
(۵) فیصلہ ہو جانیکے بعد بہی جج اپنی راے سے نظر ثانی کر سکتا ہے۔
(۶) تاریخ پیشی مقدمہ مقرر ہونی چاہیے۔
(۷) تاریخ معینہ پر اگر مدعا علیہ نہ حاضر ہوگا تو مقدمہ یکطرفہ فیصل ہوگا اور جو مدعی نہ حاضر ہوگا اور مدعا علیہ کو اوسکے دعوے سے انکار ہوگا تو مقدمہ عدم پیروی مین خارج کیا جائیگا۔
(۸) ہر مسلمان قابل اداے شہادت ہے۔ مگر سزا یافتہ یا مسلم الثبوت دروغ گو قابل گواہی نہین۔

اگر ہمارے عرش آشیانی حضرت اکبر قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف کردہ ایک دفعہ اور انمین ملالی جاے تو خاصا نو دفعات کا ایک اسلامی ایکٹ بنجاتا ہے۔ جناب ممدوح نے اپنے عمال کی ہدایت کے لئے یہ ایک عام حکم جاری کر دیا تہا۔
(۹) خبردار۔ بہت کرکے اپنے فیصلہ کا دار و مدار زبانی شہادت پر نہ رکہنا کیونکہ مقدمہ کی اصل ہی تمہین معلوم رہی ورنہ بیٹہے ہوے سچے کو جہوٹا اور جہوٹے کو سچا کرتے رہوگے۔

اگرچہ یہ بات ہمارے فاروق اعظم کی روشنضمیری اور عالی دماغی کے آگے بڑی موٹی اور بدیہی ہے اسلئے ہمارے حضور نے اسے ترک کیا اور اسکی نسبت اوتنا ہی لکہکے رہگئے جتنا ہمنے دفعہ ۹ مین ظاہر کیا ہے مگر عرش آشیانی کا

Marfat.com

زمانہ اون سے ہزار برس پیچھے ہٹ آیا تھا۔ ملکون مین بھی مشرق و مغرب کا فرق تھا اور زبانون کو درد غگوئی کی کافی مشق بہم پہونچ چکی تھی اسلئے آپ کو کان کے علاوہ آنکھون سے بھی کام لینا پڑا اور الحمد للہ اسلامی عدالتین آنکھونسے اندھی اور بڑے بڑے کانون والی نہین ۔

واضح ہو کہ رومن امپائرمین عدالت کے لئے بارہ قاعدے تھے جنہین یاد کر کر یورپ اب بھی اوس سلطنت پر ناز کرتا ہے اور واقع مین رومیونکو بھی اون قواعد پر فخر تھا۔ سسرو روم کے ایک مشہور فصیح و بلیغ نے لکھا ہے کہ یہ قواعد سب فلاسفرون کی تصنیفات سے بڑہے ہوے ہین۔ ہم اونہین بھی ناظرین کی آگاہی کے لئے یہان لکھتے ہین تاکہ دونون کا مقابلہ کرکے معلوم ہو جاے کہ جن قواعد پر بڑے بڑے فلاسفران یورپ کو ناز ہے وہ ہمارے قواعد کے سامنے بچونکی سی باتین معلوم ہوتی ہین۔ ہمارے قواعد سے ظاہر ہے کہ ہمارے مقنن کو تمدن کا وسیع علم حاصل تھا۔

(۱) جب عدالت سے تمہاری طلبی ہو تو فوراً فریق مقدمہ کے ہمراہ حاضر عدالت ہو
(راقم) تاکہ راستے مین لٹھ چل جاے اور دوسرا مقدمہ اوسکی شاخ فوجداری مین چلے۔

(۲) اگر مدعا علیہ حاضری سے انکار کرے تو تم گواہ پیش کرو۔ وہ جبراً حاضر کیا جائیگا
(۳) مدعا علیہ بھاگنا چاہے تو تم اوسے پکڑ سکتے ہو۔
(راقم) کیا مجال جو وہ ہمین پکڑ سکے اور ہماری حبس بیجا کے دعوی سے بچ جاے

(۴) مدعا علیہ بیمار یا بڈہا ہو تو تم اوسے سواری دو۔ ورنہ اوسپر حاضری کی لئے

کو

جبر نہین کیا جا سکتا۔

(راقم) خدا کرے دنیا کی سب عدالتین ایسی ہی ہو جائین کہ ہمین سواری توسفت کی ملا کرے بیمار بن جانا تو کوئی بڑی بات نہین۔

(۵) مدعا علیہ ضامن پیش کرے تو تم اوسے چھوڑ دو۔

(۶) دولتمند کا ضامن بھی امیر ہی ہونا چاہیئے۔

(راقم) معلوم ہوا کہ مفلس بھی ضامن ہو سکتا ہے اوس سے مدعی کو عدالت کیا دلادیگی؟۔

(۷) جج کو فریقین کے اتفاق سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔

(راقم) اسے شاید پاگلخانہ ہی والے سمجھین تو سمجھین۔

(۸) جج صبح سے دوپہر تک مقدمہ سنیگا۔

(۹) دوپہر کے بعد فریقین کی حاضری مین فیصلہ ہوگا۔

(۱۰) شام ہوتے ہی عدالت بند ہو جائیگی۔

(۱۱) فریقین اگر ثالث پیش کرنا چاہین تو اونہین ضامن دینا چاہیئے۔

(راقم) محض خبط۔

(۱۲) جو شخص گواہ نہین پیش کر سکتا مدعا علیہ کے دروازہ پر دعوے کو لکار کرنے

(راقم) اور اوسکے ساتھ عدالت بھی چیختی پھرے۔

یہ قواعد دوازدہ گانہ اون عقلا نے آکر گڑھے تھے جو تعلیم پاکے یونان سے آئے تھے اور یونانی قوانین سے واقفیت حاصل کرچکے تھے۔ ریگستان عرب مین یا ہندوستان کے کسی جاہل بادشاہ کو ایسے جواہرات کے ٹکڑے ملجانا تو محض تائید

Marfat.com

ایزدی ہے اور بس۔

عدالت یعنے فصل خصومات مین پورا عدل و انصاف ہونا تین امور پر منحصر ہے
اول عمدہ اور مکمل قانون موجود ہو جسکے بموجب جج لوگ عمدہ اور قابل تعریف
فیصلے کرسکین۔ اونہین قانون بنانے کی ضرورت نہ تہی کیونکہ قرآن شریف موجود
تہا۔ البتہ جزئیات کے لئے حدیث و اجماع و قیاس کی ضرورت تہی اسلئے آپ نے
قاضیون کو فرمان لکہہ بہیجے تہے کہ فصل خصومات مین اول تو فرقان حمید سے کام
لو۔ اگر اوسمین وہ صورت نہ نکلے تو حدیث پر نظر کرو۔ کوئی حدیث بہی نہ ملے تو
کثرت رائے یعنے اجماع کے مطابق فیصلہ کردو اور جو کہین سے پتا نہ چلے تو آپ
اجتہاد کرو۔ پہر ہمیشہ خود حکام عدالت کو مشکل اور اہم مسئلونکے متعلق فتوے
بہیجتے تہے اگر آپکے فتوے ہی جمع کرلئے جائین تو ایک نہایت عمدہ قانون بنجاے
دوم۔ لائق اور قابل اور دیانت دار حکام مقرر کیئے جائین۔ پس قاضیون اور
حکام کے تقررین بہی آپنے بڑی احتیاط اور ہوشیاری کو برتا۔ اپنی دار الحکومت
یعنے مدینہ منورہ کا قاضی زید بن ثابت کو کیا جو کاتب وحی اور رسول اللہ صلعم
کے میر منشی تہے اور فقہ مین علم الفرایض ایسا جانتے تہے کہ کوئی اونکا مثل نہ تہا۔
سریانی اور عبرانی زبانون سے بہی خوب واقف تہے۔ ایک روایت یہ بہی ہے
کہ مدینہ مین آپ خود اس کام کو کرتے اور حضرت ابی درداء کو اپنے ساتہہ رکہتے
تہے۔ بصرہ کے قاضی کعب بن سور الازدی بڑے معاملہ فہم اور نکتہ سنج تہے۔
عبادہ بن الصامت فلسطین کے قاضی وہ شخص تہے جنہین آنحضرت صلعم نے
اصحاب صفہ کی تعلیم سپرد کی تہی۔ حضرت فاروق اونکی بڑی تعظیم و تکریم کرتے اہتے

Marfat.com

مصر کی قضا کے لئے آپنے عمرو بن العاص کو لکھا کہ کعب بن لیسار کو مقرر کر دو۔
مگر کعب نے اس بنا پر انکار کیا کہ مین جاہلیت مین قضا کا کام کر چکا ہون اب
دوبارہ اسلام مین نہ کرونگا۔ حضرت عمرو بن العاص نے ناچار عثمان بن قیس کو قاضی
مقرر کر دیا۔ عبداللہ بن مسعود قاضی کوفہ حنفی فقہ کے باپ ہین۔ اونکے بعد کوفہ
مین شریح قاضی ہوے جنکا عرب مین جواب نہ تہا۔ ہمارے جناب علی مرتضیٰ اونہین
اقضی العرب کہا کرتے تہے۔ فاروق اعظم نے ایک گہوڑا خریدا۔ اس شرط پر کہ
اگر ناپسند ہوگا تو واپس کر دیا جائیگا۔ ایک سوار سے کہا کہ اسے جانچ لاؤ۔ سواری
کرنے مین وہ گہوڑا چوٹ کہا کے ناقص ہوگیا۔ حضرت فاروق نے اوسی واپس
کرنا چاہا مالک نے لینے سے انکار کیا اور جہگڑا ہونا شروع ہوا۔ قاضی شریح کے
اجلاس مین مقدمہ دایر ہوا۔ قاضی صاحب نے فیصلہ کیا کہ اگر مالک کی اجازت سے
سواری لی جاتی تو جانور پہر سکتا تہا مگر اب واپس نہین ہوسکتا۔ حضرت فاروق نے
اس فیصلہ کو پسند کیا اور فرمایا حق یہی ہے۔ اسیطرح کی ایک اور بات کعب بن سور الازدی
کے تقرر کا باعث ہوئی۔

سوم۔ رشوت ستانی کے روکنے کی لئے تنخواہین بیش قرار دین۔ جو اوس برکت کے
زمانہ کے لحاظ سے بالکل کافی تہین۔ جو شخص دولتمند اور معزز نہین ہوتا تہا
وہ قاضی نہین کیا جاتا تہا کیونکہ دولتمند رشوت کیطرف رغبت نہین کریگا اور
معزز آدمی پر فیصلہ کرنے مین کسی کے رعب و داب کا اثر نہین پڑ سکتا۔ قاضی کو
تجارت کرنے کی اجازت نہ تہی۔ یہ وہ اصول ہے جسے ترقی یافتہ ملکون نے
بہت ٹہوکرین کہا کے سیکہا ہے۔ عام مساوات کا لحاظ عدالت مین بہت رکہا

Marfat.com

جاتا تہا۔ قاضی کے آگے شاہ وگدا۔ امیر وغریب۔ شریف ورذیل۔ اپنے پرائے سب برابر تہے۔ فاروق اعظم کو اس مشکل بات کا اہتمام یہانتک مرکوز خاطر تہا کہ ایک ایک قاضی کی عدالت مین کئی کئی دفعہ خود فریق مقدمہ بن بن کے گئے۔ ایکبار اُبی بن کعب نے حضرت عمر کے خلاف مین نالش زید بن ثابت کی عدالت مین دایر کردی جناب فاروق مدعاعلیہ کی حیثیت سے حاضر ہوے۔ زید نے تعظیم دی۔ آپنے اوسیوقت برہم ہو کے ڈانٹ بتائی اور ابی بن کعب کے برابر جابیٹھے۔ ابی کے پاس کوئی ثبوت نہ تہا اور جناب فاروق کو دعوے سے انکار تہا۔ ابی نے قاعدہ کے موافق حضرت عمر سے قسم لینی چاہی مگر زید نے آپکے رتبہ کا پاس کر کے کہا کہ امیرالمؤمنین کو قسم سے معاف رکہو۔ فاروق اعظم نہایت غصہ ہوے اور جج صاحب سے کہا کہ جب تک تم ایک عام آدمی اور عمر مین فرق سمجہتے ہو اوسوقت تک تم قاضی ہونیکے لایق نہین لہذا موقوف۔

ایکدفعہ ہمارے فاروق اعظم اور جناب امیرالمؤمنین علی مرتضیٰ شانہ لبشانہ اور زانو بزانو دربار خلافت مین بیٹہے تہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر کی شکایت آکر پیش کی۔ جناب فاروق نے فرمایا۔ اے ابوالحسن آپ یہان سے اوٹہ کر مستغیث کے برابر جابیٹہین۔ شیر خدا پیشانی مبارک پر چین ڈالکر اوسکے برابر جابیٹہے۔ مقدمہ شروع ہوا۔ تحقیق کے بعد شکایت بیجا نکلی۔ جب مستغیث چلا گیا تو جناب فاروق بولے۔ اب حضور اپنی جگہہ آجائین۔ جناب علی مرتضیٰ اوسی طرح چین بجبین آپکے برابر جابیٹہے۔ اونہین رنجیدہ دیکہکے فاروق اعظم نے دریافت کیا کہ اسوقت مزاج اقدس منغص کیون ہے۔ جناب علی نے فرمایا

Marfat.com

کہ آپ نے مستغیث کے سامنے مجھے کنیت سے کیون پکارا جو تعظیم کی علامت ہے وہ غریب سنکے اپنے دل مین خفیف ہوا ہوگا اور ہماری عدالت اوسکی نظر مین طرفدار بچی ہوگی - یہ سنکے جناب فاروق نے شیر خدا کو گلے لگا لیا اور کہا واقع مین مجھسے قصور ہوا معاف فرمائیے -

جناب فاروق کے انصاف اور عدل کی چند حکایتین ہم بیان کرتے ہین جن سے معلوم ہوگا کہ عدالت - مساوات - سیاست - رحم و نرمی - اجتہاد - خود انکاری غیر اقوام کا انصاف کی ترازو مین ہم پلہ رکھنا - خود اپنی ذات - قبیلہ اور کنبہ - کو انصاف کی حد سے باہر نجانے دینا ہمارے ممدوح مین کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا -

ایک قبطی نے مدینہ آکر دربار خلافت مین شکایت کی کہ مجھے بقصور گورنر مصر کے بیٹے نے مارا ہے - آپنے وجہ دریافت کی - مصری نے عرض کی کہ عمرو بن عاص نے گھوڑ دوڑ کرائی تھی مین بھی اپنا گھوڑا لیکر آیا جب سب آدمی جمع ہوگئے اونکا بیٹا محمد بن عمرو کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ بخدا یہ گھوڑا میرا ہے مین نے کہا تمہارا نہین میرا ہے آخر اوسنے میرے کوڑے مارنے شروع کیے کہ لے یہ کوڑے - مین بیٹا شریفون کا ہون - عدل مجسم خلیفہ نے فوراً عمرو بن العاص کو معہ صاحبزادہ مدینہ مین حاضر ہونیکا حکم دیا - جب وہ آے آپنے دادخواہ کو بلا کر ایک کوڑا دیا اور فرمایا کہ شریفونکے بیٹے کو مار - تین بار حکم دینے پر اوس قبطی نے بموجب ارشاد فاروقی درہ لیکر گورنر صاحب کے روبرو اونکے صاحبزادہ محمد کو مارنا شروع کر دیا اور وہ غریب کچھ نہ کر سکے -

ایکدن آپ بازار مین جا رہے تھے کہ ایک شخص کو کسی عورت سے ہمکلام ہوتے

Marfat.com

دیکھا۔ بداخلاقی کا شبہ کر کے اوسکو دھمکایا۔ آپکا قول تھا کہ جو شخص تہمت کی جگہہ کھڑا ہوا گر اوسپر بدظنی کیجاوے تو برا نہ مانے اوسنے عرض کی کہ امیر المومنین یہ میری بیوی ہے۔ آپنے اوسکو چھوڑ دیا اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کیے سامنے اپنی اس بیجا مداخلت کا افسوس کیا۔ اونہون نے کہا کہ آپ ادب سکہلاتے ہین اگر غلطی سے ایسا ہو ہی گیا تو کچھہ حرج نہین مگر آپکا اطمینان نہوا اور اوس شخص کے پاس جا کر درہ اوسکے ہاتھہ مین دیا اور کہا کہ اپنا بدلہ لیلے۔ اوسنے دست بستہ التماس کی کہ امیر المومنین مین فی الحقیقت غلطی پر تہا اور آپنے جو مجھکو تنبیہ کی وہ عین مناسب تہی۔

اسی طرح ایکمرتبہ سہواً ایاس بن سلمہ کے درہ کا سر الگ گیا۔ چند دن بعد ایاس نے حج کی اجازت مانگی۔ آپنے اجازت دیدی پھر چھہ سو درم لیکر اوسکے پاس پہونچے اور کہا کہ ایکدن درہ میرے ہاتھہ سے تمہارے پہلو مین لگ گیا تہا اوسکی معافی چاہتا ہون۔ ایاس نے جوابدیا کہ امیر المومنین وہ کچھہ ایسی بات نہ تھی اور مین تو اوسکو بھول ہی گیا ہون نہ معلوم کب کا ذکر ہے۔ آپنے فرمایا۔ بھائی۔ گو تو فراموش کرچکا ہے مگر عمر اپنی اوس خطا کو نہین بھولا اور اسلیئے معافی کا تجہسے خواستگار ہے۔ اسطرح ایاس بن سلمہ سے معافی حاصل کرلی اور چھہ سو درم ذاتی مال مین سے اونکو دیئے۔

قدامہ بن مظعون کی نسبت شکایت گذری کہ وہ شراب پیتے ہین۔ ابو ہریرہ اور قدامہ کی بیوی نے شہادت دی۔ آپنے فوراً حد جاری کرنیکا حکم دیا۔ چونکہ وہ بیمار تہے لہذا کہنے سننے سے مہلت ملگئی بعد تندرست ہوجانیکے

Marfat.com

بغیر سزا نچھوڑا۔ قدامہ بحرین کے حاکم ہونیکے علاوہ آپکے سالے بھی ہوتے تھے اور بہت معزز اور بارعب آدمی تھے مگر انصاف کی نظر مین دو پیسہ کا مزدور اور خلیفہ وقت کا قریبی رشتہ دار سب برابر تھے اگرچہ قدامہ حضرت عمر سے ناراض ہو گئے مگر آپنے انصاف کو نچھوڑا اور اونکو پھر راضی کر لیا۔

جبلہ بن ایہم غسانی غسان کا آخری بادشاہ تھا۔ وہ آپ کے عہد مین مسلمان ہو کر معہ خدم و حشم بڑے طمطراق اور شان و شوکت کے ساتھ مدینہ آیا۔ آپ اسکے اسلام لانے سے بہت مسرور ہوے اسکے جاہ و جلال کے دیکھنے کیلئے مدینہ کے لوگون کا ٹھٹ لگا ہوا تھا۔ جبلہ کے جلوس مین مرصع اور مغرق ساز و یراق کے گھوڑے تھے اور خود جبلہ مرغ زرین بنا ہوا مرصع بیش بہا تاج پہنے سوار تھا۔ باوجود اس شان و شوکت اور سلطنت و امارت کے انصاف کے پنجہ سے نہ چھوٹ سکا۔ قصہ اسکا یون ہے کہ ایک دفعہ جبلہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا ناگاہ قبیلہ فزارہ مین سے کسی شخص کا پیر نادانستہ اوسکے ازار پر پڑ گیا۔ جبلہ کو بھلا کہان تاب تھی کہ ایک ادنیٰ آدمی ایک جلیل الشان بادشاہ کیساتھ ایسی بے ادبی کرے سعًا اوس غریب کے منہ پر ایک تھپڑ کھینچ مارا۔ وہ روتا ہوا خلیفہ کے حضور مین فریادی آیا۔ آپنے اوسیوقت جبلہ بن ایہم کی حاضری کا حکم دیا۔ جبلہ جب آیا آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے جبلہ یہ فزاری کیا کہتا ہے

جبلہ۔ بیشک مین نے اسکو مارا۔ اسنے میری ازار پر پیر رکھکر مجھکو گرانیکا قصد کیا تھا۔ مین نے حرمت کعبہ کیوجہ سے اسکو محض تھپڑ ہی مارا ورنہ تلوار ہی ایسے بے ادب اور گستاخ کو ٹھیک کر سکتی ہے۔

Marfat.com

عمرؓ - تو نے خود اپنے جرم کا اقرار کیا ہے لہذا مناسب ہے کہ اس سے معافی مانگ یا بدلہ ادا کرنیکو تیار ہو جا۔

جبلہ - یہ انوکھا فیصلہ خلاف امید سنکر بہت سٹ پٹایا اور کہنے لگا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے - کیا یہ وحشی جنگلی - بدوی میری برابری کریگا جو صاحب سلطنت و حکومت اور غسان کا حاکم مطلق ہوں۔

عمرؓ - اے جبلہ یہ تیری غلط فہمی ہے - اسلام مین شاہ و گدا سب برابر ہین - ہان پرہیزگاری اور نیک مزاجی کے عمدہ اوصاف حاصل کرنیسے تم اوسپر فضیلت پا سکتے ہو - اسکے سوا دوسری صورت نہین - اگر تم غسان کے بادشاہ ذی اختیار ہو تو ہوا کرو وہ بھی اپنے خیمہ کا خود مختار مالک ہے - اسلام مین آکر اوسکا اور تمہارا ایک مرتبہ ہے - جبلہ یہ ناطق حکم سنکر معافی مانگنے کے بہانہ سے چلا آیا اور رات کیوقت چھپ چھپا کر قسطنطنیہ بھاگ گیا۔

فتوح البلدان مین یہ روایت اس طرح سے لکھی ہے - حضرت ابو عبیدہ نے حبیب بن مسلمہ فہری کو تعاقب کرنیوالی فوج کا افسر بنایا وہ جسکو پاتے پکڑکر قتل کر ڈالتے تھے - مفرورین مین جبلہ بن ایہم بھی تھا - یہ شخص کسی پوشیدہ راستہ سے بھاگ کر انصار مین جا ملا اور اونسے کہا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے جد اعلیٰ کی اولاد پھر اپنا اسلام ظاہر کیا - ۱۷ھ مین حضرت عمر شام سے واپس تشریف لائے اسی زمانہ مین جبلہ سے اور قبیلہ مزینہ کے کسی شخص سے باہم تنازعہ ہو گیا - جبلہ نے اوسکے طمانچہ مارا جس سے اوسکی ایک آنکھ پھوٹ گئی - قصاص کے حکم پر جبلہ نے کہا - کیا میری آنکھ اوسکی آنکھ کی مثل ہو سکتی ہے - نہین کبھی نہین -

خدا کی قسم مین ایسے شہر مین ہرگز نہ رہونگا جہان ادنی ادنی آدمیونکی حکومت
مجھپر ہو پس مرتد ہوکر بلاد روم مین چلا گیا۔ دوسری روایت یون ہے کہ جبلہ
حضرت عمر کے پاس آیا اسوقت یہ نصرانی تھا آپنے اسلام پیش کیا اور کہا زکوۃ بھی
دینی پڑیگی۔ جبلہ نے اسلام سے انکار اور زکوۃ کا اقرار کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ
جب تو اسلام ہی قبول نہین کرتا تو جزیہ دینا پڑیگا۔ یہ سنکر جبلہ نے ناک بھون سکیڑی
پھر آپنے فرمایا کہ تیرے لیے ہمارے پاس تین چیزین ہین جسکو چاہے قبول کر۔ اول
اسلام۔ دوم جزیہ۔ سوم جہان جی چاہے چلا جا۔ جبلہ آخری شرط کو منظور کرکے
تیس ہزار کی بھیڑ بھاڑ لیکر بلاد روم کیطرف چلا گیا۔ آپکو اوسکے بھاگنے کی خبر
ہوئی بہت افسوس کیا اور کہنے لگے کہ پہلے مین صرف صدقہ ہی منظور کرلیتا پھر
جب وہ مانوس ہوجاتا تو اسلام پیش کرتا۔ ظن غالب ہے کہ اوسوقت وہ بخوشی
خاطر اسکو بھی مان لیتا۔ ۲۱ھ مین جب آپ نے عمیر بن سعد انصاری کو بہت
بڑا لشکر دیکر بلاد روم کیطرف بھیجا تو عمیر کو سخت تاکید کردی کہ جبلہ کے ساتھ
نرمی کرنا۔ اخلاق سے پیش آنا۔ باہمی قرابت یعنی انصاریت کے سبب خوب
تلطف کرنا۔ اوسکو پھر بلاد اسلام کی طرف متوجہ ہونیکی رغبت دلانا اور کہدینا
کہ تم سے صرف صدقہ ہی لیا جائیگا اور تمکو تمہارے دین پر چھوڑ دینگے تم کو
اختیار ہے کہ جس دین پر چاہو قایم رہو کسی طرح کا تشدد تمپر روا نہ رکھا جائیگا۔
جب حضرت عمیر جبلہ سے ملاقی ہوے تو حضرت عمر کا پیام کہہ سنایا مگر اوس نے
بلاد اسلام مین آنیسے انکار کیا۔

علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ایک رات حضرت عمر عبد الرحمن بن عوف کے

Marfat.com

گہرآے وہ نماز پڑہ رہے تھے بعد فراغ نماز اونہون نے وجہہ رونق افروزی دریافت کی۔ فرمایا۔ ایک گروہ مسافرونکا مدینہ کے بازار کی ایک جانب آکر ٹہیرا ہے تم میرے ساتھہ چلو تاکہم تم ملکر اونکی حفاظت کرین ایسا نہو کہ قزاق اونکو لوٹ لین۔ دونون چلے جب قریب پہونچے ایک اونچی جگہہ دیکہکر بیٹہہ گئے اور آپسین باتین کرنیلگے۔ ناگاہ ایک شخص چراغ لیکر آیا آپنے فرمایا کہ اسوقت چراغ کا کیا کام کیونکہ سب لوگ سوچکے ہین پہر یہان سے دونون چلے۔ راستہ مین ایک جلسہ دیکہا جسمین لوگ کچہہ پی پلا رہے تھے۔ آپنے کہڑے ہوکر غور سے دیکہا اور فرمایا چلو مین نے دیکہہ لیا ہے۔ جب صبح ہوئی میر مجلس کو طلب فرماکر پوچہا حضرت یہ رات کو کیسا جلسہ تہا۔ اوسنے عرض کیا کہ آپکو کیسے خبر ہوگئی۔ فرمایا مین خود وہان موجود تہا اوسنے جوابدیا کہ کیا اللہ تعالےٰ نے لوگونکے عیوب کی تلاش سے منع نہین فرمایا ہے۔ آپ سنکر چپ ہوگئے اور درگذر کی۔ رات کو چراغ جلتا چہوڑکر سونے سے اسلئے منع کیا تہا کہ لبسا اوقات چوہے بتی کہسیٹ لیجاتے ہین مکانات چونکہ گہاس پہوس کے ہوتے تھے اسلئے اوس سے احتمال آگ لگجانیکا تہا۔ حضور صلعم نے بہی منع فرمایا ہے۔

خود اپنے لڑکے حضرت عبدالرحمٰن کی نسبت جنکو ابوشحمہ کہتے ہین جب معلوم ہوا کہ شراب پی ہے تو فوراً حد شرعی اونپر جاری کردی اور اسی دُرّے بدست خود لگائے جسکے صدمہ سے وہ جان بحق ہوگئے۔

ایکدفعہ ایک یہودی اور ایک مسلمان کا مقدمہ حضور فاروقی مین پیش ہوا آپنے بعد تحقیق حال یہودی کے حق مین فیصلہ صادر کیا۔ وہی سچا بہی تہا۔ یہودی

Marfat.com

آپکی تعریف وتوصیف کرتا ہوا چلا گیا اور مان گیا کہ واللہ یہ شخص اپنا آپ نظیر ہے کیونکہ اسنے میری توقع کے خلاف مسلمان کو ناکامیاب واپس کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ مدینہ کی گلیوں مین پھر رہے تھے۔کسی مکان سے گانے کی آواز آئی آپ متوجہ ہوکر وہان پہونچے اور دیوار کی راہ سے گھر مین داخل ہوکر دیکھا کہ ایک عورت اور ایک مرد باہم مینوشی مین مشغول ہین۔آپ ملامت کرنیلگے۔جواب ملا کہ مین نے صرف ایک جرم کیا ہے اور آپنے تین یعنے تجسس کرنا۔پس دیوار سے گھر مین آجانا۔بلا اجازت غیر کے گھر مین داخل ہونا۔آپنے یہ سنکر اوس سے کہا کہ اگر مین تجھکو معاف کردون تو آیندہ کیلیے تو اس فعل سے تائب ہوجائیگا۔اوسنے اقرار کیا کہ اے امیر المومنین آیندہ ایسی حرکت مجھسے سرزد نہوگی۔

ایکمرتبہ کسی شخص نے اپنے آپکو بطور گواہ پیش کیا۔آپنے اُس سے پوچھا کہ تجھکو کون شخص جانتا ہے۔وہ ایک شخص کو لایا جسنے اسکی بہت تعریف کی۔حضرت عمر نے پوچھا۔کیا تو اسکے مکان کے قریب رہتا ہے کہ اسکے حالات اندرونی وبیرونی سے واقف ہو۔اوسنے کہا نہین۔آپنے دریافت کیا۔کبھی تو اسکے ساتھہ سفر مین رہا ہے کہ اسکی عادات واطوار سے واقف ہو کیونکہ سفر مین بُرے بھلے اخلاق آدمی کے ظاہر ہوجاتے ہین۔کہا نہین۔آپنے فرمایا۔کبھی تجھسے اس سے لین دین کا معاملہ ہوا ہے۔عرض کیا۔نہین۔پھر آپنے اوس شخص سے کہا کہ تو نے اسکو مسجد مین نماز اور قرآن پڑہتے دیکھکر اسکی تعریف کی ہے تو اسکو نہین جانتا پھر اُس گواہ سے کہا کہ جا یہ کافی نہین کسی ایسے شخص کو

Marfat.com

لاجو تجھسے پوری طرح واقف ہو۔

ایک شخص نے اپنے بڑہاپے کو چھپانیکی غرض سے خضاب لگا لیا تہا آپنے اوسکا خضاب دہلوایا دیکہا تو وہ حضرت پیر فرتوت نکلے۔ اوسکی زوجہ کے متعلقین نے دہائی مچائی کہ اے امیر المؤمنین اسکو جوان سمجھکر ہمنے اس سے نکاح کیا تہا مگر یہ تو بوڑہا مصداق پیری و صد عیب کا نکلا۔ آپنے اوسکے کوڑے مارے اور فرمایا کہ تونے انکو دہوکہ دیا۔

ایک رات آپ مدینہ مین گشت کر رہے تہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کو فحش مین مبتلا دیکہا۔ لوگون سے اسکا تذکرہ کیا کہ اگر امام خود کسیکو ایسے فعل کا مرتکب دیکہے تو وہ اپنے علم سے حد قایم کر سکتا ہے یا نہین۔ لوگون نے جوابدیا کہ آپکو اختیار ہے مگر حضرت علی نے فرمایا کہ یہ جائز نہین بدون چار گواہون کے حد زنا قائم نہین ہو سکتی۔ آپ سنکر خاموش ہو گئے۔ ازالۃ الخفا مین لکہا ہے کہ آپنے چند دن بعد پہر یہی سوال کیا اور جناب اسد اللہ الغالب نے وہی جواب دیا۔ امام غزالی فرماتے ہین کہ حضرت عمر کا اطمینان نہوا اور متردد رہا کرتے تہے۔

سلمان بن ربیعہ سے اور عمرو بن معدیکرب سے جب گہوڑے کا حصہ نہ ملنے پر جہگڑا ہوا تو حضرت عمر نے عمرو کو لکہا کہ تونے اپنے امیر کی بے ادبی کیون کی۔ شاید تو اپنی تلوار صمصامہ پر نازان ہے مگر تجھے یہ نہین معلوم کہ میری پاس بہی ایک تلوار ہے جسکو مصمم کہتے ہین جس روز تیرے کانون کے درمیان مین اوس کو رکہد ونگا تیری کہوپڑی تک چیر ڈالیگی اور سلمان کو لکہا کہ تونے عمرو کو سزا دینے مین کیون توقف کیا اور ضبط کر گیا۔

Marfat.com

ایکدفعہ ایک قتل کا مقدمہ پیش ہوا۔ایک نوعمر شخص کی لاش راستہ مین پڑی
ہوئی ملی مگر باوجود سعی و تلاش قاتل کا پتا نہ لگا۔آپ نہایت متردد رہتے اور دعا مانگا
کرتے تھے کہ بارالہا اسکے قاتل کا پتا ملجاوے۔قریب ایک سال کے اسی حالت
مین گذر گیا ایکدن پہر اوسی مقام پر آپکا گذر ہوا دیکہا کہ ایک بچہ پڑا ہوا ہے۔آپکو
اور زیادہ تشویش ہوئی اور بچہ کو ایک عورت کے سپرد کرکے فرمایا کہ اسکی غور و
پرداخت سے غافل مت ہونا۔اگر کسی کو اس بچہ کی طرف ملتفت پاے تو مجھے
فوراً خبر کر دیجو۔جب بچہ کچھہ بڑا ہو گیا تو ایکدن ایک لونڈی اوس عورت کے
پاس آکر بولی کہ میری بیوی اس بچہ کو دیکہنا چاہتی ہین اگر تم لیچلو تو اچھی بات ہے
وہ عورت خدا سے چاہتی تہی کہ کوئی پرسان حال نکلے فوراً ساتھہ ہو لی وہ خادم
اوسکو ایک انصاری کی لڑکی کے پاس لے پہونچی جسنے اوسکو خوب پیار کرکرا
واپس کر دیا۔ضعیفہ نے واپس آکر یہ کیفیت خلیفۃ المومنین سے عرض کی۔آپ
سنتے ہی اوس پتہ پر پہونچے۔دروازہ پر اوس لڑکی کا باپ بیٹہا تہا آپنے پوچہا
کہ تو اپنی لڑکی کے حال سے واقف ہے۔اوس نے جوابدیا۔ہان۔وہ خدا کے
حقوق خوب پہچانتی ہے باپ کے حق کو بہی ادا کرتی ہے۔پابند صوم و صلوٰۃ اور
پرہیزگار ہے۔آپنے فرمایا کہ مین اوسکو نصیحت کرنا چاہتا ہون۔وہ آپکو اندر
لیگیا۔آپنے اشخاص موجودہ کو ہٹا کر اوس عورت سے پوچہا کہ فلان لڑکے سے
تیرا کیا تعلق ہے۔وہ یہ سنکر ہچکچائی۔آپنے ہاتہہ تلوار پر ڈالا۔اوسنے ڈر کر کہا
امیر المومنین۔کچہہ عرصہ ہوا کہ ایک بڑہیا میرے پاس آئی اور کام کاج کرنے لگی
مین بہی اوسکو مثل مان کے سمجہتی رہی۔کچہہ دن بعد مجھسے کہنے لگی کہ مجھے اندنون

Marfat.com

ضروری سفر درپیش ہے۔میرے ایک لڑکی ہے چاہتی ہون کہ تم اپنے پاس میری واپسی تک اوسے رہنے دو۔مین نے منظور کیا۔اے امیرالمومنین۔اوسنے مجھکو دغا دی کیونکہ وہ لڑکی دراصل لڑکا نکلی۔خیر۔وہ میرے پاس رہنے لگی مجھے اوسکے مرد ہونیکا وہم بہی نہ ہوا۔ایک رات سوتے مین مجھکو غافل پاکروہ مجھسے مختلط ہوگیا۔مین نے لاچار چہری لیکر جو میرے قریب رکہی تہی اوسکا کام تمام کردیا اور نعش اوٹھاکر باہر پہینک دی مگر حمل رہگیا تہا جو اس بچہ کی صورت مین وضع ہوا

ایکدفعہ آپنے قتل کے مقدمہ مین قاتل کو سزاے موت کا حکم دیا۔مقتول کے بعض ورثا نے معافی دیدی آپنے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مشورہ کرکے باقی متعلقین کو دیت دلواکر اوسے چہوڑ دیا۔

کچھہ لوگون نے قبیلہ مزینہ کی کسی آدمی کی اونٹنی چراکر ذبح کرڈالی۔آپنے مالک سے اونٹنی کی قیمت پوچھی۔اوسنے چارسو درم بتاے آپنے آٹھہ سو دلواکر اونکو چہوڑ دیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری نے ایک مرتد کو قتل کا حکم دیدیا۔آپ کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو بہت افسوس کیا اور ابوموسیٰ کو سرزنش کی کہ اوسکو قید کرکے توبہ کرانیکی کوشش کیون نہ کی۔

عبداللہ بن عمرو حضرمی نے آپ سے عرض کیا کہ میرے غلام نے میری بیوی کا ساٹھہ درہم کا آئینہ چرالیا ہے اسکے ہاتھہ کاٹنے کا حکم دیدیجیے۔آپنے فرمایا۔چونکہ یہہ تمہارا غلام ہے لہذا قطع دست کا حکم نہین ہوسکتا۔

ایکدفعہ ایک حاملہ عورت کے سنگسار کرنیکا آپنے حکم دیا۔حضرت معاذ بن جبل

Marfat.com

نے کہا کہ اسکے پیٹ مین جو بچہ ہے اس سزا کا اثر اوسپر بھی پڑتا ہے۔ آپ یہ سنکر
روے اور فرمایا کہ اگر معاذ نہوتا عمر ہلاک ہوجاتا اور وہ حکم منسوخ کر دیا۔
اسیطرح ایک مجنون عورت کو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ
مجنون۔ نابالغ اور خفتہ شخص پر شرعاً تعزیر واجب نہین ہے۔ آپنے حضرت علی کا
بہت شکریہ ادا کیا اور حکم منسوخ کر دیا۔
حضرت حسن بصری رح سے روایت ہے کہ ایک متعطش ذ کسی پانی کے موقع پر
آکر وہان کے لوگون سے پانی مانگا اونھون نے اوسکو پانی نہ پلایا وہ بیچارہ
العطش العطش کرتا ہوا جان بحق ہو گیا۔ حضرت عمر کو بھی شدہ شدہ یہ خبر پہونچی
آپنے اون لوگونکو طلب فرماکر اوس مرحوم کی دیت اون سے لی۔
حضرت عمر کا قول تھا کہ ہر شخص راے دینے کا مجاز ہے خواہ جوان ہو یا بوڑھا
بزرگی بعقل ست نہ بسال۔ یہ خدا کی نعمت ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور آپکی
مجلس مین ہر فن اور ہر علم کے ماہر وقابل جوان اور بوڑھے موجود رہتے تھے
جن سے آپ اکثر صلاح ومشورے لیا کرتے اور اگر احیاناً کبھی کوئی غلطی آپسے
سرزد ہوجاتی تو فوراً مان لیتے تھے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر
مین معاملات کے فیصل کرنے مین کسی قریب یا بعید کی رعایت کرون اور حق و
انصاف کو چھوڑ دون تو مجھے ایک لحظہ کی بھی مہلت نہ دیجیو۔ اگر کسی فیصلہ
مین شبہ ہوتا یا کوئی واقعی مجرم بوجہ عدم ثبوت یا کسی اور صورت سے بچ جاتا
تو وہ آپکی طبیعت مین کھٹکتا رہتا تھا۔ بسا اوقات ایسے فیصلے صادر کرتے تھے
جن سے رحم ونرمی ظاہر ہوتی ہے مگر اوسی حدتک کہ انصاف کے دامن پر دھبہ

Marfat.com

نہ لگے انصاف مین شاہ وگدا - وضیع وشریف - مسلم وغیر مسلم - یگانہ وبیگانہ - نا شناسب برابر تھے - اگر کبھی کسی نے بیجا طرفداری یا سفارش کی تو فوراً رد کردیا - آپ اپنی ایک بیوی سے بہت محبت رکھتے تھے جب خلیفہ ہوے تو اوسکو اس خیال سے طلاق دیدی کہ وہ کسیکی سفارش کرے اور اوسکی رعایت سے کوئی امر ناحق مجھسے سرزد ہوجاے - جسطرح آپ انصاف اور راستی کے حامی تھے اسیطرح دوسرے لوگونکے بھی جو ایسی صفات سے متصف ہوتے عاشق تھے انصارین سے ایک شخص اونٹ کی ران آپکو تحفتہً دیا کرتا تھا - اتفاق سے اوسکا مقدمہ کسی کے ساتھہ آپکے سامنے پیش ہوا - انصاری نے کہا کہ امیرالمؤمنین میرے مقدمہ مین اس طرح انصاف کیجیے جسطرح اونٹ کی ران جدا کیجاتی ہے - آپ سنکر چونکے - انصاری نے بار بار یہی کہا آپکو اوسکا کلام ناگوار گذرا مگر مقدمہ پر اوسکے کہنے سننے کا کچھہ اثر نہ پڑا - فیصلہ وہی ہوا جو حق تھا یعنی انصاری صاحب ناکام رہے - اس کے بعد حضور فاروق نے اپنے عمال کو تحفہ تحائف قبول کرنے سے ممانعت کردی -

ایک رات کا ذکر ہے کہ آپ اسلم اپنے غلام کے ہمراہ چلے جارہے تھے چلتے چلتے کسی مکان کی دیوار سے تکیہ لگا کر بیٹھہ گئے - اتنے مین ایک ضعیفہ کو اپنے یہ کہتے سنا کہ بیٹیا اوٹھہ اور دودہ مین پانی ملادے - لڑکی نے جوابدیا - کیا تونے خلیفہ کا یہ حکم نہین سنا ہے کہ دودہ مین پانی مت ملاؤ - ضعیفہ نے کہا - چل رہنے دے اسوقت اندھیری رات مین نہ خلیفہ دیکھہ رہا ہے نہ اوسکا ڈھنڈورچی - دختر نے کہا کہ نہ دیکھے مگر مناسب نہین کہ ظاہر مین اطاعت کرین اور باطن مین

Marfat.com

انحراف۔ فاروق اعظم اوس دوشیزہ کا یہ کلام سنکر نہایت مسرور ہوے اور اسلم سے کہا کہ اس مکان کو یاد رکھیو صبح اس لڑکی کو میرے پاس لانا ہوگا۔ دوسرے دن اوسکو بلوا کر اپنے صاحبزادہ عاصم سے عقد کر دیا اور ارشاد کیا کہ اگر مجھکو ضرورت ہوتی تو میرے سوا کوئی اوراسکا خاوند نہ بنتا۔ اسی عفیفہ پاکدامنہ کی نسل سے حضرت عمر بن عبد العزیز مشہور ومعروف خلیفہ تھے۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ "اگر مین زندہ رہا تو سال بھر کیلیے رعایا کی خبرگیری کیواسطے دورہ کرونگا کیونکہ لوگونکی بہت سی حاجتین ایسی ہونگی جو مجھہ تک نہین پہونچ سکتی ہین نہ عمال پہونچاتے ہین نہ ہر شخص میرے پاس آسکتا ہے۔ لہذا اس سیر اور گشت سے جو جو زیادتیان اور ظلم لوگون پر ہونگے اونکا انصاف ہو جائیگا اور جو جو خواہشین لوگونکی ہونگی وہ مجھپر ظاہر ہو جائینگی اسلیے ہر ملک اور ہر شہر مین کچھہ دنون تک قیام کرونگا مثلاً شام مین دو ماہ۔ مصر مین دو ماہ۔ کوفہ مین دو ماہ۔ بصرہ مین دو ماہ۔ اور جزیرہ مین دو ماہ اقامت کر کے رعایا کے حالات دریافت کرونگا اور انکی تکالیف کے دور کرنیکی سبیل نکالونگا بخدا وہ سال جسمین مین سفر کرونگا بڑا ہی اچھا ہوگا"۔ کسی نے عرض کیا اگر آپ دورہ مین جائین تو شام مین ایک شخص ہے جو فن حساب اور تحریر مین بڑا ماہر ہے اوسے ضرور اپنے ہمراہ لیتے آئین اور منشی بنالین۔ آپنے فرمایا کہ اگر مین ایسا کرونگا تو ایک غیر شخص کو اپنا رازدار بنانیکا مرتکب ہونگا جو کسی طرح اچھا نہین۔

قصہ مختصر قاضیون اور اونکی عدالتون کا جو بندوبست عمر فاروق نے کیا

Marfat.com

اوسکا اثر اور رعب داب مدتون تک ویساہی قایم رہا حضرت عمر کے بعد بہی سالہا سال عدالتہاے اسلامی مین دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہوتا رہا ایسے کاریگر اور تجربہ کار انجنیئر نے عدل کے انجن کو حرکت دیدی ہتی کہ وہ اپنے زور مین آپ ہی چلا گیا یہان تک کہ بنی امیہ کے زمانہ تک محکمہ قضا ناانصافی اور حق تلفی کے الزام سے بری رہا مگر جب حضرات بنی امیہ کا دور دورہ ہوا تو قاضی بلال بن ابی بردنے سب سے پہلے بداعمالی کی بنیاد ڈالی - افسوس ہاے افسوس - ایسے بادشاہ تو تاریخ مین بہت سے ملینگے جنہون نے بڑی کوشش سے عدل وانصاف پر کمر باندہلی ہو - ہماری راے مین تو کوئی بہی بادشاہ ایسا نہ تہا جو دیدہ ؤدانستہ نامنصف اور ظالم ہو مگر ایک بہی بادشاہ سواے فاروق اعظم کی ایسا نہوا کہ جسکے سالہا سال بعد تک عدل کا پہیئہ ڈہلتا چلا گیا ہو - اب بہی عدل مین اگر جان ہے تو فاروق اعظم کے طفیل سے کچہہ کچہہ مسلمانون ہی مین ملیگی - باقی ہیچ اور نری دکہاوٹ -

حضرت عمر کا عدل اور انصاف دنیا مین ہمیشہ یادگار رہیگا اور مظلوم اونکے نام سے دادخواہ ہوا کرینگے یہان ہم ایک حکایت لکہتے ہین جس سے معلوم ہوگا کہ آپ کے نام سے جو فریاد ہوتی وہ خالی نہ جاتی تہی - بنی عباس کے دور خلافت مین مامون الرشید کے عہد مین ایک سپاہی نے کسی شخص کو بیگار مین پکڑا اور وہ نہایت درد سے چلایا - "واعمراہ" اے عمر تم کہان ہو - مامون الرشید تک جب یہ خبر پہونچی تو اوسنے اوس آدمی کو بلا کر پوچہا - کیا تجہکو حضرت عمر کا عدل یاد آیا - اوسنے کہا - ہان - بادشاہ نے فرمایا - قسم بخداے لایزال اگر میری رعیت

Marfat.com

بھی ایسی ہوتی جیسی عمر کی تھی تو مین اون سے بڑہکر عادل ہوتا۔
غیر مذہب والونکی یہانتک خاطر کی گئی تھی کہ اسلامی عدالت سے بالکل آزاد کر دیئے گئے تھے اونہین حکم تہا کہ اپنے باہمی مقدمات آپ ہی فیصل کر لیا کرو اسلیے اونکے مقدمات اسلامی عدالتونمین کم آتے تھے۔ آبادی کے لحاظ سے ضلع پیچھے ایک قاضی مقرر تہا اور یہ تعداد کافی تھی۔ صیغۂ قضا اور اصول شہادت کے متعلق فاروق نے جو نادر و عمدہ باتین ایجاد کین وہ اونہین کا حصہ تہین۔ ماہرین فن کی شہادت آپ ہی کو سوجھی تہی جسکی تقلید اب تعلیم یافتہ قومین بہی کرتی ہین۔ حُطیہ شاعر نے ایک شعر زبرقان بن بدر کی ہجو مین لکہا مگر اوس شعر کو ہر کس و ناکس نہین سمجہہ سکتا تہا۔ زبرقان نے عدالت فاروقی مین نالش کر دی۔ آپنے بہت بڑے شاعر حسّان بن ثابت کی راے کے مطابق فیصلہ کیا۔ جن مقدمات مین حسب و نسب کی بحث ہوتی تہی اونمین حلیہ شناسون سے راے لیجاتی تہی۔
فصل خصومات کی نسبت بہت سے آئین و اصول مقرر کیے مگر اوتنے ہی جن سے انصاف آسانی اور ارزانی سے حاصل ہو سکے۔ انصاف کا ارزان اور آسانی سے حاصل ہونا ہی سب سے بڑی بات ہے جو آج کل مہذب ملکونمین بہی ناممکن ہے داد خواہ دعوے سے ہاتہہ دہو کے تو بیٹہہ رہتے ہین مگر عدالت کی کُتا گھسیٹی پسند نہین کرتے۔ مقدمات دایر کرنے مین کوئی صرف نہ تہا۔ عدالت کے دروازے سب کے لئے کہلے تہے کوئی روک ٹوک نہ تہی۔ تمام قاضیون کو تاکید تہی کہ کیسا ہی ذلیل سے ذلیل آدمی آکے تمہارے ہان نالشی ہو اوس سے نرمی اور خوش خلقی سے پیش آیا کرو تاکہ اوسے اپنے اظہار حال مین عدالت کا کوئی خوف

Marfat.com

طاری نہو۔ اسٹامپ۔ وکیلونکی فیس اور جنے کیا کیا اور کیا کیا کچھ نہ تھا۔

قانون دانی

یورپ مین تعلیم کا بڑا زور رشور ہے اور کہتے ہین کہ عام ہوگئی ہے مگر آج تک وہ درجہ حاصل نہین ہوا کہ ہر شخص قانون دان بنجاے اور نہ کوئی ایسا سامان بہم پہونچ سکا ہے کہ اگر کوئی جاہل کوئی قانونی مسئلہ جاننا چاہے تو لبسہولت معلوم کرلے۔ باوجود اس صریح علم اور واقعی آگاہی کے قانون نے یہ قاعدہ مقرر کردیا ہے کہ قانون کی ناواقفیت عدالت مین لبطور عذر پیش نہین ہوسکتی۔ دیکھو اس قاعدہ کے نتایج کیسے برے ہین مگر اسلام نے اس کام کے لئے ہمیشہ سے ایک خاص محکمہ مقرر کردیا ہے جسکا نام محکمۂ افتا ہے۔ آغاز اسلام ہی سے اوسکی بنیاد پڑی ہوئی ہے اور ہمین دعویٰ ہے کہ اوسکی مثال سواے اسلام کے اور کہین نہین ملیگی۔ اوسمین یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ لایق لایق اور عمدہ عمدہ قانون دان یعنے فقیہ ہر جگہہ موجود اور جمع رکیے جاتے تھے جنکا فرض تھا کہ بڑی تحقیق اور تدقیق سے ہر مسئلہ کو بتائین اور جو چاہے اون سے پوچھے نہ بتانا یا غلط بتانا جرم تھا۔ ہر شخص جب چاہے قانون سے واقف ہوسکتا تھا اور ہمارے ہی قانون کا حق ہے کہ وہ یہ قاعدہ مقرر کرے۔ "قانونکی ناواقفیت عذر ریت نہین ہوسکتی"۔ جناب فاروق اعظم نے اسکی پابندی ایسی کی کہ زمانہ صدیق اکبر مین بھی ایسی نہین ہوئی تھی۔ آپ نے خاص خاص لوگ افتا کی لیئے مقرر کرکے ہر جگہہ مہیا کردیئے تھے اور حکم تھا کہ ہر کس وناکس نہ تو مسئلے بتاے

Marfat.com

نہ اوس سے رائے لی جائے اس کام کی لئے جناب علی مرتضی حضرت عثمان ۔ ابو دردار ۔ ابوہریرہ ۔ زید بن ثابت ۔ ابی بن کعب ۔ عبد الرحمن بن عوف ۔ معاذ بن جبل وغیرہ مختص کر دیئے گئے تھے اور انکے سوا دوسرونکو ممانعت تھی کہ مسئلے نہ بتائین تاکہ مسائل کی غلط ترویج نہو ۔ مقرر شدہ مفتیون کی جانچ پڑتال سے بھی کبھی غافل نرہتے تھے جناب ابوہریرہ کا بارہا امتحان لیا گیا اور انکے منہ پر کہدیا کہ اگر تم واجبی جواب نہ دیتے تو تمہارے فتوے کو مین موقوف کر دیتا مفتیون کے نام عام جلسونمین مشتہر کر دیئے جاتے تھے ۔ اس سے بڑہکر مشتہری کا اور کوئی ذریعہ نہتا ۔ سفر شام مین بمقام جابیہ بے شمار آدمیون کے درمیان آپنے یہ فرمایا ۔

تم لوگونمین جو شخص قرآن سیکھنا چاہے وہ ابی بن کعب سے دریافت کرے فرائض مین کچھ پوچھنا ہو تو زید بن ثابت سے پوچھنا اور فقہ مین جو کچھ دریافت کرنا چاہو تو معاذ بن جبل کے پاس چلے جایا کرو ۔

غرضکہ ہر طرح سے انصاف کیا جاتا تھا اور سب سامان انصاف کے بہم پہنچا دیئے گئے تھے ۔ نگرانی بھی بخوبی ہوتی تھی ۔ دیگر عملداریون کیطرح کاغذی عملداری نہین بنائی گئی تھی کہ لکھا ہوا تو اتنا دیکھلو کہ آنکھین پھٹ جائین اور وجود اوسکا خارج مین ڈھونڈھو تو نہ ملے

اے طبل بلند بانگ در باطن ہیچ

کہا جاتا تھا اور کیا جاتا تھا اور کرنے مین کوکسر نہین کی جاتی تھی ۔

معلوم ہوتا ہے کہ عہد فاروقی مین مقدمات فوجداری کے لئے الگ

Marfat.com

محکمہ نہین قایم کیا گیا تہا - زنا اور چوری کے مقدمے قاضی ہی طے کر دیتے تہے
محکمہ پولیس کا نام احداث تہا اور افسر پولیس کو صاحب الاحداث کہتے تہے -

احتساب

دوکاندار تول اور ناپ مین دہوکا نہ دے سکین - جانورون پر زیادہ بوجہہ نہ لاد اجائے لوگ شارع عام پر اس طرح کہ پر کسی طرح کی روک نہ کرسکین اور مکان نہ بنا نے پائین اعلانیہ شراب نہ بکے - وغیرہ وغیرہ - ان سب باتون کا ایسا اچہا انتظام تہا کہ مجال نہ تہی جو کوئی انکا خلاف کرسکے اور کسیکو شکایت ہو - نہ یہ بات تہی کہ نام ہو سب باتون کا اور دکہائی کچہہ بہی نہ دے - پانچ سیر مین پاؤبہر کم ہونا ایمانداری سمجہا جاے اور عدالت کی حالت وہ جہاڑ جہنکاڑ ہو کہ پاؤبہر آٹے کی کمی کے لئے کوئی اوسمین جانے کی ہمت کرے تو خدا جانے تو ناک مین دم آجاے اور دس پندرہ روپیہ بہی خرچ ہوجائین تو تعجب نہین -

احتساب کے لئے ہر جگہہ اہلکار اور افسر مقرر تہے - حضرت عمر خود بہی بازار مین تشریف لیجا کر معاملات کو دیکہا کرتے تہے - اگر کسی تاجر کی کوئی بے عنوانی دیکہتے تو اوسے درہ مارتے اور فرماتے کہ بیع وشرا وہ کرے جسکو مسائل معلوم ہون ورنہ وہ سود کہائیگا چاہے یا نہ چاہے - ابن سعد نے روایت کی ہے کہ جناب فاروق اعظم نے عبد اللہ بن عتبہ کو بازار کی نگرانی کے لئے متعین کیا تہا

جیلخانہ

عرب مین حضرت عمر ہی کی ایجاد ہے کہ جیلخانے بنائے گئے - پہلے ہی پہل مکہ مین صفوان بن امیہ کا مکان چار ہزار درہم مین خرید کے اوسے جیلخانہ مقرر کیا -

Marfat.com

اوسکے بعد سب اضلاع کو احکام جاری کر دیئے گئے کہ محبس پختہ اور مضبوط جلدی سے تعمیر کراؤ۔علامہ بلاذری نے کوفہ کے جیلخانہ کا پتا دیا ہے۔اس سے قبل مجرمون کو جو نہایت سخت اور بیرحمانہ سزائین دی جاتی تہین وہ بند ہوگئین۔قاضی شریح مدیونان ڈگری کو بہی قید کرکے جیلخانے بہجواتے تہے۔

جیلخانہ بن جانے کے بعد اکثر سزاؤن مین بہی تبدیلیان ہوگئین۔ابو محجن ثقفی کو بار بار شراب خواری کے جرم مین عمر فاروق نے حد کے بجاے قید کیا پہر اونہین جلاوطن کرکے ایک جزیرہ مین بہیجدیا۔یہ جلاوطنی کی سزا بہی ہماری حضور ہی کی ایجاد ہے۔

حکومت فاروقی کی خصوصیات

اگر کوئی یہ خیال کرے کہ عمر فاروق کو رعیت ہی خوش قسمتی سے ایسی میسر ہوئی تہی جو اپنے دل وجان سے اونکی مطیع اور فرمانبردار تہی تو یہ خیال اوسکا بالکل اور سراسر بلکہ محض غلط ہوگا۔اگر سچ پوچہو تو رعیت کی طرف سے جس خطرہ اور دوہیری مشکل مین جناب عمر پہنسے ہوے تہے اوسمین آج تک روے زمین کا کوئی بادشاہ ازل سے ہمین نظر نہین پڑا اور نہ خدا ایسی مصیبت مین کسی بادشاہ کو ڈالے۔کیا معنے کہ اول تو ایک محض اجنبی اور نئے مذہب کی اشاعت سر پڑی ہوئی اور وہ مذہب بہی کیسا جسکے پیر کے نیچے کی چینٹی بہی اوسکی دشمن نہ وہ کسی کے موافق نہ کوئی اوسکے مطابق۔یہودی اوسکے دشمن۔عیسائی اوسکے خون کے پیاسے۔آتش پرست اوسکی جڑ کہودنے کو موجود۔سبکو

Marfat.com

جانے دو جس قوم سے وہ پیدا ہوا وہ قوم خود اوسے کاٹ کہانے کو تیار - ادہر عیسائی اور پارسیون کی ناک مین ہزارون برس سے بادشاہی کی بو سمائی ہوئی - اونہین مسلمانون کا بادشاہ بن جانا اور اپنا اونکی رعیت ہونا کیسے گوارا ہو سکتا تہا - اودہر اندرونی حالت عرب کی یہ تہی کہ گہر مین خلافت کے بہت سے دعویدار موجود تہے - چنانچہ آج تک خود مسلمانون مین اگر کوئی فرقہ خلفا کا مخالف ہے تو وہ عمر فاروق ہی کو خون بہری آنکہون سے دیکہتا ہے - اور دیکہیے - ایک گروہ مؤلفۃ القلوب کا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ یہ ابوبکر و عمر کون ہوتے ہین خلافت تو بنی ہاشم یا بنی امیہ کا حق ہے - اگر بنی ہاشم اور بنی امیہ خود اپنی ذات سے خاموش رہتے تو بہی غریب عمر کو کچہہ سہارا ہوتا یہ نہین اونکی بہی اودہیڑ بن چلی جاتی ہے عہد صدیقی مین کہُلم کہُلا بغاوت کے مشورے ہوا کیے چنانچہ ازالۃ الخفا مین لکہا ہے - زبیر اور بنی ہاشم جناب فاطمہ کے کاشانۂ اقدس پر جمع ہو کے خلافت ابوبکر و عمر کے اوٹہا دینے کے لئے باہم مشورے کیا کرتے تہے - یہ فاروقی ہی رعب و جلال تہا جسنے بنی ہاشم و بنی امیہ کو ایسا دبا رکہا کہ کسیکو سر نہ اوٹہانے دیا - جب سایہ فاروقی خلافت کے سر پر سے اوٹہ گیا تو کوئی خلافت کو نہ سنبہال سکا اور بنی ہاشم اور بنی امیہ کے جہگڑون نے اسلام کی جڑ ہلا دی جیسے متضاد عناصر - خاک - باد - آب - آتش کو ملا کے ایک جگہہ خدا نے رکہدیا ہے اور کوئی کسی پر غالب نہین آسکتا اسیطرح متضاد گروہون کو ملا جلا رکہنا اور بے کہٹکے حکومت کیے جانا عمر ہی کا کام تہا اور بس -

ہیبت و جلال فاروقی کی نسبت دو ایک روایتین ہم یہان لکہے دیتے ہین

Marfat.com

جن سے صولت وسطوت فاروقی بخوبی عیاں ہوتی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہین کہ ایکبار حضرت عمر کہین تشریف لئے جاتے تھے آپکے پیچھے پیچھے چند صحابہ بھی تھے ناگاہ آپنے پیچھے مڑکر دیکھا۔ سب لوگ ہیبت فاروقی سے گر گئے اور گردنین نیچی کرلین۔ آپ یہ حالت ملاحظہ فرماکر رو پڑے اور کہا۔ بارالہا۔ تو خوب واقف ہے کہ مین تجھسے اس سے زیادہ ڈرتا ہون جتنا یہ لوگ مجھسے ڈرتے ہین۔

ایکمرتبہ آپ مکہ مین تشریف لائے۔ اہل مکہ نے شکایت کی کہ ابوسفیان نے پانی کی رَو کو روک لیا ہے۔ آپ یہ سنکر درہ لے اوسطرف چلے جہان ابوسفیان نے پانی روک رکہا تہا۔ وہان پہونچکر دیکہا کہ ابوسفیان نے چند پتہرون سے پانی کو روک رکہا ہے۔ آپنے فرمایا کہ فلان فلان پتہر اوٹہاؤ۔ اونہون نے اوٹہا لیا۔ پہر فرمایا۔ فلان فلان پتہر اور اوٹہاؤ یہانتک کہ پانچ یا نو پتہر اونہون نے اوٹہائے۔ آپ خانہ کعبہ کیطرف متوجہ ہوکر بولے۔ اللہ کا شکر ہے کہ عمر جیسا آدمی ابوسفیان جیسے رئیس کو حکم کرے اور وہ اوسکی تعمیل سے گریز نکرے۔ یہ اللہ کا فضل واحسان ہے۔

ایکمرتبہ دولتخانۂ فاروقی پر چند سرداران قریش مثلاً سفیان بن حرب اور حارث بن ہشام وغیرہ رؤسا حاضر ہوے نیز بلال وصہیب وغیرہ غربا مسلمین اہل بدر مین سے حاضر ہوے۔ حضرت عمر نے غربا کو اندر آنیکی اجازت دی اور وہ رؤسا باہر کہڑے رہے۔ ابوسفیان نے ملول ہوکر کہا کہ ایسی تذلیل ہماری کبہی نہین ہوئی جیسی آج۔ سہیل بن عمرو آدمی سمجہدار تہے بولے۔ مجہے معلوم ہے کہ یہ امر تمکو نہایت ناگوار گذرا اگر یہ تمہارا ہی قصور ہے اور رونے کی جگہہ کیونکہ وہ لوگ

Marfat.com

جنکو تم غلام کہتے ہو اسلام مین تم سے پہلے داخل ہوے اور تم پیچھے۔ آہ۔ ای ابوسفیان قیامت کے دن کیا حال ہوگا جب وہ جنت مین پہلے داخل ہونگے اور تم پیچھے۔ یہ سنکر سب رونیلگے یہانتک کہ حضرت عمر نے اونکے رونے کی آواز سنکر اونکو بھی بلا لیا رعیت تو جیسی مطیع ومنقاد تھی اوسے سب جانتے ہین اگر رعیت ہی مین یہ صفات ہوتین تو پچھلی خلافتین کیون دے بیٹھتین ۔ دوسری کرامت ہمارے ممدوح کی حکومت مین یہ ہے کہ عربون کی خودسری اور آزادی کو ہٹی مین ملا کر بھی آپنے حکومت نہین کی جسطرح امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کیا یا اور چند یورپ کی سلطنتین کرتی ہین۔ حضرت عمر نے تو رعیت کے خودسری اور آزادی کے جوہر کو چمکا کر حکومت کی بارہا عام مجمعون مین لوگ گستاخانہ نکتہ چینیان اور اعتراض اونپر کرتے تھے اور اونکے سامنے مگر وہان پیشانی پر کبھی سلوٹ بھی نہین آئی۔ آتی کیسے پانی تو مرتا ہی نہ تھا۔ جہان پانی مرتا ہے برا تو وہان معلوم ہوتا ہے۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے فاروق اعظم نے جناب عمرو بن العاص حاکم مصر پر خراج کے باب مین کچھہ سختی کی۔ عمرو بن العاص بگڑ گئے اور بولے اے ابن خطاب تو وہ دن بھول گیا کہ میرا باپ کمخواب اور زربفت کی قبائین زیب تن کیا کرتا تھا اور تیرا باپ ایندہن کے گٹھے سر پر لادلاد کے باورچی خانہ مین بیچتا تھا جس سے تو نے پرورش پائی ہے۔ آج تو ہمین پر حکومت جتاتا ہے۔ ہم ناظرین سے انصاف طلب ہین کہ آج کے دن بھی کوئی بادشاہ ایسا ہے جو اپنے ماتحت سے چاہے وہ خدا ہی کا بچہ ہو ایسا سن لیگا۔ کبھی نہین ہرگز نہین۔ مگر ہمارے خلیفہ برحق نے کیا کیا۔ صرف ہنس دیئے اور الٹی عمرو بن العاص کی خوشامد کی تا کہ لوگ

Marfat.com

یہ نہ سمجھیں کہ سلطنت کا غرور آگیا۔

دو چشمت کہ تیر بلا میزند	چنین تیر بر ما چرا میزند

ایک مرتبہ آپنے ممبر پر لوگونکو مخاطب کرکے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین تم اوسوقت کیا کروگے جب مین دنیا کیطرف مائل ہوجاؤن۔ جماعت حاضرین مین سے ایک شخص اوٹھکر قریب آیا اور تلوار نیام سے نکالکر کہنے لگا کہ تیرا سر اوڑا دینگے حضرت عمر نے یہ سنکر فرمایا۔ خدا تجھپر رحم کرے۔ شکر ہے اوس پاک پروردگار کا جس نے میری رعایا مین ایسے شخص کو بھی گردانا ہے کہ اگر مین ٹیڑھا ہوجاؤن تو وہ مجھکو سیدھا کردیگا۔

ایکدن خطبہ پڑھتے ہوے آپنے مہر کی زیادہ مقدار مقرر کرنے سے ممانعت فرمائی اور کہا کہ رسول اللہ صلعم نے بعض ازواج مطہرات کا مہر دس درہم مقرر فرمایا اور سامان گھر کا دیا یعنی چکی۔ گھڑا۔ بستر چمڑہ کا۔ اور بعض ازواج کے ولیمہ مین حضور نے دو مد جو کے پکا کر کھلاے۔ بعض مین دو مد جو۔ کچھ چھوارے اور دو مد ستو کے تقسیم کیے اور کہا کہ رسول اللہ نے اپنا اور اپنی صاحبزادیون کا مہر چار سو درہم سے زیادہ نہین باندھا اگر یہہ کوئی بزرگی کی بات ہوتی تو آپ سب سے پہلے کرتے۔ ایک عورت اوٹھکھڑی ہوئی اور بولی۔ کیا تم اس بات سے منع کرتے ہو حالانکہ خدا خود فرماتا ہے " واتیتم احداھن قنطارا" اس سے بڑا خزانہ بھی مہر مین دینا جائز معلوم ہوتا ہے۔ عورت کا کلام سنکر بجاے اسکے کہ زجر و توبیخ کرتے فرمانے لگے "مجھسے سب زیادہ فقیہ ہین حتی کہ عورتین بھی۔" اصل الفاظ یہہ ہین "کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات"

Marfat.com

عام الرمادہ کے بعد جب آپ ملک شام کو تشریف لیگئے تو مجمع عام مین حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے عزل کا سبب بیان فرماکر اپنی بریت ظاہر کی فوراً احمد بن حفص المخزومی کھڑا ہوکر اسطرح کہنے لگا۔ واللہ ما عدلت یا عمر لقد نزعت عاملا استعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وغمدت سیفا سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد قطعت الرحم وحسدت ابن العم۔ یعنی اے عمر بخدا اے لاینزال۔ تونے انصاف نہین کیا۔ تحقیق تونے اوس عامل کو موقوف کردیا جسے رسول اللہ نے مقرر کیا تہا اور تونے وہ تلوار میان مین کردی جسے رسول اللہ نے کہینچا تہا۔ بیشک تونے قطع رحم کیا اور اپنے چچا کے بیٹے پر حسد کیا۔ باوجود اس خطاب پر عتاب کے آپنے احمد سے کچہہ نہ کہا اگر کہا بہی تو صرف اسقدر کہ تجہکو اپنے بہائی کی حمایت مین غصہ آگیا۔

خشک دماغی اور کور باطنی تو بات ہی دوسری ہے کہ کسی سے کوئی سچی بات بہی سنی تو حقارت کی نظر سے اوسے دیکھہ لیا۔ ایسے کوتہ بین اور خودغرض سے تو ہم بات بہی نہین کرنا چاہتے ورنہ آپ دنیا کی تاریخ کے سب ورق اولٹ جائیے اور ہمین ڈہونڈہ ڈہانڈہکے صرف ایک ہی بادشاہ ایسا دکہا دیجیے جو اپنے کندہے پر مشک دہر کے لاچار بڑہیون ضعیف عورتون کے گہر پانی بہرآتا ہو۔ خود فرش خاک پر پڑ رہتا ہو اور یتیمون اور بیکسونکو بستر نرم پر سُلاتا ہو۔ اپنے قمیص اور پاجامہ مین دس دس پیوند چڑہ کے لگاتا ہو مگر رعیت کی بہبودی اور سرسبزی کی فکر مین اوسے نیند نہ آتی ہو۔ بازارونمین عام لوگون کیطرح پڑا پہرتا ہو اور تلاش اسکی ہو کہ دیکہون کہین کسی غریب کی گانٹہہ تو نہین کاٹی جاتی۔ ہر جگہہ

Marfat.com

بیدھڑک تن تنہا جریدہ چلا جاتا ہو - اونٹون کے بدن پہ اسواسطے اپنے ہاتھہ سے تیل ملتا ہو کہ مین خادم اسلام ہون اور یہ اونٹ مسلمانون کا مال ہین - درو دربان وچاؤش وحشم وخدم ونقیب وچوبدار سے بالکل ناواقف ہو - اسپر بہی وہ رعب وداب ہو کہ عرب وروم وعجم اوسکے نام سے کانپتے ہون اور جسطرف رخ کرتا ہو زمین لرز جاتی ہو - سکندر وتیمور لاکہون آدمی جلو مین رکہتے تہے جب کہین جاتے اونکا رعب قایم ہوتا تہا اور عمر فاروق نے تن تنہا ایک اونٹ پر شام کا سفر کیا مگر چار دانگ عالم مین غل مچگیا تہا کہ مرکز عالم ہلا چاہتا ہے - یہ سب عدل وانصاف اور رعیت پروری ہی کی ہیبت تہی یا کچہہ اور -

اخلاق - قناعت وزہد - تواضع وانکسار - خاکساری وسادگی - راستی وحق پرستی - صبر ورضا - شکر وتوکل - اوس ذات ستودہ صفات مین درجہ کمال کو پہونچ گئے تہے -

ایک نہایت عجیب وغریب بات ہمارے فاروق اعظم مین یہ تہی کہ ہمیشہ بڑے بڑے کامونمین لگے رہتے تہے اسپر بہی چہوٹے چہوٹے کامون کے کرنیکا وقت آپکو ملجاتا تہا اور وقت مین تنگی اونکے لیے کبہی ہوئی ہی نہین - جو کام شان خلافت اور داب سلطنت کے خلاف ہمین معلوم ہوتے ہین اونکے کرنے مین بہی آپکو کبہی عار نہین ہوا - روزینہ دارون کے روزینہ تک آپ اپنے ہاتہون سے گہرون پر جا کے دے آتے تہے - اگر دار الصدقہ مین گذر ہوگیا تو ایک ایک اونٹ کے دانت گننے اور حلیہ لکہنے لگے - ضرورت ہوئی تو کسی اونٹ پر تیل کی مالش ہی کرنے لگے - ناظرین اپنے دل مین یہ نہ سمجہین کہ بڑی ہی بڑی باتون پہ نظر ہو گی

Marfat.com

نہین اون آنکھون کو جزئیات پر بہی وہی توجہ تہی جو اہم سے اہم آدمیونکو امور اہم پر ہوتی ہے اوسپر طرّہ یہ ہے کہ بیٹھے بیٹھے کچہہ خیال جو آیا تو اپنی فوج کے سپاہیون اور مجاہدین کے گہرون پر چلے گئے۔ دروازہ پر کہڑے ہو بال بچون کی خیریت دریافت کی اگر کوئی بچہ باہر نکل آیا تو اوسے گود مین اوٹہا لیا۔ نہایت اخلاص سے پیار کیا اور پوچہا کہ بازار سے کچہہ سودا سلف منگانا ہو تو لاؤ مین لا دون۔ تم کسی طرح کی تکلیف نہ بہگتنا۔ اگر تمہارا مالک باہر اسلامی خدمت پر ہے تو کچہہ مضائقہ نہین یہ عمر تمہاری خدمتگاری کو موجود ہے۔ اکثر گہرون سے لونڈیان آپ کے ساتہہ کردی جاتین۔ فاروق اعظم اونہین اپنے ساتہہ لیجاتے اور سودا بازار سے اونہین خرید دیتے۔ جن گہرونمین لونڈیان نہ ہوتین اونکے سودے خود دینے بہی جاتے۔ مفلس و نادار کے لئے اپنے پاس سے سامان خرید لیجاتے۔ میدان جنگ سے اگر کوئی سپاہی اپنے گہر خط بہیجتا تو قاصد آپکے ہاتہہ مین لاکر دیدیتا آپ سو کام چہوڑتے اور اوسیوقت جا کر اوسکے گہر پر دے آتے اور کہتے کہ کہو تو پڑہکے سناتا جاؤن اور میرے پاس کاغذ قلم دوات بہی ہے کہو تو جواب بہی لکہتا جاؤن۔ اگر کسی اور سے لکہوایا چاہو تو لکہوا کے رکہہ چہوڑنا مین فلان وقت آکے لیجاؤنگا۔ اگر کسی گہر سے آواز آئی کہ تمہین پڑہتے جاؤ اور تمہین جواب بہی لکہدو تو بلا غل و غش وہین زمین پر دروازہ کے سامنے بیٹہہ گئے۔ آیا ہوا خط پڑہکے سنا دیا۔ گہر مین سے جو بتایا گیا وہ جواب مین اچہی طرح لکہدیا اور اپنے ساتہہ لیتے آئے۔ جب سرکاری قاصد واپس ہوا اوسے سمجہا کے دیدیا۔ ہر وقت اور ہر گہڑی اسی بات کی تلاش رہتی تہی کہ اے عمر رعیت کو کوئی ایسی تکلیف نہو جس سے

Marfat.com

توبخیر رہجاے - اسلئے یہ معمول تہا کہ ہر نماز کے بعد صحن مسجد مین آکے بیٹہ جاتے اور جسے جوکچہ کہنا سننا ہوتا وہ آپ کے برابر آکے بلا تکلف بیٹہ جاتا اور کہہ سنکے اپنا مطلب حاصل کرلے جاتا تہا۔ جو کوئی نہ آتا یا مسجد آدمیون سے خالی ہوجاتی تو آپ تہوڑی دیر انتظار کرکے اوٹہ جاتے - راتو نکو اکیلے تن تنہا گلی کوچون مین گشت لگایا کرتے تہے اگر کسی طرف سے ذرا بہی آواز آتی تو اوسیطرف کان لگا دیتے کہ کہین کوئی مصیبت زدہ فریاد تو نہین کر رہا ہے - اگر سفر کرتے تو راہگیرون سے ادہر اودہر کے حالات سب دریافت کرلیتے - اثناے راہ مین جو بستی یا گانون ملتا اوسمین پہر چلکے اوسکی حالت بخوبی دیکہہ لیا کرتے تہے - ادہر اودہر سے جو نووارد مدینہ مین آتا اوسے اپنے پاس بلاکے ہر طرحکی باتین پوچہہ لیا کرتے تہے - اطلاع یابی کا کوئی ذریعہ بیکار نہین رکہا جاتا تہا - آنکہین خدمتگذاری کے لئے ہر دم کہلی رہتی تہین اور کان فریادرسی کے واسطے ہر وقت واتہے -

ادہر اللہ سے واصل اودہر مخلوق سے شاغل		خواص اُس برزخ کبرے مین تہا حرف مشدد کا

دریافت حال کا ایک بڑا عمدہ اور موثر طریقہ یہ نکال لیا تہا کہ اطراف وجوانب کو لکہدیا گیا - تم اپنے ہان سے ڈیپوٹیشن یعنے وفد ہمارے پاس بہیجا کرو جو تمہاری شکایتین اور خواہشین ہمپر ظاہر کیا کرین - پس ہر مقام سے سفارتین آتی تہین اونکو بکشادہ پیشانی اور عزت سے دربار خلافت مین لیا جاتا وہ لوگ اپنے ہان کے ہر رطب ویابس کو اپنے بادشاہ کے سامنے پیش کرتے اور جو بات قابل اصلاح ہوتی اوسکا علاج بخوبی کردیا جاتا - گویہ وفد کا طریقہ عرب مین

Marfat.com

پہلے سے چلا آتا تہا مگر فاروقی دوربینی اور صحیح الدماغی نے اس سے وہ کام لیا
جو آج کل کی جمہوری سلطنتونین لوکل سیلف گورنمنٹ اور رعایا کے قایم مقام
میمبرون سے بہی نہین نکل سکتا۔ اور ہان اتنے بند و بست پر بہی اطمینان نہتا
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال۔ سعدی علیہ الرحمہ فرما چکے ہین۔ اونکی رعیت
تو روئی کا پہویا۔ ریشم کا تہان۔ مانڈے کا پہپولا تہی۔ جب منہہ سے نکلتا
تو یہی نکلتا تہا۔ ہاے عمال میری رعیت کی کچہہ غور و پرداخت نہین کرتے نہ
ہر شخص مجہہ تک آسکتا ہے آہ یہ کیسی آہنی۔ یہ دل مین آتا تہا کہ دہن لگی اے
عمر تو ہی تو بے دست و پا نہین ہے تو ہی رعیت کے پاس پہونچنے کی کوشش کر
بس شام۔ جزیرہ۔ کوفہ وغیرہ کے دورہ کی ٹہان لی اور ہر جگہہ دو دو مہینہ تہہرنے
کا ارادہ کیا۔ شام کے اخیر دورہ مین اوسکے ہر ضلع مین قیام کرکے رعایا کی
ایک ایک شکایت سنی اور اوسکا قرار واقعی علاج کیا۔

ایکدفعہ رات کو آپ گشت مین تہے دیکہتے کیا ہین کہ ایک بدوی اپنے خیمہ سے
باہر زمین پر بیٹہا ہوا ہے۔ ہمارے حضور بہی اوسکے پاس جا بیٹہے اور باتین
کرنے لگے۔ یکایک خیمہ کے اندر سے رونے کی آواز آئی۔ آپکے کان کہڑے
ہوے۔ پوچہا۔ یہ آواز کیسی ہے۔ بدّو نے جواب دیا کہ میری بیوی دردزہ مین
گرفتار ہے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اسوقت کوئی دوسری عورت اوسکی تسلی کو
پاس نہین۔ آپکو ترس آیا۔ وہان سے اوٹہے اور اپنے گہر جاکے اپنی بیوی ام کلثوم
کو بدوی کی بیوی کیخدمت کیواسطے لے آے اور خیمہ مین بہیجدیا ان لوگونکی
برکت سے تہوڑی ہی دیر مین جیتا جاگتا بچہ ہو پڑا۔ حضرت ام کلثوم نے اندر سے

Marfat.com

آواز دی کہ امیر المؤمنین مبارک خداوند کریم نے آپکے دوست کو چاند سا بیٹا عطا فرمایا۔ بدوی اسوقت تک نہین پہچانا تھا کہ یہ جناب فاروق ہین فوراً قدمونپر گر پڑا اور مؤدب سامنے جا بیٹھا۔ آپ نے اوسکو تسلی دی اور فرمایا کچھہ خیال نکرو مین اور میرے بیوی بچے سب تم لوگونکی خدمت ہی کے لیے ہین۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے بیان کیا ہے کہ ایک رات امیر المؤمنین عمر فاروق آدھی رات کو میرے گھر پرآکے پکارے۔ اندھیرا گھپ ہو رہا تھا اور ہاتھہ سے ہاتھہ نہین سوجھائی دیتا تھا۔ مین گھبرا کے باہر نکل آیا اور دریافت کیا کہ خیر تو ہے اسوقت آپ کہان۔ ارشاد ہوا۔ بھائی اسیوقت مجھے خبر لگی ہے کہ ایک قافلہ تھکا ماندہ آکے شہر سے باہر اوترا ہے۔ کہین اونکے ہان کوئی اونچ نیچ نہو جاوے چلو ہم تم چلکے اونکا پہرہ دین۔ عبد الرحمٰن کہتے ہین کہ مین نے اپنے دل مین کہا۔ اللہ اکبر اس شخص کو رعیت کی فکر سے ایکدم چین نہین خاموش ساتھہ ہولیا اور صبح تک قافلہ کے گرد گشت لگاتے اور پہرہ دیتے گذری

حضرت سعید بن یربوع صحابی کی آنکھین جاتی رہی تھین وہ جمعہ کی نماز مین نہین شامل ہو سکتے تھے۔ حضرت عمر نے اونکی خدمتگاری مین ایک آدمی نوکر کر دیا جو ہر وقت اونکے ساتھہ رہتا اور ہر جمعہ کو مسجد مین لے آتا تھا۔

ایکدفعہ آپ خود کھڑے ہوے لوگونکو کھانا کھلا رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک آدمی اولٹے ہاتھہ سے کھاتا ہے اوسکے پاس جا کے کہا۔ میان تم سیدھے ہاتھہ سے کیون نہین کھاتے۔ اوسنے جوابدیا کہ امیر المؤمنین میرا دایان ہاتھہ جنگ موتہ مین جاتا رہا ہے۔ آپ کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور فرمایا کہ افسوس

Marfat.com

صد افسوس تم وضو سے بھی معذور ہو گے۔ تمہارا سر کون دُھلاتا ہو گا۔ کپڑے کون پہناتا ہو گا۔ پھر ایک نوکر رکھدیا جو اوسکی خدمت کیا کرتا تھا۔

ہمارے فاروق اعظم اسلامی اخلاق کی تصویر مجسم تھے۔ اونکی خالص نیت۔ دنیا کی لذتون سے بالکل پرہیز کرنا۔ زبان کی کامل حفاظت رکھنا۔ راست گوئی بالکل خدا کی طرف رجوع ہو جانا اور دنیا کی سب چیزون سے قطع تعلق کر لینا ایسی باتین تھین جو اونمین سے نکل کے صحبت والون مین اثر کر جاتی تھین۔ جو لوگ اون کے پاس رہتے وہ کچھہ نہ کچھہ اونکے رنگ مین رنگ جاتے تھے مسور بن مخرمہ پرہیزگاری اور تقوی ہی سیکھنے کے لئے آپکے ساتھہ ساتھہ پھرا کرتے تھے۔ علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ عمر فاروق کے اوصاف جمیلہ اونکے تمام افسرون اور عہدہ دارون مین اثر کر گئے تھے۔ عرب مین جاہلیت کی یادگار چند بری باتین باقی رہگئی تھین مثلاً عالی نسبی کا فخر و غرور۔ عام لوگون کی تحقیر و تذلیل۔ ہجو و بدی کرنا عشق بازی۔ ہوا پرستی۔ شراب پینا وغیرہ۔ جناب فاروق اعظم نے ان باقی ذمائم کا بھی بخوبی قلع و قمع کر دیا۔ فخر و غرور کی تمام بنیادین قوم سے اوکھاڑ پھینکین قطعی حکم دیدیا کہ لڑائیون مین لوگ اپنی اپنے قبائل کی جے نہ بولا کرین۔ آقا اور نوکر کا فرق بالکل رکھا ہی نہین۔ غلام اور مالک مین مساوات پھیلا دی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ صفوان بن امیہ نے بہت سے معزز آدمیونکی دعوت کی مگر نوکرون اور غلامون کو دسترخوان پر شامل نہ کیا۔ عمر فاروق پر جو یہ بات واضح ہوئی تو ایک ساتھہ آگ بگولہ ہو گئے۔ اون سبکو بلا کر اپنے برابر بٹھا لیا

Marfat.com

جب کہانے مین ہاتہہ ڈالا اور بولے خدا اون لوگون کا بُرا کرے جو نوکرون اور غلامونکو ذلت کی نگاہ سے دیکہتے ہین۔

ابی بن کعب جلیل القدر صحابی تہے۔ وہ ایک مجلس مین بیٹہے بیٹہے جانے کے لیئے اوٹہہ کہڑے ہوے۔ لوگ براہ تعظیم اونکے ساتہہ ہی کہڑے ہوگئے اور تہوڑی دور اونکے ہمراہ چلے۔ اتفاقًا اوسی وقت سامنے فاروق اعظم نمودار ہوے اور یہ حالت دیکہکے اُبی بن کعب کے ایک کوڑا لگایا۔ وہ حیرت زدہ ہوکے رہگئے اور کہا خیر تو ہے مجہسے کیا خطا ہوئی۔ آپنے کیون سزا دی۔ جناب فاروق نے فرمایا کیا خوب آپکو ابہی تک خبر نہین۔ اپنی ایسی تعظیم کرانا تمہارے لیئے فتنہ اور ان لوگون کیواسطے موجب ذلت ہے۔

شاعرون نے شعر و شاعری کو ہجو و بدگوئی کا آلہ بنا رکہا تہا۔ شاعر صاحب جہان کسی سے ناراض ہوے فورًا اوسکی ہجو کہہ ڈالی۔ یہ ہجوین ہوا کی طرح سارے ملک مین ذراسی دیر مین پہیل جاتی تہین اور لوگ اس بات سے نہایت تنگ تہے کیونکہ اوس سے لاکہون لڑائی جہگڑے اوٹہہ کہڑے ہوتے تہے۔ جناب عمر نے ہجوگوئی کو ایک جرم قرار دیا اور اوسکی سزا مقرر کی۔ یہ امر بہی فاروق اعظم کی ایجادات اور اولیات مین سے ہے۔ اوس زمانہ مین حطیہ ایک شاعر ہجوگوئی مین بہت مشہور و معروف تہا۔ آپنے اوسے طلب کرکے جیلخانہ بہیجدیا اور جب تک اوسنے ہجوگوئی سے توبہ نہ کی اوسے رہا نہ کیا۔ عہد نبوی مین قریش نے عاجز ہوکے آنحضرت صلعم اور مسلمانون کی ہجو نظم مین کہہ کہکر مشہور کی تہی۔ حضور صلعم نے حسان کو اونکا جواب دینے کی لیئے متعین فرمایا تہا چنانچہ وہی اشعار عہد خلافت فاروقی

Marfat.com

تک زبان زد خاص وعام چلے آتے تھے۔ آپ نے حکم دیا کہ اب اگر وہ شعر کسی کے منہ سے سنے جائینگے تو اوسکے سخت سزا دی جائیگی کیونکہ اون سے پُرانی دشمنیان تازہ ہوتی ہین۔ زیادہ تر وہ شعر رندانہ اور اوباشانہ ہوتے تھے جن سے عاشقی ومعشوقی اور ہواپرستی کے خیال لوگون مین بڑہنے کا گمان تہا۔ لوگ کہلم کہلا اونمین اپنے معشوقون کے نام نظم کر دیتے تھے۔ مذاق کے طور پر بچے تک اونکو حفظ کر لیتے تھے جس سے آوارگی بچپن ہی سے پنجے جہاڑ کے اونکے پیچھے پڑ جاتی تہی۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قطعی ممانعت کر دی کہ شاعر لوگ عورتون کے عشق مین شعر لکھنا چھوڑ دین۔ شراب پینے کی سزا گو پہلے سے مقرر تھی مگر اوسے ناکافی سمجھکے دوگنا کر دیا یعنے چالیس کی جگہہ اسّی دُرّے لگنے لگے۔ ان احسن انتظامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ گو اوس زمانہ مین دولت اور فتوحات کی کثرت تو کیا بارش تہی مگر لوگ عیش وعشرت مین مشغول نہونے پاے۔ اور اسلام نے جس پاک اور مقدس زندگی کی بنیاد ڈالی تہی وہی مضبوطی کے ساتھہ قایم رہی۔

زیادہ توجیہ ہمارے ممدوح رضی اللہ عنہ کی اسطرف تہی کہ آزادی۔ حق گوئی اور اخلاق کی عمدگی کی جڑ خودداری ہے۔ یہی خصوصیت آپکی ایسی ہے جو آجتک کسی بادشاہ تو کیا خلیفہ کے عہد مین بہی نہ دیکھو گے۔ بنی امیہ نے تو اپنی بسم اللہ ہی کی دن سے آزادی اور خودداری کی ریڑ ماردی تہی یہانتک کہ عبد الملک نے کہلم کہلا حکم دیدیا تہا کہ اگر میرے حکمون پر کوئی زبان طعن کہولیگا تو مجھہ سے بُرا کوئی نہین۔ البتہ جناب عثمان اور ہمارے پیارے امیر علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے اگرچہ آزادی مین دست اندازی نہین کی لیکن آزادی کے خطرونکی روک

Marfat.com

تہام نہ کرسکے - اور حضرت عثمان اسی کمی کے باعث شہید ہوے - جناب علی مرتضیٰ کو اسیکے طفیل جنگہاے جمل و صفین کے صدمات سہنے پڑے - افسوس صد افسوس ہمارے ان دو بزرگوارونکو وہ زبردست ہاتہہ نہین ملے تہے جو عالی حوصلہ لوگونکو سنہ مین لگام دیئے رہتے - نہ صدیق اکبر کی طرح کوئی پر جلال وزیر ملا جو سلطنت کو ٹہوکرون سے ٹہکراے جاتا - حالانکہ ہمارے معشوق نے جہان اعلیٰ درجہ کی آزادی قایم کی وہین اپنے جبروت وسطوت مین بہی سر مو فرق نہین آنے دیا - جدہر سنو فاروقی تقریر یون ہی گونجتی تہی کہ ہر آدمی اپنی ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوا ہے - جدہر پڑہو فاروقی تحریر یہی اشتہار دے رہی تہی کہ لوگو - ادنیٰ ہو یا اعلیٰ ایک گہڑی بہی ذلیل رہ کر جینا پسند نہ کرے گا - عمرو بن العاص سے معزز سردار کے فرزند دلبند کو ایک کم حیثیت قبطی کی فریاد پر کوڑے پڑوا دیئے اور تیوری پر بل نہ آنے دیا - سر اجلاس مجمع عام مین پکار کے کہدیا کہ تم دونون باپ بیٹون نے ساری دنیا کو اپنا غلام کب سے سمجہہ لیا - آدمیون کی ماؤن نے تو اونہین آزاد جنا ہے - پہر بہلا دنیا مین کوئی ایسا تہا جو شیر کی اس دہاڑ کا جواب دیتا -

گلے پر پہیر کر خنجر ادا اسطرح کہدو	بتادو اے شہید ناز ہمین دہار کیسی ہے

جب وہ لوگ جو ان کلمات فاروقی کا جہونٹ مونہہ چڑاتے ہین بڑے سمجہے جاتے ہین تو نہ معلوم اونکا مصنف کس دل گردہ کا ہوگا - عرب کا دستور تہا کہ رئیس اور معزز لوگ اپنے قبیلہ کے سید اور آقا کہلاتے تہے - جو لوگ اون سے بات کرتے وہ یون کہتے تہے "خدا مجہے آپ پر قربان کرے اور میرے ماں

Marfat.com

باپ بھی آپ پر قربان ہون"۔ چونکہ ان الفاظ سے غلامی کی بو آتی ہے اسلیئے اکثر آپ نے اونکی نسبت اپنی ناراضی ظاہر کی ہے۔ ایکدن کسی نے آپ ہی سے کہدیا کہ خدا مجھے آپ پر سے قربان کرے۔ جوابدیا کہ اگر خدا ایسا کرے گا تو تجھے ذلیل کریگا۔ فاروق اعظم کے ایسے طریق عمل سے لوگ آزادی کی قدر اور صاف گوئی پر دلیری کرنے لگے تھے۔

اب آگے چلیئے تو آپ دیکھین گے کہ حدیث و فقہ کے بانی مبانی جناب فاروق ہی ہین یہ دونون فن آپ ہی کے ساختہ پرداختہ ہین۔ انکے اصول و قواعد اونہین کے مقرر کیئے ہوے ہین۔ حدیث کے متعلق جناب عمر نے روایتون کی بڑی چھان بین کی۔ آپکے زمانہ مین چونکہ فتوحات کی کثرت اور نومسلمونکی تعداد حد سے زیادہ بڑھ گئی اسلیے سینکڑون نئے مسائل کی ضرورت پڑی لہذا احادیث کی تلاش ہونے لگی تاکہ آنحضرت صلعم کی راے کے بموجب فیصلہ ہوا کرے۔ جب کوئی تازہ صورت پیش آتی تو آپ صحابہ کے مجمع عام مین پکار کے کہدیتے کہ تم مین اگر کسیکو اس امر کی نسبت کوئی حدیث یاد ہو تو پیش کرد۔ اسیطرح ہزارون حدیثین کتب احادیث کے لیئے آپ نے جمع کردین حتی کہ قرآن اور حدیث کے جمع کرنے مین فاروق اعظم کا بہت بڑا حصہ ہی۔ آپنے احادیث کو سند کے قابل بنانے اور اونکی اشاعت مین بہت سی تدبیرین کین۔ حدیثون کو لفظاً لفظاً نقل کرکے حکام اضلاع کے پاس بھیجدیتے تھے اور وہان کے لیئے حکم تھا کہ عام مین تشہیر کردی جائین۔ جو صحابہ فن حدیث کے رکن تھے وہ ممالک مختلفہ مین تعلیم حدیث کے لیئے بھیجدیئے گئے بڑے بڑے زبردست اور عالم و دانا صحابہ جو شب و روز

Marfat.com

علمی مشاغل مین مصروف رہتے اور خاص اسی کام مین لگے رہتے تھے مثلاً عبداللہ ابن عباس۔ حضرت زید بن ثابت۔ جناب ابوہریرہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مسائل اور اجتہادات کو عمر فاروق کے اجتہادات سے مقابلہ کر کے دیکھو تو شاگرد اور اوستاد کا سا فرق نظر آئیگا۔ اگر انصاف سے دیکھا جاے تو اتنے مجتہد اور آئمہ فن گذری۔ امام رازی و بخاری و غزالی و شافعی اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ اجمعین نے فقہ مین بڑے بڑے زور لگاے اور علوم اسلامی اب ترقی کی معراج پر پہونچگئے مگر جس باب مین جو کچھ عمر فاروق کی زبان سے نکل گیا ہے اوس سے بڑھکے پھر کیسی کی سمجھ مین کچھ نہ آیا اور جن مسائل کی حل اور تحقیق اونھون نے کر دی ہے اوس سے آگے کوئی نہ بڑھ سکا اب فقہا کو اونکی پیروی ہی کرتے بنتی ہے اور جب انحراف کرتے ہین تو صریح غلطی مین گرفتار ہو جاتے ہین۔ اللہ اکبر۔ یہ نظر وہ تھی جسنے قیامت تک کا ٹھیکہ لے لیا تھا۔

فقہ تو سر سے پیر تک فاروق اعظم ہی کا ساختہ پرداختہ ہے تمام صحابہ اس فن مین آپکی قابلیت اور افضلیت کے قائل تھے۔ عقل کو بھی اسکے ماننے مین کوئی عذر نہین کیونکہ جس شخص نے بادشاہت اس رعب اور انتظام مملکت اس سلیقہ سے کیا وہ فن قانون دانی اور حکمرانی مین کب کسی سے پیچھے رہ سکتا ہے۔

فتویٰ دینا اوسی شخص کا کام ہے جو یا تو خود امام ہو یا قرآن کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتا ہو۔ ایسا شخص بقول حذیفہ بن الیمان کے سواے فاروق اعظم کے اور کون ہو سکتا ہے۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے تھے کہ دس حصہ مین سے نو حصہ علم کے جاتے رہے اگر تمام روے زمین کے لوگونکا علم ترازو کے ایک پلہ مین

Marfat.com

رکھا جاے اور عمر کا علم دوسرے پلہ مین تو عمر کے علم کا پلہ بھاری رہیگا۔ امام غزالیؒ احیاء العلوم مین فرماتے ہین کہ عمر کی شہرت سیاست اور حکومت مین ہے اور اونکی بزرگی معرفت اور علم باللہ ہے جسکے نو حصہ اونکی موت سے اوٹھہ گئے اور اونکی بزرگی اونکے عدل وانصاف وشفقت مخلوق سے ہے جو اونکی امارت مین ظاہر ہوئی۔ یہہ جملہ صفات اللہ نے اونکے اندر پیدا فرماے تھے اسی لئے فقہ کے تمام سلسلون کا مرجع حضرت عمر ہی ہین۔ فقہ کے تمام شیوخ اور ربانی سواے جناب علی مرتضیٰ کے آپ ہی کے صحبت یافتہ ہین۔ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے کہ مین عمر کے پاس ایک ساعت کے بیٹھنے کو سال بھر کی عبادت سے بہتر سمجھتا ہون عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر فاروق اعظم ہی کے دامن تربیت کے پلے ہوے اور ساختہ وپرداختہ تھے۔

محدثین متفق ہین کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین چھہ اشخاص ایسے تھے جن پر فقہ کا دارومدار ہے یعنے عمر فاروق۔ علی مرتضیٰ۔ عبداللہ بن مسعود۔ ابی بن کعب۔ زید بن ثابت۔ ابوموسیٰ اشعری۔ صفوان بن سلیم کا قول ہے کہ آنحضرت صلعم کے عہد مین صرف چار آدمی فتویٰ دے سکتے تھے۔ عمر۔ علی۔ معاذ۔ ابوموسیٰ امام شعبی نے بھی یہی کہا ہے کہ علم انہین چھہ صحابہ سے سیکھا جاتا تھا۔ فقہ کے وہ مسائل جو صحیح روایتون سے حضرت عمر کی طرف منسوب ہین اونکی تعداد کئی ہزار ہے اونمین سے قریباً ہزار ایسے ہین جو مقدم اور اہم سمجھے جاتے ہین اور آئمہ اربعہ مین سے سب نے اونکی تقلید کی ہے۔

مسائل فقہیہ مین پہلے پہل قیاس کی بنیاد حضرت فاروق ہی نے ڈالی ہے۔

Marfat.com

کیونکہ تمام جزئیات کو قرآن وحدیث سے نکالنا نا ممکن ہے۔ آئمہ اربعہ بھی قیاس
کے قائل ہین اسلیے حضرت فاروق نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھہ بھیجا تھا کہ جب
تمہین کوئی بات قرآن وحدیث مین نملے توہم صورت آدرہم شکل واقعات پر غور
کرکے قیاس کرلیا کرد۔ اصول فقہ کی کتابون مین قیاس کی تعریف یون درج ہی
اُصُول کے حکم کو فرع تک پہونچا دنیا کسی ایسی علت سے جو دونون مین مشترک ہو۔
جو مسائل بہت ہی مشکل معلوم ہوتے اونکی یاد داشت لکھہ لیا کرتے۔ ہمیشہ
اون پر غور وخوض کیا کرتے اور وقتاً فوقتاً اونکے متعلق جو راے ہوتی اوسے
بڑی احتیاط سے لکھتے جاتے اور بڑی فکر سے جو کیفیت ہوئی اوس یادداشت مین
محو واثبات کردیتے تھے۔ پہوپہی کی میراث کے باب مین جو یادداشت لکھی تھی
اوسے آخر کار محو کردیا۔ دادا کی میراث مین جناب فاروق نے سو رائین قایم کی
تہین بعض مسلون کی تحقیق مرتے دم تک رہی اور کوئی قطعی حکم نہ پیدا ہوسکا
دادا کی میراث کی نسبت جو راے لکھی تھی اوسے بھی مرنے کے وقت منگا کر چاک
کرڈالا اور حاضرین سے کہدیا کہ مسلمان خود اسکا فیصلہ کرلین۔ حقیقت الامر یہ
ہے کہ عمر فاروق سا صاحب الراے اور زبردست مقنن دنیا مین کوئی نہین ہوا۔
اکثر فرمایا کرتے تھے کہ افسوس صد افسوس رسول اللہ صلعم کو زمانہ نے اتنی مہلت
ندی جو حضور کلالہ۔ ربا۔ اور دادا کی میراث کی نسبت اپنی قطعی راے قلم بند
کرا جاتے۔

فقہ کی چہان بین ہمارے ممدوح نے یہانتک کی ہے کہ دوسرے سے نا ممکن
ہے اور کرتے کیسے نہین قانون اور حکمرانی کے لیے تو پیدا ہی ہوے تھے طبیعت

Marfat.com

اوسیکے موافق تہی۔ جہین جب عرش آشیانی اکبر کا وہ قول یاد آتا ہے کہ فصل خصومات
مین صرف کانون ہی کا اعتبار کیئے نہ بیٹھے رہنا ذرا مقدمات کی اصل کے معلوم
کرنیکی بہی کوشش کرنا اور دل و دماغ اور آنکھون کو بہی کام مین لانا ایسا نہو کہ آنکہین
چہرہ پر سے ندارد اور کان ہاتہی کے پنکہے تو بیساختہ یہی کہنا پڑتا ہے۔ ان اللہ
علی کل شئ قدیر۔ وہ بادشاہی کے لایق بہی کسی ہی کسی کو پیدا کرتا ہے۔ تماشہ
کی بات ہے کہ ایک جاہل آدمی اکبر کی نسبت تو مؤرخ یہ لکہدین۔ "درخت سلطنت
نشاند" اور زبردست عالم حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی بابت کہین۔ "تیشہ زد"

تا نہ بخشد خداے بخشندہ		این سعادت بزور بازو نیست	

ورثہ کے باب مین ایک قسم کے وارث کلالہ کہلاتے ہین مگر اونکی تعریف قرآن کریم
نے صاف صاف جہین نہین بتلائی ہے۔ اوسکی کدو کاش فاروق اعظم کی کرید و بُن
کرنے والی طبیعت کو یہانتک رہی کہ کئی بار آنحضرت صلعم سے پوچہا مگر تشفی و تسلی
نہین ہوئی۔ آخرش ایک پرچہ جناب حفصہ رضی اللہ عنہا کو لکہدیا کہ تم فرصت کے
وقت حضور سے سمجہ لینا۔ پہر اپنے عہد خلافت مین صحابہ کو جمع کر کے تحقیق فرماتے
رہے مگر کسی طرح تسلی نہین ہوئی اور چند باتون کی تشویش ہماری خاطر سے
قبر ہی مین لیگئے۔

جناب فاروق کے وقت کی نہایت مشہور اور قابل یادگار باتین اور خصوصیات
یہ ہین۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) آپ نے امیر المؤمنین کا لقب اختیار کیا۔ نہ اپنے طمطراق اور مشیخت کے
باعث جس سے آپکو ذاتی نفرت تہی بلکہ مصلحتاً اسلام اور مسلمانونکی فائدہ کے لئے

Marfat.com

تاکہ اسلام کا رعب جمے اور مسلمان جھاڑو کی سینکون کی طرح باہم بندھے رہین
اوس جناب کی کوئی بات اپنے لیئے نہ تھی۔ وہ عہد نبوی صلعم مین نظم و نسق
اسلام مین حکمانہ دخل دیتے رہے۔ خلافت صدیقی مین یہ نہین سمجھا کہ خلیفہ
مین ہون یا کوئی دوسرا ہے جو دل مین آیا کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی آنکھین جب بند ہوگئین تو سوچا "کل من علیہا فان" آو صدیق اکبر کا کہنا مانلو
اور زہر کے سے گھونٹ حلق سے اوتار کے خود ہی خلافت کی تکلیف بھگتو اور
خلافت و بادشاہی کی تعلیم دیتے چلو۔ آپ یقین کرلین کہ اس طبیعت کا آدمی
جیساکہ یہ تھے کبھی بادشاہی کا متمنی نہین ہو سکتا۔ اوسکے دل کے اندر سلطنت
ہوا کرتی ہے۔ وہ خوب سمجھے ہوے تھے کہ میرے بعد یہان اندھیرا ہے
مین اتمام حجت تو کرتا جاؤن۔ اونہین نہ امیر المؤمنین کے لقب سے خوشی تھی
نہ خلیفہ ہونے سے غرض۔ صرف یہ دکھا جانا تھا کہ مسلمانون۔ اگر بادشاہ بننا
تو ایسے بننا۔

(۲) قرآن مجید کی تدوین اور حفاظت کا حکم فاروقی ہی خاصّہ ہے ہندوستانی
اہل مطابع کو اوس پر مثار ہنا چاہیے کیونکہ اسی پر اونکی زندگی کا انحصار ہے۔
(۳) رمضان مین تراویح کی نماز قایم کرکے مسلمانون کو یہ تعلیم دی کہ اس
کتاب کو بستہ مین باندہ کے طاق پر نہ رکھے رہنے دینا بلکہ اسکے اندر کچھ ہے
(۴) شرابیون کی سزا اسّی کوڑے آپ ہی کے حکم سے ہے۔
(۵) راتون کو گشت لگا کے رعایا کی حالت دریافت کرنا آپ ہی کی ایجاد ہے
(۶) پہلے پہل قیدیون کے لیے جیلخانے آپ ہی نے بنائے

Marfat.com

(۷) بیت المال کی باقاعدہ ترتیب فاروق اعظم ہی نے سکھائی ہے۔
(۸) ہجو گوئی کی بری عادت عرب سے نکالدی۔
(۹) بال بچون والی لونڈیون کے بیچنے کی ممانعت کردی۔
(۱۰) نماز جنازہ مین چار تکبیرین مقرر کردین۔
(۱۱) اسلام کے فائدہ کے لئے وقف ایجاد کیا۔
(۱۲) بڑے بڑے شہرونمین جامع مسجدین بنوانے کا حکم دیا۔
(۱۳) انتظام قایم رکھنے اور ہماری تادیب کے لیئے دُرّے لگانیکا دستور قایم کیا
(۱۴) مقامات مفصلۂ ذیل فتح کر کے اونکا بادشاہ ہمین بنا گئے۔
کوفہ۔بصرہ۔سواد عراق۔جبال۔آذربائیجان۔اہواز۔شام۔فارس۔کرمان
جزیرہ۔موصل۔مرو۔اسکندریہ۔وغیرہ۔

ذاتی حالات واخلاق وعادات وطرز زندگی

فاروق اعظم کی طرز زندگی اور عادات مین اعلیٰ اور حد کے درجہ کی سخت اور درشت سادگی۔پرہیزگاری۔جفاکشی اور کسر نفسی شامل تھین۔ان باتون نے آپکو دنیا کے تمام سربرآوردون اور ناموروں مین ممیّز وممتاز کردیا ہے۔یہ نفس کشی ہمارے ممدوح مین صرف جناب سرورکائنات علیہ التحیۃ والصلوۃ کی پوری تقلید و پیروی سے آگئی تھی اور اوسی پر آپکی ساری کامیابی کے رازونکا دارومدار تھا شارع علیہ السلام کی مقدس زندگی اور پاک مثال مین جتنی عمدہ باتین اور اعلیٰ کمالات بادشاہی اور جہانبانی کے متعلق تھے اونکا عکس اس قدرتی فوٹو مین

Marfat.com

ایسا پورا پورا آیا تہا کہ دوسرے نے اون شعاعون کا جذب ویسا نہین کیا۔
مولانا فرماتے ہین۔ بوئے جنسیت کند جذب صفات۔ اسی لئے آنحضرت صلعم
نے فرمایا تہا کہ اگر سلسلۂ رسالت مجہپر ختم نہو جاتا تو میرے بعد عمر فاروق نبی
ہوتا۔ پس نبی کی آنکہہ سے عمر کو اور عمر کی آنکہہ سے نبی صلعم کو دیکہے جب کچہہ
دکہائی دے سکتا ہے ورنہ ان دونون ذات ستودہ صفات کا پہچاننا مشکل ہے

ہان ہبین ای دیدہ آن جسنے کہ سیکر دی طلب	مردے باید کہ حالا تاب دیدار آورد

غرضکہ ذات پاک فاروقی کے آئینہ مین مصور ازل نے ایک ایسی صورت کی
تصویر آئندہ کی اسلامی دنیا کو دکہائی تہی جسمین دین و دنیا کو ملا کے رکہنے اور
اوسمین رہنے کا قابل تقلید نمونہ ہو۔

فاروق اعظم کی زندگی کی غرض وغایت اور اونکا دین وایمان ہمیشہ یہی
رہا کہ آنحضرت صلعم کی اطاعت اور پیروی کرائین۔ اسی طرح جناب صدیق اکبر
کی پیروی کرنا اور کرانا اور اونکے قدم بقدم چلنا بہی وہ اشد ضروری اور لابدی
سمجہتے تہے۔ جناب صدیق اکبر کا ادب یہان تک منظور تہا کہ خلیفہ ہوکر پہلے
دن جب منبر پر کہڑے ہوے تو جس مقام پر حضرت صدیق اکبر کے قدم رہا
کرتے تہے وہان بیٹہہ گئے اور پیر اپنے زمین پر رکہے۔ یہ دیکہکر لوگون نے
کہا بہی کہ اوسجگہہ بیٹہئے جہان جناب ابوبکر بیٹہا کرتے تہے تو روکر فرمایا کہ اونکے
پیرون ہی مین بیٹہنا میری عزت ہے۔

ضبہ بن محصن عنزی کہتے ہین کہ ابوموسی اشعری بصرہ مین ہمپر حاکم تہے
جب وہ خطبہ پڑہتے حمد ونعت کے بعد عمرؓ کیلئے دعا کرتے مجکو یہ بات ناگوار

Marfat.com

گذری اور اون سے کہا کہ تم ابوبکرؓ کی تعریف کیون نہین کرتے کیا عمرؓ کو ابوبکرؓ
پر فضیلت دیتے ہو۔ چند جمعہ اونہون نے ایسا ہی کیا اور میرے اعتراض پر
میری شکایت دربار خلافت مین کر دی۔ حضرت عمرؓ نے مجھکو بلا بھیجا۔ مین مدینہ
حاضر ہوکر دولت خانۂ فاروقی پر پہونچا۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا۔ تو کون ہے
مین نے عرض کیا۔ ضبہ بن محصن۔ فرمایا۔ تو اس قابل نہین کہ تجھکو مرحبا و اہلاً
کہا جاوے۔ مین نے التماس کی کہ امیر المومنین فراخی اور وسعت عطا فرمانا
تو اللہ کے قبضہ مین ہے اور گھر بار میرے کچھ نہین جو اہلاً کہنے کی ضرورت ہو۔
آپنے مجھے بلا وجہ تکلیف دی۔ آپ دریافت کرنے لگے کہ تم مین اور ابو موسیٰ
مین کیا جھگڑا ہو گیا تھا مین نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ حضرت عمرؓ یہ سنکر بہت روے
اور کہنے لگے۔ بخدا تو حق پر ہے میرا قصور معاف کر۔ اللہ تیری مغفرت کرے
مین نے گذارش کی اللہ تعالےٰ آپکو بھی بخشے۔ حضرت عمرؓ پھر روے اور فرمایا
قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین عمر کی جان ہے کہ ابوبکر کی ایک
رات اور ایک دن عمر اور آل عمر سے بہتر ہے۔ رات تو وہی ہے جب ابوبکر
رسول اللہ ؐ کے ساتھہ مکہ سے ہجرت کرکے نکلے راستہ مین کبھی آگے ہو جاتے
کبھی پیچھے۔ کبھی دائین طرف اور کبھی بائین جانب۔ غرض اس سے اونکی یہہ
تھی کہ ہر طرف سے کھٹکا لیتے رہین ایسا نہو کہ کوئی مشرک آکر کچھہ بے ادبی کر جاے
رسول اللہ اس خیال سے کہ نشان قدم سے سراغ نہ لگجاے اونگلیون کے
بل چلتے تھے یہانتک کہ حضور کے قدم مبارک تھک گئے ابوبکر نے آپکو اپنے
کاندھے پر چڑہا لیا اور غار ثور تک لے پہونچے۔ غار مین بھی پہلے خود گھسے

Marfat.com

تاکہ اگر کوئی موذی جانور اوسمین ہو تو وہ مجھہی کو ایذا پہونچاے حضور محفوظ رہین غار کو خس وخاشاک سے پاک وصاف کرکے حضور کو اندر لے گئے اور لٹا دیا۔ غار مین جو سوراخ تھے اونکو کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیا ایک جو بچا اوسمین اپنے پیر کا انگوٹھا اڑا دیا وہان سے سانپ نے کاٹ کھایا۔ شدت تکلیف سے اونکے آنسو حضور پر گرے۔ حضور نے فرمایا۔ اے ابوبکر۔ غمگین مت ہو بیشبہ اللہ ہمارے ساتھہ ہے پس اوتاری اللہ نے سکینہ اور طمانیت ابوبکر پر۔ اے ضبہ یہ اونکی وہ ایک رات ہے۔ دن وہ ہے کہ جب رسول اللہ کی وفات ہوئی تو بعض لوگ مرتد ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہم نماز تو پڑھینگے مگر زکوۃ نہ دینگے۔ مین نے ابوبکر سے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ لوگون پر نرمی کیجیے یعنی جہاد کی تیاری نہ کیجیے۔ ابوبکر نے فرمایا کہ اب تالیف قلوب کا کیا موقع رہا ہے۔ اے عمر کیا تم جاہلیت مین سختی اور تیزی کرنیوالے اور اسلام مین ضعیف اور کمزور بننا چاہتے ہو۔ سنو۔ رسول اللہ کی وفات ہو چکی وحی ختم ہوگئی اب اگر وہ لوگ ایک اونٹ کی رسی بھی نہ دینگے جو رسول اللہ کو دیتے تھے تو مین اون پر جہاد کرونگا۔ بالآخر مرتدین سے لڑے۔ اے ضبہ راہ صواب وہی تھی جو ابوبکر نے اختیار فرمائی۔ یہ اونکا وہ ایک دن ہے پھر حضرت عمر نے ابوموسی اشعری کو لکھا کہ تم ایسا کیون کرتے ہو اور ملامت کی جناب ابوبکر کے احکام۔ وصیتون اور اونکے طرز عمل اور طریقہ زندگی کی تقلید کرتا تھی جو حقیقت مین آنحضرت صلعم کی مقدس اور پاک زندگی کی تقلید تھی اپنا فرض عین جانتے تھے۔ حضرت صدیق کے معاہدون کا

Marfat.com

ایفا۔ اونکے مقرر کیئے ہوے وظیفون اور روزینون کو جاری رکھنا اپنے
اوپر واجب ولازمی سمجھہ رکھا تھا۔ رسول مقبول صلعم کی زندگی اون کے
کامون اور فیصلون مین ہمیشہ ہادی اور راہ نما رہی جسکی ایک عمدہ مثال
یہ ہے کہ جناب عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کا پرنالہ فاروق اعظم کے راستہ
مین تھا۔ ایکدن جناب عمر کپڑے بدلے جمعہ کی نماز کے واسطے آرہے تھے
حضرت عباس کے ہان اوسدن دو چوزے کھانیکے لیئے ذبح ہوے تھے
اونکے دہونے اور صاف کرنے کا پانی آپ کے اوپر آگرا اور تمام کپڑے
خراب ہوگئے۔ جناب فاروق واپس گئے۔ غسل فرمایا اور لباس بدلکے آے
جب نماز پڑہائی پہر اوس پرنالہ کے اوکھاڑ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ خلیفہ کا
حکم سنتے ہی جناب عباس تشریف لاے اور دربار خلافت مین اپیل کیا کہ یہ
پرنالہ بند نہین ہوسکتا کیونکہ آنحضرت صلعم کے سامنے اسی جگہہ تھا اور اونکے
بعد صدیق اکبر نے بہی اسے بند نہین کرایا۔ آپ اپنے دونون بزرگون کے
خلاف یہ کیسا حکم نافذ کرتے ہین۔ فاروق اعظم یہ کلام سنکے کانپ گئے اور فرمایا
کہ عباس تمہین خدائی قسم پہلے اس پرنالہ کو وہین رکھہ دو جہان حضور صلعم نے
اسے دیکھا تھا پھر کوئی اور کام کرنا پس وہ حسب دستور جہان کا تہان رہا۔
جناب عمر کی راے ہوئی کہ کعبہ پر جو سونا چاندی زیب و زینت کے لیئے
چڑہایا جاتا ہے وہ فضول ہے اگر اسے اوتار کے مسکینون اور محتاجون
مین تقسیم کردیا جاے توکسیکا بھلا بہی ہو۔ یہ خیال اگرچہ اعلیٰ درجہ کا انصاف
اور پرلے درجہ کی ہمدردی رعیت کے ساتھہ تہی مگر کچہہ اوس زمانہ کے

Marfat.com

خیالات سے ملگیا تھا جو بالکل قحط زدہ اور ندیدہ ہو۔ اسلئے مسلمہ نے آگے بڑہکر بیاکانہ کہا کہ عمر۔ تم ایسا نہین کرسکتے۔ ارشاد ہوا۔ کیون۔ حضرت مسلمہ بولے۔ اسلئے کہ آپ سے پہلے آپ کے دونون متقدمین نے ایسا نہین کیا۔ جب یہ سنا تو آپ خاموش ہورہے اور دم نہ مارا۔

حسان ایک روز مسجد نبوی مین کچھہ اشعار اپنی تصنیف سے پڑہ رہے تھے کہ اتنے مین جناب فاروق آپہونچے اور فرمایا کہ رسول اللہ کی مسجد مین توشعر پڑہ رہاہے۔ حسان بولے کہ مین اوس زمانہ مین بھی پڑہا کرتا تھا جبکہ تم سے اچھے اچھے آدمی اس مسجد مین موجود ہوتے تھے۔ فاروق اعظم یہ جواب سنکے خاموش ہوگئے۔

عیینہ بن حصین نے ایکدفعہ کہا کہ آپ ہمکو بہت سا مال نہین دیتے اور انصاف کا حکم نہین کرتے اسپر آپکو غصہ آگیا اور چاہتے تھے کہ کچھہ سزا دین جو حربن قیس نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین اللہ تعا اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ۔ یہ شخص بھی جاہلون مین سے ہے اسلئے درگذر کیجیے۔ آپ یہ آیت سنتے ہی خاموش ہوگئے۔

جس سادہ زندگی کی بنیاد آپ مین آنحضرت صلعم کی صحبت سے پڑگئی تھی اوسکا اثر آخر زندگی تک نہین گیا۔ قیصر وکسریٰ کے ملکون اور اونکے خزانون دولتون اور عیش وعشرت کے بڑے بڑے سامانون نے اونپر اتنا اثر بھی نہین کیا جتنا اثر دیر سفیدی ہوتی ہے بلکہ دولت دنیا اور سروسامان کی آمد دیکھکر اولٹی یہ فکر پیچھے پڑی کہ عرب کی سادہ زندگی مین کہین دھبا نہ لگ

Marfat.com

جاے اسلیے اونکے واسطے اپنے آپ کو نمونہ بنانا پڑا۔ دنیا کی ساری دولت وحشمت اور قیصر وکسریٰ کے سب سونے چاندی کے ڈہیر اور خزانے اون کے سامنے حقیر اور ہیچ ولپوچ تہے۔ خدا کی رحمت نے اونکے دل کو مالامال اور منور کر رکہا تہا۔ دولت کا اگر کبہی کچہہ اثر اونپر ہوتا بہی تہا تو یہ کہ اشرفیون اور مال ودولت کو دیکہکر رو دیتے تہے ایسے ہی ایک موقع پر حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ امیر المؤمنین یہ خوشی کا وقت ہے یا رونے کا۔ حضور نے جوابدیا کہ رونیکا۔ کیونکہ جب کسی قوم مین دولت کی کثرت ہوجاتی ہے تو نفاق اور بغض وحسد اوسے آگہیرتے ہین جنکے سبب سے دولت تو رفوچکر ہوجاتی ہے لیکن یہ عیوب باقی رہجاتے ہین اور ایسا ستاتے ہین کہ ساری قوم کی قوم عقل سے محروم ہوکر قعر ذلت مین جا گرتی ہے جہان سے اوبہرنا مشکل ہوتا ہے۔ ساری دنیا اوس قوم کو تہوڑا تہوڑا کرتی ہے مگر اونکی آوازین اوسکے کانون تک نہین پہونچتین۔ پس جب مین سونے چاندی کے یہ ڈہیر دیکہتا ہون تو مجہے بے اختیار رونا آتا ہے کہ کہین یہی عیوب مسلمانون کو نہ آگہیرین۔

درہم کی شکل صورت درہم سی کم نہین	ہوتی ہے جمع زر سے پریشانی آخرش

افسوس ہی کہ ہمارے فاروق تو انجام تک سے ناواقف نہون اور ہم گرفتاران بلا ونکبت ایسے بے خبر اور بے ہوش کہ یہ بہی نہ سمجہین کہ کیا تہا اور کیا ہوگیا۔ وہ کیون ہوگیا تہا اور یہ کیون ہوا۔ اگر کسی نے زیادہ گلا دبایا تو ایک مہمل اور بہدا سا یہ جواب دیدیا "انقلاب زمانہ۔ یہ تو ایک ڈہلتی پہرتی چہاں ہے کبہی کسی قوم کی ثروت ہمیشہ رہی ہے جو مسلمانون ہی کی رہجاتی" ہم سے کم عقل

Marfat.com

جب اس جواب کو سنتے ہین تو اس سے اونکی سمجھ مین سوا اسکے اور کچھ نہین آتا کہ خدا کا درجہ ایک شعبدہ باز سے زیادہ نہین جو کبھی سفید کو سیاہ اور سیاہ کو سفید کیا کرتا ہے اور کوئی اوسکا سبب نہین سمجھا سکتا مگر جو عقلمند ہین وہ جان لیتے ہین کہ اپنے قصور کے اقرار سے تو شرم آتی ہے خدا اور انقلاب زمانہ کے سر تھوپ کر آپ صاف بچنا چاہتے ہین وہی مثل ہے۔

کیا ہنسی آتی ہی مجھکو حضرت انسان پر	فعل بد تو ان سے ہو لعنت کرین شیطان پر

ای فاروق اعظم کی پاک اور مقدس روح۔ تیرے مقلدون کی اب وہ حالت ہے کہ اپنے فعل بد اور عیب انہین خود نہین دکھائی دیتے اور اونکے برے نتیجون کو خدا اور زمانہ کے سر ونپر چپان کیا کرتے ہین تو ہی انکا ہاتھ پکڑ کے اس مصیبت سے نکال۔ صدقہ اپنی صولت اور اپنے اسلام اور اپنے رسول اور اپنے خدا کا۔ کیا ہماری فریاد نہین سُنی جائیگی۔

قصور بخت ہے پھر جائین ہم اگر محروم	در کریم تو امیدوار دیکھ چکے

ای برادران اسلام۔ آج سے تم باہمی نفاق اور بغض و عداوت سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھو۔ تمہارے سردار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ تمہارے نفاق کو یاد کر کر رویا کرتے تھے کیا اب قبر مین بھی اونہین رلایا ہی کروگے۔ چھی اچھی !! اچھی !!! ابڑی شرم کی بات ہے۔ دیکھو اونکا رونا تمہین ڈباکے رہیگا۔ توبہ کرو توبہ کرو توبہ کرو اور باہم ملکے شیر وشکر ہوجاؤ۔ اسی مین تمہاری زندگی ہے۔

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد	بے دولتی از نفاق خیزد

روحانی تربیت کا آغاز عرب مین اسلام نے کیا ہی مگر اوس ملک مین شرافت کی

Marfat.com

بہت سی باتین پائی جاتی تہین جن پر ہر قوم کو فخر ہو سکتا ہے۔ فصاحت۔ بلاغت
قوت تقریر۔ شاعری۔ نسّابی۔ سپہگری۔ بہادری۔ آزادی ایسی چیزین تہین
جنکا لحاظ افسری اور ریاست مین کیا جاتا تہا اور ہمارے ممدوح ان سب اوصاف
مین ید طولیٰ رکہتے تہے۔ تقریر کا ملکہ تو خدا نے آپ ہی کے لئے بنایا تہا خاص کر
عکاظ کی تقریرون نے تو عرب کی زمین کو ہلا دیا تہا۔ کچہہ کہنے کو کہڑے ہوے
کہ دہن پاک سے پہول جہڑنے شروع ہو گئے۔ فصاحت و بلاغت نے بلبل
کیطرح سر پر منڈلانا اختیار کیا۔ برمحل فقرے اور پر اثر جملے جو منہ سے باہر نکلے
لوگون نے جان کیطرح اونکو اپنے دل مین رکہہ لیا۔ اسیوجہ سے قریش نے عمر
فاروق کو منصب سفارت دے رکہا تہا۔ وبا کے زمانہ مین جناب امین الامۃ ابو
عبیدہ بن الجراح نے اعتراضاً ایسی کہا کہ آپ قضای الٰہی سے بہاگتے ہین تو کیسا پہڑکتا
ہوا جواب دیا کہ ہان۔ ہان۔ قضاے الٰہی سے قضاے الٰہی کی طرف بہاگتا ہون
عمرو بن معدی کرب کے غیر معمولی تن و توش پر جو پہلے پہل نظر پڑی تو متحیر ہو کر
بولے "اللہ اکبر اسکا اور ہمارا خالق ایک ہے" یعنے اسکے اور ہمارے
جسم مین زمین و آسمان کا فرق ہے دونون ایک کاریگر کے ہاتہہ کے بنے
ہوے نہین معلوم ہوتے۔ وقتاً فوقتاً جو تقریرین عام مجمعون مین آپ نے کین
وہ موجود ہین اونکے زور اور برجستگی کلام کا اندازہ نہین ہو سکتا جو فقرہ منہ سے
نکلتا تہا معلوم ہوتا تہا کہ بلاغت کے جسم بے جان مین روح پہونکی جا رہی ہی
خلیفہ ہوتے ہی جو خطبہ آپنے دیا اوسکے ابتدائی جملے یہ ہین۔

اے خدا مین سخت ہون مجہے نرم کر۔ خدایا مین کمزور ہون مجہے طاقت

Marfat.com

دے۔ قوم کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا۔ ہان۔ عرب کے لوگ سرکش اونٹ ہین اب اونکی مہار میرے ہاتھہ مین دی گئی ہے ین اونہین راستہ پر چلا کر رہونگا۔

اُس لاثانی فصیح کے فقرون سے فقہا مسائل فقہ مستنبط کیا کرتے تھے۔ اہل ادب قواعد فصاحت وبلاغت اخذ کرتے تھے۔ تصوف واخلاق کے لکھنے والے اپنا کام نکال لیتے تھے۔ عمر فاروق تقریر کرنے کھڑے ہوے کہ ہزارون لاکھون کے مجمع مین آگ لگا دی۔

دیدۂ اعمیٰ ہوی روشن تری تنویر سے	گوش کر کان جواہر بنگیے تقریر سے

جناب عمر فاروق دنیا مین پہلے آدمی ہین جنہون نے معاملات ملکی پر مجمع عام مین تقریرین کین اور خطبے دیے۔ خطبون مین اونکی تقریر ایسی ہوتی تھی گویا معمولی باتین کر رہے ہین کہین تکلف نہین معلوم ہوتا تہا۔ آپکی ہر بات سے بہت سے پہلو برآمد ہوتے تھے۔ لیاقت تقریر کے سوا لیکچرار کو اور جتنی باتین درکار ہین وہ سب آپ مین موجود تہین۔ آواز رعب دار اور بلند پائی تھی جو مجمع پر چا ہے کتنا ہی بڑا ہو چہا جاتی تھی۔ قد اتنا بلند تہا کہ زمین پر تو کھڑے ہوتے تھے مگر معلوم یہ ہوتا تہا کہ منبر پر کھڑے ہین۔

قوت تقریر جب ایسی تھی تو تحریرین بھی اوج کمال پر پہونچے ہوے تھے اونکے فرمان۔ اونکے خطوط۔ اونکے دستور العمل۔ اونکی توقیعات سب موجود ہین۔ جو کچھ لکھا ہے اپنی نظیر آپ ہے۔ دوسرے کی مجال نہین کہ اوسکا مقابلہ کرسکے اونکے اکثر فرامین۔ خطب۔ خطوط جا بجا مناسب مقامات پر مذکور ہوے

Marfat.com

ہین یہان ہم وہ توقیع اور لکھتے ہین جو قحط کے زمانہ مین آپکے اور حاکم مصر کے درمیان واقع ہوئی تھی ''من عبد اللہ امیر المؤمنین الے ابن العاص سلام اما بعد فلعمری یا عمرو ما تبالی اذا شبعت انت ومن معك ان اهلك انا ومن معی فیا غوثاہ ثم یا غوثاہ'' ترجمہ عبداللہ امیر المؤمنین کی طرف سے عاص کے بیٹے کو سلام اما بعد اپنی جان کی قسم اے عمرو لتو اور تیرے ساتھی پیٹ بھرے ہون اور مین اور میرے ہمراہی جو تیرے اہل ہین بھوکے رہین - مدد - مدد - حاکم مصر عمرو بن العاص نے بجواب اوسکے لکھا '' لعبد اللہ امیر المؤمنین من عبد اللہ عمرو بن العاص اما بعد فیا لبیك ثم یا لبیك قد بعثت الیك بعیرا ولھا عندك و اٰخرھا عندی والسلام'' ترجمہ - عبداللہ امیر المؤمنین کو عبداللہ عمرو بن العاص کیجانب سے کہ آپ کی فریاد مینے سنی اور ایک قافلہ اونٹون کا آپکی طرف بھیجتے ہین جسکا ایک سر آپ کے پاس ہے اور دوسرا ہمارے پاس -

اہل ادب اس بات کو مانتے ہوے ہین کہ جناب فاروق اعظم کے وقت مین آپ سے بڑھکر شعر کے حسن وقبح کا پرکھنے والا کوئی نہ تہا - علامہ ابن رشیق قیروانی کا قول ہے کہ عمر فاروق اپنے زمانہ مین سب سے بڑھکر شعر کے پرکھنے والے اور اداشناس تھے - جاحظ نے لکھا ہے کہ عمر بن الخطاب اپنے زمانہ مین سب سے بڑھکر شعر کے شناسا تھے - کامل ابن اثیر مین ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکدن حضرت عمر چند اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوے تھے کہ شعر وشاعری کا

Marfat.com

تذکرہ چھڑ گیا اور یہ سوال پیش ہوا کہ کونسا شاعر اشعر ہے اتنے مین مین بھی پہونچ گیا آپنے فرمایا کہ لویہ اعلم الناس آگیا اس سے پوچھو۔ مین نے کہا کہ زہیر بن ابی سلمی اشعر الشعراء ہے۔ آپنے فرمایا۔ اس دعوی کی دلیل کیا ہے۔ مین نے زہیر کے یہ شعر سنائے جو اوسنے قوم غطفان کی مدح مین لکھے تھے۔

لو کان یقعد فوق الشمس من کرم	قوم باولهم او بمجد هم قعدوا
قوم ابوهم سنان حین تنسبهم	طابوا وطاب من الاولاد ما ولدوا
انس اذا أمنوا جن اذا فزعوا	أما زرون بها لیل اذا احتشدوا
محسدون علی ما کان من نعم	لا ینزع الله عنهم ما له حسدوا

ترجمہ۔ اگر کوئی قوم کرم کیوجہ سے آفتاب کے اوپر چڑھ سکتی ہے تو یہ قوم سب سے پہلے اور سب سے بڑھکر چڑھ سکتی ہے نسب کی روسے یہ قوم سنان تک پہونچتی ہے یہ بھی اچھی ہے اور جو اس سے اولاد ہوئی وہ بھی اچھی ہے کثرت نعم و دولت کیوجہ سے یہ قوم لوگون کی محسود بن رہی ہے خداوند اسکی غنا کو قایم رکھے اور نظر حسد سے بچاوے۔ ان اشعار کو سنکر حضرت فاروق اعظم نے نعرہ تحسین بلند کیا مگر اسکے ساتھ ہی آپنے عرب کے شاعری کے بہت سے عیوب مٹا دیئے۔ شریف عورتون کا نام شعر مین لانا بند ہو گیا۔ ہجو گوئی سے لوگون نے ہاتھ کھینچ لئے۔ آپکے والد بزرگوار مشہور نساب تھے اسلئے علم انساب کو آپکا خانہ زاد سمجھنا چاہیئے۔ یہ علم کئی پشتون سے آپکے ہان چلا آتا تھا۔ لکھنا پڑھنا تو آپکو اسلام سے پہلے ہی آتا تھا مدینہ آکر عبرانی زبان بھی سیکھہ لی تھی۔ اونکے حکیمانہ مقولے بہت مشہور ہین۔ اونمین سے چند ہم یہان پر بھی لکھنا چاہتے ہین۔

Marfat.com

(۱) آپ اپنے اختیار مین رہنا چاہو تو اپنا راز چھپائے رکھو۔
(۲) جسکی طرف سے تمہارے دل مین نفرت اور بغض ہو اوس سے ڈرتے رہو
(۳) جو شخص اپنے افعال کی توضیح و توشیح اچھی طرح کرسکتا ہو وہ سب سے زیادہ عقلمند ہے۔
(۴) آج کے کام کو کل پر ہرگز نہ چھوڑا کرو۔ قوت عمل اسیکا نام ہے۔
(۵) دولت سر اونچا کئے بغیر نہین رہتی۔
(۶) پیچھے ہٹی ہوئی چیز پھر آگے نہین بڑہتی۔
(۷) جو برائی سے بالکل واقف نہین وہ برائی مین مبتلا ہوگا۔
(۸) مجھے سائل کی عقل کا اندازہ معلوم ہو جاتا ہے۔
(۹) دوسرون کی فکر مین اپنے آپ کو نہ بھول جایا کرو۔
(۱۰) تھوڑی سی دنیا اختیار کرو تو آزادانہ بسر کرسکوگے۔
(۱۱) گناہ کا ترک کردینا آسان ہے مگر توبہ کرنا بڑا مشکل کام ہے۔
(۱۲) بددیانت اور خائن پرین نے اپنے دودار وغہ آب وگل متعین کر رکھے ہین
(۱۳) اگر صبر و شکر دو سواریان ہوتین تو مین اسکی کچھ پروا نہ کرتا کہ دونو مین سے کس پر سوار ہون۔
(۱۴) خدا اُس شخص کا بھلا کرے جو میرے عیب مجھپر ظاہر کردے۔
(۱۵) امانت اسکا نام ہے کہ ظاہر و باطن مین باہم مخالفت نہو۔
(۱۶) زد سے بچنے کا نام پرہیزگاری ہے۔
(۱۷) جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اوسے بچاتا ہے۔

Marfat.com

(۱۸) اے لوگو علم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ علم ایک چادر ہے جو خدا طالب علم کو اوڑہا دیتا ہے۔

(۱۹) جو عالم حلال وحرام سے خبر رکہتا ہو اوسکی موت اون ہزار عابدونکی موت سے زیادہ افسوسناک ہی جو قائم اللیل اور صائم النہار ہون۔

(۲۰) مین مسلمانون کے حقمین کسی بات کو اتنا خوفناک نہین سمجہتا جتنا کہ ایک منافق عالم ہوتا ہے جسکا علم اوسکی زبان پر ہو اور دل جاہل ہو۔

(۲۱) ناموری اور مشیخت اور ریاو سرکشی کے لیئے علم حاصل کرنا فضول ہے۔ جب حاصل کرنے پر مستعد ہوجاؤ تو پہر اوسکی طلب مین شرمانا بیوقوفی ہے

(۲۲) عقل کے بغیر سرداری اور بادشاہی نہین ہوسکتی۔

(۲۳) علم نجوم کو بحر وبر مین راہ تلاش کرنیکے لیئے سیکہو اور کسی غرض سے نہ سیکہنا

(۲۴) کسیکی تعریف کرنا اوسے ذبح کرڈالنا ہے۔

(۲۵) زیادہ ہنسنے والے کی ہیبت کم ہوجاتی ہے۔ اور تمسخر کرنے والے کو لوگ خفیف سمجہنے لگتے ہین۔

(۲۶) زیادہ گو مین غصہ بہی زیادہ ہی ہوتا ہے اور غصیل آدمی کم لحاظ ہوجاتا ہے اور کم لحاظ پرہیزگار نہین ہوسکتا اور جو پرہیزگار نہو گا وہ مردہ دل ہوتا ہے

(۲۷) کوئی گمراہی اس سے بڑہکر نہین ہوسکتی کہ آدمی دوسرون پر وہ تہمت دہرے جسکا مرتکب خود ہی ہوتا ہو اور جو عیب اپنے مین ہون اونکی بابت اورونکو مطعون کرتا پہرے اور فضول باتومین وقت ضایع کرتا ہو۔

(۲۸) جو شخص حرص وطمع۔ ہوا وہوس اور غضب سے بچا اوسنے مخلصی پائی۔

Marfat.com

(۲۹) امام کے علم سے زیادہ کوئی علم اللہ کو پیارا اور نفع بخش نہین اور امام کی جہالت سے زیادہ بری اور مضر کوئی شئے نہین ہے۔

(۳۰) مسلمانون کی تواضع یہ ہے کہ پہلے اونہین سلام کرے۔ مجلس مین کمتر جگہ پر بیٹھے اور خوشامد کو برا سمجھے۔

(۳۱) طمع فقر ہے اور بے غرضی غنا ہے۔

(۳۲) اوس شخص پر خدا رحمت کرے جو اپنے بہائی کو اوسکے عیبون سے مطلع کر دے۔

(۳۳) فاجر کی صحبت مین نہ بیٹھو۔ نہ اپنا راز اوس پر ظاہر کرو۔

(۳۴) نیک آدمیون سے مشورہ لیا کرو۔

(۳۵) اپنے نفسون سے حساب لیا کرو بیشتر اوس سے کہ تم سے حساب لیا جاے

(۳۶) توبۃ النصوح کے معنے یہ ہین کہ بُرے کام سے ایسی توبہ کیجاے کہ آدمی پہر اوسکی طرف رُخ نہ کرے۔

(۳۷) سعید وہ حاکم ہے جسکی رعیت سعید ہو۔

(۳۸) مضبوط ارادہ والا اور تجربہ کار آدمی اللہ کے حکم کو لوگو نمین قایم کر سکتا ہے لوگ اوسے فاسق و بدکار نہ جانتے ہون حق پر عمل کرنے مین کسی بڑے آدمی سے یا کیسکی ملامت سے نہ ڈرتا ہو۔

(۳۹) ایمان باللہ کے بعد سب سے اچہی چیز نیک خلیق محبت کرنیوالی اور صاحب اولاد بیوی ہے۔ کفر کے بعد سب سے بری چیز بدخلق اور زبان دراز عورت ہے

(۴۰) اپنے بہائی سلمان کی بات کا جب تک تمہین کوئی اچہا پہلو نظر آوے اوسے

Marfat.com

شرارت نہ سمجھو۔

(۴۱) تین چیزین تیری دوستی کو تیری بہائی کے دل مین پختہ کرسکتی ہین۔ جب وہ تیرے سامنے آئے سلام کرنے مین سبقت کر۔ اوسکو پسندیدہ نام سے بلایا کر۔ جب وہ تیرے پاس آے اپنی مجلس مین اوسکے لئے جگہہ فراخ کردیا کر

(۴۲) مین پسند کرتا ہون کہ آدمی اپنے کنبے والون کے ساتھہ بچون کیطح رہے اور کاروبار مردون کیطح کرے۔

(۴۳) آدمی تین قسم کے ہوتے ہین۔

اوّل۔ کامل وہ صاحب الرائے ہوتے ہین جو لوگون سے مشورہ تو لیا کرین مگر اونکی راے کو تو لتے اور غور سے سمجھہ بوجہہ لیا کرتے ہون۔

دوم۔ کاہل جو خود راے ہو اور دوسرون سے مشورہ نہ لے۔

سوم۔ لاشے جو نہ خود عقلمند ہو نہ دوسرے سے راے لے۔

(۴۴) خشوع دل سے ہوا کرتا ہے۔ جو آدمی لوگون کے دکہانے کے لئے اپنا خشوع ظاہر کرے وہ منافق ہے۔

(۴۵) کیسکے نماز روزے کیطرف نہ دیکہا کرو۔ تمہین اوسکی عقل اور سچ کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔

(۴۶) آدمی کی عزت اوسکا دین ہے اور اوسکا حسب اوسکا خلق ہے چاہے وہ فارسی ہو یا نبطی۔

(۴۷) برے آدمی کے ملنے سے ہجرت کرجانے مین آرام ہے۔

(۴۸) جو شخص اپنے منہ سے کہے کہ مین عالم ہون اوسے جاہل سمجھو۔ جو خود اپنے کو

Marfat.com

بہشتی بتائے وہ دوزخی ہے۔

(۴۹) گیت سوار کا زادراہ ہے۔

(۵۰) سات سال مین لڑکے کے دانت نکلتے ہین۔ چودہ برس کا ہو کے بالغ ہوجاتا ہے۔ اکیس برس کی عمر مین قد پورا ہوتا ہے۔ ۲۸ سال مین پوری عقل آتی ہے اور چالیس برس کا ہو کر کامل آدمی بنتا ہے۔

(۵۱) حرص کی پیروی سے بچتے رہنا۔ کیونکہ پھر پے درپے خواہشین آنا شروع ہونگی اور تمہین اپنا پیچھا چھوڑانا مشکل ہوگا۔

(۵۲) زاہدون کی باتین لکھہ لیا کرو۔ اللہ اونپر فرشتے مقرر کردیتا ہے جو اونکے منہ پر ہاتھہ دھرے رہتے ہین اور کوئی خلاف بات اوس سے نکلنی نہین دیتے

(۵۳) قرآن کی تفسیر کم کیا کرو۔ رسول اللہ سے بھی تھوڑی روایت کیا کرو۔ ان دونون باتونین مین بھی تمہارا شریک ہون۔

(۵۴) احمق نفع کے ارادہ سے بھی نقصان کر بیٹھتا ہے ادسکی دوستی سے بچتے رہنا

(۵۵) چار چیزین واپس نہین آتین۔ منہ سے نکلی ہوئی بات۔ امر واقع شدہ۔ کمان سے گذرا ہوا تیر۔ گئی ہوئی عمر۔

(۵۶) اللہ اکبر۔ آپ کا تکیہ کلام تھا۔

(۵۷) جو شخص تمہارے عیب تم پر ظاہر کرتا رہے اوسے اپنا سب سے بڑا دوست سمجھو

(۵۸) اللہ سے ڈرنیوالے مین غصہ کہان جس چیز کو اوسکا دل چاہیگا اوسی نکریگا اگر قیامت نہ ہوتی تو لوگ اوسکے خلاف کرتے جو تم دیکھہ رہے ہو۔

(۵۹) اپنے نفس کو تولا کرو قبل اسکے کہ وہ تولا جائے۔ یہ آسان ہے تمہارے

Marfat.com

لئے کل کے حساب ہے۔

(۶۰) اگر مجھے خوف حساب نہوتا تو مین روز دنبے بھنوا بھنوا کے کھایا کرتا۔

(۶۱) اے ابن خطاب خدا سے ڈرتا رہ۔ ورنہ عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگا۔

(۶۲) جو شخص نماز کو ضائع کرے وہ دیگر حقوق و فرائض الٰہی کو زیادہ ضائع کرے گا

(۶۳) اگر دنیا مین تین باتین نہوتین تو زندگی سے موت اچھی تھی۔ اول جہاد کے لئے سفر کرنا۔ دوسرے اللہ کیواسطے سجدہ مین پیشانی رکھنا تیسرے اون لوگونکی ہم نشینی جو عمدہ کلام سنکر اوسپر عمل کرتے ہین۔

(۶۴) ایکدن چند آدمیون کے ہمراہ جناب فاروق چلے جاتے تھے ایک ایسی جگہہ گذر ہوا جہان بہت سی نجاست پڑی ہوئی تھی لوگونکو بدبو سے بڑی پریشانی ہوئی۔ آپ وہان کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ دیکھو یہ تمہاری دنیا ہے جسکی تم حرص کرتے ہو۔ مجھے خوب تحقیق ہوگیا ہے کہ دنیا کیطرف توجہ کرنا آخرت کو نقصان پہونچانا ہے اور آخرت کی طرف توجہ کرنا دنیا کے لئے مضر ہے۔ جب یہ حال ہے تو دنیاے فانی کو نقصان پہونچاؤ اور اوسے چھوڑ دو۔

(۶۵) دنیا کی طرف سے بے رغبتی اختیار کرلینا دل وجسم کی راحت کا سامان ہے

(۶۶) مین اسکی ذرا بھی پرواہ نہین کرتا کہ میری فقیری مین گذرے یا امیری مین کیونکہ معلوم نہین کہ کس مین بہتری ہے۔

(۶۷) ہر ایک بلا مین اللہ کی چار نعمتین ہوتی ہین۔ اول دین مین درجہ بڑھتا ہے دوسرے اوس سے بڑی کوئی مصیبت سر سے ٹل جاتی ہے۔ تیسری خدا کی مرضی پر راضی ہونے کا موقع ملتا ہے۔ چوتھے اوسپر ثواب کی امید ہوتی ہے

Marfat.com

(۶۸) عالمون کی صحبت مین بیٹھا کرو۔ اونکی نصیحت دل مین اثر کرتی ہے۔ اور بڑی بڑے گناہون کی معافی کا سامان ہوجاتا ہے۔

(۶۹) خالص دوست نعمت غیر مترقبہ ہے اگر تمہاری خوش قسمتی سے تمہین نصیب ہوجاے تو اوسے غنیمت سمجھو۔

(۷۰) صرف فاسق وفاجر یا عاجز ہی نکاح سے باز رہ سکتا ہے۔

(۷۱) ہمیشہ عورتونکی راے کے خلاف کام کیا کرو کہ اونکے خلاف مین برکت ہے

(۷۲) اچھے خلق والے کو اہل ایمان مین کامل تر سمجھو۔ وہ اپنے گھر والون پر بہت مہربان ہوتا ہے۔

(۷۳) طلب رزق مین کبھی کاہلی نہ کرنا کیونکہ آسمان سے سونا چاندی نہین برس سکتا۔ میری تمنا ہے کہ میری موت ایسے وقت مین آوے جبکہ مین اپنے اہل وعیال کے لیئے روزی کی طلب مین ہون۔

(۷۴) کبھی کبھی الگ ایک کونے مین بھی بیٹھا کرو کہ عزلت بری صحبت سے بہتر ہے۔

(۷۵) ہر بات مین متوسط درجہ اختیار کرو۔

(۷۶) لوگو۔ بھلائی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو۔ ورنہ تم پر بدحاکم متسلط کیئے جائینگے جو بھلائی کا حکم اور برائی سے منع نہین کرتے وہ بہت بُرے لوگ ہین۔ ایسے لوگون کے زمانہ مین نیکون کی دعائین بھی قبول نہین ہوتین۔ تم استغفار بھی کروگے تو مغفرت نہوگی۔ مدد چاہوگے تو مدد بھی نہین کی جائیگی۔ تمہارا ظالم بادشاہ ہوگا جو نہ نیک کی تعظیم کرے گا نہ غریبون اور بیکسون پر مہربان ہوگا (راقم) فاعتبروا یا اولی الابصار۔

Marfat.com

(۷۷) جہاد سمندر ہے اور سب اچھے کام اوسکے مقابلہ مین قطرہ ہین۔
(۷۸) بھلائی کے حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے کے آگے جہاد اور تمام نیک کام بھی مثل قطرہ کے ہین۔
(۷۹) خواص کو عوام کے گناہون کے باعث عذاب نہین ہوتا مگر اوسوقت جبکہ اونکے سامنے گناہ کیے جائین اور وہ منع نہ کرین اور منع کرنیکی قدرت رکھتے ہون۔
(۸۰) حج کرنیوالا بخشا جاتا ہے۔ جسکے لیے یکم ذی الحجہ سے ۲۰ ربیع الاول تک طلب مغفرت کیجائیگی وہ بھی بخشدیا جائیگا۔
(۸۱) دعا کے بعد ہاتھون کا منہ پر پھیر لینا مسنون ہے۔
(۸۲) ایک شخص حدیث بیان کرے اور لوگ اوسپر عمل کرین تو بیان کرنے والے کو اون سب کی برابر ثواب ہوتا ہے۔
(۸۳) عالم منافق بڑی خوفناک چیز ہے۔ وہ زبان سے تو عالمون کی سی باتین کرتا ہے مگر دل اوسکا غافل ہوتا ہے اور عمل سے محروم رہتا ہے۔
(۸۴) عالم کی لغزش غضب کی بات ہے۔ اوس سے دین منہدم اور مخلوق گمراہ ہوجاتی ہے
(۸۵) عقل سے بہتر کوئی چیز نہین وہ ہدایت پر رکھتی ہے اور ہلاکی سے بچاتی ہے اوسکے بغیر دین وایمان بھی کامل نہین ہوتے۔
(۸۶) علم کے شیدا بنو اور بردباری اور وقار حاصل کرو۔
(۸۷) اوستادون کی تعظیم کرو تو تمہارے شاگرد تمہاری بھی تعظیم کرینگے۔
(۸۸) بعض آدمی اسلام کے لیے بڈھے ہوجاتے ہین۔ ایک نماز بھی اچھی طرح نہین پڑھتے اور خضوع اور خشوع اور توجہ الی اللہ سے محروم رہتے ہین۔

Marfat.com

(۸۹) پہلے قرآن خدا کی رضامندی اور ثواب آخرت کے لیے پڑھا جاتا تھا مگر اب دنیا حاصل کرنے اور لوگونکے دکھانیکو پڑھتے ہین۔

(۹۰) اپنے اعمال سے خدا کی خوشنودی چاہا کرو۔

(۹۱) کثرت عیال اور قلت مال سخت بلا ہے۔

(۹۲) پہلے وحی سے ہر ایک کا حال معلوم ہوجاتا تھا اب وہ سلسلہ منقطع ہے۔ دلون کا حال خدا ہی جانے مگر افعال ظاہری اور اقوال سے بہی لوگون کی شناخت ہوسکتی ہے۔

ناظرین! کلام الملوک ملوک الکلام سنا کرتے تھے مگر بادشاہ ندیکہے نہ سنے اونکے کلام کی کیفیت ہم کیسے بتا سکتے ہین۔ البتہ یہ چند جواہرات کے ٹکڑے ایسے بادشاہ کے منہ سے نکلے ہوے بطور تحفہ پیش نظر ہین جسے خدا نے بادشاہی کے لیے اپنے ہاتہہ سے بنایا تہا اور ایسے ہادی دین کے ارشاد ہین جسکی وزارت پہ ختم المرسلین کو ناز تہا۔ اور ایسے زبردست حکیم کا کلام ہین جسکے آگے حکمت ہاتہہ جوڑے کھڑی رہتی تھی۔ یہ وہ دستور العمل ہین جن سے دین و دنیا دونون کے لئے ہدایت ہوسکتی ہے۔ آپنے لوگون کے اقوال ایک رنگ مین ڈوبے ہوے دیکھے ہونگے مگر یہ دودہاری تلوار ہین۔ آپکی راے نہایت صائب ہوتی تھی۔ عمر فاروق جب کسی معاملہ مین یہ فرمادیتے کہ میرا اسکی نسبت ایسا خیال ہے تو ہمیشہ وہی ہوتا جو اونکا گمان تہا۔ اونکی بہت سی رائین تو احکام مذہبی مین داخل ہوگئی ہین اور قیامت تک قائم رہینگی اذان ہی اونہین کی راے ہے۔ اسیران بدر کے معاملہ مین وحی نے عمر کی راے سے اتفاق کیا۔ آیت حجاب مستورات کے پردہ کی نسبت آپ ہی کی خواہش سے نازل

Marfat.com

ہوئی۔منافقون کے سردار عبداللہ بن اُبی کے جنازہ کی نماز آنحضرت صلعم نے تو پڑہا دی اور آپکے خلق نبوی نے جناب فاروق کا کہنا نہ مانا مگر وحی نے عمر ہی کی رائے سے مطابقت کی۔

جناب فاروق اعظم ہی کی زبردست رائے تہی کہ قرآن شریف جمع ہو گیا ہین تو صدیق اکبر اور حضرت زید بن ثابت کاتب وحی اس رائے کے بالکل خلاف تہے اگر اُن دونون صاحبون کی رائے پر خدانخواستہ عمل ہوجاتا تو آج تیرہ سو برس بعد اندہیرا تہا یہ ایک برکت کی چیز جو تسکین جان ناتوان کے لیئے پرانی یادگار زمین سے باقی رہگئی ہے وہ بہی نہوتی۔پس یہ ایک احسان فاروقی سب مسلمانون پر ایسا ہے کہ اوسکے شکریہ سے عہدہ برآ نہین ہوسکتے۔ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَان۔کا پتہ بہی نہوتا۔

قابلیت خلافت کی نسبت جب گفتگو ہوئی کہ فاروق اعظم کے بعد کون خلیفہ کیا جاے تو لوگون نے چہہ آدمیون کے لیئے رائے دی اور حضرت عمر نے چہون کی نسبت جو کچہہ فرمایا وہی من وعن صحیح نکلا۔آپ ظاہری باتون پر بہروسا نہین رکہتے تہے۔ہر بات مین غور وفکر سے زیادہ کام لیا کرتے تہے فرماتے تہے کہ حضرات کیکی شہرت کے غل شور سے دہوکے مین نہ آجایا کرو آدمی کے نماز روزہ کا کبہی اعتبار نہ کرنا بلکہ اوسکی سچائی اور عقل کو دیکہا کرو۔ ایک بار کسی نے ایک آدمی کی تعریف فاروق اعظم کے سامنے کردی۔حضور نے فرمایا تمہین کبہی اوس سے کام بہی پڑا ہے۔اوسنے کہا نہین۔پہر آپنے پوچہا کبہی تمنے اور اوس نے ساتہہ سفر بہی کیا ہے۔اوسنے جواب دیا کہ نہین۔تو آپنے

Marfat.com

بولے کہ پہر تم اوسے کیا جانو جو تعریف کرتے ہو۔

دن کو تو کاروبار خلافت سے دم لینے کی فرصت نہین ملتی تہی اور رات بہر نفلین پڑہتے۔ جب صبح ہونے کو ہوتی تو گہر والون کو جگاتے اور فرماتے۔ وامر اهلك بالصلوٰة۔ فجر کی نماز مین ایکسو بیس آیتون سے زیادہ نہین پڑہتے تہے۔ سورہ یوسف۔ حج۔ یونس۔ کہف۔ ہود پڑہنا ثابت ہے۔ فرمایا کرتے تہے کہ نماز جماعت کو مین تمام رات کی عبادت پر ترجیح دیتا ہون آپ کا قول تہا کہ کہانے سے فارغ ہوکر نماز پڑہا کرو۔ یہ سب کچہہ تہا مگر ملکی خیال اور سلطنت کی اصلاح ایسی دامنگیر تہی کہ سوتے جاگتے کہاتے پیتے اوٹہتے بیٹہتے کبہی اوس سے غافل نہین ہوتے تہے۔ یہی وجہ ہے جو ہم کہا کرتے ہین کہ یہ آدمی پیدا ہی خلافت کے لئے کیا گیا تہا اسی لئے اوسی اچہی طرح کر گیا۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ چنانچہ اکثر نماز مین ہی لشکر کے انتظام اور جہاد کی دہن بندہی رہتی تہی۔ خود آپ ہی کا قول ہے کہ مین نماز پڑہتا ہوتا ہون اور فوجین تیار کیا کرتا ہون۔ ایک روایت ہے کہ مین نے نماز مین بحرین کے جزیہ کا حساب کیا۔ جہاد کا خیال نماز مین ہی لگا رہتا تہا حج ہر سال کرتے تہے اور آپ ہی میر قافلہ ہوتے تہے۔ انتقال سے دو برس پہلے برابر روزے رکہنے شروع کر دیئے تہے۔

ہر وقت قیامت کے عذاب سے ڈرتے تہے۔ اوسی کا خیال ہر وقت لگا رہتا تہا۔ ایکدن ابو موسیٰ اشعری سے فرمایا کہ ہم لوگ اسلام لائے۔ ہجرت کی رسول صلعم کیخدمت مین ہر وقت موجود رہے۔ تم لوگ ان باتون کا صلہ چاہتے ہو

Marfat.com

یا برابر سرابر چھوٹ جانے پر راضی ہو۔ ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ مین برابر چھوٹ جانے سے ہرگز راضی نہونگا۔ ہمنے اس دنیامین آکر اتنی مصیبتین جو برداشت کین انکا عوض کدہر جائیگا۔ ہمین بڑی بڑی امیدین ہین۔ مگر حضرت عمر نے کہا۔ قسم ہے خدا کی مین صرف یہی چاہتا ہون کہ بے مواخذہ چھوٹ جاؤن۔

عموماً اہل علم وفضل کو اپنے ساتھہ رکھتے۔ آپکی صحبت مین اکثر مسائل علمی پر گفتگو ہوا کرتی تھی۔ فقہ کا جو بہت بڑا حصہ آپکے سامنے تنقیح پا گیا اوسے فقہ عمری کہتے ہین۔ اہل کمال کی ایسی تعظیم کرتے تھے جیسے خود اپنے بزرگون کی کیا کرتے ہین۔ ابی بن کعب کی بہت عزت کرتے اور اون سے ڈرتے رہتے تھے جب اونکا انتقال ہوا تو فرمایا کہ آج خدا نے مسلمانون کے سردار کو دنیا سے اوٹھا لیا۔ زید بن ثابت کو اپنی غیبت مین اپنا جانشین کرجاتے تھے۔ اسی طرح حضرات ابوعبیدہ۔ سلمان فارسی۔ عمیر بن سعد۔ ابوموسیٰ اشعری۔ سالم۔ ابودرداؔ عمران بن حصین وغیرہ کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ ابوذر غفاری گو جنگ بدر مین شریک نہ تھے مگر اونہین اونکے فضل وکمال ہی کے باعث اصحاب بدر کے برابر روزینہ دیا جاتا تھا۔ اونکی سوا اور بہت سے صحابہ کے روزینے اسیوجہ سے مقرر تھے اونکی قدردانی کسی خاص گروہ کے ساتھہ مختص نہ تھی۔ کوئی ہو اور کسی طرح کا کمال رکھتا ہو اوسکی بزرگداشت ہماری سرکار ذوی الاقتدار مین ہونے لگتی تھی۔ عمیر بن وہب الجحی کا دوہزار دینار سالانہ وظیفہ اسلیے تھا کہ پرخطر معرکے اونکی نظر مین ہیچ تھے۔ خارجہ بن حذافہ اپنی بہادری اور عثمان بن ابی العاص اپنی فیاضی کے باعث وظیفے پاتے تھے۔ سرداری اور بادشاہی کے لیے جو

Marfat.com

اعلیٰ صفت صاحب کمالون کی عزت اور قدر دانی کی چاہیے وہ ہمارے ممدوح
مین کافی سے بہی بڑہکر موجود تہی۔

آپ کے عہد کے تمام اہل کمال یعنے شاعر۔خطیب۔نسب دان۔پہلوان۔
بہادر۔دربار خلافت مین آتے اور آپکی قدر دانی کا شکریہ بجالاتے تہے۔برجستہ
جواب اور معقول بات کی قدر دانی آپ پر ختم تہی۔متمم بن نویرہ مالک ابن نویرہ کا
بہائی تہا۔یہ وہ مالک ابن نویرہ ہے جسکا ذکر پہلے حصو نمین آچکا ہے وہ اپنے
بہائی کے غم مین ایسے مرثیے پڑہا کرتا کہ سننے والے رونے لگتے تہے۔جناب
عمر نے اوسے بلواکر اوسکا مرثیہ سنا۔بہت پسند فرمایا اور کہا کہ اگر مجہے ایسا مرثیہ
کہنا آتا تو مین بہی اپنے بہائی زید کا مرثیہ کہتا۔متمم ابن نویرہ نے کہا۔ای امیر المومنین
اگر میرا بہائی آپکے بہائی کیطرح جہاد مین شہید ہوکر مارا جاتا تو مین ہرگز اوسکا غم
نہ کرتا نہ اوسکی یاد مین مرثیہ کہتا۔اوسکا یہ کلام سنکر جناب فاروق ہمیشہ فرمایا کرتے
تہے کہ جیسی تعزیت متمم ابن نویرہ نے میری کی ہے ویسی کسی نے نہین کی۔خنسا
ایک شاعرہ بہی مرثیہ گو تہی۔علماے ادب متفق ہین کہ مرثیہ گوئی مین خنسا اپنا
جواب نہین رکہتی تہی۔اوسکے چار بیٹے جنگ قادسیہ مین شہید ہوگئے تہے۔
فاروق اعظم نے چارون بیٹون کی تنخواہین خنسا کے نام جاری کردین۔

طلیحہ بن خالد اور عمرو بن معدی کرب پہلوانی اور بہادری مین تمام عرب مین
مشہور اور ہزار ہزار سوار کے برابر مانے جاتے تہے۔جناب عمر دونون کو اپنے
پاس رکہتے تہے۔جنگ قادسیہ مین جب اونہین بہیجا تو سعدؓ بن وقاص کو
لکہدیا کہ مین دو ہزار سوار تمہاری مدد کو روانہ کرتا ہون۔عمرو بن معدی کرب

Marfat.com

خطیب اور شاعر بھی تھے۔ جناب فاروق اکثر فنون جنگ مین اون سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ آپ کی اسی قدر دانی اور عزت افزائی کی بدولت تمام ملک عرب کے قابل ولایق آدمی آپ کے پاس کھنچے چلے آتے اور آپ اونکی لیاقتون سے عجیب وغریب کام لیتے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلقین اور رشتہ دارون کا ادب اور پاس ولحاظ بہت کرتے تھے۔ اصحاب بدرؓ اور حضرات حسنینؓ اور ازواج مطہراتؓ کی تنخواہین سب سے زیادہ کردی تھین۔ جناب علی مرتضیٰ اور فاروق اعظم مین گو ابتدائے خلافت صدیقی مین کچھ چشمک رہی ہو مگر رفتہ رفتہ دونون صاحب بل جل کر شیر و شکر ہو گئے تھے یہانتک کہ حضرت عمر امورات اہم مین جناب مرتضیٰ کے مشورہ بغیر کام نہین کرتے تھے۔ جناب امیر بھی اونکو نہایت ہی مخلصانہ اور دوستانہ مشورہ دیتے تھے۔ حضرت عمر جب بیت المقدس تشریف لیگئے تو کاروبار خلافت جناب امیر ہی کو سونپا تھا۔

فاروقی عظمت وشان کے تاج پر اخلاق وعادات وتواضع وسادگی کا طرہ ایسا کھلا ہے کہ جسکا بیان نہین۔ یہ خاصہ آپ ہی کی ذات پر ختم تھے ایک طرف تو روم وشام کو فوجین بھیجنے کا سامان ہے دوسری طرف قیصر وکسریٰ کے ایلچیون سے گفتگو درپیش ہے۔ کہین خالد وامیر معاویہ سے زبردست سردارون کو ڈانٹ بتائی جارہی ہے کسی جگہ سعد بن وقاص ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن العاص کے نام روبکاریان جاری ہو رہی ہین۔ یہ حال دیکھکر ایلچی پر لرزہ مسلط ہو گیا اور سمجھے کہ یہ اوس بادشاہ گردون پناہ کی بارگاہ ہے جسکی

Marfat.com

باندہی بندہتی اور چہوڑی چہوٹتی ہے - اسی کیکپی کی حالت مین جہان پناہ جو نظر آگئے تو ستائیس پیوند کا کرتہ زیب تن ہے جسمین خیرے دس پانچ چمڑہ کی بہی منڈہے ہوے ہین - سر پر پہٹا ساعامہ ہے - پیرو نمین ٹوٹی پہوٹی پہٹی جوتیان ہین - کاندہے پر پانی کی مشک ہے اور کہی بڑہیا بیوہ کے گہر پانی بہرنے چلے جاتے ہین یا مسجد کے کسی کونہ مین فرش خاک پر سو رہے ہین - واہ بڑی بانکی دہج کا معشوق ہمین ملا ہے -

بہر دین عجب ادائین اوس شوخ سیمتن مین	ایک ٹیڑہ سادگی ہین ایک سیدہ بانکپن مین

ایکدفعہ احنف بن قیس زکوٰۃ کے اونٹ عراق سے لیکر آے - گرمی کی شدت تہی ایک اونٹ کہلکر بہاگ گیا حضرت عمر اوسکے پیچہے دوڑے اور احنف سے کہا کہ اپنے کپڑے اوتار کر آؤ - بیت المال کا ایک اونٹ بہاگ گیا ہے چلو اوسے ڈہونڈہ لائین بہائی معلوم نہین کہ اوس اونٹ کے تلف ہوجانے سے کتنے غریبون کا حق مارا جائیگا - ان آنیوالونمین سے کوئی بول اوٹہا کہ امیرالمومنین آپ کیون تکلیف اوٹہاتے ہین کسی غلام کے نام حکم صادر ہوجاے وہ تلاش کر لائیگا حضرت فاروق نے فرمایا کہ مجہہ سے بڑہکر کون غلام ہوسکتا ہے -

ایکدن خطبہ مین فرمانے لگے کہ صاحبو ایک زمانہ میرا وہ تہا کہ روٹی کہانیکو میسر نہ تہی - پانی بہر بہر کے پیٹ پالتا تہا - اتنا کہکر منبر سے نیچے اوتر آے - لوگون سے نہ رہا گیا آخر پوچہا کہ حضرت اس بات کے سنانے کے لیے آپ منبر پر کیون چڑہگئے تہے اسکا سنانا ہی کیا تہا - آپنے جوابدیا - اُسوقت میرے دل مین کچہہ غرور آگیا تہا اوسکا علاج سواے اسکے مجہہ کچہہ نظر نہ آیا "

Marfat.com

سعید بن المسیب روایت ہے کہ ایکدفعہ اپنی خلافت کے شباب کے زمانہ مین جناب فاروق اعظم نے حج کا ارادہ کیا مین بہی اونکے ہمراہ ہولیا۔ آپ جب البطح مین پہونچے تو کنکر پتھر سمیٹ کر تکیہ کی جگہہ اپنے سرہانے رکہلیا اور آسمان کیطرف ہاتہہ اوٹہا کر بولے "اے خدا اب مین بڈہا ہوگیا ہون میرے قوی بہی کمزور ہوگئے ہین اب تو مجہے اس دنیا سے اوٹہالے"

قدرت سے ہی آپکا مزاج زود رنج اور جلدی سے مشتعل ہوجانیوالا اور تیز و تند تہا۔ زمانہ جاہلیت مین تو مجسم قہر تہے۔ مسلمان ہونے کے بعد بہی اوسکا اثر مدتون رہا۔ مگر خلافت کے زمانہ مین وہ سب باتین غائب ہوہوا کے بادشاہی کی پالسی کی ایک مورت رکہئے تہے جسمین تو دُمن کا نشان بہی نہ تہا۔ لوگ کہا کرتے تہے کہ دیکہو اب یہ وہی عمر ہے جسنے اپنے سامنے کسی کی چلنے نہین دی یا اب غریب بڑہیا بہی ہاتہہ پکڑکے اپنے سامنے کہڑا کرلیتی ہے۔ سچ ہے جنہین خدا نے شرافت اور لیاقت کا جوہر رکہا ہوتا ہے وہ اپنی آزادی کے زمانہ مین ناک پر مکہی نہین بیٹہنے دیتے اور جب سلطنت کی باگ اونکے ہاتہہ مین ہوتی ہے تو اپنا درجہ غلام سے بہی کمتر دیکہتے ہین۔ اسکی ایک عمدہ تصویر اس وقت آپکے سامنے ہے۔ اسلام کی برکت نے۔ عمر فاروق کے ذاتی جوہر اور قابلیت نے اور آپ کے انحطاط کے اور خلافت کے کاروبار نے خود آپکو نرم و حلیم بنا لیا تہا۔ خلافت کے زمانہ مین کافرون کے ساتہہ اوس رحم دلی اور خاطرداری سے پیش آتے تہے کہ فی زماننا ہمنے مسلمانون کو مسلمانون سے بہی وہ برتاو کرتے نہین دیکہا۔

یاران جہان راہمہ از کہ تا مہ		دیدیم بتحقیق درین دیران دہ	

Marfat.com

بایکدگر اختلاط چون بند قبا		دارند ولے نیند خالی زگرہ	

مکہ سے جب ہجرت کرکے آئے تو مدینہ کے قریب عوالی مین آکر رہے تھے جو مدینہ سے دو تین میل ہے۔ جب خلیفہ ہوئے تو شہر مین آرہے۔ یہ مکان مسجد نبوی کے پاس باب السلام اور باب الرحمۃ کے درمیان تھا۔ انتقال کے وقت آپ نے وصیت کی تھی کہ یہ مکان بیچ کے میرا قرض ادا کر دیا جائے اسلیئے وہ مکان حضرت معاویہ نے خریدا اور زر ثمن سے قرضہ ادا کیا گیا۔ وہ مکان مدت تک دار القضا کا کام دیا کیا۔ آپکی معاش کا اصلی ذریعہ تجارت تھی مگر خلیفہ ہونے کے بعد اوسے چھوڑنا پڑا۔ حضرت علی مرتضی نے اونکی اتنی تنخواہ مقرر کر دی تھی جو معمولی خوراک اور غریبانہ لباس کے لیئے کافی ہو۔ جب ۱۵ھ مین سب صحابہ کے وظیفے ہوے تو اکابر صحابہ نے اپنی تجویز سے فاروق اعظم کے بھی ۵ ہزار درہم سالانہ مقرر کر دیئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ پہونچکر آپ نے پہلی پہل زراعت بھی کی تھی گیہون یا جو کے بغیر چھنے آٹے کی روٹی روغن زیتون سے کھا لیا کرتے تھے۔ قحط کے زمانہ سے یہی التزام کر لیا تھا۔ گوشت۔ ترکاری۔ سرکہ۔ دودھ۔ انمین سے چھٹے چھ ماہے ایک آدھ چیز کبھی دسترخوان پر نظر آجاتی تھی۔ مہمان اور سفیر وغیرہ آپ کے دسترخوان پر نہایت متعجب ہوتا تھا۔ اون سے ایسا موٹا کھانا کھایا بھی نہین جاتا تھا۔

لباس معمولی اور سادہ پہنتے تھے یعنے وہی ایک قمیص ایک نہایت کم دامونکی درویشانہ ٹوپی اور عربی جوتا تسمہ لگا ہوا۔ نہایت بے تکلفی اور سادگی سے بسر کرتے تھے۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ لوگ باہر منتظر تھے اور آپ کو گھر مین بڑی دیر لگی

Marfat.com

لوگ بیٹھے بیٹھے اوکتا گئے۔ جب برآمد ہوے تو معلوم ہوا کہ پہننے کو کپڑے نہ تھے اسلئے بدن کے کپڑے دھوے تھے جب وہ سوکھ گئے ہین تو پہنکے حضور دربار مین رونق افروز ہوے ہین۔ یہ حال تھا ایک خلیفہ مین عراق وعرب وروم اور شام وفارس ومصر کے بادشاہ کا اور رعب وجلال ایسا کہ لوگ نام سے تھرتھر کانپتے تھے۔

این جلالت بزور بازو نیست		تا نہ بخشد خداے بخشندہ	

یہ صرف مسلمانون اور اونکے بیت المال کی کفایت تھی ورنہ رہبانیت کو بہت ناپسند کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو نہ پراگندہ وضع رہنا چاہیئے نہ بہت بنا ٹھنا اور وضعدار۔

ایک راوی نے لکھا ہے کہ مین نے عید کے دن جناب فاروق کو بچشم خود ننگے پاؤن نماز کو جاتے دیکھا ہے۔

دوسری بار جب آپ شام تشریف لیگئے ہین تو عیسائیون کی ایک بستی ایلیا کے لوگ آپکی سادہ وضع کے باعث آپکو پہچان نہ سکے آپ ہی سے آکے دریافت کرتے کہ امیر المؤمنین کہان ہین۔ وہین کے ایک پادری کے گھر آپ اوترپڑے۔ پیراہن مبارک اونٹ کے پالان سے اٹک کے پھٹ گیا تھا آپ نے مرمت کے لئے صاحب خانہ کو دیا۔ اوس غریب نے اوسکی مرمت کردی مگر اوسکی درشتی وکرختی اور خستہ حالی دیکھکر اوسے رحم آیا اور سمجھا کہ اس کرتے سے سفر مین بڑی تکلیف دیتا ہوگا اور پھر یہ ایسے جلیل القدر بادشاہ کے لایق بھی نہین ہے اسلئے ایک کرتا باریک کپڑے کا بھی تیار کرا کے اوسکے ساتھ لیتا آیا۔

Marfat.com

ارشاد ہوا کہ یہ موٹا کپڑا میری عادت کے موافق ہے مین مہین ہرگز نہ پہنونگا آخر اوسے واپس کردیا۔ شام مین داخل ہونیکے وقت بھی لوگون نے صلاح دی تھی کہ یہان کے امیر و رئیس آپ سے ملنے آئینگے آپ گھوڑے پر سوار ہولین اور لباس فاخرہ زیب تن فرمائین یہ وضع آپکے شایان شان نہین ہے۔ فاروق اعظم نے فرمایا کہ تم اسکی فکر نکرو۔ عزت اور مقبولیت اللہ کیطرف سے ہے۔ تکلفات ظاہری سے کچھہ نفع نہین۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک صاع کھجورین جناب عمر کے سامنے رکھدیجاتی تھین۔ وہ بری اور اچھی سب کھا لیتے تھے ایک بھی باقی نہین رہتی تھی۔ کبھی آپکو چین بجبین اور چون وچرا کرتے نہین پایا۔ باوجود ایسے سلیقہ اور نفیس دماغ کے اوس بندۂ خدا نے خلیفہ ہونے کے بعد کھانیکو کبھی اچھا بُرا کہا ہی نہین جو سامنے آگیا اوسی کو صبر وشکر سے کھا کے پیٹ بھر لیا۔

ایکدن چند رؤساے عراق آپکے پاس آے۔ آپنے کھانے مین اونہین بھی اپنے ساتھہ شامل کرلیا مگر وہ بیدلی سے کھاتے تھے۔ ہمارے حضور نے جو یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ اے اہل عراق اگر مین چاہتا تو نفیس نفیس کھانے تیار ہوسکتے تھے مگر ہم لوگ اپنے لئے آخرت مین ذخیرہ جمع کرتے جاتے ہین۔

نعتے

چون سیر چشمی نیست بر خوان وجود	بے نیاز از بحر دارد آب این گوہر مرا

عتبہ بن فرقد کہتے ہین کہ مین ایکدن فاروق اعظم کیخدمت مین حاضر ہوا دیکھتا کیا ہون کہ آپ خشک روٹی کوٹ رہے ہین۔ پنیر کی چھاچھہ بھی بنی ہوئی رکھی ہے۔ مین نے التماس کی کہ کاش حضور ہمین حکم دیتے تو ہم اس سے نرم کھانا

Marfat.com

آپ کے لیئے تیار کردیتے۔ جناب فاروق اعظم نے اسکے جواب مین یہ آیت پڑہی۔
اذھبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بہا۔

لوگون نے آپکو خبر دی کہ یزید بن ابوسفیان عمدہ عمدہ کہانے کہاتے ہین۔
آپ اونکے گہر پہونچے اور سادہ کہانے سے اپنا پیٹ بہر کے اون سے کہا کہ اے
ابن ابوسفیان۔ رسول اللہ صلعم کے طریقہ کے خلاف کرنے سے تو اون سے الگ
ہوجائیگا۔

اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین سے جو لوگ سادہ زندگی بسر کیا
کرتے تہے آپ اونکی بہت خاطر کرتے تہے۔ عمرو بن عیسے نے ایکدفعہ کہا کہ مین
عمدہ کپڑے کبہی نہ پہنونگا اور رات کو نرم بستر پر سونا چہوڑ دونگا اور پیٹ بہر کے
نہ کہاؤنگا۔ حضرت عمر نے یہ سنکے اونکی بڑی تعریف کی۔

ایکدفعہ آپ کا دل مچہلی کہانے کو چاہا۔ یرفا کو اوسکی تلاش مین بہیجا۔ وہ بڑی
تلاش سے کئی دن مین مچہلی ڈہونڈہ ڈہانڈہ کے لایا۔ وہ لارہا تہا کہ آپنے سامنے
سے اوسے آتے دیکہا اور اوسکے گہوڑے کو بہت تکلیف مین پاکر فرمانے لگے
اے عمر افسوس تونے اپنے مزہ کی خاطر ایک جاندار کو مصیبت مین ڈالا۔ پہر
وہ مچہلی نہ کہائی۔

اپنے کام اپنے ہاتہہ سے کرلیا کرتے تہے کبہی کسیکو اپنے آرام کے واسطے
تکلیف نہین دی۔ بازار کی حالت معائنہ فرمانے گیے ہین اور گہر کا سودا وہان سے
خرید کے ہاتہہ مین لٹکائے چلے آتے ہین۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہین کہ مین نے
جناب فاروق اعظم کو بارہا بازار سے اسطرح آتے دیکہا کہ سیدہے ہاتہہ مین

Marfat.com

درّہ ہے اور بائین ہاتھہ مین بال بچون کے لیے گوشت۔

جناب معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے نہ دنیا کی خواہش کی نہ دنیا نے اونکی طرف رغبت۔ جناب فاروق اعظم کیطرف دنیا رجوع رہی مگر اونہون نے اوسے لات ماری البتہ ہم لوگ ہمہ تن دنیا مین پہنس گئے ہین۔ ابن عباس سے کسی نے صدیق اکبر کا حال پوچھا۔ فرمایا کہ وہ کل کے کل خیر تھے۔ پہر یہ سوال کیا کہ جناب عمر کو کیسا سمجھتے ہو۔ جناب ابن عباس بولے۔ وہ ہوشیار پرند تھے جو ڈرتا رہتا ہو کہ مین کہین دام مین نہ پہنس جاؤن۔

جناب فاروق کو اپنی طبیعت پر اتنا بڑا اختیار تہا کہ اوسکی باگ جدہر چاہتے موڑ سکتے تھے جسکا چھوٹا سا ثبوت یہ ہے کہ ابتدا مین آپکا مزاج نہایت سخت اور درشت تہا۔ لوگون نے جناب صدیق اکبر سے فریاد بہی کی تہی کہ مسلمانونکو آپ ایک سخت مزاج آدمی کے پالے ڈالے جاتی ہین مگر خلیفہ ہوتے ہی وہ سارا تن فن جاتا رہا اور وہ حلم و بردباری آگئی کہ عمر کے کان پر اب چیخا کرو اور خبر تک نہواس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت بالکل قابو مین تہی۔ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے جناب عمر کے اوس خطبہ کا ذکر کرکے جو آپ نے اپنی خلافت کے پہلے دن دیا تہا کہا ہے کہ عمر نے اپنے وعدہ کا ایفا کیا خدا کی قسم وہ سختی کے موقع پر سختی اور نرمی کے موقع پر نرمی کرتے تھے۔ ایک عیسائی مورخ کا قول ہے کہ نوجوانی مین وہ آتش مزاج اور تندخو مشہور تھے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین بہی اونکی یہی رائے رہی کہ مجرم کو سخت سزا دی جایا کرے اور پورا پورا بدلا لیا جاے۔ تلوار اونکی ہر وقت نیام سے باہر آنیکو تیار رہتی تہی مگر جب

Marfat.com

خلافت کا بوجھ خاص انکے سر پر آن پڑا تو دفعتًا طبیعت کی سختی ایسی نرمی سے بدل گئی کہ پانی تھے۔ ایک معذور اپاہج جو سامنے آگیا تو سنا آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کلیجہ پکڑ کے زمین ہی پر اوسکے برابر بیٹھ گئے نہایت ہمدردی سے اوسکا حال پوچھا اور کمال دلداری سے اوسکا وظیفہ مقرر کر دیا۔ عام طور پر احسان و مروت کرنے میں بھی اول درجہ پر تھے۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ایکدفعہ آپکے ایک خسر نے بیت المال میں سے کچھ مانگا آپنے اونہیں جھڑک دیا کہ خبردار پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرنا بیت المال مسلمانوں کا ہے اوسمیں عمر کا کیا اجارہ ہے۔ تم مجھے خائن بنانا چاہتے ہو۔ کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ بازپرس کے دن عمر اوس احکم الحاکمین کے اجلاس میں خائن بنکر حاضر ہو۔ پھر اپنے مال میں سے اونہیں دس ہزار درہم دیدئے اسیطرح جب اسد بن حضیر کا انتقال ہوا اور آپنے سنا کہ وہ چار ہزار درہم کا قرضدار مرا ہے آپ نے اپنا باغ بیچ کے اوسکا قرضہ ادا کر دیا۔

آپکو اگر کبھی غصہ آجاتا تو فرماتے تھے کہ پانی لاؤ اور وہ ناک میں ڈالتے اور فرماتے کہ غصہ شیطان سے ہوتا ہے یوں ہی دور ہو جاتا ہے۔ ہمارے اس بیان سے یہ نہ سمجھنا کہ اپنے عہد خلافت میں اونہوں نے سوائے نرمی و آشتی کے کچھ کیا ہی نہیں۔ اونکا رعب مثل استاد اور بادشاہ کے لوگوں کے دلوں سے کسیوقت دور نہیں ہوتا تھا۔ مشہور بات تھی کہ عمر کا درہ وہ کام کر جاتا ہے جو دوسرے کی تلوار سے نہیں ہو سکتا۔ ایک انگریزی مورخ نے لکھا ہے کہ عمر بن الخطاب ہاتھ میں درہ لئے مدینہ کے بازاروں میں پھرا کرتے تھے اور موقع پر وہیں ہی ہر مجرم کو سزا مل جاتی تھی۔ ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ میرے سر پر موجود ہیں اسپر

Marfat.com

رحمدل اور یتیمون اور بیواؤن کے دستگیر اور غریبون وبیکسون کے حاجت روا تھے۔ اونکا یہ رعب داب کچھہ مصنوعی بہی نہ تہا کہ بدلنے سے بدلجاتا وہ اونکی صورت سے نمایان تہا۔ سفر شام مین مشہور ہے کہ آپ سادہ وضع اور غریبانہ پوشاک مین گئے تھے۔ عام لوگ پہچانتے نہ تھے کہ بادشاہ اسلام یہی ہین مگر ایک نہایت بڈہا پادری بغیر کسی سے پوچھے گچھے آپکو قیافہ سے ہی پہچان گیا اور پاس آکر کہنے لگا کہ امیر المومنین سلام عرض کرتا ہون۔ آپنے متحیر ہوکے اوس سے دریافت کیا۔ اے شخص تونے مجھے کیسے پہچانا حالانکہ مین تجھسے کبھی پہلے نہین ملا ہون۔ پادری نے جوابدیا کہ آپ کے چہرہ کی شوکت سے۔

قیصر روم کا ایک سفیر دربار خلافت مین باریاب ہوا۔ سفیر راستہ مین خیال یکاتا آتا تہا کہ عمر کوئی بڑے رعب داب اور جاہ وجلال والا آدمی ہوگا۔ جدہر نکل جاتا ہوگا زمین وآسمان لرزنے لگتے ہونگے۔ اوسکی کوئی بڑی بارگاہ ہوگی عالیشان دربار لگتا ہوگا لیکن مدینہ مین آکے جو دیکہا تو رہنے کا جھونپڑا تک ٹھیک نہین اور امیر المومنین کا پتا نہین۔ آخر تجسس لسیار کے بعد ایک بڑھیا نے بتایا کہ مین نے ابہی ابہی اونکو فلان نخلستان مین دیکہا تہا۔ سفیر نے جاکر جو دیکھا تو وہین ایک درخت کے نیچے زمین پر پڑے سوتے ہین۔ یہ حالت دیکھکر دم بخود کھڑا رہگیا۔

ہوش از سرم نظارہ روی تو بردہ است	آئینہ داغ منصب حیرانی منست

سوچتا تہا کہ الٰہی۔ یہ کیا اسرار ہے۔ جس شخص کی دنیا مین یہ دہاک ہوا ور جو لاکھون دشمن رکھتا ہو وہ یون بے حفاظت اور بلا خدم وحشم یا بغیر باڈی گارڈ اور بے

Marfat.com

انتظام پولیس کے یون پڑا پہرتا ہوا ورجہان چاہے بلا پس وپیش سو رہے۔ یہ تو اسی حیص بیص مین تہا کہ ہمارے حضور خواب ناز سے بیدار ہوے اور نظر غور سے سفیر کیطرف دیکہا جو رعب کے مارے کانپ رہا تہا اور زبان یاری نہین دیتی تہی کہ کچہہ عرض حال کرے۔

رعب وہیبت کے خاصہ مین ایک بات یہ بہی ہے کہ آپ ہنستے بہت کم تہے۔ جو کوئی آپکی تعریف کرتا اوس سے ناخوش ہوتے تہے چنانچہ ایکدن کسی نے آپکے سامنے آپکی تعریف کردی تو فرمایا کہ تو مجہے ہلاک کررہا ہے۔ زہد وتقویٰ اور عبادت وخدا ترسی اور ادائے فرائض کی جو طاقت اونمین تہی وہ ہر زمانہ والونکے لئے ہادی اور رہنما ہوسکتی ہے۔ ایکدن مغرب کی نماز قضا ہوگئی تہی تو اسکے عوض مین ایک غلام آزاد کیا۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ وہ آدہی رات کی نماز کو نہایت عزیز رکہتے تہے جس رات کو آپ زخمی ہوے صبح کی نماز کے لئے اوٹہے تہے اور فرمایا تہا کہ تارک الصلوٰۃ کو اسلام کا مزہ آتا ہی نہین۔ یہانتک کہ زخم سے خون بہہ رہا تہا اور آپنے نماز نہین چہوڑی۔ آپ کا قول تہا کہ صبح کی نماز جماعت مین شامل ہونا ساری رات عبادت مین کہڑے رہنے سے زیادہ پسند کرتا ہون۔ رمضان کے آنے کی بہت خوشی مناتے تہے اور کہا کرتے تہے کہ یہ مہینہ سارا خیر ہے۔ پاک اور پاک کرنیوالا مہینہ مرحبا جبتک خلیفہ رہے ہر سال حج کیا۔ البتہ خلافت کے پہلے سال مین شام و عراق کی لڑائیون کے باعث نہین جاسکے تہے۔ تین دفعہ عمرہ کے واسطے گئے۔ فرمایا کرتے تہے کہ جاڑہ کا موسم عبادت کرنیوالے کے لئے غنیمت ہے،

Marfat.com

رات کو اوٹھتے بیٹھتے یہی کلمات زبان مبارک پر جاری رہتے تھے "خدایا تو میرے درجہ کو دیکھتا ہے اور میری حاجت جانتا ہے۔ تو ہی میری حاجت روائی کرتا کہ مین فلاح اور آرام پاؤن اور میری دعائین قبول کر۔ پہلے ہی تونے مجھے معاف کر دیا اور رحم فرمایا تھا" نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے خُدایا دنیا مین کوئی چیز قایم رہنے والی نہین ہے اور نہ کوئی حالت برقرار رہ سکتی ہی۔ اے خدا تو مجھے ایسا کر دے کہ مین اس دنیا مین علم کیساتھہ بولون اور حلم کیساتھہ خاموش رہون۔ خدایا مجھے بہت دنیا نہ دی کہ شاید مین سرکش ہو جاؤن اور نہ مجھے حد سے زیادہ محتاج کر کہ شاید تجھے بھول جاؤن۔ بس تھوڑی ہو اور کافی ہو۔ اوتنی اوس سے بہتر ہے کہ زیادہ ہوا ور لھو مین ڈالے" خدا کے خوف سے ہر وقت ڈرتے اور کانپتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے۔ اکثر معصوم بچون کو پکڑ لیتے اور اون سے یہ کہتے کہ میرے لئے دعا کرو۔ جناب علی مرتضی اور امام حسن اور امام حسین کے پاس کھڑے ایکدن رونے لگے کہ معلوم نہین مین نے امت محمدی کے حقمین بُرا کیا ہے یا بھلا۔

روایت ہے کہ جناب فاروق اعظم اکثر روتے روتے منہ کے بل زمین پر گر پڑتے اور کئی کئی دنتک گھرمین مریض پڑے رہتے تھے۔ ایکدن سورہ الشمس پڑھتے تھے جب۔ واذا الصحف نشرت۔ تک پہونچے تو پچھاڑ کھا کے گر پڑے اور کئی دن بیہوش رہے ایکدفعہ کہین چلے جاتے تھے ایک مکان کے پاس سے گذر ہوا۔ اندر کوئی سورہ طور پڑھ رہا تھا آپ سننے کو کھڑے ہو گئے جب تلاوت کرنیوالا ان عذاب ربک لواقع پر پہونچا تو آپ

Marfat.com

اپنی سواری سے بیہوش ہو کے گر پڑے اور کئی دن تک بیمار رہے۔ عبداللہ بن عیسیٰ نے روایت کی ہے کہ اس طرح روتے روتے جناب عمر کے چہرہ پر کالے داغ پڑ گئے تھے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مین نے دیوار کے پیچھے ایکدن کھڑے ہو کے سنا کہ آپ فرما رہے تھے "اے عمر بن خطاب۔ تو امیر المومنین بنکے کہین اپنی حیثیت کو بھول نجائیو۔ خدا سے ڈرتا رہیو۔ ورنہ اللہ تجپر سخت عذاب نازل کرے گا" عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر نے زمین سے ایک تنکا اوٹھا لیا اور کہنے لگے "کاش مین یہ تنکا ہی ہوتا۔ کاش میری مان مجھے نہ جنتی" بے ثباتی دنیا کسی وقت آپکے دل سے محو نہوتی تھی)۔ ایکبار حج کو جاتے ہوے دشت ضجنان سے گذر ہوا۔ اپنے بچپن کا زمانہ یاد آیا تو اپنی موجودہ ذمہ داریون کا خیال فرما کے اشعار پڑھنے لگے جنکا مطلب یہ ہے۔

کوئی چیز ایسی نہین جو ہمیشہ اور ہر وقت تر و تازہ رہے اللہ باقی رہیگا اور مال و اولاد سب فنا ہو جائینگے ہرمز کے خزانے ایکدن کے لئے بھی موت کو ہرمز کے سر سے نہ ٹال سکے اور عاد نے ہمیشہ رہنے کا ارادہ کیا تھا مگر نہ رہ سکا اور نہ سلیمان رہے جنکے تابع ہوائین تھین اور نہ وہ آدمی اور جن نظر آتے ہین جو اونکے آگے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے۔ وہ بادشاہ کدھر گئے جنکے رفیع الشان محلو نمین ہر طرف سے سوار آیا کرتے تھے۔ یہان تو قبر کا گڑھا ہے جو جائے بلا و مصیبت ہے اوسمین جائے بغیر کوئی بھی نہ رہیگا۔

Marfat.com

افسوس یہ نظم تھی یا تیز دہار کی تلوار جس سے دل اور جگر پارہ پارہ ہوتے ہین غضب تو یہ ہے کہ مُہر پر یہ بلا کا فقرہ کندہ کرایا تہا "کفیٰ بالموت واعظاً یا عمر" یعنے اے عمر تیرے لئے موت ہی کافی واعظ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اوس درشت اور سخت اور ڈراونے ظاہر مین ایک دل پوشیدہ تہا جو خدا کے خوف اور رسولخدا کی محبت سے پگہل کر پانی پانی ہو گیا تہا۔ اگر کبہی آنحضرت صلعم کی یاد آگئی تو پہر قیامت کا سامنا تہا۔ اسکے ثبوت مین ایک واقعہ سنلو جو واقع مین حسرت خیز ہے۔

شام کے دوسرے سفر سے مراجعت فرمانیکا قصد تہا کہ لوگون نے آگہیرا اور فرمائش کی کہ عاشق رسول اللہ صلعم جناب بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہان تشریف رکہتے ہین اونکی اذان سنوائیے۔ بعد وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہین نصیب ہوئی۔ جناب فاروق اعظم نے کلیجہ دونون ہاتہون سے تہام لیا اور فرمایا لوگو کیا غضب کرتے ہو۔ مگر وہان کون سُنتا تہا۔ لوگ جان کو آگئے خیر سنگ آمد وسخت آمد۔ جناب بلال حبشی بالاصرار مجبور کئے گئے کہ اذان کہو۔ جس وقت عاشق حبیب خدا نے اپنی دلدوز جگر سوز آواز سے لحن داودی کیساتہہ اذان کہنی شروع کی ہے تو حبیب رب العالمین کا زمانہ آنکہون کے سامنے تہا وہ وہ بہادر اور جنگجو جنکی تیز مزاجی سے شیر ببر کا پتہ پانی ہوتا تہا اور جنہون نے ہزار ہزار زخم سینہ پر کہا کر منہ سے اُف بہی نہ نکالی تہی مرغ نیم لبسمل یا ماہیٔ بے آب کیطرح زمین پر تڑپ رہے تہے۔ جسے دیکہو بچون کیطرح ڈاڑہین مار مار کر سسکیان بہر رہا تہا۔ آنسوؤن کی جہڑی تہی جو تہمنے کا نام نہ لیتی تہی یا موتیونکی

Marfat.com

لڑی تہی جسکا سلسلہ ٹوٹنے مین نہ آتا تہا۔ ہر ایک شخص بزبان حال پکار رہا تہا۔

اشک گلرنگ روان گشت زچشم تر ما	گشتہ گلرنگ زخون ناب جگر ساغر ما

یہ کہرام سنکر پتہر کے جگر بہی پانی ہوے چلے جاتے تہے۔ اوسوقت کی گریہ وزاری اور نالہ و بکا کی حالت بیان نہین ہوسکتی۔

گہے ابر تر و گاہے ترشح گو نہ گہ باران	بیا در چشم من بنگر ہواے برشگالی را

بجنسہ وہی کیفیت تہی جو حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے دن واقع ہوئی تہی۔ معلوم ہوتا تہا کہ حضور نے ابہی ابہی رحلت فرمائی ہے۔ اس حالت زار مین جناب عمر رضی اللہ عنہ کو جو دیکہا تو بالکل بیہوش پاے گئی لوگون نے سمجہا کہ چراغ خلافت گل ہوگیا یہ حالت جو دیکہی تو سبکے ہاتہون کے طوطے اڑگئے بڑی مشکل سے اس آئی ہوئی قیامت کو سر سے ٹالا اور آیندہ کے لیئے کان پکڑے کہ اب ایسی فرمائش نہ کرینگے۔

زید بن ثابت آپکے میرمنشی اور آنحضرت صلعم کے زمانہ کے کاتب وحی سے روایت ہے۔ مین ایکدن دیکہتا کیا ہون کہ عمر فاروق کندہے پر پانی کی بہری ہوئی مشک دہرے چلے جاتے ہین۔ مجہے افسوس ہوا کہ دیکہو اس شخص نے کیا قیامت ڈہا رکہی ہے کسی طرح مانتا ہی نہین۔ آیندہ نسلون کے لیئے کتنی مشکل نظیرین پیش کیئے جاتا ہے۔ اب اسکے بعد کوئی کیا بادشاہی کریگا۔ پہر پاس جاکے مین نے کہا۔ "اے امیرالمومنین"۔ اتنا سنتے ہی میری طرف عتاب سے دیکہا اور فرمایا۔ خاموش اب آگے منہ سے کچہہ نہ نکالیو۔ مین تہوڑی دیر مین تجہے سمجہا دونگا۔ یہ کہکر ایک ضعیف بڑہیا کے گہر مین گہس گئے اور پانی بہر آے۔ جب خالی مشک

Marfat.com

لیکر اندر سے نکلے تو مجھ سے فرمایا کہ اے زید ابھی ابھی روم و فارس کے سفیر میرے پاس آئے تھے۔ اونھون نے مجھ سے کہا کہ اے عمر تیری نیکی بیشک خدا کے واسطے ہے۔ سارا زمانہ تیرے علم و فضل اور عدل پر متفق ہے۔ وہ یہ کہکر چلدیئے لیکن مین جو دیکھتا ہون تو اونکی ان باتون سے غرور و تکبر نے میرے دل پر چڑہائی کرنی شروع کر دی ہے لہذا مین فوراً اوٹھہ کھڑا ہوا اور غرور کے ڈہانے کے لیئے یہ کیا جو تمنے دیکھا۔

مرا این نکتہ روشن از زبان شمع محفل شد	کہ می آرد بپایان سرکشی بالا النشینان را

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہین کہ یہ سنکر میرے ہوش اور فقر ؒوا ہوے کہ ایسی نفس کشی بھی اسی جبّار و قہّار کا کام ہے۔ پہر بہلا عُجُب و تکبر ایسون کی روح کو کب برباد کر سکتے ہین۔

نیست شہرت طلب آن کس کہ کمالی دارد	ہرگز انگشت نما بدر نباشد چو ہلال بن

اسی طرح ایکدن گردن پر پوستین ڈالے گہر سے نکل کہڑے ہوے لوگون نے دریافت کیا کہ حضور خیر تو ہے۔ جوابدیا۔ میرے دل مین کچھ غرور آگیا تہا اوسکا علاج مین نے یون کیا تا کہ میرا نفس ذلیل ہو۔

فاروق اعظم اپنے نفس کی تذلیل پر طرح طرح سے مستعد رہتے تھے جسکا بیان بہت طول طویل ہے منجملہ اونکے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے نفس سے سخت محاسبہ لیتے تھے جہان رات ہوئی اور یہ فرمایا۔ اے عمر۔ بتا آج تو نے کیا کیا۔ تو نے فلان کام کیون کیا۔ ایسا کیون نہین کیا۔ اگر ذرا بھی کسی کام مین اونچ نیچ ہوگئی ہے تو اپنی غلطی پر اپنے آپ کو خود سزا دیتے تھے۔ بارہا دیکھا گیا کہ اپنی

Marfat.com

ہاتھہ سے اپنی پیٹھہ پر دُرّے لگارہے ہین اگرکسی نے یہ کہدیا کہ اے عمر خدا سے
ڈر تو اوسکا شکریہ ادا کرتے تھے۔ اپنے عیب لوگون سے دریافت کرتے تھے
ایکبار آپنے حضرت سلمان فارسی سے کہا کہ تمہین میرا کوئی عیب معلوم ہوا ہو تو
بیان کرو اول حضرت سلمان نے معافی چاہی پہر آپکے اصرار پر کہنے لگے کہ تم دو
جوڑے رکہتے ہو ایک دن کو پہنتے ہو دوسرا رات کو۔ دوسرے یہ کہ تمہارے
دسترخوان پر دو سالن ہوتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ ان دونون باتون سے تم بیفکر
رہو اور کوئی بات انکے علاوہ اگر معلوم ہو تو بیان کرو۔ حضرت سلمان نے کہا۔
اور کچھہ نہین مجھکو معلوم ہے۔ مسلمانون مین جسے صاف گو۔ نڈر۔ اور سچ بولنے
پر دلیر دیکھتے اوس سے نہایت خوش ہوتے تھے۔ لوگون کو دکہا کے فرماتے تھے
کہ ایسے لوگ اسلام کی رونق ہین انکے ہونے پر خدا کا شکر کرو۔ جناب علی مرتضیٰ کا
حکم ہے کہ جب صالحین کا نام آئے تو عمر فاروق کا ذکر ضرور زبان پر لے
آیا کرو۔

ناظرین آپ جانتے ہین کہ ہمارے ممدوح کی آتش غضب فرو کرنے کا کیا نسخہ تہا
وہ یہ تہا کہ آپکو غصہ آیا اور قرآن کریم کی آیت اونکے سامنے پڑہدی گئی۔
فوراً برقی اثر ہو جاتا تہا۔ اب حضرت عمر ہین کہ پانی ہین۔ ایکدفعہ حُرّ بن قیس کا
چچا حر کے پاس آیا اور کہا مجھے فاروق اعظم کے پاس لیچلو۔ حُرنے کہا مین نہین
لیچلونگا کیونکہ ڈرتا ہون کہ کہین تمہارے منہ سے اونکے سامنے کوئی نامناسب
کلمہ نکلجاے۔ حُر کے چچا نے کہا مین ہرگز ایسا نکرونگا۔ آخر حر اپنے چچا کو دربار
خلافت مین لے پہونچے اونہون نے حضور مین جا کے یہ کہا کہ آپنے وظیفہ دینے مین

Marfat.com

بڑی بے انصافی کی ہے۔اس سے جناب عمر کو غصہ آگیا اور اونکے ساتھہ زیادہ سختی کرنے کا ارادہ کیا۔حر نے کہا کہ امیر المؤمنین حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ خذ العفو وأمر بالمعروف واعرض عن الجاہلین۔یعنے عفو کو اپنا فرض سمجھو اور جو حکم دو اچھاہی دو اور جاہلون سے نہ اٹک جایا کرو۔یہ سنتے ہی فاروق اعظم خاموش ہوگئے اور دم بہی نہ مارا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہین کہ مین نے جناب عمر کو کبہی ایسا غصہ نہین آتے دیکہا جو اللہ کے نام لینے یا خدا سے ڈرانے اور قرآن حمید کی کوئی آیت پڑہنے سے فرو نہ ہوگیا ہو۔

بلال نے ایکدن اسلم سے پوچہا کہ تم حضرت عمر کو کیسا سمجھتے ہو اسلم نے جوابدیا کہ اورون سے تو وہ بہتر ہین مگر اونکے غصہ سے خدا پناہ مین رکہے۔بلال نے جوابدیا کہ افسوس اگر تو اونکے سامنے غصہ کی حالت مین قرآنمجید کی کوئی آیت پڑہ دیتا تو تیری یہ راے نہوتی اور پہر غصہ کا نام عمر مین نہ رہتا۔

فاروق اعظم کی جودت اور ذہانت کا حال یہ تہا کہ کسی یہودی نے ایکدن آپ سے آکر یہ کہا۔آپ کے قرآن مین ہے۔ سارعوا الی مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضہا السموات والارض اس سے معلوم ہوا کہ زمین وآسمان تو جنت کے عرض مین آگئے پہر دوزخ کدہر ہے۔فاروق اعظم سنکے ہنسے اور اصحاب رسول اللہ سے فرمایا کہ اسکو جوابدو۔مگر سب دم بخود تہے آخر خود ہی یہودی سے کہا کہ دن زمین وآسمان بہردیتا ہے یا نہین اوسنے جوابدیا ہان۔جناب عمر نے فرمایا کہ پہر رات کہان جاتی ہے۔اوسنے جوابدیا جہان اللہ چاہے۔

Marfat.com

اسپر آپ نے فرمایا کہ دوزخ بہی وہین ہے جہان اللہ چاہے۔ یہودی یہ سنکر چپ ہوگیا۔
جناب عمر رضی اللہ عنہ اصحاب رسول اللہ صلعم کی تعظیم وتکریم اونکے مرتبون کے
موافق کرتے اور اونکے ساتہہ مناسب سلوک سے پیش آتے تہے۔ اونمین سے
اگر کوئی مرجاتا تو آپکو بڑا افسوس ہوتا تہا۔ اخوت اسلامی کا نباہنا آپ ہی کے
حصہ مین آیا تہا۔ متبرک اور مقدس مقامات کی عزت نہایت ہی ملحوظ خاطر تہی۔
یروشلم مین عیسائیون کے مقامات مقدس پر جنکی عزت اسلام نے بہی کی تہی آپنے
بہی اونکی تعظیم فرمائی۔ شام وایران مین جہان کہین ایسے مقام سنے اونکی حفاظت
ودرستی کا حکم دیا۔ شہر سوس واقع ایران مین حضرت دانیال علیہ السلام کا مزار ہے
اوسکو بڑی عزت اور حرمت سے قایم رکہنے کا حکم صادر فرمایا۔ ولیم میور نے لکہا ہے
کہ عمر کی عنایت سے آج تک وہ مزار زمانہ کے انقلابون سے محفوظ رہکر دریا کے
کنارہ پر موجود ہے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر فرماتے ہین کہ ہمیشہ آپکی عادت یہ تہی کہ اگر مسلمانون کو
کسی بات سے باز رکہنا چاہتے تو پہلے اپنے گہر مین اپنے سب گہر والونکو جمع کرتے
اور فرماتے۔ دیکہو مین لوگونکو فلان امر سے منع کرنا چاہتا ہون تم لوگ مطلقاً اس
کام کو کرنا چہوڑ دو لوگ تمہاری حرکات وسکنات بغور دیکہا کرتے ہین ایسا نہو کہ
وہ یہ کہنا شروع کردین۔ خودرا فضیحت ودیگران را نصیحت۔ اپنے تو منع کئے نہین
جاتے ہمارا گلا گہونٹتے ہین قسم ہے خدا کی اگر مین نے تمہین یہ کام کرتے دیکہا تو
اورون سے دوچند سزا دونگا۔

ایکدفعہ آپ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تہے کہ آپکی چہوٹی صاحبزادی گہر مین سے

Marfat.com

کھیلتی کھیلتی باہر نکل آئی - اوس دولت کے بڑے ڈھیر مین سے ایک اشرفی اوٹھاکے گھر مین بھاگ گئی - فاروق اعظم بچی کے پیچھے بھاگے - انگلی حلق مین ڈالکر وہ اشرفی اوسکے منہ سے نکال لاے - مال غنیمت مین لاکر ملادی اور فرمایا اے لوگو اس مال مین عمر یا اوسکی اولاد کا اوتنا ہی حق ہے جتنا کہ اور مسلمانون کا چاہے وہ یہان موجود ہون یا نہون میرے نزدیک سب برابر ہین -

ایکدن جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام دربار فاروقی سے حکم صادر ہوا کہ بیت المال کے مکان کو صاف کرادو - کوڑا کرکٹ وہان کچھہ نہ رہے جھاڑو دی جارہی تھی کہ دو درہم ریت مین سے ملے - اوسی وقت ایک چھوٹا بچہ آپکا وہان آگیا - حضرت ابو موسیٰ نے وہ درہم بچہ کو دیدیئے - وہ اون سے کھیلتا ہوا گھر مین چلا گیا - خود بدولت کی نظر پڑگئی - پوچھا کہ کہان سے لایا - اوس معصوم نے گھبراکے بتادیا کہ جناب ابو موسیٰ نے دیا ہے - آپ ابو موسیٰ کے پاس چلے آے اور کہا اے ابو موسیٰ تمہین آل عمر کو سب سے زیادہ حقیر سمجھنا چاہیئے کیونکہ مین خادم مسلمانان ہون اور یہ میرے بچے - انکی قدر مسلمانون کے بچون سے زیادہ نہین کرنا چاہیئے - تم نے یہ درہم جو میرے بچہ کو دیدیئے کیا اس سے تمہارا یہ مطلب تہا کہ مین قیامت تک مسلمانون کا قرضدار رہون اور ہر شخص خدا کے سامنے میرا دامنگیر ہو - لو ان درہمون کو بیت المال مین داخل کردو میرے بچہ کے کام کے نہین ہین -

آپ نے بارہا فرمایا کہ یہ خلافت بڑا وبال ہے کوئی شخص اس کے بوجھ کو اپنے سر لینا پسند نہین کریگا - کاش مین نسیاً منسیاً ہوجاتا تو اچھا تھا - ہاے

Marfat.com

افسوس میری کیسی بُری قسمت ہے کہ یہ اونٹ جو میرے سامنے کھڑا ہے اسکی پیٹھ کے زخم کی پرسش ہی قیامت کے دن مجھی سے ہوگی۔ اتنا فرماکے آگ کیطرف اشارہ کیا اور بولے کہ اے ابن خطاب کیا تو اسکی گرمی کی برداشت کرسکتا ہے کیا اچھا ہوتا کہ مین انسان کی شکل مین نہ پیدا کیا جاتا۔

آپ اپنے آخر ایام مین رو رو کے یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر قیامت کے دن خدانے مجھپر رحم نہ کیا تو افسوس ہے مجھپر اور میری مان پر۔ اگر میرے پاس تمام دنیا ہوتی تو قیامت کے ڈر سے مین اوسے فدیہ کردیتا۔

ایکدن آپ اور جارود بن عبدی مسجد سے باہر نکلے۔ راہ مین ایک عورت ملی اور اوسنے جناب عمر کو سلام کرکے عرض کی کہ میری ایک بات سنلیجے آپنے فرمایا۔ کہو کیا کہنا چاہتی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ اے عمر تیرا ایک زمانہ وہ تہا کہ تجھے لوگ عمیر عمیر کہا کرتے تھے۔ تو بازار عکاظ مین لڑکون کے ساتھہ کھیلا کرتا تھا۔ بچونکے ساتھہ کشتیان لڑ لڑکے اونہین پچھاڑا کرتا تہا۔ پہر ایک زمانہ وہ آیا کہ تو عمر کہلانے لگا اور اب خدانے تجھے وہ عزت دی ہے کہ تمام دنیا تجھے امیر المومنین کہتی ہے۔ اے عمر اس حالت مین خدا کو بہول نہ جائیو۔ رعیت کی داد رسی اور ہمدردی کو اپنا خاص فرض سمجھنا۔ اے عمر جو آدمی موت سے ڈرتا ہے وہ فوت سے بہی ڈرتا ہے۔ یہ سنتے ہی جناب عمر زار و قطار رونے لگے۔ جارود نے کہا کہ اے عورت تونے غضب کیا جو امیر المومنین کو رولا دیا۔ آپنے حضرت جارود کو منع کیا کہ خبردار اس عورت سے ہرگز ایسی باتین نہ کرنا یہ خولہ بنت حکیم ہے جسکی خدانے سن لی تہی اور جسکے حق مین یہ آیت نازل فرمائی تہی۔ قد سمع اللہ قول التی الخ پہر عمر کی

Marfat.com

کیا حیثیت ہے جو اسکی تم سنے اور نہ مانے یہ عورت قابل تعظیم ہے۔

ابن سعد نے لکھا ہے کہ فاروق اعظم نے ایک مکان بنایا تھا جسمین آٹا۔ ستو۔ تمر۔ زبیب وغیرہ چیزین جو سفر مین کام آنے والی جمع رہتی تہین۔ مسافرون کے آرام اور رفاہ عام کے لئے مدینہ سے مکہ تک سڑک بنوادی تتی اور جابجا چوکیان بہٹادی تہین کہ لوگ شب و روز سونا اوچہالتے چلے جاتے تہے۔ کوئی نہین پوچہتا تہا کہ تمہارے منہ مین کے دانت ہین۔ اصل بہی یون ہی ہے کہ چوری قزاقی رہزنی وغیرہ ادسی گورنمنٹ کا حصّہ ہین جسکی رعیت بہوکی مرتی ہو اور بادشاہ کو رعیت کے حال سے بالکل بے خبری ہو۔ جب گورنمنٹ کو اپنی رعیت کے ایک ایک فرد پر نظر ہو گی توان باتون کا باقی رہنا ناممکن ہے۔ مسجد نبوی کو وسیع کردیا اور پتہر کا فرش بنوا دیا۔ مکہ کی مسجد کو بہی بہت بڑہا دیا۔ یہودیون کو عرب سے شام مین رہنے کا حکم دیا تا کہ ادنمین اور مسلمانون مین ناچاقی نرہے اور دونون قومین مل جلکے بسر کرین۔ اہل نجران کو اسی لئے کوفہ مین جا بسنے کی اجازت دی تا کہ تمام قلمرو مین امن رہے اور سب صلح سے بسر کرین۔ اہل نجران کے لئے آنحضرت صلعم بہی یہی حکم دے چکے تہے۔

آپ اکثر دُرّہ لئے ہوئے گوشت بکنے کی جگہہ چلے جاتے تہے وہان جسے دو دن متواتر گوشت خریدتے دیکہتے اوسے دُرّہ لگا کے کہتے کہ تجہسے اپنے پڑوسی اور اپنے ابن عم کی خاطر سے اپنے پیٹ کو نہین روکا جاتا۔

ایکدن آپ نے فرمایا کہ اے لوگو قسم ہے اللہ کی جسنے محمدؐ کو حق کے ساتھہ بہیجا اگر اونٹ فرات کے کنارہ سے کوذے اور ہلاک ہو جائے تو اوسکی بازپرس بہی

Marfat.com

مجھی سے ہوگی پس مین روز قیامت کے حساب سے بہت ڈرتا ہون۔

جب آپکے زخم کاری لگا تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر۔ لوگ ادھر ادھر سے سمت کے قریب آگئے اور افسوس کرنے لگے۔ بعضون نے آپکی تعریف کی اوسپر فرمایا کہ صاحبو مین اسی کو غنیمت سمجھونگا کہ قیامت کے دن برابر سرابر چھوٹ جاؤن۔ اگر آج میرے قبضہ مین زمین و آسمان ہوتے تو اوس ہولناک دن کے ڈر سے مین اونہین دے ڈالتا۔ ابن عباس نے بھی اوسی حالت مین آپکی مدح سرائی کی اور فرمایا کہ آپ نے نیک کام کیے ہین خدا آپکو اونکا ثواب دیگا۔ اونکے جواب مین ارشاد ہوا کہ یہ آپکا حسن ظن ہے مین اس قابل کہان۔ جناب علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ آپ ضرور ویسے ہی ہین جیسا ابن عباس نے کہا۔ جناب فاروق نے کہا کہ مجھے رسول صلعم کی محبت سے نجات کی امید ہے۔

زہری سے روایت ہے کہ جب آپکے پاس مال غنیمت آتا تو آپ بنی ہاشم مین سے جسے مجرد دیکھتے اوسکا نکاح کرادیتے۔ اگر بنی ہاشم مین سے کیسکے پاس خادم نہوتا تو اوسے خادم بہم پہونچا دیا جاتا تہا۔

محمد ابن باقرؓ بن زین العابدینؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ یمن سے کچھ حُلّے آے آپ نے اونہین مہاجرین اور انصار مین تقسیم کردیا۔ مگر جب اونمین ہمارے دونون شہزادون حضرات امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کے لایق کوئی نہ پایا تو نہایت افسوس کیا اور فوراً حاکم یمن کو لکہا کہ بہت جلد دو اعلےٰ شہزادگان کونین جناب حسنین کے جسم مطہر کے لایق تیار کراکے بہیجو۔ جب وہ بنکے آے تو دونون شہزادون کو اپنے ہاتہہ سے خوشی خوشی پہنا کر اطمینان حاصل کیا

Marfat.com

عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ مین نے ایکدن دُبلا مریل سا اونٹ بازار سے خرید لیا اور مدینہ کی چراگاہ مین چرنے کو چھوڑ دیا جب وہ خوب چر چگ کے موٹا تازہ ہوگیا تو اوسے بکنے کو بازار بھیجا۔ اتفاقاً ابّاجان بھی وہان پہونچگئے۔ پوچھا یہ کسکا اونٹ ہی لوگون نے کہدیا کہ صاحبزادہ کا۔ اتنا سنتے ہی غصہ ہوگئے اور فرمایا شاباش اے بیٹے امیر المؤمنین کے تونے بھی تجارت کا ڈھنگ اچھا سوچا ہی مرا ہوا جانور لیا اور چراگاہ مین بھیدیا۔ لوگون نے امیر المؤمنین کے بیٹے کا سمجھ کے اوسے موٹا تازہ کر دیا تو بیچکے آپ مزے اوڑاے۔ اس عرصہ مین مین بھی وہان پہونچگیا۔ عتاب سے فرمایا کہ اسکا نفع بیت المال مین داخل کر دینا وہ مسلمانون کا مال ہے عمر اور آل عمر کا اوسمین کوئی حق نہین۔ چراگاہ کی گھاس کی قیمت بیت المال مین تجھے دینی ہوگی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر اور اونکے بھائی عبید اللہ نے جناب ابو موسیٰ اشعری حاکم عراق سے کچھ روپیہ قرض لیا۔ اونہین کی اجازت لیکر اوسی روپیہ سے عراق ہی مین تجارت کی جسمین نفع کثیر ہوا۔ اسکی اطلاع جناب عمر کو بھی ہوگئی فرمایا کہ تم لوگون کو یہ روپیہ اس نظر سے اودھار ملگیا کہ تم میرے بیٹے ہو۔ لہذا سارا نفع بیت المال مین داخل کرو اور اصل روپیہ ابو موسیٰ اشعری کو پہنچا کے میرا پیام دو کہ جہان کا یہ ہو اسی وقت پہونچا دین۔

جناب ابی عبیدہ کی بیوی نے قیصر روم کی ملکہ کو کچھ سوغات بھیجی اوسکے صلہ مین ملکہ نے اونہین نہایت بیش بہا جواہرات بھیجے۔ فاروق اعظم نے ابی عبیدہ کی بیوی کو اونکی سوغات کی قیمت دیکے وہ سب جواہرات بیت المال

Marfat.com

مین داخل کرالئے۔

ایکدفعہ مشک آیا۔ اوسکی تقسیم کے وقت حضور نے اپنی ناک بند کر لی۔ لوگون نے عرض کی کہ حضرت اسمین تو خوشبو ہے بدبو نہین یہ آپنے ناک کیون بند کی۔ فرمایا کہ صاحبو اس چیز کا نفع یہ خوشبو ہی ہے پہر مین تمہارے مال سے کیون مستفید ہون جو میرا حق نہین۔

ایکدن ایسا ہوا کہ آپ گہر مین تشریف لائے۔ مشک کی خوشبو سے تمام مکان معطر پایا پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے گہر والی نے عرض کی کہ مین نے بیت المال کی مشک فروخت کرنیکے لئے تولی تہی اسلئے میرے کپڑونمین اوسکی خوشبو آنے لگی ہے۔ حکم ہوا کہ ان کپڑون کو جلدی دہو ڈالو۔ اس خوشبو سے ہمین اور تمہین متمتع ہونا خیانت ہے۔ آخر جب اونکو مٹی سے خوب ملوا ملوا کے دہلوا لیا تو چین آیا۔

ابی عثمان النہدی سے روایت ہے کہ مین آذربائیجان مین عتبہ بن فرقد کے ہمراہ تہا۔ حضرت عمر نے لکہا کہ اے عتبہ یہ سلطنت و حکومت نہ تیری کوشش سے ہے نہ تیرے باپ کی۔ جن لطیف کہانون اور عمدہ کپڑون سے تم متمتع ہوتے ہو وہ اور مسلمانون کو بہی حاصل ہونا چاہئین۔ لہذا عیش و عشرت سے توبہ کرو اور مشرکین کا لباس نہ پہنو۔ رسول اللہ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے سماک نے ابی جعفر محمد باقر سے روایت کی ہے کہ ایکدن عمر فاروق بازار مین چلے جاتے تہے۔ اتفاقاً جناب علی مرتضی معہ اپنے دونون صاحبزادون کے اونہین ملے۔ جناب مرتضوی تو اونکے آگے کہڑے ہوگئے اور حضرات حسنین

Marfat.com

آپکے دائین بائین جناب عمر رونے لگے۔ حضرت مرتضوی نے باعث گریہ پوچھا۔ بولے اے علی چونکہ حاکم امت محمدی ہون اسلیئے میرا کام ہی رونا ہے۔ نہین کہہ سکتا کہ مسلمانون کو مجھہ سے آرام ہے یا تکلیف۔ جناب امیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر تم سے سب خوش ہین عدل تمہارا بے مثل اور بے نظیر ہے۔ یہ سنکر بھی آپکا رونا نہین رُکا۔ پھر جناب حسن رضی اللہ عنہ نے بہت سے تشفی آمیز کلام کیئے آپ بدستور روتے رہے۔ جب سید الشہدا امام حسین نے فرمایا کہ آپ سے سب خوش ہین تو جناب فاروق کو کچھہ تسکین ہوئی اور آنسو بند ہوے۔ اور مظلوم کربلا سے پوچھا کہ میرے دل کے چین حسین کیا تم میرے عادل ہونیکے گواہ ہو۔ یہ سنکے جناب علی نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قیامت کے دن مین اور حسین دونون آپکے عدل کی گواہی دینگے۔

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے	عصای پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

امام شعبی سے روایت ہے کہ جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب نے اپنی خلافت کے زمانہ مین اہل نجران کی شکایت پر اونہین جوابدیا کہ بے شک عمر ابن خطاب سید الامت تھے۔ جو کچھہ وہ کر چکے ہین مین اوسے ہرگز نہین بدلونگا پتھر کی لکیر کے یہی معنے ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصاد۔ زید ابن علی نے فرمایا ہے کہ جناب مرتضوی اور حضور فاروق سیرت مین بالکل مشابہ تھے۔

ابی اسحاق سے روایت ہے کہ مین ایکدن حضرت علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضور یکایک شدت سے رونے لگے۔ پوچھا گیا الضیب دشمنان خیر تو ہے۔ ارشاد ہوا مجھے اسوقت اپنا دوست عمر فاروق یاد آگیا۔ وہ میرا بڑا پیارا بھائی تھا

Marfat.com

اے لوگو یہ چادر جومین اوڑہے بیٹھا ہون - اسے میرے خلیل اور صفی اور صدیق اور میرے صاحب عمر ابن الخطاب نے مجھے اوڑہایا تہا -

جناب مرتضوی نے ایکدن یہ بہی فرمایا کہ عمر فاروق نے آنحضرت صلعم کو مشورہ دیا اور وحی بہی اوسیکے موافق نازل ہوئی - یہ فرماکر رونے لگے -

جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بارہا فرمایا کہ جو مجھے عمر فاروق پر ترجیح دیگا اور مجھے اطلاع ہوجائیگی مین اوسپر مفتری کی حد جاری کرونگا -

ایکدن جناب مرتضوی نے طول طویل خطبہ پڑہا - اوسمین فرمانے لگے کہ حق سبحانہ تعالی نے جب عمر فاروق کو مسلمانون کا حاکم بنایا تو بعض لوگ خوش ہوے اور بعض ناراض - مین اون لوگون مین ہون جو خوش ہوے تہے خدا کی قسم عمر فاروق نے دنیا کو بچہوڑا یہانتک کہ سب آپسے خوش ہوگئے - اللہ نے اونکے اسلام سے اسلام کو عزت دی - اونہین دین کا رکن بنایا - اور حق کو اونکی زبان پر جاری کیا - یہانتک کہ ہمارا گمان یہ تہا کہ کوئی فرشتہ عمر فاروق کی زبان سے بولا کرتا ہے - اللہ نے مومنین کے دلون مین فاروق کی محبت اور منافقین کے دلون مین عمر کی ہیبت ڈالدی ہے - رسول مقبول کی سیرت اونکی سیرت تہی - اوسی خطبہ مین ہمارے حضور نے حاضرین سے خطاب کرکے فرمایا کہ اے لوگو تمہین مجھے بتادو کہ تم مین اونکے مثل کون ہے -

صحیح بخاری مین ابن عباس سے روایت ہے کہ فاروق اعظم کے انتقال کے بعد جب کفن پہنا دیا گیا تو اسد اللہ الغالب جنازہ کے قریب کہڑے ہوکے زار و قطار روے اور فرمایا کہ اے لوگو روئے زمین پر اس میّت سے زیادہ کوئی

Marfat.com

میرا محبوب نہ تھا۔ ابن سماک نے کہا ہے کہ جناب علی مرتضیٰ یہ فرما کے اتنا روے اتنا روے کہ ریش مبارک تر ہوگئی اور کہا اے ابن خطاب۔ خدا تجھپر اپنی رحمت نازل کرے۔ بیشک تم اللہ کی آیتون کو خوب سمجھتے تھے۔ تمہارے سینہ مین خدا کی بڑی عزت تھی۔ بیشک تم اللہ سے بہت ڈرتے تھے۔ تمہارے آگے لوگون کا خوف کوئی حقیقت نہین رکھتا تھا۔ تم اپنی عمر بھر کسی سے ڈرے ہی نہین۔ تم حق پرستون کے لئے سخی اور باطلون کے لئے بخیل تھے۔ دنیا کی طرف سے کوتہ شکم اور آخرت کے لحاظ سے بڑے پیٹ والون مین تھے۔

اوس بن حکیم سے روایت ہے کہ جب فاروق اعظم کی وفات ہوئی تو مین نے جناب علی کو دیکھا کہ سر نیچے کئے ہوے روئے انور کو اشکون سے دھو رہے ہین تھوڑی دیر کے بعد آنسو پونچھکے سر اوٹھایا اور فرمانے لگے۔ ای عمر ابن الخطاب ہاے۔ تم پاک صاف اور بہت کم عیب والے تھے۔ اے عمر ہاے تم سنت کو اپنے ساتھ لئے جاتے ہو اور فتنہ کو چھوڑے جاتے ہو۔ خدا کی قسم اے ابن خطاب تم بھلائی کو پہونچے اور شر سے دور رہے۔

روایت ہے کہ جسوقت ملک الموت فاروق اعظم کے مکان مین قبض روح کے لئے داخل ہوا تو کہنے لگا کہ یہ مکان امیر المومنین کا ہے مین سمجھا تھا کہ بڑا پر تکلف ہوگا مگر اپنے خیال کے خلاف اسے تو قبر سے بھی بدتر دیکھتا ہون۔ فاروقیت سے ایسے وقت مین بھی خاموش نہ رہا گیا۔ جواب دیا کہ اے ملک الموت جو مکان تیرے داخل ہونے کے قابل ہون وہ سب ایسے ہی ہونے چاہئین۔

عمار بن یاسر سے ابو یعلی نے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے

Marfat.com

جبرئیل امین ابہی میرے پاس آے اور کہا۔ اگر مین اسوقت سے اوسوقت تک جبکہ نوح علیہ السلام اپنی قوم مین تھے عمر فاروق کے فضائل بیان کرتا چلا جاؤن توبہی ختم نہون۔ عقول قاصرہ اسکو مبالغہ اور بعید از قیاس سمجھین گی مگر وہ لوگ جنکے دل کی آنکھین کھلی ہین وہ اس بات کی تہ کو پہونچ سکتے ہین کہ جو نیکیان عمر کی ذات اور اونکے ہاتھہ سے جاری ہوئی ہین وہ باوجود اسکے کہ اسلام کو اب تنزل ہے پہربہی قیامت تک جاری رہینگی۔ ملک کے ملک اور قومون کی قومین جو عمر کے ہاتھہ سے مسلمان ہوگیئن اور اب تک اونکی اولادین لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر فدا چلی آتی ہین اور قیامت تک چلی جائینگی اور یہ قرآن جس کے طفیل سے دنیا مین قایم رہیگا وہ فاروق ہی کی ذات پاک ہے پہر سب سے بڑہکر ایک فضیلت ایسی ہے جسے ڈہونڈہنے سے بہی آپ کسی مین نہ پائینگے یعنے بادشاہی کا طریقہ مکمل اور مبسوط کرکے دنیا کے سامنے ایسا کہولکے رکہدیا ہے کہ مسلمان توکیا دنیا کی اور قوم بہی اگر اوسی راستہ پر پڑلے تو آنکھہ بند کرکے دوڑی چلی جاے۔ عمر کی ایک بات کہ بادشاہی اور کنبہ پرستی اور خود پروری مین بَیر ہے ایک اسم اعظم ہے جو ہزارون سر ٹپکنے کے بعد بہی کسیلے عمل مین نہین آیا۔ یورپ اور امریکا چاہے آج تیرہ سو برس کے بعد ہم سے اس ایک ہی امر مین بحث لین تو ہم چیلنج دیتے ہین۔ پہر جبرئیل امین ع نے زیادہ کیا کہدیا۔

عبداللہ ابن امام احمد نے زوایدالمسند مین انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ میری امت ابوبکر وعمر سے اوتنی ہی محبت رکہے جتنی لاالٰہ الا اللہ سے۔

Marfat.com

ابو ذر ہروی سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نے فرمایا کہ عمر میرے ساتھ اور مین عمر کے ساتھ ہون۔ اور میرے بعد حق عمر کیساتھ رہیگا۔

ہم تو مر ینگے یار کی دیوار کے تلے		مجنون کو تہا جنون جو بیابان مین رہگیا

جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ان عمر بن الخطاب سراج اہل الجنۃ۔ یعنے تحقیق عمر جنت کا چراغ ہے۔ جب اسکی اطلاع فاروق اعظم کو ہوئی تو آپ جناب اسد اللہ الغالب کے پاس آے اور پوچہا یا علی کیا آپ نے اپنے کانون سے حضور صلعم کو ایسا فرماتے سنا ہے۔ جناب مرتضوی نے فرمایا بیشک مین نے سنا ہے۔ جناب فاروق اعظم بولے کہ یا علی آپ اپنے قلم سے مجھے یہ بات لکھہ دین تو بڑی مہربانی ہوگی جناب علی نے قلم اور کاغذ لیا اور فوراً یون لکھدیا مین علی ابن ابیطالب گواہ ہون اس بات کا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تحقیق عمر ابن الخطاب جنت کا چراغ ہی یہ پرچہ جناب عمر نے حضرت علی سے لے لیا اور وصیت کی کہ قبر مین میرے ساتھہ اسے رکھدینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

عزیز و نامۂ جانان کفن مین رکھدینا		ہوا اگر یگا میرا غم غلط زمین کے تلے

آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک شب مین نے خواب دیکھا کہ مین جنت مین داخل ہوا ہون اور وہان ایک محل دیکھا جسکی جھلک خالص سونے کو مات کرتی تہی۔ حضور نے دریافت کیا یہ کسکا محل ہے۔ ندائے غیب سے معلوم ہوا کہ ایک عرب اسکا مالک ہے۔ آپنے فرمایا کہ عرب تو مین ہی ہون جواب ملا کہ یہ تو

Marfat.com

ایک قریشی کا ہے۔ جناب نبوی نے فرمایا کہ مین قوم قریش سے ہی ہون آواز آئی کہ نہین امت محمدی مین سے ایک آدمی کو یہ ملیگا۔ ابتو آپکو زیادہ تفتیش لاحق حال ہوئی اور بولے کہ محمد تو میرا ہی نام ہے۔ مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ اس محل والے کا نام کیا ہے۔ ہاتف غیب نے ندا دی کہ اوسکا نام نامی اور اسم گرامی عمر بن الخطاب ہے اوسکا قد لمبا۔ رخسارے سُتے ہوے۔ آنکھونمین زیادہ سرخی گندمی رنگ ہے۔

جناب ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ایکدن جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فاروق اعظم کے چہرۂ مبارک کو دیکھکے مسکرائے۔ جناب عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ خدا حضور کو ہمیشہ خوش رکھے اسوقت تبسم فرمانے کا کیا باعث ہے جناب صلعم نے ارشاد کیا کہ اے عمر اللہ تبارک وتعالےٰ شانہ نے آج عرفہ کی شب تمہارے چہرہ کو رحمت وشفقت کی نظر سے دیکھا ہے اور تمہین مفتاح الاسلام قرار دیا ہے۔

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن پہلے پہل حق حضرت عمر ہی کے سپرد کیا جائیگا اور مین سب سے پہلے عمر کا ہاتھ پکڑکے جنت مین داخل کرونگا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن منادی غیب پکارے گا۔ فاروق کہان ہین"۔ پس ہمارا حبیب رب العرش کے سامنے لایا جائیگا۔ رب العزت کا ارشاد ہوگا "مرحبا بک یا ابا حفص"۔ یعنے شاباش اے عمر یہ تیرا نامہ اعمال ہے چاہے اسے پڑھ یا نہ پڑھ مینے تجھے بخشدیا اب تیرے اوپر رحمت کا مینہ برساتے رہین گے۔ اسکے بعد اسلام دربار ایزدی مین حاضر ہوکے

Marfat.com

بزبان حال یہ عرض کریگا۔ اے میرے رب یہ وہ عمر ہے جسنے دنیامین میرا رتبہ عرش کے برابر کردیا۔ اب میری خاطر سے آخرت مین اسے عزت دے۔ اس سفارش زبردست کے بعد لایا جائیگا ایک ناقہ جو سر سے پیر تک جواہرات وسونے چاندی اور موتیون سے آراستہ وپیراستہ ہوگا۔ دو حلے نور کے فاروق اعظم کے زیب تن کرائے جائینگے جب حضور سوار ہو کے چلینگے تو ستر ہزار فرشتے ایک طرف اور ستر ہزار فرشتے دوسری طرف جلوین ہونگے اور ہاتف غیب آگے آگے ندا کرتا ہوگا کہ اے عرصۂ محشر کے حاضرین دیکھہ لو اور پہچان لو کہ۔ "یہ عمر بن الخطاب ہین"۔

جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کا ارشاد ہے کہ اے لوگو عمر کے غصہ سے بہت ڈرا کرو کیونکہ عمر جس سے خفا ہوجاتا ہے اوس سے خدا بالکل پھر جاتا ہے اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ جس نے دوست رکھا عمر کو اوسنے مجھے دوست رکھا۔ اور عمر کا دشمن بتحقیق میرا دشمن ہے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پہلی امتون مین بہت سے ایسے لوگ گذرے ہین جنہین الہام ہوتا تھا اور میری امت مین عمر کو الہام ہوتا ہے۔ بخاری اور مسلم دونون نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

بخاری ومسلم نے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا سے سنا کہ جب مین جنت مین داخل ہوا تو وہان ایک بڑا محل دیکھا جسکے صحن مین بہت سے خادم کھڑے تھے۔ مین نے اپنے دل مین خیال کیا نہ معلوم یہ کسکا محل ہوگا۔ غیب سے آواز آئی کہ یہ محل عمر فاروق کا ہے۔ میرا ارادہ ہوا کہ اندر

Marfat.com

جاکے اوسکی سیر کرون مگر عمر کی عزت کے خیال سے مین نے دروازہ پر قدم نہ رکھا
ابو سعید خدری سے بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ایکدن مین نے خواب مین دیکھا کہ بہت سے لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے۔ اونکے بدنون پر کرتے ہین۔ بعض کے چھاتی تک اور بعض کے اوس سے نیچے۔ اونہین مین عمر بھی پیش کیا گیا اوسکے بدن پر ایسا کرتا تھا جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ حضور اس خواب کا مطلب ہمین سمجھا دیجیے۔ ارشاد ہوا کہ یہان پر دین سے مراد ہے۔ اور عمر سے دین اسلام کی اشاعت حد سے زیادہ ہو گی۔ وہ دین کو زیادہ کھینچ دیگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ اللہ نے حق کو عمر کی زبان و دل پر جاری کیا ہے۔ ترمذی نے ابوداؤد سے روایت کی ہے کہ اللہ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھا ہے۔

بیہقی نے جناب علی مرتضیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم اس بات کو بعید نہین سمجھتے کہ عمر کی زبان پر وہی امر جاری ہوتا ہے جس سے اطمینان قلب ہو۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن عمر فاروق نے ابوبکر صدیق سے کہا۔ "اے بہترین آدمی بعد رسول صلعم کے" یہ سنکے صدیق اکبر بولے کہ تحقیق مین نے رسول صلعم سے سنا ہے "کسی زمانہ مین سورج کے نیچے عمر کے زمانہ سے بہتر زمانہ نہ ہوگا" اس سے مراد فاروق اعظم کی خلافت وعدل وانصاف وسیاست ہے۔

Marfat.com

حضرت انس اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فاروق اعظم نے فرمایا
تین باتون مین رب العالمین نے میری راے کے مطابق وحی نازل فرمائی ہے
(۱) مین نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا تہا کہ مقام ابراہیم اگر مصلے بنا لیا
جاے تو بہت اچھا ہو۔ پس نازل ہوئی یہ آیت۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ
مُصَلًّى" یعنے اے پیمبر مقام ابراہیم ہی کو مصلے بنالو۔
(۲) مین نے خدمت نبوی مین عرض کیا تہا کہ اے رسول اللہ آپکی بیویون کے
پاس ہر قسم کی عورتین آتی جاتی ہین بہتر ہے کہ آپ اونہین پردہ کا حکم دین۔
پس پردہ کی آیت نازل ہوئی جسکا مضمون یہ ہے۔ اے نبی ایمان والیون سے
کہدو کہ اپنی آنکھین نیچی رکہاکرو اور اپنی شرم گاہون کی حفاظت رکھو اور اپنا
سنگار کسیکے سامنے نہ ظاہر کیاکرو اور ڈالے رکھو دوپٹہ اپنے گریبان اور
چہاتیون پر اور اپنے سنگار کو سواے اپنے خاوندون یا اپنے باپ یا شوہر کے
باپ کے یا اپنے بیٹون یا شوہر کے بیٹون کے یا اپنے بہائیون اور بہتیجون کے
الخ۔ ظاہر نہ کرو سورۂ نور۔
(۳) ایکدفعہ آپ کی سب بیویان آپسے کچھ لڑی تہین۔ مین نے اون سے
کہا۔ اگر تم رسولخدا کو ایسا تنگ کروگی تو کہین ایسا نہو کہ وہ تمہین طلاق
دیکے تم سے بہتر عورتون سے نکاح کرلین۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ عَسٰى
رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ الخ۔ بخاری اور مسلم دونون نے
اسے لکہا ہے۔
عبداللہ ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ عمر فاروق کو اور لوگوں پر چار باتوں

فضیلت ہے۔

(۱) اسیران جنگ بدر کی نسبت راے دینے مین۔

(۲) عورتون کے پردہ کی بابت۔

(۳) بارہا وحی آپ ہی کے راے کے مطابق نازل ہوئی۔

(۴) اشاعت اسلام آپ ہی کے زمانہ مین ہوئی اگر اوس زمانہ مین ایسا نہوتا تو اسلام کا پہنچنا ناممکن تھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم اگر مجھے معلوم ہو جاے کہ کسی کتّہ کو عمر فاروق سے محبت ہے تو وہ کتا بھی مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہو جاے۔ میری تمنا ہے کہ عمر کیخدمت مین زندگی بھر مشغول رہون بیشک اونکا ہجرت کرکے آنا باعث تقویت اسلام وفتوحات ہوا۔ اونکی حکومت سبب رحمت ہوئی۔ اونکی موت کا اثر سب چیزون پر یہانتک کہ کانٹے دار درختون پر بھی ہوا۔

ایکدن عبد اللہ ابن عمر مسجد مین بہت سے آدمیون کو وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن مسعود آے اور ابن عمر سے کہنے لگے۔ اے ابو عبد الرحمن صراط مستقیم تو وہی ہے جسپر تمہارے باپ قایم رہے۔ یہانتک کہ اپنے رب کے پاس جنت مین داخل ہوگئے۔ اسپر ابن مسعود نے تین دفعہ قسم کھائی۔

ایکدفعہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ نے صعصعہ بن صوحان سے فرمائش کی کہ کچھ اوصاف فاروق اعظم کے بیان کرو۔ اونھون نے فرمایا کہ وہ منصف مزاج۔ منکسر۔ تکبر سے بیزار۔ عذر قبول کرنیوالے۔ رعایا کی مائی باپ

Marfat.com

اور اوسکے حال سے خبردار رہتے تھے۔ ہر وقت اونکا دروازہ کھلا رہتا تھا اور بادشاہون کیطرح پردون مین نہین چھپے رہتے تھے۔ حق کے عاشق زار ایذارسانی سے دور رہنے والے۔ ضعیفون پر نرمی کرنیوالے۔ زور سے کبھی نہ بولتے تھے۔ اکثر خاموش رہتے تھے۔ فضول حرکات سے دور رہتے تھے

امام مالک نے نافع سے اور اونہون نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایکدن ایک آدمی فاروق اعظم کی خدمت مین آیا آپنے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے۔

آنیوالا۔ جمرہ (چنگاری)۔

جناب عمر۔ تیرے باپ کا کیا نام ہے۔

آنیوالا۔ شہاب (آگ کا شعلہ)۔

حضرت عمر۔ تو کس قبیلہ سے ہے۔

آنیوالا۔ قبیلہ حرقہ (سوزش) سے۔

حضرت عمر۔ تیرا مکان کہان ہے۔

آنیوالا۔ حرہ (گرمی) مین۔

جناب عمر۔ وہان کے کون سے موضع مین۔

آنیوالا۔ ذات لظےٰ (صاحب آتش) مین۔

یہ سنکے جناب فاروق بولے اے شخص تجھے اپنے گھروالون کی بھی خبر ہے وہ سب توجل بھنکے خاک سیاہ ہوگئے۔ اتنا سنتے ہی وہ بے تحاشا دوڑا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا تو واقعی سارے گھر کا صفایا ہوگیا ہے۔

Marfat.com

جب مصر فتح ہوگیا اہل مصر حضرت عمرو بن العاص کے پاس آکر کہنے لگے کہ دریائے نیل کی یہ عادت ہے کہ جب اس ماہ کی جو بونہ کے نام سے مشہور ہے بارہوین تاریخ آتی ہے تو ایک لڑکی بن بیاہی کو زیورا ور ملبوسات سے آراستہ کرکے نیل مین ڈالدیتے ہین جب یہ دریا چلتا ہے ورنہ جاری نہین ہوتا۔ عمرو بن العاص نے فرمایا کہ اسلام ایسی مذموم رسم کی ہرگز اجازت نہین دیتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تین مہینہ یعنے بونہ۔ ابیب اور مسری خشک گذر گئے اور نیل کا پانی بالکل بند ہوگیا۔ لوگون نے بھاگنے کا تہیہ کرلیا۔ عمرو بن العاص نے یہ کیفیت ملاحظہ فرماکر دربار خلافت مین رپورٹ بھیجی جسکے جواب مین حضرت عمر نے وہ رقعہ بھیجا جو ہم کسی دوسری جگہہ درج کرآئے ہین۔ عمرو بن العاص نے وہ رقعہ یوم صلیب سے ایک دن پہلے دریائے نیل مین ڈالدیا۔ اس دن مصریون نے عزم بالجزم کرلیا تھا کہ اب ہم یہان نہ رہینگے کیونکہ ہمارے تمام کاروبار بند ہوگئے ہین۔ جس دن خلیفہ برحق کا فرمان نیل مین ڈالا گیا ہے اوسی رات کو بارہ ہاتھہ اونچا پانی جاری ہوگیا تھا۔

واقعہ نہاوند مین جب حضرت ساریہ کو فارسیون نے نرغہ مین گھیر لیا تو حضرت عمر جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے۔ ناگاہ تین بار آپنے یا ساریۃ الجبل کا نعرہ لگایا ادھر مدینہ سے اس آواز کا اوٹھنا تھا کہ ادھر کالے کوسون نہاوند مین حضرت ساریہ نے اسکو لبیک کہا اور پہاڑ کی پناہ لیکر کفار کو پسپا کردیا روشنضمیری اور قلب کی صفائی نے چودہ طبق آپکے سامنے روشن کررکھے تھے۔ دیکھیئے یہ حضرت عمر ہی کی کرامت اور برکت تھی کہ ایکطرف تو

Marfat.com

ایک بہت پرانی رسم جو کسی طرح اچہی نہ تہی فوراً متروک ہو گئی اور دوسری طرف فتح کی شکست اور شکست کی فتح۔ یہ بہی مجال نہ تہی کہ کوئی آے اور جہوٹی باتین حضور مین بنا جاے اور آپ اونہین سن لین۔ چنانچہ ابن عساکر نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ بعض آدمی باتین کرتے کرتے کچہ جہونٹ بہی آپ کے سامنے کہنے لگتے تہے تو جہان اونہون نے وہ جہونٹی باتین شروع کین اور آپ نے اونہین روکا کہ خاموش اور پہر اونہون نے سچ کہنا شروع کیا اور آپ چپ چاپ سنتے رہے۔ اسی مین اونہون نے پہر کوئی دروغ بات کہدی آپنے فوراً گلا دبایا کہ ہم اسے نہین سننا چاہتے۔ اسی طرح ہمنے بارہا تجربہ کیا کہ کوئی جہونٹی بات آپکے سامنے چلنے ہی نہین پاتی تہی۔ ہم لوگون نے کئی دفعہ اون باتین کرنیوالون سے بہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بار بار جہونٹ ہی پر روکے گئے تہے اسلئے لوگون کو آپکے سامنے جہونٹ بولنے کی جرأت نہین ہوتی تہی۔ ابن عساکر کہا کرتے تہے کہ مین نے حسن بصری سے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص گفتگو کے وقت جہونٹ کو پہچان جاتا ہے تو وہ عمر ہے۔

بیہقی نے ابی ہدبہ حمصی سے روایت کی ہے کہ عمر فاروق کو اطلاع ہوئی کہ اہل عراق نے اپنے امیر کو نہایت تنگ کر رکہا ہے اور محاصرہ کر لیا ہے۔ حضور کو بہت ناگوار ہوا غصہ مین نماز پڑہانے کو اوٹہہ کہڑے ہوے۔ چونکہ مسلمانون کی ہمدردی و محبت سے مخمور تہے اوسی رعیت پروری مین نماز مین کچہہ سہو ہوگئے۔ لوگون نے کہا کہ جناب آپ تو اسوقت عراق پہونچگئے اور

Marfat.com

ہماری نماز غلط ہوگئی - فرمایا کہ اے اللہ ان عراق والون نے میری نماز کو مشتبہ کر دیا تو جلدی اون سے اسکا بدلہ لیجو اور حجاج بن ثقیفہ کا لڑکا اونپر مسلط کیجیو جو نہ اونکے نیک کو معاف کریگا نہ بد کو - حالانکہ حجاج اوسوقت تک پیدا بھی نہین ہوا تھا پھر یہ معلوم ہونا تو دوسری بات تھی کہ وہ ظالم ہوگا یا عادل -

عبداللہ بن مسعود نے روایت کی ہے کہ عمر فاروق کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو فتحون کے بعد فتحین حاصل ہوتی چلی گئین - اونکا مکہ سے مدینہ ہجرت کرنا باعث ترقی اسلام ہوا - اونکی حکومت مسلمانونکے حقین خدا کی رحمت تھی - مجھے خوب یاد ہے کہ ہماری مجال نہ تھی جو بیت اللہ مین نماز پڑھ سکین مگر فاروق اعظم کے مسلمان ہوتے ہی ہم لوگ بے خوف وہان اذان کہنے اور نماز پڑھنے لگے - کفار قریش کا ایسا ناطقہ بند ہوا کہ عمر کے ڈر سے اونمین سے کوئی بھی کان نہ ہلاتا تھا -

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فاروق اعظم کے اسلام لانے کے بعد سے اسلام ترقی کرتا چلا گیا - اور روز بروز قوت پکڑتا رہا مگر اونکی شہادت کے بعد دین کو وہ سخت صدمہ پہونچا کہ پھر نہ پنپا اور کمزور ہی ہوتا چلا گیا -

ایکبار فاروق اعظم نے عمرہ کا ارادہ کیا جب حضور نبوی صلعم کو اسکی خبر ہوئی تو جناب عمر کو حضوری مین طلب فرماکے ارشاد ہوا کہ بھائی دعا مین ہمین بھی یاد رکھنا - اسکے بعد سے فاروق اعظم اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے آپکا یہ کلمہ تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے -

Marfat.com

جناب علی مرتضیٰ جب ماہ رمضان مین مساجد مین جاتے اور وہان قندیلین روشن دیکھتے تو جناب عمر کے لیئے دعاے خیر کرتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ عمر کی قبر کو منور فرماے کیونکہ اونہون نے ہماری مسجدون کو نورانی کر دیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکدن جناب جبریل امین آنحضرت صلعم کے پاس آے اور کہا۔حق سبحانہ تعالیٰ نے عمر کو سلام کے بعد پیام دیا ہے کہ تمہاری رضا اور غصہ میری رضا وغصہ ہے۔پس آنحضرت نے جناب علی ابن ابیطالب سے فرمایا کہ لوگونکو عمر کے غصہ سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ جس سے عمر خفا ہو جاتا ہے اوس سے خدا بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

جناب علی مرتضیٰ نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمر کو حُجّت بنایا ہے اون لوگون کے لیئے جو اونکے بعد قیامت تک حکومت کرینگے۔بخدا وہ دونون بہت آگے بڑہے ہوے ہین اور پچھلون کو سخت مصیبت مین ڈالدیا ہے یعنے اونکا ساعمل ہونا دشوار ہے۔اس پچھلے فقرہ سے ہم اتفاق نہین کرتے کیونکہ قوم کے عاشق زار کو تو اسمین کوئی بھی مشکل نہین۔ہان اگر تن پرور اور کنبہ پرست ہے تو بادشاہت ہی کے دن کریگا اوسکے لیئے آسان اور مشکل دونون برابر ہین۔تقسیم مساوی بناے سلطنت ہے۔جو یہ نہو سکے تو سلطنت ہی کیون کرو۔

امام مالک سے روایت ہے کہ پہلے بزرگ اپنی اولاد کو ابوبکر وعمر کی محبت کی تعلیم اوسی شد و مد سے کرتے تھے جیسے کہ قرآن مجید کی تعلیم کیجاتی ہے۔ ہماری راے مین وہ ابوبکر وعمر کی محبت کی تعلیم نہ تھی بلکہ اونکے طرز حکومت کی

Marfat.com

محبت کی تعلیم تھی۔

شعیب بن حرب سے روایت ہے کہ مین نے امام مالک سے عرض کی۔ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ اونھون نے جوابدیا کہ ابوبکر وعمر کی محبت دل مین رکھ بس یہی میری وصیت ہے کیونکہ اس محبت مین وہی امید ہے جو توحید باری تعالے پر ایمان لانے سے ہوتی ہے۔ مین نے التماس کی کہ واللہ مجھے اون دونون سے محبت ہے۔

جناب فاروق اعظم کے دل مین خوف خدا بھی اعلیٰ ہی درجہ کا تھا اوسکی برابر اوسکی ذات پاک سے امید بھی تھی۔ جسکا ثبوت یہ ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے اگر آسمان سے آواز آے کہ دوزخ مین صرف ایک ہی آدمی داخل ہوگا تو مجھے یقین ہوجائیگا کہ وہ مین ہی ہون اور اگر یہ آواز آے کہ جنت مین صرف ایک ہی آدمی جائیگا تو مین سمجھونگا کہ وہ مین ہی ہون۔

آپکو اپنی خلافت کے زمانہ مین ہمیشہ یہی رنج رہا کہ رات کے سونے مین آخرت کا نقصان ہے اور دن کے سونے سے رعیت کی خبرگیری نہین ہوسکتی اسی دوعملی کے باعث آپ بہت کم سوتے تھے۔

دوگونہ رنج وعذاب ست جان مجنون را	بلاے صحبت لیلا و فرقت لیلے

امام اوزاعی نے خلیفہ منصور کے سامنے وعظ مین بیان کیا کہ جناب عمر فاروق نے فرمایا ہے اگر ایک بکری کا بچہ فرات کے کنارہ پر بے خبری سے مرجاے تو مین ڈرتا ہون کہ قیامت کے دن اوسکی پرسش مجھ سے ہوگی۔ پس اے منصور جو لوگ باوجود پاس ہونے کے تیرے انصاف سے محروم ہونگے

Marfat.com

تو کیسے خوف کی بات ہے۔

اے منصور یزید بن جابر نے عبدالرحمٰن بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ فاروق اعظم نے انصارمین سے ایک شخص کو عامل بنایا۔ چند روز کے بعد وہ پہر کہین جناب فاروق کو نظر آگئے۔ پوچھا کہ حضرت آپ وہان گئے نہین۔ اسمین تو مجاہدین فی سبیل اللہ کا ثواب آپکو ملتا۔ اونہون نے جوابدیا کہ مین نے آنحضرت صلعم سے سنا ہے۔ جو دنیا مین برسر حکومت ہوتا ہے قیامت کے دن اوسکی مشکین باندہکے پل صراط پر کہڑا کر دینگے اور اوسی جگہہ اوسکا حساب لیا جائیگا اگر اوسنے رعیت کے ساتہہ عدل والنصاف اور نیکی کی ہے تو نجات پائیگا ورنہ وہین دوزخ مین جہونکدیا جائیگا اور وہان سے گرکے ستر برس کے بعد کہین وہ تہ مین پہونچیگا۔ جنابعالی اس ڈر سے مین نے وہ عہدہ حکومت قبول نہین کیا آپ مجہے معاف فرمائین مجہے اس مصیبت مین پڑنا ہرگز منظور نہین۔ یہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا ثواب اور ہی کسیکو دیجئے مجہے تو یہ بڑی ٹیڑہی کہیر دکہائی دیتی ہے۔ جناب عمر نے پوچہا یہ حدیث تمنے کس سے سنی ہے۔ اونہون نے جوابدیا کہ ابوذر اور سلمان فارسی سے۔ یہ دونون صاحب طلب ہوے اور دونون نے تصدیق کی کہ بلاشبہ یہ قول جناب رسالتمآب ہے۔ فاروق اعظم نے اونکی گواہی سنتے ہی ایک آہ سرد دل پر درد سے کہینچی اور پچہاڑ کہاکے گر پڑے جب بڑی دیر مین ہوش آیا تو فرمایا کہ اس کمبخت خلافت کا بوجہہ اپنے سر لیکر کون اس دوزخ کے عذاب کا متحمل ہو سکیگا۔ پہر اتنا روے کہ مجہے بہی رولادیا جناب عمر نے فرمایا ہے کہ خلافت وہ شخص کر سکتا ہے جو ہوشیار اور سمجہدار

Marfat.com

اور نیک ہو کوئی کام برا نہ کرے تاکہ لوگ اوسکو دیکھکے بگڑین۔ اوسکی طرف سے کسی کو ایذا رسانی اور پردہ دری کا اندیشہ نہو اور اللہ کے راستہ مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرے۔

حضرت عمر نے فرمایا ہے کہ حکام چار قسم کے ہوتے ہین۔

اول۔ وہ جو اپنے نفس کو لذات اور شہوات سے روکین اور اپنے عاملون کو بھی ظلم نہ کرنے دین وہ مجاہدین فی سبیل اللہ کی مانند ہوتے ہین۔ خدا کی رحمت اونپر برسنے لگتی ہے۔

دوم۔ وہ جو خود تو باز رہے مگر اوسکے عامل خوب رشوت لین اور ظلم کرین اور وہ اونہین روک نہ سکے اپنے ضعف کے باعث سے۔ وہ ہلاکی کے قریب ہے مگر اللہ ہی اوسپر رحم کرے تو شاید اوسکی نجات ہو۔

سوم۔ وہ جو آپ تو خوب کھاوے اور ظلم کرے مگر اپنے عاملون کو ظلم سے روکے۔ وہ دوزخ کا کندہ ہے۔

چہارم۔ وہ جو آپ بھی کھاوے اور ظلم کرے اور اوسکے عامل بھی ظلم اور خلق اللہ کے ستانے سے باز نہ رہتے ہون۔ وہ سبکے سب ہلاک ہونگے اسی لئے آپ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے خداوند کریم اگر مین معاملات رعیت مین حق اور انصاف کو چھوڑون یا کسی قریب وبعید کی رعایت کرون تو مجھے ایکدم کی مہلت نہ دیجو اور اوسی وقت زمین کا پیوند کر دیجو تاکہ آگے میرا قدم نہ بڑھنے پاوے۔ صولت فاروقی بھی صرف اسی خیال کا طفیل تھی وگرنہ یلے بود در سیستان۔ چاہے اب کوئی ہمین برا سمجھے یا اچھا ہمنے تو اپنی

Marfat.com

لیساط بہرکوئی کسر نہین اوٹہارکہی جسکا عوض دربار فاروقی ہی سے ہمین چاہیئے اور بس۔

منقول ہے کہ خلیفہ منصور فاروق اعظم کی تقلید بہت کچہہ کرتا تہا اسی لئے اوسکی ہیبت بہی بہت تہی۔ امام اوزاعی کو شام سے بغداد مین اوسنے اپنے پاس بلوالیا تہا۔ وہ بہی بڑی دلیری کے ساتہہ اوسکی باگ اپنے ہاتہہ مین رکہتے اور آزادانہ وعظ ونصیحت کرنے مین کبہی نہ ڈرے۔ منصور کے وزیر ربیع نے امام اوزاعی کو دبانا اور دہمکانا بہی چاہا مگر امام صاحب کی آزادی کے سامنے اوسکی ایک نہ چلی آخرکار منصور نے ربیع کو ایکدن سر دربار جہڑکدیا اور بہت خفیف کیا۔ امام رحمتہ اللہ علیہ نے جسطرح فاروقی رنگ ڈہنگ کی تعلیم منصور کو دی اوسمین سے کچہہ ہم یہان بہی لکہنا چاہتے ہین تاکہ مسلمان والیان ملک کے کام آے اور جوگ اور کسی طرف کے اصول سلطنت کے قائل ہین وہ بہی دیکہہ لین کہ اسلام کے اصول سلطنت بہی کسی سے ہیٹے نہین۔ اس کتاب کے لکہنے سے بہی ہمارا یہی مقصد ہے نہ کہ فاروقی مداحی جو ہم تو کیا نہ کسی سے ہوئی ہے اور نہ کوئی کرسکتا ہے۔

جناب امام اوزاعی نے فرمایا۔ اے منصور۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس بندہ کو اللہ کیطرف سے کوئی نصیحت پہونچے تو اوسے چاہیئے کہ دل وجان سے اوسے قبول کرے اور اوس نعمت پر خدا کا شکر بجالاے۔ اوسی وقت اوسپر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور نہین تو اللہ اوسپر غصہ ہوتا ہے۔ اے منصور۔ جناب رسول پاک صلعم نے فرمایا ہے کہ

Marfat.com

جو بادشاہ اپنی رعیت سے خیانت اور دہوکے کے ساتھہ پیش آئیگا اوسپر جنت حرام ہے۔ جسنے حق بات سے بُرا مانا گویا اوسنے خدا کو بُرا جانا۔ اے منصور حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۔ یعنے اللہ حق ہے ظاہر۔ اللہ وہ ذات ہے جسنے تمہاری رعایا کے دلون کو تمہاری اطاعت کے لئے نرم کرکے تمہارے سپرد کر دیا ہے۔ اے منصور تجھے رسول اللہ صلعم سے قرابت حاصل ہے پس جیسے وہ اپنی امت پر مہربان اور رحیم تھے۔ جسطرح وہ امت کی ہمدردی اور غمخواری کرتے تھے۔ اپنی جان اور مال سے امت پر فدا تھے۔ اللہ اور اوسکے بندونکے نزدیک پسندیدہ خصال تھے اوسی طرح تجھے بھی مناسب ہے کہ عدل اور انصاف کر اور لوگونکے عیب کو چھپا۔ اپنا دروازہ غریب رعیت کے لئے بند نہ رکھہ۔ اوسکے آرام سے خوشی اور اوسکی تکلیف سے تجھے رنج جانکاہ ہونا چاہیئے جب تو اچھا بادشاہ کہے جانے کے قابل ہوگا۔ اے منصور فرض کیا کہ تو عیش وعشرت مین مشغول ہوکے رعایا کی طرف سے غافل ہوگیا تو قیامت کے دن جب سب آدمی اپنے اپنے حقوق طلب کرینگے تو کیا جواب دیگا۔ ای امیر المؤمنین جناب رسالتمآب کے ہاتہہ مین ایک مسواک رہا کرتی تہی۔ اوس سے ہماری حضور منافقین کو ڈرایا کرتے تہے۔ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام آے اور عرض کی۔ اے رسول اکرم اس مسواک کو پہینکدیجے۔ آپ کی امت اس سے ڈری جاتی ہے۔ آپ کو بڑا رنج ہوا اور شفیق وغمخوار امت کے ہاتہہ مین پہر وہ کسی نے ندیکہی۔ پس اے منصور اون لوگونکی کیسی حالت ہوگی جو غریبونکو خواہ مخواہ ستاتے ہین۔ خونریزیان کرتے ہین۔ لوگونکی پردہ دری

Marfat.com

باز نہین آتے اور اونکے گھرون سے اونکو نکالدیتے ہین۔ اے امیرالمومنین رسول اللہ صلعم کے ہاتھہ سے ایکدن بلا قصور ایک اعرابی کے چوٹ لگ گئی عتاب خداوندی نازل ہوا یعنے جناب جبریل امین نے آکے کہا۔ اے محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نے تمہین دنیامین ظلم کرنے کو نہین بہیجاہی۔ آپنے اوسیوقت اوس اعرابی کو بلاکر فرمایا۔ بہائی مجھسے بدلہ لیلے خدا تیری حمایت پر مستعد ہے۔ اوسنے کہا۔ حضرت مین نے آپکو معاف کیا حضور نے اوسے دعاے خیر دی جب یہ قضیہ رفع دفع ہوا۔ پس اے منصور جب خدا اپنی مخلوق کی اسقدر پرچ پر ہے کہ اپنے حبیب کی رعایت بہی اس معاملہ مین منظور نہین تو ہمارے تمہارے ہاتھہ سے ظلم ہونا اوسے کب گوارا ہوگا۔ ظالم کی عمر کوتاہ ہوتی ہے پس اس سے بادشاہ کو اپنا منہ کالا نہ کرنا چاہیئے۔ اے امیرالمومنین ریاضت کر اور امن سے رہ اور جنت طلب کر کیونکہ وہان کی دوگز جگہہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اے منصور یہ دنیا نہ کسی کے پاس رہی ہی نہ رہیگی اگر اسمین وفا ہوتی تو یہ تیرے ہی پاس کیون آتی۔ تجہے معلوم ہے کہ ابن عباس نے اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین کیا لکھا ہے۔ ماھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا۔ یعنے تبسم گناہ صغیرہ ہے اور ضحک کبیرہ ہے۔ یہان سے قیاس کرلینا چاہیئے کہ پہر ہاتہون اور زبانون کے گناہونکا تو کچہہ ٹہکانا ہی نہوگا۔ یاداوٗد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق الخ۔ اس آیت کی تفسیر مین ابن عباس نے لکھا ہے کہ زبور مین اللہ تعالیٰ نے فرمایاہی۔ اے داوٗد اگر مدعی مدعا علیہ مین سے

Marfat.com

کسیکی طرف تمہارا رجحان ہوا اور تم یہ چاہتے ہو کہ وہی مقدمہ جیتے تو مین نبیون کی فہرست مین سے تمہارا نام خارج کر دونگا کیونکہ مین نے پیمبرون کو امت کا نگہبان بنا کر بھیجا ہے اونکو میری مخلوق کی حفاظت اور نگرانی مین مصروف رہنا چاہیے اے منصور بادشاہت کا بوجھ نہایت سخت ہے اوسے زمین اور آسمان اور پہاڑ بھی نہین اوٹھا سکتے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ مجھے مکہ یا طائف یا یمن کی حکومت دیدیجے۔ حضور نے فرمایا کہ چچا صاحب حکومت سے لوگون کی خدمتگاری بہتر ہے اوسکا بوجھ آپ سے کیسے اوٹھ سکیگا مین بنظر خیر خواہی آپکو سمجھاتا ہون کہ آپ حکومت کا نام بھی نہ لین۔ اے امیر المومنین جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ یعنے اے محمد ڈراؤ اپنے قریبی رشتہ دارون کو۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اے میرے چچا عباس اور اے میری پھوپھی صفیہ اور اے میری بیٹی فاطمہ تم اپنی نجات کی فکر کرو مین قیامت کے دن تمہارے کچھ بھی کام نہ آؤنگا تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہونگے اور میرے اعمال میرے ساتھ۔ اے منصور حق پر قایم رہنا نہایت مشکل ہے اور بزرگی اور فضیلت پرہیزگاری ہی مین ہے۔ اللہ کی بندگی مین عزت اور اوسکی نافرمانی مین ذلت ہے۔ میری ان نصیحتون کو تم ہر وقت زیر نظر رکھنا۔ یہ فرما کر امام اوزاعی رخصت ہوے۔ منصور نے اونکو کچھ روپیہ دینا چاہا مگر امام صاحب نے نہ لیا۔

منصور ایکدفعہ حج کے لئے بیت اللہ مین آیا۔ وہ آخر شب مین طواف کیا کرتا تھا۔ حالت طواف ہی مین ایکدن اوسنے سنا کہ کوئی ملتزم مین کھڑا ہوا یہ

Marfat.com

دعا کرتا ہے۔ اللھم انی اشکو الیك ظھور البغی والفساد فی الارض وما
یحول بین الحق واھلہ من الظلم والطمع ۔ یعنے یا الٓہی مین تجہسے فساد وبغاوت کے
غلبہ کی شکایت کرتا ہون اور پناہ مانگتا ہون اس سے کہ حقدارون کا حق
ندیا جاے اور اونپر ظلم کیا جاے اور اونکے مال کی طمع کیجاے۔ منصور نے
آگے بڑہکر اوس شخص کا کلام بغور سنا اور پہر ایک جگہہ بیٹہہ گیا جب وہ آدمی
نماز اور دعا اور حجر اسود کے بوسہ سے فارغ ہوچکا تو منصور نے اوسے اپنے
پاس بلاکے دریافت کیا کہ تونے اپنی دعا مین ظہور فساد وبغاوت وغیرہ کا ذکر
کیسے کیا جس سے مین بیچین ہوگیا اور میرا دل ہل گیا۔

اجنبی۔ جان کی امان پاؤن تو کچہہ عرض کرون۔

منصور۔ تجہے امان دی جاتی ہے۔

اجنبی۔ (نڈر اور بے خوف ہوکر) اے منصور۔ مفسد اور حق کا خلاف کرنیوالا
اور طماع توہی توہے۔

منصور۔ ہئن ہئن یہ کیا کہا۔ مین اور لالچی۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ چاندی
سونے سے تو میرا خزانہ بہرا ہے پہر مین کیون لالچ کرنے لگا تہا۔

اجنبی۔ تیرے برابر دنیا مین مجہے کوئی لالچی نظر نہین آیا۔ خدا نے تجہے مسلمانون کا
بادشاہ بنایا۔ تونے اون سے تو مال لیا مگر اپنے لیئے پختہ پختہ محل بنواکے
اپنے اور اونکے درمیان مین پردہ کرلیا۔ ہتیار بند دربان دروازون پر
بٹہاکے خود محل مین جاچہپا۔ اپنے عاملون کو رعیت کے لوٹنے کے لیئے
چہوڑ دیا اور ظالم آدمی اپنے وزیر اور مشیر بناے۔ تیرا حکم ہے کہ خاص

Marfat.com

خاص ہی آدمی میرے پاس آئین اور اونکے سوا کوئی نہ آنے پاے۔
پس نہ کوئی ننگا نہ بھوکا نہ کوئی مظلوم نہ ضعیف و محتاج تیرے پاس
پہونچ سکتا ہے۔ حالانکہ بیت المال اور سرکاری خزانہ مین سب کا
حق ہے۔ جب تیرے ظالم اور بدکار عمال نے تجھے ان بیجا تکلفات
اور بیہودہ قیود مین گرفتار دیکھا اور معلوم کیا کہ تو نے اپنی آنکھونکو
اندہا اور دماغ کو بیکار کر لیا ہے تو وہ بھی ظلم کرنے لگے۔ دوسرے
جب تجھے جھنجوڑ جھنجوڑ کے سناتے ہین جب تو کوئی کوئی سی بات تیری
کان مین پہونچتی ہے۔ یہ ممکن نہین کہ دادخواہ کی بات اصالتًا تو سن
سکتا ہو۔ تیرے دربار مین انصاف بہت مہنگا بکتا ہے۔ تیرے عمال
سمجھگئے ہین کہ بادشاہ ہمارا غلام ہے ہم جسکو چاہین مقرب بنا سکتے ہین
اور جسے چاہین مردود کر سکتے ہین۔ باہر والون کو جب اونکی یہ عظمت
معلوم ہوئی کہ سارے اختیارات انہین کے ہاتھ مین ہین تو وہ بھی اونسے
ڈرنے لگے۔ عمال اور حکام بھی اونہین کو رشوت دے دیکر ظلم کرنے
لگے۔ رعیت مین سے جو امیر ہین وہ بھی درباریون کی مٹھیان گرم
کر کر ضعیفون کو ستاتے ہین۔ تمام عالم مین واویلا مچ رہی ہے مگر خبر
نہین ہے تو تجھے۔ کوئی مظلوم بلا واسطہ تیرے پاس پہونچ سکتا ہو
تو اصل حال کھلے۔ اب اسلام کی سرسبزی کسی طرح نہین ہو سکتی۔
اے منصور اہل عرب کی عادت تھی کہ جو مظلوم اونکے پاس آتا اوسکا
حق فورًا دلوا دیتے تھے۔ بلکہ سب کے سب ملکر مظلوم کی مدد کرتے تھے

Marfat.com

مین نے ملک چین کے ایک کافر بادشاہ کو دیکھا جو کانون سے بہرا ہوگیا تھا۔ اوسنے اپنی تمام عملداری مین منادی کرادی تھی کہ میری سلطنت مین سوائے مظلوم اور فریادی کے اور کوئی سرخ کپڑے نہ پہنے تاکہ مین دیکھتے ہی سمجھہ جایا کرون کہ یہ شخص دادخواہ ہے میرے کانونکا عیب مجھے انصاف کرنے سے محروم نہ رکھے۔ اے امیرالمومنین۔ افسوس صدافسوس۔ کافر بادشاہ تو اپنی مشرک رعیت کو ایسی خاطر سے رکھین مگر مسلمانون پر مسلمان بادشاہ کے سامنے ظلم ہوا کرے اور کوئی پرسان حال نہو۔ اے منصور۔ تو رسول اللہ صلعم کے چچازاد بہائیونمین ہے تیرے لئے یہ بڑی شرم کی بات ہے تجھے مسلمانون پر زیادہ رحم اور مہربانی کرنا چاہیئے۔ اے امیرالمومنین لوگ جو مال جمع کرتے ہین اوس سے اونکے تین مطلب ہوتے ہین۔ اوّل۔ اولاد کے لئے جمع کرتے ہین۔ اوسکے لئے یہ سوچنا چاہیئے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہی تو خالی ہاتہہ ہوتا ہے اور دنیا کا کوئی صاحب مال اپنا روپیہ کسیکو دینا گوارا نہین کرتا مگر اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے وہ بچہ پروان چڑہتا ہے پہلتا ہے پہولتا ہے اور لوگون کے دلون مین خواہ مخواہ اوس کی محبت جگہہ پکڑتی ہے سب اوسکی طرف متوجہ ہوجاتے ہین۔ پس تم اوسے نہین دیتے بلکہ خدا دیتا ہے۔ پہر اولاد کے لئے جمع کی تدبیر کرنا فضول ہے اس سے تو اولاد اور خراب و پریشان ہوتی ہی اولاد کی تعلیم و تربیت اور تہذیب اخلاق کا انتظام کماحقہ کردینا ہمارا فرض ہے

Marfat.com

نہ کہ اونکے لیئے قارون کا خزانہ جمع کر کے چھوڑ جانا۔ دوسرے سلطنت کے استحکام کیواسطے روپیہ جمع کیا جاتا ہے۔ اوسکے لیئے یہ ہے کہ بہت سے شاہان گذشتہ کی دولتون نے اونہین کچہہ فائدہ نہ بخشا۔ آخر کو وہ نیست ونابود ہو گیئے۔ دور کیون جاتے ہو اپنے اور اپنے بہائی ہی کے حال پر نظر کر لو کہ جب تمہین سلطنت ملی ہے تو تمہاری گانٹھ گرہ مین کیا تہا تیسرے۔ مال اگر جمع کیا جاتا ہے تو اسلیئے کہ موجودہ مرتبہ سے بڑہکر کوئی مرتبہ ہمین حاصل ہو۔ سویاد رکہو کہ بڑا مرتبہ خدا ہی دیتا ہی زور بازو اس باب مین کسی کام کی چیز نہین۔ نیک عمل کرنے پر مستعدی سے کمر باندہلو بڑا مرتبہ تمہین دیا جائیگا۔ مال کی ہوس بے سود ہے اے امیرالمومنین اگر تمہاری رعیت مین سے کوئی نافرمانی کرے تو قتل سے زیادہ کوئی سزا تم اوسے نہین دے سکتے۔ مگر اللہ جل شانہ کے ہان قتل کی سزا نہین دی جاتی۔ وہ سخت مجرم کو ہمیشہ کے لیئے داخل جہنم کر دیتا ہے پس اے منصور تجہے خداوند کریم نے یہ سلطنت اور ساری دولت وحشمت دی ہے اور وہ تیری نیت اور تیرا ڈہکا چہپا سب حال جانتا ہے اے منصور جب وہ بادشاہ حقیقی یہ سلطنت تجہسے لے لیگا اور حساب کے لیئے تجہے اپنے سامنے بلائیگا تو کیا یہ مال جسپر تو نے بخل کیا ہی تجہے اوسکے عذاب سے بچا لیگا۔ معلوم نہین کہ اپنی ان بے اعتدالیون کا جواب اوس مہیب دن کے لیئے تو نے کیا سوچ رکہا ہے۔

Marfat.com

منصور- دسر سے پیر تک بید کیطح لرزکر اور ڈاڑہین مار مار کر رونے اور کہنے لگا
کاش مین پیدا نہوا ہوتا- اگر پیدا ہی ہوا تہا تو بادشاہ نہوتا- اے
میرے ناصح مشفق اب توہی مجہے بتا کہ اس سلطنت کا انتظام کیسے
کرون مجہے جو ملتا ہے وہ خائن اور بدمعاش ہی ملتا ہے-

اجنبی- علماے حقانی سے مدد لیا کر-

منصور- وہ میرے سایہ سے بہاگتے ہین- اونہین کہان سے لاؤن-

اجنبی- اونکو تیرے ظالم اور بے رحم عامل اور حکام تیرے پاس جہنے نہین
دیتے- اگر تو بلا واسطہ ہر ایک کا حال سنے- ظالم سے مظلوم کا بدلہ
لے- مال کو حلال طریقہ سے حاصل کرے اور حق و انصاف کے
ساتہہ اوسے صرف کرے تو مین ذمہ دار ہون کہ جو علمار تجہسے اب
دور بہاگتے ہین وہ ہر وقت تیرے گرد جمع رہین گے اور تجہی صلاحیت
پر آمادہ اور رعایا کی بہتری کی تدبیر تبلاوینگے-

منصور رونے لگا اور بولا اے الہ العالمین جو باتین یہ شخص کہتا ہے
اونکو عمل مین لانیکی مجہے توفیق عطا کر- اتنے مین نماز صبح کی اذان ہوئی
اور منصور نے نماز پڑہائی- پہر اپنے چوبدار سے کہا کہ اوس آدمی کو میرے
پاس لاجو اذان سے پہلے مجہسے باتین کر رہا تہا اگر نہ لایا تو جان سے مارا جاۓگا
چوبدار بادشاہ کا قطعی حکم پاکر اوسکی تلاش مین چلا اور بڑی جستجو کے بعد اوسے
ایک پہاڑ کی کہوہ مین نماز پڑہتے پایا- جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو چوبدار نے
عرض کی کہ چلئے امیر المؤمنین نے آپکو یاد فرمایا ہے- وہ بولا اب تو مین ہرگز

Marfat.com

نہ جاؤنگا۔ یہ سنکر چوبدار نے ہائے توبہ مچانی شروع کی اور کہا للّٰہ مجپر اور میرے ننھے ننھے بال بچون پر رحم کرو اور ذراسی دیر کے لئے چلے چلو۔ نہین تو وہ کہہ چکا ہے کہ اگر آپکو لیکے نہین جاؤنگا تو مرواڈالا جاؤنگا۔ اوسنے کہا کہ یہ دعا جومین بتاتا ہون یاد کرلے وہ ہرگز تجھے قتل نہ کرسکیگا۔ یہ دعاے کشایش ہے صرف شہدار کو نصیب ہوتی ہے جو شخص صبح شام پڑہے اوسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین اور دعا قبول ہوتی ہے ہمیشہ خوش رہتا ہے اور رزق زیادہ ہوتا ہے اپنے دشمنون پر غالب رہتا ہے اور اللہ اوسے صدیق لکھہ لیتا ہے وہ دعا یہ ہے۔

اللهم كما لطفت فی عظمتك دون اللطفاء وعلوت بعظمتك على العظماء وعلمت ماتحت ارضك لعلمك بما فوق عرشك وكانت وساوس الصدور كالعلانية عندك وعلانية القول كالسر فى علمك والقاد كل شئ بعظمتك وخضع كل ذى سلطان لسلطانك وصار امر الدنيا والاخرة كله بيدك اجعل لى من كل هم أمسيت فيه فرجا ومخرجا اللهم ان عفوك عن ذنوبى وتجاوزك عن خطيئتى و سترك على قبيح عمل أطمعنى ان اسئلك ما لا استوجبه مما قصرت فيه ادعوك آمنا وسائلك مستأنسا انك المحسن وانا المسئ الى نفسى فيما بينى وبينك تتودد الى بنعمتك واتبغض اليك بالمعاصى ولكن الثقة بك حملتنى على الجراءة عليك فعد بفضلك واحسانك على انك انت التواب الرحيم۔

Marfat.com

ترجمہ ۔ اے اللہ تو نے باوجود اپنی عظمت کے ہمپر لطف فرمایا ۔ سب بڑون پر تجھکو بڑائی ہی جو کچھ زمین کے اوپر ہے اوسکا علم تجھے ویساہی ہے جیساکہ عرش کے اوپر کا اور سینون کے وسوسے تیرے علم مین ایسے ہی ہین جیساکہ ظاہر کلام اور ظاہر تیرے علم مین مثل باطن کے ہے اور ہر چیز تیری عظمت کی تابع ہے اور ہر صاحب حکومت تیری حکومت کے سامنے پست ہے۔ تمام امور دنیا و آخرت تیرے قبضہ مین ہین تو ہر غم سے میری کشائش اور نجات کردے۔ اے اللہ تیری بخشش اور عفو اور پردہ پوشی نے مجھکو اسپر آمادہ کیا ہے کہ تجھسے وہ ثواب مانگون جسکا مین سزاوار نہین ہون اور جس امر مین مین نے کوتاہی کی ہے اوسکی قبولیت طلب کرون ۔ مین تجھ سے دعا کرتا ہون تیرے عذاب سے امن مین ہوکر اور تجھسے مانوس ہوکر۔ بلاشک تو میرا محسن ہے۔ مین گنہگار تیرا نافرمانبردار ہون توجھے اپنی نعمتین دے دیکے اپنی دوستی اور محبت کو لازم فرماتا ہے اور مین مبتلاے معصیت ہو ہو کر تیرے غضب کا سامان مہیا کرتا ہون مگر تیری رحمت کے بھروسہ پر مین نے یہ جرأت کی ہے تو میرے اس گمان کو پورا فرما۔ اور اپنے فضل وکرم سے میری دستگیری کر بے شبہ تو بندون کی توبہ قبول فرمانیوالا اور مہربان ہے چوبدار نے اس دعا کو اپنی لوح سینہ پر منقوش کر لیا اور پوچھا کہ حضور کا نام نامی اور اسم گرامی کیا ہے۔ تبسم فرما کے جوابدیا۔ مین خضر ہون مجھے باری تعالیٰ کا حکم پہونچا تھا کہ منصور کی جا کے خبر لو لہذا مین اوسے سمجھا چلا ہون اوس سے جا کے کہدینا کہ اب آنکھین کھولکے چلے۔ یہ فرما کے جناب خضر

Marfat.com

علیہ السلام نظر سے غائب ہو گئے اور چوبدار منصور کے پاس آیا۔ وہ دیکھتے ہی مسکرایا اور بولا۔ اے شخص کیا تو جادوگر ہے کہ مین نے تیرے قتل کا ارادہ کرلیا تھا مگر تیری صورت دیکھتے ہی وہ قصد میرے دل سے محو ہو گیا اب بتا کہ کیا معاملہ گذرا۔

اے پیک زما پیش آن بزم رسیدی		بارے خبرے دہ کہ چہ گفتی چہ شنیدی

چوبدار بولا کہ حضور یہ اس دعا کا اثر ہے جو خضر علیہ السلام نے مجھے مرحمت فرمائی ہے۔ پھر سارا قصہ منصور سے بیان کیا۔ منصور نے بھی اوس دعا کی نقل کرالی۔

اسی طرح ابو عمران جونی سے روایت ہے کہ جب ہارون الرشید خلیفہ ہوا علما مبارکباد دینے اوسکے پاس آے کیونکہ وہ پہلے ہمیشہ علما و زہاد ہی کی صحبت مین رہا کرتا تھا۔ خلیفہ موصوف نے اونہین بڑے بڑے انعام و تحفے دیئے۔ خلافت سے قبل حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اوسکا بڑا دوستانہ تھا۔ خلیفہ ہوتے ہی جناب سفیان نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا اور ملنے کو نہ آے۔ اگرچہ ہارون الرشید نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا لیکن وہان خبر تک نہوئی خلیفہ کو نہایت شاق گذرا اور ایک خط بدین مضمون اونہین لکھا۔

اے بھائی سفیان اللہ نے مسلمانون مین اخوت اور محبت پیدا کی ہے اور فرمایا ہے کہ اوس محبت کو مین ایسا سمجھتا ہون گویا مجھسے محبت کی گئی۔ پس اے سفیان مین تہ دل سے تمہارا دوست اور عقیدتمند ہون۔ اگر کاروبار خلافت کا بوجھ میرے سر پر نہوتا تو مین خود

Marfat.com

تمہاری خدمت مین حاضر ہوتا۔ میرے سب دوست مجھسے ملنے اور
مبارکباد دینے میرے پاس آے پر افسوس ہے کہ تم میری صورت سے
نفرت کرنے لگے۔ تمہارے دیدار کے شوق مین یہ پرچہ تمہین بہیجتا
ہون ۔ دو مسلمانون کے باہم ملنے مین جو ثواب اخروی ہی اوسے
تو آپ جانتے ہی ہین۔ اس پرچہ کے دیکھتے ہی فوراً تشریف لے آیئے۔

یہ نامہ اپنے قلم سے لکھکر ہارون رشید نے اپنے خاص دربان کو دیا جسکا نام
عُبَّاد تہا اور کہا کہ کوفہ پہونچکر یہ نامہ سفیان ثوری کو دینا اور جو کچھ وہ فرمائین
اوسکا ایک ایک لفظ توجہ اور غور سے سنکے یاد رکھنا۔ اونکی ایک ایک بات
آکے مجھسے بیان کرنا۔ غرضکہ عُبَّاد کوفہ پہونچا اور حضرت سفیان سے ایک
مسجد مین جاکے ملا۔ عُبَّاد کہتا ہے کہ مجھے دیکھتے ہی اونہون نے اعوذ باللہ کہکر
نماز پڑہنا شروع کردی۔ مین نے اونکے ہمنشینون کو جو دیکھا تو سب سرنگون
خاموش بیٹھے تھے اور سب پر سفیان ثوری کی ہیبت چھائی تھی یہ حالت دیکھکے
مین بھی کانپ گیا اور شاہی دربار کی عظمت میری آنکھون سے گر گئی۔ جب
وہ نماز سے فارغ ہوے تو مین نے بادشاہ کا نامہ حضور مین پیش کیا آپ نے
اولٹ پلٹ کے دیکھا اور ایک خادم کو دیا کہ اسے پڑہو۔ خود اوس سے دور
ہو کے بیٹھگئے گویا اوسکا چھونا بھی آپکو ناگوار ہوا بلکہ فرمانیلگے کہ افسوس وہ
کاغذ میرے ہاتھہ مین آگیا جسمین ایک ظالم کا ہاتھہ لگا ہے۔ خادم وہ خط
پڑہ رہا تہا اور آپ متوحش ہو ہو کر اوسے سنتے تھے۔ جب سب سُن چکے تو
فرمایا کہ اچھا اسکی پشت پر اسکا جواب لکھدو۔ خادم نے عرض کی کہ حضور

Marfat.com

الگ کاغذ پر لکھنا چاہیے کیونکہ ایک بادشاہ کو لکھا جاتا ہے حکم ہوا کہ نہیں اسی پر لکھو۔ اگر یہ کاغذ مال حلال سے ہے تو اسکا نیک بدلا اوسے ملیگا ورنہ اوسکی عقوبت مین گرفتار ہوگا مین ایسی جگہہ کا ایک پرچہ کاغذ بھی آپنے پاس رکھنا پسند نہین کرتا اسے بھی واپس کرو۔ جواب یون لکھوانے لگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بندہ گنہگار سفیان ثوری کی طرف سے عبد مغرور اور حریص ہارون رشید کو معلوم ہو کہ مین نے تجھسے دوستی کا تعلق جو پہلے تھا قطع کر لیا۔ اب ہرگز نہ سمجھنا کہ مجھہ مین اور تجھہ مین کوئی علاقہ ہے بلکہ تو نے خود اپنے نامہ مین اس بات کا اقرار کیا ہے کہ تو نے بیت المال کے روپیہ کو جو مسلمانون کا حق ہے بیجا اپنی ناموری مین صرف کیا اور اللہ کی مرضی کے خلاف دیا۔ پھر تجھے اس خیانت پر بھی صبر نہ آیا کہ تو نے اپنے اس ظلم کے فعل پر مجھے بھی گواہ بنا لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ لذت ایمانی تجھسے چھین لیگئی ہے پس مین اور میرے بھائی جو تیرے خط کے پڑہے جانے کے وقت یہان موجود تھے تیرے اس فعل کے گواہ ہین اور یہ گواہی قیامت کے دن خدا کے سامنے پیش ہوگی۔ اے ہارون تو نے بیت المال مین سے جو کچھہ بیجا صرف کیا کیا تیرے اس فعل سے مولفۃ القلوب اور عاملین اور مجاہدین فی سبیل اللہ اور مسافر جو اوس مال کے مستحق تھے راضی ہوگئے یا اہل قرآن اور اہل علم اور بیوہ اور یتیم بچے تیری اس فضول خرچی سے خوش ہوے۔ یا تیری غریب رعایا کو یہ امر پسند

Marfat.com

ہوا۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ پس تو اونکے جواب کے لیئے تیار ہوجا اور جان لے کہ تجھے عنقریب ایک حاکم عادل یعنے حق سبحانہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ تونے عمدہ لوگون کو چھوڑ کر ظلم پسند کیا اور ظالمونکا امام بنا۔ علم وزہد وتلاوت قرآن کی لذت تیرے دل سے نکالڈالی گئی۔ تونے تخت سلطنت پر بیٹھکے خلاف شرع باتین اختیار کین۔ ظالمونکو اپنا دربان بنایا جو شراب پیتے اور زنا کرتے ہین اور چور ہین۔ تماشا یہ ہے کہ اگر کوئی اوران افعال شنیعہ کا مرتکب ہو تو اوسپر حد جاری کرتے ہین۔ نہ تجھے شرم آتی ہے اور نہ تیرے اون بدکار رکنون کو۔ افسوس تم مین سے خود رافضیحت و دیگران رانصیحت کے سمجھنے کی بہی تو عقل جاتی رہی ہے مین پوچھتا ہون کہ کیا خلیفہ ہونے کے بعد تو احکام اسلام کا مکلف نہین رہا پس تیری رعیت کب نیک چلن بن سکتی ہے۔ اے ہارون قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی کہ ہان اب ظالمون اور اونکے ساتھیون کو ہمارے سامنے لاؤ۔ تو تیری اور تیرے عمال کی مشکین کسکے سامنے کھڑا کر دینگے اگر تونے عدل و انصاف کیا ہے تو نجات پائیگا ورنہ ہلاک ہوگا۔ اے ہارون تیری وہ حالت جو قیامت مین ہونیوالی ہے اسوقت میری آنکھون کے سامنے ہے اوسے دیکھہ دیکھکے میرے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہین اور جسم پر لرزہ طاری ہے۔ اوس دن تیری نیکیان تو دوسرونکے نامۂ اعمال مین ہونگی اور دوسرونکی بدیان تیرے نامۂ اعمال مین

Marfat.com

درج کردی جائینگی اور مصیبت پر مصیبت ہوگی۔ اے ہارون مین نے تیری خیرخواہی مین اپنے حتی المقدور کمی نہین کی ہے اور تجھے اپنی بساط کے موافق پوری نصیحت کر دی ہے۔ میری ان نصیحتون کو ہردم یاد رکھیو۔ اے ہارون اللہ سے ڈرا ور ہمہ تن ہمیشہ رعیت کی خیرخواہی اور بہبودی مین مصروف رہ اور امت محمدی کی خیرخواہی او نگہبانی کر۔ اس دنیا کا کچھ اعتبار نہین یہ ہمیشہ ایک کے پاس نہ رہی ہے نہ رہیگی اگر اسکی طبیعت مین وفاداری ہوتی تو تیرے پاس یہ کیسے آتی۔ پس خوشخبری ہو اوسے جسنے دنیا مین آخرت کا توشہ حاصل کیا۔ ورنہ دین و دنیا دونون مین ٹوٹے ہی مین رہیگا اور میرا گمان ہے کہ تو بھی انھین خسارہ والونمین سے ہے۔ اب تو پھر کبھی مجھے خط نہ لکھیو کیونکہ مین تجھے ہرگز جواب نہ دونگا۔ والسلام۔

زیباست خوے آتش اولاد بولہب را	تو ابن بوترابی باید کہ خاک باشی

عباد نے کہا ہے کہ سفیان ثوری رح نے یہ خط ویسے ہی کھلا ہوا میرے سامنے پھینکدیا۔ مین اوسے لیکر کوفہ کی بستی مین آیا۔ اپنے کپڑے اوتار پھینکے اور صوف کا جبہ پہنکے پہلا تکلف لباس الگ کیا کیونکہ سفیان ثوری کے کلمات کا اثر میرے دل پر پورا پورا ہو گیا تھا۔ مین ننگے سر ننگے پائون گھوڑے کی باگ ڈورپکڑے ہارون کے پاس پہونچا۔ دروازہ پر جو لوگ متعین تھے اونھون نے میرا مضحکہ اوڑانا شروع کیا مگر مین نے کسیکی نہ سنی اور سیدھا بادشاہ کی طرف چلا۔ خلیفہ ہارون الرشید نے مجھے دور سے دیکھا تو اپنا سر پیٹ لیا اور کہنے لگا۔

Marfat.com

افسوس صد افسوس قاصد کامیاب ہوگیا اور اوسکا بھیجنے والا محروم رہا۔

جدا ہون یار سے ہم اور نہون رقیب جدا	ہی اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

ہائے افسوس یہ دنیا اور بادشاہت میرے کس کام آئیگی یہ تو بہت جلد جانیوالی ہے۔ پھر مین نے سفیان ثوری کا خط اوسکے سامنے ڈالدیا خلیفہ ہارون الرشید نے اوٹھا کے پڑہنا شروع کیا۔ پڑہتا جاتا تہا اور ڈیکین مار مار کے روتا تہا۔ محل مین ماتم کا سمان چہا گیا۔ یہ حال دیکھکر خوشامدی مصاحبون سے نرہا گیا آخر کہا کہ سفیان نے بڑی گستاخی کی ہے اوسے سخت سزا اور قید ہونی چاہیئے تاکہ دوسرونکو عبرت ہو اور آئندہ کوئی شخص ایسی دلیری نکرے۔ ہارون اور بہی زیادہ بے چین ہوگیا اور برہم ہوکر بولا۔ اے دنیا کے کتّو میرے سامنے سے دور رہو مین تمہاری راے نہین سننا چاہتا جسے تم دہوکا دیدیتے ہو وہی مغرور ہو جاتا ہے اور جسے تم ہلاک کرڈالتے ہو وہی پہوٹی قسمت کا ہے۔ اے بدبختو بے شک سفیان بڑے درجہ کا آدمی ہی اور اس قابل ہی کہ اوسکی اقتدا کیجاے۔ وہ اکیلا لاکہہ پر بہاری ہے۔ اوسے اوسکے حال پر چہوڑ دو۔ پہر ہارون نے سفیان کے خط کو تعویذ بنالیا اور پانچون وقت کی نماز کے بعد اوسے بطور وظیفہ کے پڑہلیا کرتا تہا۔ وفات تک اوسکا یہی حال رہا۔ خدا رحم کرے اپنے اوس بندہ پر جسنے اپنے نفس کو گناہون سے بچایا اور اللہ سے ڈرتا رہا۔ اے لوگو تمہارے ہر عمل کا حساب ہونیوالا ہے اور تمہین تمہاری نیکیون اور بدیون کا بدلہ ملنے والا ہے۔ اور اللہ مددگار اور بہلائی کی توفیق دینے والا ہے۔

Marfat.com

واضح ہو کہ ہمارے پہلے علماے حق کی یہ خصلت تہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین بادشاہون سے بہی نہین ڈرتے تہے۔ اللہ پر اونہین بہروسا تہا۔ اونکی نیت خالص ہونیکی وجہ سے اونکی باتین اپنا پورا پورا اثر بہی کرجاتی تہین۔ ہمارے زمانہ کے علماء کو خودغرضی۔ خودستائی۔ حرص وطمع سے اور ایک ہی طرح کا علم ہونے سے اور نیت خالص نہونے کی وجہہ سے اپنے وعظ مین بالکل کامیابی نہین ہوتی ہے اور نہ انکی باتون کا اثر کسی پر ہوتا ہے۔ زمانہ کے نبض شناس یہ نہین نہ اسلام کی حالت سے یہ واقف۔ پریشان بے ربط ادہر اودہر کی دس بیس روایتین سنائین اور دسترخوان پر ڈٹ گئے پہر ایسے وعظون سے کیا فائدہ مترتب ہوسکتا ہے فی زماننا اون علما کی ضرورت ہے جو پورے پورے پولیٹشن ہون اور مسلمانون پر جو پڑی ہی اوسکا پورا پورا فوٹو اونکے پیش نظر کردین جب اسلام کے اوبہرنے کی امید ہوسکتی ہے ورنہ جیسے وعظ کے جلسے اب ہورہے ہین اونسے کوئی نتیجہ نہ نکلیگا۔ خوب سمجہ لو کہ رعیت کی خرابی بادشاہ کی تباہی ہے بادشاہ اور رعیت جب ہی خراب ہوتے ہین جبکہ علماء بدنیت اور بدعقل ہوجاتے ہین۔ پہر تارک نماز و روزہ کو سمجہانے سے اثر کہان ہوسکتا ہے ذراسی بات تو سعدی کا یہ قول ہے۔

شب چو عقد نماز بر بندم		چہ خورد بامداد فرزندم	

ہمارے ناظرین اپنی کتاب کے چند صفحے خلیفہ منصور اور خلیفہ ہارون کے حال سے رنگے دیکہینگے تو شاید یہ کہین کہ ان دونون ذکرون اور فاروق اعظم کے حال سے کیا نسبت ہی اسلیئے التماس ہے کہ بڑی نسبت ہے وہ یہ کہ عرب مین

Marfat.com

دو خاندان بڑے سر برآوردہ اور زبردست اور مشہور تھے ایک بنی ہاشم دوسرا بنی امیہ - دونون مین صدیق اکبر اور فاروق اعظم کی قابلیت کا سا کوئی آدمی نہ تھا جو خلافت کو سنبھالے اور نہ کسی سے خلافت سنبھلی پچھلی دونون خلافتین انہین دونون خاندانون مین تھین - اونہین جو خرابیان ہوئین اونہین کا آج تک رونا ہے - یہ منصور اور ہارون الرشید ہاشمی تھے اور خاندان عم رسول اللہ کے فخر - اونکا حال خواجہ خضر علیہ السلام اور حضرت ابوسفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے آپنے سنا - اگر ابوبکر و عمر بھی تیرہ چودہ برس ڈوبتی ناؤ کو نہ سنبھالتے اور انہین دونون کے سر ڈالکر سب جھگڑون سے الگ ہو بیٹھتے تو ابتدا ہی سے اندھیرا تھا - پھر جہین یہ بھی دکھانا تھا کہ اصول سلطنت بھی اسلام مین وہ پاک و ستھرے ہین کہ دوسری قوم مین ان سے بڑھکر ہونا محال ہین اور یہ بات ہی اور ہے کہ کوئی اونہین برتے نہین چنانچہ حضرت ابوسفیان ثوری نے ہارون الرشید سے کنارہ ہی کیا -

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمر نہایت زبردست اور قوی شخص ہے اوسے حق بات کہنے مین کسی سے ڈر نہین لگتا اوسکی حق گوئی ہی نے بہت سے آدمیون کو اوسکا دشمن بنا دیا ہے -

تمام صحابہ اس باب مین متفق ہین کہ فاروق اعظم کمال زہد - علم - عقل و تقویٰ سے متصف تھے - سخی بھی اول درجہ کے تھے - ہوشیار ایسے کہ کبھی کیسے دھوکہ مین نہین آے -

روایت ہے کہ ایکدفعہ فاروق اعظم نے غلطی سے زکوٰۃ کے اونٹونکا دودھ

Marfat.com

پی لیا پھر خیال ہوا تو قے کرکے اوسے نکال ڈالا اور قیمت اوسکی بیت المال مین داخل کردی۔

خلافت سے پہلے آپکو اپنی ایک بیوی سے کمال ہی انس تھا اور اوسکی بہت خاطر کیا کرتے تھے مگر جب خلیفہ ہوئی تو اوسی دن اوسکو طلاق دیدی۔ پوچھیئے کیون۔ اسلیئے کہ کہین بیوی کسیکے سفارش کرے اور اوسکی خاطر سے مجھسے کوئی ناحق امر سرزد ہوجاے۔ اللہ اللہ عدل وانصاف کی رعایت اس سے بڑھکے اب کیا ہوسکتی ہے۔

جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب عمر سے فرمایا کہ اگر تمہین آنحضرت اور ابوبکر سے ملنا ہے تو مستعد رہو۔ اسلام کیلئے تمین کمربستہ ہوجاؤ۔ اپنا جوتا خود سیو اور کبھی شکم سیر ہوکے نہ کھایا کرو۔ جناب فاروق کو بھی حضرت مرتضوی اور اہل بیت سے کمال محبت تھی چنانچہ علی مرتضیٰ نے ایک اعرابی کو کچھ حکم دیا۔ اوسنے تعمیل نکی۔ حضرت عمر نے اعرابی کو ڈانٹا کہ تو یہ کیا گستاخی کرتا ہے جناب علی تیرے اور جملہ مومنین و مومنات کے سردار ہین۔ انکے حقمین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جسکا مین ولی اور دوست ہون علی بھی اوسکے ولی اور دوست ہین۔

ایکدن جناب فاروق سے کسی نے کہا کہ آپ سب صحابہ سے زیادہ جناب مرتضوی کی تعظیم کرتے ہین آپ اوس سے ناراض ہوگئے اور فرمایا کہ خبردار اب ایسی بات میرے سامنے منہ سے نہ نکالنا۔ علی میرے سردار ہین۔ وہ اعلیٰ درجہ کا فیصلہ کرنیوالے ہین۔ حکم اونکا ہمیشہ صحیح ہوتا ہے کوئی مشکل

Marfat.com

مسئلہ ایسا نہین جسے وہ حل نہ کر سکین۔

فرمایا جناب فاروق اعظم نے کہ حضرت علی مرتضیٰ مین تین باتین ایسی ہین کہ اگر اونین سے مجھے ایک ہی نصیب ہو جاے تو زہے قسمت۔

(١) یہ کہ وہ داماد ہین جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کے۔

(٢) یہ کہ وہ ہر حالت مین ہر وقت مسجد مین جا سکتے ہین۔

(٣) یہ کہ جنگ خیبر مین علم اونہین کو دیا گیا اور اونہین کے ہاتھہ سے فتح ہوئی۔

نکاح حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

جناب عمر نے حضرت علی مرتضیٰ سے اونکی بیٹی ام کلثوم کو اپنے نکاح مین لینے کی درخواست اسلیئے کی تھی کہ آپ نے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوے سنا تھا۔ قیامت کے دن سب وسیلے اور نسب منقطع ہو جائینگے مگر میرا علاقہ اور نسب کبھی قطع نہو گا۔ ہر شخص کے عصبات باپ کی طرف سے ہوتے ہین مگر اولاد فاطمہ کا عصبہ مین ہون اور نسبت اونکی میری طرف ہے۔ لہذا حضرت عمر چاہتے تھے کہ ام کلثوم میرے ساتھہ منسوب ہو جائین۔

کتب احادیث مین طرق کثیرہ سے فاروق اعظم اور ام کلثوم کے نکاح کی روایتین آئی ہین اور خاص اہل بیت سے بھی بہت سی روایتین مروی ہین۔ طبرانی اور بیہقی اور دارقطنی مین حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ مین نے اپنے باپ امام محمد باقر سے اور اونہون نے اپنے باپ امام زین العابدین سے یہ روایت کی ہے جناب علی مرتضیٰ کا ارادہ تھا کہ اپنی بیٹیون کو اپنے بھائی

Marfat.com

جعفر طیار کی اولاد سے منسوب کرین۔ اتنے مین جناب عمر نے درخواست کی کہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح مجھسے کردو۔ جناب مرتضوی نے عذر کیا کہ میرا ارادہ جعفر طیار کی اولاد سے بیاہنے کا ہے۔ عمر فاروقؓ نے پھر اپنا شوق ظاہر کیا۔ جناب علی نے ام کلثوم کی صغر سنی کا عذر پیش کیا۔ جناب عمر نے کہا کچھ مضائقہ نہین ہین حدیث نبوی کے بموجب تعلق پیدا کیا چاہتا ہون ورنہ اور کوئی مطلب نہین۔ جناب مرتضوی نے حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مشورہ لیا ہمارے سید الشہدا جناب امام حسین تو خاموش ہو رہے مگر جناب امام حسن بولے کہ بہت مناسب ہے۔ عمر سے زیادہ مستحق اور لایق آپکو دوسرا نہ ملیگا۔ وہ رسول اللہ کے جلیل القدر صحابی ہین آنحضرت صلعم ہمیشہ اون سے خوش رہی اپنی خلافت کے زمانہ مین بھی وہ بڑی لیاقت اور عدل وانصاف سے کام کر رہے ہین۔ علی مرتضیٰ نے فرمایا بیٹا تم سچ کہتے ہو اور بیٹی کا نکاح لطیب خاطر حضرت عمر سے کر دیا۔ چالیس ہزار درہم مہر قرار پایا۔ زید اور رقیہ اون سے پیدا ہوے مگر دونون لاولد رہے اون سے نسل آگے نہ چلی۔

فاروق اعظم کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم کا نکاح عون بن جعفر سے ہوا۔ حضرت عون کے بعد وہ اونکے بھائی محمد بن جعفر کے نکاح مین آئین۔ اونکے مرنے کے بعد عبداللہ بن جعفر سے منسوب ہوئین اور اونہین کے عقد مین جناب ام کلثوم کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان تینون عقدون سے حضرت ام کلثوم کی کوئی اولاد نہین ہوئی۔

Marfat.com

جناب عمر فاروق کی گذران کا بیان

برادران اسلام۔ ہمنے تمہارے پہلے دو بادشاہون یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق زندگی اور اونکے جاہ وحشم کا پورا پورا حال تمہین سنا دیا۔ تمنے دیکھا ہوگا کہ کس عیش وطرب اور ناز ونعم مین اونکی بسر ہوئی ہے۔ جَو کی سوکھی روٹی کہانیکو اور سخت موٹا بوریا بچہانیکو اور پتھر کا تکیہ سرہانے لگانیکو تہا جو کسی بادشاہ کو نہ کبھی میسر ہوا اور نہو۔

زمین پر بوریا ہی بوریہ پر مرگ چھالا ہے		فقیر عشق ہی سہ منزلے کا رہنے والا ہی

اب تیسرے بادشاہ عمر فاروق کا حال بہت سا آپ نے سنا اوس سے کچھہ کیفیت کہلی ہوگی کہ کس راحت وآرام سے بسر کی ہے۔ وہ شخص جسکے نام سے بادشاہ کانپتے تھے اوسنے بغیر چھنے جَو کے آٹے کے سوا اور کچھہ نہ کہایا۔ ہمیشہ قومی ہمدردی اور رعایا کے غم سے اپنا پیٹ بہرتا رہا۔ واقع مین جب بادشاہ ان لوگون کی طرح گذران کرتے ہین جب ہی سلطنت دو چار دن چلتی بہی ہے ورنہ تعیش پسند بادشاہ کی تو بنتے کسی نے ندیکھی ہوگی۔ یہان چند روایتین فاروق اعظم کی گذران کے بابت اور سنلیجے کہ بالکل فقیرانہ ہی گذرتی۔

خاک ہی اوڑہنے کو خاک بچہانیکے لئے		خاک ہی پائینتی کو خاک سرہانیکے لئے

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہمیشہ سوکھی کھجورین کہایا کرتے تھے گوشت کی مداومت سے پرہیز تہا اکثر فرمایا کرتے تھے کہ گوشت سے بچتے رہنا۔ اوسکی لت شراب کی سی پڑجاتی ہے پھر نفس اوسکی طرف ٹوٹا پڑتا ہے گوشت کی

Marfat.com

عادت نفس کو اوسکا مشتاق کر دیتی اور خوگر بنا دیتی ہے۔

جعفر بن ابی العاص سے روایت ہے کہ مجھے اکثر فاروق اعظم کے ساتھہ کھانا کھانے کا اتفاق ہوا کرتا تہا۔ کبھی تو اونکے سامنے روٹی اور روغن زیتون ہوتا تہا۔ کبھی دودہ روٹی۔ کبھی روٹی اور سرکہ۔ کبھی صرف سوکھا گوشت ہوتا تہا۔ آپکے دسترخوان پر بڑہیا سے بڑہیا کھانا تازہ گوشت سمجھا جاتا تہا مگر اوسکا وار کبھی کبھار بہت دنون کے بعد آتا تہا۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تہے کہ لوگو آٹے کو چہانا نہ کرو۔ وہ کل طعام ہے اور بہوسی کہانیکے قابل ہوتی ہے۔ ایکدفعہ آپکے سامنے موٹی روٹی رکھدی گئی آپ بلا تکلف کہانے لگے۔ ساتہہ والون سے کہنے لگے کہ لوگو کہاؤ کہاؤ۔ وہ موٹی روٹی بغیر چہنے آٹے کی بہلا کس سے کہائی جاتی لوگون نے تامل کیا۔ جب آپ نے بہت مجبور کیا تو کہدیا کہ صاحب ہم سے یہ نہین کہائی جاتی ہمین خدا اس سے نفیس کہانا دیگا۔

ام المومنین حضرت حفصہ جو آپکی صاحبزادی تہین فرماتی ہین کہ ایکدفعہ اَبّاجان کے سامنے ٹہنڈا شوربا رکھدیا گیا۔ اَبّاجان نے اوسکے اوپر روغن زیتون بہی ڈالدیا تو فرمانے لگے کہ ہین ہین تمنے غضب کیا۔ عمر چپڑی اور دودہ ہرگز نہ کہائیگا شوربا اور اوسکے ساتہہ روغن بہی؟

ایکدفعہ گرمی کی شدت مین کوئی شخص آپکے سامنے ٹہنڈا پانی اور شہد لایا کہ پی لین۔ فرمایا۔ اس کا حساب مجہسے الگ رکھو۔

ایکدن آپکے صاحبزادہ عاصم گوشت کہارہے تہے۔ آپ نے جو دیکھا تو فرمایا

Marfat.com

اے بیٹا آدمی کے مسرف اور فضول خرچ بننے کے لئے صرف یہی ایک بات کافی ہے کہ جو اوسکا جی چاہے کہاے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہین۔ ایکدفعہ ہم کئی آدمی دسترخوان پر بیٹھے کہا رہے تھے کہ امیر المؤمنین عمر فاروق بہی تشریف لاے۔ مین نے فورًا صدر مین اونہین جگہہ دی۔ آپ نے صدر کی جگہہ کی طرف رخ بہی نہ کیا جہان آکہڑے ہوے تھے وہین بیٹہہ گئے اور بسم اللہ کہکے کہانے لگے۔ ایک لقمہ منہ مین رکہاہی تہا کہ فرمایا۔ اسمین تو سواے گوشت کے روغن بہی ہے۔ مین نے عرض کی۔ یا امیر المؤمنین آج مین گہی لینے بازار گیا تہا مگر وہ بہت گران تہا اسلئے ایک درہم کا دبلا گوشت لیلیا اور اوس مین ایک ہی درہم کا گہی بہی ڈالدیا ہے۔ جناب عمر فاروق نے فرمایا۔ افسوس تم لوگ اپنے نبی صلعم کی چال کو چھوڑے دیتے ہو وہ مرغن کہانا کبہی نہ کہاتے تھے اگر گوشت اور گہی یا دو طرح کے سالن کبہی آپ کو میسر بہی ہوجاتے تھے تو ایک کو آپ کہاتے اور دوسرے کو خیرات کردیا کرتے تھے۔ سچ فرمایا ہے حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے۔

نیم نانے گر خورد مرد خدا		بذل درویشان کند نیمے دگر	

یہ سنکر جناب عبداللہ بن عمر نے شرم سے نیچی گردن کرلی اور فرمایا۔ اے امیر المؤمنین آئندہ مجھسے ایسا قصور ہرگز نہوگا۔ اب دو سالن اپنے سامنے کبہی نہ جمع کرونگا اور وہی عمل مین لاؤنگا جو حضور صلعم نے کیا ہے۔

کہین کسی کی کمبختی جو آے تو ہمدرد بنکے آپکو عمدہ کہانے پینے کی ترغیب دینے لگا پہلے تو آپ سرنیچا کئے غور سے سنتے رہے جب کہنے والا کہہ چکا تو

Marfat.com

آپنے اوسے بہت پہٹکارا اور فرمایا۔ افسوس ہے تیرے اوپر۔ کیا تو یہ چاہتا ہی
کہ مین دنیا ہی مین اپنے حصہ کے طیبات کہا لون اور اون سے نفع اوٹہا لون
آخرت کے لئے کچھہ نہ چھوڑون۔ یہ تو مجھسے کبہی نہو سکیگا۔ خبردار ایسا کلام پہر
مجھسے نہ کرنا۔ وہ بیچارہ اپنا سامنہ لیکے چلا گیا۔

ایکبار حضرت عمر کو ایک سخت ضرورت پیش آئی۔ چند صحابہ جنمین حضرات عثمان
طلحہ۔ زبیر بہی تھے جمع ہوکر یہ مشورہ کرنے لگے۔ حضرت عمر سے کہا جاے کہ وہ اپنی
وظیفہ مین کچھہ زیادتی کرلین اور حضرت حفصہ کے پاس آکر یہ راے ظاہر کی اور
کہا کہ آپ اپنے پدر بزرگوار سے جاکر کہین مگر ہمارا نام ظاہر نہو۔ حضرت حفصہ نے
والد بزرگوار کیخدمتمین عرض کیا۔ آپنے سنکر اونکو جہڑک دیا اور پوچھا یہ کن
لوگون کی راے ہے۔ جناب حفصہ نے ٹال دیا پہر حضرت عمر نے حفصہ سے
پوچھا کہ حضور پرنور کا عمدہ لباس اور عمدہ طعام تمہارے گہر مین کیا تہا۔
اونہون نے جواب دیا کہ عمدہ لباس مہمانون کے پاس اور مجالس مین جانیکے
لئے دو کپڑے گیرو مین رنگے ہوے تھے اور عمدہ کہانا جو کی روٹی ہوتی تہی۔
جسپر کچھہ چکنائی ڈالدی جاتی تہی اور میٹھی کردی جاتی تہی۔ آپنے پوچھا کہ عمدہ
بستر کیا تہا۔ جواب ملا کہ ایک موٹا کمبل تہا جسکو گرمی مین بچہا لیتے تھے مگر جاڑے مین
آدہا بچہاتے اور آدہا اوڑہ لیتے تھے۔ حضرت عمر نے یہ سنکر اون سے کہا کہ جا اون لوگون
سے کہدے کہ آنحضرت نے اسطرح گذارہ کیا ہے بخدا مین بہی ایسا ہی کرونگا۔
میری مثال اور آنحضرت اور ابوبکر کی ایسی ہی جیسے تین شخص ایک راستہ چلے۔ اول
پہلا چلا اور توشہ ساتہہ لیکر منزل مقصود کو پہونچگیا۔ دوسرے نے بہی اوسیکا

Marfat.com

اتباع کیا اور اوس سے جاملا پہر تیسرا چلا اگر وہ بہی اون دونون کے طریقہ پر رہا تو اون سے جاکر ملجاویگا ورنہ بہٹکتا پہریگا۔

حضرت عمر سے روایت ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت مین بدتر وہ لوگ ہین جنہین عمدہ کہانون اور نفیس لباس ہی محبت ہے اور جو بہت سی جہوٹی سچی باتین بناکر اپنی عمر ضایع کرتی ہین

جناب جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ ایکدن مین ہاتہہ مین گوشت لیئے چلا جاتا تہا حضرت فاروق اعظم مجہے راستہ مین ملگئے پوچہا جابر تمہارے ہاتہہ مین کیا ہے۔ مین نے عرض کی یا امیر المؤمنین آج گوشت کہانے کو جی چاہا تہا خرید کر لیئے جاتا ہون۔ میری بات سنکے فرمانے لگے۔ ہان یون کہو کہ جب جس چیز کو جی چاہیگا وہی خرید لیجاؤنگا۔ کیا اللہ کے اس قول سے نہین ڈرتے۔
اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا الخ

حضرت سفیان سے منقول ہے کہ بعض مرتبہ حضرت عمر کا دل کسی چیز کے کہانیکو چاہتا جسکی قیمت ایک درہم ہوتی تو آپ سال بہر تک اوسکو ٹالتے تہے۔

جناب فاروق اعظم ایسا جبہ پہنا کرتے تہے جسمین چمڑہ کے پیوند لگے ہوتے تہے۔ اپنے عہد خلافت مین بہی اوسی جُبّہ کو پہنے ہوے بازارون مین پیادہ پہرا کرتے تہے۔ آپکے دوش مبارک پر دُرّہ ہوتا تہا جس سے لوگون کو سزا دیتے تہے۔

جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے بارہا حضرت فاروق اعظم کو ایسی قمیص پہنے ہوے دیکہا ہے جسکے مونڈہون پر چار چار پیوند لگے ہوتے تہے۔ ابوعثمان نے کہا ہے کہ مین نے حضرت عمر کے پاجامہ مین چمڑہ کے پیوند

Marfat.com

لگے ہوے دیکھے ہین۔

جناب شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مین نے ایکدفعہ عمر کو طواف کعبہ مین مشغول دیکھا اور گنا کہ اونکے پائجامہ مین اکیس پیوند تھے۔ بعض اونمین چمڑہ کے بھی تھے۔

جناب امام ہمام حسین رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا ہے کہ مین نے ایک دن حضرت عمر بن الخطاب کو مسجد کے ممبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا۔ آپکے پائجامہ پر جو نظر پڑی تو بارہ پیوند لگے پائے جنمین کئی چمڑہ کے بھی تھے۔

جناب فاروق اعظم جب حج کرنے جاتے تو آپکے ساتھ کوئی چیز سایہ کرنیکے لیے نہین ہوتی تھی۔ ایک چادر سے البتہ تمازت آفتاب سے بچاؤ کر لیا کرتے تھے یا چرمی بچھونے کو جسپر آپ سویا کرتے تھے شدید گرمی مین کسی درخت پر ڈالکے اوسکے سایہ مین بیٹھ جاتے تھے۔ ایک حج مین آپنے کل سولہ دینار خرچ کیے اسپر بھی بارہا افسوس کیا کرتے تھے کہ مین نے اپنے لیے بیت المال کو بہت زیربار کیا۔

حضرت عمر کو جب کسی چیز کی احتیاج ہوتی تو عبد اللہ ابن مسعود خزانچی بیت المال کے پاس آکر اون سے قرض لے لیا کرتے تھے لبسا اوقات ایسا ہوتا کہ خزانچی صاحب تقاضا سخت کرتے تھے آپ اون سے نہایت نرمی سے مہلت مانگا کرتے اور جب غنیمت مین سے آپکا حصہ آتا فوراً ادا کر دیتے تھے۔

جب آپ نے اپنے قرض کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار درہم دینے ہین۔ یہ تمام قرضہ راہ خدا مین فقرا اور محتاجون پر خرچ کرنے سے

Marfat.com

ہوا تہا نہ اسوجہہ سے کہ آپ عمدہ کہانا کہاتے ہون یا نفیس لباس زیب تن فرماتے ہون آپکے کرتہ مین چمڑہ کے پیوند لگے ہوتے تہے۔ کہانیکے لیئے بن چہنے آٹے کی روٹی ہوتی تہی اور گہر کا دروازہ کہجور کی لکڑیون سے بنا ہوا تہا۔ خیر۔ آپنے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ اور صاحبزادی حضرت حفصہ سے فرمایا کہ میرے ذمہ یہ بیت المال کا قرضہ ہے مین چاہتا ہون کہ اوس احکم الحاکین کے سامنے ایسی حالت مین ہون کہ میرے ذمہ کچہہ بار نہو اسلیئے تمکو چاہیئے کہ جو کچہہ میرے پاس مال ہو اوسکو فروخت کرکے یہ قرض ادا کر دینا اگر میرا مال کفایت نکرے تو بنی عدی سی سوال کرنا اگر اوس سی پورا ہوجاوے فبہا ورنہ قریش سی مانگنا اور قریش سے تجاوز نہ کرنا لہذا حضرت عبداللہؓ نے وہ مکان جو مدینہ طیبہ مین دارالقضار کے نام سی مشہور ہوا تہا حضرت معاویہ کے ہاتہہ فروخت کر ڈالا اور وہ جائداد جو غابہ مین تہی فروخت کردی اور قرض ادا کردیا۔

مروی ہے کہ جب عراق کی غنیمت حضور فاروقی مین پیش ہوئی تو آپنے دعا کی۔ بارالہا۔ مین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا تہی کہ کہین سے مال آوے اور وہ تیری راہ مین خرچ کیا جاوے مگر حضور کو موقع نملا ابوبکر نے بہی یہی آرزو کی لیکن اونکو بہی موقع نملا۔ اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون اس سے کہ یہ تیرا مکر اور گرفت نہو پہر یہ آیت پڑہی۔ ایحسبون انما نمدھم بہ من مال وبنین نسارع لھم فی الخیرات بل لا یشعرون یعنی کیا کفار یہ سمجہتے ہین کہ جو کچہہ ہم اونکی مدد کرتے ہین مال اور بیٹون سے جلدی کرتے ہین ہم اونکے لیئے بہلائیون مین بلکہ وہ نہین سمجہتے۔

Marfat.com

ایکبار آپنے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے چارسو درہم قرض مانگے۔ اونہون نے کہا کہ بیت المال مین سے لیکر اوٹھا لیجئے پھر جب آپکے پاس آجائین داخل کر دیجئے گا مجھسے مانگنے کی کیا حاجت ہے۔ فرمایا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میری موت آجاے تو آپ اور دوسرے اصحاب کہنے لگین کہ یہ روپیہ عمر کو معاف کر دو اور پھر مجھسے قیامت مین لیا جاوے اسلیئے مین آپ سے قرض مانگتا ہون کہ اگر مین مرجاؤن تو تم میرے ترکہ مین سے وصول کرلو۔

ایکمرتبہ ایک سائل بعد مغرب سوال کر رہا تہا حضرت عمر نے اوسکو کہانا دلوادیا وہ پھر مانگنے لگا دیکہا تو ایک جھولی مین کہانا جمع کرتا تہا۔ آپنے اُسکے کوڑے مارے اور وہ کہانا لٹوادیا کیونکہ یہ فعل ناجائز تہا اور پھر اوسے تنبیہ کی کہ آیندہ ایسا نہ کرنا۔

نافع عبسی نے روایت کی ہے کہ مین ایکدن سخت گرمی کے وقت حضرت عمر کے ساتھہ دار الصدقہ مین گیا۔ حضرت عثمان ذی النورین و جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما بھی ہمارے ساتھہ تھے۔ جناب عثمان اور حضرت علی مرتضیٰ گرمی سے بیتاب ہوکے سایہ مین جا بیٹھے مگر فاروق اعظم اوس جلتی ہوئی گرم ہوا اور دہوپ ہی مین کہڑے رہے چیل انڈا چھوڑ رہی تہی اور پرندے باد سموم کے صدمہ سے ہانپ رہے تھے مگر عمر فاروق کو اپنے فرض کے دہن مین معلوم بہی نہ تہا کہ کیا وقت ہے۔ آپ کے پاس ایسے سخت وقت مین صرف دو سیاہ چادرین تہین ایک کو تہمد کی جگہہ باندہے تھے دوسری کو سر سے لپیٹ لیا تہا۔ اوس قیامت زا گرمی مین حضرت عمر صدقہ کے اونٹون مین سے ایک ایک اونٹ کو

Marfat.com

الگ کرتے جاتے تھے۔ اوسکا رنگ اور سارے جسم کے نشان غور سے دیکھکر جناب علی مرتضیٰ کو بتاتے تھے اور وہ حضرت عثمان سے لکھواتے جاتے تھے۔ آپکی یہ تکلیف اور جانکاہ مشقت دیکھکے علی مرتضیٰ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اپنی کتاب پاک مین فرمایا ہے۔ ان من استأجرت القوی الامین دیکھلو کہ اس آیہ کریمہ مین قوی الامین سے عمر بن الخطاب ہی مراد ہین۔

نخعی روایت کرتے ہین کہ ایکمرتبہ حضرت عمر نے کچھ لوگون کو صدقات وصول کرنے بہیجا اونکے آنے مین دیر لگی۔ لوگون کو سخت حاجت تہی۔ جب وہ صدقات وصول کرکے لائے حضرت عمر نے تقسیم کرنا شروع کردیا اور تعیین کی کہ اسقدر فلان کو دو۔ اتنا فلان کو۔ غرضکہ دوپہر تک تقسیم کرتے رہے اور خود کچھ نہ کہایا حالانکہ بہوک کا غلبہ تہا۔ آخر تقسیم سے فارغ ہوکر اپنے گہر جاکر جو کچھ روکہا سوکہا ملگیا کہاکر صبر وشکر کیا۔ اسیطرح ایکدفعہ غنیمت مین حلوا آیا آپنے اوسکو انصار کے بچون مین تقسیم کردیا خود کچھ نہ لیا۔ ایک ہی دفعہ پر کیا منحصر ہے بارہا ایساہی ہوا ہے۔

علامہ طرطوشی نے سراج الملوک مین لکہا ہے کہ پہلے خلفار کی یہ عادت تہی کہ بیت المال مین سے رعایا کو تقسیم کردیتے تھے یہی خصلت رسول اللہ کی تہی۔ آپ اکثر بہوکے رہاکرتے کمتر پیٹ بہر کر کہانا کہاتے تھے۔ آپکی وفات کے وقت آپ کی زرہ چند صاع جَو کے عوض رہن رکہی ہوئی تہی۔

جب ہرمزان قید ہوکر مدینہ آیا۔ حضرت عمر کو مسجد مین لیٹا ہوا پایا۔ حالت یہ تہی کہ کنکریون کا ڈہیر سر کے نیچے تہا اور ڈہال سامنے رکہی ہوئی تہی۔ ہرمزان یہ حالت دیکہکر بے اختیار بولا کہ واللہ تمنے انصاف کیا اسوجہہ سے راحت پائی

Marfat.com

یہ اسی نیک نیتی اور عیش وعشرت سے دور رہنے کا اثر تہا کہ جو کچھ آپ دوسرونکو نصیحت کرتے وہ اوسپر کاربند ہوجاتا تہا۔ ایکدفعہ آپنے ایک شخص کو زوجین مین صلح کرانے کیلیئے حکم بناکر بہیجا اوسنے صلح نہ کرائی۔ آپنے اوسکے دُرّے لگائے اور فرمایا کہ تونے اصلاح نہین چاہی ورنہ ضرور ہوتی کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر زوجین کے حکم اصلاح چاہینگے تو اللہ توفیق اصلاح کی دیگا وہ حکم واپس گیا اپنی نیت درست کرلی اور نتیجہ یہ ہوا کہ باہم صلح ہوگئی۔

ایک شخص کو آپنے اپنا دینی بہائی بنایا تہا وہ شام مین رہا کرتا تہا۔ آپنے شام کے آنیوالون سے اوسکا حال دریافت فرمایا۔ لوگون نے جواب دیا کہ اوسکا کیا حال پوچہتے ہو وہ تو شراب پیتا ہے۔ آپنے یہ سنکر اوسکو خط لکہا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہکر یہ آیت لکہی ۔حم ۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ھو الیہ المصیر ۔ حاصل یہ ہے کہ یہ کتاب نازل ہوئی ہے اللہ غالب بہت جاننے والے کیطرف سے جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنیوالا ہے سخت عذاب والا انعام کرنیوالا ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہین اوسی کیطرف سبکو جانا ہے پہر کچہہ کلمات نصیحت اور عتاب وملامت کے لکہے۔ اوس شخص نے جب اوس خط کو پڑہا رویا اور کہا۔ اللہ کا کلام سچا ہے اور عمر نے مجہکو نصیحت کی ہے یہ کہکر اپنے فسق وفجور سے توبہ کی۔

باغ فدک کے مقدمہ مین میدان کاغذ کے شجاعون اور تیغ قلم کے

Marfat.com

سپاہیوں نے بہت بڑھ بڑھکے ہاتھ لگائے ہین اور بڑی بڑی روایت بازیان ہوئی ہین۔ مجالس عزامین جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ان بیٹون پر ہم بھی بہت روئے ہین۔

باغ فدک کو چھین لیا اور مکر گئے
محسن کو میرے قتل کیا اور مکر گئے

فدک کا ذکر فاروق اعظم کے نام کے ساتھہ لیا جاتا ہے مگر واقع مین یہ الزام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر ہے اسلیئے ہم اس مقدمہ کی تجویز شمس التواریخ حصہ ۲ مین صفحہ ۴۳۹ سے ۴۴۵ تک نہایت عمدہ طور سے لکھہ چکے ہین ناظرین اگر چاہین تو اوس کتاب مین دیکھہ لین انشاءاللہ العزیز بہت محظوظ ہونگے۔

تاریخ ابن وردی مین ہے کہ ایکدن جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلعم کے سامنے سے گذرے آپنے فرمایا کہ جب تک یہ شخص عمر زندہ ہے فتنہ کا دروازہ بند رہیگا اسکی آنکھین بند ہو جانے کے بعد فتنہ کا دروازہ کھلجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قیامت تک مخبر صادق صلعم کے قول کی تصدیق ہوتی ہی چلی جائیگی۔

روایت ہے کہ ایک عورت کے پاس عمر فاروق نے نکاح کا پیام بھیجا مگر عورت کے اولیا نے اوسکا نکاح مغیرہ بن شعبہ سے کردیا۔ اسکی اطلاع جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کو ہوئی آپ بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ عمر کے ساتھہ نکاح کیون نہین کیا گیا وہ قریش مین سوائے میرے سب اولین اور آخرین سے بہتر ہے۔

Marfat.com

حسن بصریؒ فرماتے ہین کہ عمر فاروق دیگر صحابۂ رسول اللہ سے کچھہ نماز و روزہ مین بڑہکر نہ تھے بلکہ بسبب اپنے زہد اور دین اسلام کو قوت دینے کے وہ سب سے افضل و اعلیٰ ہین۔

جناب ابن عباس نے فرمایا ہے کہ مین ایکدن فاروق اعظم کی تلاش مین نکلا دیکھتا کیا ہون کہ آپ ایک حمار پہ سوار ہین جسکو لگام بہی نصیب نہین اوسکا کام ایک سیاہ رسی سے لیا گیا ہے۔ آپکے پیر دونون پیوند لگی ہوئی ٹوٹی پھٹی سڑی پرانی جوتیان ہین۔ چھوٹا سا تہبند باندہے ہین۔ ایک پھٹا کرتا بدن پر ہے۔ پنڈلیان بالکل کہلی ہوئی ہین۔ مجھے نہایت افسوس ہوا کہ مرجوع خاص و عام ہوکر بہی شان وشوکت سے کنارہ ہے۔ مین پیچھے پیچھے ہولیا۔ وہ مدینہ سے باہر ایک گاؤن مین پہونچے۔ لوگون نے کہانے کے لیے دریافت کیا۔ آپ اوس دن اتفاق سے روزہ دار تھے مگر مجھے بڑی خاطر تواضع سے کہانا کہلوادیا

ایکدن آپکا ارادہ ہوا کہ خطبہ مین جناب باری سے کچھہ دعا کرین لوگون سے درخواست کی کہ آمین کہین۔ عرض کی "یاالٰہ العالمین مین سخت ہون مجھے نیکیون کے لئے نرم کردے تاکہ حق کا تابع رہون۔ تیری رضا چاہون۔ آخرت کو اختیار کرون تیرے دشمنون کے ساتہہ سختی کرون۔ کسی پر ظلم نہ کرون۔ اے اللہ مین بخیل ہون مجھکو مصارف خیر مین خرچ کرنیکی توفیق دے اور اسراف وریا و شہرت کی نیت سے بچا۔ مین جوکچھہ کرون سب تیری ہی رضاجوئی کے لئے کرون۔ اے اللہ مجھکو مومنین کے سامنے تواضع کی توفیق دے۔ مین غافل ہون مجھے اپنا ذکر نصیب کر۔ موت کو ہر وقت میرے پیش نظر رکھہ اور اپنی طاعت کی قوت

Marfat.com

دے۔ نیک نیتی عطا فرما۔ مجھے یقین اور تقویٰ پر ثابت قدم رکھہ۔ مین آخرت کو نہ بھولون اور تجھسے حیا کردن اور خشوع کے ساتھہ تیری عبادت کرون۔ اپنے نفس سے حساب لون اور شبہ سے بچون اور اپنے اوقات کو درست کرون۔ اے اللہ مجھے قرآن شریف مین سمجھہ اور فکر اور غور عطا فرما اور ہمیشہ اوسپر عمل نصیب کر بیشک تو بڑی قدرت والا ہے" حضرت عمر اپنے خطبہ کو اس دعا پر ختم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے غافل نہ کر اور غفلت مین نہ پکڑ۔

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا برتاؤ رحیمانہ وکریمانہ جو مذاہب و اقوام غیر کیساتھہ تہا وہ آج کے دن لمبے چوڑے دعوے کرنے والی قومین بہی نہین برت سکتین۔ اونچی دوکان اور پھیکا پکوان اگر دیکھنا چاہو تو سید ہے یورپ والونکی اون عملداریون مین چلے جاؤ جو یورپ کے علاوہ اور براعظمون مین ہین تو ہمارے قول کی پوری پوری تصدیق آپکو ہو جائیگی۔ کاغذون اور کتابون مین اگر آپ خدا کی رحمت سنائی دینگے تو آنکھون سے بالکل نفرت ہی نفرت دکھائی دینگے ہمارے عدل مجسم فاروق اعظم نے اپنے انتقال کے وقت بہی غیر قومون اور غیر مذاہب کو دل سے نہین بھلایا تہا۔ یعنے وفات کے وقت آپنے جو تین وصیتین کی تہین اونمین ایک یہ تہی۔

میرے بعد جو خلیفہ ہو اوسے مین رسول اللہ صلعم کی طرف سے یہ وصیت کرتا ہون کہ سب سے پہلے وہ غیر مذہب اور غیر قوم کے ساتھہ جو معاہدے ہون اونہین ایمانداری اور خوش اسلوبی سے بجالانیکو اپنا فرض سمجھے اور اونکی حفاظت کے لئے اونکے دشمنون سے لڑے۔

Marfat.com

اونکی طاقت سے زیادہ اونکو تکلیف ندی جاے تاکہ اسلامی عملداری سے غیر قومین دل برداشتہ نہون۔ یہ میری جانشینون کا سب سے بڑا فرض ہے یہان سے صاف ظاہر ہے کہ عدل کی کیسی کیسی رعایتین کی گیئن اور اسلام کی موجودہ اور آیندہ بہبودی مین نہایت دوربینی سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اگر اونکے کارنامے دستور العمل بناکر پچھلے خلفاء و بادشاہ اپنے سامنے رکھتے اور اوسکی پیروی سے قدم باہر نہ نکالا جاتا تو آج کے دن مسلمانون سے بڑہکے کوئی نہ ہوتا۔

اسکندریہ کا کتب خانہ

عیسائیون نے اسلام کی دشمنی سے حضرت عمرؓ پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپکے حکم سے اسکندریہ کا کتب خانہ جو تمام روئے زمین کے علوم کا مخزن تھا جلادیا گیا اس ظلم سے لاکھون علوم دنیا سے ناپید ہوگئے جو قیامت تک پھر نہ پیدا ہونگے کتب خانہ کی کتابون سے چھ ماہ کامل شہر اسکندریہ کے حمام گرم ہوتے رہے۔ خاص باعث اس بربادی کا یہ تھا۔ حضرت عمر کو خوف ہوا کہ کہین یہ علوم نادرہ او رمفید اسلام کو باطل نہ کردین اسلیئے کتابون کو جلاکر عمر فاروق نے اسلام کے عیبون کو ڈہانکدیا اور دنیا کو عمدہ عمدہ علوم سے محروم اور جاہل رکھا۔ اگر وہ علوم عجیب وغریب دنیا مین موجود ہوتے تو اون کی روشنی جہان مین اوس سے زیادہ ہوتی جتنی کہ اب ہے۔

اسلام کو یارون نے کیا لڑکون کا گھروندا سمجھا ہے جو ذرا ذرا سے شعبدون نمین

Marfat.com

باطل کردیا جاتا ہے۔عمر فاروق کے زمانہ سے آج تک تیرہ سو برس ہوئے لاکھون فلسفیون اور ہزارون علوم نے ابتک اسلام کے کتنے بال اوکھیڑ لیے جو کتب خانۂ اسکندریہ ہی اوسے باطل کردیتا۔ہم کہتے ہین کہ چھہ مہینے کامل کتابین ہی جلائی گئی تہین یا بارہ مہینے کامل اونکے عالم اور جاننے والے بھی روٹیان پکانیکے لیے تنوروںمین عمر کے حکم سے جھونکے گئے جو وہ علوم اون سے پھر زندہ نہو سکے۔ناچ نہ جانون آنگن ٹیڑہا۔خوئے بدرا بہانۂ بسیار۔کا معاملہ ہے اور کچھہ بھی نہین۔

مختصر الدول ایک کتاب عربی مین ہے اوس سے یہ جھوٹا قصہ اخذ کیا جاتا ہے۔یہ عربی کتاب خلاصہ ہے ایک سُریانی کتاب کا جسکا مصنف ایک عیسائی ہے ابوالفرج نام جو ۱۲۲۶ء مین پیدا ہوا تھا اور ایک یہودی طبیب کا بیٹا تھا اول تو عمر اور ابوالفرج کے زمانہ کا فرق ملاحظہ ہو کہ ایک ساتوین صدی عیسوی مین تھے اور دوسرا تیرہوین صدی عیسوی مین۔اچھا خاصا دونون مین پانسو برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے سو پچاس برس کا بھی نہین جس سے یہ گمان ہو کہ شاید عمر کے دیکھنے والون کو ابوالفرج نے دیکھا ہوگا۔پس جبکہ عمر کے کسی ہمعصر نے ایک لفظ بھی اس قصہ کا اپنے منہ سے نہ نکالا ہو تو ابوالفرج کا قول کسی طرح قابل پذیرائی نہین ہوسکتا۔

طرّہ اوسپر یہ ہے کہ غریب ابوالفرج کے سر پر بھی یہ نرا اتہام ہی اتہام ہے اوس بیچارہ نے نہین کہا یعنے اوسکی تصنیف سے تو سریانی کتاب ہے جسمین کہین اسکندریہ کے کتب خانہ کا ذکر نہین اور وہ عربی خلاصہ کا جوابدہ نہین ہوسکتا

Marfat.com

جسمین اس قصہ کو لکھدیا ہے۔ پس یا تو قصہ خلاصہ کرنیوالے نے خود گڑھا یا پیچھے سے کسی اوستاد نے زیادہ کر دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہمارے اتنے ہی بیان سے اس اعتراض کا بالکل ستیا ناس ہو گیا۔ مگر علمی تاریخون کی کتابو نمین اسکندریہ کے علم کے بڑے دور دورے ہین شاید شبہ ہو کہ اسکندریہ مین کسی عظیم الشان کتب خانہ کا ہونا تو خلاف قیاس نہین پھر وہ گیا کہان۔ اسلیئے اس بحث کو ختم ہی کر دینا بہتر ہے۔ خواہ مخواہ یہ قصہ ابو الفرج کی زبانی یون بیان کیا گیا ہے کہ

جب حضرت عمرو بن العاص نے اسکندریہ کو فتح کر لیا تو وہان کا ایک عالم یحیی نحوی اونکے پاس آیا۔ جناب عمرو بن العاص اوسکی بہت عزت کرتے تھے۔ کیونکہ خود عقیل و فہیم اور سمجھکے تیز تھے۔ ایکدن یحیی نے اون سے عرض کی کہ اسکندریہ کی سب چیزین آپکے قبضہ مین ہین آپ شاہی کتب خانہ سے فلسفہ کی کتابین مجھے دیدیجیے کیونکہ وہ اب لوگون کے کسی کام کی نہین۔ جناب ابن العاص نے فرمایا کہ مین یہ کام امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب کے حکم کے بغیر نہین کر سکتا۔ پہلے اون سے اجازت لیلون تو تمہین دیدونگا چنانچہ عمرو بن العاص نے یحیی کی درخواست جناب فاروق کو لکھی وہان سے جواب آیا کہ جن کتابون کا تمنے ذکر کیا ہے اگر وہ قرآن کے موافق ہین تو بے سود ہین۔ اگر مخالف ہین تو اونکا ضایع کر دینا بہتر ہے اسلیئے حضرت عمرو بن العاص نے سب کتابین اسکندریہ کے حماموںمین تقسیم کر دین

Marfat.com

اوراونہین جلواڈالا ۔ وہ چھہ مہینے مین جلکر خاک سیاہ ہوگیئن سو جو کچھہ ہوا اوسے سنو اور تعجب کرو۔

مدتون یہ روایت اسی طرح مانی گئی جس طرح اوپر لکھی گئی چونکہ اسلام کی دشمنی آب وگل مین تہی اسلیئے کسی عیسائی عالم یا جاہل نے اسمین ذرا بہی چون چرا نہین کی یہان تک کہ مؤرخ اعظم گبن کا زمانہ آیا تو اوسنے لکھا کہ جب اس واقعہ کو کسی عیسائی یا مسلمان مؤرخ نے نہین لکھا تو پانسو برس کے بعد ابوالفرج اسے کہان سے لایا لہذا یہ محض غلط ہے۔

گبن کے سوا اور بہت سے عیسائی مؤرخین جو ابوالفرج کی بہ نسبت فتح اسکندریہ کے زمانہ سے زیادہ قریب تہے اور جنہون نے فتح اسکندریہ کے مفصل حالات لکہی ہین کہین بہی اس قصہ کا ذکر نہین کیا ہے۔ یوسکس المتوفی نے جو ۹۴۰ء مین اسکندریہ کا بطریق تہا اور الکین نے جو فتح اسکندریہ کے تین سو برس بعد تہا۔ اپنی اپنی تاریخون مین اس واقعہ کی نسبت ایک حرف بہی نہین لکھا ہے۔ گبن اور کریل نے اس دلیل سے اس روایت کو غلط قرار دیا ہے۔

دوسری ہی صدی ہجری کے وسط مین مسلمانون نے خود اپنے ہان کی تاریخ لکھنا شروع کردی تہی مگر کسی کو اسکندریہ کے کتب خانہ کے جلنے کی خبر تک نہین۔ ایک لمحہ کے لیئے اس قصہ کو صحیح سمجھہ لو تو مسلمانون نے اس کام کو عمدہ ہی سمجھکر کیا ہوگا خصوصًا خلفاے راشدین کے افعال واقوال کو تو وہ متبرک اور افضل ہی سمجھتے ہین۔ پھر مسلمان مورخون نے اسکو کیون چھوڑا۔ اونکا

Marfat.com

ترک کردیناہی اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ یہ قصہ ہی غلط ہے۔

جب عیسائی مؤرخون نے دیکھا کہ واقع مین یہ جواب بڑا زبردست اور دندان شکن ہے تو یارون نے اپنی مدد کے لئے چار مسلمانون کے نام بہی لکھ لئے ہین۔ابن خلدون۔عبداللطیف بغدادی۔مقریزی۔حاجی خلیفہ کہ یہ چار مسلمان مؤرخ بہی مقر ہین کہ اسکندریہ کا کتب خانہ عمر بن الخطاب کے حکم سے جلایا گیا۔

(۱) ابن خلدون کی کتاب مین تو جہونٹ موٹ کو بہی اس واقعہ کا نام ونشان نہین ہے۔لعنت اللہ علی الکاذبین۔اوسکی کتاب اور ترجمہ اور خلاصہ سب موجود ہین جسکا جی چاہے دیکہہ لے۔

(۲) عبداللطیف بغدادی کی عبارت مقریزی نے اپنی تاریخ مصر مین نقل کی ہے۔تاریخ مصر عبداللطیف نے ساتوین صدی ہجری کے شروع مین لکہی تہی جبکہ حضرت عمر کے زمانہ پر سات سو برس گذر چکے تہے۔پہر وہ عبارت ملاحظہ ہو یعنے ایک ستون کے ذکر مین وہ لکہتا ہے کہ

یہ وہی جگہہ ہے جہان لوگ کہتے ہین کہ مصر مین کتب خانہ تہا جسکو عمرو بن العاص نے عمر بن الخطاب کے حکم سے جلادیا تہا۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ عبداللطیف نے علی سبیل التذکرہ محض ایک سنی سنائی افواہ لکہدی ہے اور اوسی کو مقریزی نے نقل کردیا ہے۔پس عبداللطیف اور مقریزی کی شہادت عدالت مین مقبول نہین ہو سکتی۔

(۴) حاجی خلیفہ بیچارہ نے کبہی مصر کا نام بہی نہین لیا اسکندریہ کا کتب خانہ تو درکنار

Marfat.com

واضح ہو کہ ۱۳ جون کے اسپیکٹیٹر مین اسی کتب خانہ کی بحث مین مندرج ہے
کہ کتب خانہ کا جلایا جانا تو درکنار عبداللطیف نے اوسکے ساتہہ اور واقعات
جو لکھے ہین وہ بہی سب غلط ہین۔
یہان تک تو خالی زق زق وبق بق تہی دل لگی کا موقع تو اب آیا ہے کہ اس
کمبخت کتب خانہ کو عیسائی لوگون نے اس خوف سے برباد کر دیا ہی تاکہ تثلیث کا
پردہ ڈہکا رہے کیونکہ کوئی علم ایسا نہین جو اس لغو عقیدہ پر کہ
توحید بہی حقیقی ہے اور تثلیث بہی حقیقی ہے
قہقہے نہ لگاوے حقیقی شرک اسی کا نام ہے اور تمام دنیا کے بت پرست
نمبر مین اسکے بعد ہین۔ جب عیسائیون نے دیکہا کہ یہ کتب خانہ اپنی روشنی سے
ہمارے عجیب وغریب عقیدہ کو ڈہا کے برباد کر دیگا تو سوچے کہ لاؤ اسی پر ہاتہہ
صاف کرو۔ جب اوسے تباہ کر چکے تو مسلمانون کے سر الزام دہر دیا۔ اصل یہ
ہے کہ مسلمانون کی فتح سے پہلے ہمارے عیسائی یار اوسے خاک مین ملا چکے تہے
گبن اور کریل دونون نے اس بات کا صاف صاف اقرار کیا ہے کہ جولیس سیزر
کے محاصرہ مین یہ کتب خانہ جل گیا پہر بہلا مسلمان اوس زمانہ مین کہان تہے۔
اون دونون مؤرخون نے کہا ہے کہ متعصب عیسائی پادریون نے ایک کتاب کا
بہی نام نہ رکہا۔ ایک فرانسیسی عالم سورنیان نے مخالفت اسلام مین ایک مضمون
لکہا ہے اوسمین اوسنے صاف مان لیا ہے کہ کتب خانہ اسکندریہ کے جلا دینے کا
الزام جو عمر فاروق پر لگایا جاتا ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ وہ کتب خانہ تو مسلمانون سے
پہلے ہی برباد ہو چکا تہا۔ ڈریپر لکہتا ہی کہ اسکندریہ کا نصف کتب خانہ تو جولیس سیزر نے

Marfat.com

جلا دیا تھا اور باقی آدھے کو پادریون نے دیدہ و دانستہ تباہ کر دیا۔

عیسائی مؤرخ جب شاہی کتب خانہ کا الزام اسلام پر لگانے سے مایوس ہو گئے تو اونہون نے ایک اور کتب خانہ سراپیم کے جلانے کی تہمت مسلمانون پر دھر دی مگر اونکی اس بناوٹ پر بھی کوئی متوجہ نہین ہو سکتا کیونکہ ابو الفرج نے خود اسکا ذکر کیا ہے اور اوسیکے بیان پر یہ طوفان بے تمیزی بنی ہے۔

تاریخ کے بیان سے تو اس جھوٹے الزام کے بالکل پرخچے اوڑ گئے مگر عقل بلا وساطت تاریخ بھی یہی کہتی ہے کہ اس الزام کو منہ سے نکالنا بھی بیوقوفونکی فہرست مین اپنا نام لکھا دینا ہے کیونکہ اسکندریہ مین کم سے کم چار ہزار حمام تھے اور کتابون کی تعداد بھی اگر چار لاکھ یا ۷ لاکھ ہی مان لی جاے تو فی حمام دو سو کتابین آئین۔ جو چاہے کتنی ہی بڑی بڑی ہون ایک حمام مین ایکدم مین جلکے خاکستر ہو سکتی ہین چھ مہینے رات دن وہان کیسے کام چلا۔ بھلا یہ بات کسیکے سمجھ مین بھی آسکتی ہے۔ ڈریپر مانتا ہے کہ وہ سب کتابین چمڑہ پر لکھی ہوئی تھین اسلیئے ہم بڑے تعجب سے سوال کرتے ہین کہ کیا اوس زمانہ مین چمڑہ سے بھی ایندھن کا کام لیا جاتا تھا اگر لیا جاتا تھا تو جلنے مین چمڑہ کی بدبو بھی پھیلتی تھی یا نہین۔ اگر پھیلتی تھی تو چھ مہینے تک اسکندریہ کے حمامو نین نہانیوالونکے دماغون کی خوب گت ہوئی ہوگی اسکا حال کسی مؤرخ نے نہین لکھا جو لکھنے کے قابل بات تھی۔ پھر حضرت عمرو بن العاص اسکندریہ فتح کرکے چھ ماہ کامل وہان رہے بھی نہین اونکے بعد سب نظم و نسق وہان کا عیسائیون ہی کے ہاتھ مین آگیا وہ چاہتے تو کتب خانہ کو محفوظ رکھ سکتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان کے

Marfat.com

عیسائیون ہی کو کتابون کا ایندہن پسند تہا۔

پہر ہم دیکہتے ہین اور تعمق سے غور کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ اہل ذمہ کے ساتہہ تو مسلمانون کا برتاؤ ہمیشہ ایک سا رہا ہے اور کبہی اونہین کسی نے اپنا دخل و تصرف نہین کیا کیونکہ آنحضرت صلعم اور فاروق اعظم دونون نے ذمیون کے باب مین بڑی لے دے کی ہے اور آخری وصیت فاروقی ذمیون ہی کے باب مین تہی چنانچہ چند ہی صفحے اوپر آپ اوسے دیکہہ سکتے ہین پہر مصر مین قانون اور قاعدہ کے خلاف کیسے ہوا اور وہ بہی عہد معدلت مہد فاروقی مین؟ ذمیون کی عبادت گاہین اور گرجے تو منہدم کئے نہین جاتے تہے جنمین سراسر اسلام کے خلاف تعلیم ہوتی تہی مگر کتب خانہ کی کتابین مسلمانونکو ایسا کاٹتی تہین کہ حمامون مین جلائی گئین۔ عمرو بن العاص اور مصریون مین جو معاہدہ ہوا اوسکے الفاظ آج تک ہمارے پاس موجود ہین وہ ذرا ملاحظہ ہون۔

اہل مصر کی جان۔ خون۔ مال متاع۔ اور مویشی و زراعت مین امان ہے اونکی زمین اور مال ادہنین کا رہیگا اور اونکی کسی چیز مین دخل و تصرف نہین کیا جائیگا۔

عہدنامہ کا یہ مضمون بتا رہا ہے کہ اسکندریہ کا کتب خانہ اگر جلا ہے تو عیسائیونکی خواہش سے اور حضرت عمر اگر جلوانا بہی چاہتے تو جلوا نہین سکتے تہے۔

ہماری تاریخون سے ثابت ہے کہ سارے معاملات مصر کا تصفیہ حضرت عمرو بن العاص نے اپنی رائے سے کیا خود ہی معاہدے کیئے اور آپ ہی اونکی شرطین قایم کین اور بڑی بڑی اہم باتونمین عمر فاروق سے کچہہ بہی نہ پوچہا اور جو چاہا

Marfat.com

سو کر لیا مگر کتابون کے بابت امیر المؤمنین یاد آے ۔ یہ سراسر غلط ہی ۔ ابو الفرج
مانتا ہے کہ عمرو بن العاص بڑے علم دوست تھے تو پھر کیا اونہین کتابون ہی سے
دشمنی تھی کہ مصر مین اور سب کام تو اپنی راے سے کیئے مگر بے زبان کتابون کے
لیئے امیر المؤمنین سے راے طلب کی ۔ عمرو بن العاص نے فتح اسکندریہ کے
مفصل حالات کا ایک خط عمر فاروق کو لکھا ہے اور اوسمین جزوی حالات تک
لکھدئے ہین لیکن اس فرضی کتب خانہ کا نام تک اوسمین نہین لیا کہ لاکھون
کتابین بھی ہمارے ہاتھ آئی ہین ۔ پھر یہ کتب خانہ کدھر سے پیدا ہو گیا ۔ پس صاف
ظاہر ہے کہ کتب خانہ مسلمانون کو ملا ہی نہین اوسے عیسائی پہلے ہی ہڑپ
کر چکے تھے ۔ خود یحییٰ نحوی کی چالیس پچاس کتابین عربی مین ترجمہ ہوئی ہین
اور مصری یونانیون کی ہزارہا کتابونکو مسلمانون نے بڑی عزت سے لیا ۔
یہی یحییٰ نحوی اسکندریہ کی کتب خانہ کا مہتمم اور نگران تھا ۔ جب عمرو بن العاص نے
کتب خانہ برباد کر دیا تھا تو یحییٰ کی کتابین مسلمانون کے پاس کہان سے آئین ۔
افسوس صد ہزار افسوس ۔ اسپین مین عیسائیون نے مسلمانون کی تمام
علمی یادگارین مٹا دین اور کئی لاکھ کتابین برباد کر دین مگر آج تک کسی نے
چون تک نہین کی اور بت پرست شاہان مصر نے جو کتب خانہ جمع کیا تھا اور جسے
عیسائیون نے تباہ کر ڈالا اوسکا الزام جھٹ مسلمانون کے سر رکھدیا گیا ۔ خاتمہ
پر ہم اتنا اور لکھنا چاہتے ہین کہ ولیم میور نے بھی عمر فاروق کی خلافت کا حال
بڑی شرح و بسط سے لکھا ہے مگر کتب خانہ اسکندریہ کی خبر بھی نہین لی ۔
حضرت عمر فاروق کے عدل مجسم ہونے کے ثبوت مین اگرچہ تم اسی کتاب مین

Marfat.com

بہت سے واقعات پڑھ چکے ہو نگر سفر بیت المقدس کی ایک بات آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اوسے ہم ولیم میور کے الفاظ مین آپکو سناتے ہین وہ او عیسائی مورخون سے روایت کرتے ہین کہ جب عمر فاروق سوفرونالس بطریق کے شہر کی سیر کو گئے تو وہان اکثر مقامات زیارت کو دیکھا اور نہایت مہربانی اور شفقت سے وہان کے حالات تاریخی پوچھتے رہے۔ اتنے مین نماز کا وقت آگیا بطریق نے ایک شطرنجی بچھوادی اور التماس کی کہ آپ جہان کھڑے ہین اوسی جگہ نماز پڑھلین۔ ہمارے حضور نے انکار کیا۔ پوچھا گیا کہ کیون۔ جوابدیا کہ اگر مین نے یہان نماز ادا کرلی تو مسلمان تمہین یہان سے بیدخل کردینگے اور کہین گے ہمارے خلیفہ نے یہان نماز پڑھی تھی ہم تو یہان مسجد بنائینگے اور تمہاری حق تلفی ہوگی۔ مین نہین چاہتا کہ میرے بعد بھی تم پر ظلم ہو اور تم تکلیف اوٹھاؤ مین باہر جاکر الگ کسی گوشہ مین نماز پڑھلونگا۔ جناب عمر نے بیت اللحم مین حضرت مسیح کی پیدائش کی جگہہ نماز پڑھی مگر بطریق کو ایک دستاویز اپنے دستخط خاص سے لکھدی۔ عیسائی ہمیشہ اوس مقام کے مالک رہینگے اور مسلمان کبھی اس عمارت مین داخل نہون۔ اگر آئین بھی تو ایک ایک کرکے آئین اور جب پہلا باہر نکلے تو دوسرا داخل ہو۔ یہ حضرت عمر کے عدل والضاف کی ایک بے نظیر مثال ہے۔

فاروق اعظم کے عاملون نے بھی اونکے ان اصولون کی تعمیل پوری پوری کی چنانچہ عمیر بن سعد انصاری عامل حمص کے منہ سے ایک ذمی کی نسبت یہ کلمہ نکل گیا تہا کہ اللہ تجھے خوار کرے تو عمیر بن سعد کو عمر بہر اس کا

Marfat.com

افسوس رہا اور اسی رنج مین آپنے اپنا عہدہ چہوڑ دیا۔

غیر اقوام و مذاہب کی خبرگیری اور مدد اوسی طرح کی جاتی تہی جیسی کہ اسلام اور مسلمانون کی ہوتی تہی۔ قحط کے زمانہ مین مسلمانون سے پہلے غیر مذہب والون کو کہانا کہلایا جاتا تہا۔ فاروق اعظم نے داروغہ بیت المال کو حکم دیدیا تہا۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین۔ مین مسلمان وعیسائی ویہودی اور سب اقوام کے فقیر اور مسکین لوگ شامل ہین۔ جابیہ کے قریب جو عیسائی جذامی لوگ آباد تہے اونکا حصہ بہی عشر مین سے مقرر کر دیا۔

غیر مذہب کے فقیرون اور محتاجون کو بہی معافی اور جاگیرین عطا ہوئی تہین ایک اندہے بڈہے یہودی کو ایکدن آپنے سر راہ بہیک مانگتے دیکہہ لیا اوسے پاس بلا کے اوسکا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جزیہ کے لئے مانگنے کی نوبت پہونچی ہے۔ آپنے اوسکا ہاتہہ پکڑ لیا۔ گہر لے آے اور بہت کچہہ دیا۔ پہر بیت المال کے داروغہ کو لکہا کہ اس بڈہے کو اور اس جیسے جتنے ہون اونہین جزیہ سے معاف کردو اور وظیفہ دیا کرو۔ بنی تغلب نے ولید بن عقبہ کے باعث اطاعت قبول کی مگر ولید نے اون پر اسلئے سختی کرنا شروع کی کہ وہ جلدی سے مسلمان ہو جائین۔ جناب فاروق یہ بات معلوم کر کے کمال ناراض ہوے اور ولید کو لکہا کہ خبردار اونہین دق نکرو اور اونہین اونکے حال پر چہوڑ دو۔ مگر جب دیکہا کہ ولید کو اون سے ضد ہوگئی ہے تو اونہین موقوف کر دیا اور صرف جزیہ لینے پر اکتفا کی۔ جب بنی تغلب نے کہا کہ جزیہ دینے مین ہماری ہتک ہے ہم عشر دینگے تو فاروق اعظم نے یہی قبول کر لیا۔

Marfat.com

عہد فاروقی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ ۹ سو گرجے اور معبد گاہین غیر مذاہب کی اوسمین تباہ و برباد ہوئین۔اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اسلامی سلطنت کے حکم سے اونکی عمارتین ڈہادی گئین اور گرجے اور معبد تباہ کردیے گئے اور جبراً کسی غیر قوم کو اونکی عبادت گاہون سے بیدخل کردیا بلکہ اوسکے معنے یہ ہین کہ اسلام کے شایع ہونے اور غیر مذہب کے لوگون کے بطیب خاطر مسلمان ہوجانے سے ۹ سو کنیسے اور معبد بیکار ہوگئے اور جو چیز بیکار ہوجائیگی وہ خود بخود خراب اور برباد ہوجائیگی۔

الغرض غیر مذاہب اور غیر اقوام کے ساتھ جس فیاضی اور انصاف سے عمر فاروق نے برتاؤ کیا اور جو خاص حقوق اور رعایتین مسلمانون سے بھی بڑہکے غیرون کو عطا کین اون سے آج کل کی بڑے بڑے دعوے کرنیوالی اور بڑہ بڑہکے نکتہ چینیان کرنیوالی قومین مدتون سبق لینگی جب کچہ سلیقہ آئیگا سبحان اللہ کس آفتاب خیر و برکت نے طلوع فرمایا تھا کہ ابن مسعود نے اوسکی نسبت کہا ہے اگر عمر فاروق کا علم ترازو کے ایک پلہ مین اور سب دنیا کے لوگون کا علم دوسرے پلہ مین رکہا جاے تو عمر کے علم کا پلہ بہاری نکلے گا۔ حذیفہ کا قول ہے کہ ساری دنیا کا علم عمر مین کوٹ کوٹ کے بہر دیا گیا ہے۔ مین نے کسیکو اللہ کے کام مین ایسا مستعد اور پاک و بے ریا نہین پایا جیسا کہ عمر فاروق کو۔جناب عائشہ صدیقہ فرمایا کرتی تہین کہ فہم کی تیزی مین عمر بیمثل و بے نظیر تھے۔ابن مسعود نے کہا ہے کہ صالحین کے ذکر مین عمر کا ذکر ضرور کرنا چاہیئے۔عمر قرآن کو بہی اچہا جانتے ہین اور اسلام کو خوب سمجھتے ہین۔شعبی کا قول ہے

Marfat.com

کہ اصحاب رسول اللہ مین سے قضا چھہ آدمیون کے حصہ مین آئی تھی - مدینہ مین اونمین سے تین آدمی تھے عمر فاروق - ابی بن کعب - زید بن ثابت - اور تین ہی کوفہ مین تھے - علی مرتضیٰ - عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ -

مسروق سے روایت ہے کہ اصحاب رسول خدا صلعم مین اعلیٰ درجہ کے عالم یہ لوگ ہین - عمر بن الخطاب - علی بن ابی طالب - عبد اللہ بن مسعود - ابی بن کعب معاذ بن جبل - زید بن ثابت - ابو موسیٰ اشعری -

زید بن ثابت جناب عمر کے متبع تھے - عبد اللہ بن مسعود بھی احکام اور مسائل مین حضرت عمر سے موافقت رکھتے اور کہا کرتے تھے کہ اگر اور سب لوگون کی راے ایک طرف ہوا اور اکیلے عمر کی ایک طرف تو مین وہ پہلو اختیار کرونگا جدہر فاروق اعظم ہونگے -

حضرت عمر عبد اللہ بن عباس سے بہت محبت رکھتے تھے - اونکو اپنے برابر بٹہاتے اور بوڑہون پر اونکو ترجیح دیتے تھے - حضرت عباس نے اپنی صاحبزادہ کو نصیحت کی کہ دیکھو عمر تمسے بہت محبت رکھتے ہین اور تمہاری قدر کرتے ہین یہ پانچ باتین تم مجہسے یاد رکھو کبھی انکے خلاف نکرنا - (۱) اونکا راز کسی پر ظاہر نکرنا - (۲) اونکے روبرو کسی کی غیبت نہ کرنا - (۳) اونکے سامنے جھونٹ نہ بولنا - (۴) کسی امر مین اونکا خلاف نہ کرنا - (۵) اون سے خیانت نکرنا -

کوفہ کے عامل کو فاروق اعظم کا فرمان جب جاتا تھا تو اوسمین یہ ضرور ہی لکھا ہوتا تھا کہ اگر وہان کے لوگ کبھی بغاوت کرین تو بلا تامل تلوار سے اونکی خبر لینے مین ہرگز دریغ نہ کرنا یہان تک کہ اونکے دم ناک مین ہوجائین

Marfat.com

اور وہ توبہ کرین کیونکہ اس سرزمین مین شیطان کی ہی شرارت ہے وہانکے لوگون کو کبھی سر اوٹھانے ہی ندینا۔ پس جب تک اونکا نبض شناس بادشاہ رہا کسی نے کان بھی نہ ہلایا اور جب وہ نہ رہا تو فتنہ اور فساد کا دور دورہ ہوگیا اور کسی سے سینت سنبھال نہ ہوسکی اگر عمر کا مضبوط قول اور قوی اصول اونکے جانشینون کو یاد رہتا اور وہ اوسپر کاربند ہوتے تو وہ مصیبتین ہرگز نہ آتین جو آخر مین پیدا ہوئین۔

قوم اور قبیلون کے ایک ایک آدمی سے آپ کو اچھی طرح واقفیت تھی اور یہ بات ضرب المثل ہوگئی تھی کہ عمر سے کسیکا حال پوشیدہ نہین۔ ایکدن حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جناب فاروق کے پاس آے اور کہا کہ آپ مجھے کاہیکو پہچانتے ہونگے۔ آپنے فرمایا کہ نہین تو مین تمہین کیون پہچاننے لگا تھا جبکہ سبسے پہلا صدقہ تمہارے قبیلہ سے آیا تھا جس سے آنحضرت صلعم کمال خوش ہوے تھے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جب اورون نے کفر پر کمر باندہی تھی تو تم صادق الایمان رہے تھے۔ جب اورون نے اسلام کی طرف سے منہ پھیر لیا تھا تو تم نے اوسے اپنے گلے سے لگاے رکھا۔ اورون نے بغاوت کی اور تم اسلام کے وفادار بنے رہے۔ مختصر یہ ہے کہ عمر کے وسائل اور دستور اور اسباب اور اصول اور عمل خلافت کے ایسے عجیب وغریب تھے جنکا بیان قابل حیرت ہے اور جو کامیابی آپکو ہوئی وہ کسی گورنمنٹ مین آپ نہ پائینگے۔ سبکا شمار کرنا تو ناممکن ہے۔ کیونکہ جب آپ کسی خاص واقعہ یا طریق عمل کو لیکر اوسپر غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ یہ ایسی وضعدار گورنمنٹ

Marfat.com

تھی جسکی ہر ہر ادا مین لاکھون خوبصورتیان پیدا ہوتی ہین - ایک عیسائی عالم گورنمنٹ فاروقی کی نسبت لکھتا ہے -

لیکن عمر کی سلطنت سے جو ایک حقیقی بزرگ شخص مسلمانوںمین ہوی ہین محکوم اور مفتوح رعیت کی وہ عمدہ خبرگیری اور نگرانی شروع ہوی جسکے لئے ابتدائی اسلامی سلطنت ممتاز اور مخصوص ہی پہلے خلفا کے تحت مین مسلمانون کی جو پولیٹیکل حالت تھی اوسے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسی جمہوری سلطنت تھی جسپر ایک منتخب کیا ہوا سردار محدود اختیارات کے ساتھہ حکومت کرتا تھا - خلیفہ کے اختیارات اگرچہ عالی ہوتے تھے مگر وہ انتظامی ہی امور تک محدود ہوتے تھے وہ پولیس کی ترتیب لشکر کے اہتمام امور خارجی کی انجام وہی ہین اور مال کی تقسیم اور خرچ وغیرہ مین جو چاہے کرسکتا تھا مگر مجال نہ تھی کہ قانون مسلمہ کے خلاف وہ ایک قدم بھی رکھہ سکے -

کل اسلامی عملداری کی ہر بستی کے عوام الناس سے لیکر تمام لشکر کے ایک ایک سپاہی تک ملکی امورات سے ناواقف نہین رکھے جاتے تھے کوئی بات کسی چھوٹے بڑے سے مخفی نہین رہتی تھی - ہر کس وناکس اپنی راے دینے کا مجاز تھا اور سب کی راے قابل وقعت سمجھی جاتی تھی - نماز جمعہ کے بعد امیرالمومنین کا فرض تھا کہ اپنی ہفتہ بھر کی کارگذاری گروہ مسلمانان کے سامنے ہو بہو سنادین اور اوسکی بابت عام مسلمانون کی رضامندی یا نارضامندی دریافت

Marfat.com

کرین۔ اہم باتون اور بھاری تقررات مین اون سے مشورہ لین اور وہی بات کرین جسمین سب خوش ہون۔ عمال کو حکم تھا کہ اپنے اپنے صوبونمین قدم بقدم خلیفہ کی تقلید کرین اور دربار خلافت کی کارروائیون کو اپنی عدالت کے لیے نظیر سمجھین۔ کوئی ناچیز سے ناچیز اور ذلیل آدمی بھی ان لیجیس لیٹو کانسلون سے باہر نہ تھا۔ سلطنت جمہوری کی نہایت ہی خوبصورت اور بہترین شکل اسی زمانہ فاروقی مین جلوہ گر ہوئی تھی۔ خلیفہ مین الوہیت یا ربانیت کا پن چھلا نہین لگا تھا ہر کس وناکس اپنے کو خلیفہ اور خلیفہ اپنے کو ہر کس وناکس کے سامنے ذمہ دار اور جوابدہ سمجھتا تھا۔

عمر فاروق کی سخت مگر منصف طبیعت نے اونکے عام فہم عمل اور آدمیونکی واقفیت اور تمام علم نے اونکو بنی امیہ کے حریصانہ ارادون کو روکے رکھنے اور دبا دینے کے قابل بنا دیا تھا اسی لیے حضرت عمر کی زندگی مین نہ تو بنی امیہ مین سے کسی نے سر اوٹھایا نہ بنی ہاشم مین سے کوئی کان ہلا سکا۔ مگر جب وہ زبردست پنجہ اسلام کے سر پر سے اوٹھا لیا گیا تو پھر کسیکا بوتا نہ تھا جو آئی کو ٹال دے اور بنی ہاشم وبنی امیہ مین تو وہ گھری چھنی جسکے مزے قیامت تک زبانون سے جا نہین سکتے۔

جناب عمر اپنی ذات کے ساتھہ جو سلوک کرتے تھے وہ کرتے تھے اتنا پڑھکے آپکو خوب معلوم ہو گیا ہو گا کہ سوکھے جو کے ٹکڑون پر لبسر کی اور ایک جلیل القدر اور رفیع الشان بادشاہ ہوکے پھٹے موٹے کپڑے پہنے اور اپنے پرانی جوتے آپ گانٹھے مگر اسکے ساتھہ ہی یہ بھی تھا کہ اپنے متعلقین۔ اپنی اولاد اور اپنے

Marfat.com

قبیلہ والون کو بھی کسی پر فضیلت نہ دی نہ امور خلافت و امارت مین اپنون کو کبھی دخل دینے دیا۔ یہ نہایت ہی مستحکم۔ ممتاز اور قوی اصول آپکی خلافت کا تھا جسپر عمل نہ کرنے سے پچھلون نے کھودی اور ٹھوکرین کھائین۔ بنی امیہ اور بنی ہاشم دونون نے اسی اصول کو نظر انداز کیا اور سلطنت کھو بیٹھے۔

مسلمانونین کوئی معقول آدمی ایسا نہو گا جسے جناب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے علم و فضل و کمال پر پورا پورا بھروسا نہو۔ آپ مسلمانون مین بڑے مشہور و معروف اور سربرآوردہ آدمی تھے اور قابلیتون مین کسی سے دوسرے درجہ پر نہ تھے۔ مگر باپ نے اپنی خلافت مین کوئی کام سپرد نہ کیا نہ امارت کے کسی کام مین کبھی لئیق بیٹے کو دخل دینے دیا۔ ایکدن کا ذکر ہے کہ فاروق اعظم مجمع اصحاب رسول اللہ صلعم مین متفکر بیٹھے ہوے اہل کوفہ کی شکایت کر رہے تھے کہ کوفیون نے میرا دم ناک مین کر رکھا ہے ایک پل چین سے نہین رہنے دیتے۔ اگر نرم مزاج والے کو اونکا حاکم کرکے بھیجتا ہون تو اوسے ضعیف سمجھکے اوسکے سر پر چڑھ بیٹھتے ہین اور انتظام نہین ہونے دیتے۔ جو قوی اور سخت طبیعت کا آدمی کو روانہ کرتا ہون تو اوسی ظالم مشہور کرکے اوسکی شکایت کرنے لگتے ہین۔ مین چاہتا ہون کہ کوئی قوی اور امین آدمی ملے تو اونکا حاکم مقرر کرون۔ اصحاب النبی مین سے ایک صاحب بول اوٹھے کہ مین ایسا آدمی آپکو بتا دون جو قوی اور زبردست بھی ہے اور امین بھی۔ جناب عمر نے پوچھا۔ بتاؤ وہ کون ہے۔ اونھون نے جوابدیا۔ عبداللہ بن عمر۔ فاروق اعظم اتنا سنتے ہی غصہ سے بھڑک اوٹھے اور کہا خدا تجھے ہلاک کرے۔ تو نے مجھے

Marfat.com

بہت بری صلاح دی۔ مین عبد اللہ کو اون پر تو کیا اورکہین کا بہی حاکم نہ مقرر کرونگا۔ تو نادان ہے اس بات کی تہ کو نہین پہونچ سکتا جا میرے سامنے سے دور ہو۔ غرضکہ اتنا ناراض ہوے کہ وہ شخص سامنے سے اوٹھہ گیا۔

اسی طرح ایکدفعہ ذکر ہو رہا تہا کہ آپ اپنے سامنے اپنا جانشین مقرر کردین اسی گفتگو مین نام بہی بتاے جانے لگے کوئی کسیکا نام لیتا تہا اور کوئی کسیکا اسی راے زنی مین ایک شخص کے منہ سے عبد اللہ بن عمر کا نام بہی نکل گیا۔ فاروق اعظم چلا اوٹھے اور کہا۔ خاموش خدا تجہے ہلاک کرے۔ تو نے یہ بات خدا کے لئے نہین کہی ہے یہ تقرر تو مسلمانون کے حق مین مضر ہو گا اور اسلام کو نقصان پہونچائیگا۔

یہ صیغہ مساوات اور خود انکاری وہان کچہہ ایسا دال روٹی ہو گیا تہا کہ کسی وقت اوٹہتے بیٹہتے سوتے جاگتے بہولتا ہی نہ تہا یعنے ایکدن کچہہ چادرین اصحاب رسول اللہ صلعم مین تقسیم کین ایک چادر باقی رہگئی۔ لوگون نے پوچہا کہ یہ آپ کسے دینگے۔ فرمایا یہ اوسے دونگا جسنے خود بہی ہجرت کی ہو اور اوسکا باپ بہی مہاجرین مین سے ہو۔ لوگون نے کہا تو عبد اللہ بن عمر کو دیدیجے آپ نے فرمایا کہ واہ مین تو سلیط ابن سلیط کو دونگا۔ وہ ایسا ہی ہے آخر وہ چادر سلیط کو دیدی اپنے بیٹے کا کچہہ خیال نہ کیا۔

ولیم میور نے لکہا ہے کہ دو اصول یعنے سادگی اور اداے فرض عمر فاروق کے ہادی اور رہنما تہے۔ وہ اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض ادا کرنے مین انصاف۔ بے غرضی۔ بے طرفداری اور خود انکاری کو بخوبی بلحوظ

Marfat.com

رکہتے تہے۔ سلطنت کے کامون مین آپکو کمال ہی مصروفیت رہتی تہی اور ذمہ داری اور جوابدہی کا ہر وقت خوف لگا رہتا تہا۔ یہی امور آپکی کامیابی کا باعث ہوے اور انہین باتون سے عمر فاروق کی اطاعت سے کسی نے سر نہ پہیرا جسکی نظیر دنیا مین کہین نہین ملتی۔ ادنہون نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتہہ مین لیتے ہی منبر پر جاکے فرمایا تہا کہ۔

توم عرب مہار والے اونٹ ہین۔ اونکی مہار اب میرے ہاتہہ مین دیدی گئی ہے مجہے چاہیئے کہ مین اونہین سیدہے رستہ پر چلاؤن خدا میری مدد کرے۔

اور وفات کے وقت فرمایا تہا کہ۔

اے لوگو مین تمہین وہ راستہ بتا چلا ہون جسپر تمکو انہین چلانا چاہیئے اگر تم یہ راہ چہوڑ دوگے تو یہ ٹیڑہی چال چلنے لگینگے۔ خبردار انکو ٹیڑہا نہ ہونے دینا۔

عرب پر حکومت کرنے والے کو اس سے زیادہ سچی اور کامل ہدایت مشکل سے مل سکتی ہے۔ عرب کے بادشاہ کو عمر کا پر معنی قول اور عمر کے اصول سلطنت کو اپنا دستور العمل بنائے رکہنا فرض ہے۔ اونکے اقوال اور اصول سے غایت درجہ کی احتیاط اور ہوشیاری عیان ہوتی ہے۔

شام مین قریش اور اصحاب رسول اللہ صلعم بہت سے جا بسے تہے اسلیئے وہان کے لیئے جب حاکم مقرر کرتے تو قریش اور شرفاہی کو روانہ کرتے تہے۔ مشرقی صوبونمین اعراب اور قبائل اعراب کثرت سے تہے اسلیئے وہان کے سردار اعراب اور قبائل

Marfat.com

اعراب کے لئیقون مین سے تجویز کیے جاتے تھے۔ یعنے جس جگہہ جو پرزہ مناسب ہوتا تہا وہان اوسی سے کام لیا جاتا تہا۔ اس احتیاط اور دوربینی پر بہی اگر کسی شخص کی نسبت اختلاف یا شکایتین پیش ہونے لگین اوسے فورًا واپس بلا لیا اسپر بہی اطمینان نہ تہا جابجا جاسوس لگے ہوے تھے اور ہر جگہہ کی ذراسی خبر ہر وقت ملتی رہتی تہی چار دن کہین کی خبر رُکی اور دل دہڑکنا شروع ہوا کہ نہ معلوم وہان کے لوگونکا کیا حال ہوگا اور میرے سر خدا کے روبرو کیا جوابدہی آپڑیگی۔ ایسے ہی موقع پر اکثر گہبرا کے آپ پکار اوٹہتے تھے کہ کاش میری مان مجھے نہ جنتی اور مین گہاس کا ایک تنکا ہوتا توخوب تہا۔

ایکدفعہ صفین کے قلعہ مین جو جزیرہ مین تہا بنی تمر اور بنی تغلب محصور ہو گیے مسلمانون کی طرف سے بنی بکر نے اونہین گہیر لیا۔ محصورین تنگ ہو کے قلعہ سے بہاگے۔ بنی بکر نے اونکا تعاقب کیا۔ رستہ مین دریا حائل تہا مفرور جان کے خوف سے پانی مین کود پڑے۔ بہت سے ڈوبنے لگے اور پکارے کہ ہاے ہم غرق ہوتے ہین۔ چونکہ ایام جاہلیت مین ایک دفعہ کسی موقع پر بنی تغلب کے (اصل کتاب مین بنی تغلب ہی لکہا ہے مگر قیاس چاہتا ہے کہ بنی بکر مین سے جلاے گیے ہونگے ورنہ انتقام اور بدلہ کیسا) چند آدمی زندہ جلاے گیے تھے اسلیے بنی بکر نے جوابدیا کہ ہان اوس جلانے کے بدلے مین اب ڈوبتے ہو۔ اگرچہ یہ نہایت خفیف اور ذلیل سی بات تہی مگر باخبر اور ذی ہوش جاسوسون نے اسے بہی سرکاری کانون مین پہونچا دیا۔ وہان اسپر بہی رونگٹے کہڑے ہو گیے اور سمجہے خدانخواستہ یہ بُرے آثار ہین۔ فورًا بنی بکر سے جواب طلب ہوا کہ جب تمہین حکم ہے کہ ایام

Marfat.com

جاہلیت کے سب جھگڑے بکھیڑے بھولجاؤ تو تمنے مسلمان ہوکر اوس زمانہ کے حالات اور واقعات کو کیون زندہ کیا۔ کیا تم مسلمانون مین وہی پہلی سی ئین مین تو تو پیدا کرکے پھر نفاق باہمی تازہ کیا چاہتے ہو۔ جواب کے لئے بڑی سختی کی گئی۔ ہی بچہ بیچارون نے بہت سی اینچا تانی کرکے اپنے قول کو قانون اسلام کے موافق ثابت کیا جب جان بچی۔

جناب امام حسن وامام حسین کے ساتھہ فاروق اعظم کی محبت تعشق کے درجہ پر پہونچی ہوئی تہی اکثر دونون شہزادون سے فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا تم دونون روز مجھکو اپنے جمال جہان آرا سے مسرور کرجایا کرو اگر تمہین دیکھے ہوے متواتر کئی دن ہوجاتے ہین تو میرا دل بےچین ہوجاتا ہے۔ اگر کسی دن شہزادون کو ندیکھتے تو پوچھتے سرورِ دلِ من تم آج میرا کلیجہ ٹھنڈا کرنیکو کیون نہین آے۔ ایک اسی طرح کے موقع پر صاحبزادون نے جوابدیا کہ ہم آپکے دروازہ تک تو آے تھے مگر معلوم ہوا کہ عبداللہ ابن عمر کو اندر آنے کی اجازت نہین ہوئی۔ اونہین جو واپس جاتے ہوے دیکھا ہم دونون بھائی بھی لوٹ گئے۔ فاروق اعظم نے بڑا تاسف کیا اور فرمایا کہ بیٹا تم نور دیدہ مصطفیٰ اور سرورسینۂ فاطمۃ الزہرا ہو تمہارے برابر عبداللہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اسیطرح ایکدن اور عبداللہ ابن عمر کے واسطے اندر آنیکی اجازت نہوئی تو دونون شہزادے بھی پھرے۔ اسی عرصہ مین کسی نے دوڑ کے اطلاع کردی کہ صاحبزادہ کے ساتھہ شاہزادہ کونین حضرات حسنین بھی واپس گئے۔ آپنے اوسی وقت آدمی دوڑایا اور دونون صاحبزادونکو اپنے پاس بلواکے فرمایا کہ اے میرے

بھائی کے نورنظر تم کیون لوٹ گئے۔تمھاری خدمت میرا فرض عین ہے۔عبداللہ کی تقلید تم کیون کیا کرتے ہو۔

رسول اللہ صلعم کی ازواج مطہرات اور بچون کی خبر گیری اور خدمتگذاری کو جناب عمر اپنا دین وایمان سمجھتے تھے اور اپنے تمام فرائض ضروری سے اس محبت کو مقدم جانتے تھے۔بنی ہاشم کی محبت اور فضیلت کو ہر امر مین ثابت اور قائم رکھتے تھے۔بنی ہاشم کو ہمیشہ اپنا سرتاج بنا کے رکھا اور کبھی کسی بات کی تکلیف اونہین ہونے دی۔ازواج رسول اللہ صلعم کے بڑے بڑے وظیفے مقرر کرکے اونہین کسی بات کا محتاج نہین رکھا۔اسپر بھی ہر وقت اونکی خبر گیری سے غافل نہین رہتے تھے۔جب کبھی ازواج مطہرات نے حج کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تو دربار خلافت سے جناب عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کے نام حکم ہوا کہ نگرانی اور خدمت کے لئے ساتھ ہو۔راستہ چلنے اور مقام کرنیکی بابت تمام ضروری ہدایتین خود اونکو کردین۔

ایکدن جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دربار خلافت مین استغاثہ دایر کیا کہ فلان شخص مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔حضرت عمر نے اوس آدمی کو طلب کرکے قرار واقعی سزا دی اور آیندہ کے لئے تنبیہ کردی۔غرضکہ فاروق اعظم نے اپنے اس فرض کو بھی ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کیا تھا کہ آنحضرت صلعم کے قول کے مطابق آپ ضرور ہی صادق اور سعادتمند کہے جانے کے مستحق تھے۔

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سفر بھی اس قابل ہین کہ ہم لوگ

Marfat.com

اون سے سبق حاصل کرین اسلیئے اختصاراً اونکا ذکر بھی ضروری ہے۔
(۱) پہلا سفر آپنے یروشلم کیطرف ۱۵ھ مین کیا۔ خود یروشلم والون نے سردار لشکر سے درخواست کی تھی کہ اگر امیر المؤمنین یہان تشریف لائین گے تو ہم اپنا شہر اونہین سپرد کر دینگے۔ ہمارے ممدوح نے خطرون اور مانع اعتراضون پر عمل نہ کرکے بے خوف و تردد شام کی طرف کوچ کر دیا۔ جابیہ مین پہونچے تھے کہ اودھر سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھہ حضرت امین الامۃ اور یزید اور سیف اللہ استقبال کو آے۔ وہ آراستہ گھوڑون پر مکلف لباس پہنے سوار تھے۔ جناب عمر نے جو اونکی یہ شان و شوکت دیکھی تو غصہ آگیا اور مٹھی بھر کے کنکر اونکے منہ پر پھینک کر فرمایا۔ کیا دو ہی برس مین تم اتنا بھول گئے اور اپنی وضع بدل لی جو ایسے لباسون مین مجھہ سے ملنے آے ہو۔ واللہ اگر دو سو برس بعد بھی تم ایسا کرتے تو بھی ذلیل کیئے جانے کے قابل ہوتے۔ سبھون نے نیچی گردنین کر لین اور عرض کی کہ امیر المؤمنین یہ جو کچھہ آپ دیکھتے ہین لفافہ ہے۔ یہ کہکر سب نے اوپر کے کپڑے اوتار ڈالے تو نیچے وہی اصلی غریبانہ پوشاک تھی۔ مگر ہمارے ممدوح کی ناراضی اس سے بھی فرو نہوئی اور فرمایا میرے سامنے سے دور ہو جاؤ مین تمہارے ساتھہ ہرگز شہر مین نہ داخل ہونگا۔ اور اوسیوقت جابیہ مین اوتر پڑے۔ یروشلم کے بطریق کے پاس سے سفارت آئی۔ شرائط صلح طے ہوئین اور عہدنامہ لکھا گیا۔ اوسکے بعد عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ حاضر خدمت ہوے۔ جناب فاروق آگے بڑھکے اون سے ملے دونون صاحبون نے حضرت عمر کی رکاب کو بوسہ دیا۔ آپ فوراً سواری سے اوتر پڑی

Marfat.com

اور دونون کو گلے سے لگالیا - پھر اور سردارون کو تو حکم ہوا کہ جاکے اپنا اپنا کام سنبھالو اور جناب عمرو بن العاص اور شرحبیل کو ساتھ لئیے ہوے یروشلم کی طرف چلے - لوگون نے عرض کی کہ امیر المؤمنین آپ گھوڑے پر سوار ہولین اور لباس تبدیل کرلین تو انسب ہوگا - یہ بات کچھہ سمجھہ مین آگئی اور فرمایا کہ اچھا گھوڑا لاؤ - گھوڑا حاضر کیا گیا - وہ چودہ پندرہ پیوند لگی ہوئی خلعت فاخرہ اوتری اور ایک سفید پوشاک پہنا دی گئی - لوگون نے سجدۂ شکر ادا کیا اور دلین کہا کہ آج کیا سمائی ہے جو ہماری مان لی گئی - وہ گھوڑا شامت کا مارا شامی تھا اور شام ہی مین اوسنے تعلیم پائی تھی وہی اپنی اٹھکھیلیون کی چال سے خرامان خرامان چلنے لگا - اوسکے گھنگروؤن کی آواز نے کانون کو بھر دیا - یہان ٹھیرے سپاہی تیغزن چھنا کے کب پسند آتے تھے آپکو ناگوار ہوا اور فرمایا اس سے تکبر پایا جاتا ہے - فوراً اوس گھوڑے سے اوتر پڑے اور اپنے ہی جانور پر سوار ہوگئے -

(۲) دوسری دفعہ اوسوقت شام تشریف لیگئے تھے جبکہ وہان بغاوت ہوگئی تھی مگر جب آپ جابیہ مین پہونچے ہین تو غدر فرو ہوگیا اسلئے وہین سے واپس آے -

(۳) تیسری دفعہ وبا کے خوفناک زمانہ مین شام کا ارادہ کیا تھا مگر اس دفعہ بھی راستہ ہی سے لوٹ آے -

(۴) چوتھی دفعہ وبا کے فرو ہونے کے بعد ۱۸ھ مین مدینہ سے اسلئے روانہ ہوے کہ تمام ممالک مفتوحہ کا دورہ کرین اور رعایا اور عمال کا حال اپنی آنکھون سے دیکھین - چونکہ شام مین اوس ظالم وبا نے بڑا نقصان کیا تھا -

Marfat.com

اور یہ ایک بڑی دقت درپیش تھی کہ متوفی مسلمانون کے ترکہ تقسیم ہون اور اونکا انتظام ہوجاے۔ اسلئے پہلے کلیجہ کو پکڑکے شام ہی گئے۔ صرف ایک ہی اونٹ سواری مین تھا اور آپکا غلام بھی اسی مین شریک تھا۔ اسلئے باری باری سے اوسپر سوار ہوتے تھے۔ عیسائیون کا ایک شہر ایلہ راستہ مین واقع تھا۔ وہان سے آدمیون کے غول اپنے بادشاہ کی آمدآمد سنکے سواری کا جاہ وحشم دیکھنے نکلے۔ اب ادہر کا حال سنئے کہ ایلہ کے قریب غلام کے سوار ہونے اور امیرالمومنین کی مہار پکڑکے آگے چلنے کی باری تھی۔ چنانچہ افسر قیصر وکسریٰ بلاپس وپیش اوسی طرح جارہے تھے اور اس بات کا مطلق خیال نہ تھا کہ آگے اپنی عملداری کا شہر ہے یہان توباری کے قاعدہ کو توڑدین۔ بھلا وہ توڑا کیسے جاتا اوسمین توغریب غلام پرظلم سمجھا جاتا تھا۔ اب غلام سوار ہے اور بادشاہ سلامت کے ہاتھہ مین مہار ہے اور آگے آگے چلے جاتے ہین۔ جوآتا تھا وہ آپ ہی سے پوچھتا کہ خودبدولت کی سواری کتنی دور ہے اور یہ جواب پاتا تھا۔ ھوامامکم۔ یعنے وہ تمہارے آگے ہے وہ یہ سنکے سمجھتے تھے کہ خلیفہ پیچھے آرہے ہین اور آگے دوڑے چلے جاتے تھے۔ اسی عرصہ مین جناب عمر اسقف ترسا کے گھر جااوترے اور چاہا کہ دوپہر بہروہین آرام کرین۔ بعد دوپہر کے وہان سے روانہ ہوکے شام کو جابیہ مین قیام کیا۔ پہر سب شہرون کو جنمین مسلمان اور عمال تھے دورہ کرکے خوب دیکھا۔ انتظام مین جوتغیر وتبدل مناسب معلوم ہوا کیا۔ امیرون وعہدہ دارون کو نصیحتین فرمائین۔ ترکون اور مال واسباب کے دعوے فیصل کیئے۔ اس وقت یزید بن

Marfat.com

ابی سفیان حاکم دمشق اور امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح حاکم حمص دونون
وفات پاچکے تھے۔جناب معاویہ کو امیر شام مقرر کیا۔مختلف باتون کے انتظام
اورسب شہرون کے دورہ مین چار مہینے لگے۔ واپسی کے وقت سرحد شام سے
اون لوگون کو واپس کیا جو شام سے آپکے ساتھہ آے تھے اوس وقت
اون سے دریافت کیا گیا کہ تمہاری راے مین کوئی کام میرے کرنیکے قابل
یہان رہ تو نہین گیا ہے اگر رہگیا ہو تو بتادو تاکہ اوسے بھی کرتا جاؤن۔مگر جب
سب نے بالاتفاق کہدیا کہ اب کوئی کام نہین رہا تو آپ اطمینان سے مدینہ چلے آے
چونکہ ممالک مشرقی مین ابتک وبا تھی اسلئے آپ عراق وغیرہ کی طرف نہ جاسکے

آدمی کا حال سفر مین بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اوسکا اخلاق۔حسن نیت۔
خوبی انتظام۔جرات وہمت سب کی قلعی سفر مین کھلجاتی ہے۔اسی لئے ہم جناب
عمر کے سفر کے حالات بھی کچھہ قلمبند کرتے ہین۔

آپ اثناے سفر مین بھی مشکل کام اپنے ذمہ لیلیتے اور اونکی بجاآوری
کو اپنا ضروری فرض سمجھتے تھے۔سفر مین رات کو معمول سے کم سوتے اور تمام
قافلے کے گرد بلاناغہ دو چار دفعہ گشت لگالیا کرتے تھے۔جب کبھی آپکو سفر کا اتفاق
ہوا چارون طرف دور دور تک دہوم مچگئی کہ اس قافلہ مین حضرت عمر شامل ہین
اسکے گرد کوئی نہ پھٹکنا۔لوگ اپنا اسباب چارون طرف بکھرا چھوڑ کے سوجاتے
تھے اور کوئی اوسے ہاتھہ نہین لگاتا تھا۔جس راہ سے وہ قافلہ گذرجاتا اوسکے
سب خس وخاشاک دور ہوجاتے تھے۔فجر کی نماز پڑہکے آپ کوچ کا حکم دیتے
اور لوگون کو پکارتے تھے کہ اے لوگو ہوشیار ہو کر سنبھل جاؤ کوچ کا وقت

Marfat.com

آگیا ہے۔ قریب کے لوگ اونکی آواز سنکے دور کے لوگون کو آواز دیتے تھے کہ لوگو امیر المؤمنین تمہین کوچ کے لئے ہوشیار کرتے ہین تیار ہو جاؤ۔ کجاوے باندہ لو اور کہانے پینے کا سامان درست کرلو۔ تھوڑی دیر توقف کرکے حضرت امیر المؤمنین پہر آواز دیتے۔ چارون طرف غل مچ جاتا کہ اب سوار ہو جاؤ اب آپنے دوسری آواز دی ہے۔ اسکو سنتے ہی لوگ اپنا اپنا سامان اور اسباب باندہ لیتے تھے۔ پہر حضرت عمر اوٹھ کھڑے ہوتے اور دیکھتے کہ سب سوار ہو گئے ہین جب سب لوگ کوچ کر جاتے تو آپ پڑاؤ کے مقام پر سب جگہہ پہر کے بڑے غور سے دیکھتے کہ کسی کی کوئی چیز رہ تو نہین گئی ہے اگر کوئی اپنی چیز بہو لکے چھوڑ جاتا تو آپ اوسے اوٹھا لیتے اور احتیاط سے اپنے پاس رکھہ لیتے۔ اس طرح پڑاؤ کے مقام کی تلاشی لیکر اپنی جگہہ آتے۔ اپنے اونٹ پر اپنا اسباب اپنے ہاتھہ سے لادتے اور لوگون کی پائی ہوئی چیزین بہی احتیاط سے رکھہ لیتے تھے۔ سفر مین اونکے ساتھہ دو تھیلے ہوتے تھے۔ ایک مین ستو دوسرے مین سوکھی کھجورین بہری ہوتی تھین۔ سامنے پانی کا مشکیزہ اور ایک بڑا پیالہ کاٹھ کا بندہا ہوتا تہا۔ سارا قافلہ آگے ہوتا اور آپ سب کے پیچھے آہستہ آہستہ سب طرف دیکھتے بہالتے چلتے تھے جہان کسیکی کوئی چیز گر پڑی فوراً اوٹھا کے رکھلی۔ راہ مین اگر کسیکا اونٹ لنگڑا ہو گیا یا تھک گیا تو اوسکی مدد کرتے اور اوسکو دلاسے اور دلبری سے ساتھہ لیکر آہستہ آہستہ چلتے جب اگلی منزل پر پہونچکے قیام ہوتا تو آپکے اونٹ کے چارون طرف لوگون کی پائی ہوئی چیزین لٹکتی ہوتی تھین۔ لوگ حضور کے پاس دوڑے آتے اور کہتے حضور میرا لوٹا پچھلے پڑاؤ پر رہگیا آپ دلوائین۔ کوئی کہتا میری کمان راہ مین

Marfat.com

گری پڑی آپ نے اوٹھائی ہے۔تیسرا کہہ رہا ہے کہ میری رسی آپکے پاس ہے مجھے عنایت ہو۔ایک آیا وہ کہنے لگا کہ حضرت میری فلان چیز جاتی رہی ہے اگر آپکو ملی ہو تو دیدیجے۔آپ سب بچی کچی چیزین جمع کر کے اونکے سامنے ڈالدیتے اور وہ اپنی اپنی چیزین پہچان پہچان کے لیجاتے اور جب دریافت کیا جاتا تو معلوم ہوتا کہ ایک کیل کا بھی نقصان قافلہ بھر مین کہین نہین ہوا۔حفاظت کا یہ حال تھا۔جب کہین دن مین قافلہ ناشتہ کرنیکو ٹھیرتا تو آپ اپنے چمڑہ کا دسترخوان بچھاتے اور اپنے کاٹھہ کے پیالہ مین ستو گھول کے اپنے پاس والے کو بھی شریک کر کے کھاتے تھے۔شام کو گری ہوئی چیزین سبکو دیکے نصیحت بھی کردیتے تھے کہ بھائی ہوشیار رہا کرو اور اپنی سب چیزین نظر مین رکھا کرو کوئی عقلمند اپنی ضرورت کی اشیا سے غافل نہین رہتا۔مین کب تک تمہارے مال و اسباب کی حفاظت کرونگا۔آئندہ تمہین بہت ہوشیاری برتنا چاہیئے۔سفر مین بھی وہ مسلمانون کیخدمت سے باز نہین رہتے اور دن رات کے کسی لمحہ مین اپنے فرائض سے غافل نہین ہوتے تھے۔

اثناے راہ مین لوگون کے حالات کی تحقیقات اور اوسکے متعلق عدالتی انتظام کیے جاتے تھے۔مثلاً ایکدفعہ آپ ایک چشمہ پر پہونچے جسکے کنارہ قوم جذام آباد تھی وہان سنا کہ ایک آدمی نے دو سگی بہنون سے نکاح کر رکھا ہے۔آپ نے اوسے بلایا اور فرمایا کہ اے شخص مسلمان ہو کر تو نے یہ کیا ناجائز بات اختیار کر رکھی ہے۔اوسنے عذر کیا کہ اے امیرالمومنین مجھے اس امر کا ناجائز ہونا معلوم نہ تھا اوس لاعلمی مین یہ حرکت سرزد ہوگئی مگر اب ادن دونون سے مجھے کمال انس ہو گیا ہے اسلیئے اونمین سے کسیکو الگ بھی نہین کر سکتا۔جناب عمر نے سخت تنبیہ کی اور ایک عورت کو

Marfat.com

علیحدہ کرادیا اسی طرح ایک اور مقام پر معلوم ہوا کہ ایک عورت دو مردون کی شرکت مین ہے اور دونون باری باری سے اوسے اپنے پاس رکھتے ہین۔ آپنے اوسی بلاکے حال دریافت کیا۔ ایک مردنے جواب دیا مین ضعیف ہون ایک جوان نے مجھسے کہا کہ تو اپنی عورت مین مجھے شریک کرلے تو مین تیرے اونٹ چرالایا کرونگا اور اون کی حفاظت رکھونگا۔ مجھے اسکی قباحت معلوم نہ تھی مین نے اوسکا کہنا مان لیا۔ مگر اب آپکے فرمانے سے آگے کے لیئے توبہ کرتا ہون۔

آپکا قصد تھا کہ تمام ممالک محروسہ کا دورہ کرین۔ ہر جگہہ کا حال اپنی آنکھون سے دیکھین اور رعیت کا درد دل خاص اوسی کی زبان سے اپنے کانون سنین کیونکہ اکثر ارشاد ہوتا تھا کہ اگر مین زندہ رہا تو رعیت کے ایک ایک آدمی سے اوسکا درد سنا کرونگا اور گہر گہر کی پہیری لگاتار ہونگا۔ تاکہ پیاری رعیت کی ضرورتین اور تمنائین اوسکے دل ہی دل مین جہکے نہ رہجائین شاید اونکے عامل اونکی نہ سنتے ہون اور وہ غریب گھٹ گھٹکے رہجاتے ہون خدا کی قسم ایسا ہونا میرے حق مین بہت اچھا ہوگا۔ اے لوگو ایک ایک بکری کے بچہ کی بازپرس ابن خطاب سے ہوگی دعا کرو کہ اوس دن مین خدا سے سرخرو ہون۔ ہاے افسوس صد افسوس ہمارے ممدوح کو اپنی خلافت کے لیئے بہت تھوڑا عرصہ دیا گیا تھا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کثرت ازدواج اور لونڈی غلام زیادہ رکھنے کے بالکل مخالف تھے۔ جسکا ثبوت یہ ہے کہ ایکدفعہ بہت سے لوگ حضور مین آے اور کثرت عیال و اطفال اور مفلسی کی شکایت کی۔ جناب عمر نے جواب دیا تمنے خود ہی اپنے پیرون مین آپ

Marfat.com

کلہاڑی ماری ہے تمنے مفلس کرنیوالے اسباب خود پیدا کر لئے ہین۔بہت سی جورو ئین کر بیٹھے۔لونڈی غلام اور نوکر چاکر رکھہ لئے۔اب عسرت سے بسر نہو تو کیا ہو حقیقت یہ ہے کہ شیر کے جامہ مین عجیب بکیلا ہوا اور ذکی الحس اور بنی نوع انسان پر فریفتہ دل تہا۔ ۱۹ھ مین ایک پہاڑی سے آگ اور دہوان نکلنے لگا یہ پہاڑی مدینہ سے بہت پاس تہی۔نام اوسکا لیلا تہا۔آپ اس عام بات پر بہی نیکی اور نیک چلنی کی ترغیب دینے سے باز نرہے اور غربا و مساکین کو اپنی کلیجہ سے لگا بیٹھے اور اونمین خیرات تقسیم کرنے لگے۔

مغیرہ بن سوید سے روایت ہے کہ ایکبار حج مین ہم لوگ فاروق اعظم کے ساتھہ تہے۔نماز فجر پڑہکے دیکہتے کیا ہین کہ آدمیون کے غول ایک مسجد کیطرف دوڑے جاتے ہین۔حضور نے دریافت کیا یہ کیا بات ہے معلوم ہوا کہ اس مسجد مین رسول اللہ صلعم نے نماز پڑہی ہے۔لوگ اوسکی زیارت کو جا رہے ہین۔آپ نے آواز دی اے لوگو اسی طرح تم سے پہلے اہل کتاب گمراہ ہو گئے تہے یعنے اونہون نے اپنے انبیا کے آثار کو معبد بنا لیا تہا۔تم ایسا نہ کرنا۔علامہ مسعودی نے لکہا ہے کہ حضرت عمر نے اپنی خلافت مین نو حج کئے۔

زانی اور شرابخوار ان دو فرقون کے سخت دشمن تہے۔جناب رسول اللہ صلعم اور حضرت صدیق اکبر کے زمانون مین شراب خوار کے چالیس دُرے لگائے جاتے تہے مگر فاروق اعظم نے اس سزا کو دوگنا کر دیا۔اس پر طُرہ یہ تہا کہ اپنا ہو یا پرایا کوئی معاف نہین ہو سکتا تہا۔سیاست اور عدل کا یہی پورا اصول ہے بغیر اسکے سلطنت آگے چل نہین سکتی نہ بادشاہ کی عزت قایم رہ سکتی ہے۔بلکہ اپنا

Marfat.com

اگر تخت عدالت کے سامنے آجاتا تھا تو اوسکی سمجھلو کہ بالکل کمبختی ہی آگئی۔ اپنے بیٹے کو اسی شرابخواری کے جرم مین سو دُرّے لگا دیئے اور وہ غریب مر گیا۔ اسی طرح اپنے ایک اور معزز رشتہ دار کو دُرّے لگائے۔ اسی جرم شرابخواری مین بہت سے گورنرون اور حکام کو بھی موقوف کر دیا اور دُرّے لگائے۔ غرضکہ فاروق اعظم سزا دینے مین نہایت ہی سخت تھے۔ ایک اپنے نہایت دلی رفیق کو شراب پیئے ہوئے جو کہین دیکھہ لیا تو دُرّے اوڑا دیئے۔

اونکے اس جوش عدالت نے ایکدفعہ جناب امین الامتہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو دمشق مین دقت مین پھنسا دیا۔ تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ وہان انصار کی ایک جماعت جسمین ضرار بن ازور اور ابوجندل سے مشاہیر شامل تھے اسی کمبخت شراب کی علت مین گرفتار ہو کے عدالت مین پیش ہوئے۔ جناب امین الامتہ کے ہوش و حواس گم تھے کہ ان ارکین اور ستونہائے سلطنت کی نسبت کیا کرون۔ ہاتھہ پانون پھولگئے اور بدن پر رعشہ آگیا۔ اگر معافی کی طرف نظر کرتے ہین تو اپنے مین یہ جرأت نہین پاتے کہ فاروقی جلال کا سامنا کر سکین جسنے اپنے بیٹے کو مار ڈالا ہو وہ غیر کی کب رکھیگا۔ اس ضغطہ مین یہ سوجھی کہ مدینہ خبر کرو اور خود بدولت ہی سے رائے لو کہ ان جلیل القدر لوگون کی نسبت کیا کرین جو درجہ اور عزت مین مجھسے بھی بڑھے ہین۔ مگر یہ بلحوظ خاطر رہے کہ ان مجرمون نے توبہ کرلی ہے اگر رائے عالی ہو تو یہ معزز لوگ معاف کر دیئے جائین۔ جناب فاروق اس رپورٹ کے دیکھتے ہی افروختہ ہوگئے اور بڑی ناراضی سے لکھا۔ "ابوعبیدہ۔ مین قانون کی بے عزتی برداشت نہین کرسکتا ایمین معزز اور ذلیل کیسا

Marfat.com

تمنے فوراً سزا کیون نہین دی بہت بُرا کیا۔ سلطنت کی بڑی ہتک ہوئی اب خوب
کان کھولکے سنلو کہ بہت سے مسلمان جمع کرو اور اونکے سامنے سب مجرمونکو بلاؤ
اون سے پوچھو کہ شراب حلال ہے یا حرام۔ اگر وہ حرام بتائین تو اسّی اسّی دُرّے
لگا دو اور کہدو کہ سیدہی اپنے گھر کی راہ لو۔ جو حلال کہین تو بیدریغ اور بلا پس و پیش
سب کے سر اوسی وقت اوڑا دیئے جائین"۔ اس حکم کا جاری ہونا تہا کہ مدینہ سے
دمشق تک زمین ہلگئی اور لوگ سمجھے کہ آج ہی قیامت آگئی کیونکہ اون لوگون کے
سر قلم کرنیکا حکم دیدیا ہے جنمین سے ایک ایک نے کئی کئی معرکے فتح کیے ہین حضرت
ابو عبیدہ بہی اس حکم کے دیکھتے ہی چونک پڑے اور وہی کرتے بنی جیسا کہ لکھا ہوا
آیا تہا۔ مگر واہ رے مطیع اور منقاد لوگو۔ معقولیت تمہارا ہی حصہ تہا۔ ابو عبیدہ سے
اپنے خلیفہ کا حکم سنا اور سب نے شرم سے گردنین نیچے ڈال لین بیر کا ٹو تو بدن مین
لہو نہ تہا۔ ادہر تو خلیفہ کے حکم نے مشکین کسین اور ادہر دُرّے لگانیوالون نے
اسّی اسّی دُرّے سب کے لگا دیئے۔

مہاجرین صحابہ مین سے ایک صاحب شرابخوری کے جرم مین ماخوذ ہوے
آپنے اون پر حد جاری کرنا چاہا وہ کہنے لگے کہ مین بموجب کلام باری تعالےٰ
عز اسمہ۔ لیس علی الذین اٰمنو و عملوا الصلحٰت جناح الخ۔ اس گناہ پر سزا کا مستوجب نہین
ہوسکتا اور مین بدر۔ حدیبیہ وغیرہ غزوات مین حضور صلعم کی ہمرکابی کا فخر رکہتا
ہون اسلیے اون لوگون مین شامل ہون جنہون نے نیک اعمال کیے۔ حضرت عمر
نے اونکی بحث سنکر صحابہ کیطرف دیکہا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے اوس کے
جواب مین آیت۔ یا یہا الذین اٰمنوا انما الخمر و المیسر الخ۔ پڑہکر کہا کہ اس

Marfat.com

آیت مین اللہ تعالےٰ نے صریح ممانعت کردی ہے اور وہ معانی پچھلے زمانہ کے متعلق ہے۔ اگر انکھین ہون تو دیکھنے کا مقام ہے کہ خدا نے دولت وحکومت اون لوگون کو ہرگز ہرگز چھپر پھاڑکے نہین دی تھی نہ اون مین کوئی معجزہ اور کرامت تھی جو قیصر وکسریٰ کے ملکون کے مالک ہوگئے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ قانون اسلام کے آگے اونکی گردنین خم تھین اور خلیفہ کے حکم کی عزت کرتے تھے اگر ہم سے نالایق کہا وٹ ہوتے تو یہ کہدیتے کہ ہمین نے تو سب کچھ پیدا کردیا اور اب ہمین پر حکومت کیجاتی ہے اور ہمین ذلیل کیے جاتے ہین۔ بس یہی سبب ہے کہ وہ لوگ بادشاہی کر گیے اور ہم غلامی مین گرفتار ہین۔

نمیدانم چہ حالست این نمی فہمم چہ فالست این	نہ عمرست این وبالست این خوابست این خیالست این

گالیان اور زبان سے فحش بات نکالنے پر بھی سزا دیتے تھے۔ ایک آدمی نے طعن کے طور سے دوسرے کو کہا کہ کیا میری مان زانی ہے۔ حضرت عمر نے کہنے والے کو کوڑے لگائے اور فرمایا کہ تو اپنے مان کی تعریف اور الفاظ مین بھی کرسکتا تھا

فاروق اعظم ہر طرح سے مسلمانون کے اخلاق کی درستی مین کوشش بلیغ فرماتے ہے علاً اور قولاً اور فعلاً کوئی دقیقہ اون سے فروگذاشت نہین ہوا۔ کسیوقت مسلمانون اور اسلام کے خیال سے فارغ نہین رہتے تھے۔ جزوی اور خفیف بداخلاقی کو بھی روا نہین رکھتے تھے اور فوراً اوسکا انتظام اور رخنہ بندی کی جاتی تھی۔ روایت ہے کہ ایک رات حضور بازار کے گشت مین تھے۔ ناگاہ ایک عورت کی آواز آئی جو اس مضمون کا شعر پڑھ رہی تھی۔

کاش شراب کے یا نصر بن حجاج کے ملجانے کی کوئی سبیل ہوتی۔

Marfat.com

جب صبح ہوئی توآپنے پوچھا کہ نظر بن حجاج کون ہے۔ لوگون نے کہا۔ وہ ایک خوبصورت طرحدار جوان بنی سلیم مین سے ہے۔ حضور نے اوسے بلایا۔ دیکھا کہ اوسکے کالے کالے بال سانپ کیطرح لہرا رہے ہین کیون نہ ڈسین۔

کھولکر زلف جو جانان سوے بازار چلا	شور ہر سوسے اوٹھا مار چلا مار چلا

اپنے حجام کو بلاکر حکم دیا کہ ابھی ابھی انہین مونڈ دے۔ پھر بھی معلوم ہوا کہ اوسکی سوہنی صورت جیسی کی تیسی ہے تو اپنی جیب خاص سے اوسے خرچ دیکر مدینہ سے باہر بھیجدیا۔

قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی پہلے سے کجاوے خرید رکھتا تھا اس خیال سے کہ حج کی زمانہ مین انہین مہنگا فروخت کرونگا۔ حضرت عمر نے اوسے بلا کے ڈانٹا۔ اوس نے اپنی مفلسی کا عذر پیش کیا۔ حضرت عمر نے اوسکے قرضخواہون کو بلا کے اوسکا مال بحصہ رسدی اونمین تقسیم کردیا۔ اوسکی اس دین فروشی کی نہایت مذمت فرمائی اور ہدایت کی کہ کوئی ایسا کام نہ کرے۔

مروج الذہب مین لکھا ہے کہ آپ متواضع تھے۔ موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے اللہ کے کام مین سخت تھے۔ اونکے عمال بھی جمیع عادات۔ اخلاق اور افعال مین اونکے قدم بہ قدم چلا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق عاملون اور امیرون کی سخت نگرانی رکھتے اور فرمایا کرتے کہ حکام اور امرا کا اثر عام پر ہوتا ہے اگر یہ بگڑے تو سب بگڑ جائینگے اونکے لئے ضرور ہے کہ اپنے عمدہ افعال کی نظیر عوام مین قایم کرین۔ چنانچہ آپنے پڑھا ہوگا کہ حضرت عمر کے عمال بھی آپ ہی کے رنگ مین قریب قریب رنگے ہوے تھے۔

Marfat.com

ز آب آموختم در دہر رسم آشنائی را	کہ در ہر رنگ شامل میشود بیگر صفائی را

اگر عمال کے ذرا سے کام پر بہی اونکو شبہ ہوا تو معاً موقوفی کا حکم صادر ہوجاتا تہا۔ اخلاقی قصور مین کیسی کی رعایت نہین کیجاتی تہی۔ تقرر عمال مین مردم شناسی اور تحقیق و واقفیت سے بہت کام لیتے تہے۔ مصر اور مشرقی صوبون کے امیر عمرو بن العاص امارت کے فرائض کے سوا فتوحات کو بہی وسیع کرتے جاتے تہے حضرت شرحبیل بن حسنہ مشرقی اضلاع شام کے حاکم تہے۔ تمام ممالک مین امن۔ آسائش عدل اور انصاف کا دور دورہ تہا۔ فاروق اعظم اپنے فوجی افسرون اور گورنرونکا تقرر بالکل ذاتی تعلق ولحاظ و مروّت و محبت سے پاک وصاف کیا کرتے تہے۔ مغیرہ و عمار کے سوا حضرت عمر نے جتنے آدمیون کو مقرر کیا اونہین کامیابی ہی ہوئی۔ کوفہ اور بصرہ شہرہ پشت مقام تہے مگر وہان کے لوگون کو بہی عمر فاروق کی زندگی مین اتنی جرأت نہین ہوئی کہ سر اوٹہائین۔

کوفہ اور بصرہ نئے آباد ہوے تہے۔ وہان مختلف اقوام اور قبائل آن بسے تہے اور وہ اپنا بہت زیادہ وقت بیکاری مین بسر کرتے تہے۔ آپ جانتے ہین کہ بیکاری کے شغل انتظام ملکی مین بہت خلل ڈالتے ہین۔ اسی سبب سے حضرت عمر کو بصرہ اور کوفہ کے حاکم مقرر کرنے مین بڑی دقت ہوتی تہی ہمیشہ ایک خاص توجہ آپکو اس امر پر رہتی تہی اور بعض خاص واقعات نے بہی آپکو بصرہ اور کوفہ کیطرف ہمہ تن مائل کردیا تہا۔

عتبہ کی وفات کے بعد آپنے مغیرہ بن شعبہ کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا۔ ابو بکرہ نامی ایک آدمی بصرہ مین مغیرہ کے مکان کے پاس رہتا تہا اوسے خبر لگی کہ مغیرہ

Marfat.com

بنی ہلال مین سے ایک بیوہ عورت کو جسکا نام خلہ تہا بغیر نکاح اپنے پاس رکھتا ہے
ایلدن ابوبکرہ اوس عورت کو مغیرہ کے گہر آتے دیکھکر چند دوستون کو اپنے گہر
بلالایا اور ایک روزن سے جو مغیرہ کے گہر اور اوسکے مکان کی درمیانی دیوار مین
تہا اوسکو اوس غیر منکوحہ عورت سے زنا کرتی دکہادیا۔ نماز کے وقت جب مغیرہ امامت کیلئے
لئے کہڑا ہونے لگا تو ابوبجرہ نے اوسکا ہاتہہ پکڑکے الگ کردیا اور کہا۔ فاسق
وزانی امام نہین ہوسکتا۔ مغیرہ خاموش رہگیا اور جناب عمر کو خبر ہوئی۔ آپنے
مغیرہ کو مدینہ طلب کیا اور ابوموسیٰ اشعری کو اوسکی جگہہ حاکم بصرہ کردیا۔ جن مختصر
الفاظ مین یہ حکم لکھوایا گیا وہ یہ ہین۔

بلغنی امر عظیم و ولیت ابوموسی الاشعری عملک وسلم الیہ

اس حکم کے دیکہتے ہی مغیرہ اور ابوبجرہ مع گواہون کے مدینہ پہونچے۔ گواہون سے
عدالت نے سوال کیا کہ تمنے مغیرہ کو زنا کرتے دیکہا ہے۔ گواہون نے جواب دیا۔
ہمنے ایک جامہ مین دونون کو سوتے ہوے دیکہا ہے۔ اس سے زنا ثابت نہوا۔
تہمت لگانیکے سزادینی پڑی مگر مغیرہ معزول ہوکر مدینہ مین رہا اور ابوموسیٰ اشعری
اوسکی جگہہ مستقل کردیئے گئے۔ اونکی لیاقت انتظام اور جدید فتوحات سے نہایت
کامیابی ہوئی۔ چونکہ بصرہ والونمین بہی فساد کا مادّہ بہت تہا اسلئے ابوموسیٰ نے
اپنی حمایت کے لئے چند صحابۂ رسول اللہ کو اپنے پاس بلانیکی درخواست کی۔
جناب فاروق اعظم نے فوراً انس بن مالک۔ عمران بن الحصین وغیرہ کو اونکے
اطمینان کے لئے وہان بہیجدیا۔ اسپر بہی ابوموسیٰ الزامون سے بچ نہ سکے جنکی
جوابدہی کے لئے اونہین دربار خلافت مین حاضر ہونا پڑا۔ چونکہ الزام مہمل تہے

Marfat.com

بری ہوگئے۔ بری ہونے کے بعد پہر ایک سال بصرہ مین رہے اور بعد ازان کوفہ کی گورنری پر تبدیل کر دیئے گئے اور خلافت فاروقی کے انجام تک عمدہ طور سے کام کرتے رہے۔

کئی سال تک کوفہ مین حضرت سعد نے حکومت کی جو کوفہ کے بانی اور مدائن وعراق عرب کے فاتح تہے مگر خلافت فاروقی کے نوین سال مین اونکے خلاف بہی سازشین ہونے لگین اور شور مچا کہ سعد غنیمت کو مساوات سے تقسیم نہین کرتے جنگ مین عاجز ہو جاتے ہین اور دلیر نہین ہین۔ محمد بن مسلمہ کو اونکے حالات دریافت کرنے کے لیے بہیجا گیا معلوم ہوا کہ یہ شکایتین بالکل غلط ہین حضرت سعد بری ہوے۔ پہر یہ الزام لگا کہ وہ نمازون مین سستی کرتے ہین اس مین وہ معزول کر دیئے گئے۔

سعد کی جگہہ عمار بن یاسر مقرر ہوے مگر اہل کوفہ اون سے بہی راضی نہوے جناب عمر فاروق کو وہان ابو موسیٰ اشعری کو تبدیل کرنا پڑا جب اونکی بہی شکایتین ہونے لگین تو ایک سال کے بعد اونہین پہر بصرہ واپس کر دیا۔ کوفہ کی گورنری نے جناب عمر کا دم ناک مین کر دیا تہا۔ نہ اچہا وہان نبہنے پاتا تہا نہ برا کہپتا تہا آپنے ارادہ کیا کہ جابر بن مطعم کو وہان بہیجین لیکن مغیرہ جسنے اپنے حال کی بہت کچہہ اصلاح کر لی تہی وہان بہیجا گیا۔ اوسکی لیاقت سے پہر کوئی شکایت اوسکی حضور مین نہین پیش ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اون عاملون سے کمال خوش ہوتے تہے جو اپنے صوبہ سے نہایت کم مال جمع کر کے لاتے تہے۔ ایکدفعہ ابو ہریرہ عامل بحرین

Marfat.com

پانچ اشرفیون کی تہیلی لیکے آے حضرت عمرنے اون سے کہا۔ کوئی اور عامل اتنا لیکر کبہی نہین آیا امین یتیمون بیواؤن اور مظلومون کا مال ہوگا۔ ابوہریرہ ذ رنجیدہ ہوکر جوابدیا کہ ایسا نہین ہوسکتا۔ آپ تحقیق کرلین۔ خرچ مین دونگا۔ اس قسم کے بہت سے واقعات ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب عمر اپنے عمال کی بہت ہی خبرگیری رکہتے تہے۔

عمیر بن سعد انصاری عامل حمص کا حال ہم اوپر لکہہ چکے ہین۔ حضرت عمر نے حساب فہمی کیلیے اونہین اپنے پاس بلایا۔ وہ اپنا توشدان اور پیالہ اور لوٹا کندہے پر ڈالے اور سونٹا ہاتہہ مین لئے سادہ لباس مین پاپیادہ سامنے آکہڑے ہوے۔ امیر المؤمنین نے دریافت کیا۔ عمیر کیا حال ہے۔ جواب ملا الحمدللہ بہت اچہا ہے تم بہی دیکہہ لو تمہارے سامنے کہڑا ہون۔ پہر سوال کیا گیا کہ تم پیدل کیون آے۔ اگر تمہارے پاس سواری نہ تہی تو کسی سے مانگ لی ہوتی اور وہان کے مسلمانون کو چاہیئے تہا کہ جسوقت تم وہان سے چلنے لگے تہے تو تمہین سواری دیتے۔ جناب عمیر نے جوابدیا کہ نہ مین نے مانگی نہ کسی نے دی۔ اسپر حضرت عمر کے منہ سے کہین یہ نکل گیا تو وہ برے مسلمان ہین۔ یہ سنکر جناب عمیر خفا ہوگئے اور کہا۔ امیر المؤمنین آپ اونہین برا نہ کہین وہ نماز پڑہتے ہین۔ افسوس صد افسوس۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ مسلمان کو برا بتاتے ہوے سنکر مسلمان خفا ہوجاتے تہے اور وہ بہی ایسے جلیل القدر خلیفہ سے۔ یا ایک زمانہ یہ ہے کہ مسلمانون کی عمر مسلمانون کو برا کہنے مین صرف ہوتی ہے کوئی مسلمان ایسا نہین جو مسلمان پر لعنت نہ کرتا ہو۔

Marfat.com

یاری اندر کس نمے بینیم یاران راچہ شد		دوستی کے آخر آمد دوستداران راچہ شد

سلمان مسلمان کا بدخواہ ہے۔ ایکدوسرے کو کہاتے پیتے نہین دیکھہ سکتا
مدد کرنا تو درکنار۔

نمے بیند ازین آہن دلان ہرگز کسی احسان		ندارد دست ظالم ریزشے جز خون مظلومان

بغض وحسد وکینہ آپسمین ایسا سمایا ہے کہ جسکی حد نہین۔ بہیڑ بکری۔ کوؤن
کتّون مین اتفاق دیکہوگے مگر یہ خصلت جمیلہ اگر نظر نہ آئیگی تو مسلمانون مین نفاق کو
اگر دنیا مین کہین آسائش سے بسر کرنیکو جگہہ ملی ہے تو وہ مسلمانون ہی کے دل
مین ہین تو چند روز سے اب یہ شبہ ہونے لگا ہے کہ انکے روزہ نماز مین اسیواسطے
اثر نہین رہا ہے۔ خدا محفوظ رکہے ہر بلا سے۔ آمدم بر سر مطلب۔ جناب عمر نے عمیر
رضی اللہ عنہ سے کہا تم جب سے اپنے علاقہ پر گئے ہو تمنے بیت المال مین ایک حبّہ
نہین داخل کیا۔ اسکا جواب یہ ملا کہ امیرون سے لیتا ہون غریبون کو دیدیتا
ہون وہان کچہہ بچے تو تمہارا بہرنا بہرون۔ مجہسے مسلمان بہوکے نہین رہ سکیے
جائینگے اگر اون سے نہین بچیگا تو نہین بہیجونگا۔ جناب فاروق ان جی مین
سما جانے والے جوابون سے نہایت محظوظ ہوے اور فرمایا کہ اچہا اب اپنے
عہدہ پر تشریف لیجائیے۔ ہمارا اطمینان ہوگیا۔ حضرت عمیر نے فرمایا کہ مین نہین
جاؤنگا۔ پوچہا گیا کیون۔ کہا کہ مین اس کام کو نہ اب کرونگا اور نہ پہر کبہی مین نے
ایکدن ایک ذمی عیسائی سے کہدیا تہا "اللہ تجہے خوار کرے" آج تک پشیمان ہون کہ
یہ مین نے کیا کیا۔ اگر تم مجہے عامل نہ کرتے تو یہ گناہ مجہسے کیون سرزد ہوتا۔
کیسا بُرا تہا وہ دن جس دن مین تمہارے پاس آیا تہا۔ یہ کہکر حضرت عمیر نے

Marfat.com

اجازت لی اور قبا چلے گئے جہان اونکا گہر تہا چند روز بعد جناب عمر نے حارث کو سو دینار دیکے عمیر کے پاس بہیجا اور کہدیا کہ اگر اونہین آسودہ دیکہنا تو دینار واپس لے آنا اور اگر تنگ ہون تو دے آنا۔ حارث نے جاکے دیکہا کہ زمین پر بیٹھے ہین دیوار کا تکیہ ہے اور کپڑے صاف کر رہے ہین۔ حارث اونکے پاس بیٹھکر باتین کرنے لگے۔ عمیر کو جب معلوم ہوا کہ یہ آدمی مدینہ سے آیا ہے تو پوچہا کہ امیر المومنین کس طرح ہین۔ حارث نے کہا اچھی طرح۔ عمیر بہت خوش ہوے۔ پہر پوچہا کہ مسلمانون کا کیا حال ہے۔ کہا اچھا ہے یہ سنکر سجدہ شکر بجا لاے اور بولے مسلمان کے لئے اس سے اچھی کوئی خوشخبری نہین۔ حارث تین دن تک وہان رہا دیکہا کہ اونکو اتنی ہی جو کی روکھی روٹی نصیب ہوتی ہے جتنی کہ وہ مجھے کہلا دیتے ہین خود میان بیوی دونون بہوکے رہجاتے ہین۔ اب تنگ آگئے ہین مگر منہ سے کچہہ نہین کہتے۔ حارث کے آنسو نکل آے۔ وہ دینار نکالکے اونکے آگے رکہدیئے۔ اور کہا کہ امیر المومنین نے آپکی نذر کے لئے بہیجے ہین عمیر چلا اوٹھے کہ مجھے انکی کچہہ حاجت نہین انکو میرے سامنے سے اوٹہالو پہر اپنی بیوی کے کہنے سننے سے لے تو لئے لیکن اوسی وقت فقیرون کو بلاکے تقسیم کر دیئے۔ جب حضرت عمیر نے انتقال فرمایا تو جناب عمر بہت روے اور اصحاب کو ساتھہ لیکر بقیع غرقد تک اونہین دفن کرانے گئے اور فرمایا کہ اگر عمیر سا آدمی ملتا تو اوس سے مسلمانون کے کام مین مدد لیتا۔

گو عاملون کی تندرستی اور صحت حواس کا لحاظ عمر فاروق کو زیادہ رہتا تہا مگر اوسکے ساتھہ ہی اونکے اوصاف کی قدر بہی بہت کرتے تہے۔ سعید بن عامر

Marfat.com

جمحی کو شام مین کسی عہدہ پر مامور کیا۔ تہوڑے دنون کے بعد معلوم ہوا کہ اونہین مرگی آتی ہے فوراً واپس بلالیا۔ دیکھا کہ وہ ایک نہایت سادہ حالت مین چلے آتے ہین ساز و سامان مین سے صرف ایک پیالہ اور ایک توشدان پاس ہے باقی کچھ بہی نہین۔ پاس آے تو پوچھا کہ تمہارے مرض کا کیا حال ہے اونہون نے عرض کی کہ اے امیر المؤمنین مجھے مرض تو کچھ بہی نہین مگر یہ ایک حالت ہے جو مجھپر اوسوقت طاری ہو جاتی ہے جب مجھے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت یاد آتی ہے۔ اونہین میری آنکھون کے سامنے سولی دی گئی تہی۔ اونہون نے میرے روبرو قریش کے حقمین بد دعا کی جنہین مین بہی شامل تہا۔ جسوقت وہ کیفیت یاد آتی ہے تو دل لوٹ پوٹ ہو کر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ جناب عمر نے یہ ماجرا سنکے حکم دیا کہ اچھا اب اپنی جگہہ واپس چلے جاؤ مگر حضرت سعید بن عامر نے پہر کسی طرح نہ مانا اور جناب فاروق اعظم ایسے اہل دل کو ہاتہہ سے کہو کے بہت پچتاے اور مدتون رنج رہا۔ اکثر روایتون مین ہے کہ پہر اونہین بڑی التجا سے امیر حمص کر دیا تہا۔ غرضکہ قابل قدر آدمی جب ملجاتا تہا تو اوسکا پیچہا بہی نہین چہوڑتے تہے جو ایک بڑی پیاری صفت ہے۔

امیر صوبہ اور مختلف عہدہ دار الگ الگ اپنے اپنے کامون کے جوابدہ سمجہے جاتے تہے ایک کو دوسری کا ماتحت اور دست نگر نہین بناتے تہے کہ افسر کی اڑمین سب بندہے ہوے ہین افسر اگر چاہتا تو اپنے ماتحتون کو سانٹ کے اعلی گورنمنٹ کو اُلّو نہین بنا سکتا تہا۔ جیسے امیر صوبہ کی آواز بلا توسل امیر المؤمنین کے کان مین پہونچ سکتی تہی ویسے ہی ایک ٹکہ کے مزدور کی بات بہی سیدہی بادشاہ کے

Marfat.com

کان مین جاسکتی تہی-آج کل کی ادعائی سلطنتون کی طرح بادشاہ اور ہینگی مین رشتہ منقطع نہ تہا یعنے ہم بادشاہ مین بادشاہ کے صفات نہین دیکہتے اور اپنی اوپر رعیت کے فرائض فرض نہین پاتے-یہ عیب توخاص کرکے ہمارے ممدوح کی گورنمنٹ مین آیاہی نہین-کچہہ چہوٹی سلطنت اونکے زیر نگین نہ تہی نہ آجکل کی سی معصوم صفت رعیت اونہین نصیب ہوئی اور نہ ہی اس زمانہ کا سا سامان حرب اون غریبونکو میسر آیا- وسائل آمد و رفت اور خط وکتابت مشکل سے ہی مشکل تہی اسپر ہی رعیت کے ہونٹہہ اور بادشاہ کے کان ہمارے معشوق کی ڈکشنیری مین بالکل مترادف الفاظ تہے-ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ جناب معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ امیر شام اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالے عنہ مین کچہہ تکرار ہوگئی-ہمارے امیر صاحب نے عبادہ بن صامت کو بہت بے نقط سنائین-عبادہ ناراض ہوکے شام سے چلے آے اور مصمم ارادہ کرلیا کہ عمر بہر مین اور جناب معاویہ ایک لبستی مین نہ رہینگے مدینہ مین جو قدم رکہا تو صاحب خبر خلیفہ نے جواب طلب کیا کہ اپنی جگہہ کسکے حکم سے چہوڑی-لاچار کچا حال التماس کرنا پڑا-حکم ہوا کہ نہین تمہین اوسی جگہہ اپنی عمر پوری کرنی ہوگی جہان معاویہ امیر ہونگے کیونکہ گورنمنٹ اسلام کو اس امر کی ازبس ضرورت ہے کہ تم دونون ایک ہی مقام پر رہو - معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام فرمان صادر ہوا کہ تم کبہی خواب مین بہی اس خیال کو اپنے دماغ مین نہ سمانے دینا کہ عبادہ میرا ماتحت ہے-

بیرونی مصلحتین ہی پیش نظر رہتی نہین کبہی کبہی ایسا ہی ہوجاتا تہا کہ اونکے لحاظ سے آپ اپنے حسب منشا کارروائی نہ کرسکتے تہے مگر ایسا کبہی کبہی اور شاذ و نادر

Marfat.com

ہی ہوا ہے یزید بن ابی سفیان کی وفات کے بعد اونکے بھائی معاویہ کو اونکی جگہہ گورنر شام کردیا۔ جناب عمر جب شام گئے ہین تو ہمارے حضرت معاویہ بڑی تزک واحتشام اور نہایت دھوم دھام اور لاؤلشکر سے آپکے استقبال کو آے۔ فاروق اعظم کی نظرون مین یہ بات بہت کھٹکی۔ آپ یہ بھی سن چکے تھے کہ معاویہ کے دروازہ پر حاجب بھی رہتے ہین۔ سامنے آتے ہی پوچھا کہ معاویہ کیا حال ہے۔ جواب ملا۔ حضرت یہان غیر ملکون کے جاسوس ہر وقت موجود رہتے ہین اسلیے مین ایسا کرتا ہون تاکہ رعب سلطنت قایم رہے اگر آپکو یہ امر ناگوار ہو تو مین یہ سب باتین ترک کردون۔ عمر فاروق نے جوابدیا۔ تمہاری باتین ایسی ہی مُدلل ہوا کرتی ہین جو کچھہ تمنے کہا اگر سچ ہے تو معقول راے ہے اور اگر جھوٹ ہے تو دانا کی فریب دہی ہے۔

دورہ مین اہل حمص سے اونکے امیر کا حال پوچھنے لگے۔ اہل حمص نے عرض کی حضور ہمارا امیر تو قابل تعریف ہے البتہ اوسنے اپنے رہنے کے لیے ایک پر تکلف مکان تعمیر کرالیا ہے جسمین ایک بلند بالاخانہ پر بیٹھا دور دور کی سیر کیا کرتا ہے۔ فاروق اعظم کو طیش آگیا اور ایک سوار کو بلا کے حکم دیا کہ اسی وقت دوڑے ہوے حمص پہونچو اور وہان کے گورنر کو جسطرح بیٹھا پاؤ ویسے ہی لے آؤ قبل روانگی کے اوسکے مکان مسکونہ کو جلاتے ہی آنا۔ قاصد نے وہان پہونچکے مکانمین آگ لگانے کی پہلے تجویز کی۔ لوگون نے سرکاری آدمی کو جو اس فکرمین دیکھا گھبرا گئے دوڑکر گورنر کو خبر کی کہ کس خیال مین ہو فاروقی عتاب نازل ہوچکا اب خیر نہین۔ حاکم سٹ پٹا گیا دوڑا ہوا قاصد کے پاس آیا اور فرمان خلافت اوسکے

Marfat.com

ہاتھہ سے لیکر ٹرپا اوسی طرح گھوڑے پر سوار مدینہ دھر دوڑا۔ حکم ہوا۔ تمہاری سزا یہے
کہ تین دن برابر صبح سے شام تک دہوپ مین کہڑے رہوتا کہ پر تکلف محلون مین
رہتی رہتے آرام طلبی کا زہر جو تم مین سرایت کرگیا ہوگا وہ پسینہ کی راہ بدن سے
نکلجاے۔ جب تین دن مین یہ تنقیہ ہوچکا اوس سے کہا کہ اب ہمارے ساتھہ چلو
صدقہ کے جانورون کے مکان مین جاکر حکم دیا کہ تمام اونٹون کو کنوئین سے
ڈول کھینچ کھینچ کر پانی پلاؤ۔ بیچارہ گورنر تین دن سے تو دہوپ اور لوہ مین ہلکان
ہو رہا تہا چوتہے دن ایسی محنت شاقہ سے بالکل بیدم ہوکے گر پڑا۔ آپ نے
دریافت فرمایا۔ اے ابن قرط۔ اب بتا تو نے کتنے دن اونٹ چراے ہین۔ گورنر
بولا کہ امیر المؤمنین مدتون یہ کام کرچکا ہون۔ حضور خوب جانتے ہین۔ ارشاد ہوا
پہر آج تیرا کیا حال ہے کہ تین ہی دن کی سخت محنت مین یہ بدحال ہوگیا۔ یہ تیرے
محلون اور عیش وعشرت کا زہر ہے کہ جسنے تجھے کسی کام کا نہ رکہا۔ اے کمبختو تم لوگ
میری آنکھون کے سامنے کیون اپنے خوار ہونے کی تدبیرین کر رہے ہو یہ تعیش
تمہین ذلیل وخوار کردیگا۔ مین چاہتا ہون کہ مسلمان اپنی اصل کو نہ بہولین۔
اونکا افضل ترین پیشہ اونٹون کا چرانا اور نفیس ترین غذا بن چہنے جو کے آٹے
کی روٹی ہے۔ عمدہ محل ریگستان کی دہوپ اور لوہ ہے جسکے طفیل اونہون نے
یہ دولت اور عزت پائی ہے۔ جب تم لوگ اپنی اصل بہولجاؤ گے غیر قومین تمہین
کان پکڑ پکڑ اوٹہائینگی اور لاتین مار مار کر بٹہائینگی۔ تمہین اپنے اونٹ چرانیکی
عمدہ عادتین بہولنا مضر ہونگی۔ مجھے ناگوار ہوا کہ تو نے پر تکلف محل اسلئے تعمیر
کرایا ہے کہ مسلمانون کی رانڈون اور یتیمون کو اپنی عزت اور عظمت دکھا دکھا کے

Marfat.com

للپایے جس سے قوم مین باہمی نفاق اور دشمنی کی بنیاد پڑے اور مسلمان مسلمانونکے گلے کاٹین - بھائی ہم لوگ سپاہی ہین گھوڑے کی پیٹھ ہمارا چھپر کھٹ سورج کی دہوپ شامیانہ - آب شمشیر شربت کے گھونٹ ہمین ان زنانی باتون سے کیا مطلب بھائی خوب سمجھ لے -

بجز ادیم زمین نیست فرش در زیرم	بغیر دود جگر نیست آسمانگیرم

جا - خبردار - مین نے تیرے اندر سے مہلک زہر کا اثر پسینہ کی راہ نکال دیا ہی اب اسے زہر بارنہ کرجائیو - پس گورنر حمص عقلمند بنکر اپنے عہدہ پر واپس گیا

اگرچہ ہمارے ممدوح سادگی اور سادہ عادات کے از بس طرفدار اور حامی تھے اور اوہنین کی تعلیم دیتے اور تاکید رکھتے تھے لیکن اسکے ساتھہ ہی آپ ایسی وضع کو بھی پسند نہین فرماتے تھے جو لوگون کی نظر مین ذلیل کردے -

خشک مزاجی کے بھی مخالف تھے طبیعت کو فرحت اور تازگی پہونچانیوالے کامون سے لگاؤ رکھتے تھے -

ایکدفعہ یمن کا عامل قیمتی چادر اوڑھے بالون مین تیل ڈالے کنگھی چوٹی سے درست وضعدار بنا ہوا دربار خلافت مین حاضر ہوا - حکم ہوا کہ اسے ہمارا لباس پہنادو بعد ازان اوسکی حکومت کا حال جو دریافت کیا گیا تو بہت ہی اچھا معلوم ہوا اسلئے بے چون وچرا اوسے اوسکی جگہہ بھیجدیا - دوسری دفعہ پھر اوسکے آنے کا موقع ہوا تو بال بکھرے ہوے پریشان چہرہ غبار آلود کپڑے میلے کچیلے پھٹے ہوے - حکم ہوا کہ مین تمہین کھانے پینے اور تیل لگانے سے منع نہین کرتا صرف مطلب میرا یہ ہے کہ عیش کے بندہ نہ بنو جو بیکار ہو جاؤ پہلے میری غرض کو

Marfat.com

ذہن نشین کرلو کہ مین چاہتا کیا ہون اور کن باتون کو برا سمجھتا ہون۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اثناء سفر حج مین حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے ہمعمرون کے ساتھہ حنظل کے دانے اوچھالتے اور آپسمین کھیلتے چلے جاتے تھے مگر آپنے اون سے کچھہ تعرض نہ کیا اگر کہا بھی تو صرف اس قدر کہ لڑکو دیکھو اونٹ نہ بدک جائین ذرا الگ الگ رہو۔

کچھہ لوگون نے حضرت رباح سے حدی گانے کی فرمائش کی مگر وہ اس خیال سے کہ کہین حضرت عمر کو ناگوار گذرے خاموش رہے جب کوئی علامت ناراضی کی نہ دیکھی تو گانا شروع کر دیا۔ حضرت عمر فاروق بھی سنا کیے جب صبح کی نماز کا وقت آیا تو فرمایا کہ بھائی لبس کرو اب تو خدا کے ذکر کا وقت ہے۔

ایکدفعہ حج کو جاتے ہوے راہ مین لوگون نے خوات بن جبیر سے کہا کہ ضرار کے کچھہ شعر سناؤ۔ حضرات ابوعبیدہ اور عبدالرحمن بھی تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ نہین۔ بلکہ خوات خود اپنے شعر سنائین چنانچہ وہ ساری رات گایا کیے اور آپ سنتے رہے۔

اسی طرح ایک دفعہ حج کی راہ مین ایک سوار گاتا جاتا تھا۔ لوگون نے آپ کیخدمت مین آکر عرض کیا کہ دیکھیے یہ سوار گاتا جا رہا ہے اسکو منع کیجیے۔ آپنے فرمایا کہ نہین گانے دو کیونکہ گانا شتر سوارون کا زادراہ ہے۔

لطیفہ۔ ایکدن ابوصفرہ جسکو ابوالمهلب بھی کہتے تھے حضور فاروقی مین حاضر ہو کر کہنے لگا کہ مجھکو کوئی خدمت ملنی چاہیئے۔ حضرت فاروق نے اوسکا نام دریافت کیا ابوصفرہ نے جواب دیا کہ میرا نام ظالم ہے۔

Marfat.com

حضرت عمر۔ تمہارے باپ کا کیا نام ہے۔

ابو صفرہ۔ سراق یا سارق۔

حضرت عمر۔ کیا خوب۔ آپ تو ٹہیرے ظالم اور آپکے باپ ہین چور پہر بہلا انصاف سے کہیئے کہ آپکو کیونکر کوئی خدمت سپرد کیجاے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نام یا لقب اچہا رکہنا چاہیئے ورنہ بعض وقت اسکا خاص اثر ہوتا ہے جیسے ابو صفرہ بیچارہ کو شرمندگی اوٹہانی پڑی۔

عمال کی نسبت بدچلنی کا شبہ بہی ہوجاتا تو معزول کردیتے تہے نعمان بن عدی بیسان کا امیر مقرر کیا گیا اوسنے چاہا کہ میری بیوی بہی میرے ساتہہ چلے مگر بیوی نے انکار کیا۔ نعمان نے وہان پہونچکے بیوی کو لالچ دینے کے لیے خط مین چند شعر لکہے جنکا مضمون یہ تہا کہ

تیرا خاوند چینی اور بلور کے پیالون مین پانی پیتا ہے اور گائون کی حسین عورتین اوسے گانا سنایا کرتی ہین۔

کہین اس کی اطلاع خود بدولت کو ہوگئی نعمان کو معزول کر کے واپس بلا لیا اوس نے مدینہ آگر لاکہہ عذر کیا کہ حضرت وہ تو صرف کہنے ہی کی باتین تہین مین نے ہرگز ایسا نہین کیا لیکن ارشاد ہوا کہ مانا تم صحیح کہتے ہو مگر یہ بہی تو کوئی ضروری بات نہین کہ تم ہمیشہ عامل ہی رہو۔

حضرت حذیفہ بن الیمان سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تہے آپنے ایکمرتبہ پوچہا کہ میرے عمال مین سے کوئی منافقین کے گروہ مین سے تو نہین ہے۔ حضرت حذیفہ نے جواب دیا کہ ہان ایک شخص ہے۔ آپنے جب نام

Marfat.com

دریافت کیا تو اونھون نے رازداری کی وجہہ سے نام بتانے سے پہلو تہی کی۔ آخر حضرت عمرنے ہی اپنی بیدار مغزی اور تجسس سے اوسکا پتہ لگایا اور موقوف کر دیا۔

عاملون کو سخت ممانعت تھی کہ ذاتی جائدادین اور جاگیرین نہ پیدا کرین چنانچہ یعلی بن امیہ کچھہ حصہ یمن کا امیر تھا۔ اوسکی نسبت معلوم ہوا کہ اوس نے بڑی جائداد حاصل کرلی ہے۔ حکم ہوا کہ یعلی اپنے علاقہ سے مدینہ تک پاپیادہ آے۔ مدینہ وہان سے چھہ منزل تھا۔ بیچارہ کو پیدل گھسٹنا پڑا۔
فاروق اعظم اگر یہ خبر پاتے تھے کہ فلان عامل مریضان رعیت کی عیادت یا خبر گیری نہین کرتا اور مفلس اور کم حیثیت لوگ اوسکے پاس بار نہین پاتے تو فوراً اوسے موقوف کر دیتے تھے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سورۃ البلد کی آیت وَ تَوَاصَوْ بِالْمَرْحَمَۃِ۔ یعنے ایک دوسرے کو خلق اللہ پر مہربانی اور شفقت کرنیکی وصیت کرتے ہین۔ کی تفسیر مین فرماتے ہین۔ الرحمٰن الرحیم سے ثابت ہے کہ یہ خلق خدا کے اخلاق مین سے ہے اور عمدہ صفت ہی آنحضرت صلعم کے اوصاف حمیدہ مین سے۔ حدیث صحیح مین ہے کہ رحم کرنے والون پر خدا بھی رحم کرتا ہے اے لوگو تم زمین والون پر رحم کرو آسمان والا تمپر رحم کریگا۔ ابو یعلی طبرانی نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے بارہا فرمایا۔ اللہ اپنی رحمت رحیمون ہی پر نازل فرماتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی۔ اے رسول اللہ ہم مین سے تو ہر شخص رحیم ہے۔ ارشاد ہوا اے لوگو رحیم وہ نہین ہے جو اپنی جان۔ اپنے خویش واقارب

Marfat.com

ہی کی خاطر کرتا ہو بلکہ رحیم وہ ہے جو سب مسلمانون کو اپنا جزو بدن اور جان سمجھتا ہو۔ بڑے کو باپ اور برابر والے کو اپنا بھائی اور چھوٹے کو اپنا بیٹا جانے ابن عدی نے کامل مین جناب صدیق اکبر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے اگر تم خدا کی رحمت چاہتے ہو تو اسکی خلق پر رحمت کرو۔ طبرانی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ مسلمانون کا فرض ہے آپسمین شفقت اور دوستی اور سلوک سے رہین اور مانند ایک تن کے ہو جائین اگر ایک مسلمان کی اُنگلی مین کانٹا چبھے تو سب بیکل ہو جائین۔ طبرانی نے لکھا ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کو ایکدفعہ خواب مین دیکھا اور عرض کی۔ حضور یہ حدیث میرے دل مین بہت کھٹکتی ہے کیا یہ صحیح ہے۔ ارشاد ہوا صحیح۔ صحیح۔ صحیح۔ روایت ہے کہ ایکدن کسی صوبہ کا حاکم جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمتمین باریاب ہوا دیکھتا کیا ہے کہ ہمارے حضور چت لیٹے ہوے ہین اور غریب مفلسون محتاجون کے کثیف بچے آپکے پیٹ اور سینہ پر کود رہے ہین اور بلا تکلف کھیلتے ہین کوئی بچہ ہے کہ پیرون کیطرف سے چڑھتا ہے اور سر سے کودتا ہے۔ دوسرے نے جو اسے دیکھا تو وہ سر سے چڑھا اور پیرون تک دوڑتا چلا آیا اور حضرت عمر ہین کہ معصومون کو پیار کر رہے ہین اور نہال ہوے جاتے ہین۔ یہ کیفیت دیکھکے عامل صاحب سے نہ رہا گیا اور ناک بھون سکوڑ کے بول ہی اوٹھے کہ امیر المؤمنین یہ امر تو آپ کے شایان شان نہین کہ کم حیثیت لوگون کے غبار آلود بچے آپکو سڑک بنالین لوگ دیکھتے ہونگے تو کیا کہتے ہونگے۔ اس سے شان خلافت مین فرق آئیگا۔ انھین دھتکار دیجئے تاکہ پھر حضور سے یہ اسطرح کی گستاخی نہ کرین۔ اتنا سنتے ہی آپ ہڑبڑا کے اوٹھ بیٹھے

Marfat.com

اور پوچھا۔ کیا تم اپنی رعیت کے بچون کو اتنا پیار بھی نہین کرتے۔" اتنا پیار بھی نہین کرتے۔" سنکر حضرت کے ہوش کوچ کر گئے اور گھبرا کے بولے۔ حضرت جسوقت مین دربار کرتا ہون اوسوقت بڑے بڑے گردن کش اور رستم خان کانپ جاتے ہین ایسے غریبون اور فقیرون کے بچون کی پہونچ مجھہ تک ہو ہی نہین سکتی۔ یہ سنکر فاروق اعظم چین بجبین ہوے اور فرمایا۔ مین نے بڑی غلطی کی کہ تجھے عامل بنا دیا۔ ہمین ایسے بھیڑیے اور خونخوار عاملون کی ضرورت نہین۔ ہمین اپنے پیمبر کی امت پر شفقت اور مہربانی منظور ہے۔ ریاست اور شان وشوکت اور ہیبت ظاہر کرنے کی خواہش نہین۔ ہم لوگون نے اپنا خون بہا بہا کے تو اس باغ کو سینچا ہے تو چاہتا ہے کہ اس باغ کے پھولون کو مین چھاتی سے بھی نہ لگاؤن۔ اچھا موقوف اب تم اپنی جگہہ نہ جانا تمھاری جگہہ اور کوئی نرم دل مسلمان بھیجا جائیگا۔ بعض حدیثون مین ہے کہ میری امت کے ابدالون کو وہ مرتبہ حاصل نہین ہوسکتا جو نفس کے سخی اور سینہ کے صاف اور خلق اللہ کے شفیق کو حاصل ہو جاتا ہے۔

یہودیون اور عیسائیون کے جلاوطن کرنیکا معاملہ

واضح ہو کہ یہودیون اور عیسائیون کو شروع سے مسلمانون سے خصومت ہی یہ دونون فرقے کبھی مسلمانون کی طرف سے صاف نہین ہوے۔

خیبر کی فتح کے بعد یہودیون سے کہدیا گیا تھا کہ جب مناسب ہوگا تمھین یہان سے نکالدینگے۔ عہد فاروقی مین وہ حد سے زیادہ اودھم مچانے لگے۔ ایکدن

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جو شاہ وقت کے بیٹے اور اپنی ذات خاص سے بہی مسلمانون کے مقدس اور قابل تعظیم لوگون مین سے تھے کوٹھے سے نیچے ڈہکیل دیا اونکے ہاتہہ مین سخت چوٹ آئی اور خوفناک زخم پڑ گیا۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ جب شاہ وقت کے بیٹے اور حکمران قوم کے معززون سے وہ اس طرح پیش آتے تھے تو عام مسلمانون کو کب خاطر مین لاتے ہونگے اور اسلام ضرور اونکی طرف سے خطرہ مین ہوگا۔ یہ خاصے غدر اور بغاوت کی صورت تہی کوئی اس زمانہ کی یورپین سلطنت ہوتی تو نہ معلوم اس حالت مین کیسے کیسے سخت اور بیرحم کورٹ مارشل جاری کردیتی مگر نہین ہماری معتدل وضابط گورنمنٹ فاروقی نے ایسا نہین کیا بلکہ پبلک سے اپیل کرنیکے لیے مجمع عام مین کہڑے ہوکے پہلے اونکی شرارتین بیان کین اور فرمایا کہ جہانتک ہوسکا انکی طرف سے چشم پوشی کی گئی اب یہ خواہ مخواہ سر پر چڑہے جاتے ہین لہذا مین انکو عرب سے نکالے دیتا ہون۔

اب سنئے کہ نجران کے عیسائی یمن اور اوسکے نواح مین رہتے تہے اون سے کبہی کوئی تعرض نہین کیا گیا مگر جب اونہون نے چوری چہپے جنگی تیاریان شروع کین اور بہت سے گہوڑے اور اسلحہ جمع کرلیئے تو اونہین عراق جانیکا حکم دیدیا گیا۔ الغرض تاریخون سے بخوبی ثابت ہے کہ یہودی اور عیسائی اپنی کرتوتون اور پولٹکل ضرورتون کے باعث ملک سے نکالے گئے تاکہ امن خلایق مین فرق نہ آئے اسلئے فاروق اعظم کے اس عمل پر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا بلکہ اس کے ساتہہ ہی قابل تعریف یہ امر ہے کہ اس بغض وبغاوت کی

Marfat.com

حالت مین بہی بہت سی رعایتین اونکی کی گیئن جو دوسرون سے ہو بہی نہین سکتین۔ فدک کے یہودی جب نکالے گئے تو ہماری گورنمنٹ نے ایک واقف کار اور عادل آدمی کو وہان اسلیئے بہیجا کہ اونکی زمینون اور باغون کی قیمتون کا ٹہیک ٹہیک تخمینہ کرے۔ پس جو قیمت قرار دی گئی اوسکی کوڑی کوڑی جناب عمر نے بیت المال سے دلوادی۔ اسی طرح حجاز کے یہودیون کو بہی اونکی زمینون کی قیمت ادا کردی گئی تھی۔

نجران کے عیسائیونکو جب عرب سے نکال کے شام وعراق بہیجا تو اونکے ساتھہ بہی حد سے زیادہ رعایتین کین جنکے وہ کسی طرح مستحق نہ تھے۔ اونہین جو امن کے لئے پروانہ راہداری دیا گیا تہا اوسمین یہ شرطین مندرج تہین۔

تم لوگ چاہے عراق جاؤ یا شام تمہاری مرضی ہے وہان کے افسر تمہین آبادی اور زراعت کے لیئے زمینین دینگے۔ جس مسلمان کے پاس فریاد لیجاؤگے وہ تمہاری مدد کریگا۔ دو سال تک تم سے بالکل جزیہ نہین لیا جائیگا۔

اب رہا جزیہ تو جب ہمنے دنیا مین آنکہین کہول کے نون۔ تیل۔ مرچ۔ آٹے دال۔ پاجامہ۔ انگرکہا۔ ٹوپی۔ جوتے۔ سب پر ٹیکس دیکہا ہو اور پانی ہمارے سامنے داموں سے ملتا ہو تو ہمارا منہ نہین پڑتا کہ ہم جزیہ پر زبان طعن کہولین۔ دنیا مین وہ کونسی گورنمنٹ ہے جسے ٹیکس کا بہی سہارا نہو۔

مخالفین اسلام اکثر گورنمنٹ فاروقی پر ایسے اعتراضات بہی کیا کرتے ہین کہ عمر فاروق نے ذمیون کو حکم دے رکہا تہا کہ وہ مسلمانون کی سی وضع نہ بنا

Marfat.com

نہ اونکا سا لباس پہنین۔ کمر مین زنار باندہین۔ لمبی ٹوپیان پہنین۔ گہوڑون پر کاٹھی کسین۔ نئی عبادتگاہین نہ بنائین۔ شراب اور سؤر نہ فروخت کیا کرین۔ ناقوس نہ بجائین صلیب نہ نکالین۔ بنی تغلب پر تاکید کی گئی تہی کہ اپنی اولاد کو اصطباغ نہ دینا۔

یہ سچ ہے۔ حضرت عمر نہین چاہتے تہے کہ مسلمان غیر قومون سے مشابہ ہوجائین اور غیر قومین مسلمان دکہائی دین۔ وہ سبکی قومی خصوصیتین قایم رکہنا چاہتے تہے اور یہ کوئی گناہ کی بات نہین ہے چنانچہ ہم دیکہتے ہین کہ انگریز ہندوستانیون کو انگریزی لباس مین دیکہنے سے ناخوش ہوتے ہین اور ہم ہندوستانی یہ نہین چاہتے کہ انگریز ہمارا لباس اختیار کرین کیونکہ اگر آج سب انگریز ہندوستانی کپڑے پہنین اور سب ہندوستانی انگریزی لباس مین دکہائی دینے لگین تو ایک بڑی گڑبڑ واقع ہوگی مگر ہان ایکبات البتہ قابل بحث ہے وہ یہ کہ عمر فاروق نے ذمیون کو جیسا لباس پہننے کا حکم دیا تہا آیا وہی اونکا قدیمی پہناوا تہا یا تحقیر اور تذلیل کے طور پر کوئی خاص وردی اونکے لیے مقرر کردی تہی۔ عجم کی تاریخ جاننے والونپر پوشیدہ نہین کہ عجمی ہی پوشاک اونہین بتائی گئی تہی چنانچہ کنز العمال جلد دوم مین ہے کہ ذمیون کی طرف سے یہ اقرار قلم بند کیا تہا کہ ہم فلان فلان لباس نہ پہنینگے اور اوسکے ساتہہ ہی اونہون نے یہ بہی لکہدیا تہا۔ وان تلزم زینا حیث ما کنا یعنے ہم وہی لباس پہنین گے جو ہمیشہ سے پہنتے چلے آے ہین۔ پہر اب اعتراض کیا رہا جب کہ اونہین عجمی ہی لباس کا حکم دیا گیا تہا جو اونکا قدیمی ڈہنگ تہا اور وہ اوس سے خوش بہی تہے۔

Marfat.com

عربی مین پیٹی کو زنار یا منطقہ کہتے ہین اور یہ بہی عجمیون کی پرانی وضع مین شامل تہی کچہ حضرت عمر نے اپنی طرف سے ایجاد نہین کی جس سے اونکی ذلت اور تحقیر سمجہی جاے چنانچہ خلیفہ منصور نے اپنے دربار کے لئے عجمی لباس پسند کیا تہا جسمین نرسل کی لمبی ٹوپیان اور پیٹی بہی شامل تہی جسکا نام زنار یا منطقہ یا کسیتج ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ لباس حضرت عمر نے ذمیون کی تذلیل کے واسطے ایجاد کیا ہوتا تو منصور اور اوسکے درباری اوسے پسند نہ کرتے۔

صلیب کی نسبت معاہدہ مین یہ الفاظ تہے۔ ولا یرفعوا فی نادی اهل الاسلام صلیبا۔ یعنے صلیب نکالکے اہل اسلام کی مجلس مین نہ لائین۔ یہ کیا برا حکم تہا۔ جہگڑا اٹہانے اور امن قایم رکہنے کا بندوبست کیا تہا نہ یہ کہ مطلق صلیب پرستی کی ممانعت عیسائی لوگون کو کی ہو۔

ناقوس کے باب مین یہ لکہا گیا تہا۔ یضربوا نواقیسهم فی ای ساعة شاؤا من لیل او نهار الا فی اوقات الصلوٰۃ۔ یعنے ذمی رات دن مین جس وقت چاہین ناقوس بجائین بجز اوقات نماز کے۔

سؤر کے لئے یہ حکم دیا گیا تہا۔ ولا یخرجوا خنزیرا من منازلهم الی افنیة المسلمین۔ یعنے ذمی سؤر کو مسلمانون کے احاطہ مین نہ لیجائین۔

اس بیان کے پڑہنے کے بعد شبہ نہین ہوتا کہ صلیب نکالنا یا ناقوس بجانا مطلق منع تہا بلکہ ایک خاص حالت مین منع کیا تہا تاکہ مسلمانون اور ذمیوںمین ہر وقت تلوار نہ چلتی رہے۔ ایسی صورت مین اگر اب بہی ممانعت کی جاے تو کچہ خلاف انصاف نہوگی۔

Marfat.com

عیسائیون مین دستور تہا کہ وہ اپنی اولاد کو سن بلوغ سے پہلے اصطباغ دیدیتے تہے اسلیئے کہ وہ آیندہ کوئی اور مذہب اختیار نہ کرنے پاے۔ عیسائیان بنی تغلب مین سے بہت لوگ مسلمان ہوے۔ اونمین سے ایک آدمی نابالغ اولاد چہوڑکر مرگیا اب یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ جن بچونکا باپ مسلمان ہے وہ بچے بہی مسلمان ہین مگر ادہر تو اون بچون پر عیسائیون نے دعوی کیا کہ یہ بچے اصطباغ پا چکے ہین عیسائی ہین ہمین ملین ہم انکی پرورش کرینگے اودہر مسلمانون نے کہا کہ یہ مسلمانکے بچے ہین ہم انہین عیسائیون کو نہ دینگے محض بچونکا اصطباغ قابل اعتبار نہین چونکہ مسلمانون کا دعوی زوردار تہا عدالت فارقی سے اونکی ڈگری ہوئی اور عیسائی ہارے۔ اسی ضمن مین آیندہ کے جہگڑون اور باہمی خصومتون سے رعیت کو بچانیکے لیئے جناب عمر نے یہ حکم انتظامی دیدیا کہ بنی تغلب اپنی اولاد کو پیدا ہوتے ہی اصطباغ نہ دیدیا کرین تاکہ آیندہ کی مین مین تو تو درمیان سے اوٹہہ جاے۔ ہر گورنمنٹ کو اپنی رعایا کو امن سے رکہنے کا اختیار ہے۔ طبری نے بنی تغلب کے باب مین لکہا ہے۔ ان لا ینصروا ولید امن اسلم اباءھم۔ یعنے اونہین اختیار نہین کہ جنکے باپ مسلمان ہو گیئے ہون اونکی اولاد کو عیسائی بناسکین۔ ایک اور جگہہ یون لکہا ہے ان لا ینصروا اولادھم اذا اسلم اباؤھم۔ یعنے جب ان باپ مسلمان ہو جاین تو اونکی اولاد کو تم عیسائی نہین بناسکتے۔ بنی تغلب مین سے جو لوگ مسلمان ہو گیئے تہے خود اونہین نے تحریک کرکے یہ شرط عہدنامہ مین شامل کرائی تہی حضرت عمر نے اسے ایجاد نہین کیا۔

اب ناظرین خود انصاف کرسکتے ہین کہ اگر ہماری گورمنٹ فارقی ان عامہ

خلل نہ پڑنے کے خیال سے عیسائیون کو حکم دیدے کہ تم مسلمانون کی مجلسونمین صلیب اور سور نہ لانا اور خاص نماز کیوقت ناقوس نہ بجانا۔ نومسلم عیسائیون کی اولاد کو اصطباغ ندینا تو کوئی اعتراض اوسپر نہین ہو سکتا۔

بنی ہاشم کو ملکی عہدے اسلئے نہین دیتے تے کہ وہ خمس مین اپنا حصہ بہی شامل سمجہتے تہے۔ لہٰذا اونہین خوف تہا کہ کہین یہ حضرات باوجود اپنی دولتمندی اور پوری پوری بایفت کے خمس مین سے اپنا حصہ نہ لے لیا کرین کیونکہ جسے دعوی ہے وہ تداخل کرنے مین کب کمی کریگا۔ حضرت عمر کی راے مین خمس کے مصارف امام وقت کی راے پر منحصر تہے۔ اونہون نے بنی ہاشم کی نسبت اپنی اس بدگمانی کا اظہار بہی کردیا تہا۔ حمص کا عامل جب مرگیا تو چاہا کہ حضرت عبداللہ بن عباس کو اوسکی جگہہ مقرر کرین مگر چونکہ اونکی طرف سے اطمینان نہ تہا اس لئے اونہین بلاکر کہا کہ میرے دل مین تمہاری طرف سے کچہہ کھٹکا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس بولے وہ کیا۔ جناب عمر نے جوابدیا۔ مجہے ڈر ہے کہ تم کہین محاصل ملکی مین تصرف نہ کرو۔ فاروق اعظم کی یہ بدگمانی بالکل بے اصل نہ تہی بلکہ اوسکا ظہور بہی ہوا۔ جناب علی مرتضیٰ نے اپنے عہد سعادت مہد مین عبداللہ بن عباس کو عامل کردیا تہا۔ ہمارے حضرت نے بیت المال سے بہت کچہہ لیلیا۔ جب جناب مرتضوی نے سخت تقاضا کیا تو صاف لکہہ بہیجا کہ حضور گہبراتے کیون ہین مین ابہی اپنا پورا حق نہین لے چکا ہون۔ حضرت عثمان کی خلافت مین جو شورشین ہوئین اونکی وجہہ یہی ہوئی کہ ہمارے خلیفہ ثالث نے بیت المال کے ساتہہ فیاضانہ برتاو کرنا شروع کردیا تہا اور اپنے عزیزو

Marfat.com

اقارب کو بڑی بڑی رقمیں دیکے۔ ذوالقربیٰ۔ کا ثواب خوب ہی لوٹا۔ حضرت عمر نے جو کفایت اور تنگدستی بیت المال کی نسبت برتی اوس سے مسلمان بہت راضی رہے اور کسی نے کان نہ ہلاے۔

پابندی اوقات

ہمارے ممدوح وقت کے بہی بڑے پابند تھے۔ آپ غور فرمائیں کہ مدینہ سے ہزاروں میل تک اسلامی فوجیں پھیلی ہوئی تھیں اونکی نقل وحرکت جناب عمر کے اختیار میں بالکل اس طرح تھی جیسے شطرنج کے مہرے شاطر کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ سلطنت میں انتظام کی شاخیں بکثرت ہوگئی تھیں اون سبکی نگرانی رکھنا کچھ منہ کا نوالہ نہ تھا۔ پھر فتح کی ترتیب اور فتوے کا بندوبست بجاے خود ایک اہم کام تھا۔ اوسپر ذاتی اشغال بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہونگے ایسے جگر بند آدمی سے اگر پابندی وقت نہو سکے تو چنداں شکایت کی بات نہیں مگر نہیں کام وقت کا وقت ہی پر نبٹتا تھا مثلاً نہاوند کا معرکہ بڑا ہی سخت ہو رہا تھا جسمیں پورے کے پورے ایران نے اسلام کے خلاف ہتیار اوٹھائے تھے اور جان لینے اور دینے پر تلے بیٹھے تھے جس میں اوسی نازک اور خوفناک موقع پر سعد بن وقاص کوفہ کے حاکم کی شکایتیں پیش ہوئیں۔ دوسرا بادشاہ ہوتا تو اس عام مصیبت میں پہلو تہی کر جاتا مگر نہیں فاروق اعظم کی تیوری پر بل ہی نہ آیا۔ صرف اتنا تو فرمایا کہ گو وقت بہت تنگ ہے مگر سعد بن وقاص کی تحقیقات نہیں ملتوی کی جا سکتی۔ چنانچہ ایک طرف تو کوفہ سے نہاوند کو فوجیں روانہ ہو رہی تھیں اور اوسکے ساتھ ہی ساتھ سعد بن

Marfat.com

وقاص کی تحقیقات بھی بڑی سرگرمی اور ہوشیاری سے جاری تھی۔

جزیرہ والے قیصر سے ملگئے اور شام پر چڑہائی کرنا چاہا۔ اہل جزیرہ کے قاصد قیصر تک پہونچنے بھی نہ پاے تھے کہ فاروق اعظم نے برقی سرعت سے تمام اضلاع مین مسلمانون کی فوجین پھیلا دین اور ناکے روکدیئے جس سے اہل جزیرہ کے پاس روم سے مدد نہ آسکی اور جزیرہ مسلمانون ہی کے پاس رہا۔

زیاد بن حدیر عشر کی تحصیل عراق مین کیا کرتے تھے۔ ایک عیسائی سوداگر کے گھوڑے کی قیمت اونھون نے ۲۰ ہزار جانچ کے محصول طلب کیا۔ سوداگر بگڑ گیا اور بولا گھوڑا آپ رکھہ لین اور ۱۸ ہزار مجھے دیدین۔ دوبارہ وہی سوداگر پھر اونکی علاقہ سے گزرا تو پھر اوس سے محصول مانگا گیا۔ اوسنے جناب عمر سے جاکے شکایت کردی۔ جناب عمر نے صرف یہ جوابدیا کہ تم خاطر جمع رکھو۔ عیسائی زیاد بن حدیر کے پاس آکر چاہتا تھا کہ ایک ہزار دیکے گھوڑا واپس لیلے مگر جناب عمر کا حکم پہلے آگیا تھا کہ ایک سال مین ایک چیز سے دو دفعہ محصول نہین لیا جاسکتا۔ ایک اور عیسائی کو اسی طرح کا معاملہ پیش آیا۔ وہ اوسوقت حضور کیخدمت مین پہونچا جبکہ آپ خطبہ پڑہ رہے تھے۔ اوسنے اوسی حالت مین شکایت کردی۔ حکم ہوا کہ دوبارہ محصول نہین لیا جاسکتا۔ ایکدن وہی سوداگر پھر آکے کہنے لگا کہ حضور مین وہی عیسائی ہون جسنے محصول کی بابت حضور مین شکایت پیش کی تھی۔ جناب عمر نے جوابدیا ہان ہان مین وہی مسلمان ہون جسنے تمہارا کام کردیا عیسائی نے جو تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ایکدن پہلے زیاد کو حکم جاچکا ہے۔

Marfat.com

افسوس صد افسوس وہ کیا خوش قسمت زمانہ تھا جسمین سخت حکم تھا کہ خبر دار رہو
ہوشیار رہا ری قلمرو مین کوئی متنفس بہو کہا نہ مرنے پاے۔ فقرو فاقہ مین کسیکو مبتلا ہی
نہونے دو۔ ملک مین جتنے اپاہج۔ ضعیف۔ بیکار۔ مفلوج ہون سبکو بیت المال سے
تنخواہ دیا کرو۔ لاکہون آدمی گہر بیٹھے خوراک پاتے تھے۔ اسکا انتظام یون ہوا تہا
کہ پہلے ۲۵ سیر آٹا پکوایا اور ۳۰ لوگون کو بلا کے کہلوا دیا۔ پہر شام کو اوتنا ہی آٹا
پکوایا اور اونہین آدمیون کو بلا کے کہلایا۔ جب خوب تحقیق ہو گیا کہ یہ مقدار کافی ہی
تو حکم ہوا کہ فی آدمی ۵۰ سیر آٹا ماہوار مقرر ہو جاے۔ منبر پر کہڑے ہو کے اور پیمانہ
ہاتہہ مین لیکے اعلان عام دیدیا کہ مین نے تم لوگون کے لئے اتنی خوراک مقرر کر دی
ہے جو شخص اس سے کم کریگا اوس سے خدا سمجہے گا۔ دوسری روایت مین ہے کہ
یون فرمایا۔ مین نے ہر مسلمان کے لئے فی ماہ دو مُد گیہون اور دو قسط سرکہ مقرر کر دیا
ہے۔ اسے سنکر کوئی بول اوٹہا کیا غلام کو بہی آپ اتنا ہی دینگے۔ جواب ملا۔ ہان
غلام کو بہی اتنا ہی ملیگا۔ غربا اور مساکین کو بلا تخصیص مذہب روزینے دیئے جاتے
تہے۔ بہت سے شہرون مین مسافر خانے اور مہمان سرائین بنوائی تہین جہان مسافر
بلا تکلف اوترتے اور کہانا کہاتے تہے۔ مدینہ کے لنگر خانہ مین تو خود جا کر لوگون کو
کہلایا کرتے تہے داروغہ بیت المال کے نام تاکیدی حکم تہا کہ محتاج چاہے کسی مذہب
وملت کا ہو اوسے دو۔

لاوارث بچون کی پرورش

اکثر عورتین اپنے بچے چہپے چوری سے رستہ مین ڈال جاتی تہین ایسے گم نام ونشان

Marfat.com

بچون کو اولاد لُقط کہتے تھے اونکے لیے ۱۸ھ مین یہ انتظام کیا گیا کہ اون بچون کے دودہ پلانے اور دیگر اخراجات کا بیت المال سے بندوبست کر دیا جایا کرے - پہلے سو درم سالانہ اونکے لیے مقرر ہوا - جب اوسمین کام چلتا ندیکھا تو ہر سال اوسمین ترقی کر دی جاتی تہی یتیمون کی پرورش اور غور و پرداخت بخوبی ہوتی تہی یتیمونکی جائداد ہوتی تو اوسکی حفاظت جان سے زیادہ کیجاتی تہی اور تجارت کے ذریعہ سے بہی اوسکو ترقی دیجاتی تہی - ایکبار حکم بن ابی العاص سے کہا کہ زکوٰۃ نکالنے سے غریب یتیمون کا مال روز بروز کم ہوتا جاتا ہے مجھے اسکا بڑا افسوس ہے تم اسے سوداگری مین لگا دو تاکہ نفع ہو اور راس المال مین کمی نہ آے چنانچہ دس ہزار کے بڑہاتے بڑہاتے لاکھہ کر دیئے۔

احکام السلطانیہ مین ہے - محتسب کا پہلا فرض یہ ہے کہ ایسے لوگون کو تنبیہ اور تادیب کرے جو کہانے کمانے کے قابل ہون مگر صدقہ اور خیرات پر گذر کرتے ہون اور اسے جناب عمر کا قول بتایا ہے ہمارے ممدوح کا دلی منشا یہ تہا کہ مسلمان کاہل و جود نہ ہونے پائین اور اونمین مفت خوری کا مادہ نہ سمانے پاے - ہمارے حضور کا یہ قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

مَكْسَبَةٌ فِيهَا دَنَاءَةٌ مِنْ مَسْأَلَةِ النَّاسِ - یعنے ذلیل سے ذلیل پیشہ بہی لوگون کے سامنے ہاتہہ پہیلانے سے اچہا ہے - لَا تَكُونُوا عِيَالًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ - یعنے مسلمانون پر اپنے خرچ کا بار نہ ڈالدیا کرو۔

فاروق اعظم کی تعلیم نے اسلامی جماعت پر یہ اثر کیا کہ ایک ایک مسلمان

Marfat.com

بے نیازی۔ پاک نفسی۔ جرأت۔ آزادی۔ حلم و تواضع۔ حق پرستی۔ نیکوکاری کی تصویر بنگیا۔ اوس زمانہ کے مسلمانون مین یہ اوصاف حمیدہ الگ نظر آتے ہین۔

حضرت عمر نے اس ڈر سے کہ صحابہ آنحضرت صلعم سے روایت کرنے مین غلطی نکرین حکم دیدیا تہا کہ رسول اللہ سے کم روایت کی جاوے تاکہ لوگ حدیث مین مشغول ہوکے قرآن سے غافل نہوجائین۔ قرظہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مجھسے فرمایا تم عراق مین جاکر لوگونکو حدیثون مین نہ پہنسا لینا۔ قرآن مین آمیزش نہ کرنا اور وہان پہونچکے رسول اللہ سے کم روایت کرنا۔ پس عراق پہونچکے لوگون نے مجھسے کہا تو مین نے اون سے کہدیا کہ عمر نے مجھے منع کردیا ہے۔ ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ کیا تم عمر کے زمانہ مین بہی اسی طرح حدیثین بیان کیا کرتے تہے تو ابوہریرہ نے جوابدیا کہ اگر اونکے زمانہ مین ایسا کرتا تو وہ مجھے دُرے لگوادیتے۔ جناب عمر نے اسی جرم مین عبداللہ بن مسعود۔ ابودرداء۔ ابومسعود کو قید کردیا تہا کہ تم لوگون نے حدیثون کی بہرمار کردی ہے۔

امام بلاذری نے لکہا ہے کہ چند لوگون نے جناب عمر سے کوئی مسئلہ آکے پوچہا آپنے فرمایا۔

لولا انی اکرہ ان ازید فی الحدیث او انقص لحدثتکم بہ۔ اگر مجھے یہ ڈر نہوتا کہ حدیث کی روایت کرنے مین مجھسے کمی بیشی ہوجائیگی تو مین حدیث بیان کیا کرتا۔

بلاذری نے مذکورہ بالا قول فاروقی کو متصل سند سے لکہا ہے اور راوی اُسکے یہ بتاتے ہین۔ محمد بن سعد۔ عبدالحمید بن عبدالرحمن الحمانی۔ امام ابوحنیفہ موسے

Marfat.com

بن طلحہ۔ ابوالحوتکیہ۔ رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

عبداللہ بن مسعود حضرت عمرؓ کے تربیت یافتہ خاص تھے وہ بھی روایت کرنے مین سختی کرتے تھے اور اپنے شاگردون کو ڈانٹتے رہتے تھے کہ الفاظ حدیث کے محفوظ رکھنے مین بے پروائی نہ کرین۔ مؤرخون نے یہ بھی لکھا ہے کہ جناب عمرؓ کم حدیثین بیان کرتے تھے یہان تک کہ سال سال بھر متواتر آپکی زبان مبارک پر قال رسول اللہ۔ نہین آتا تھا۔ علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین جناب صدیق اکبر کی نسبت لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس نے احادیث کی احتیاط کی وہ ابوبکر تھے۔ ذہبی کہتے ہین کہ جناب ابوبکرؓ نے پانچ سو حدیثین لکھین مگر اونکو پھر آگ مین جلا دیا اور فرمایا ممکن ہے کہ مین نے ایک شخص کو ثقہ سمجھکے اوسکے ذریعہ سے روایت کی ہو اور وہ درحقیقت ثقہ نہو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمارے ممدوح کی احتیاط اور دیگر بزرگان دین کی احتیاط مین زمین وآسمان کا فرق تھا۔ اور صحابہ کو تو صرف راوی کی ثقاہت اور عدم ثقاہت پر توجہ ہوتی تھی مگر ہمارے ذی ہوش اور روشنضمیر فاروق کے ہان یہ قید بھی تھی کہ راوی واقعہ کی پوری حقیقت کو بھی سمجھا ہے یا نہین۔ مقدم اصول سند اور روایت کے جناب عمرؓ نے یہ بتائے ہین۔

(۱) ضرور ہے کہ روایت باللفظ ہو۔

(۲) صرف راوی کی ثقاہت ہی روایت کی صحت کے لئے کافی نہین ہے۔

(۳) خبر واحد ہمیشہ قابل حجت نہین ہوتی۔

(۴) خبر واحد مین تائیدی شہادت کی حاجت ہی جسے محدث اپنی اصطلاح مین تابع اور شاہد کہتے ہین۔

Marfat.com

(۵) روایت کے اعتبار مین موقع اور محل کی خصوصیات کا بھی لحاظ نہایت ضروری ہی

سب جانتے ہین کہ اسلامی علوم نے عمر فاروقؓ کے بعد ترقی کی ہی۔ بڑے بڑے مجتہد اور ائمہ فن حضرت عمر کے بعد ہی ہوے ہین۔ امام ابوحنیفہ۔ شافعی۔ بخاری۔ غزالی۔ رازی وغیرہ۔ وغیرہ رحمہم اللہ اجمعین سب ہی ہوے مگر عقل کی آنکھین کھولکے غور سے دیکھو تو یہی سمجھ مین آئیگا کہ عمر فاروق کے منہ سے جو بات نکل گئی ہی اوس سے آگے کسیکو کچھ سوجھا ہی نہین بلا مبالغہ مجتہد اور مقلد کا فرق معلوم ہوگا۔ زہد۔ قناعت شکر۔ صبر۔ توکل۔ راستی۔ حق پرستی۔ رضا۔ انکسار۔ تواضع۔ خاکساری۔ سادگی اخلاق مین انبیاء علیہم السلام کے ہمپایہ تھے۔ دوسرے مین اون سے بڑھکے ہو نہین سکتے۔

بڑے بڑے مفسرون نے قرآن مجید کی تفاسیر اور نادر شرحین اور اسباب نزول کے ذکر اور نکات قرآن کی توضیح و توجیہہ از سرتا پا تعلیم فاروقی اور ارشادات عمر ہی سے سیکھی ہین مثلاً واحدی۔ بغوی اور بیضاوی رحمہم اللہ اجمعین آپ ہی کے خوشہ چین ہین۔ قاریون نے قرأت بھی عمر بن الخطاب ہی سے حاصل کی ہے چنانچہ انکی سرگروہ حضرات نافع اور عاصم وغیرہ آپ ہی کے تربیت یافتہ ہین۔

مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ مشیئت ایزدی نے ازل سے فاروق اعظم کو تاک رکھا تھا کہ اس شخص کے جد وجہد اور کوشش بلیغ سے دین اسلام کی اشاعت ہوگی چنانچہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کوئی دقیقہ دین پروری اور رعیت نوازی کا باقی نہین چھوڑا۔ اودہر اعداے اسلام نے ہمت جوانمردی اور فوجکشی مین کسی طرح کی کمی نہین کی ادہر فاروقی کوشش اور سعی

Marfat.com

اور پامردی نے آگے بڑھکر ہر ایک رکاوٹ کو اوسکے راستہ مین سے دور کر دیا اور اسلام پھیلتا ہی چلا گیا اور دشمنون کے سب ارادے درہم برہم ہو گئے۔

جناب شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا مین فاروق اعظم کی جامعیت کمالات کی نسبت یون لکھا ہے۔

فاروق اعظم کا سینہ فیض گنجینہ بمنزلہ ایک عظیم الشان محل کے تھا جسمین مختلف دروازے اور در تھے۔ ہر دروازہ کی پاسبانی ایک ایک صاحب کمال کے سپرد تھی۔ اونمین سے ایک پھاٹک پر تو سکندر اعظم بیٹھا ہوا اپنا سارا سلیقہ ملک گیری اور جہان ستانی کا خرچ کیے دیتا تھا اور اپنی فوجون کو سمیٹ سمیٹ گے دشمنون کو زیر وزبر کر رہا تھا دوسرے پہ نوشیروان نے آسن جما دیئے تھے اور اپنی رعیت پروری اور دادگستری اور شفقت و لینت پر حاشیے چڑھا چڑھا کے اپنے پہلے کارنامون پر پانی پھیرنے کی تدبیر کرلی تھی۔ کسی پر امام ابوحنیفہ رح اور کسی پر امام مالک رح دھونی رما ے فتاوے اور احکام جاری کر رہے تھے۔ کسی در پر مرشد کامل شیخ عبدالقادر رح جیلانی اور کسی پہ ہادی واصل خواجہ بہار الدین رح سجادے بچھاے ہوے اپنے طالبون اور مریدون کو بادۂ عرفان سے مدہوش کیئے دیتے تھے۔ کسی طرف زبردست محدث رشک ابوہریرہ اور فخر ابن عمر درس و تدریس کے اوپر تلے ہوے اپنے شاگردون کو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبق سے مالا مال کر رہے تھے۔ کہین حکماے الٰہی مثل مولانا جلال الدین رومی اور شیخ فرید الدین عطار اپنی ارشادات

Marfat.com

مفیدہ سے سننے والون کے کانون کو حکمت آلہی کے موتیون سے کان جواہر بنا دیتے تھے۔ اور یہ محل چارون طرف سے لوگون کے ہجوم سے گھرا ہوا ہے اور ہر صاحب حاجت اپنی اپنی درخواست اپنے مطلب کے صاحب فن کرتا اور کامیاب ہوکر جاتا ہے۔ غرضکہ

اگر بمدح و ثنا ہر کسے ستودہ شود	تو آن کسی کہ ستودہ بہ تست مدح و ثنا
لَیْسَ لِلّٰهِ بِمُسْتَنْکَرٍ	اَنْ یَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِیْ وَاحِدٍ

کیا خدا کی قدرت سے یہ بات بعید ہے کہ تمام عالم کے کمالات کو کسی ایک فرد مین مجتمع کردے۔

تجربہ کار اور طبیعت انسانی کے جوہر شناس خوب جانتے ہین کہ بڑے بڑے کمالات تو درکنار چھوٹی چھوٹی خوبیان بھی ایک آدمی مین جمع ہونا مشکل ہین مگر عمر فاروق کے حالات اور متفرق کارنامون پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہی کہ اس شخص مین سکندر کی سی کشورستانی۔ ارسطو کی سی عقل و حکمت۔ سلیمان کا سا جاہ و حشم۔ مسیح کی سے للّٰہیت اور دنیا سے بے پروائی۔ تیمور کی سی ہمت۔ نوشیروانی عدل و انصاف۔ امام ابوحنیفہؒ کا عالی قیاس۔ ابراہیمؑ ادہم کی سی خداترسی اور خداپرستی موجود تھی۔ دنیا مین جتنے نامی گرامی فاتح اور حکمران گذرے ہین ہر ایک کی سلطنت مین ایک نہ ایک بیمثل مدبر یا سردار کا پیر ضرور اسکا ہوا پاؤگے۔ یہ بھی دیکھوگے کہ جب وہان سے وہ مدبر یا سردار الگ ہولیا تو وہ فتوحات بھی ایکدم سے بند ہوگئین اور انتظام ملکی کا ڈھانچہ بگڑ کے رہ گیا۔ ارسطو کی ہدایتین سکندر اعظم کے لیے اندھے کی لکڑی تھین۔ خلفاے عباسیہ کی عظمت و شان کی بنیاد برامکہ نے

Marfat.com

مضبوط کردی تہی۔ ہمارے عرش آشیانی حضرت اکبر کو خدا نے وہ وہ بیش بہا گوہر ابوالفضل فیضی۔ ٹوڈرمل وغیرہ وغیرہ دیئے تہے جنکا نظیر آج تک نہین ہوا شاہجہان کی جب تک سعد اللہ خان کے بہروسہ چلی چلتی رہی اور جب نواب موصوف نرہے تو سب ٹہیچر بگڑ کے رہگیا اسے تو جانے دیجیے نئے تعلیم یافتہ فرمائینگے کہ یہ شخصی حکومتین تہین بکرے کی مان کب تک خیر مناے انکا تو ایک نہ ایکدن یہی حال ہونا تہا سو ہوا۔ اچہا جمہوری سلطنتون کو لو اور دیکہو کہ وہ پارلیمنٹ کے بل بوتے پر کیا خاک چلتی ہین اگر اونکی پارلیمنٹ اور جمہوریت کو اون سے ہم جدا کرلین تو پہر کیسی اچہی صورت اونکی رہجائیگی۔ ادہر جو ہم دیکہتے ہین تو حضرت فاروق کو خدا کے سوا اگر کوئی سہارا تہا تو اپنے دم قدم کا۔ شاید عہد صدیقی اور فاروقی کے تذکرہ خوانونکو یہ سوجہے کہ ایک سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہی ایسے چلتے ہوی پرزہ تہے کہ جنکو فتح و ظفر کی کنجی کہا جاے تو بجا ہے۔ خاطر جمع رکہیئے۔ عمر فاروق کو یہ خدشہ اوسی زمانہ مین ہو گیا تہا ہمین تو تیرہ سو برس کے بعد آج سوجہی ہے۔ ہمارے ممدوح نے عنان خلافت ہاتہہ مین لینے سی پہلے اس پرزہ کو کل مین سے ایسا نکالا جیسے محض بیکار شئے کو الگ کر دیتے ہین۔ اونکے الگ ہونے کے بعد یہ بہی تو نہ معلوم ہوا کہ کوئی جزکم بہی ہے یا نہین۔ ایران کے فاتح حضرت سعد بن وقاص کیطرف بہی لوگونکو کچہہ ایسا ہی گمان ہو چلا تہا کہ گویا وہی سلطنت کی روح روان ہین وہ بہی القط کر دیئے گیئے اور کمی کا احساس بہی نہوا۔ عمر فاروق جس سے کام لیتے تہے ہرگز ہرگز اوسکے محتاج اور پابند نہین ہوتے تہے۔ اونہون نے حکومت کی مشین اسطورسے چلا کے تمام جہان کو دکہادی کہ جس پرزہ کو جہان سے چاہا نکال ڈالا اور جہان چاہا لگادیا

Marfat.com

ضرورت ہوتی تہی تو تازہ بتازہ نئے پرزے بہی تیار کر لیتے تھے۔

بہت سے لوگ قائل ہین کہ نوشیروان عدل مجسم تہا مگر ضروریات ملکی کے باعث سے اوسے بہی حدود عدل والنصاف سے تجاوز کرنا پڑتا تہا۔ نوشیروان کیا بہت سے مشیخت مآبون کو دبے پر خلاف انصاف کرنا پڑتا ہے۔ مگر ہمارے ممدوح کی تمام سوانح عمری ڈہونڈہ ڈالو اونکے دامن پاک پر کوئی ایسا دہبہ نظر نہ آئیگا۔ دنیا کے بڑے بڑے نامی اور مشہور بادشاہ جس ملک مین پیدا ہوے وہان مدت سے قوانین اور قاعدی بادشاہت کے جاری تہے اسلئے اون بادشاہون کو کوئی نئی بنیاد ڈالنے کی ضرورت نہین ہوئی اور بڑی سہولت سے اونکی گذر گئی یا تو وہ قدیمی راستہ پر چلے گئے اور اگر شاذ و نادر ضرورت واقع ہوئی تو کسی انتظام مین کچہہ بڑہا لیا۔ بخلاف ہمارے ممدوح کے کہ وہ جس ملک مین پیدا ہوے اوسمین بادشاہت۔ حکومت۔ قاعدہ۔ قانون کا کوئی نام بہی نہین جانتا تہا بلکہ وہان کے لوگ کچہہ ایسے تہے جنکے حق مین کسی اوستاد نے فرمایا ہے۔

رفعت کسی کی ہمکو گوارا یہان نہین	جس سرزمین کے ہم ہین وہان آسمان نہین

طرّہ سب پر یہ ہے کہ کنبہ۔ ناتے۔ اڑوسی۔ پڑوسی۔ ہموطن تو رہے بالای طاق خاص خود بدولت نے اپنی چالیس برس کی عمر تک سلطنت وحکومت کو کبہی خواب مین بہی نہین دیکہا تہا۔ جوانی کا آغاز اونٹ چراتے گذرا۔ عمر ساری جہلا کی صحبت مین بسر ہوئی۔ بڑہاپے مین کرنی پڑی ایک لمبی چوڑی سلطنت اور ہر طرح کے ملکی انتظام۔ دیوانی۔ فوجداری۔ پولیس۔ عدالت۔ فوجی۔ عمارتی۔ تعلیم وغیرہ وغیرہ سر پر آپڑے اونہین سلجہانا اور ترقی دینا حضرت عمر ہی کا کام تہا اور بس۔

Marfat.com

اکہنے سننے اور بحث و مناظرہ کرنے کی تو اور بات ہی مگر گریبان مین منہ ڈالکر انصاف سے
کوئی اہنا چاہے تو یہی کہہ سکیگا کہ عمر کے سوا مسلمانون کے ہان دہراہی کیا ہے اور
یون دن مین مشعل لیکے ڈہونڈہنے سے دس پانچ اینچ تان کے نکل ہی آسے تو ہم
کہینگے کہ منہ چڑایا ہے۔ بلکہ غور سے دیکہنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور سے تو صحیح
صحیح نقل ہی نہین ہوئی۔

بصورتیکہ توئی کستر آفریدِ خدا	ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

ہمارے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا عدل و انصاف دنیا مین ہمیشہ یادگار رہیگا
مظلوم اونکے نام سے فریاد کرتے تہے اور وہ فوراً سنی جاتی تہی چنانچہ مامون الرشید کے
زمانہ کا ذکر ہے کہ ایکدن کسی سپاہی نے ایک آدمی کو بیگار مین پکڑ لیا۔ وہ دردناک
آواز سے چلایا۔ ہاے۔ عمر فاروق تم کہان ہو۔ کہین مامون الرشید بہی پاس تہا
اوسنے یہ فریاد سنلی۔ اوس مظلوم کو اپنے سامنے طلب کر کے بولا کہ اے شخص تجہے
فاروق کا عدل اور اونکی غریبون اور بیکسون کی سرپرستی یاد آگئی جو تونے درد سے
اونکی دوہائی دی۔ غریب نے جوابدیا ہان۔ مامون الرشید نے کہا خدا کی قسم اگر میری
رعیت جناب فاروق اعظم کی سی رعیت ہوتی تو مین اون سے زیادہ عدل کرتا۔ خیر
یہ تو جناب مامون الرشید صاحب نے محض ایک بات بنائی حضرت عمر کی سی بیڈہب
رعیت تو خدا کسی کو نہ دے پچہلے خلفا سے سیدہی ہوئی ہی نہین۔ وہی رعیت تہی
جو چہہ چہہ دفعہ جناب مرتضوی سے لڑی۔ وہی رعیت تہی جسنے شہزادہ کونین امام حسین
کو جناب سرور کائنات کے کلیجہ سے لگا ہوا اپنی آنکہون سے دیکہا تہا اور پہر اونہین
کے نازنین گلے پر چہری پہیر دینے مین ذرا بہی دریغ نہین کیا۔ وہی رعیت تہی جسنے

Marfat.com

کربلا کے ظلمون کی پاداش کما حقہ پالی مگر پہر بنی فاطمہ کو ستانے مین کچہہ بہی کمی نہین کی حقیقت یہ ہے کہ عمر فاروق مین سلیقہ رعیت کو سانچہ مین ڈہال لینے کا تہا سو ڈہالکے اپنے ڈہب کا سبکو بنا لیا تہا اور پچہلون مین یہ سلیقہ خدا نے رکہا نہین تہا اسلیئے اونکی بگڑتی پہری۔

بعہدت اے شہ خوبان عجب دستورے بینم	دیار عیش ویران ملک غم معمورے بینم

حضرت مامون کا بہی یہ ایک حیلہ تہا۔ وہ تو خلاق ازل نے خلافت کو عمر کے لئے اور عمر کو خلافت کے لئے گڑہا تہا۔ اسی لئے ہمارا وہ قیاس کہ آنحضرت صلعم نے اپنے مرض موت مین کاغذ قلم دوات عمر کی خلافت لکہدینے کو مانگا تہا جسے عمر نے تحصیل حاصل سمجہکے اسلیئے لکہنے نہین دیا کہ حضور کو ایسے وقت مین نہایت تکلیف ہوگی کیونکہ آیہ۔ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ کے نازل ہونیکے بعد دین کی کوئی بات لکہے جانے کے لایق نہین رہ سکتی تہی۔ حیثیت نبوت کی تو منقطع ہوچکی تہی۔ رہی تہی ایک خلافت سو دنیوی بات ٹہیری۔ عمر نے سمجہا میرے سوا ہے کون جو خلافت کو سنبہالے گا اسکی دستاویز ہی لکہوانی کیا صاف کہدیا نہین ہم نہین لکہوانا چاہتے۔ اب رہگیا یہ احتمال لینے کوئی کہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دین کی کوئی بات ایسے نص صریح کے بعد نہین لکہی جا سکتی تہی بے شک اپنا خلیفہ ہی نامزد کرنا مقصود تہا مگر عمر کو نہین بلکہ کسی اور کو۔ اوسکے لئے ہمارا یہ جواب ہے کہ قصہ قرطاس کا معاملہ جمعرات کا ہے اور آنحضرت صلعم نے پیر کے دن انتقال فرمایا ہے درمیان مین اچہے خاصے چار دن تہے اوس دوسرے نے کوشش کرکے اپنے نام خلافت کرالی ہوتی۔ اگر عمر سے ڈر لگتا تہا اور وہ اپنی زبردستی سے لکہنے نہین دیتے تہے تو آخر

Marfat.com

ان چار دن مین کہانے پینے کو نہین نماز وضو کو نہین تو پاخانہ پیشاب کو تو ضرور ہی باہر گئے ہونگے اوس فرصت کو غنیمت جان کے جہٹ پٹ اپنے نام خلافت لکہوا کیون نہین لی۔ اور جب آنحضرت صلعم کے سامنے عمر سے ڈر لگتا تہا تو ہمین اسمین ہی کلام ہے کہ آنحضرت کے بعد عمر کی مخالفت مین اوس سے خلافت کیا ہوتی۔

نہ من از بہر کسے چاک گریبان کردم	زخم دل پردہ نشین بود نمایان کردم

روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ جسے اوسکے خاوند ابوسفیان نے طلاق دیدی تہی جناب فاروق اعظم کیخدمت اقدس مین حاضر ہوئی اور عرض کی حضور مجہے ۴ ہزار درہم قرض دیدین مین تجارت کرونگی اور آپکے درہم واپس دیدونگی۔ آپنے اوسے قرضہ دیدیا وہ بلاد کلب مین جاکے کاروبار کرنے لگی۔ وہین اوسے یہ خبر ملی کہ ابوسفیان معہ اوسکے بیٹے عمرو کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہین۔ ہند بہی اونکے پاس پہونچی جناب معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچہا اماں جان آپ کیسے تشریف لائین ہند بولی تیرا باپ تیرے پاس آیا ہے مجہے خوف ہوا کہ تجہے جو کچہہ دینا ہے کہین سب اوسیکو نہ دیدے بلکہ اوس سے زیادہ تیرا بہائی عمرو مستحق ہے کیونکہ وہ جو کرتا ہے خدا کے لئے کرتا ہے۔ مگر اوسکے پاس کچہہ بہی نہین ہے۔ جناب معاویہ نے اپنی والدہ کو دوسو دینار دیئے اور کہا کہ سو دینار ابا کو دینا اور سو عمرو کو۔ ابوسفیان نے تو اپنا حصہ فوراً لیلیا مگر عمرو بہت خفا ہوا کہ تو یہ دینار کیون لائی۔ ابوسفیان نے سمجہایا کہ بیٹا لیلو یہ تو ہند کا عطیہ ہے اسمین کوئی مشقت نہین ہوئی۔ یہ سب وہان سے ساتہہ واپس ہوے اثنائے راہ مین ابوسفیان نے ہند سے پوچہا کہ تجہے تجارت مین

Marfat.com

کچھ نفع بھی ہوا؟ ہند بولی واللہ اعلم ابھی تک تو کچھ حساب نہین معلوم - مدینہ پہونچکے ہند نے اپنے پاس کا سب اسباب بیچڈالا اور جناب فاروق کے پاس آکے شکایت کی کہ مجھے بہت نقصان ہوا میرے پاس آپکا قرضہ ادا کرنیکو کچھہ بھی نہین ہے - حضورنے فرمایا کہ مین کیا کرون میرا مال ہوتا تو مین ایک حبہ تجھسے نہ لیتا مگر یہ مال تو مسلمانونکا ہے اسمین سے ایک کوڑی نہین چھوڑی جاسکتی - اسکے بعد آپنے ابوسفیان سے پوچھا کہو تمہین بیٹے نے کیا دیا - جواب ۱۰۰ سو دینار - آپ سنکے خاموش ہو رہے -

---

روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ بن مسعود انصاری کو اہل فدک کے پاس دعوت اسلام کے لئے بھیجا - اونکا سردار یوشع ابن نون یہودی تہا - اہل فدک نے اپنی نصف زمین آنحضرت صلعم کو دیکے صلح کرلی اور آنحضرت صلعم نے منظور فرمایا - پس فدک کا نصف حصہ حضور صلعم کے ساتھہ مخصوص تھا - اوسمین مسلمانون کا کچھہ دخل نہ تہا - اونہین اوسکے لئے نہ تو کچھہ محنت کرنی پڑی نہ لڑنا بھڑنا پڑا - اوسکی آمدنی جناب سرورکائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ ابنائے سبیل پر صرف کردیا کرتے تھے - فدک کی ایک مدت تک یہی حالت رہی - یہانتک کہ فاروق اعظم مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوے - جب آپنے یہودیان حجاز کو جلاوطن کیا تو اہل فدک کے پاس بہی ابوالہیثم - مالک بن تیہان - سہل بن ابی حثیمہ زید ابن ثابت انصاری کو بھیجا تاکہ اونکی زمین کی قیمت تجویز کرین - ان لوگون نے یہودیون کی زمین کی قیمت لگادی جو اونہین دیدی گئی اور یہودیون کو شام کیطرف جلاوطن کردیا -

Marfat.com

سعید بن سلیمان نے لیث ابن سعد اور یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ فدک والون نے آنحضرت صلعم سے نصف زمین نخلستان پر صلح کر لی۔ جناب عمر فاروق نے وہان کے یہودیون کو باقی نصف کی قیمت دیکے وہان سے جلاوطن کر دیا۔ اسی طرح سے بہت سے راویون نے جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے بیان کیا ہے کہ فدک خاص آنحضرت صلعم کے تصرف مین تہا اوسمین مسلمانون کا کچھ حق نہ تہا نہ اونہین اوسکے لئے جنگ کرنی پڑی تہی۔ جناب عمر نے وہی عمل درآمد اوسکی نسبت جاری رکھا جو آنحضرت صلعم کے وقت سے اونکے زمانہ تک ہوتا چلا آیا تہا۔ اور خلافت مرتضوی مین بہی وہی ہوا جو عمر فاروق کے عہد مین ہوا۔ لہٰذا فدک کے نام سے کوئی دہبا دامن فاروقی پر نہین آسکتا۔

ساری دنیا کی تاریخین دیکھ ڈالو کہ کوئی اس صورت اور طبیعت اور سیرت کا بادشاہ ہمین دکہا دیجے کہ۔

وہ جسکے بدن کے کپڑون مین ستائیس ستائیس پیوند لگے ہون۔ جنمین دس پانچ چمڑہ کے بہی ہون۔ کندہے پر اوسکے پانی کی مشک دہری ہو اور کسی غریب بیوہ اور بیکس بڑہیا کے گہر پانی بہرنے بے شرمائے چلا جاتا ہو۔ مٹی پر پڑ کے سو رہتا ہو۔ بازارون مین عام آدمیون کی طرح دوکان دوکان پڑا پہرتا ہو۔ جدہر جاتا ہو اکیلا اور تنہا۔ اونٹون کی خدمت خود کر دیتا ہو۔ اوسکے در ہو نہ گہر۔ نقیب ہو نہ دربان نہ چاوش ہو۔ نہ حشم نہ خدم۔ بن چہنے جو کے آٹے کی روٹی روکہی کہایا کرتا ہو۔ اپنے یا اپنے کنبہ کی ترقی اور آرام اور عیش کا کبہی بہولکے بہی اوسے خیال نہ آتا ہو۔ اپنا جوتا اپنے ہاتہہ سے گانٹھہ لیتا ہو اور سب کام ذاتی اپنے ہاتہہ سے کرتا ہو۔ خالی بے فرش زمین پر بیٹھکے

Marfat.com

سلطنت کا دربار کرتا ہو اور عرب وعجم اوسکے نام سے لرزین جسطرف رخ کرکے کھڑا ہوجاتا ہو اودہر کی زمین ہلنے لگتی ہو۔ سکندر اعظم اور تیمور کے ہم کاب لاکھون سپاہی تھے جب کہین اونکے سِکّے پڑنے پاتے تھے اور بات بنتی تھی۔ یہان شام کا سفر اور غلام وآقا کے حصہ مین صرف ایک اونٹ ہیل بہر آقا سواری پر چلین توسیل ہی بہر غلام اونٹ پر بیٹھے اور بادشاہ سلامت مہار تہامے آگے آگے جارہے ہون۔ اسپر یہ رعب داب ہو کہ خبردار ہوشیار مرکز عالم جنبش مین آنیوالا ہے۔ قیصر وکسریٰ سرجھکانیکو تیار ہین۔ شیر وبکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہون۔ چور کے آگے اندھیرے مین عمر کا نام لے دیجے تو ہاتھ پیر پھولجائین اور کبھی چوری نہوسکے"

کوہ تمکین تو سایہ بدریا افگند		نبض بیتابیٔ موج خطر آرام گرفت

خلاصہ آپکے بڑے بڑے کامون کا یہ ہے

(۱) جب خلیفہ ہوے تو ابوبکر صدیق کی ہربات کا نہایت ادب کرتے تھے۔ گو آپنے خطبہ مین یہی بیان کردیا تہا کہ مین نرمی برتونگا مگر لوگ نام سے ہمیشہ کانپتے رہے اور ہیبت فاروقی دلون سے نہ گئی۔

(۲) اہل عرب کو غلام بنانے کی ممانعت کردی۔

(۳) اپنے عاملون اور اہلکارون کیخدمات اور وظائف مجمع عام کو خطبونمین سنادیا کرتے تھے جسکے معنے یہ ہوے کہ پبلک کو اپنا بادشاہ اور اپنی ذات کو عام رعیت کا خدمتگار سمجھتے تھے۔ اگر آج تک کوئی ایسا کہرا بادشاہ دنیا مین ہوا ہو توہمین بتادو مثل مشہور ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے عمر فاروق نے رعیت کی

Marfat.com

عظمت اور عزت اور خوف اور خدمتگذاری کو اپنے دل مین رکھا۔ اور رعیت نے عمر فاروق کی عظمت اور عزت اور خوف اور خدمتگذاری کو اپنے دل مین رکھا۔ وہ تالی تو دونون ہاتھہ سے بجی تہی آج کل کے بادشاہ ایک ہاتھہ سے تالی بجوانا چاہتے ہین اور جسکی لاٹھی اوسکی بھینس کے قایل ہین۔ ویسی ہی عزت اور برکت ہے۔

(۴) فائدہ اور دادرسی عام کے لئے قانونی عدالتین قایم کین جنمین دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہوتا تھا اور ہر غریب مظلوم ہشاش و بشاش ہو کے وہان سے باہر نکلتا تہا نہ یہ کہ انصاف وہان چاندی سونے کے مول مہنگا بکتا ہو اور پہر بہی نتیجہ مذبذب۔

(۵) آپکی خلافت مین ایک ہزار چہتیس شہر قلمرو اسلام مین شامل ہوے۔

(۶) تاریخ اور سنہ ہجری کے موجد آپ ہی ہین۔

(۷) مدرسے قایم کئے اور مُدَرِّسون کی تنخواہین مقرر کین۔

(۸) خالد بن ولید اور سعد بن وقاص سے شیران میدان شجاعت اور شمشیر زن سپہ سالارون کو گردن پکڑ پکڑ کے معزول کر دیا اور اونکی یہ مجال نہوئی کہ نیچے سے اوپر نظر کرین۔ اللہ اکبر کیا جلال تہا۔

(۹) اخوت اسلامی اور مساوات باہمی اچھی طرح قایم کر دی جو جڑ ہے استواری کی

(۱۰) نہرین۔ سڑکین۔ پل۔ جیلخانے۔ مہمان سرائین اور شفاخانے تعمیر کراے۔

(۱۱) مسجد حرام اور مسجد نبوی کو وسیع کر دیا۔

(۱۲) مکہ اور مدینہ کی درمیانی منزلون مین پڑاو کے مقامات پر سایہ دار جگہہ بنوادین اونکو پناہ دار کر دیا۔ پرانے کنوئین صاف کراے اور نئے کنوئین جابجا کہدوائے

Marfat.com

(۱۳) ہر صوبہ اور ہر شہر مین ہر محکمہ کا حاکم الگ الگ مقرر کر دیا۔ پہلے یہ بات نہ تھی۔
(۱۴) اپنی قلمرو کے سب مسلمانون کی فہرست ہر وقت سامنے رہتی تھی اور سبکے وظیفے مقرر کر رکھے تھے۔ کوئی مسلمان ایسا نہ تہا جسکا کچا حال عمر فاروق کو نہ معلوم ہو۔ یہی صورت باہمی اتفاق قایم رکھنے اور قومی رعب و داب جمانے کی ہے۔
(۱۵) اراضی کی پیمایش کرا کے اوسکے حسب حال شرح لگائی۔
(۱۶) جاسوس اور پرچہ نویس جا بجا متعین کیئے۔
(۱۷) ایام جاہلیت کے حکام کے خالصہ کو الگ رکھا تھا اوسمین ندیدے پن سے ہاتھہ نہین لگایا جاتا تھا اور غریب محتاجون کی اوس سے پرورش کیجاتی تھی
(۱۸) دریاؤن اور سمندر کے کنارہ محصول لینے کے لئے محصل مقرر کر دیئے تھے۔
(۱۹) غیر ملکی لوگون کو اپنی قلمرو مین تجارت کرنے کی اجازت دیدی تھی۔
(۲۰) ذمیون کے ساتھہ احسان اور سلوک کرنے کی سخت تاکید تھی۔
(۲۱) ہر مجمع اور ہر جلسہ کی طرف سے کان کھڑے رکھتے تھے تاکہ فتنہ برپا نہونے پائے
(۲۲) ہر شخص کے حال سے کماینبغی باخبر رہتے تھے۔ بادشاہی کرنیکا یہی گر ہے۔
(۲۳) مذہب کی سخت حفاظت فرماتے تھے تاکہ کسی بات مین تحریف اور تبدیل نہونے پائے۔
(۲۴) کفار سے جو شرطین قرار پاجاتی تھین اونکا ہر پہلو خوب سوچا سمجھا ہوا ہوتا تھا اور وہ شرطین پتھر کی لکیر ہوجاتی تھین مجال نہین کہ اونکے کسی نقطہ کا خلاف کوئی مسلمان کرنے پائے۔
(۲۵) صبح کی اذان مین الصلوٰۃ خیر من النوم ایزاد کیا۔

Marfat.com

(۲۶) تجارتی گھوڑون پر زکوٰۃ مقرر کی۔

(۲۷) بنی تغلب سے جزیہ کے بجاے زکوٰۃ قبول کی۔

(۲۸) مساجدمین وعظ جاری کیا۔ پہلا وعظ حضرت تمیم داری نے آپ ہی کے ایما سے بیان فرمایا۔

(۲۹) مسجدون مین روشنی کرائی۔

(۳۰) گھوڑون کی نسل مخلوط نہونے کا اہتمام کیا۔

جناب فاروق اعظم کے زمانہ کے مشہور واقعات

سنہ ۲۰ ھ

سنہ ۲۰ ھ مین ابوبحریہ عبداللہ بن قیس نے ارض روم پر چڑہائی کی۔ یہی پہلا شخص ہے جو ارض روم مین داخل ہوا۔

بعض کا قول ہے کہ پہلے ہی پہل ارض روم پر میسرہ بن مسروق عبسی نے حملہ کیا۔ بہت سامال غنیمت اور قیدی وہان سے ہاتھہ آے۔

بقول بعض جناب عمر نے قدامہ بن مظعون کو بحرین سے معزول کیا اور انکی جگہہ ابوبکرہ کو بحرین ویمامہ کا عامل مقرر فرمایا۔

شراب پر حد جاری کی۔

فاطمہ بنت ولید ام عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے حضرت عمر نے اپنا عقد کیا

کوفیون نے شکایت کی کہ حضرت سعد بن وقاص نماز اچھی طرح نہین پڑہاتے اسلئے حضرت سعد کوفہ سے معزول کئے گئے۔

Marfat.com

خیبر اور وادی قری کو مسلمانون مین تقسیم کیا اور یہودیون کو وہان سے جلا وطن کردیا اور نجران کے یہودیون کو نکالکے کوفہ بھیجا۔

علقمہ بن مجزز مدلجی حبشہ بھیجے گئے۔ وہ بلاد اسلام مین گشت لگایا کرتے تھے۔ اونکے بہت سے ساتھی ضایع ہوے۔ اسکی خبر جب حضرت عمر کو پہونچی تو آپنے قسم ارادہ کرلیا کہ اب مین مسلمانون کو بحری سفر کے لئے نہ روانہ کرونگا۔ اکثر لوگون نے اس واقعہ کو ۳۱ھ کا بتایا ہے اس حساب سے یہ خلیفہ ثالث کے عہد کا ہے۔

ہرقل مرگیا اور اوسکا بیٹا قسطنطین بادشاہ ہوا۔

جناب عمر نے اپنے عمال موجودہ اور بہت سے لوگون کے ساتھ حج کیا۔

عیاض بن غنم فاتح جزیرہ نے انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہی پہلے افسر ہین جنھون نے مسلمانون کو روم پر حملہ کرنیکی جرأت دلائی تھی۔

حضرت بلال بن رباح مؤذن آنحضرت صلعم نے دمشق مین انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعض کہتے ہین کہ جناب بلال کا انتقال حلب مین ہوا ہے

انیس بن مرثد غنوی نے انتقال کیا۔ انا للہ۔ یہ خود بھی اور انکے باپ اور دادا بھی صحابی تھے۔

سعید بن عامر حذیم جمحی کا انتقال ہوا۔ یہ بدری تھے۔ اپنے اخیر وقت مین عامل حمص تھے۔ اکثر لوگون نے لکھا ہے کہ انکا انتقال ۱۹ یا ۲۱ھ مین ہوا ہے۔

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا۔ یہ حضور صلعم کی حقیقی پھوپھی تھین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کا انتقال ہوا۔

Marfat.com

مظہر بن رافع انصاری قوم بکر کے ساتھ شام سے روانہ ہو کے خیبر مین پہونچے تو یہودیون نے اونہین شہید کیا۔ اسی وجہ سے جناب فاروق نے خیبر کے یہودیون کو تنگ ہو کے نکال دیا۔

حضرت اسید بن حضیر نے انتقال کیا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا۔

واقعات سنہ ۲۱ھ

عمرو بن العاص نے عقبہ بن نافع فہری کو زویلہ کی فتح کو بھیجا۔ عقبہ نے ادسے صلح پر فتح کر لیا اور مواضعات مابین زویلہ و برقہ مسلمانون کو دیدیئے گئے۔ بعضون نے اس واقعہ کو سنہ ۲۰ھ کا بتایا ہے۔

(۱) عمیر بن سعد۔ دمشق۔ حوران۔ حمص۔ قنسرین۔ جزیرہ پر عامل تھے۔

(۲) معاویہ۔ بلقاء۔ اردن۔ فلسطین۔ سواحل۔ انطاکیہ۔ فلقیہ پر عامل تھے۔

(۳) ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ نے فلقیہ و انطاکیہ کو صلح سے فتح کیا۔

(۴) معرہ نے مصرین کو صلح پر فتح کیا۔

حسن بصری پیدا ہوے۔

جناب فاروق بہت سے لوگون کے ساتھ حج کو گئے اور مدینہ مین زید بن ثابت کو اپنا قایم مقام کر گئے۔

مکہ۔ طائف۔ یمن۔ یمامہ۔ مصر۔ بصرہ کے امیر حسب سابق تھے کوفہ کے امیر عمار بن یاسر اور قاضی شریح تھے۔

Marfat.com

عثمان بن عاص نے سواحل فارس پر لشکر بھیجا فارس والے جی توڑکے لڑے جارود عبدی بھی اوسی فوج کے ساتھہ تھے وہ عقبہ مین شہید ہوے - بعض نے کہا ہے کہ وہ جنگ نہاوند مین شہید ہوے -

فتح اصفہان کے بعد حممہ صحابی کا انتقال ہوا اور وہین دفن ہوے علاء بن حضرمی عامل بحرین کا انتقال ہوا - اونکی جگہہ ابوہریرہ بھیجے گئے -

جناب سیف اللہ خالد بن ولید نے حمص مین انتقال فرمایا اور جناب عمر فاروق کے نام وصیت نامہ لکھہ گئے - بعض کا قول ہے کہ سیف اللہ نے ۲۳ھ مین انتقال کیا بعض کہتے ہین کہ مدینہ مین وصال ہوا مگر پہلا قول صحیح ہے -

واقعات سنہ ۲۲ھ

دس ہزار آدمیون کے ساتھہ جناب معاویہ نے بلاد روم پر حملہ کیا -

یزید ابن معاویہ اور عبدالملک بن مروان پیدا ہوے -

جناب فاروق نے حج کیا -

واقعات سنہ ۲۳ھ

سنہ ۲۳ھ مین آپکے عمال حسب ذیل تھے -

(۱) نافع بن عبدالحارث خزاعی مکہ مین -

(۲) سفیان بن عبداللہ ثقفی طائف مین -

(۳) یعلی بن امیہ صنعا مین -

Marfat.com

(۴) ربیعہ جند مین۔

(۵) مغیرہ بن شعبہ کوفہ مین۔

(۶) ابو موسیٰ اشعری بصرہ مین۔

(۷) عمرو بن العاص مصر مین۔

(۸) عمیر بن سعید حمص مین۔

(۹) جناب معاویہ رضی اللہ عنہ دمشق مین۔

(۱۰) عثمان بن ابی العاص بحرین مین۔

جناب معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبادہ بن الصامت۔ ابو ایوب انصاری۔ ابوذر۔ شداد بن اوس کو ساتھ لیکر صائفہ پر حملہ کیا۔

جناب ممدوح نے عسقلان کو صلح پر فتح کیا۔

شریح کوفہ کے قاضی تھے اور کعب بن سور بصرہ کے۔ اکثرون کا قول ہے کہ جناب صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم نے کوئی قاضی مقرر ہی نہین کیا تھا۔

قتادہ بن نعمان انصاری نے انتقال کیا۔ یہ وہ صاحب ہین جنکی آنکھ آنحضرت صلعم نے اچھی کردی تھی۔ نماز جنازہ حضرت عمر نے خود پڑھائی۔ وہ جنگ بدر مین شامل تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ انکا انتقال ۲۴ھ مین ہوا۔

حباب بن منذر بن جموح انصاری کا انتقال ہوا۔ یہ بدری تھے۔

ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب حضرت عباس کے بڑے بھائی نے وفات پائی۔

مولی سہیل بن عمرو بدری۔ عمیر بن وہب بدری اور عمیر بن عوف کا انتقال ہوا۔

Marfat.com

عتبہ ابن مسعود جو بہائی تہے عبد اللہ بن مسعود کے اور جنگ احد مین شامل ہوے اور ہجرت حبشہ مین بہی شریک تہے۔ وفات فرما گئے۔

عدی بن ابی الزغباء جہنی نے جو جنگ بدر مین آنحضرت صلعم کے جاسوس تہے انتقال کیا۔

عویم بن ساعدہ انصاری بدری کا انتقال ہوا۔

سہیل بن رافع انصاری بدری نے انتقال کیا۔

مسعود بن اوس کا انتقال ہوا۔ بعضون نے کہا ہے کہ وہ جنگ صفین مین شہید ہوے۔

واقد بن عبد اللہ تیمی نے وفات پائی یہ پہلے شخص ہین جنہون نے اسلام لاتے ہی فی سبیل اللہ جہاد کیا۔

عمرو بن حضرمی شہید ہوے۔ یہ اوسوقت مسلمان ہوے تہے کہ ابہی حضور صلعم دار ارقم مین داخل بہی نہین ہوے تہے۔

ابو جندل بن سہیل بن عمرو اور اونکے بہائی عبد اللہ نے وفات پائی۔ عبد اللہ بدری تہے۔ ابو جندل کو اونکے باپ نے قید کر رکہا تہا اور ہجرت سے منع کرتا تہا اسلئے جنگ بدر مین شریک نہوسکے آخر یوم حدیبیہ کو رہائی پائی۔

ابو خالد الحارث بن قیس نے وفات پائی۔ انہین جنگ یمامہ مین زخم لگا تہا پہلے تو اچہا ہوگیا مگر تہوڑے عرصہ بعد پہر ہرا ہوگیا اور اوسی مین آپنے انتقال کیا یہ بہی بدری تہے۔

ابو خراش ہذلی شاعر نے وفات پائی۔

Marfat.com

غیلان بن سلمہ ثقفی کا انتقال ہوا۔

صعب بن جثامہ بن قیس اللیثی نے وفات پائی۔

حضرات ناظرین آپنے دیکھا کہ جب کسی بادشاہ اور اوسکے عہد حکومت پر خداوندکریم مہربان ہوتا ہے تو اوسکی خاطر سے بڑے بڑے سامان اور لایق وقابل آدمی پہلے سے پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور اوس بادشاہ اور اوسکی سلطنت پر چارون طرف سے برکتون کی بوچھار ہوتی ہے مگر جب وہ زمانہ ختم پر آتا ہے تو ہولے ہولے وہ سامان اوٹھنے لگتا ہے اور وہ قابل لوگ روانہ ہونے لگتے ہین۔

مدتے شادی وغم نیست برابر بجہان	اگر یہ شمع شبے خندہ صبح ست دمے

اب اسکی نظیر آپ دیکھہ لین کہ عہد فاروقی اختتام پر ہے اور بدری۔ اُحدی۔ اور زبردست لوگ صرف تین ہی سال مین مدینہ کو خالی کر گئے اب خالی خلافت منتقل ہونے والی ہے خلیفہ غریب کیا کریگا۔ آپ اوپر دیکھہ چکے کہ امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح نے اسی خلافت مین کوچ فرمایا۔ مورخون نے لکھا ہے کہ سیف اللہ جناب خالد بن ولید نے حمص مین خلافت فاروقی کے آٹھوین سال مین رحلت فرمائی۔

واحسرتا کہ رشتۂ دولت گسستہ شد	پشت اجل زبار مصیبت شکستہ شد

غرضکہ جس زمانہ کا دنیا کو کرشمہ دکھانا تھا وہ اختتام پر ہے اسلیئے اللہ جل شانہ اوسکے لوازمات بھی سمیٹ رہا ہے۔ جسنے مورخانہ نظر سے حضرت عرش آشیانی اکبر کی تاریخ سلطنت دیکھی ہوگی اوسکو ہماری اس تقریر کا مزہ آئیگا۔

ہم ایکدن گبن کی تاریخ اسلام دیکھہ رہے تھے اوسمین جناب مرتضوی کی خلافت کے بیان مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک شخص نے حاضر ہوکے جناب امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے پوچھا۔حضور مجھے افسوس ہے کہ خلافت ابوبکر و عمر سے اچھی چلی اور آپ سے اور جناب عثمان رضی اللہ عنہم سے بگڑگئی اسکا کوئی باعث بھی ہے ؟ ہمارے امیر نے کمال تاسف سے فرمایا کہ بھائی وہ لوگ چل بسے جو ابوبکر و عمر کے کہنے کو سر آنکھون پر رکھتے تھے لیکن میری اور عثمان کی کسی نے سنی نہین اور نہ کسی نے مانی پھر اونکی بنگئی تو کیا کمال ہوا اور ہماری بگڑگئی تو کیا تعجب ہے۔ اَنَا مدینۃُ علمٍ وعلیٌ بابہا۔ صاحب وحی کا قول ہے۔ واہ واہ۔ کیا قَلَّ وَدَلَّ طور سے چارون زمانون کا لب لباب سمجھا دیا ہے جسکی تعریف نہین ہوسکتی۔ ہم ایک دفتر بھی لکھین تو کیا ہوسکتا ہے۔ رباعی

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا	ہم کیا ہین جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے	جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

حلیہ مبارک

تصویر تیری کھینچے مصور تو کیا مجال	دستِ قضا تو پھر کوئی تجھ سا بنا سکے

سرداری اور سروری کی پہلی نشانی جیسی کہ آنحضرت صلعم مین موجود تھی بعینہ وہی آپکے بیمثل اور بے نظیر جانشین مین پائی جاتی تھی یعنے قد مبارک ہمارے فاروق اعظم کا نہایت کشیدہ تھا اگر حضور سینکڑون ہزارون آدمیون کے مجمع مین کھڑے ہوتے تو آپکا قد سب سے نکلا رہتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا حضور سواری پر سوار ہین اور دوسرے ہمراہ رکاب پیدل جارہے ہین۔

قامت است این یا صنوبر یا نہال باغ حسن	یا سہی یا سرو یا شمشاد یا طوبیٰ ست این

آنکھین بڑی پر رعب جسطرف نظر اوٹھا کر دیکھ لی سب کے چہرے اور نگاہین نیچی ہوگئین۔ تلوارین تھین کہ دل کے پار ہوجاتی تھین۔ مجال نہ تھی کہ سامنے آئے

Marfat.com

اور آدمی رعب وجلال سے بیخود نہو جاے۔

چشم چہ گویم ترک ستمگر نیزۂ مژگان غمزۂ خونین		تیغ نگاہش قاتل عالم خنجر تیز من جنبش مژگان	

آپکے سر کے تالو پر بال نہ تھے لوگ کہتے ہین کہ بڑہاپے کے اثر یا افکار سلطنت کے ہجوم سے جاتے رہے تھے مگر ایسا کہنا علم قیافہ کے ایک اصول سے ناواقف ہونے کا باعث ہے۔ رموز دان قیافہ خوب جانتے ہین کہ تالو پہ بال نہونا خوش قسمتی اور عقلمندی اور ذکاوت کی علامت ہے۔

رنگ حضور کا اصل مین نہایت سرخ وسپید تہا مگر عرب کے اوس سخت قحط مین جسکا ذکر اوپر ہو چکا روغن زیتون کہاتے کہاتے اور غریبون کی مصیبت سے صدمے اوٹہاتے اوٹہاتے اور افکار رعیت سے جو جان سے زیادہ آپکو پیاری تہی وہ سرخی وسفیدی اخیر مین جا کے گندم گونی سے بدلکر بزبان حال پکار رہی تہی۔

کسی کو مبتلاے حسن گندم گون نمیگردد		من اورا در بہشت عاشقی آدم نمیدانم

رخسارے ہلکے اور کم گوشت تھے۔ یہ بہی قومی غمخواری کا ایک اثر تہا۔

	ہر جا سخن ز عارض جانان بر آمدہ		رنگین حکایتے ز گلستان بر آمدہ	

ڈاڑہی گہنی۔ مونچہین بڑی بڑی جنکے اطراف مین بہورا پن تہا۔ ریش مبارک مین خضاب لگاتے تھے اور بالون مین ہمیشہ شانہ کیا ہوا رہتا تہا۔

خطے کہ گرد رخش ہمچو ماہ تابانست		نوشتہ سورۂ یوسف بخط ریحانست

حضور اپنے دونون ہاتہون سے یکسان کام کر لیتے تھے۔ بایان ہاتہہ داہنے سے ذرا بہی کم نہ تہا۔ یہ عین سلطنت کی نشانی ہے سب کام اپنا اپنے ہاتہہ سے کر لیا کرتے تھے کبہی کسی کے محتاج نہ رہے۔ یہ بہی بلند اقبالی کی صورت ہے۔

Marfat.com

دست تو یا پنجۂ مرجانست یا کف الخضیب	پنجۂ مہر درخشان یا ید بیضا است این

ہمارے حضور سراپا نور متناسب الاعضاء اور قوی ہیکل تھے۔

ولیم میور نے لکھا ہے کہ حضرت عمر کے کندہے چوڑے - سینہ کشادہ - صورت مین رعب داب - قدرت نے اونہین تیز و طرار - جلدی کرنے والا اور مستعد اور غصہ ور بنایا تہا - حالت غضب مین اپنی مونچھون کو بل دیکر لبون سے نیچے لے آتے تھے مگر وقت نے اونکی طبیعت کو نرم کر دیا تہا اور اس تحکمانہ اور رعب و داب والی صورت کے پردہ مین ایک نرم - ملنسار - متواضع اور محبت والا دل پوشیدہ تہا -

بتان ماہ وش اوجڑی ہوئی منزلین ہیتی ہین	جسے برباد کرتے ہین اوسیکی دل مین رہتی ہین

جناب عمر کی ازواج و اولاد کے بیان مین

ہمارے حضور نے جاہلیت اور اسلام مین کئی نکاح کیئے - علامہ طبری نے ازواج کی تعداد سات بتائی ہے - اونمین سے تین نکاح جاہلیت مین اور باقی چار حالت اسلام مین ہوے -

زینب[1] - ملکہ[2] - قریبہ[3] سے آپنے مسلمان ہونے سے قبل عقد کیا تہا -

(۱) پہلا نکاح عثمان بن مظعون کی بہن زینب سے کیا - عثمان بن مظعون بہت پہلے صحابیون مین تھے - اسلام لانیوالون مین اونکا چودہوان نمبر تہا - ۲ھ مین اونہوں نے وفات پائی - آنحضرت صلعم کو اون سے بڑی محبت تھی - آپ بے اختیار روتے تھے اور اونکے جنازہ کو بوسے دیتے تھے - اونکے بہائی قدامہ بہی جلیل القدر صحابہ مین تھے - زینب مسلمان ہوکے مکہ مین مرین - جناب عبد اللہ اور حضرت حفصہ انہین کے بطن سے ہین - اکثر مورخین نے انکے دوسرے فرزند ارجمند کا نام حضرت عبد الرحمن

Marfat.com

اکبر لکھا ہے۔

(۲) عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل عدوی۔ جناب فاروق کے چچا زاد بھائی کی بیٹی اور سعید بن زید کی بہن تھین۔ سعید بن زید بھی عشرۂ مبشرہ مین ہین۔ عاتکہ سے جاہلیت مین عقد ہوا تھا۔ اونھون نے مسلمان ہو کے ہجرت کی اور مدینہ حضرت عمر کے ساتھہ گئی تھین۔ حضرت عیاض اون سے پیدا ہوے۔ آپ نہایت حسینہ تھین اونکا نکاح پہلے صدیق اکبر کے بیٹے عبد اللہ سے ہوا تھا وہ غزوۂ طائف مین شہید ہو گئے تو عاتکہ نے اونکا ایک نہایت دردانگیز مرثیہ لکھا۔ سنہ ۱۲ھ مین حضرت عمر سے نکاح کیا دعوت ولیمہ مین جناب علی مرتضیٰ بھی شریک تھے۔

( ) قریبۃ بنت ابی امیۃ المخزومی۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہین۔ یہ مسلمان نہین ہوئین اسلیے سنہ ۶ھ مین صلح حدیبیہ کے بعد حضرت عمر نے اونھین طلاق دیدی کیونکہ مشرکہ عورت سے اسلام مین نکاح ناجائز ہے۔ پھر عبد الرحمٰن بن ابو بکر نے ان سے نکاح کیا۔

(۳) ملیکہ بنت جرول الخزاعی۔ اونھین ام کلثوم بنت جرول بھی کہا ہے۔ یہ بھی مسلمان نہین ہوئین لہٰذا سنہ ۶ھ مین اونکو بھی طلاق دیدی۔ بعض مورخ کہتے ہین کہ عبد اللہ انکے بطن سے تھے۔ بعض زید اصغر اور عبید اللہ کو بھی انھین سے بتاتے ہین عبید اللہ صفین مین امیر معاویہ کے ساتھہ قتل ہوے۔

(۴) ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت بن ابی افلح انصاری۔ انکا نام عاصیہ بھی تھا۔ آنحضرت صلعم یا جناب عمر نے انکا نام جمیلہ رکھلیا تھا۔ حضرت عاصم ان کے بھی بتلے جاتے ہین۔ اونکے باپ عاصم بن ثابت بن ابی الافلح (ابی افلح) ایک معزز انصاری تھے

Marfat.com

جو جنگ بدر مین شریک رہے۔جناب فاروق نے اونکو بہی طلاق دیدی تہی۔

(۵) ام کلیم بنت حارث بن ہشام مخزومی۔ابوجہل کی بھتیجی تہین۔انکا باپ اسلام لایا تہا

(۶) ام حکیم بنت الحرث بن ہشام مخزومی۔انکی بیٹی کا نام فاطمہ بتایا جاتا ہے۔

(۷) ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب۔لبعض نے انکا نام رقیہ بہی لکہا ہے وہ جناب سیدۃ النسار فاطمہ زہرا کے لبطن سے تہین۔اپنے عہد خلافت مین جناب فاروق نے اون سے عقد کیا تہا۔ان سے ایک بیٹا زید اور ایک بیٹی رقیہ ہوئی۔

سب معتبر مؤرخون نے اس عقد کا حال مفصل طور سے لکہا ہے یعنے طبری نے تاریخ کبیر مین۔کتاب الثقاۃ مین ابن حبان نے۔معارف مین ابن قتیبہ نے۔کامل مین ابن اثیر نے ایک اور ام کلثوم بہی حضرت فاروق کی بیوی تہین مگر مؤرخون نے دونون مین اچہی طرح تمیز اور تفریق کردی ہے کہ کسی طرح دہوکا نہین ہوسکتا۔یہ نکاح سنہ ۱۷ھ مین ہوا تہا۔صحیح بخاری مین بہی ضمناً اس نکاح کی خبر ہے اسطرح کہ ایکدفعہ جناب عمر نے عورتون کو چادرین تقسیم کین۔اونمین ایک بچ رہی۔فاروق اعظم سوچ مین تہے کہ یہ کسے دیجاے ایک شخص نے عرض کی اے امیر المؤمنین اسے اپنی بیوی ام کلثوم بنت رسول اللہ کو دیدیجے۔یہ نکاح ۴۰ ہزار مہر پر ہوا تہا۔اس عقد کا حال ہم پہلے بیان کر آے ہین۔

(۸) فکیہ۔ایک سریہ بہی آپکے گہر مین بیان کی جاتی ہین۔جن سے ایک بیٹا عبدالرحمٰن اوسط یا اصغر اور ایک بیٹی زینب بتائی گئی ہے۔

ایک تاریخ مین ہمنے آپکی بیویون کی تعداد صرف ۶ لکہی دیکہی اور اونکے حالات اور نامون مین بہی اختلاف پایا۔

روایت ہے کہ مدینہ مین آپنے ام حکیم۔جمیلہ۔ام کلثوم بنت علی مرتضیٰ اور عاتکہ

Marfat.com

بنت زید سے نکاح کیا۔

جناب عمر کی ایک بیوی کا نام فکیہۃ یمنیۃ بھی معلوم ہوتا ہے شاید یہ نام ہمارے ۸ نمبر کا ہو تو کیا تعجب ہے۔

(۹) ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ ۱۲ھ مین جناب عمر نے فاطمہ بنت ولید ام عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے اپنا نکاح کیا۔

طبری نے جناب عمر کے ۸ لڑکے اور ۴ لڑکیان لکھی ہین مگر اور لوگون نے ۹ لڑکے اور چار لڑکیان بتائی ہین۔

صاحبزادون کے اسمائے گرامی یہ ہین۔

(۱) عبداللہ۔

(۲) عبیداللہ۔

(۳) عبدالرحمٰن اکبر۔

(۴) عبدالرحمٰن اوسط۔

(۵) عبدالرحمٰن اصغر۔

(۶) زید اکبر۔

(۷) زید اصغر۔

(۸) عیاض۔

(۹) عاصم۔

صاحبزادیون کے نام مبارک یہ ہین۔

(۱) حفصہ۔

Marfat.com

(۲) رقیہ۔

(۳) فاطمہ۔

(۴) زینب۔

(۱) حضرت عمر کے بیٹون مین جناب عبداللہ بن عمر اپنے سب بہائیون مین افضل ہین اونکی کنیت ابوعبدالرحمٰن تہی اور اونکی والدہ ماجدہ کا نام زینبؓ بنت مظعون ہے صغرسنی مین والد ماجد کے ساتہہ ہی مسلمان ہوے اور اونہین کے ہمراہ ہجرت کی۔ بدر و اُحد کے زمانہ مین آپ بالکل بچہ تہے اسلئے اون مین شامل نہو سکے ورنہ اور سب جنگون مین شریک رہے۔ آپ جلیل القدر عالم۔ بڑے مجتہد۔ عابد۔ اور پورے طور سے سنت پر چلنے والے تہے۔ فقہ و حدیث کے رکن اعظم سمجھے جاتے ہین۔ بخاری و مسلم مین انکے مسائل اور روایات و حدیثین بہری پڑی ہین۔ تمام محدثین کے نزدیک حدیث کے دو سلسلے سب سے زیادہ مستند ہین جنکا نام اونہون نے زنجیر زر رکہا ہے۔ ایک تو وہ حدیث جسکے راویون مین امام مالک۔ نافع اور عبداللہ بن عمر تینون صاحب شامل ہون۔ دوسرے وہ حدیث جسکے راویون مین زہری۔ سالم اور عبداللہ بن عمر تینون صاحب شریک ہون۔ امام مالک اور زہری کے سوا باقی سب حضرت عمر کے گہرانے کے ہین یعنے سالم اونکے پوتے اور نافع اونکے غلام ہین۔ جناب عبداللہ بن عمر حق گوئی مین بالکل بیباک تہے۔ ایکدفعہ حجاج بن یوسف خانہ کعبہ مین خطبہ پڑہ رہا تہا۔ اوسیوقت اور اوسکے منہ پر اوسیکے سامنے کہڑے ہوکر صاف لفظون مین کہدیا کہ اسے خطبہ پڑہنے کی کس نے اجازت دیدی یہ تو دشمن خدا و رسول ہے اسنے بہت سے دوستان خدا کو بے قصور قتل کیا ہے۔ روایت ہے کہ آپکے اس کلام سے جلکر حجاج نے ایک آدمی کو

Marfat.com

مقرر کیا۔ مکہ مین سنہ ٧٣ھ کے آخر یا سنہ ٧٤ھ کے شروع مین حجاج کے متعین کردہ آدمی نے حاجیوں کے ہجوم مین زہر مین بجھے نیزہ کا پھل آپکے قدم مبارک مین چبھو دیا جسکے زخم سے آپ چند ہی روز مین وفات پا گئے۔ اکثر موقعون پر عرفہ وغیرہ مین جناب عبد اللہ بن عمر حجاج سے آگے چلتے تھے اور لوگ اونکی تعظیم وتکریم بہ نسبت حجاج کے زیادہ کرتے تھے۔ یہ باتین بھی اوسے ناگوار گذرتی تھین اسلئے اوسنے آپکو شہید کرا دیا۔ افسوس صد افسوس۔ جناب عبد اللہ نے دو ہزار چھ سو تیس حدیثین آنحضرت صلعم سے روایت کی ہین۔ اصحاب کی ایک بڑی جماعت اور تابعین مین سے بے شمار لوگون نے اونکے ذریعہ سے روایت کی ہے۔ زہری کا قول ہے کہ ہم عبد اللہ بن عمر کی راے کے برابر کسیکی راے کو نہین سمجھتے وہ رسول اللہ صلعم کے بعد ساٹھہ برس تک زندہ رہے۔ رسول اللہ اور اصحاب رسول اللہ کی کوئی بات اون سے پوشیدہ نہ تھی۔

حافظ ابن حجر کا قول ہے کہ عبد اللہ بن عمر۔ عبد اللہ بن مسعود۔ عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن زبیر اور دیگر صحابہ سے زیادہ روایت کرنیوالے ہین۔ سنت رسول اللہ پر چلنے کا اونکو شوق ہی نہ تھا بلکہ یہ عشق اونکا جنون کے درجہ کو پہونچگیا تھا جن کوچون اور گلیون سے آنحضرت صلعم گذرے تھے اونہین مین آپ گشت لگایا کرتے۔ اور قدم بقدم چلتے تھے۔ جہان جہان بیٹھکر حضور صلعم نے وضو کیا تھا وہین آپ بھی کرتے تھے۔ الولدُ سرٌ لابیہ۔ لوگون نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ کی سی عادتین پیدا کرکے وفات پائی۔ حضرت سفیان ثوری نے روایت کی ہے کہ اونہین اپنے مال مین سے جب کوئی چیز پسند آتی تھی تو اوسے خیرات کر دیا کرتے تھے۔ اونکے غلامون کو اس بات کی خبر ہوگئی تھی وہ اونکی اس عادت سے یون فائدہ اوٹھاتے تھے کہ نماز۔ روزہ

Marfat.com

اور عبادت مین سرگرمی ظاہر کرتے اور جناب عبداللہ بن عمر خوش ہو کے اونہین آزاد کرتے تہے۔ نافع نے روایت کی ہے کہ اسی طرح اونہون نے دس لاکہہ غلام آزاد کئے ایکدفعہ کسی نے اون سے یہ بہی کہدیا کہ حضرت آپ یہ کیا کرتے ہین یہ لوگ آپکو دہوکا دیتے ہین تو آپ نے فرمایا۔ بہائی جو دہوکا خدا کی عبادت کرکے دیا جاے اوسکے کہا لینے مین بہی ثواب ہی۔ ایک ایکدفعہ مین تیس تیس ہزار کی خیرات آپنے کی ہے۔ رسول اللہ صلعم اونہین صالح آدمی کہا کرتے تہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا "ہر اُمت مین عالم ہوتا ہے میری اُمت کا عالم عبداللہ بن عمر ہے"۔ آپنے کبہی بہولکر بہی امور خلافت مین دخل نہین دیا۔ صحابہ مین جو لڑائیان ہوئین اونمین طرفین سے کنارہ کش رہے۔ اپنے مرنے کے قریب فرمایا کرتے تہے کہ اگر مجہے اپنی سوانح عمر پر افسوس آتا ہے تو ایک بات پر آتا ہے کہ مین حضرت علی مرتضیٰ کے ساتہہ ہو کے باغیون سے نہ لڑا اسکے سوا مین اپنی زندگی کے کسی کام پر افسوس کرنے کا موقع نہین پاتا۔

جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹون کے نام یہ ہین۔ سالم۔ عبداللہ۔ عبیداللہ۔ عبدالرحمن۔ عاصم۔ حمزہ۔ زید۔ بلال۔ ہر ایک انکا علم و فضل سے معمور تہا مگر سالم سب سے افضل ہین۔ صحابہ کے بعد تابعین مین سات آدمی بڑے فقیہ مانے جاتے ہین اونمین سے ایک سالم بہی ہین۔ وہ اپنے باپ سے بہت مشابہت رکہتے تہے۔

علامہ ذہبی نے لکہا ہے کہ جب جناب علی مرتضیٰ اور امیر معاویہ نے اپنے مقدمہ کا فیصلہ حکم کے ہاتہہ مین دیا تو لوگون نے جناب عبداللہ بن عمر سے آکے کہا۔ تمام مسلمان چاہتے ہین کہ آپ خلیفہ ہون اگر آپ مستعد ہون تو ہم سب آپکے ہاتہہ پر بیعت کرلینگے آپنے کانون پر ہاتہہ رکہا اور فرمایا کہ بہائی مجہے معاف رکہو مین خلافت کو مسلمانون کے

Marfat.com

خون سے خرید نا پسند نہین کرتا۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر کے سوا تابعین مین جو چھ فقہا اور تھے اونکے نام یہ ہین۔ خارجہ بن زید۔ عروۃ بن الزبیر۔ سلیمان بن یسار۔ عبید اللہ بن عبداللہ سعید بن المسیب۔ قاسم بن محمد۔ مدینہ منورہ مین انہین پر حدیث وفقہ کا انحصار تہا بغیر انکے فتوے کے کوئی قاضی فیصلہ نہین کرسکتا تہا۔

(۳) فاروق اعظم کے تیسرے صاحبزادہ جناب عبدالرحمن اکبر حضرت عبداللہ کے حقیقی بہائی تھے۔ انہون نے بھی آنحضرت صلعم کو دیکھا ہے۔ مگر کوئی حدیث اون سے نہین منسوب ہے۔

(۸) تیسرے عیاض تھے جو عاتکہ سے ہوے۔

(۹) چوتھے صاحبزادہ کا نام عاصم ہے۔ اونکی مان جمیلہ تہین آنحضرت صلعم کی زندگی مین پیدا ہوے تھے۔ بڑے عالم وفاضل تھے۔ جناب عمر اور دیگر صحابہ سے حدیثین بیان کی ہین۔ اون سے سنکر اونکے بیٹون حفص اور عبید اللہ اور دیگر اشخاص نے روایتین کی ہین۔ جناب عمر بن عبدالعزیز حضرت عاصم ہی کے نواسہ تھے۔ جناب عاصم نے ۷۰ھ مین انتقال فرمایا۔ وہ کشیدہ قامت۔ جسیم۔ پاکیزہ نفس اور بہت اچھے شاعر تھے اونکے کلام مین کوئی لفظ بہرتی کا یا بیکار نہین ہوتا تہا۔ اونکے ماتم مین جناب عبداللہ بن عمر نے مرثیہ لکھا تہا جسکے ایک شعر کا حاصل مطلب یہ ہے۔

کاش موت عاصم کو چھوڑ جاتی تاکہ ہم سب ساتھہ رہتے اور اگر لیجانا تہا تو سبکو لیجاتی۔

(۶) پانچوین بیٹے زید اکبر حضرت ام کلثوم بنت علی مرتضیٰ سے تھے۔ تیس برس کی عمر مین

Marfat.com

بنی عدی سے لڑائی ہوئی اوسمین اونکا سر پھٹگیا اور چند روز کے بعد ماں اور بیٹے
دونون نے ایک ہی دن وفات پائی۔
(۷) چھٹے بیٹے زید اصغر ام کلثوم بنت جرول کے بطن سے تھے۔
(۲) ساتوین فرزند عبید اللہ بھی ام کلثوم بنت جرول سے تھے۔ آپ نہایت دلیر اور
جنگ جو اور پہلوان آدمی تھے۔ شجاعت اونکی ضرب المثل ہوگئی تھی۔ جب جناب
فاروق شہید ہوے تو ایک دن عبد الرحمن بن ابو بکر نے عبید اللہ سے کہا کہ مین نے
ابو لولو اور حیرہ کے ایک عیسائی جفینہ کو باہم مشورہ کرتے دیکھا تھا اور اونکے پاس
ایک دو دہاری تلوار تھی۔ اس گواہی سے عبید اللہ کو یقین کامل ہوگیا کہ میرے
والد کے قاتل یہی دونون ہین پس تلوار لی اور جفینہ کا سر قلم کر ڈالا۔ جناب عثمان کے
دربار مین مقدمہ پیش ہوا۔ وہان جناب علی اور دیگر اصحاب کی یہ راے ہوئی کہ
قصاص مین عبید اللہ کو بھی قتل کردو مگر عمرو بن العاص وغیرہ نے دربار خلافت کے
اس فیصلہ کی سخت مخالفت کی اور فدیہ دیکے عبید اللہ کو چھوڑوا دیا۔ وہ ۳۷ھ تک
زندہ رہے۔ صفین کی لڑائی مین امیر معاویہ کی طرف ہوکے لڑے اور مارے گئے۔
(۴) آٹھوان بیٹا عبد الرحمن اوسط۔ لہیہ لونڈی کے بطن سے تھا۔ کنیت اسکی ابو شحمہ
تھی۔ اسکو حضرت عمر نے حد مین کوڑے لگوا دیئے تھے اور وہ مر گیا۔ گو روایتین
مختلف ہین مگر اصلیت اتنی معلوم ہوتی ہے کہ ابو شحمہ نے مصر مین عمرو بن العاص کی
گورنری کی زمانہ مین شراب پی لی تھی۔ حضرت عمر نے اوسے مارا وہ چند روز کے
بعد مر گیا۔
(۵) عبد الرحمن اصغر۔ نوین بیٹے کا نام ہے۔ اسکی ماں بھی لونڈی تھی۔

Marfat.com

فاروق اعظم کی صاحبزادیون مین سے حضرت حفصہ۔عبداللہ اور عبدالرحمن اکبر کی بہن تہین۔اونکا نکاح مکہ مین پہلے خنیس بن حذافہ سہمی سے ہوا۔وہ اپنے شوہر کے ساتہہ ہجرت کرکے مدینہ آئین۔جب حضرت خنیس غزوۂ اُحد مین شہید ہوے تو ۳ھ مین وہ آنحضرت صلعم کے عقد مین آئین۔ساٹہہ حدیثین اون سے مروی ہین جنہین بہت سے صحابہ نے اختیار کیا ہے۔۶۳ برس کی عمر پاکر مدینہ مین وفات پائی۔اوسوقت ۴۵ھ تہے۔

(۲) رقیہ۔زید اکبر کی حقیقی ہمشیر تہین اور ابراہیم بن نعیم سے اونکا نکاح ہوا تہا۔

(۳) صاحبزادی کا نام فاطمہ ہے۔ام کلیم کے بطن سے ہوئین۔جنکے شوہر کا نام عبدالرحمن بن زید بن خطاب تہا یعنے فاطمہ اپنے چچازاد بہائی سے منسوب ہوئی تہین۔اوپر ہم فاطمہ کی ماں کا نام ام حکیم لکہہ چکے ہین۔یہ روایت کا اختلاف ہے۔واللہ اعلم بالصواب

(۴) زینب جو فکیہ کے بطن سے تہین۔انکا عقد عبداللہ بن عبداللہ بن سراقہ عدوی سے ہوا تہا۔

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادون مین سے عبداللہ۔عبیداللہ اور عاصم کی اولاد رہی اور خداوند کریم نے اونکی نسل سے بڑے بڑے عالم۔صالح۔محدث۔حامل آثار اور صاحب جاہ پیدا کئے۔

حضرات ناظرین! جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح عمری اب ختم ہے اس وقت تک توآپ اونکی پاک اور بے لوث زندگی کے واقعات ملاحظہ کرتے رہے ہین اب ذرا دونون ہاتہون سے کلیجہ تہام کر شہادت کا حال بہی سن لیجئے۔

حال رحلت کردہ ام بر کاغذ نیلی رقم		شعلۂ را گوئیا در دودِ دل پیچیدہ ام

شہادت

فلک چہ نقش مصیبت کشید واویلا
زچشم اہل زمین خون چکید واویلا

عجب درد است جانم را نمیدانم کہ چون گریم
دلا خون شو کہ تا برحال خود یک لحظہ خون گریم

ہاے! ہاے!! ہاے!!! دل پہلومین خون ہو گیا۔ کلیجہ ٹکڑہ ٹکڑہ ہو کر منہ کو آنے لگا۔ اشکون کی جھڑی دونون آنکھون سے جاری ہے اور ایسی بہاری برسات مین بھی سر سے پیر دن تک وہ آگ لگی ہے کہ خانۂ تن پھنکا جاتا ہے!!

حضرات ناظرین! خدا بنا کے کسی کی نہ بگاڑے۔ آپ بھی فرمائین۔ آمین بلکہ ثم آمین۔ غضب تو یہ ہے کہ پھر بگڑی بھی کیسی جو آج تک نہ بنی۔ افسوس صد افسوس۔ خدا اوس بنانیوالے کا گلا خنجر ظلم کے تلے نہ دکہاتا چاہے ہم بننے والے خاک مین ملجاتے اور زمین کا پیوند ہو جاتے۔ واویلا۔

نہ پایا ہمارے سوا کوئی تو نے	فلک کیا ہمین تھے ستانے کے قابل

چونکہ یہ سانحۂ ہوش ربا اور واقعہ قیامت زا ہمی اوسی سیہ بخت اوندھی قسمت والے کا حصہ ہے جو اس کتاب کو لکھے اسلئے سنگ آمد و سخت آمد اوسے چھاتی پر رکھکے

Marfat.com

ہم ہی لکھنا شروع کرتے ہین۔

ما ئیم کز ازل غم و رنج آشنائے ماست	ما از برائے درد و درد از برائے ماست

صاحبو! اسلام نے ابہی گہوارہ سے قدم نیچے نہین اوتارے تہے اور مسلمانون نے مردم شناسی اور قدردانی اور نیک وبد کی تمیز نہین سیکہی تہی کہ پیار کرنیوالے اور شفقت سے سکہانیوالے کا رخت سفر بندہ چکا اور چلنے کی تیاری ہے۔ اب مسلمانون اور بیکس وغریب اسلام کو چہاتی سے لگانیوالا کوئی میسر نہوگا۔

کہل جاتی ہے پہر ٹہوکرین کہانیکی حقیقت	جب سر پہ کوئی چاہنے والا نہین رہتا

سینہ چاک قلم صفحہ کاغذ پر سیاہ آنسو بہاکر یون گریان اور نالان ہے کہ اے لوگو۔ پہلے اس شہادت جان گداز اور قیامت شور ساز کی تاریخ یادرکہو جو بالاتفاق یہ ہے۔

۲۶ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ مطابق سنہ ۶۴۴ء

مدت خلافت دس برس چہ مہینے چار دن۔

راوی اس دردانگیز حادثہ کو باچشم اشکبار وسینۂ داغدار یون لکہتا ہے کہ پیارے فاروق کی خلافت کا گیارہوان سال تہا اور عمر اونکی پچپن ۵۵ یا تریسٹہ ۶۳ سال سے اوپر تہی کہ مسلمانون کے سرون پر رنج والم کا آسمان ٹوٹ پڑا۔ زمین پیرون کے تلے سے نکل گئی اور بیکس اسلام کی ڈہارس بندہانے والا کوئی نرہا۔ جس دین کو جناب غفران مآب نے چہاتی سے لگا لگا کر بڑے پیار سے پالا تہا اوسے خدا نے

Marfat.com

ٹھوکرین کہانیکو بے والی وارث چھوڑ دیا۔

گلشن بخون طپیدہ شہید نگاہ کیست		گل میدرد قبا چمن دادخواہ کیست

سر پھوڑنے کا مقام ہے کہ ہمارے عاشق زار اور مونس وغمخوار ابھی توانا و تندرست تھے اور جو عظیم الشان اور وسیع ذمہ داریان اونہین سپرد کی گئی تھین اونکو نہایت ہوشیاری اور مستعدی سے انجام دے رہے تھے کہ حج کا زمانہ سر پر آگیا اور وہ غریبون کا والی اور یتیمون کا وارث ازواج رسول اللہ صلعم کیخدمتگزاری کرتا مدینہ سے مکہ گیا اور امہات المومنین کے ساتھ حج کرکے بڑی تعظیم وتکریم سے اونہین مدینہ لایا ابھی واپس ہوے چند ہی روز گذرے تھے کہ مسلمانون کے سرون پر غم کا بادل الم کا طوفان بے وقت لوٹ پڑا اور اسلام کی شوکت وجلالت انجام کو پہونچ گئی۔ واحسرتا۔

دل ہی تو ہی نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئی کیون		روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائی کیون

وفات سے کم وبیش ایک ہفتہ قبل حضرت فاروق اعظم نے خواب مین دیکھا کہ ایک پرندنے دو تین چونچین حضور کے لگائی ہین۔ جناب کعب الاحبار نے اس واقعہ سے تین روز پہلے حضور مین آکر التماس کی کہ جہان پناہ اب حضور کا دور ختم ہو چکا توریت سے مجھے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے کمال جرأت سے فرمایا کہ اسکا کیا غم ہے مرضی مولیٰ ازہمہ اولیٰ۔

اب چھاتی پر پتھر کی سل رکھکے سناے دیتے ہین کہ مغیرہ بن شعبہ ایران سے ایک غلام لاے تھے جسکا اصلی نام فیروز تھا مگر عام لوگ اوسے ابولولو کہا کرتے تھے بچپن مین کبھی یہ شخص رومی عیسائیون کے ہتھے چڑھکے کٹا عیسائی بن چکا تھا۔

Marfat.com

جب مغیرہ بن شعبہ اوسے مدینہ لے آے تو وہ یہان لوہار۔بڑہئی۔اور نقاشی کا کام کرنے لگا۔اوسکی روزانہ آمدنی سے مغیرہ بن شعبہ بہی ایک خفیف رقم دو درہم لیلیا کرتے تہے یہ مدینہ مین ایسے بڑے تین کام کرنے والے کے لئے کچھہ بہت نہ تہی مگر اوس ظالم کو ایک مسلمان محسن کے ہاتہہ مین اتنا جانا بہی شاق گذرتا تہا۔ہم جو حساب کرتے ہین تو دو درہم سات آنے سے بہی کم کے ہوتے ہین جو تین بڑے اور کارآمد پیشہ کرنے والے کے سامنے کچھہ بہی نہ تہے۔

ہمارے فاروق اعظم تو انتظام امور کے لئے بازار کی دیکہہ بہال سے غافل رہتے ہی نہ تہے ابو لو لو نے وہین حضور کو آگہیرا اور التماس کی۔امیر المومنین آپ میری فریاد کو پہونچین۔مغیرہ مجھے حد سے زیادہ تنگ کرتا ہے اور میری کمائی سے بہت کچھہ لے لیتا ہے۔

جناب عمر۔تم اوسے کیا دیتے ہو۔

ابو لو لو۔ دو درہم روزانہ۔

فاروق اعظم۔تم کیا کام کرتے ہو۔

ابو لو لو۔لوہاری۔نجاری۔نقاشی۔

امیر المومنین۔ایسے چلتے ہوے کامون کے لئے اور دار السلطنت مین تو دو درہم کچھہ بہی نہین ہوے۔مین اسمین کمی نہین کرسکتا۔تم تو بڑے ہوشیار کاریگر ہو اور پہر ایسی خفیف رقم کی شکایت کرتے ہو۔بڑے افسوس کی بات ہے۔

ابو لو لو۔ اپنی صورت بگاڑ کے خاموش ہو رہا۔

Marfat.com

حضرت عمر۔ ہمنے سنا ہے کہ تم ہوا چکی بہی بنا سکتے ہو۔

ابو لو لو۔ ہان ہان بنا سکتا ہون۔

جناب فاروق۔ ایک ہمین بنا دو۔

ابو لو لو۔ بہتر مین ایسی چکی بنا دونگا جسکی شہرت پورب سے پچہم تک ہو جائیگی

یہ کہکے منہ بناتا اور بڑبڑاتا ہوا چلدیا۔

جناب عمر اپنے دل مین سمجہگئے کہ یہ شخص بگڑ کے اور مجہے دہمکا کے یہان سے گیا ہے اور لوگون سے بہی اس کا اظہار کر دیا۔

دوسرے دن فجر کی نماز کے واسطے لوگ مسجد مین آکر جمع ہوے ابو لولو بہی اونمین ملکر بیٹھ گیا۔جب فاروق اعظم امامت کے لئے کہڑے ہوے تو پہلی صف مین جا ملا۔ جناب عمر نے تکبیر ہی کہی تہی اور بعض روایات مین ہے کہ دوسری رکعت شروع کی تہی کہ ابولولو نے آگے بڑہکے حملہ کیا اور ایک تیز دودہاری تلوار سے چہہ مقام پر و بروایتے تین جگہہ زخم لگاے۔بہاگتے وقت اور بہی ادہر ادہر کے کئی آدمیون کو زخمی کیا۔ایک زخم کاری جناب فاروق کی ناف کے نیچے لگا تہا۔حضور نے فوراً عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتہہ پکڑ کے نماز پڑہانیکے لئے اپنی جگہہ کہڑا کر دیا اور خود گر گئے۔ہاے غضب۔عمارت اسلام کا ستون گر پڑا اور جڑ ہلگئی۔یہ پہلی مصیبت ہے جو مسلمانون کے سر پر آئی۔اب آگے جو مصیبتین آئینگی وہ سب اسیکی پیدا وار ہین۔ افسوس! اسلام ابہی شیر خوار بچہ ہے اور باپ اوسکا نزع کی حالت مین زمین پر گر کے دم توڑ رہا ہے۔ہاے غضب مسلمانون کے دشمن اونکے گلون کے لئے خنجر تیز کر رہے ہین اور سپر اونکے ہاتہون سے چہین لی گئی ہے۔مومنین۔اگر

Marfat.com

کسی رونے مین ثواب ہے تو یہی رونا ہے جو قومی مصیبت پر ہو۔ محبان اسلام! اگر تمھارے اعمال کی سیاہیان دہونی ہون تو خوب دل کھولکے رولو پہر جنت تمہارا حصہ ہے۔

شبنم مگو کہ بر ورق گل فتادہ است	کان قطرہا ز دیدۂ بلبل فتادہ است

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اوسی حالت سوز وگداز مین نماز پڑہائی۔ جناب فاروق سامنے لبسمل پڑے تہے۔ ابولولو نے اور لوگون کو بھی زخمی کیا۔ کلیب ابن بکیر اور لبقول مسعودی بارہ آدمیونکو مجروح کیا جنمین سے چہہ تو وہین شہید ہوگئے چونکہ نماز کا وقت تہا اور پوری پڑے جب پکڑا گیا تو خودکشی کرلی۔ جناب عمر زخمون کے صدمات سے بڑی دیر تک مسجد مین بیہوش پڑے رہے۔ حضور کا پیٹ باندہ دیا گیا۔ زخم سی دیئے گئے مگر امید زندگی نرہی۔ دوا جو پلائی تو زخم سے باہر نکل آئی۔ وا ویلا وا مصیبتا۔ ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ روز بدہ کو جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے زخمی ہونیکے دوسرے دن وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

طپید مہر درخشان بخون خود ز شفق	شد است تیرہ ز سیلی رخ مہ انور
برہنہ است ز ماتم سر بنات النعش	جدا ز گوش ثریا شد است عقد گہر
بجاے دف زدہ ناہید سینہ زانو	ز آب دادہ عطارد ز گریہ صد دفتر
عمامہ زد بزمین مشتری چو پیش آمد	نہاد بہر چہ مریخ بر گلو خنجر
ز لبس بخاک فگندند خویش را ز فلک	زمین پر است ز بال فرشتگان یکسر

جناب عمر کی اس بیوقت کی موت نے اونہین اپنا جانشین بھی تجویز نہ کرنے دیا۔ وہ مدت سے اسی سوچ مین تہے مگر ابہی فیصلہ نہین کرچکے تہے کہ چشم فلک نے اونکے جاہ وجلال

Marfat.com

مین نظر لگادی۔ وہ سرو لبستان خلافت مسلمانون سے الگ ہوگیا اور اسلام کے اقبال کا آفتاب غروب ہوا۔

شورش بخت نظر کن کہ چو موج دریا	دور تی ازمن کند آنکس کہ من یار تراست

اس آخری اضطراب مین بھی ہمارے بخت بد کے اثر سے کوئی بات طے نہونے پائی۔ جناب عالی نے صرف اتنا ارشاد فرمایا کہ آپ چھہ اصحاب یعنے جناب علی مرتضی۔ حضرت عثمان۔ جناب طلحہ بن عبداللہ۔ حضرت زبیر بن العوام۔ جناب عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملکے کمیٹی کرین اور متفق الرائے ہوکر جسے چاہین خلیفہ کرلین۔ حضرت طلحہ اوس زمانہ مین مدینہ مین موجود نہ تھے۔ اسلیئے یہ فرمایا کہ اگر وہ تین دن کے اندر اندر آجائین تو اونہین اپنے مشورہ مین شریک کرلینا اور جو نہ آئین تو باقی پانچون کو خلیفہ تجویز کرلینے کا اختیار حاصل ہے۔ مین تو اگر امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح بقید حیات ہوتے تو عنان خلافت اونکے ہاتھہ مین دے جاتا۔

صدمہ زخم کی غشی سے جب حضور کو ہوش آیا ہے تو سب سے پہلے آپنے یہ پوچھا کہ بتاؤ میرا قاتل کون ہے۔

حاضرین۔ فیروزا ابو لولو۔

جناب عمر۔ الحمد للہ مین ایسے آدمی کے ہاتھہ سے مقتول نہین ہوا جسے دعوے مسلمان ہونیکا ہوا اور جسنے اپنی عمر بھر مین بھولے سے بھی خدا کو سجدہ کیا ہو

پھر جناب فاروق نے اپنے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ کو طلب فرماکے کہا۔ بیٹا تم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کیخدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنا "عمر آپ سے اجازت چاہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم کے پہلوے مبارک مین دفن کیا جاے"

Marfat.com

جناب عبداللہ ام المومنین کے حضور مین مشرف ہوے۔ صدیقہ نے پہلے ہی سے
غم فاروقی مین رو رو کے اپنا حال تباہ کر رکھا تھا حضرت عبداللہ کو دیکھکے اور بہی
ڈاڑہین مار مار کے گریہ وزاری کرنے لگین اور فرمایا کہ ہاے عمر فاروق اب تمہارے
بعد ہم بیواؤن کا وقر کوئی نہین کریگا۔ ام المومنین کی یہ بین سنکے قریب تہا کہ جناب
عبداللہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگین مگر دونون ہاتہون سے کلیجہ کو مضبوط تہاما
سر سے پیر تک بید کی طرح کانپ گئے اور دردناک آواز سے التماس کی کہ ابّا جان
حضور مین سلام عرض کرتے ہین اور اجازت مانگی ہے کہ اگر مجہے رسول اللہ کے پہلو مین
دو گز زمین مرحمت ہو جاے تو شفقت بزرگانہ سے بعید نہو گا۔ یہ سنکر جناب صدیقہ نے
اپنا حال غیر کر لیا۔ ایک چیخ آسمان پر تہی تو دوسری زمین پر۔ سننے والون کے
کلیجے شق ہوتے تہے۔ پرندے ہوا مین تڑپے جاتے تہے۔ درندے دشت مین سر
دہنتے تہے۔ فرشتون کی زبان پر الامان تہی۔ کروبی کہتے تہے کہ یا الہ العالمین آج
کہین زمین پانی ہو کر نہ بہ جاے۔

اے صبحدم چہ شد کہ گریبان دریدۂ	وے شب چہ حالت است کہ گیسو بریدۂ
از دیدۂ زمانہ روان ست جوے خون	اے دیدۂ زمانہ بگو تا چہ دیدۂ

جب بڑی دیر تک یہ قیامت کبریٰ برپا رہی تو جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
اشکون کی جہڑی کو روک کے جناب عبداللہ سے فرمایا۔ برخوردار۔ اپنے ابّا سے
کہنا کہ میری تقویت تم سے تہی مین نے اتنے دن یہ نہین سمجہا کہ ابّا جان میری سر پر سے
اوٹہہ گئے ہین آج یہ آسمان مجہے بہی بے پدر کئے دیتا ہے۔ میرے حجرہ مین جو دو
بالشت زمین ہے اوسکی نسبت میری یہ آرزو تہی کہ مین بہی اپنے والی و مالک اور

Marfat.com

باپ کے قدمون مین دفن ہو کے خاک ہو جاتی مگر مجھے ایسے تین عاشق معشوقون کو حشر تک الگ کر دینے کی جرأت نہین ہوتی۔ مجھے اسوقت ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلعم اور صدیق اکبر دونون رو رو کے فرما رہے ہین کہ آج دنیا سے مسلمانون کے سر کا سایہ دور ہو گیا اسلیئے اوس زمین کے مجھسے زیادہ آپ ہی مستحق ہین۔ شوق سے وہین رہیئے مجھے کوئی عذر نہین۔ جناب عبد اللہ واپس آے اور والد بزرگوار سے اطلاع کر دی۔ جناب عمر یہ خبر سنکے زخم کی تکلیف بہولگئے۔ بہت خوش ہوے اور فرمایا خدا عائشہ کو اسکا اجر نیک دے اسوقت اوسنے میری بڑی تمنا پوری کر دی ہے۔

پہر جناب فاروق نے فرمایا کہ تا تقرر خلیفۂ جدید حضرت صہیب امامت کرین جنہین خلافت سے کوئی مطلب نہین کیونکہ اگر مین علی وعثمان وزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد ہی مین سے کسیکو امامت کے لیئے کہونگا تو اوسکی نسبت یہ خصوصیت فیصلہ مین اثر ڈالیگی جیسا کہ صدیق اکبر کے معاملہ مین ہو چکا ہے۔ پہر جناب علی مرتضی سے کہا کہ خدا سے ڈرتے رہنا اور اگر پبلک معاملات مین کوئی عہدہ آپکو سپرد کیا جاے تو بنی ہاشم کو اوسکا والی نہ بنانا۔ اسی طرح حضرت عثمان کو وصیت کی کہ خلیفہ ہو کے اپنے اقربا اور قبیلہ کے لوگونکو ہرگز ترجیح ندینا۔

جاریہ بن قدامہ سعدی سے روایت ہے کہ فاروق اعظم نے پہلے اصحاب رسول اللہ صلعم کو اپنے پاس بلایا۔ اونکے بعد انصار پہر اہل شام پہر اہل عراق کو۔ یہ سب لوگ اونکے پاس جاتے تہے اور رو رو کے اور اونکی تعریف کرکے چلے آتے تہے۔ سب کے بعد ہم گئے دیکہا کہ ایک سیاہ چادر پیٹ سے لپٹی ہے اور خون اوس سے ٹپک رہا ہے

Marfat.com

ہمنے کہا کہ ہمین بہی کچہہ وصیت فرمایئے۔ ارشاد ہوا کہ قرآن کی پیروی کرنا اگر تم اوسکا اتباع نہ کروگے تو گمراہ ہوجاؤگے۔ مہاجرین کا خیال رکہنا وہ تہوڑے ہین اور تملوگ بہت۔ انصار کو دین کا گہر سمجہنا۔ اعراب تمہاری اصل اور مادّہ ہین اور ذمی تمہارے کنبون کا رزق ہین۔ یہ تمہارے نبی کا طریق ہے ایکی مین تمہین وصیت کرتا ہون مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے وصیت کی۔ اے قریش کے لوگو مین ڈرتا ہون کہ تم لوگون پر کہین زور ظلم نہ کرنے لگو دو چیزون کا حد سی زیادہ خیال رکہنا یہ تمہارے حقین اچہا ہوگا۔ ایک تو حکم دینے کے وقت اور تقسیم کرنیکے وقت عدل اور انصاف کو ہاتہہ سے نہ جانے دینا اور جو فیصلہ کرنا وہ دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہو۔ دوسرے اس بات کا خیال رکہنا کہ تم لوگون کی چال اونٹون کی قطار کی روش پر ہے خبردار اگر قطار مین سے ایک بہی ٹیڑہی چال چلنے لگا تو سب ٹیڑہے ہوجائینگے پہر سیدہا رستہ تمہین میسّر نہین ہونا۔ غرضکہ جو وصیت اوس مسلمانونکی رکہوالے نے کی اوسکا خلاصہ مطلب قوم کی غمخواری۔ دین کی حفاظت۔ سلطنت کا انتظام۔ رعیت کی خاطرداری۔ ملک کو امن وامان سے رکہنا۔ خدا سے ڈرنا۔ مہاجرین وانصار کی تعظیم وعزت۔ اعراب کی حق شناسی۔ ذمیون کے ساتہہ سلوک سے برتاؤ کرنا اور جو معاہدے اون سے کئے جائین اونکا پورا کرنا۔ اونکی حفاظت سے دست کش نہونا۔ اونکے دشمنون کو اپنا دشمن سمجہنا اور ذمیون کو برداشت سی زیادہ تکلیف ندینا تہا۔ اور سب سے زیادہ مسلمانون کے لئے یہ ہدایت تہی کہ بہائیو ملے جلے اتفاق سے ایک راستہ پر چلے جانا ورنہ مصیبتون اور تباہی کے گڈہو نین جا پڑوگے۔ اوسی چوٹی کی ہدایت کو یہ اونٹ بالکل بہولگئے ہین اور نا اتفاقی سے وہ پہیل پہوٹ

Marfat.com

ڈالی ہے کہ فی آدمی ایک ایک رستہ ہے اوسکا اثر یہ ہوگا کہ اب تباہ ہوے جسنے فاروق سے مُدبّر اور نبض شناس سلطنت کی نہ مانی اوسکی نسبت کسی بڑے اوستاد نے یہ کہا ہے۔

جسنے نہ مانی بڑے کی سیکھ		اوسنے لے ٹھیکرا مانگی بھیکھ	

آپ دیکھہ لین کہ اس قول کا ظہور نمایان طور پر ہو چلا ہے۔ آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا۔

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند		جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اسکے بعد ضعف کے باعث تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوگئے۔ مگر ایک بات دیکھتے رہیئے اور خوب آنکھین پھاڑ پھاڑ کے غور اور احتیاط سے کام لیجئے کہ مظلوم اور غریب عمر نے لب گور تک اپنے خاندان کو خلافت سے الگ تھلگ رکھنے کا خیال پورے طور سے رکھا ہے بلکہ اپنے جانشینون کو بھی بڑے زور شور سے یہ وصیت کی ہے کہ خبردار ہوشیار اپنے ناتہ۔ کنبہ والونکو امور خلافت مین دخیل نہونے دینا ورنہ تمہارے آس پاس کے یہ در و دیوار اور اوپر نیچے کے زمین و آسمان تمہین کاٹ ہی کہائینگے۔ ہاے اب ایسا ناصح شفیق ہم کہان سے لائین اور آٹھہ آٹھہ آنسو اپنے حال پر نہ روئین تو کیا کرین۔

باغبان گل نگرفتم ز من آزردہ مشو		پارہاے جگر خویش بدامان کردم

آپنے اپنے فرزند دلبند عبداللہ کو اہل شوریٰ کے ساتھہ شامل رہنے کو تو کہا مگر یہ سخت شرط لگادی کہ تو ہرگز خلیفہ نہین ہوسکتا اور وصیت کی کہ اے عبداللہ یاد رکھیو اگر اہل شوریٰ مین اختلاف راے ہو تو تیرا فرض ہے کہ تو کثرت راے کا

تابع رہے اگر رائین آدہی ایک طرف اور آدہی دوسری طرف ہوجائین تو تجھے اوس طرف ہوجانا چاہیئے جدہر عبدالرحمن بن عوف ہون یون کثرت تیری طرف ہوجائیگی۔

اسکے بعد عام اجازت دیدی کہ جو آے اوسے میرے پاس آنیدو۔ جتنے لوگ در دولت پر جمع تھے سب اندر آگئے۔ آپ نے اون سے پوچھا کہ بہائیو میری موت مین کوئی بڑا آدمی شریک ہو تو ایمان سے میرے سامنے کہدو۔ سبنے بالاتفاق ایک زبان ہوکر پکارا "خدا نہ کرے۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین"

ہمارے شیر خدا جناب علی مرتضیٰ بہی اسوقت بادل مغموم کلیجہ تہامے مزاج پرسی کے لئے تشریف لاے۔ آپ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے مین ابن عباس بہی آگئے۔ فاروق اعظم نے فرمایا کہ اے ابن عباس تمہین انتخاب کے معاملہ مین میری راے سے اتفاق ہے یا نہین۔ ابن عباس نے جواب دیا مین بالکل آپسے اتفاق کرتا ہون۔ یہ سنکر حضرت عمر نے پہر پوچھا کہ نہین مجھے دہوکا ندینا۔ تمہین اور تمہارے ساتھیونکو خلافت کے معاملہ مین جو کچہہ کہنا سننا ہو وہ اسوقت میرے سامنے کہہ سنلو تاکہ پیچھے جھگڑا نہ پڑے اور مسلمانون کے خون نہ بہتے پہرین جو اسلام کے لئے ہتک اور نقصان کی بات ہے۔

جناب مرتضوی اور قریش مین ایسے پیچیدہ تعلقات تہے جن سے قریش واقع مین حضرت علی کے آگے سر نہین جہکا سکتے تھے۔ چنانچہ جناب علی مرتضیٰ کی خلافت اور معرکہ کربلا اور جناب امام حسن کے حالات دیکھنے سے ہمارے بیان کی کچھہ تصدیق ہوسکتی ہے۔ جناب عبداللہ ابن عباس حضرت علی کے طرفدار اور ہم قبیلہ تھے۔ اونکی اور حضرت عمر کی گفتگو طبری نے لکھی ہے جس سے فاروق اعظم کے خیالات کا بہید

Marfat.com

معلوم ہو جاتا ہے۔ اوسے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ہم یہان لکھتے ہین۔

جناب عمر فاروق۔ کیون عبداللہ ابن عباس حضرت علی ہمارے شامل کیون نہین ہوے

عبداللہ ابن عباس۔ مجھے نہین معلوم۔

راقم۔ چچازاد بھائی کو تو معلوم نہین مگر چودھوین صدی والے جناب مرتضوی کے خیالات کی لاکھون تعبیرین فرماتے ہین۔

فاروق اعظم۔ تمہارے باپ رسول اللہ صلعم کے چچا ہین اور تم رسول خدا صلعم کے چچازاد بھائی ہو۔ پھر تمہاری قوم نے تمہاری طرفداری کیون نہین کی اور تمہین کو خلیفہ کیون نہین بنایا۔

ابن عباس۔ مین نہین جانتا۔

حضرت عمر۔ تم نہین جانتے تو مین تو جانتا ہون کہ تمہاری قوم کو تمہارا سردار ہونا ہرگز منظور نہ تھا۔

ابن عباس۔ کیون۔

جناب عمر۔ کیون کیا۔ وہ چاہتے ہی نہ تھے کہ نبوت اور خلافت ایک ہی خاندان مین آجائین۔ شاید تم یہ کہتے ہو کہ ابوبکر نے ہمین خلافت سے محروم کر دیا۔ خدا کی قسم یہ بات نہین ہے۔ ابوبکر نے جو کیا وہ نہایت ہی مناسب اور بہتر کیا۔ اگر وہ تمہین خلافت دے بھی دیتے تو بھی تمہارے حق مین مفید ہوتا اور بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جاتے۔ اے عبداللہ ابن عباس مین نے تمہاری نسبت

Marfat.com

بہت سی باتین سنی ہین مگر مین نے اس خیال سے اونکی تحقیق نہین کی تاکہ تمہاری عزت میری آنکھون مین کم نہو جاے۔

ابن عباس۔مین بہی تو سنون کہ وہ کیا باتین ہین۔

حضرت عمر۔مین نے سنا ہے تم کہتے ہو کہ لوگون نے ظلمًا اور حسدًا ہمارے خاندان سے خلافت چہین لی۔

ابن عباس۔ظلمًا تو مین نہین کہتا مگر حسد کا کچہہ تعجب نہین۔شیطان نے آدم پر حسد کیا۔ہم لوگ بہی تو آدم ہی کی اولاد ہین اگر محسود ہون تو کیا تعجب ہے۔

حضرت عمر۔افسوس صد افسوس۔بنی ہاشم کے دلون سے پرانے رنج اور کینے نہین مٹتے اور مجہے خوف ہے کہ اسکا نتیجہ برا پیدا ہوگا۔

راقم۔اوہو ہمین آج معلوم ہوا کہ جناب عمر کو بہی معلوم تہا کہ لوگ ہمین غاصب کہتے ہین اور وہ لوگ بہی بغل ہی مین موجود تہے جو کہتے تہے ہماری حق تلفی ہوئی ہے تو اوسی وقت فیصلہ کیون نہین کر لیا گیا کہ آج کے دن کی مین مین تو تو جاتی رہتی اور پہر جب خلافت اور امامت جزاعظم مذہب تہی تو کہل کے کیون نہین کہا گیا کہ بنی ہاشم کے لئے جگہہ خالی کرو۔جناب علی کا حق ہے۔نہ جناب مرتضوی نے ہم پچہلون پر رحم کر کے اسکا دعویٰ کیا۔بلکہ جناب ابن عباس نے دل کے جلے پہپہولے پہوڑنے کو کہا تو یہ کہا۔

ابن عباس۔آپ یہ نہ کہین کیونکہ رسول خدا صلعم بہی تو ہاشمی ہی تہے۔

Marfat.com

جب فاروق اعظم نے دیکھا کہ میرا اخیر وقت ہے اور یہ دل کے بخار نکالتے ہین تو کہا۔ خیر اس ذکر ہی پر خاک ڈالو اور اسے جانے دو۔ حضرت ابن عباس تشریف لیگئے اس گفتگو سے ہمارے ناظرین اپنے خیال کے موافق جو نتیجہ چاہین نکال لین انہین اختیار ہے۔ مگر اتنا تو ہم ضرور کہینگے کہ فاروق اعظم کی طبیعت آزادی پسند واقع ہوئی تھی اور لوگ آزادی کے ساتھہ اونکے سامنے جو چاہتے کہہ لیتے تھے۔ اوپر کی گفتگو سے بہی اور بہت سے اور واقعات سے بہی یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ پس جب چور اور ڈھور دونون چیزین سامنے موجود تہین کسی نے علی مرتضیٰ کی خلافت بلافصل کا دعویٰ پیش کرکے راجی فیصلہ نہ کرالیا اور ہمارے شیر خدا بہی خاموش بیٹھے سیر فرمایا کئے اب کہ نہ سوت ہے نہ کپاس تو کولی سے لٹھم لٹھا کی ٹہیری ہوئی ہے اسکا فیصلہ بہی ہمین بہت اچھا کرنا آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خلافت اور ہمارے چارون خلفاء کو ہمارے سامنے لاکر موجود کردو ہم خلافت اوٹھا کے جناب مرتضوی کے ہاتھہ مین دیدینگے اور باقی تینون سے کہدینگے کہ حضرات آپ خاموش بیٹھے رہین ذرا بہی کان نہ ہلائین ہمارے شیر خدا پہلے معہ جمین خلافت کرلینگے تب تم خلیفہ ہونے پاوگے۔ یون تو آپکی حُبِّ علی ثابت ہوتی ہے۔ مگر یون کچھہ ثابت نہین ہوتا کہ خلافت گئی۔ خلیفہ گئے۔ اب تیرہ سو برس بعد سر پہوڑ رہے ہین اس طرح تو جو کچھہ رہا سہا ہے وہ بہی کہو بیٹہو گے آپنے سنا نہین مثل ہے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔

ندارد حاصلے باسینہ صافان کاوش بیجا		بناخن چہرۂ آئینہ را نتوان خراشیدن

آپسے کہا گیا کہ آپ اپنے بیٹے عبداللہ کو خلیفہ کیون نہین مقرر کر جاتے۔ یہ بات سنکر حضور بہت ناراض ہوے۔ پہر لوگون نے عرض کی کہ جو چھہ آدمی آپنے خلافت کے

Marfat.com

شورے کے لیے مقرر فرمائے ہین اونہین مین سے کسی ایک کو آپ ہی نامزد کردین -
جواب ملا کہ اتنا بڑا بوجھ مین اپنے سر پر نہین لینا چاہتا - لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ آپکو قرینہ سے خبر ہوگئی تھی کہ میرے بعد حضرت عثمان یا علی مین سے کوئی نہ کوئی
نامزد کیا جائیگا اسلئے انہین دونون صاحبون سے مخاطب ہوکر آپنے یہ کہا " اگر
خلافت تم مین سے کسیکو ملے تو اپنے عزیزون اور قریبون کے رتبے بہت نہ بڑہا دینا "
افسوس صد افسوس - ہمارے خلیفۂ ثالث نے اس مشورہ پر عمل نہین فرمایا جس سے
بے انتہا خرابیان مسلمانون مین ظہور پذیر ہوئین - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمر فاروق
کے ہر رگ وپے مین سلطنت و حکمرانی کا مادہ قدرت نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا اور
مسلمانون کے حالات سے ایسے واقف تھے کہ ہر ایک کی قابلیت اور استعداد اونکی
آنکھون کے سامنے تھی -

اے قبائے بادشاہی راست بر بالائے تو		تاج شاہی را فروغ از گوہر والائے تو	

اسی لئے اون سے جب اس امر مین کہا گیا تو یہی جواب ملا کہ آنحضرت صلعم بھی تو اپنا جانشین
نہین مقرر کر گئے پھر مین کیون مقرر کرون - قوم جسے پسند کریگی آپ کر لیگی - غرضکہ
اوس قوم کے شیدائی اور اسلام کے عاشق زار نے اس وبال کو اپنے سر نہ لیا اور
تمہین مختار و مالک کر گیا کہ اپنے دماغ اور دل سے کام لین اور دنیا مین آنکھین
کھول کے چلین -

کلامِ دلکش او معنی آرا		معانی از سوادش آشکارا	

جناب صبحی پاشا اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ جناب عمر نے حضرت عبد الرحمن بن عوف
کو بلا کے کہا - اگر تمہین خلافت منظور ہو تو مین تمہین سپرد کردون -

Marfat.com

عبدالرحمن بن عوف۔ آپ مناسب سمجھین تو مین حاضر ہون ۔

جناب فاروق۔ مین تمہین کبھی صلاح نہین دونگا کہ تم اس وبال کو اپنے سر لو۔

عبدالرحمن۔ تو مجھے بھی منظور نہین۔

پھر جناب عمر نے علی و عثمان و زبیر و سعد و عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین سے کہا کہ اگر تین روز مین حضرت طلحہ آجائین تو اور جو نہ آجائین تو اپنے مین سے کسیکو منتخب کرلینا اور جو خلیفہ ہو اوسے حلف دیکر عہد لیلینا کہ اپنون اور عزیزون کا بوجھہ خلق خدا کی گردن پر نہ رکھے۔ قوم عرب کے صدقے اسلام کی پونجی اور مسلمانون کی گذران کا سہارا اور مادہ ہین اونہین انصاف سے فقرا و مساکین پر صرف کرنا اور سب اتفاق سے رہنا کیونکہ اتفاق ایک بڑی زبردست طاقت ہے۔

درجہان امروز بے پروا مباش	فارغ از اندیشۂ فردا مباش
بیخبر از نالۂ شبہا مشو	غافل از احوال مظلومان مباش
در پے خود کن دعا گویان نیک	بد مکن با مردمان تنہا مباش
نیکوئی کن تو و نیکو نام شو	بد مکن مشہور در اینجا مباش

پھر آسمان کی طرف منہ کرکے یون مناجات کی ”اے کس بیکسان و اے فریاد رس درماندگان تو اچھی طرح جانتا ہے کہ جہان تک مجھسے ہوسکا مین نے اسلام کی شان و شوکت بڑہانے ضعیفون اور ناتوانون کی محافظت اور مصالح ملکی مین کوشش بلیغ کرنے مین کوئی کمی نہین کی ہے اور اپنے جانشین کے لئے ہر طرح سے ملک مین امن و امان اور انتظام چھوڑے جاتا ہون اسپر بھی اگر مجھسے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معافی کا متمنی اور درگذر کا امیدوار ہون۔

Marfat.com

سیکنم گریہ زآلودگی دامن خویش	۔	اشک تا دامن آلودہ من پاک کند

اسکے بعد ابوطلحۃ الانصاری کو حکم دیا کہ ان اہل شوریٰ کو ایک حجرہ مین لیجا کر بٹھادو اور خود حجرہ کے دروازہ پر پہرہ دیتے رہنا جب تک یہ لوگ اس معاملہ کو بڑی چہان بین سے طے نہ کرلین در حجرہ پر موجود رہنا خبردار کوئی اور آدمی اندر نہ جانے پاسے تاکہ انکی تجویز مین خلل پڑے۔ پہر اپنے فرزند عبد اللہ سے فرمایا کہ تم بہی انکے ساتہہ جا بیٹھو مگر انکی کسی بات مین دخل ندینا جب کثرت راے ایک طرف ہوجاے تو اوسے بسروچشم مان لینا اور مساوات کی حالت مین عبد الرحمٰن بن عوف کیطرف ہوجانا تاکہ کثرت راے حاصل ہوجاے۔

اس تمام وقت مین جناب علی مرتضیٰ وحضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عمر کے بالین پر بیٹھے ہوے طبیب کو ہدایات کر رہے تھے کہ علاج مین کوشش کرو مگر جب کوئی چارہ ندیکہا تو کہا گیا کہ خلافت کے لئے کسیکو نامزد کیجیے۔ جواب ملا کہ اوسکی بابت جو کچہہ مجھے کرنا تہا کرچکا اس سے زیادہ کچہہ نکرونگا۔

بعد ازان دنیا کی طرف سے منہ موڑکے یاد الٰہی کی طرف متوجہ ہوے اور تا دم واپسین ذکر خدا مین مشغول رہے۔

جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت زخمون کے صدمہ سے ابّاجان پر غشی طاری ہوئی تو مین نے آپکے سر مبارک کو زمین سے اوٹہا کے اپنی گود مین رکہلیا۔ تہوڑی دیر کے بعد جب اونہین ہوش آیا تو فرمایا۔ ای عبد اللہ میرے سر کو زمین پر رکہدے۔ لعل اللّٰہ یرحمنی۔ شاید خدا مجہپر رحم کرے۔ میرے دل نے فرط محبت سے گوارا نہین کیا کہ ایسے نازک وقت مین اونکے سر اقدس کو

Marfat.com

سخت زمین پر ڈالدو ان مین اوسی طرح گود مین لئے بیٹھا رہا۔ آپ نے جھنجلا کے فرمایا
کہ اے عبد اللہ۔ تیری ماں تجھے نہ دیکھے تو میرے سر کو زمین پر کیون نہین رکھ دیتا۔
مین ڈر گیا اور۔ الامر فوق الادب کے بموجب حکم عالی کی تعمیل کردی۔ آپنے
اپنی پیشانی اور رخسارے زمین پر ملنے شروع کئے اور فرمایا۔ اے لوگو۔ اگر خدانے
اوسے نہ بخشا تو عمر ہلاک ہوگیا۔ یا اللہ میری خطائین معاف کر۔

اسکے بعد ارشاد ہوا کہ اگر مین مرجاؤن تو میری تجہیز وتکفین مین جلدی کرنا۔
جو دو حال سے خالی نہین۔ اگر اچھا ہے تو مین جلدی اوسطرف پہونچ جاؤنگا اور
اگر برا ہے تو تم جلدی سے سبکدوش ہو جاؤگے۔ اتنا فرما کے رونے لگے۔ مین نے
عرض کی کہ ابا جان حضور روتے کیون ہین۔ فرمایا۔ وہان کا حال نہ معلوم ہونے
سے۔ مین نہین جانتا کہ جنت مین مجھے لیجائینگے یا نار جہنم مین جھونکدینگے۔

عروہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ جب فاروق اعظم کے مہلک زخم لگا تو بہت سے
لوگون نے جمع ہو کے التماس کی کہ اے امیر المومنین کسیکو خلیفہ مقرر کر دیجے۔ ارشاد
ہوا۔ اگر امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح زندہ ہوتے تو اونہین مقرر کر دیتا پھر اگر
مجھسے خدا پوچھتا کہ اے عمر تو نے ہمارے بندون کو کسکے سپرد کیا تو کہدیتا کہ خداوند
اوسکو جسے تیرے نبی محمد رسول اللہ نے اپنی امت کا امین فرمایا ہے۔ اگر سالم مولی
ابی حذیفہ زندہ ہوتے تو اونکو خلیفہ کر دیتا پھر اگر مجھسے پرسش ہوتی تو عرض کرتا کہ
اوسے جسکو تیرے نبی صلعم نے اللہ کا دوست رکھنے والا بتایا تھا۔ یہ سنکے لوگون نے
عرض کی۔ اے امیر المومنین آپ اپنے بیٹے عبد اللہ کو خلیفہ کیون نہین کر دیتے
وہ ہر طرح سے اسکے قابل ہین۔ دین مین اونکا مرتبہ بلند ہے۔ فضل مین سب سے اعلی ہین

Marfat.com

اسلام اونکا مقدم ہے۔جواب ملا اے لوگو اولادِ خطاب کے لئے اتنا ہی بہت ہے کہ اونمین سے صرف مجھی سے حساب کتاب ہو جاے اور مین قیامت کے دن برابر سرابر چھوٹون۔

پھر جناب عمر نے دوسرے موقع پر اسی معاملہ مین یون گفتگو کی کہ اے لوگو۔ مین نے تمہارے چلے جانے کے بعد اس باب مین غور کیا تو دل نے کہا کہ علی مرتضیٰ اس کام کے لئے سب سے بہتر ہین۔ وہ تم سب کے بوجھ اپنے سر پر اوٹھا سکتے ہین۔پھر میرے دل نے مجھسے یہ کہا کہ اے عمر اگر تو نے صرف اپنی ہی راے سے ایسا کیا تو جسطرح اب دنیا مین یہ بوجھ تیرے سر پر ہے اوسی طرح قیامت تک تیرے ہی اوپر رہا۔اس سے بہتر ہے کہ تو اس بوجھ کو اہل الراے کے سر پر رکھہ جا۔پس آپنے اون چھہ اہل شوریٰ کو بلایا جنکے اسماے گرامی اوپر مذکور ہو چکے ہین۔ وہ آے اور آپکے سامنے خاموش ہو بیٹھے۔سب سے پہلے حضرت عمر جناب علی کی طرف مخاطب ہو کے کہنے لگے اے علی۔شاید یہ لوگ آپ کی بہت سی تعریف کرکے اور آپکو رسول صلعم کا بہت قریبی رشتہ دار بنا کے اور آپکا علم اور رفقہ جتا کے یہ خلافت آپکو دیدین تو آپ اوس حالتمین خدا سے ڈرتے رہین۔پھر حضرت عثمان سے کہا کہ اے عثمان۔اگر یہ لوگ میرے بعد آپکی تعریف کرکے اور آپ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور آپکی شرافت ونجابت اور تجربہ کاری بلحاظِ سن وسال ظاہر کرکے خلافت آپکے سپرد کرین تو خدا سے ڈرتے رہنا یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔یہ کہکر آپ نے اون چھہ اہل شوریٰ کو بلایا جنکے سامنے جناب خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا اور حضور اونسے بہت راضی وخوشنود دنیا سے گئے تھے۔

Marfat.com

جناب عبداللہ ابن عمر وغیرہ اصحاب سے روایت ہے کہ وہ بزرگوار یہین حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ - جناب طلحہؓ - جناب زبیرؓ - عبدالرحمن بن عوفؓ - سعد ابن ابی وقاصؓ - رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین - پہر آپنے ان سب کے سامنے فرمایا کہ مین ان چہ صاحبون مین سے اوسے خلیفہ کیا چاہتا ہون جسپر ان چہون کا اتفاق ہو - اگر اینمین اختلاف ہو تو جسطرف کثرت راے ہو وہی خلیفہ کیا جاے - اگر دونون طرف مساوی رائین ہون تو محاکمہ میرے بیٹے عبداللہ کے سر ہے جدہر وہ ہو وہی آدمی خلیفہ ہو - اگر لوگ اس محاکمہ سے بہی راضی نہون تو اوس جماعت کے قول پر عمل کیا جاے جسمین عبدالرحمن بن عوف شامل ہون -

آپکی یہ باتین سنکے سب چلے گئے - آپنے اپنے بیٹے عبداللہ سے فرمایا کہ بٹیا اگر علی مرتضیٰ خلیفہ ہون تو تم بدل وجان اونکی اطاعت کرنا اور کبہی اونکی فرمانبرداری سے قدم باہر نرکہنا - یہ سنکر حضرت عبداللہ نے عرض کی - ابا جان اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ جناب علی کا خلیفہ ہونا پسند کرتے ہین تو آپ خود اونہین خلیفہ کیون نہین کر دیتے یہ بات تو آپکے اختیار مین ہے - ارشاد ہوا کہ پسند کرنا اور بات ہے اور اپنے سر لینا دوسرا امر ہے - مین یہ نہین چاہتا کہ جسطرح زندگی مین یہ بوجہ میرے سر پر تہا اوسی طرح موت کے بعد بہی یہ جہنجہٹ میرے ہی اوپر دہرا رہے -

جناب عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک صحابی نزع کی حالت مین والد ماجد کو دیکہنے آے اوس وقت بالکل آپکا آخری وقت تہا آپکی یہ حالت معائنہ کرکے سب سے پہلے یہ کہا کہ اے امیر المومنین اُمت محمدی پر کسیکو خلیفہ کر جائیے - غور فرمالیجے کہ اگر اونٹون کے چرواہے اونٹون کو جنگل مین بے حفاظت چہوڑکر آپکے پاس

Marfat.com

چلے آئین توآپ ادن سے ضرور ناراض ہونگے اور کہینگے تم ہمارے اونٹونکو بے محافظ جنگل مین کیون چھوڑ آئے - افسوس آپ خدا کے پاس جاتے ہین اور مسلمانونکو بے والی و وارث چھوڑے جاتے ہین یہ غریب مصیبت کے وقت کسکے دامن عاطفت کی پناہ لینگے -

یہ دردناک بیان سنکر حاضرین مین کہرام پڑ گیا - فرط محبت قومی سے فاروق اعظم کی آنکھون سے بھی آنسو نکل پڑے اور فرمایا - لوگو - صبر کرو - نہ کوئی سدا رہا ہے نہ رہیگا - سفر آخرت سبکو درپیش ہے تم سب مل جلے پیار و محبت سے رہنا اور اسلام کی حالت کو بگڑنے ندینا یہی تمہارا پہلا فرض ہے مجھسے جیسی ہوسکی تمہاری خدمت کی اگر اوسمین کوئی فروگذاشت ہوئی ہو تو معاف کرنا اور دعا کرتے رہنا کہ خدا بھی میری خطا سے درگذر کرے - ابوبکر صدیق نے مجھے خلافت دیدی تھی اگر مین بھی اونکی تقلید کرون تو کر سکتا ہون مگر مجھے قیامت تک یہ وبال اپنے سر لینا منظور نہین لہذا مین آنحضرت صلعم کی پیروی اختیار کرتا ہون جو اپنا جانشین مقرر کرکے نہین گئے - تم لوگ جسے چاہو اپنا حاکم خود مقرر کر لینا تاکہ تمہاری شکایت کسی طرح میرے ذمہ نرہے - پس تم سبکو خدا کے سپرد کرتا ہون خدا تمہارا حافظ و نگہبان رہے یہ فرمانا تھا کہ در و دیوار سے رونے کی صدائین آنے لگین - مدینہ تھا کہ جوش گریہ سے کلیجہ پہاڑے ڈالتا تھا اور ہر شخص کی زبان پر یہی بات جاری تھی کہ اب ایسا بادشاہ قسمت مین نہین جو راتون کو ہمین آرام سے سُلا کے آپ چوکیدار رہیگا - ہائے قسمت نے کیسا روز سیاہ دکھایا - یہ بیوائین - اپاہج بڑھیان - سارے یتیم - لاوارث بچے اب کسکے ہوکے رہینگے - جبکہ خدا نے اونکے سر کا سایہ اوٹھا لیا - وائے نصیب استنے

Marfat.com

آرام کے بعد کیسا آسمان ٹوٹ پڑا۔

از پیش من آن رشک چمن میگذرد	چون روح روانے کز تن میگذرد
حال عجبے روز وداعش دارم	من از سر جان واز من میگذرد

غرضکہ عمر فاروق کے یہ الوداعی کلمات اور چارون طرف کے نالے سنکے سب خاموش ہوگئے کسی نے دم نہ مارا۔

کعب احبار جب تشریف لاے تو جناب عمر نے اونکو دیکھکر دو شعر عربی کے پڑہے جنکا فارسی ترجمہ یہ ہے۔

داد مارا کعب عالم این خبر	بعد سہ روز از تو کے ماند اثر
قول او صادق بد و شد آنچنان	کہ خبر داد آن خبر دار نہان
نیست مارا خوف جان اے جان جان	ہست خوفم از گناہ بے کران

بات یہ تہی کہ کعب احبار نے جناب عمر کی شہادت سے قبل باریاب ہوکر کہا تہا کہ آپ وصیت فرمایئے کیونکہ مجھکو کتاب سے معلوم ہوا ہے کہ آپ تین دنمین وفات پاینگے آپکی صفت اور حالات حیات و موت توریت مین موجود ہین پہر اگلے دن کعب نے آکر کہا کہ اب دو دن آپکی زندگی کے رہے ہین پہر اگلے روز آکر کہا کہ اب ایکدن باقی رہگیا ہے۔ اوسوقت تک کسی قسم کی کوئی بات ایسی نہین پائی جاتی تہی جس سے آپکی رحلت کا شبہ بہی ہوتا کہ تیسرے دن کی صبح کو یہ قیامت انگیز حادثہ واقع ہوا۔

ناظرین ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے معشوق کی ایک ادا آپکو اچہی طرح دکہا دین جسکے ہم گہائل ہین۔ نصیب دشمنان قبر مین پیر لٹکا دیئے ہین اور زندگی کی کوئی صورت نہین سب امیدین منقطع ہوچکی ہین کوچ کا سامان ہے۔ آنکہین پہاڑ پہاڑ کے جو

Marfat.com

دیکھتے ہین تو زمین و آسمان کے چودہ طبق تو نظر آجاتے ہین مگر خلیفہ ہی نظر نہین آتا۔ تجربہ کاری اور لیاقت سرداری کے یہی معنی ہین کہ جو آتا ہے متقاضی ہے کہ حضرت دیر کیون لگائی ہے کہین خلیفہ کا نام لے ہی چکیئے مگر وہان یہی جواب ہے کہ بھائیو عطاے تو بلقاے تو۔ مین اپنے اوپر وبال کیون لون تم جانو اور تمہارا کام۔ جس سے راضی ہو اوسے ٹھوک بجا کے اپنے آگے کر لینا۔ البتہ جن صاحبون کی نسبت ظنّ غالب ہے کہ میرے بعد یہی خلیفہ کیئے جائینگے اونہین وہی مشورہ دیا گیا ہے جسکی خلاف ورزی اونکے حق مین سمّ قاتل ہو گی خوبصورتی اور وضعداری اسی کا نام ہے۔ اے سبحان اللہ۔

روے آئینہ زراے تو مصفا شدہ است	طوطئ ناطقہ از فیض تو گویا شدہ است

حضرات۔ آپ یون نہ فرمائین کہ جسکی قسمت مین رونا ہی لکھا ہو اور عادت مین جسکی رونا داخل ہو اوسے کیونکر سمجھائین نہین یہ غلط ہے ہمسا ہنس مکھہ تو پیدا ہونا مشکل ہے۔ ہم تو سواے قومی مصیبت کے اپنے باپ مان اور اکلوتے بیٹے کو بھی رونا قطعی گناہ اور حرام سمجھتے ہین۔ البتہ قومی مصیبت پر جب کلیجہ منہ کو آتا ہے تو نا آنسو نکل پہر تھم نہین سکتا۔ آپ دیکھین کہ خلیفہ مر چکا اب مسلمانون کا سنبھالنے والا کہین نہین اور آگے چلکے خلافت کا بھی جنازہ نکلنے والا ہے۔ اب دیکھین تو سہی کہ کون مسلمان ہے جو نہ روئیگا۔

دیکھو خاندان بنی ہاشم مین سے صرف ایک آنحضرت صلعم تو نہین ہین مگر اونکے چچا حضرت عباس موجود ہین اودہر "لافتا الا علی لاسیف الا ذوالفقار"۔ اور "لحمک لحمی و دمک دمی" کے مخاطب ہمارے شیر خدا علی مرتضیٰ (میری خاطر سے آپ مان لین)

Marfat.com

خلافت بلا فصل کے دعویدار خدار کے بقید حیات ہین۔ اور سارا خاندان بنی ہاشم
کھچا کھچ بہرا ہوا چاند تارون کی طرح جگمگا رہا ہے۔ اب خاندان بنی امیہ کی طرف چلیئے
جناب عثمان ایک۔ ہمارے معظم و مکرم حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو۔ بزرگ
خاندان حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ خود صحیح و سالم موجود ہین اور خاندان بنی امیہ
لبریز سے بہی زیادہ پُر ہے۔ ایک غریب عمر ناشاد و نامراد بن چہنے جو کے سوکہے ٹکڑے
کہائے ہوے دنیا سے جاتا ہے۔ اب دیکہنا کہ خلافت مین کیسے سات چاند لگتے ہین
اور عرب و عجم و عراق وغیرہ کی بادشاہت کیسے منہ ڈہک ڈہک کے روتی ہے۔ اسوقت
مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت ہمین یاد آئی جو ناظرین کے سننے کے قابل ہے
جناب مولانا صاحب فرماتے ہین کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ
مین اپنے مکان کی دیوارون پر باہر سے مٹی کی تہ چڑہا رہے تہے۔ ملاحظہ ہو
کہ ہندوستان سے بہی بڑے ملک کے بادشاہ کیلئے یہ کیا اچہا نفیس کام تہا۔ ہاتہہ
پیر کیچڑ مٹی مین سنے ہوے چہرہ گرد آلود۔ جسم غبار سے اٹا ہوا تہا کہ اسی حالت مین
ایک متمول یہودی سوداگر سامنے آکہڑا ہوا اور عرض کی۔ اے فخر عرب والعجم۔ فریاد
بنکر آیا ہون میری داد کو پہونچو۔ آپنے ہاتہہ سے مٹی کا ڈہیر تو دیوار پر رکہدیا اور دست
تاسف ملتے ہوے مستغیث کے روبرو کہڑے ہو کے فرمایا کہ خیر تو ہے کیا نوبی کرئی
عمر کی تباہی کی خبر لایا ہے۔

یہودی سوداگر۔ حضور آپکے ہوتے ہوے مین لُٹ گیا۔ کہین کا نہ رہا۔ میرے
بال بچے بہوکے مرجاینگے۔

جناب عمر۔ کچہہ کہو تو سہی کہ ہوا کیا۔ مجہسے اوسکا کچہہ علاج بہی ممکن ہے یا نہین۔

Marfat.com

سوداگر۔ آپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ امیر المومنین میں لٹ گیا للہ میری مدد فرمائیے۔

جناب فاروق اعظم۔ خدا کو یاد کر۔ وہی بیکسوں کا فریاد رس ہے۔ جہاں تک ہوسکیگا میں بھی تیری مدد کو موجود ہوں۔

سوداگر۔ امیر المومنین! حاکم بصرہ نے مجھسے ایک لاکھ درہم کا مال اسباب خرید کے اپنے گھر میں رکھ لیا ہے۔ جب دام مانگنے جاتا ہوں حیلے حوالے بتاتا ہے۔ میں نے کوشش کی کہ بلا سے میرا مال ہی واپس ہو جاے تو بھی صبر کر لونگا مگر یہ بھی نہو سکا۔ کیا کروں

حضرت عمر۔ بس اتنی ہی بات ہے یا کچھ اور۔

سوداگر۔ ہاں حضور اتنی ہی بات ہے۔

جناب فاروق۔ اچھا تو کاغذ قلم دوات مجھے دو۔

سوداگر۔ جناب میں مصیبت کا مارا تباہی میں گرفتار۔ بصرہ سے یہانتک دو دو منزل کی ایک ایک منزل کرتا چلا آتا ہوں۔ کہیں دانہ پانی ملا کہیں نہیں ملا۔ میرے پاس لکھنے کا سامان کہاں۔

راقم۔ یہ سنکے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ دور ایک مٹی کے برتن کا ٹھیکرا پڑا تھا اوٹھا لاے اور اوسپر یہ عبارت ٹھیکری ہی سے لکھدی ۔

"حاکم بصرہ کو معلوم ہو کہ تیری شکایتیں تو بہت سنی جاتی ہیں مگر تعریف کسی سے نہیں سنی۔ یا تو اس عیب کو دور کر یا اپنی جگہہ سے الگ ہو جا۔ راقم عمر بن الخطاب از مدینہ"

Marfat.com

اب اس تحریر کی حیثیت کو دیکھیئے۔ یہ ایک فرمان ہے ایک جلیل القدر بادشاہ کی طرف سے گورنر صوبہ کے نام ایک ٹھیکرے پر لکھا ہوا۔ جسپر نہ مہر ہے نہ طغرانہ کوئی اور درباری جاہ وجلال کا نشان۔ آپنے ٹھیکرا سوداگر کے ہاتھہ مین دیدیا۔ وہ اوسے بھیک کا ٹھیکرا سمجھکے چلدیا۔ جب بصرہ مین پہونچا تو دیکھا کہ حاکم کی سواری بڑے تزک واحتشام سے چلی آتی ہے بڑا جلوس ساتھہ ہے۔ بچو۔ بڑھو۔ ہٹو۔ ہوتی چلی آتی ہے۔ سوداگر دبکے ایک طرف ہوگیا۔ جسوقت وہ عربی گھوڑا مرصع ساز وسامان سے سجا ہوا جسپر حاکم بصرہ سوار تھا پری کی طرح اٹھکیلیان کرتا ہوا پاس سے گذرا سوداگر نے بڑھکے وہ ٹھیکرا حاکم کے ہاتھہ مین دیدیا۔ اب ایک صاحب عدل وداد کی صولت دیکھنے کے قابل ہے کہ حاکم کی نظر پہلے ''راقم عمر بن الخطاب از مدینہ'' پر پڑی۔ دیکھتے ہی تھرا گیا۔ فوراً گھوڑے سے نیچے اوتر پڑا۔ سوداگر کا ہاتھہ پکڑے ہوے اپنے مکان پر لایا اور اوسی وقت جیسے ہوسکا اوسکے لاکھہ درہم اوسے دیدیئے۔

روایت مسطورۂ بالا مولانا جامی صاحب کی ایسی تشخیص مین سے ہے جسمین سبھی باتین توآگئی ہین۔ حضرت عمر کی سادہ بے غرضانہ زندگی اونکی رعیت پروری اور انسانی ہمدردی خواہ آدمی کسی مذہب اور ملت وقوم کا ہو۔ اونکی شاہی سطوت وجلال اس سے بخوبی ظاہر ہے۔ اسکے سوا غیرون کو اپنون پر فوقیت دینا اونکی سوانح عمری کی ایک خاص شان ہے جسے ہمنے کہین دیکھا ہی نہین پھر خداداد اقبال ایسا جسنے آنحضرت صلعم کے وقت سے اونکے دم واپسین تک سایہ کی طرح کبھی ساتھہ ہی نہین چھوڑا اور جو خواہ مخواہ سے یہ کہلا رہا ہے کہ جسے پی چاہے وہی سہاگن ہے۔ یہ باتین جسمین آپ ہمین دکھادینگے اوسیکو ہم عمر سے آگے کردینگے اور عمر کو پیچھے ہٹا لینگے

Marfat.com

ہماری کتاب کے پڑہنے والے کو اس بات پر کمال تعجب ہو گا کہ آنحضرت صلعم کے چچا جناب عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسوقت تک بقید حیات ہین اور فاروق اعظم نے اونہین خلافت کے مشورہ تک مین بہی نہین پوچہا۔ یہ کیا کیا۔ باعث یہ ہے کہ حضرت عباس اور جناب عمر مین گہرا دوستانہ اور دانت کاٹی روٹی تہی اور تمام عرب وعجم مین یہ بات مشہور تہی۔ اسی خیال سے حضرت عمر نے اونہین مشورۂ خلافت مین شامل نہین فرمایا تاکہ ملی بہگت نہ ثابت ہو اور لوگ یہ شکایت نکرین کہ گو خود خلیفہ نامزد نہین کیا اور بظاہر مین آپ الگ تہلگ رہے مگر اپنے حسب منشا کارروائی کرانیکے لئے اپنے دلی دوست کو سمجہا بوجہا کے شورے مین شامل کر دیا تہا تاکہ جناب مرتضوی کو اب بہی خلافت نہ ملے۔ دوسرے حضرت عمرؓ نے اون لوگونکو اہل شورہ مقرر کیا تہا جو اسلام لانے مین جناب عباس سے مقدم اور حضرت عباس اون سے موخر تہے۔ جناب عباس یا کسی اور صحابی نے کبہی اعتراض بہی نہین کیا کہ جناب عباس شورے مین کیون نہین داخل کیئے گئے۔ کیونکہ سب جانتے تہے کہ اہالیان شوریٰ بہ نسبت جناب عباس کے مقدم الاسلام ہین۔

امام محمدؒ بن حسن فرماتے ہین کہ سعید بن زید حضرت عمر کے چچازاد بہائی عشرۂ مبشرہ مین تہے اونکو بہی اپنی قرابت کیوجہ سے آپنے شورے مین داخل نہین فرمایا تاکہ میرے تقوےٰ اور احتیاط مین کسیکو شبہ نہ ہو اور لوگ یہ نہ کہین کہ دوسرون کو نصیحت تہی کہ کاروبار خلافت مین اپنون کو دخل ندینا اور خود اپنے عزیز خلافت کے کام مین داخل کیئے جاتے تہے۔

روایت ہے کہ جناب فاروق اعظم پر ۸۶ ہزار درہم کا قرضہ تہا اوسکے لئے

Marfat.com

اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ میرے ترکہ سے ادا ہوسکے تو بہتر ہے ورنہ خاندان عدی سے درخواست کرنا اگر وہ بھی پورا نہ کرسکیں تو کل قریش سے کہنا لیکن قریش اور بنی عدی کے سوا کسی اور کو تکلیف ندینا۔ غرضکہ حضرت عمر کا مکان مسکونہ امیر معاویہ کے ہاتھہ فروخت کرکے وہ قرضہ ادا کیا گیا۔ عمرو بن شبّہ نے جناب فاروق کے غلام نافع سے روایت کی ہے کہ فاروق اعظم پر قرض کیونکر رہ سکتا تھا جبکہ اونکے ایک وارث کا حصہ ایک لاکھہ مین بکا تھا۔

روایت ہے کہ جب فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وفات فرمائی تو اوسوقت آپ خفیف اور کمزور آواز سے کلمہ کا ورد کر رہے تھے اور کبھی کبھی یہ شعر عربی کا پڑھتے تھے

ظلومٌ لنفسی غیر انی مسلمٌ		اصلی الصلوٰۃ کلھا واصومٌ	

یعنے اگر مین مسلمان نہوتا تو میرے نفس کے لئے بڑی مشکل ہوتی مگر مین نے تمام نمازین پڑہی اور روزے رکھے ہین اسی حال مین اونکی روح پاک نے قفس عنصری سے پرواز کی اور اس دار فانی سے بہشت برین کو سدہاری۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ صہیب نے پڑہائی۔ جنازہ لیکر لوگ چلے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے در دولت پر حاضر ہوکے سلام عرض کیا اور کہا کہ عمر بن الخطاب کا جنازہ حاضر ہے اگر اجازت ہو تو دفن کرین حضرت صدیقہ نے حکم دیا کہ اندر چلے آؤ اور شوق سے دفن کرو۔

جناب علی مرتضیٰ۔ حضرت عثمان۔ جناب زبیر۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف۔ جناب سعد۔ حضرت عبداللہ بن عمر جناب طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین نے جنازہ کو قبر مین اوتارا اور آپ آنحضرت صلعم اور جناب صدیق اکبر کے پاس حجرۂ عائشہ مین

Marfat.com

دفن ہوے اور اسلام کے جاہ وجلال واقبال کے آفتاب نے غروب فرمایا۔

آفاق از مصیبتے او سینہ چاک شد	خلقے بمردو زین غم جانکاہ خاک شد

تاریخ دفن یکم محرم سنہ ۲۴ھ یوم شنبہ زخمی ہونیسے تین دن بعد

قبۂ سبز مدینہ او ترا آباد دل مین	بنگیا روضۂ محبوب کا نقشہ دل مین

اى محبان اسلام! اسلام کی مصیبتون کے آغاز کا یہ پہلا دن ہے اسے خوب یاد رکھو اور جتنی آفتین اسلام پر آئین وہ سب اسکی پیدا وارین۔ رکھوالا نرہا اب سپر کون بنے۔ ہاے۔ ہاے۔ ہاے۔

کسی اوستاد نے تاریخ وفات کے دو مادے نکالے ہین جو بڑے نایاب ہین۔

شنبہ وغرۂ محرم بود	کہ عمر نقل زین جہان فرمود
بسکہ در عدل سعی و کدّش بود	رحلتش ہم لسال کد فرمود

۲۴ھ

دیگر

سال نقلش خرد بحسرت خواند	واے صد واے عدل بیکس ماند

عدل = ۱۰۴   کس = ۸۰

۱۰۴-۸۰ = ۲۴ھ

غرضکہ عمر فاروق نے اس جہان گذران سے کوچ کیا جسکے باعث اسلام کے عاشق قیامت تک روتے رہینگے۔ اس واقعۂ صعب پر بہت سے لوگون نے مرثیے لکھے ہین

Marfat.com

مگر شماخ کا مرثیہ سب مین زیادہ درد انگیز ہے اوسکے چند شعر ہم بھی نقل کرتے ہین۔

(۱)	جزی اللہ خیرا من امیر و بارکت	ید اللہ فی ذاک الادیم الممزق
(۲)	قضیت امورا ثم غادرت بعدها	بوائج فی اکمامها لم تفتق
(۳)	ابعد قتیل بالمدینۃ اظلمت	لہ الارض تہتز العضاہ باسوق
(۴)	تظل الحصان البکر یلقی جنینہا	نثا خبر فوق المطی معلق
(۵)	وما کنت اخشی ان تکون وفاتہ	بکفی سبنتی ازرق العین مطرق

یعنے

(۱) خدا جزائے خیر دے امیر المومنین عمر کو اور حق سبحانہ تعالے کا ہاتھہ اوس جلد مین برکت دے جو خنجر ظلم سے ٹکڑہ ٹکڑہ ہو گئی ہے۔

(۲) اے عمر فاروق تمنے اپنے عہد مین بہت سے امور عظیمہ کا فیصلہ کیا مگر بعد از ان اونکے پردون مین ایسی مصیبتین نکلین جو ابتک ظاہر نہین ہوئی تہین۔

(۳) اب بعد مقتول مدینہ کے بڑے بڑے سرسبز درختون پر خزان چہا جائیگی اور مملکت اسلام پر اندہیرا غالب ہوگا اوسکا غم سبکو جکڑ لیگا۔

(۴) اس خبر وحشت اثر کو شتر سوار شہر بشہر لیے پہرتے ہین جہان اسکی شہرت ہوتی ہی وہان کی پاکدامن شوہردار عورتون کے حمل فرط غم واندوہ سے گر پڑتے ہین۔

(۵) افسوس ہائے افسوس مجہے یہ ڈر مطلق نہ تہا کہ ایک کمینہ ذلیل اور گربہ چشم ڈہیٹ آدمی اوسے مار سکیگا کیونکہ اوسکا مرتبہ ذلیل قاتل سے بدرجہا بڑہا ہوا تہا۔

ہم نہین بتا سکتے کہ رونے والے قیامت تک عمر کو کیا کیا کہکے روئینگے کیونکہ دست قدرت کی اس پیاری پیاری صنعت مین لاانتہا خوبیان مضمر تہین جنکا حصر حیطۂ تحریر

Marfat.com

مین نہین آسکتا۔ ہاے صد ہزار ہاے۔ جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مظلوم مدینہ کے جنازہ پر گریبان چاک کرتے سر پر خاک اوڑاتے جانوران صحرائی کو آٹھہ آٹھہ آنسو رولواتے اوسوقت پہونچے ہین جبکہ لوگ نماز جنازہ پڑہ چکے ہین آپ پچہاڑ کہاکے گر پڑے جب ہوش ہوا تو بولے اے لوگو۔ گو تم نے میرے آنے سے پہلے نماز جنازہ پڑہا لی تو کیا ہوا اگر تم مظلوم کی مدح سرائی مین مجہہ سے آگے نہین بڑہ سکتے پہر کہنے لگے۔

اے عمر۔ تم زندگی بہر کے لئے ہمارا چین و آرام لیگئے اب رات کو ہم لوگ آرام سے سو نہ سکینگے۔

اے عمر۔ اب ہم ایسا آدمی کہان سے لائینگے جو ہمارا غم کہائیگا۔

اے عمر تو ہمارا اچہا اسلامی بہائی تہا۔

عمر۔ تو حق کا سخی باطل کا بخیل۔ رضا پر راضی۔ ناراضی کے موقع پر ناراض نہ کسیکا مدّاح نہ عیب گو تہا۔ تیرا دل اچہا اور پاک اور آنکہہ عفیف تہی تیرے جاہ وجلال کو دنیا بہول نہین سکتی۔

مسلمان جو اپنی بقا کے لئے عمر فاروق کے مرہون منّت ہین اگر عمر کو ہر وقت روئین تو بہی تہوڑا ہے مگر انگریزی مؤرخون کے کلام اور بہی زیج کرنیوالے ہین۔ چنانچہ ولیم میور نے ہمارے رولوانے کو یون لکہا ہے کہ۔

عمر فاروق نے جو آنحضرت صلعم کے بعد مسلمانون مین سب سے بڑے آدمی تہے اس طرح وفات پائی۔ یہ شخص دانائی۔ استقلال قوت۔ سرگرمی مین اپنا مثل نہین رکہتا تہا۔ اسکے دس سالہ حکومت مین ملک کے ملک

Marfat.com

فتح ہوے۔اپنی خلافت کے پہلے دن وہ صرف عرب کے حاکم تھے مگر مسلمانون کو
ایران۔مصر۔شام وغیرہ کا بادشاہ بنا کے وفات فرمائی۔عمر کا زمانہ اسلام
کی عظیم الشان خوش نصیبی کا زمانہ تھا۔عمر کے فیصلے سنجیدہ اور عاقلانہ
ہوتے تھے۔اونہون نے کفایت شعار اور سادہ زندگی سے اپنے آپ کو
کبھی آگے نہین بڑہایا۔مقامات بعیدہ سے جب کوئی اجنبی آپ سے ملنے
آتا تھا تو صحن مسجد مین کھڑے ہو کے اوسے یہ پوچھنا پڑتا تھا کہ ای مسلمانو
تمہارا شاہنشاہ کہان ہے حالانکہ وہ سادہ اور زبردست خلیفہ اوسکے
سامنے فرش خاک پر بیٹھا ہوتا تھا۔

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عمر فاروق کی شان مین یہ فرمایا ہے کہ
خدا عمر پر رحمت نازل کرے۔وہ نیک مرد تھے۔جب بات کرتے بلند
آواز سے کرتے تھے۔راستہ تیزی سے چلتے تھے۔جسے کھلاتے تھے سیر
کر دیتے تھے۔بڑے زود فہم تھے۔اپنے ہمعصرون کو اونہون نے
معاملات کے واسطے تیار کر دیا۔وہ اپنے ڈھنگ کے ایک ہی آدمی تھے۔

ابن عمر فرماتے ہین کہ۔

جناب رسول اللہ صلعم کے بعد مین نے عمر فاروق سے بڑھکے کسیکو تیز
اور کھرا نہین دیکھا۔

جناب عثمان سے ایکدن کسی نے کہا کہ آپ حضرت عمر کی تقلید کیون نہین کرتے
اسکے جواب مین حضور نے کمال دیانت سے فرمایا کہ۔

مجھے اتنی طاقت نہین کہ لقمان حکیم ہو جاؤن۔

Marfat.com

جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب نے رمضان مین مساجد مین قندیلین جلتی ہو دیکھین تو فرط محبت سے فرمانے لگے کہ۔

خدا عمر کی قبر کو ایسا ہی روشن کرے جیسا کہ اوسنے مساجد کو روشن کر دیا ہے۔

ولیم میور نے تو ایک مختصر بات لکھکے کلیجہ کے ٹکڑے کر ڈالے ہین۔ اوسکی سنکر تو بے اختیار دل چاہتا ہے کہ سر پھوڑ ڈالو۔

حق بجانب مؤرخان اسلام کے ہے اگر وہ اوس زبردست۔ قوی مستقل مزاج اور یکطرفہ دل والے خلیفہ کو دنیا سے جاتے ہوے دیکھکر پُر درد دل سے ٹھنڈی آہین بھرین اور آٹھ آٹھ آنسو روئین"

آہ صد آہ کہ اب جسم سے روح کی رخصت ہے۔ لوگو۔ ہماری فریاد کو پہونچنا۔ وادردا وامصیبتا۔ اس غیر مذہب والے نے کس بیدردی سے ہمین قتل کر ڈالا ہے۔

کیا قتل اوسنے غیرونکو موی ہم رشک کے مارے	اجل بھی دوستو آئی نصیب دشمنان ہو کر

ابن اثیر اور ابن خلدون کی کتابون سے واضح ہوتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر ایکدن حضرت عبید اللہ بن عمر کی ملاقات کو جارہے تھے کہ اثنائے راہ مین حضرت فاروق اعظم کے قاتل ابو لولو کو فیروزان اور جفینہ کے ہمراہ دیکھا یہ پچھلے دونون حیرہ کے عیسائیون مین سے تھے جسوقت فیروزان قید ہو کے مدینہ مین آیا ہے حضرت عمر نے اوسپر بڑی مہربانی کی۔ دو ہزار درہم ماہواری اوسکا بیت المال سے مقرر کر دیا اور کہدیا کہ تم مزے سے تنخواہ لو اور مدینہ مین رہو۔ ان تینون کا رنگ حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر کے

Marfat.com

دیکھتے ہی متغیر ہوگیا اور سٹ پٹا کے بہاگے۔ اوسی گہبراہٹ مین ایک دودہاری تلوار اونکی بغل سے زمین پر گر پڑی۔ عبدالرحمن بن ابو بکر نے یہ ماجرا جناب عبیداللہ بن عمر سے جاکے بیان کیا۔ جناب عبیداللہ نے جلدی سے جاکے تینون عیسائیون کو قتل کرڈالا ناگہان وہان پر اوسیوقت سعد بن ابی وقاص آگئے {سعد بن وقاص اور جفینہ سے قریبی تعلق تہا (بلاذری وابن اثیر)} اور حضرت عبیداللہ بن عمر کو گرفتار کرکے خلیفۂ زمان عثمان بن عفان کے حضور مین لے آے اور کہا یہ شخص قتل کا مرتکب ہوا ہے۔ اسے سزا دیجاے۔ پس حضرت عبیداللہ جیلخانہ بہیجے گئے۔ جناب علی نے بہی راے دی کہ عبیداللہ بن عمر سے قصاص لیا جاے۔ مگر عمرو بن العاص نے دربار عثمانی مین آکے کہا کہ کلہی عمر فاروق نے اس دنیا سے کوچ کیا ہے اور آج آپ اونکے فرزند کے قتل کا حکم دینے والے ہین۔ بڑے افسوس کی بات ہے میرا دل تو اسے گوارا نہین کرتا یہ سنکر حضرت عثمان نے عبیداللہ بن عمر کو رہا کردیا اور مقتولون کی دیت اپنے پاس سے ادا کردی۔ صبحی پاشا نے اس روایت پر اعتراض کیا ہے اور اسے صحیح نہین سمجہا ہے۔

بعض کا یہ بیان ہے کہ غماذیان بن ہرمزان نے کہا ہے کہ جو عجمی لوگ مدینہ مین رہتے تہے وہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے تہے اور باہم مل ملا کر سیر کرنے اور ہواخوری کو جایا کرتے تہے۔ ایکدن ابولولو بہی ہرمزان سے ملنے گیا ہرمزان کے پاس ایک خنجر تہا جسکے دونون طرف نوکین تہین ابولولو نے وہ خنجر اوٹہا لیا۔ ہرمزان نے پوچہا کہ کیا کروگے تو کہا کہ مجہے کچہہ تراشنا ہے۔ ایک شخص نے اس موقعہ کو دیکہہ لیا تہا جب خلیفہ کی شہادت ہوگئی تو اوسی شخص نے عبیداللہ سے کہا تہا کہ ہرمزان ہی

Marfat.com

آپکے والد کے قتل مین شریک ہے۔

اسی روایت مین یہ بھی ہے کہ جناب علی کی خلافت مین حضرت عبید اللہ بن عمر قصاص کے ڈر سے جناب معاویہ کے پاس بھاگ گئے اور جنگ صفین مین مقتول ہوے۔

جناب صبحی پاشا اپنی کتاب حقایق الکلام فی تاریخ الاسلام مین فرماتے ہین کہ بعد اس واقعۂ قیامت زا کے اصحاب کرام مین سے ابو طلحۃ الانصاری اور مقداد رضی اللہ عنہما نے خلیفۂ خلد مقام کی وصیت کے بموجب چھؤن اصحاب شوریٰ کو مسور بن مخرمہ و بروایتے دیگر جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر جا بٹھایا۔ امرا و اصحاب کی رائین انتخاب کے باب مین مختلف پائی گئین اور مدینہ مین تلاطم پڑ جانے کا احتمال ہوا۔ اس قیل و قال کے رفع دفع کرنیکے لئے لوگون نے حضرت عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ آپ مسند خلافت پر متمکن ہون تاکہ یہ خطرہ دور ہو جاے مگر انہون نے کسی طرح منظور نہین کیا۔ اب رائین جناب مرتضوی اور حضرت عثمان کے درمیان آکی اٹک گئین۔ کچھ لوگ کہتے تھے کہ علی ابن ابیطالب خلیفہ ہون۔ دوسرا گروہ کہتا تھا کہ نہین عثمان بن عفان خلیفہ ہونگے۔ غرضکہ یون ہی رد و بدل ہوتی رہی۔ آخرش تیسری رات کو حضرت عبد الرحمن بن عوف اور جناب علی مرتضیٰ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین تمام رات ایک ہی مکان مین رہے اور نہ معلوم شب بھر باہم کیا گفتگو ہوا کی۔ بعد نماز صبح مہاجرین و انصار اور امراے اسلام کا مجمع ہوا اور مسجد نبوی مین اژدحام ہو گیا۔ جناب عبد الرحمن بن عوف نے اس ہجوم کی طرف مخاطب ہو کے کہا کہ اے لوگو اس باب مین تمہاری راے کیا ہے۔ اب ہی جو دیکھا تو کچھ رائین ہمارے شیر خدا کی طرف تہین اور کچھ جناب عثمان کی جانب مگر قطعی

Marfat.com

طور سے کوئی فیصلہ نہین ہو سکا۔ بہت تشویش ہوئی اور فتنہ و فساد کا یقینی اندیشہ ہو گیا۔ جناب عبد الرحمن بن عوف نے جناب مرتضوی سے پکار کے کہا کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور امور خلافت مین ابوبکر و عمر کی تقلید منظور کرین تو ہم لوگ آپ کی خلافت پر راضی ہوتے ہین۔ جناب علی نے جواب دیا کہ مین اپنے علم کی وسعت اور مقدور بہر اجتہاد کرونگا۔ اسکے بعد حضرت عبد الرحمن بن عوف جناب عثمان کی طرف مخاطب ہوے اور بولے کہ آپ میرے سوال کا جواب کیا دیتے ہین حضرت عثمان نے جواب دیا کہ جو تم کہتے ہو اوسے مین قبول کرتا ہون۔ یہ سنتے ہی جناب عبد الرحمن بن عوف نے اپنا منہ آسمان کی طرف کرکے حضرت عثمان کا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا اے خدا تو گواہ رہیو کہ جو بار امانت میری گردن پر تہا وہ مین نے عثمان کی گردن پر رکہدیا اور اون سے بیعت کر لی۔ یہ دیکھتے ہی وہ جم غفیر اور انبوہ کثیر جو مسجد شریف مین جمع تہا ٹڈی دل کی طرح حضرت عثمان کی طرف جہک پڑا اور سب نے بالاتفاق اونہین سے بیعت کر لی۔ اوسی دن حضرت طلحہ رضی اللہ تعالے عنہ سفر سے واپس آے اور ہمارے نئے خلیفہ سے ملاقات کی۔ جناب عثمان نے اون سے کہا کہ اگر آپ خلیفہ ہونا چاہین تو مین خلافت سے دست بردار ہوتا ہون۔ جناب طلحہ نے پوچھا کیا سب نے بالاتفاق آپ سے بیعت نہین کر لی ہے۔ جناب عثمان نے فرمایا کہ سب نے کر لی ہے۔ طلحہ بولے جب سب نے کر لی ہے تو مین بہی اجماع اُمت سے جدا ہونا پسند نہین کرتا۔ پہر جلدی سے ہاتھہ بڑہا کے حضرت عثمان سے بیعت کر لی۔

اسکے بعد ہمارے دولتمآب پاشا صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ اس باب مین روایتین بہت ہین۔ اور ہر فرقہ نے اپنے اپنے خیال اور مطلب کے موافق اپنی اپنی

Marfat.com

ہے۔ چونکہ مجھے اس باب مین بڑا اہتمام منظور تھا اسلیئے ایک خاص توجہ سب ہی کو تو دیکھا اور سب ہی کی سنی مگر اعتبار اور اعتماد کے قابل یہی باتین ہین جو مین نے لکھین۔ اگر اہل انصاف تواریخ معتبرہ کو بڑی فکر اور غور سے دیکھینگے تو بے شک وشبہ میری ہی تحریر کو صحیح پائینگے۔ مین نے صرف اسی امر کے واسطے تاریخ ابن اثیر اور ابن خلدون کو خصوصًا اور اور تاریخون کو عمومًا خوب ہی ڈھونڈھا۔ مگر بات اتنی ہی پائی جو لکھی گئی۔ یہ زمانۂ حال کے ایک بادشاہ کے وزیر کی تحقیق تھی جو آپکو سنائی گئی

اگرچہ جناب فاروق اعظم دفن ہو چکے ہین اور حضرت عثمان کے خلیفہ ہونیسے اور عمر سے کوئی تعلق نہین اسلیئے نظر سرسری اس بحث کو ہماری کتاب سے الگ بتا سکتی ہے۔ مگر نہین یہ بڑی غلطی کی بات ہے۔ حضرت عثمان جناب عمر کے جانشین بلافصل ہین۔ ممکن ہے جو ہمارے مخالف یہ فرمائین کہ یار لوگ اپنے مرنے کے بعد بھی وہ ترکیب کر گئے تھے کہ حضرت علی محروم ہی رہین۔

غم صیاد و فکر باغبان ہے		دو عملے مین ہمارا آشیان ہے	

ہمارے ایک شیعہ دوست نے خدا اونہین بہشت نصیب کرے جو بے تعصب اور یونیورسٹی کے گریجوایٹ اور ہائی کورٹ الہ آباد کے وکیل بھی تھے ہم سے ایکبار یہ فرمایا کہ "جناب مرتضوی اور حضرت عمر مین دشمنی تو نہین مگر رقابت ضرور تھی" یہ کلمہ کانٹے کیطرح ہر وقت ہمارے دل مین کھٹکا کرتا ہے اور ہم عمر بن الخطاب کے ہر فعل مین یہ بات دیکھتے رہتے ہین کہ کسی جگہ سے بھی علی اور بنی فاطمہ کی مخالفت نکلے تو ہم عمر کے مخالف بنجائین۔ لہذا جب تک حضرت عثمان کا تسلط کامل نہوجا‌ئے ہم عمر ہی کی عملداری سمجھین گے۔ اس باب مین آپنے جناب صبحی پاشا کی تحقیق

Marfat.com

سن لی اوس سے ذرا سا بھی لگاؤ عمر فاروق کا نہین معلوم ہوتا۔ پبلک نے اپنی کثرت راے سے جو چاہا کر لیا اور ہم افسوس کرتے ہین کہ اب بھی ہمارے حضرت علی مرتضیٰ تجویز نہین ہوے اور کثرت راے کو عثمان کی طرف دیکھکے ہمارے دل مین عمر کے اوس قول کا پایہ مضبوط جم جاتا ہے جو اونھون نے اپنے انتقال سے پہلے حضرت ابن عباس سے کہا تھا کہ۔

"تمھاری قوم نہین چاہتی کہ نبوت اور خلافت دونون بنی ہاشم مین جمع ہو جائین"

اس قول کی تصدیق پورے طور سے ہو گئی۔ چونکہ یہ معاملہ ہے نازک اسمین کسی ایک مورخ کی تحقیق پر بھروسا کرکے بیغم ہو جانا بھی اچھا نہین۔ لہذا ہم ایک ہندوستانی مورخ کی راے کا بھی اقتباس کرتے ہین۔

جناب عمر کی تجہیز و تکفین کے بعد خلافت کا جھگڑا ہونے لگا۔ اگرچہ فاروق اعظم کی عقلمندی نے انتخاب کے معاملہ کو بہت مختصر اور آسان کر دیا تھا مگر پھر بھی وہ زمانہ بڑی دشواری سے گذرا۔ چھون اہل شوریٰ ایک مجلس مین جمع ہوے۔

اور زبیر بن العوام نے اپنے طرف سے جناب علی مرتضیٰ کو اور طلحہ بن عبد اللہ نے حضرت عثمان کو . . . . . اور سعد بن ابی وقاص نے عبد الرحمٰن بن عوف کو	اپنا قایم مقام کیا اور خود اس جھگڑے سے الگ

ہو گئے۔ اب تک چھ آدمی مشورہ مین داخل تھے اب تین نے اپنا پیچھا چھڑایا اور صرف تین ہی رہگئے۔ یعنے جناب مرتضیٰ۔ حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف انہین سے بھی جناب عبد الرحمٰن بن عوف نے جو دیکھا کہ یہ خلافت کیا ہے

Marfat.com

وبال جان ہے حضرت عمر نے مجھے ٹھیک صلاح دی تھی کہ تم قبول نہ کرنا صاف کہدیا کہ مجھے خلیفہ ہونا منظور نہین ۔

اب جناب عثمان اور حضرت علی مرتضیٰ دو صاحب خواستگار خلافت رہگئے ایک بنی امیہ اور ایک بنی ہاشم ۔ ایک دادا کی اولاد ۔ ایک گھر ۔ چاہے یہ اونہین خلیفہ کردین یا وہ انہین ۔ ٹنٹے بکھیڑے کی بات ہی کیا تھی ۔ مگر نہین جھگڑا ہوا ہی اور بے دردسری فیصلہ نہوا ۔ افسوس صد افسوس ۔ اپنے گھر مین تو بنا ؤ نہین اور غیر بدنام کہ ابوبکر و عمر نے غصب کیا ۔ خیر اب ہم یون کہنے لگینگے کہ بنی امیہ اور بنی ہاشم نے باہم لڑ لڑ کے مسلمانون کو خانہ جنگیان سکہائین ۔ اسلام کا ستیاناس کر دیا اور مسلمان اونسی ایسے سیکھے کہ جب لڑتے ہین آپسمین لڑتے ہین باہر غیرون سے لڑنا ہی بہول گئے ۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند		سعدی از دست خویشتن فریاد	

کیا علی اور معاویہ اور حسین و یزید کی لڑائیان شرمناک نہین ہین ؟ مسلمان اس اسکول سے کیا سیکہینگے ؟ یہی نہ کہ بہائی بہائی کا گلا کاٹے ۔

دیکھنا ہم کیا کہہ رہے تہے اور کیا کہنے لگے ۔ اب دو آدمیون مین انتخاب کا جھگڑا اٹک گیا ہے اور عبدالرحمن بن عوف کی رائے پر دار و مدار ہے جدہر وہ جہکے اودہر ہی کا پلہ بہاری ہے ۔ جناب عبدالرحمن نے جب اپنے سر چہپّر دیکھا تو سوچنے اور غور کرنیکے لئے دو تین دنکی مہلت مانگی ۔ انہین مہلت ملی اور اس عرصہ مین حضرت عثمان اور جناب علی کے طرفدار اپنا اپنا زور لگانے مین مشغول ہوے ۔

عبدالرحمن بن عوف کی جان عجیب ضغطہ مین تہی ۔ ادہر تو حضرت عثمان کا حلم ۔ حیا ۔ جود ۔ سخا ۔ ورع ۔ تقویٰ ۔ حسن معاش ۔ مدارا ۔ مساہلہ اور معاملہ اپنی طرف

Marfat.com

کھینچتا تھا۔ اودہر حضرت مرتضوی کا علم وفضل ۔کیاست ۔فراست ۔قرابت نبوی ۔شجاعت ۔جلادت ۔مروّت ۔جوانمردی ۔عدالت ۔متانت ۔کرم ونجابت دامن دل کو اپنی طرف کھینچ کے کہہ رہے تھے کہ جا اینجاست ۔

مطلب یہ ہے کہ دیکھنے والے اور پہلو بہ پہلو عمر بسر کرنیوالے تو حیران ہین کہ کیا کرین اور کیا نہ کرین ۔لیکن تیرہ سو برس بعد والے جنہون نے ان لوگون کی ہوا بھی نہین دیکھی ہے وہ خواہ مخواہ اور زبردستی ہمارا گلا دباتے ہین کہ نہین خلافت بلافصل جناب علی کا حصہ ہے ۔

سارے بنی ہاشم تو البتہ حضرت علی کی طرف تھے مگر اونکے سوا اور جتنے لوگ تھے اونمین کثرت رائے حضرت عثمان ہی کی طرف تھی ۔ہم پوچھتے ہین کہ ایسی صورت مین کیا کیا جاتا کثرت رائے کی مخالفت اون ایام مین بڑی خطرناک تھی ابوبکر وعمر اگر اوسکے خلاف کرتے تو دیدہ ودانستہ موت کے منہ مین جانا تھا یا نہین اور خصوصًا اوس حالت مین جبکہ عمر کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی پکار رہی تھی یہ کہہ رہی تھی ۔قوم نہین چاہتی کہ نبوت اور خلافت ایک ہی گھر مین جمع ہون اور ویسا ہی ہوا یعنے جب خلافت بنی امیہ اور بنی ہاشم اور بنی عباس مین آگئی جو ایک ہی خاندانکی شاخین ہین تو پھر سنبھلی ہی نہین اور اپنون ہی اپنون کی طرف جھکی ہی جو بالکل مصلحت فاروقی کے خلاف تھا اور قوم کو ناگوار رہا کہ گھٹنے پیٹ کی طرف جھک رہے ہین اور اس سے جو نتائج پیدا ہوے وہ ناگفتہ بہ ہین ۔

ادہر تمام مسلمان عثمان کے احسانون سے دبے ہوے تھے اور وہ عمر مین بھی جناب مرتضوی سے بڑے تھے اسلیئے لوگون کا رجحان زیادہ تر اونہین کیطرف تھا

Marfat.com

اسپر بہی عثمانیون کو صبر نہوا اور تدبیر سے باز نہ آے۔ سمجھے کہ اگر عبد الرحمن بن عوف نے جناب علی کے علم و جلادت پر نظر کرکے اونہین پسند کرلیا تو ہماری ہیٹی ہوئی۔ اونہین مین حضرت عمرو بن العاص بڑے چلتے ہوے اور ذہین و چالاک تہے۔ لوگون نے اونسے کہا کہ جناب ایسے وقت مین مدد فرمایئے۔ وہ دوڑے ہوے جناب علی کے پاس پہونچے جاکر اونکے خیر خواہ بنے اور کہا۔ حضرت کل عبد الرحمن آپسے اور عثمان سے یہ پوچہینگے کہ اگر تمہین خلافت دیجاے تو تم رسول اللہ صلعم اور اونکے دونون خلفا ابوبکر و عمر کی پیروی کروگے یا نہین۔ اسکے جواب مین تم کہدینا انشاء اللہ۔ تاکہ سننے والے یہ سمجہین کہ آپ کی رال خلافت پر ٹپکی پڑتی ہے اور آپ مارے شوق کے اپنے اختیار سے باہر بات کا بہی ذمہ لئے لیتے ہین۔ یہ بات حضرت علی کی سمجہ مین آگئی اور فرمایا کہ ایسا ہی کرونگا۔

پہر حضرت ابن العاص جناب عثمان کے پاس گئے اور اون سے اپنی خیر خواہی جتا کے کہا کہ کل کے جلسہ مین آپسے یہ سوال کیا جائیگا آپ فوراً سے بیشتر اسکا یہ جواب دین کہ مجہے بدل و جان ابوبکر و عمر کی تقلید منظور ہے مین اونہین کے قدم بقدم جاؤنگا۔ حضرت عثمان نے اونکی صلاح مان لی۔

اسکے بعد ہمارے حضور حضرت عبد الرحمن بن عوف کے پاس پہونچے اور بولے کہ حضرت آپ کس دلدل مین پہنس گئے۔ جس رستہ پر آپ پڑ لئے ہین اوس سے برسون بہی فیصلہ نہوگا۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی	کین رہ کہ تو میروی بترکستان است

مین اس جہگڑہ سے نکلنے کی ایک ترکیب آپکو بتاؤن جس سے ایکدم مین فیصلہ ہوجاتا ہے

Marfat.com

حضرت عبدالرحمن - اندہے کو کیا چاہیئے دو آنکھین - پہر بتلاتے کیون نہین -
حضرت ابن العاص - جب کل انتخاب کے لیئے لوگ جمع ہون توآپ علی و عثمان کی طرف مخاطب ہوکے یہ سوال کرین "تم لوگ رسول اللہ صلعم اور اونکے دونون خلفا کی سنت پربہی عمل کرنیکو راضی ہو یا نہین" دونون مین سے جو صاحب اسکا جواب معقول اور قابل اطمینان دین اونہین سے آپ بیعت کرلین اور جس سے آپ بیعت کرینگے اوسی کی طرف سب رجوع ہو جائینگے۔

جناب عبدالرحمن کے بہی سمجھہ مین یہ بات آگئی اور کہا خاطر جمع رکھو کل ایسا ہی ہوگا چنانچہ دوسرے دن جب جناب مرتضوی اور حضرت عثمان اور سب لوگ جمع ہوے تو پہلے اونہون نے جناب علی کے سامنے یہ سوال پیش کرکے جواب چاہا - وجہ اس تقدیم کی یہ تہی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف جناب علی کے طرفدارون مین تہے اور اونکا خلیفہ ہونا چاہتے تہے اسلیئے وہ ڈرے کہ اگر حضرت عثمان سے مین نے پوچہا اور اونہون نے قابل اطمینان جواب دیدیا تو مجہے اون سے بیعت کرلینی پڑیگی کیونکہ مسلمانون کی کثرت رائے بہی اونہین کیطرف ہے۔ اسلیئے پہلے علی سے پوچہو اور اونسی جواب لیکے بیعت کرلو تاکہ تمہاری دیکہا دیکہی سب علی کی طرف آجائین -

جناب علی نے سوال مذکورہ بالا کا یہ جوابدیا "جہانتک مجہسے ممکن ہوگا - انشاء اللہ تعالے"

اگرچہ حضرت شیر خدا کا جواب نہایت معقول تہا کیونکہ آدمی خدا کی مرضی کے

Marfat.com

خلاف کچھ نہین کرسکتا اور جو کرتا ہے اپنی بساط کے موافق کرتا ہے اور اپنی مقدور سے باہر اوس سے کچھ نہین ہوسکتا۔ پس اگر عمرو بن العاص کی تعلیم اونہین نہ بھی ہوتی توبھی اونکی ذات پاک سے ہمین یہی جواب پانے کی امید تھی۔ مگر وہان توقوم ابوبکرو عمر کی ہر ادا پر قربان ہوچکی تھی۔ اونکے عہد مین مسلمانون نے بڑی بڑی موجین کی تھین اور ایسے امن چین سے رہے تھے جیسے مان کے پیٹ مین رہتے ہین۔ وہ جناب مرتضوی کے جواب سے خوش اور مطمئن نہ ہوے اور اونکے قول کا مطلب یہ سمجھے کہ شیر خدا خلیفہ اول وثانی کے قدم بقدم چلنا پسند نہین فرماتے لہذا اونکا ٹھیک جواب جو موقع اور وقت کے خلاف تھا اولٹا پڑگیا۔

اب جو عبدالرحمن نے جناب عثمان سے پوچھا تو اونہون نے چھاتی ٹھونک کے کہا کہ مجھے بسروچشم ابوبکر وعمر کی تقلید منظور ہے۔

اسوقت پانسہ پلٹ گیا اور حاضرین جلسہ کا رنگ کچھ اور ہوگیا جسے دیکھکر حضرت عبدالرحمن بن عوف کو مجبوراً جناب عثمان سے بیعت کرنی پڑی اور اونکے بعد سب لوگ پروانون کی طرح عثمان کیطرف رجوع ہوگئے۔ مرضی مولیٰ ازہمہ اولےٰ

فرہاد نہ سر پھوڑکے بنجائیگا خسرو		اصرار ہے بیفائدہ قسمت کے دہنی ہے	

غرضکہ ہمارے ناظرین کو مطمئن ہوجانا چاہیئے کہ کسی کی کارروائی یا زبردستی سے جناب علی خلافت سے محروم نہین ہوے۔ نہ کسی نے اونکا حق غصب کیا۔ جیسا خدا نے چاہا ہوا۔ اور جدہر کثرت راے ہوگئی وہ عمل مین آیا۔ اب تیرہ سو برس کے بعد لڑنا محض عقل کا خون کرنا ہے۔ اس لڑائی سے نتیجہ کیا نکلیگا۔

جناب عمر کی وفات کی خبر مشہور ہوتے ہی بعض مقامات کے لوگ باغی ہوگئے

Marfat.com

رومیون نے اسکندریہ والون کو ایسا دم پٹی پر رکھا کہ وہ اطاعت سے باہر ہو گئے روم سے مینویل (عمانویل) بہت سی فوج لیکر اسکندریہ والون کی مدد کو آگیا اور مصر کی طرف روانہ ہوا۔

آذربائجان اور ارمنستان مین بھی غدر ہو گیا۔ اناطول کی طرف سے بھی رومیونکی بہت سی فوج شام پر حملہ آور ہوئی۔ عمرو بن العاص اون رومیون کی سرکوبی کو روانہ ہوے جو مصر کیطرف آے تھے اور جاتے ہی اونہین بھگا دیا۔ وہ بھاگ کے قلعہ اسکندریہ مین پناہ گزین ہوے وہان سے بھی اونہین بدر کیا اور اسکندریہ کی شہر پناہ کو منہدم کر کے باغیون کو سزا دی۔

کوفہ مین حضرت سعد نے بیت المال سے روپیہ لیکر صرف کر لیا اسلئے حضرت عثمان نے اونکو وہان سے معزول کر دیا اور ۲۵ھ مین آذربائجان اور ارمنستان کے انتظام کے لئے اونکی جگہہ ولید بن عقبہ کو عامل کوفہ مقرر کیا۔ ولید بن عقبہ اور شرجبیل نے فوراً باغیان آذربائجان کو سزا دی۔ وہان کے رہنے والے منت سماجت کرتے آے اہل اسلام نے اونہین پناہ دی۔ مسلمان ارمنستان مین داخل ہو گئے جب سلمان بن ربیعہ بارہ ہزار دلاوران شیر شکار کے ساتھہ آے تو مخالفون نے جان کی خیر نہ دیکھکے راہ فرار اختیار کی۔ غازیان اسلام نے طفلس اور شیروان تک اونکا تعاقب کیا۔ جہان حسن تدبیر سے کام نکلا وہان سہولت سے اور جہان تلوار کا کام آگیا وہان شمشیر آبدار سے سبکو سیدھا کیا اور دربند تک قلعون اور شہرون کو فتح کرتے چلے گئے۔

جب ادہر کا بندوبست ہو چکا۔ تو ولید بن عقبہ کوفہ کی طرف لوٹے ابھی موصل تک ہی پہونچے تھے جو فرمان خلافت صادر ہوا کہ معاویہ بن ابوسفیان والی شام نے

Marfat.com

مدد مانگی ہے۔ شام پر ۸۰ ہزار رومی حملہ آور ہوے ہین۔ تم بہی سلمان بن ربیعہ کو ۸ ہزار آدمیون کے ساتہہ والی شام کی مدد کو روانہ کردو۔

حسب الحکم سلمان بسرعت تمام شام پہونچے۔ راہ مین اونہین حبیب بن مسلم معہ فوج جرّار کے ملگئے۔ یہ لشکر بلاے بے درمان کی طرح اناطول کی جانب سے ارض روم مین داخل ہوگیا اور رومیون کا قلع قمع کردیا۔

اس سے پہلے ہی لشکر اسلام مغرب کی طرف طرابلس تک فتحیاب ہوچکا تہا اسلیے بلاد غربی کی تسخیر کا وقت بہی اب آپہونچا۔ ۲۵ھ مین عمرو بن العاص مصر سے معزول کرکے مدینہ بلالئے گئے۔ اونکی جگہہ عبداللہ بن ابی سرح مصر کے انتظام کے لئے مقرر ہوے۔ اونہین یہ بہی حکم ملا کہ افریقہ مین فتوحات اسلامی کو وسعت دو۔ عقبہ بن نافع بن عبدالقیس اور عبداللہ بن نافع بن الحرث نے دس ہزار غازیان دلاور کے ساتہہ دو طرف سے افریقہ پر حملہ کردیا۔ چونکہ یہ ملک ویران اور دشوار گذار ہے اسلیے اس قلیل فوج کے ساتہہ آگے بڑہنا مناسب نہ معلوم ہوا اور دربار خلافت سے مدد کی درخواست کی گئی۔ اس درخواست پر غور کرنے کے لیے حضرت عثمان نے مدینہ مین اصحاب کو جمع کیا اور اونکی اتفاق راے سے بہت سا لشکر فراہم کیا گیا جسمین کثرت سے اصحاب کرام اور اونکے فرزند شامل تہے۔ اونمین سے چند کے نام بہی ہم سے سنکے خوش ہوجائیے یعنے اوسمین ہمارے ابن عباس بہی تہے۔ حضرت جعفر کے فرزند دلبند بہی تہے۔ دونون بہائی امام حسن اور امام حسین بہی شریک تہے۔ ابن عمر بہی تہے اور حضرت عمرو بن العاص کے بیٹے بہی تہے۔ یہان پر یہ بات غور کے قابل ہے کہ باپ کے حق کے خلاف تو دوسرا آدمی خلیفہ ہوگیا ہے اور بیٹے امام حسن و امام حسین اوسی خلیفہ کے سپاہی بنکے اوسکی طرف سے

Marfat.com

لڑنے چلے ہین۔ ہم غریبون پر تو ابو بکر و عمر و عثمان کی طرفداری کے جرم مین تبرّا کہا جاے اور حضرت علی اور اونکے بیٹے اونکے مددگار ہین تو خبرے نباشد۔ غرضکہ ہمین تو یہ ناحق کی مین مین تو تو "مدعی سست اور گواہ چست" کا مصداق نظر آئی۔ اگر یون کہا جاے کہ جناب مرتضوی اور حضرات حسنین کی طرفداری ایک مصلحت سے تہی اور اوسمین ایک بہید تہا۔ تو ہم جواب مین یہ عرض کرینگے کہ آمنّا و صدقنا ہمین تو وہی منظور رہے جو حضور فرمائین مگر یہ تو اور بتا دیجے کہ مظلوم کربلا اوس مصلحت کو یزید کے مقابلہ مین کیون بہول گئے تہے۔

قصہ مختصر یہ لشکر سحاب رحمت کی طرح ۲۶ھ مین مصر پر نازل ہوا وہان سے طرابلس پہونچا اور کئی طرف سے افریقہ پر حملہ آور ہوا۔ فوج روم مغلوب ہوگئی اور شہر سبیطلہ تک پہونچگئی جو اس نواح مین رومیون کا دارالسلطنت تہا۔ ہرقل کی طرف سے جرجیر وہان کا حاکم تہا۔ جرجیر اپنی دارالسلطنت سے دو منزل کے فاصلہ پر سوا لاکہہ کی جمعیت سے مسلمانون کے سامنے آیا۔ کئی لڑائیان ہوئین۔ ابہی طرفین کے دلاور میدان جنگ مین ثابت قدم تہے کہ ابن زبیر ایک فوج جرار کے ساتہہ مسلمانون کی مدد کو آگئے اب امراے اسلام نے جمع ہو کے لڑائی کی بابت مشورہ کیا۔ جناب ابن زبیر کی راے کے موافق لشکر اسلام کے دو حصہ کئے گئے۔ ایک حصہ کو حکم دیا کہ آرام کرو اور دوسرے حصہ کو دشمن کے مقابل لاے۔ لڑائی ہونے لگی۔ دونون فریق اس دلاوری اور شجاعت سے لڑے کہ اچہے اچہون کے ہاتہون کے طوطے اوڑ گئے۔ اپنی طرف والون کا ہراس دیکہکر وہ حصہ لشکر اسلام کا جو الگ کر دیا گیا تہا مخالفین پر آگرا۔ رومیون نے شکست کہائی اور جرجیر مارا گیا باقی رومی سبیطلہ کی طرف بہاگے بہت سا مال غنیمت

Marfat.com

مسلمانون کے ہاتھہ آیا۔

عبداللہ بن ابی سرح نے لشکر اسلام طیار کرکے سبیطلہ کو بھی تلوار کی دہار سے قبضہ مین کرلیا۔ پھر غازیان اسلام افریقیہ مین داخل ہوگئے اور قلعۂ قفصہ کو فتح کیا۔ قلعہ آجم کا بھی محاصرہ کیا گیا۔ محصورین نے تنگ ہوکے صلح کرلی۔ اسکے بعد سب اہل افریقیہ سمجھگئے کہ اس عظیم الشان سیلاب کا روکنا جان سے ہاتھہ دہونا اور اپنے گہرون کو ویران کرنا ہے اسلئے صلح قبول کی اور ۲۵ لاکہہ دینار دیکر پیچہا چھوڑایا۔ حضرت عبداللہ سوا برس افریقیہ مین رہکر مصر چلے آے۔

جب یہ خبر قسطنطنیہ پہونچی تو قسطنطین بن ہرقل افریقیہ والون سے سخت ناراض ہوا۔ لشکر کو کشتیون پر سوار کرکے طنجہ کیطرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ اہل افریقیہ سے اوتنا ہی روپیہ تحصیل کرکے لاؤ جتنا کہ اونہون نے مسلمانون کو دیا ہے۔ افریقیہ والون نے جوابدیا جبکہ تم ہماری محافظت نہین کرسکتے تو ہم تمہین روپیہ کیون دین۔ یہ جواب سنکر قسطنطین کا غصہ اور بھی زیادہ مشتعل ہوا۔ چہہ سو کشتیون مین فوج بار کرکے بحر ابیض کے راستہ سے اسکندریہ روانہ کی۔ اور ۳۰ ہزار آدمی جناب معاویہ پر حملہ کرنیکو بھیجے۔ حضرت معاویہ نے جلولا پر رومیون کو شکست فاش دی۔ اور زیادہ استحکام کے لئے لشکر لیکر سمندر مین گشت لگانے لگے۔ اودہر سے عبداللہ بن ابی سرح بہت سی فوج لیکر قسطنطین سے مقابلہ کرنیکو کشتیون پر سوار جناب معاویہ سے آملے۔ آپسین صلاح مشورے ہورہے تہے کہ سامنے سے رومیون کی کشتیان آتی ہوئی نظر پڑین۔ چونکہ رات قریب تہی اسلئے مسلمانون نے اپنی کشتیان کنارہ پر لگادین اور ٹہیر گئے۔ علی الصباح جبکہ فلک چارمین کی کشتئ زرین رسن نے سپہر برین کی افق سیمین سے سر باہر نکالا تو

Marfat.com

اعلام نصرت افزاے اسلام سطح سمندر پر موج مین آے اور رومی کشتیون پر حملہ کیا
بہت سی کشتیان دشمنون کی غرق آب کردین اور ہزارون رومیون کو تہ تیغ کیا۔
اس لڑائی کا نام مؤرخین نے ذات السواری رکہا ہے کہ جس سے کشتیون کی کثرت
ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طوفان گیرودار مین قسطنطین زخمی ہوکر ایک کشتی مین سوار ہوکر
جزیرۂ سسلی کی طرف بہاگا اور وہان صحیح وسالم پہونچگیا۔ اہالیان سسلی نے جو اوسکے
ظلم وستم سے تنگ تہے اوسے بحالت خواب مار ڈالا۔ یہ واقعہ ۳۱ھ کا ہے۔

جب رومیون نے اسلام کی ایسی فتوحات متواترہ دیکہین حیران وششدر رہگئے
خصوصًا اس فتح بحری نے تو اونکے چہکّے چہڑا دیئے۔ اب یقین کلی کرلیا کہ قسطنطنیہ بہی
ہمارے پاس نہین رہنے کی۔

جنگ سوریہ کے زمانہ مین یزید بن ابی سفیان والی دمشق اور اونکے بہائی جناب
معاویہ بن ابی سفیان عامل اردن تہے۔ اوسکے بعد جناب ابو عبیدہ اور یزید طاعون
عمواس مین انتقال فرماگئے اور جناب معاویہ کی ولایت کا دائرہ وسیع اور رتبہ اونکا
رفیع ہوگیا۔ جناب عثمان بن عفان کی خلافت کے دوسرے ہی سال مین وہ کل شام کے
والی ہوگئے۔ فاروق اعظم کے عہد مین امیر معاویہ نے قبرس کے فتح کرنے کی بارہا اجازت
مانگی اور بہت سی منت وسماجت بہی کی مگر خلیفۂ دل آگاہ اور حقیقت شناس نے اونکی
ایک نہ سُنی۔ جب امیر معاویہ نے بہت اصرار کیا تو تجربہ کار اور سخن شناس بادشاہ نے
سیدہا سایہ جواب دیدیا کہ قبرس حدود اسلام سے بہت دور ہے مین نہین چاہتا کہ وہان
پہنساکے مسلمانون کی پیاری جانون کو ہلاکت مین ڈالون۔ خیر خلافت عمر فاروق
مین تو کسیکی ایک نہ چلی خلیفہ دور اندیش اور حقیقت آگاہ نے جو چاہا سو کیا۔ مگر ہماری

Marfat.com

امیر معاویہ کے دل سے یہ آرزو باہر نہ نکلی۔ جناب عثمان کو سبز باغ دکھا کے حملۂ قبرس (سائپرس) کی اجازت حاصل کرلی۔ مصر میں عبداللہ بن ابی سرح کے پاس حکم عثمانی پہونچا کہ اگر تمہارے لشکر کو قبرس کے فتح کرنیکا اشتیاق ہو تو بلا تامل وہان بھیجدو۔ جب عبداللہ و معاویہ دونون صاحب کشتیون پر سوار ہوکر ادہر چلے تو قبرس والون نے سات ہزار دینار خراج سالانہ پر صلح کی درخواست کی اور کہا کہ ہمنے جنگ کے وقت رومیون کے حال سے اہل اسلام کو خبردار کردیا تھا اور رومی جو دشمنان اسلام تھے اونکی مدد نہین کی تھی ہم پر رحم کرو اور اگر چاہو تو قبرس کو اپنی کشتیون کا لنگرگاہ بنا سکتے ہو۔ غرضکہ اسی طرح کی شرطین کرکرا کے صلح کرلی۔ مسلمانون کی کشتیون نے وہان لنگر ڈالکر اکثر رومی بحری قزاقون کو مغلوب کیا۔ عبداللہ بن قیس امیر البحر اسلام نے جزیرۂ قبرس مین رہکر پچاس بار قزاقان بحری کا قافیہ تنگ کیا۔ آخر کار عبداللہ بن قیس وہین سواحل روم پر شہید ہوے اگرچہ فتح قبرس کی زمانہ مین بہت سا اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ ۲۸ھ مین فتح ہوا

حضرات ناظرین آپنے یہ بھی دیکھا کہ ہمنے پانچ برس خلافت عثمانی کے بھی اسی کتاب مین لکھدیے جسمین صرف عہد فاروقی ہی کا ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ کیا یہ اعتراض کی بات ہے۔ نہین اسمین کوئی اعتراض کی بات نہین کیونکہ ہمنے فاروق اعظم کی بابت منہ بھر بھر کے اور دل کھول کھولکے دعوی کیے ہین یہانتک کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ خلافت شایانِ شان عمر ہی تھی اور عمر جس شخص کا نام ہے وہ خلافت ہی کیواسطے پیدا ہوا تھا۔ اسکے ثبوت کی بھی تو فکر ہمین کو چاہیئے تھی۔ دیکھہ لیجیے کہ اسوقت تک سلطنت اسلام مین وہی زور ہے جو عمر فاروق نے اوسے دلوادیا تھا اب وہ زور سست ہونے لگا ہے اور یہان سے اقبال کی رخصت ہے۔ خاندان بنی امیہ کی سلطنت میں

Marfat.com

اور باگ ہاتھ سے چھوٹی جاتی ہے وہ سنبھالنے والا نرہا اب سنبھلے کس سے۔ رہے بنی ہاشم سو بیٹھکے دیکھیں یا اپنے مخالفین کی مدد کریں۔ مختصر یہ ہے کہ درد جاننے اور آنیکا اوسی کو ہوسکتا ہے جسنے اپنا خون پانی کیطرح بہا کر اسلام کو سرسبز کر دیا۔

زمان خلافتِ عثمانی مین بعض حرکات وسکنات ایسی ہوئین کہ اہل اسلام مین خصوصًا اصحاب کرام مین باہم قیل وقال رہنے لگی۔ بعض مقامات کے رہنے والے جو نئے مسلمان ہوے تھے اور اسلام نے اپنا اثر پورے طور سے اونکے دلون مین نہین کیا تھا مرتد ہوگئے رومیون اور ایرانیون نے بھی اپنے ملک واپس کرنیکی کوششین شروع کین۔ اودہر باشندگان آذربائجان وارمنستان وکردستان نے جو یہ آپس کی مَین مَین تو تو دیکھی تو سمجھ گئے کہ گہر مین پھوٹ پڑی پس علم بغاوت بلند کر دیا۔ غرضکہ بُرا ہوا اس نفاق کا چار و طرف تہلکۂ عظیم برپا ہوگیا۔ اب جن لوگون مین پہلی جرأت وشجاعت باقی تھی اونکی غیرت نے جوش کہایا اور کمرِ ہمت چست باندہکے آگ مین کو د پڑے۔ آذربائجان وارمنستان کو زیر کرکے رومیونکو پریشان کر دیا۔ ممالک ایران وجزیرۂ کردستان مین بھی برق جہندہ کی طرح جا پڑے اور سبکو فتح وتسخیر کر لیا۔ جناب ابو موسیٰ والیٔ بصرہ جزیرہ کے کردونکو بغاوت کی سزا دینے کی تیاریان کر رہے تھے کہ یارون نے خلیفہ سے یہ جا لگائی۔ ابو موسیٰ نے بڑا مال جمع کر لیا ہے یہانتک کہ جواہرات کے لادنے کے لئے چالیس اونٹ پالے ہین۔ خلیفہ نے بھی بے تحقیق ابو موسیٰ کو معزول کر دیا اور اونکی جگہہ اپنے ماموں زاد بھائی عبد اللہ بن عامر کو مقرر فرمایا۔ عبد اللہ بن عامر کی عمر اسوقت ۲۵ سالہ تھی مگر فہم وفراست مین مشہور تھے۔ انہون نے پہونچتے ہی جلدی جلدی بصرہ وعمان وبحرین سے لشکر جمع کرکے کئی حصون مین تقسیم کیا اور ہر حصہ کا سردار مردان کار دیدہ اور دلاوران جنگ آزمودہ کو

Marfat.com

بنایا اور باغیون کی سرکوبی کو بھیجا۔ چونکہ قسمت سے وہ لوگ مل گئے تھے جنمین پہلی شرم اور ہمت باقی تھی اور اس زمانہ کی نفسانی زرق برق سے نفرت رکھتے تھے اسلئے باغی مغلوب ہوگئے اور ایران و کردستان مین پھر امن قایم ہوگیا۔

ہمنے آدھے سے زیادہ جناب عثمان بن عفان کی خلافت کا مختصر حال آپکو سنا دیا جس سے ظاہر ہے کہ اونکے زمانہ مین جو کچھ ہوا وہ صرف فاروق اعظم کے زمانہ خلافت کا اثر تھا اور جو زور اور جوش عمر نے لوگون مین بھر دیا تھا جب تک اوس سے کام چلتا رہا جو کچھ ہوا ہوگیا۔ حضرت عثمان کا پہلا زمانہ خلافت تو اونکی خلافت کا اخیر زمانہ سمجھنا چاہیے جسمین سارے اصول سیاست مدن اور اصول سلطنت جمہوری جن پر سلطنت اسلام کے عالی شان محل کی بنیاد قایم تھی سب کے سب سست اور متزلزل کیا بلکہ درہم برہم ہو گئے اور اوسکا لازمی اور ضروری نتیجہ یعنے بغاوت و غدر نمودار ہوا۔ افسوس صد افسوس خلافت جب ہمارے حضرت اسد اللہ الغالب کے سایہ ہما پایہ کے نیچے پہونچی ہے تو اوس بیچاری کی ایسی ردی حالت اور ابتر و خراب صورت تھی جس کا درست ہونا اگر ناممکن نہ تھا تو قریب ناممکن کے ضرور ہی تھا۔ اوسکی درستی کی کوشش بھی جہان تک ہو سکی کی گئی۔ ملک پاس سے نکال دیئے گئے۔ دوسری حکومتین مانی گیئن مگر اصلاح نہ ہونا تھی نہوئی۔ جسکا ترجمہ ہمنے اپنی زبان مین یون کر لیا ہے کہ فاروق اعظم نے خلافت کا ساتھہ کیا چھوڑا کہ سلطنت و خلافت نے اسلام کا ساتھہ چھوڑ دیا۔ پیچھے مڑکے جو نظر کرتے ہین تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت شمار مین نہین آتی حقیقت مین ابوبکر کا زمانہ بھی پکارے گلے یہ کہہ رہا ہے کہ مین بالکل عمر فاروق کی خلافت مین شامل ہون وہی ہر وقت میرے منتظم اور شب و روز مجھہ مین دخیل اور متصرف رہے۔ اوس سے

Marfat.com

جو اور پیچھے ہٹے تو آنحضرت صلعم کی تعلیم مین زور او سیوقت سے آیا جبکہ عمر نے اپنی جان پر کھیل کے اپنا سارا زور لگایا۔ پھر آپ لوگ ہمین چھوڑ کیون نہین دیتے تاکہ ہم یون کہنے لگین کہ رب جل وعلا اور خالق ارض وسما نے اپنا ایک برگزیدہ نبی عمر فاروق کی تعلیم کے لیئے بھیجا اور اوس نبی کی پاک تعلیم کو مجسم کر کے عمر بنا دیا تاکہ مسلمان اوس سے سلطنت کرنیکا سبق لیا کرین۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ سچ ہے جو چاہتا ہی کرتا ہے اور جو چاہیگا کریگا۔ فاروق اعظم کا بزرگ نام واقع مین اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اپنے اور بیگانے کے سامنے اوس پر جتنا چاہے فخر کرے۔

ایک غیر قوم اور غیر مذہب کا مؤرخ اس ذات پاک کے باب مین یون لکھتا ہے کہ پیغمبر صلعم کے بعد اسلام مین عمر ہی سب سے بڑا رتبہ رکھتے ہین جتنی کامیابی اسلام کو حاصل ہوئی وہ عمر ہی کی دانائی۔ استقلال۔ قوت۔ اور جوش کا نتیجہ ہے۔ شام مصر اور ایران کی سلطنتین عمر ہی نے فتح کین جو آج تک مسلمانون کے قبضہ مین چلی آتی ہین۔ اسی طرح سینکڑون انگریزی کتابین اس ایک شخص کے وصف مین رطب اللسان ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے۔

اصحاب رسول اللہ صلعم نے باہم شیر و شکر کی طرح ہمیشہ بسر کی اور رجدیا کہ لوگونکا گمان ہے کہ اونمین رقابت تھی یہ محض غلط ہے اور ہرگز سمجھ مین نہین آتی چنانچہ ایک سچی روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے دن جناب عثمان چند اصحاب کے ساتھ مغموم و محزون بیٹھے ہوے تھے۔ جناب فاروق کا گذر اوسی طرف سے ہوا۔ آپنے حضرت عثمان کو سلام کیا۔ وہ ایسے تفکرات مین محو تھے کہ اونھون نے فاروق اعظم کا نہ سلام سنا نہ جواب دیا بلکہ خبر بھی نہین ہوے کہ ادھر سے کون نکل گیا حضرت عمر کو یہ بات شاق

گذری فوراً جناب ابوبکر سے جا کے شاکی ہوے۔ اونہون نے سنتے ہی جناب عمر کا ہاتھ پکڑا حضرت عثمان کے پاس لے آے اور سلام علیک کر کے پوچھا کہ عثمان افسوس ہے تمنے اپنے بہائی کے سلام کا جواب کیون نہین دیا۔ حضرت عثمان نے کہا۔ کسکے سلام کا جناب ابوبکر۔ عمر کے حضرت عثمان۔ واہ یہ کب میرے پاس آے اور کب سلام کیا جو مین نے جواب نہین دیا۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ استغراق تردد مین حضرت عثمان کو خبر نہوئی تہی اسوقت آپنے بڑی محبت و تپاک سے معذرت کی اور جناب فاروق سے اپنی تقصیر معاف کرائی۔ پس جب ذرا ذرا سی باتون پر ان بزرگون کو ایسا خیال ہو جاتا تہا تو ممکن نہین کہ اون آئینہ سے صاف دلون مین ایک مدت تک بغض و عناد و حسد کی گردسمائی رہ سکے ع۔ این خیال است و محال است و جنون۔ خلافت صدیقی و فاروقی مین جناب مرتضوی ابوبکر و عمر کے دست و بازو اور معین و مشیر و صلاح کار رہے۔ عہد عثمانی مین اونکے بچون تک نے حضرت عثمان کی حمایت کی جسکی ایک مثال ابہی چند صفحے اوپر ہم بیان کر چکے ہین۔ دوسری یہ ہے کہ ۳۰ھ مین جب ولید بن عقبہ کی جگہہ کوفہ کا حاکم جناب عثمان نے سعید بن العاص کو کیا۔ حضرت سعید نے وہان پہونچکے مجمع عام مین یون تقریر کی کہ "اے لوگو جانو اور آگاہ ہو کہ مین اپنی خواہش سے کوفہ مین نہین آیا ہون بلکہ خلیفۂ رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی ہے تم لوگ فتنہ انگیزی سے توبہ کرو نہین تو مجھے مجبوراً تیر سختی کرنا پڑی گی"۔ مگر کوفہ والون پر نصیحت کا اثر کب ہو سکتا تہا جو لوگ عمر فاروق سے بمشکل سیدہے ہوتے تہے وہ بیچارہ سعید بن العاص کو کب خاطر مین لاتے۔ ڈند مچانے لگے اور اجلاف نے اشرافون پر دست اندازی

Marfat.com

کرنا شروع کی۔ شریف اور کمین مین کوئی امتیاز نرہا۔ حضرت سعید نے اونکی بے اعتدالیو نکی
رپورٹ دربار خلافت کو کی۔ جناب عثمان کا حکم آیا کہ جو جیسا ہو اوس سے اوسی طرح پیش
آؤ۔ جو تمہارا ساتھ دے اور اسلام کی خیر خواہی اور مسلمانون کی ہمدمی پر ثابت قدم
رہے اوسکی خاطر تواضع اور تعظیم و تکریم کرنا جس سے اسلام کے حق مین نقصان نظر آئے
اوسے سزا دینے مین کبھی کمی نکرنا۔ جناب سعید نے اس فرمان خلافت کو مجمع عام مین سنا کر
کہدیا کہ مین ہرگز اسکی تعمیل مین پہلوتہی نکرونگا تم ہوشیار رہنا مگر کوفیان سنگین دل کی
نافرجامی اور بیفرمانی پر اسکا ذرا بھی اثر نہوا۔ حضرت سعید نے پھر اطلاع کی کہ حضرت
یہ ظالم کسی طرح باز نہین آتے۔ جناب عثمان نے اصحاب کرام اور امرائے اسلام کو جمع کیا
اور کوفیون کی ایک ایک بے اعتدالی بیان فرمائی پھر ارشاد کیا۔ میری رائے یہ ہے کہ
خطہ عراق کے صاحب املاک مسلمان وہان سے قطع تعلق کر کے یہان چلے آئین تو بہتر ہو
حاضرین نے پوچھا بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے لوگ اپنا نقصان کیون پسند کرنے لگے اور
اپنی املاک کیسے چھوڑ دینگے۔ جناب عثمان نے فرمایا۔ یون ممکن ہے کہ جن اہل عراق کی
املاک وہاں جزیرہ نمائے عرب مین ہے وہ اہل حجاز سے مبادلہ کرلین۔ اگرچہ اوسوقت
لوگون نے خلیفہ کی رائے منظور کرلی مگر اس سے مرکز سلطنت کا ضعف آفتاب نصف
النہار کی طرح روشن ہوگیا۔ یہ بادشاہی کیا ٹھیری ادل بدل ہوا اور عراق کی بادشاہی
سے خود دست کش ہونا منظور کر لیا گیا۔ ہائے عمر تیرے مرنے کے سات ہی برس کے
اندر دربار خلافت کو نیچا دیکھنا پڑا۔ اب ہم تجھے کہان ڈھونڈہین۔ واویلا وامصیبتا
خیر ادھر سے تو اپنا دیکے یون پیچھا چھوڑانیکی ٹھیری۔ اودہر اونکی دیکھا دیکھی طبرستان
والون نے حرارہ لیا۔ طبرستانیون۔ نے ہنگامہ برپا کردیا۔ سعید ابن العاص۔

Marfat.com

عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمر۔ عبداللہ بن زبیر۔ جناب امام حسن وحضرت امام حسین اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم اجمعین لشکر لیکر طبرستانیون کی سرکوبی کو چلے۔ اودھر سے عبداللہ بن عامر باغیان خراسان کو زیر کرکے حدود طبرستان مین داخل ہو گیے۔ جو لوگ صلح خواہ تھے اونہین امن دیا اور مخالفون کی گوشمالی کی گئی۔ دیکھیے۔ یہ دوسری بار ہے کہ جناب حسنین نے حمایت عثمانی کی ہے۔ اگر ان لوگون مین باہم رنجش ہوتی تو ان کا بچہ بچہ کیون خیر خواہ ابوبکر وعمر وعثمان ہوتا۔

ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ اپنے زمانہ خلافت مین جناب عمر فاروق کو کسی مسئلہ مین تردد ہوا۔ آپ بلا تکلف اونسے رائے لینے کے لئے در دولت مرتضوی پر چلےگئے۔ جناب شیر خدا نے فرمایا اے امیر المومنین مرحبا۔ آپنے مجھے اپنے پاس کیون نہین بلوالیا فاروق اعظم بولے کہ مین خود آنیکو اچھا سمجھتا ہون۔ غور کرنے کی بات ہے کہ جن لوگون مین باہم ایسا سلوک ہو اونمین کدورت کیسے ہوسکتی ہے۔ اگر ایک لمحہ کیلئے مان بھی لیا جاے کہ اونکے دل ایکدوسرے سے صاف نہ تھے اور اصحاب کبار مین دشمنی اور عداوت تھی تو یہ الزام حقیقت مین اسلام اور شارع اسلام کی تعلیم پر ہے نہ کہ ان حضرات پر۔ کیونکہ اس حالت مین اسلام کی محنت کا نتیجہ کچھہ نکلا ہی نہین کسواسطے کہ وہ ان لوگون کو جو ہر وقت رسول اللہ صلعم کے بغل مین رہے سواے بداخلاقی کے اور کچھہ نہ سکھا سکا اور نعوذ باللہ منہا نہ تو رسول صلعم کو خود اور نہ علی مرتضی کو ایسی کوئی تدبیر سوجھی جو ہم لوگون کو اس جال مین پھنسنے سے بچا جاتے دونون صاحب جبتک جیے ابوبکر وعمر وعثمان کی خوشامدین کرتے رہے مگر ہمارے لیئے اونکی اطاعت کفر ہوگئی۔ واہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت۔

Marfat.com

بتواتر ثابت ہے کہ خلافت کی ذمہ داری کا بوجھ عمر کی طبیعت پر اتنا تھا کہ یہ
کہا کرتے تھے "کاش میری ماں مجھکو نہ جنتی اور کاش مین ایک گھاس کا تنکا ہوتا"
ایسے لوگ جو خلافت سے خوش نہ تھے وہ غصب کرکے کب لیتے۔ جاے غور ہے خلفا ے
اربعہ آدمی تھے۔ غلطیان کیا کرتے ہونگے ان باتون پر غل شور مچانا کہ فلان خلیفہ نے
فلان امر خلافت مین غلطی کی محض ایک بیوقوفی کی بات ہے ہان اگر یہ کہا جاے کہ
یہ غلطی اور راے کی کمی نہ تھی بلکہ قصداً بدنیتی تھی تو البتہ کچھہ توجہ کے قابل بات ہوگی۔
اسلیے مطاعن صحابہ ایسا لغو اور بیہودہ اور جھوٹا کام ہے جسکے برابر دنیا مین دوسرا
نالایق کام نہین۔ سوچنے کی بات ہے کسی نے آج تیرہ سو برس کے بعد لکھا کہ تاریخ ابن
سعدون مین شجر بعقلانی سے روایت ہے کہ فلان صحابی نے ایکدن شراب کے نشہ مین
خالد کی جایداد ضبط کرکے ولید کو دیدی۔ دوسرے صاحب جو اوٹھے تو اونھون نے
اس روایت کی تاویلین اور توجیہین گڑھنا شروع کین۔ تیسرے صاحب جنھون نے
نہ اوس لال کتاب کو دیکھا ہے نہ اونھین یہ معلوم ہے کہ تاریخ ابن سعدون کا وجود
کبھی دنیا مین تھا بھی یا نہین اون پر لعنت کرنا شروع کردی۔ اب دونون طرف سے
کاغذ کے منہ سیاہ اور سیاہی و قلم کے خون ہونے لگے اور موٹی موٹی بھینسے کتابین چھپنے
لگین جن سے نہ کبھی فیصلہ ہوا نہ آگے چلکر ہوگا۔ نتیجہ یہ کہ کچھہ ادھر ہوے اور کچھہ اودھر
تلوارین کھنچ گیئن اور شیاشپ سر کٹنے لگے۔ اسی طرح کئی سلطنتین خاک مین ملگیئن۔ یہ کچھہ
مبالغہ کی بات نہین ہے آپ گنتے جایئے۔ سلطنت بغداد کسنے برباد کی اسی جھگڑہ
نے۔ دکھن ہندوستان کو کسنے کھویا اسی نحوست نے۔ اودھ سے واجد علی شاہ کو
کسنے نکالا اسی لڑائی نے۔ اب ایران اور روم کے میل کا مانع کون امر ہے یہی

Marfat.com

روسیاہ بیوقوفی۔اب تک تو ہم ڈر رہے تھے نام نہین لیتے تھے اب مرتا کیا نہ کرتا تنگ آسے ہین صاف ہی کہینگے کہ جس گہر مین سُنی اور شیعہ (افراط و تفریط) ہونگے اوس گہر کی خیر نہ سمجہو جس شہر مین ہونگے اوس مین گدہونکے ہل پہر ینگے۔جس سلطنت مین ہونگے برباد ہوکے رہیگی۔اسلام کو اگر ایک دن مٹنا ہے وہ ان ہی دونون کے ہاتہہ سے مٹیگا۔اور اس بات سے منہ دہور کہیئے گا کہ کوئی زمانہ ایسا آئیگا جو سب سُنی شیعہ ہوجائینگے یا سب شیعہ سُنی۔ایسا زمانہ قیامت کے ادہر ادہر کہین نہین ہے۔

لوگ کہتے ہین کہ عیاشی اور اوباشی سے مسلمانون نے اپنی سلطنت کہوئی سب غلط۔یورپ والے ایکدن مین اوتنی عیاشی کر لیتے ہین جتنی تیرہ سو برس مین بہی مسلمانون سے نہین ہوسکی۔ہم سنتے ہین کہ فضول خرچی نے مسلمانون کے ہاتہہ سے ملک نکالدیا یہ ہنسنے کی بات ہے۔اس سے زیادہ بیوقوفی اور کیا ہوگی جو لوگ ایسا کہتے ہین۔بادشاہ کا کوئی خرچ فضول ہو نہین سکتا اوسکی مثال تو ایسی ہے کہ "گہی کہان گیا کہچڑی مین" تو پہر ہم گہی کو گیا ہوا نہین کہہ سکتے۔رعیت جب مالدار ہو تو بادشاہ کو اگر نان شبینہ بہی میسر نہو مگر وہ بادشاہ مفلس نہین کہلا سکتا اور جو رعیت بہوکہون مرتی ہوا اور بادشاہ کے پاس قارون کے خزانہ کا کئی کرور گنا ہو تو وہ بادشاہ مالدار نہین کہا جا سکتا۔وہ تو بادشاہ جو خرچ کرتا ہے رعیت کے پاس جاتا ہی اور رعیت کے پاس جو جاتا ہے وہ بادشاہ کے پاس چلا آتا ہے۔یہ خون کا سا دورہ ہی جو کسیوقت بند نہین ہوسکتا۔لہذا بادشاہ سے فضول خرچی ناممکن ہے۔اب اگر آپ یون کہین کہ مسلمانون نے بڑے بڑے ظلم کیئے مسلمانون کی سلطنت قانونی نہ تہی اسلیئے مٹ گئی۔تو یہ بات بہی ہماری سمجہہ مین نہین آتی جبکہ ہم دیکہتے ہین کہ جہان

Marfat.com

جہان یورپ کی عملداری ہے وہان ہاے تو یہ ہی مچی ہوئی ہے کون سا قانون اور قاعدہ جاری ہے اگر باور نہو تو اخبار اوٹھا کر دیکھلو اطمینان ہوجائیگا۔ یہ یورپ والون کا مستحکم اتفاق ہے جسنے اونکے ظلمون کو انصاف اور بے قانونی کو قانون دکھا رکھا ہے۔ اتفاق مین عجب طرح کا رعب وجلال اور اقبال ہوتا ہے جس سے اولٹی بہی سیدہی نظر آتی ہی اور نفاق ادبار کا خزانہ ہے جس سے انصاف سراسر ظلم اور بیوقوفی دکھائی دیتا ہے۔ پس نہ ظلم نے نہ فضول خرچی نے نہ بے قانونی نے نہ عیاشی نے مسلمانون کی ڈبوئی۔ اگر ڈوبی ہے تو نفاق سے! نفاق سے!!!۔

دنیا مین کہین دو مسلمان ایسے نظر نہ آوینگے جنمین اتفاق ہوگا۔ اگر دو چار ہوسے بہی تو کیا۔ نفاق کی سب سے بڑی پڑیا یہی سنی شیعہ کا جھگڑا ہے اور یہ کمبخت ہمارے پولٹکس کے حد مین جو آن گہسا ہے اسلئے مجبوراً ہمین اسکا نام لینا پڑا ناظرین ہمین معاف فرمائین۔ ہمین مذہبی بحث سے کچھہ کام نہین۔ اسلام کی تاریخ مین مسلمانون کی ترقی وتنزل کے اسباب بتانا مؤرخ کا فرض ہے اور اوس فرض کے ادا کرنے مین اس بہت بڑے جز کا نام نہ لینا نری نمک حرامی ہے۔ پس اے بہائیو۔ اس زمانہ مین سب سے بڑا ثواب باہمی اتفاق کا پہیلانا اور نفاق کو جڑ سے اوکھاڑ پہینکنا ہے۔ صرف اسی اور فقط اسی اور محض اسی بات پر تمہاری زندگی منحصر ہے ورنہ موت سر پر آچکی۔

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو	از شما یک تن نشد اسرار جو

یون فاروق اعظم بڑے رعب وداب والے۔ بڑے مدبر۔ عقلمند اور دوراندیش سہی مگر جو کامیابیان اونکے زمانہ مین ہوئین وہ اتفاق کے صدقہ سے تہین۔ اونکے بعد جو بربادیان ظہور مین آئین اونہین خلفا کی ناقابلیت سے منسوب کرنا ٹہیک نہین مگر نفاق

Marfat.com

جلوے اور جھگڑے ضرور اوتین نظر آتے ہین۔ مسلمانون نے جو چلہ کھویا نفاق کے طفیل کھویا۔ اسلام کا کام خالی خولی صرف یہ نہ تہا کہ تمہاری گردنین پکڑ کے تمہین خدا کے سامنے جھکا دے بلکہ سب سے بھاری اور اہم فرض اسلام کا یہ تہا کہ دنیا کے تمام تفرقے مٹا دے۔ سب کو ملا جلا کے ایک کردے اور اسی مین اسلام کی جان کی خیر بہی تہی۔ لہذا اسلام سے جہان تک ہوسکا اوسنے اپنی عملداری اور وسعت کے اندر ان تفرقون کو مٹایا۔ جناب عثمان کے زمانہ مین نفاق کی بنیاد جمی اور امیر معاویہ کو وہ اقتدار اور قوت حاصل ہوگیا کہ جناب علی مرتضیٰ کو بڑی مجبوری اور سخت خونریزی کے بعد شام اور مصر کی خلافت سے دست کش ہونا پڑا اور اسلام مین نفاق کی صورت نمایان طور سے نظر آنے لگی۔ جناب مرتضوی نے مدینہ چہوڑ کے کوفہ کو اپنا دارالخلافہ بنایا اسکا نتیجہ بہی برا نکلا۔ کوفہ والون نے حضرت علی سے بہت بے اعتنائی اور سخت مخالفت کی جسکا ثبوت یہ ہے کہ اوسی ملک مین جناب مرتضوی کا مدفن بہی کوئی نہ بتا سکا۔ اللہ ری باہمی عناد اور دشمنی۔ افسوس صد افسوس۔ انصاف طلب ہے کہ پہر ہم عمر کو کیون نہ روئین اب خلافت بنی امیہ کے ہاتہہ آئی اور دنیا طلبی اور غلبہ کی خواہش دلون مین جوش مارنے لگی۔ امیر معاویہ نے امام حسن کو تو الگ کیا اور آپ بادشاہ بنے اور اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین کرکے وصیت کی کہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور امام حسین سے ہوشیار رہنا یہ تینون خلافت کے دعویدار ہین۔ عبداللہ بن عمر کی طرف تو امیر معاویہ کا محض شبہ ہی شبہ تہا کیونکہ اوّل تو خود اونہین دنیا سے نفرت تہی۔ دوسرے اونکے باپ نے اونہین نصیحت کردی تہی کہ خلافت قبول نہ کرنا۔ تیسرے لوگ اونہین خلافت دیتے تہے مگر اونہون نے نہ لی۔ چوتہے یزید نے جب بیعت لی ہے تو عبداللہ بن عباس

Marfat.com

اور عبداللہ بن عمر نے فوراً قبول کر لی مگر عبداللہ بن زبیر اور امام حسین نے نہین کی بلکہ
مدینہ سے مکہ چلے گئے۔ اسکے بعد حضرت امام حسین کی شہادت کا عالم آشوب واقعہ ہوا
جس نے بنی امیہ کی خلافت کی جڑ بنیاد کھود ڈالی۔

ابتک تو اہل بیت کے استحقاق کی طرف لوگون کو توجہ نہ تھی اور کسیکو کچھ پروا نہ تھی
جناب امام حسین کے شہید ہوتے ہی وہ بے اعتنائی انتقام کے خیال سے بدل گئی۔
جناب عبداللہ بن زبیر کی نسبت لوگونکا غلط خیال یہ ہے کہ اونھون ہی نے جناب
سید الشہدا مظلوم کربلا کو اشتیاق دلا دلا کے کربلا کی طرف ڈھکیلا تا کہ امام حسین وہان
مارے جائین اور مین اپنے دعوی خلافت کو بلا روک ٹوک پیش کر سکون۔ عبداللہ
بن زبیر ہی نے شہدائے کربلا کے خون کا بدلہ لینے کے واسطے کمر ہمت چست باندہی
تھی۔ اس سے مدینہ مین خونریزی اور خرابی ہوئی انصار برباد ہو گئے اور مکہ تباہ
ہو گیا۔ عبدالملک کے زمانہ مین بھی مختار نے شہدائے کربلا کا عوض لیا۔ اگر آئندہ شہدائے
کربلا کے انتقام کے پردہ مین دنیا طلبی اور دنیا پرستی مرکوز خاطر نہوتی تو اتنا ہی بدلہ
کافی سے بہت زیادہ تہا۔ اب دولت و ثروت دنیا کی خاطر سے جھوٹ موٹ کے
بہانے بنا بنا کے نئے نئے جھگڑے اور لڑائیان ہونے لگین۔ یہ خیال کسیکو نرہا
کہ ہمارے ذاتی مزہ کے لئے دونون طرف سے مسلمان مارے جاتے ہین اور غیر
قومون کی آنکھون سے اسلام کی صولت اور سطوت اوٹھتی چلی جاتی ہے۔ اسی کمبخت
زمانہ مین شیعان علی کا نیا فرقہ پیدا ہوا اور امامت کا نیا مسئلہ خون پینے کے لئے شایع
کیا گیا۔ یہ ایک اور پردہ دنیا اور دنیوی اقتدار حاصل کرنے کا موجود ہو گیا۔ اگر
سچ پوچھو تو یہی اندرونی اور خانگی جھگڑے سلطنت اسلام کو جڑ سے اوکھاڑ دینے کے لیے

Marfat.com

کافی ہو گئے۔ اصلی نقصان اسلامی جاہ وجلال کو انہین سے پہونچا۔ فتوحات عرب جو طوفان کی طرح تمام دنیا کو اپنے سامنے سے بہاے لئے چلی جاتی تھین ایکدم سے بند ہو گیئن اور مسلمانونکی قوت اپنی ہی طاقت سے ٹکرا ٹکرا کے پست اور شل ہو گئی۔ بنی عباس نے شہداے کربلا اور اہل بیت اور بنی فاطمہ کی حمایت کے نام سے خلافت کی باگ اپنے ہاتھہ مین لی۔ مگر جلدی سے ثابت ہو گیا کہ دولت وثروت دنیا حاصل کرنیکے لئے یہ نرا بہانہ ہی بہانہ تہا۔ بنی امیہ اپنے آبا و اجداد کے ظلمونکے عوض مین قتل کئے گئے۔ اونکی لاشون کا فرش کر کے اوسپر دسترخوان بچہایا گیا اور بیٹھہ بیٹھہ کے اوسی دسترخوان پر کہانے کہاے گئے۔ جب تلوار یارون کی کلیجونکی آگ نہ بجہا سکی تو اونہین لاشون کو جلوایا۔ قبرون سے بنی امیہ کی لاشین نکلوا کے بے پوست کی ہڈیان جلتی آگ کے نذر کی گیئن اور مشرقی کرہ کی زمین پر ایک بہی آدمی ایسا نرکہا جو بنی امیہ کے بدنام نام سے پکارا جاسکے۔ افسوس صد افسوس۔ آپنے دیکہا کہ بنی امیہ نے بنی فاطمہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا ارادہ کیا تہا وہ تو نہوا بنی فاطمہ کے نام لیوا آج تک موجود ہین مگر خود اپنے پیرون مین کلہاڑی مارلی۔ اول تو باقی ہی نہین اور جو فرض کر لو کہ باقی ہین تو اونہین یزید کی اولاد مشہور ہونے سے شرم آتی ہوگی ایسی بقا سے تو فنا ہی اچہی۔ نتیجہ یہ کہ آپسین لڑنے اور اپنے مطلب اور اپنے فائدہ کے لئے قومی ومذہبی بربادی کا خیال نرکہنے سے کوڑی کا فائدہ نہین ہوتا۔ اگر ذاتی عزت چاہتے ہو تو وہ قومی بہلائی مین ہے اپنے فائدہ پر لات مارو اور قومی عزت کے لئے جان لڑادو تو تمہارا بہی بہلا ہوگا ورنہ سب ہیچ ہے۔ ہمنے اسی آگرہ مین حضرت عرش آشیانی اکبر کی قبر کو ٹہوکرین کہاتے دیکہا ہے۔

Marfat.com

ہم پوچھتے ہین کیا بنی امیہ کی ہڈیان قبرون سے نکلوا کے اور جلوا کے بنی فاطمہ کا بدلہ لیا جارہا تھا؟ بنی فاطمہ کے بدلہ کی تو صرف ایک ٹٹی تھی جسکی آڑ مین بنی عباس کو تو سلطنت اور جاہ وجلال کے مزے لوٹنے تھے خدا اس دست خود دہان خود کا منہ کالا کرے جسنے اسلام کا ڈھیر کر دیا۔ اب وہ عمر کہان سے آے۔ جو یہ سمجھاے کہ بھائیو اپنے ترنوالے اور عیش کے لئے مسلمانون کو در بدر بھیک مانگنے کے قابل کیون بناے دیتے ہو۔ یہ اوسی مرنیوالے کا دم تھا کہ ایکدفعہ مال غنیمت مین بہت سا روغن زیتون آیا وہ پیالے بھر بھر کے مسلمانون مین تقسیم ہونے لگا چکنی چیز کا قاعدہ ہے کہ کچھ نہ کچھ چکنیت برتن مین باقی رہ جاتی ہے اوسے امیرالمومنین کے لڑکے نے پونچھ پانچھکے اپنے سر مین مل لیا۔ باپنے بیٹے کی جو یہ حرکت دیکھی تو گھیسٹتے ہوے حجام کے پاس لے پہونچے۔ بیٹے کا سر منڈوا دیا اور کہا۔ تیرے بال مسلمانون کے مال کی بہت حرص کرتے ہین۔ انکی سزا یہی تھی۔ حضرات ناظرین شاید اوسوقت دیکھنے والون نے یہ سمجھا ہوگا کہ بنی عباس بنی فاطمہ کا بدلہ لیتے ہین مگر پیچھے اوسکی ساری قلعی کھل گئی کہ یہ صرف بادشاہی حاصل کرنیکے لئے ایک جال تھا۔ بنی عباس نے جیسے ظلم بنی فاطمہ پر کئے اون سے بنی امیہ کے ظلم بھی گھن کھاتے اور پناہ مانگتے ہین۔ یہ سنی اور شیعہ مین جو عداوت آپ دیکھتے ہین وہ اسی مبارک زمانہ کی یادگار ہے۔ بنی عباس نے جب اچھی طرح خلافت حاصل کرلی۔ خوب تسلط بٹھا لیا تو سمجھے کہ ہمنے اپنے رستہ سے اب کانٹے اور جھاڑیان تو دور کردی ہین بنی فاطمہ کو اورالگ کرو یہ بھی خلافت کے دعویدار ہین۔ اب بنی عباس اور بنی فاطمہ مین ٹھنی۔ لو صاحب بھتیجے کے نواسے اور چچا کے بیٹے لڑنے لگے کیا غضب ہے بنی امیہ اور بنی فاطمہ مین تو کچھ۔ بالشت دو بالشت کی

Marfat.com

دوری ہی تہی یہ بالکل بنی ہاشم ہی مین چہننے لگی جو بالکل ایک ہی گہر ہے لیکن بدنام ہین غریب ابوبکر و عمر کہ خلافت غصب کر لی۔ ان بیچارون نے تو مسلمانون کی بیت المال سے کبہی ایک کوڑی بہی نہین لی۔ ابوبکر کی بیوی مٹہائی کو مدتون ترسین لیکن بیت المال سے چار پیسے کی مٹہائی منگا کے اونہین ندیگئی۔ عمر نے ۴ ماشہ تیل پر بیٹے کا سر منڈا دیا بیٹی کے حلق مین اونگلی ڈالکے اشرفی نکال لی اور پہر بہی غاصب ہی رہے۔ نعوذ باللہ۔

جب بنی عباس نے بنی امیہ کا نام و نشان صفحہ دنیا سے مٹا کر اپنا تسلط جما لیا تو بنی فاطمہ کو مارنے کی طرف متوجہ ہوے جنکے نام سے سلطنت حاصل کی تہی ابو مسلم سے جو اوس زمانہ کا بڑا بہادر اور سپہ سالار تہا اور جسنے عباسیونکو زمین سے اوٹہا کر آسمان حکمرانی پر پہونچا دینے مین لاکہون مسلمانون کے بیدریغ خون کرڈالی تہے بنی عباس جلنے لگے۔ خلیفہ ابو جعفر منصور نے اوس بیگناہ اور بیخطا محسن کو ذبح کرا ہی ڈالا۔ بنی فاطمہ مین سے جنہون نے دولت دنیا کو لات مار کے گوشہ نشینی اختیار کر لی تہی وہ تو امن مین رہے مگر جنہون نے سلطنت کی ہوس کو دل مین جگہہ دی اونہون نے موت کے مزے چکہے۔ خلیفہ متوکل باللہ حد سے زیادہ اونکا دشمن بنا۔ نہر کا پانی پہیر کے جناب امام حسین کے مزار کی طرف موڑ دیا اور اوس جگہہ ہل جتوا کے کہیتی کرا دی۔ جو لوگ زیارت کو آتے تہے وہ ستاے جاتے تہے بہت سے عالم اس جرم مین گہوڑون سے روندواے گئے کہ وہ خلیفہ کے دونون بیٹون کو امام حسن اور امام حسین پر فضیلت نہین دیتے تہے۔ استغفر اللہ انہین بے اعتدالیون نے سنی و شیعہ مین قطعی دشمنی پیدا کرا دی۔

Marfat.com

بنی فاطمہ نے سلطنت حاصل کرنے کی جتنی تدبیرین کین وہ سب ناکام رہین - اچھا ہوا
ہم بہت خوش ہین - معلوم نہین اوس زمانہ کا رنگ انہین کیسا بنا دیتا جس سے یہ محفوظ
رہے - ظالم سے مظلوم اچھا - مگر اتنا ادہر سے بہی ضرور ہوا کہ تلوار کی کمی زبان سے پوری
کی جاتی تہی اور وہی باتین مذہبی رنگ پکڑ لیتی تہین -

ابوبکر و عمر کے زمانہ کے سوا اول سے آخر تک جتنی لڑائیان اور کشت و خون باہم
ہوے اور مسلمان مسلمان آپسمین لڑے اون سب کی تہہ مین دنیا طلبی کے سوا کچہہ نہ تہا
بنی امیہ کی نالایقیون پر تو خاک ڈالو غضب تو یہ ہے کہ بنی ہاشم نے بنی ہاشم کے ساتہہ
کب اچھا سلوک کیا جو ہمین صبر آوے - بنی امیہ بنی عباس اور بنی فاطمہ کسی نے اپنے
مقدور بہر کمی نہین کی - تاریخ گواہ ہے - مسلمانون کا خون سب سے اپنا دعوی کر سکتا ہے
حیف صد حیف جتنا کشت و خون مسلمانون کا ان لڑائیون مین ہوا جو آگے چلکے
مذہب بن گئین اوسکا حساب نہین ہو سکتا - اوسپر صبر کرنا بہی ہماری طاقت سے باہر
ہے - اسی باہمی عداوت نے مسلمانون کا ناس کر دیا اور اونکی سلطنت دنیا سے
اوٹہہ گئی - اسی کمبخت سنی شیعہ کے جہگڑہ نے ہلاکو کی خون خوار اور خونریز فوج کو سلطنت
عباسی کی بربادی کے لئے بغداد مین بلا لیا اور عباسیون کی خلافت خاک مین ملگئی -
جسے جناب شیخ سعدیؒ عربی اور فارسی دونون مین روے ہین جسکا ترجمہ ہم لکھے
دیتے ہین -

ہاے کاش ایسا ہوتا کہ پہلے مین مرجاتا پہر بغداد کی تباہی کی ہوا میری قبر پر سے گذرتی -
جب طبیب نے میری نبض پر ہاتہہ رکہا تو مین نے اوسے جہڑک دیا کہ جا اپنا کام کر مجھے
وہ مرض نہین ہے جسے تو اچھا کریگا - بنی عباس پر جو قید کے دن مصیبت تہی اوسکا حال

Marfat.com

یارو کچھ نہ پوچھو وہ بیان کی قید مین نہین آسکتی۔ اوس دن شراب مرگ کے جام گردش مین تھے اور کشتون کے سر اس طرح تڑپتے تھے گویا نشہ مین جھوم رہے ہین۔ ہاے مدرسہ مستنصریہ کی دیوارین علماے راسخین پر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہین جو عقل و دانش کے مالک تھے۔ زمانہ کے یہ سخت ظلم ہین کاش مین ان سے پہلے مرجاتا اور جاہلون کا ظلم شریفون پر نہ دیکھتا۔ مین نے شہر عبادان مین قیام کرکے دجلہ کے پانی کو دیکھا جو خون کبوتر بنکے سمندر کی طرف چلاجاتا تہا۔ شہر واسط کی مصیبت پر میرے آنسوؤن کا طوفان ایسا جاری ہے کہ خلیج فارس مین طغیانی ہوگئی ہی۔ یہ نہ سمجھنا کہ اب بغداد پھر آباد ہوگا اور وہان کے علما کے چہرے غبار مذلت سے پاک کیے جائین گے۔ ہاے وہ بنی عباس جن سے دنیا کو فخر تہا اور جنکے اخلاق برگزیدہ چہرے نورانی تھے کدہر گئے۔ اونکا ذکر اب دنیا کے لئے افسانہ ہوگیا کیسا افسانہ جو قیامت تک کانون کو برچھیون کی نوکون سے چھید کے خون بہائیگا۔ افسوس ہاے افسوس اب منبرون پر خطبہ پڑہا جائیگا اور مستعصم باللہ کا اوسمین ذکر نہوگا۔ اے لوگو کیا اسپر صبر آسکتا ہے کہ یونس تو پانی مین ڈوب جاے اور مینڈک پانی مین خوشی سے اوچھلتے پھرین۔ کاش ایسا ہوتا کہ پردہ نشین عورات کے قید مین جانیکی خبر سننے سے پہلے مین بہرا ہوجاتا۔ قید کی صبح قیامت کا دن تھی جسمین ریوڑ کے ریوڑ آدمیون کے سرون پر خاک ڈالے میدان حشر کی طرف ہنکاے جاتے تھے۔ بہت سے فریاد کرتے تھے کہ ہے کسی مین مروت جو ہماری مدد کرے مگر باز کے پنجہ مین چڑیا کی کون سنتا ہے۔ جو لوگ گھڑکی جھڑکی کے عادی نہ تھے اونکے ننگ و ناموس بھیڑ بکریون کی طرح جنگل کیطرف

Marfat.com

ہنکائے جاتے تھے۔ جو لڑکیان پردہ مین بہی چادر سے منہ باہر نہین نکالتی تہین اونکو کہلے سر قید کر کے ظالم لیگئے۔ ہاے۔ خدا اوس شخص کو اپنے حفظ و امان مین رکہے جو دولت عباسی کی تباہی کے بعد خواب غفلت سے بیدار ہو جای کیونکہ زید کی مصیبت عمرو کے لئے تازیانہ ہونا چاہیئے۔

آسمان راحق بود گر خون ببارد بر زمین	بر زوال ملک مستعصم امیر المومنین
اے محمدؐ گر قیامت می برآری سر زخاک	سر برآر وین قیامت درمیان خلق بین
دیدہ بردار اے کہ دیدی شوکت بیت الحرم	قیصران روم بر سر خاک و خاقان بر زمین
خون فرزندان عم مصطفےٰ شد ریختہ	ہم بران خاکے کہ سلطانان نہادندے جبین
نازنینان حرم راخون حلق نازنین	زاستان بگذشت و ماراخون دل از آستین
زینہار از دور گیتی و انقلاب روزگار	در خیال کس نگشتے کاچنان گردد چنین

بغداد کی تباہی اور بربادی گو سُنی شیعہ کی عداوت کا نتیجہ تہا مگر اصل مین زمانہ نے پکار کے مسلمانون سے اس پردہ مین یہ کہا تہا کہ کرامت اور کامیابی میل جول اور باہمی اتفاق مین ہے۔ اگر تمنے ذرا بہی مَین تو تو کی تو سمجہے رہنا کہ بغداد کا سا حال ہوگا مگر اسکو ہم نہ سمجہے اور وہ ہوا جسکا بیان نہین ہو سکتا۔

تاریخ کو کہولکے دیکہو تو معلوم ہوگا کہ بنی عباس کا وہ حال ہوا جو پانسو برس پہلے اونکی ہاتہون سے بنی امیہ کا ہوا تہا۔ اور وہ بقول سعدیؒ مسلمانون کے ہوشیار ہو جانے کے لئے کافی سے بہی زیادہ تہا مگر افسوس ہے کہ مسلمانون نے اوس سے عبرت نہ پکڑی۔ سلطان سلیم اور شاہ اسمٰعیل صفوی کے زمانہ مین وہی چنگاریان پہر بہڑک اوٹہین اور مسلمانون کی لاکہون جانین تلف ہوئین یہانتک

Marfat.com

کہ ہندوستان مین بہی اسی تفرقہ اور مخالفت کی آگ نے مسلمانون کے گہر جلا دیے سعدی کا جگر تو بغدادہی کی تباہی دیکہکر شق ہوگیا تہا مگر ہمارے سامنے وہ تباہی کے سامان ہین جنہین دیکہکر پتہر کے جگر بہی پانی ہوتے ہین۔

ایشیا۔یورپ۔افریقہ اور ہندوستان مین مسلمانی سلطنتون کے بگڑنے کے اتنے آثار ہین کہ اگر ہم اون سے سبق لین تو بہت کچہ ہماری آنکہین کہل سکتی ہین۔

قسم ہے خدا کی اگر باہمی دشمنیان ہمین گہر کے گہر ہی مین مشغول نہ رکہتین تو آج کے دن دنیا مین سوائے اسلامی سلطنت کے کوئی اور سلطنت نہوتی۔

مسلمانو! تمہاری تاریخ سے بڑہکے تمہارا کوئی معلم نہین ہوسکتا آؤ ہم اوس سے تعلیم لیکے اتفاق کرلین اور اخوت اور محبت کے ٹوٹے ہوے رشتہ کو پہر جوڑلین اور وہ کام کرین جو زمانہ کے موافق ہو تاکہ مسلمانون کی اولاد کہلانے کے قابل ہوجائین۔آمین یارب العالمین۔

تصوف وسلوک سیدنا عمر بن الخطاب

اس سے پہلے کہ ہم فاروق اعظم کے تصوف کے متعلق کچہ تحریر کرین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت تصوف کو بیان کردین جسکو بہ لسان شرع احسان سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔تصوف بعض کا خیال ہے کہ صوف سے اخذ کیا ہے چونکہ اس مشرب کے حضرات دنیاوی لباسہاے مزخرف سے بالکل مبرا اور موٹے موٹے کپڑے استعمال کرتے تہے متصوف کہلاے اور وہ اخلاق یا وہ علوم جو اون سے

Marfat.com

قابل مادون نے اخذ کئے تصوف کے نام سے نامزد ہوے مگر جب ہمنے کہا ہے کہ
تصوف کا دوسرا نام احسان ہے پس صرف احسان کی جو کچھہ کیفیت شرع مین وارد
ہوئی ہی وہی تصوف ہے۔ احسان کا مادہ ہے حسن یعنے نیک کام کرنا مگر نیک کام کیا
اور کس طریقہ سے ادا کرنا۔ اسکی بابت دیکھنا چاہیئے کہ کیا مدعا ہے۔ جب حضرت
جبرئیلؑ نے حضور سرور کائناتؐ سے آنکر منجملہ دیگر امور کے احسان سے دریافت
کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ یعنے
خداوند عالم کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تو اوسکو دیکھہ رہا ہے اور اگر یہ مرتبہ نصیب
نہو تو یہی ہو کہ وہ تجھکو دیکھہ رہا ہے۔ کانک تراہ مین ایک لطیف اشارہ اس جانب ہے
کہ اعلیٰ مرتبہ احسان سے رویت پروردگار عالم اس عالم مین ممکن نہین۔ غرض ہمارے نزدیک
کیا صاحب شرع کے جناب پاک مین بہی جس تصوف کا اعتبار رہے وہ یہی ہی۔ اسکے
اصول تین ہین۔ سب سے پہلے علم۔ علم نہوگا تو عبادت ہی کیا کرے گا لیکن ایسی قسم کی
عبادت کیلئے جس علم کی ضرورت ہے وہ بہ معنی یقین ہے یقین بہی وہ یقین نہین جو
دوسرون کی دیکہا دیکہی یا کتب استدلالیہ کی مزاولت سے پیدا ہو بلکہ خاص وہ
مرتبہ جو امور خیر یعنی صوم وصلوٰۃ کے استمرار و دوام سے پیدا ہوا ہے جسکو خاص عطیہ
الٰہی سمجھنا چاہیئے اور تصوف کی اصطلاح مین جسکو یادداشت سے تعبیر کیا جاتا ہے
اب یہ بات بہی قابل غور ہے کہ تمام مسلمان اپنی اپنی استعداد کے مطابق امور خیر
مین مصروف رہتے ہین لیکن یقین کا یہہ مرتبہ اونکو حاصل نہین ہوتا اسکی کیا وجہ۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال خیر کے ادا کرنیکے لئے کچھہ ایسی شرطین بہی ہین
کہ جب اون شروط کیساتھہ اعمال خیر ہونگے یہ مرتبہ یقین اوس جانب سے فیضان

Marfat.com

ہوگا۔ وہ جہانتک خیال جاتا ہے بس یہ تین چیزین معلوم ہوتی ہین۔ ایک تو اخلاص کہ بغیر اسکے وہ عمل خیر بس صورت کے اعتبار سے چاہے خیر کہنے کے قابل ہو لیکن حقیقت کی راہ سے اوسکی خیریت اوسی وقت ہے جب اخلاص ہو۔ اخلاص کے معنے ہین خالص کرنا یعنے ماسوا المعبود سے اپنے خیال کو بالکل خالص کرکر اوسکی خدمت مین حاضر ہونا۔ دوسرے اون اعمال کے مقدار کی زیادتی جنسے اس اخلاص مین مدد ملے جیسے نوافل ومستحبات ومسنونات کی نہایت پابندی کرنا اس کا ایک خاص اثر قلب پر پڑتا ہے اس سے کچھ وہی واقف ہین جو اس رنگ مین رنگے ہوے ہین۔ تیسرے ان اعمال مین خشوع وخضوع جو اخلاص کے لوازمات مین سے ہی بہ کمال مصروفی بجالانا اس قسم کے خیالات اور اس قسم کے اشغال مین مصروف رہنا جنسے خشوع وخضوع کی ہر وقت یاددہانی رہے۔ علم کا لابدی نتیجہ ہی کہ اوسکا اثر کچھ نہ کچھ قلب پر پڑتا ہے اس مرتبہ یقین کا جو کچھ اثر قلب پر پڑتا ہے وہ دو قسم کا ہوتا ہے یا تو بہت جلد زائل ہوجاتا ہی وہ ارباب تصوف کے یہان حال سے تعبیر کیا گیا ہے یا دیرپا ہوتا ہے وہ مقام ہے۔ ابو طالب مکی جو اس فن کے شیوخ مین سے ہین دس مقامات تحریر فرماتے ہین۔ توبہ۔ زہد۔ صبر۔ شکر۔ رجاء۔ خوف۔ توکل۔ رضا۔ فقر اور محبت۔ یہ وہ مقامات ہین کہ ہر انسان کسیوقت مین انہین سے کسی نہ کسی مقام مین ضرور رہتا ہے۔ تمام قلوب کی ساخت کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ ان سے کسی وقت خالی ہو ہی نہین سکتی فرق صرف اسقدر ہے کہ یقین کے حاصل ہونیسے پیشتر انکے مصارف اور ا مور ہوتے ہین اور بعد یقین کے اور۔ یہ وہ مقامات ہین جنکو اصول مقامات کہیئے ورنہ مقامات کا انحصار ان دس ہی پر

Marfat.com

نہین ہے۔صدق حال۔شدت لامر اللہ۔تواضع۔صدیقیۃ۔محدثیۃ۔شہیدیۃ۔حواریۃ۔ جنمین سے بعض کے ساتھہ بعض صحابہ بہی بہ لسان مبارک مبشر ہو چکے ہین۔

پہلے ہمنے بیان کیا ہے کہ یہ امور یقین سے پیشتر بہی ہوتے ہین اور یقین کے بعد بہی اور پہر یقین کے بعد بہی بعض ایسے ہین کہ وہ امور مذمومہ سے بہت مشابہ ہو جاتے ہین جیسے توکل ورجا۔ظاہر مین تکبر وحرص سے مشابہ ہین انہین سے یہ امتیاز کر لینا کہ یہ مقامات یقین ہی سے پیدا ہوے ہین ایک مشکل کام ہے۔انکے یہان کے اصول کے مطابق انکے امتیاز کی صورت یہ ہی۔دیکھنا چاہیئے کہ جو ان مقامات کیساتھہ متصف ہو رہا ہے اوسکے یقین کا پایہ کہانتک ہے اگر مرتبہ یقینی ناقص سہے تو صاف سمجھہ لینا چاہیئے کہ یہ مقامات نہین بلکہ امور طبعیہ ہین اور اگر مرتبہ یقینی بہت اونچے پایہ پر ہے تواب یہ غور کرنا چاہیئے کہ اس یقین کے حاصل ہونیسے پیشتر بہی وہ ان صفات کے ساتھہ موصوف تہا یا نہین اور پہر خاص اوسی رنگ کے ساتھہ جس مین اب ہے اگر یہ صفتین اسی رنگ مین پہلے ہی تہین سمجہ لو کہ مقام نہین مقام نتیجہ ہے یقین کا اور یہ امور یقین سے بہی پیشتر تہے پس مقام کہان اور اگر یقین سے پیشتر نہ تہے تو سمجہ لو کہ ہان یہ مقامات ہین۔ارباب فہم اس مختصر سے اپنے اپنے مقامات کا امتیاز کر سکتے ہین۔صوفیہ کے یہان حال ومقام دونون نگہداشت کے قابل ہین لیکن زیادہ مہتم بالشان مقام ہے اور ثمرات وکوائف جو کچہہ مرتب ہوتے ہین وہ اسی پر موقوف فرماتے ہین۔

روزہا گر رفت گو رو باک نیست	تو بمان ای آنکہ چون تو پاک نیست

اسمین روزہا سے حالات مراد ہین اور تو کا خطاب مقام عشق کیجانب ہی جسکا سلسلہ

Marfat.com

اوپر سے چلا آتا ہے۔ اور اسی واسطے زیادہ کوشش اسی کی کیجاتی ہے کہ وہ واردۂ قلبی جو حال کی صورت مین جلوہ گر ہوا ہے مقام ہو جاوے۔ یہی دوسری اصل ہے اب جب قلب پر اثر پڑا جو یقین کا نتیجہ تہا تو قلب کا اثر جوارح پر پڑے گا کیونکہ تمام اعضا تابع قلب ہین جو خاص کیفیت ان حضرت مین پیدا ہوتی ہے اسکے تمام لشکر مین خاص وہی رنگ چہاجاتا ہے ذراسی خوشی سے تمام اعضا مین ایک خاص قسم کی چستی وچالاکی محسوس ہونے لگتی ہے ذراسے رنج سے تمام اعضا ڈہیر ہوکر رہجاتے ہین ان ہی حضرت کی اصلاح سے اصلاح جمیع اعضا ہے اور اگر کہین ذرا بہی بگڑ بیٹھے توسب کو لے ڈوبے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے ان فی جسد آدم لمضغۃ اذا صلح صلح الجسد کلہٗ واذا فسد فسد الجسد کلہٗ الا وھی القلب۔ یعنے بدن انسان مین ایک ایسا ٹکڑا ہے جس کے بننے سی سارا بدن بنجاتا ہے اور اسکے بگڑنیسے سب کا ستیاناس ہوجاتا ہے سن لو وہ دل ہی پس ممکن نہین کہ یہ حضرت کسی حالت کو ایسے چہپائے بیٹہے رہین کہ اعضا کو خبر تک نہو۔ یون سمجہیئے کہ یقین کا ایک دریا قلب سے اُمنڈتا ہے جسکے کفون سے اعضا بہی اپنا کچہ حصہ لے لیتے ہین اسی کا نتیجہ ہے عمل یا دوام عمل۔ کرامات۔ تربیت وتعلیم مسترشدان ۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے جس خوبی سے ان تمام اصولونکو طے فرمایا ہے ہم تو کیا بڑے بڑے بہی اچہی طرح سے بیان نہین کرسکتے آپکا عمل آپ کا قول آپکی تعلیم خواہ وہ حاضرین کے لئے ہو خواہ غائبین کیلئے اس کثرت سے ہین کہ دفاتر بہی اونکے لئے ناکافی ہین ان ہی تین اصول کی تکمیل فعلی اور قولی کو ہم آگے چلکر مختلف سرخیونمین مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر بیان کرینگے اگرچہ ان مین سے

Marfat.com

بعض بیانات ایسے بہی ہونگے جو تاریخ کے گذشتہ اوراق مین گذر چکے ہین لیکن یہان
پہر دوبارہ اونکو ذکر کرینگے اسلئے کہ وہان اور حیثیت سے ملحوظ تہی اور یہان اور حیثیت سے
یہ اور خیال فرمالیجئے کہ مشائخ کے مقامات کی شناخت کا مدار اکثر قرائن پر ہوتا ہے
مثلاً کسی شخص کو کئی مرتبہ مصیبت کی حالت مین دیکھا بیچین نہین پایا ہم سمجہہ گئے مقام
صبر مین ہے یا اوسکو ہم دیکہہ رہے ہین کہ ہماری طرح سے اسباب ظاہریہ مین منہمک
نہین ہے ہم نے حکم لگا دیا کہ مقام توکل مین ہے یا اچنبہے کی کوئی چیز دیکہہ لی فوراً
چلّا اوٹہے کرامت صادر ہوئی۔ اور یا شناخت خود اوس صاحب مقام کے بیان سے
معلوم ہوئی اوسکو اپنی حالت کا وجدان ہوگیا اوس نے اپنے احباب سے اوس کا
ذکر کر دیا۔ لیکن انہین سے کوئی بہی طریقہ اطمینان بخش نہین پہلے مین تو محتمل ہے
کہ وہ قرینہ جسکو ہم نے قرینہ قرار دے رکہا ہے فی نفسہ غلط ہو یا ٹہیک ہو لیکن
وہ اوس کا مقام نہو بلکہ طبعی حالت ہو مثلاً ہے ہی ہمیشہ سے سنگدل یا کچہہ ایسا
سادہ لوح سا کہ اوسکو رنج وتکالیف اور نیز راحت ومسرت کا احساس وشعور ہی
سرے سے کم ہوتا ہے۔ دوسری صورت کا تو دار ومدار ہی صاحب مقام کیساتہہ
حسن ظن پر ہے پہر ان دونون صورتونمین اکثر ہمارے سامنے کی باتین نہین ہوتین
بلکہ سنی سنائی ہوتی ہین تو ناقلین کے جرح وتعدیل پر سارا بار رہا بہرحال سینکڑون
خرخشونکے بعد نتیجہ یہی نکلیگا کہ ظنی طور پر ہم سمجہہ سکین گے کہ وہ اس مقام والے
حضرت ہین مگر جناب فاروق اعظم کے مقامات کا حال ہی اور ہے حضرت مخبر
صادق ؐ کے صریح ارشادات سے آپکے مقامونکا پتہ صاف طور سے چل رہا ہے اور
اس کثرت سے پایہ ثبوت کو وہ ارشادات پاک پہونچے ہین کہ اونکی اجمالی حالت پر

Marfat.com

تو ایمان لانا ضروری ہوگیا۔ ہمارا آئندہ بیان اس بیان کی فی الجملہ شرح کے واسطے کافی ہے۔

تمہیداً یہ اور یاد رکھہ لیجیے کہ نفس ناطقہ مین دو قوتین ودیعت رکھی گئی ہین۔ عاملہ۔ عاقلہ۔ قوت عاملہ کی جب پورے طور سے تہذیب ہو جاتی ہے اوسی کا نام عصمت یعنے معصوم ہونا ہے۔ قوت عاقلہ کا کمال یہ ہے کہ اوس عالم کی باتین اسکو بذریعہ ملک معلوم ہونے لگین وہان کے اسرار مشہود ہونے لگین یہ وحی ہے۔ سوائے انبیاء کے یہ دونون مقام کسی اُمتی کو حاصل نہین ہو سکتے مگر ان دونونکے کمالون کا علیحدہ علیحدہ ایک ایک پر تو یا نائب ہے جسمین یہ دونون نائب جمع ہو جاتے ہین بس وہ مرشد خلائق اور پیغمبر کا خلیفہ برحق اور مظہر رحمت الٰہی ہو جاتا ہے مرتبہ وحی کی نائب ہے محدثیت اور اوس جامع مرتبتین کی راے کا وحی کی موافق ہونا صاحب فراست و کشف صادق ہونا عصمت کا نائب ہے ایسی کامل شخص کے سایہ سے بھی شیطان کا بھاگ جانا۔ جب یہ دونون مرتبہ جمع ہو جاتے ہین تو مرتبہ شہیدیت حاصل ہو جاتا ہے اور اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ وہ پیغمبر کا نائب ہو دنیا مین علوم شرائع کی اشاعت و ترویج مین پیغمبر کا نائب ہوا اور آخرت مین بڑے بڑے درجات پر فائز ہو۔ اب سنیے جناب رسالتمآب فرماتے ہین تم سے اگلی اُمتونمین کچھ لوگ محدث گذرے ہین اگر میری امت مین کوئی ہو گا تو وہ عمر بن الخطاب ہین۔ احمد و ترمذی نے روایت کیا ہے کہ آپکا ارشاد پاک ہی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔ حضرت علی فرماتے ہین کہ حضرت عمرؓ جو کچھ فرماتے تھے اوسکی تصدیق مین قرآن پاک نازل ہوتا تھا حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ جب صحابہ مین اختلاف واقع

Marfat.com

ہوتا تو جس جانب حضرت عمرؓ کی رائے ہوتی اوسیکے مطابق قرآن پاک نازل ہوتا۔
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی وہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے عمرؓ کے زبان و دل پر حق کو مقرر کر دیا ہے۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے ہم دیکھا کرتے تھے کہ حضرت عمر کی ایسی باتین ہوتی تھین جس سے سبکو اطمینان قلبی حاصل ہوجاتا تھا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے ارشاد فرمایا کہ شیطان جب تمہارے سامنے آئیگا تو اُلٹا جائے گا۔ حضرت علی فرماتے ہین ہمارا یہ خیال ہوتا تھا کہ حضرت عمر کا شیطان بھی آپکو بہکانے سے ڈرتا ہے۔ دوسری مشہور روایتون مین رسول مقبول نے آپکو شہید فرمایا ہے۔ ایک مقام پر ارشاد ہے کہ میری امت مین اقوی خدائی امور مین عمر ہین۔ بھیڑیئے کے کلام کرنیکی حدیث مین حضور سرور عالم نے فرمایا۔ اومن بہ انا وابوبکر وعمر۔ یعنے میرا اور ابوبکر اور عمر کا اسپر ایمان ہے۔ اس موقعہ پر یہ دونون حضرات موجود بھی نہ تھے۔ اس سے مرتبہ یقین ان دونون حضرات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے موقعہ پر ارشاد پاک ہی۔ اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔ یعنے اتباع کرو اون کا جو میرے بعد ہین یعنی ابوبکر و عمر کا۔ اسکو تراویح بیست رکعت کو بدعت عمری کہنے والے ہمارے بھائی غور سے دیکھین۔ ایک موقعہ پر ارشاد پاک ہی جب تک یہ یعنے عمر تم مین ہین تم پر کوئی آفت و مصیبت نہین آنے کی۔ چونکہ احصار و حصر اس قسم کے ارشادات کا مقصود نہین ان ہی پر اکتفا کیا گیا صرف ان ہی سے مقامات متذکرہ بالا یعنے تکمیل قوت عاملہ کے نائب محدثیت اور قوت عاقلہ کے نائب رائے کا موافق وحی ہونا یا مرشد عامہ مسلمین ہونا کیسا صاف طور سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اب ہم اون اصول

Marfat.com

ثلاثہ یعنے یقین ومقام وکرامات وتعلیم کو تہوڑی روایتون سے بیان کرتے
ہین جس کا ہم نے وعدہ اور ارادہ کیا ہے۔ انسے معلوم ہو جائیگا کہ تصوف یعنے
احسان شرعی آیا یہی تصوف ہے جس کا آج کل ہم عموم بلوہ دیکھہ رہے ہین یا
اوس زمانہ مین اوس کا مفہوم ومصداق کچہہ اور تہا اس مین حضرت عمرؓ کے اقوال و
افعال ہی جو ہم نقل کرتے ہین فیصلہ کردینگے جنکے اقتدا واتباع کا ہمکو حکم کیا گیا ہی
(علم وعلمار کی قدر) آپ فرماتے ہین کہ ہزار ایسے عابد ونکا مرجانا جو شب زندہ
دار اور روزہ دار ہون بہ نسبت ایک ایسے عالم کی موت کے جسکو حرام وحلال مین
بصیرت تام ہو بہت ہی آسان ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے مکان سے
نکلتا ہے اور اوسکے سر پر گناہون کا بار ایسا ہوتا ہے جیسا جبل تہامہ کسی موقع
پر علم کی بات سنکر اوسکو خوف ہو جاتا ہے اور ندامت حاصل ہوتی ہے گہبرا کر
پہر مکان کو پلٹ آتا ہے اس حالت مین اور جاتے وقت کی حالت مین زمین وآسمان
کا فرق ہوتا ہے اسوقت اسکے ذمہ کسی گناہ کی بازپرس نہین ہوتی پس جہانتک
ہوسکے مجلس علمار کو ترک نکرو پروردگار عالم نے کوئی مقام مجالس علمار سے بڑہکر
نہین پیدا کیا ہے اور سمجہہ لیجئے کہ یہ علم کس قسم کا ہی کیا ہدایہ وشرح وقایہ ازبر کرلینا
ہی اس زمرہ مین داخل ہونے اور اس سلسلہ مین مسلسل ہونے کے لئے کافی ہی؟
خود فرماتے ہین کہ مجھے جسقدر اس امت مین منافق علیم کا خوف ہے اسقدر کسیکا خوف
نہین لوگون نے عرض کیا۔ منافق علیم سے کون حضرات مراد ہین۔ فرمایا جسکی زبان
پر تو علم ہو لیکن دل مین اوسکا کچہہ اثر نہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جو افقہ صحابہ
مین سے تہے۔ فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصون مین سے نو حصہ عمرؓ لیگئے

Marfat.com

بعض نے عرض کیا کہ ایسے علماء صحابہ کے ہوتے ہوے آپ ایسا فرماتے ہین۔جواب دیا کہ علم سے میرا مقصود وہ نہین جو تم سمجھے میرا مطلب عرفان رب سے ہے۔

(تعبد) آپ نے اپنے تمام عمال کو لکھ بھیجا تھا کہ تمام کامون مین مہتم بالشان نماز ہی جو اسکو ضائع کر رہا ہے اوس سے دیگر امور کی کیا توقع کیجائیگی اونکا اور بہی ضائع کرنیوالا ہوگا۔نماز کا آپکو اسقدر خیال تھا کہ جس شب آپکے زخم آیا ہے اوسکی صبح کو جب نماز کے واسطے جگایا گیا آپ فوراً مستعد ہو گئے حالانکہ زخم سے خون بہ رہا تھا اور فرمایا کہ جو شخص تارک صلوٰۃ ہے اوسکو اسلام سے حصہ ہی کیا ملا۔آپکی نظر مبارک نماز وجماعت کے اسرار پر نہایت غائر تھی۔حضرت ابو موسیٰ اشعری سے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پروردگار کی کچھ یاد دلاؤ وہ قرآن مجید کی آیات کی تلاوت فرماتے یہانتک کہ بعض اوقات نماز کا آدہا وقت اس مین صرف ہوجاتا اور لوگ الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی پکار چارون طرف سے کرتے آپ فرماتے کیا ہم نماز مین نہ تھے۔آپکا مقصود یہ ہرگز نہ تھا کہ محض اسی حالت مین رہنا نماز فریضہ کے ادا کرنے کے قائم مقام تھا بلکہ جو حالت نماز مین حضوری پیدا ہوتی ہے وہی آپکو حاصل تھی جماعت کے فوائد کی جانب آپ کبھی کبھی اس طرح اشارہ فرمادیتے تھے کہ جماعت مین اپنے بھائیونکو دیکھ بھال لیا کرو جو لوگ مرض کیوجہ سے شریک جماعت نہ ہوسکین ہون اونکی عیادت کو جاؤ اور جو لوگ یون ہی رہگئے ہین اون پر عتاب وغیرہ کیا کرو۔واقعی جماعت کی خوبی بہت بڑی یہی ہے کہ اوس سے اپنے بھائیونکی کیفیت معلوم ہوتی رہتی ہی اگر اونکو امداد کی ضرورت ہی تو مدد دے سکتے ہین۔حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہین کہ حضرت فاروق اعظمؓ کی زبان مبارک سے اللہ اکبر زیادہ سنا جایا کرتا تھا گویا یہ

Marfat.com

آپکا شغل اور وظیفہ تہا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مساجد بیوت اللہ ہین ہر صاحب خانہ آنیوالے کی کچھ نہ کچھ خاطر و مدارات کرتا ہے۔ سمجھیے کہ عرفان فاروقی کیسا تہا۔ توکل کا کیا کوئی اور مرتبہ ہے؟ جب وقت وصال حضرت علی تشریف لائے ہین تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے روئے زمین پر کوئی ایسا شخص جسکے نامۂ اعمال کیساتھہ مین خدا سے مل سکون تم سے زیادہ محبوب نہین۔ پوچھیے حضرت علی سے کہ حضرت عمر کی کیا شان تہی خدا ہمارے بہائیونکو آنکھین دے جس سے وہ شان فاروقی دیکھہ سکین

(آفات زبان) آپ فرماتے ہین کہ زق زق بق بق کرنا شیطانی حرکات مین سے ہے۔ ایک شخص نے آپکے سامنے آپکی تعریف کی۔ فرمایا۔ تم مجھے اور اپنے آپکو دونونکو ڈبوتے ہو۔ حضرت احنف کو آپنے تعلیم فرمائی کہ جو زیادہ ہنستا ہے اوسکی ہیبت جاتی رہتی ہے جو مذاق زیادہ کیا کرتا ہے لوگ اوسکو ہلکا سمجھنے لگتے ہین جو شخص جس چیز کا زیادہ ذکر کرتا ہے اوسی چیز سے وہ پہچانا جاتا ہے جو شخص زیادہ بکتا ہے ضرور ہے کہ خراب باتین بہی اوسکی زبان سے نکلین گی۔ خراب باتون سے اوسکی حیا جاتی رہیگی حیا کے جاتے رہنے سے تقویٰ بہی چل دیتا ہے اور تقویٰ کا جانا اور دل کا مردہ ہونا برابر ہے۔ ارشاد ہے کہ انسان کیلیے تمام گمراہیون مین سے صرف یہی تین باتین کافی ہین۔ جو خود کرتا ہے دوسرون پر اوسی کا طعن کرتا ہے۔ لوگون کے اون عیبون پر اوسکی نظر رہتی ہے جو خود اوسمین ہین اور جنسے یہ بالکل غافل ہے۔ اپنے دوستونکو فضول باتونمین تکلیف دیتا ہے۔

(آفات قلب) آپ جب خطبہ پڑہتے تو اکثر یہ نصیحت فرماتے کہ وہی شخص کامیاب رہا جو ان تین آفتون سے محفوظ ہے۔ خواہشات نفسانیہ۔ طمع۔ غضب۔ ایک مرتبہ

Marfat.com

آپکو ایک شخص پر غصہ آیا فوراً ناک میں پانی دینا شروع کیا۔ حدیث مرفوع میں آیا ہی
کہ غصہ کیوقت پانی پی لینا چاہیئے۔ ایک شخص نے آپ سے درخواست کی کہ بعد نماز
صبح لوگون کو وہ کچھ نصیحت کرے۔ آپنے منع فرمایا۔ اوس نے عرض کیا کہ آپ نصیحت سے
روکتے ہین؟ فرمایا ہان مجھے اسکا ڈر ہے کہ کہین اس وعظ کے بدولت آپکے غرور کا
سر مبارک ثریا تک نہ پہونچ جاے۔ وعاظ کے لئے یہ مقام نہایت دشوار ہے
دوسرے کی تکمیل اپنے کمال حاصل کرنے کے بعد ہے جب تک اپنے نفس کی
تہذیب نہین کی ہے دوسرے کا مہذب بنانا خام خیالی ہے۔ سننے والونکے لئے
ضرور ہی کہ وہ اسکا خیال نکرین کہ کہنے والا کون ہے۔ اسکا عمل کیا ہے بلکہ یہ دیکھین
کہ کہتا کیا ہے۔ لیکن اثر جب ہی پڑیگا جب قائل خود خالص ہوگا ورنہ اثر معلوم۔
آپنے ایکمرتبہ ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ تمہاری قوم کا سردار کون ہی۔ اوسنے
عرض کیا مین ہون۔ آپنے فرمایا اگر تم سردار ہوتے تو ایسا نہ کہتے۔ خود آپکا عمل
بالکل ایسا ہی تہا۔ عجب و تکبر کو پاس نہ پہٹکنے دیتے تھے۔ شیخ سعدیؒ نے ایک
دلچسپ واقعہ اسی قسم کا بیان کیا ہے ہم اوسکو یہان لکھتے ہین۔ دیکھنا چاہیئے کہ
جو تمام روئے زمین کے مسلمانون کا سردار ہو وہ تو درکنار کوئی گداے کوچہ گرد
بھی اس قسم کی تواضع کرسکتا ہے؟ وہ فرماتے ہین۔

گدای شنیدم کہ در تنگ جای	نہادش عمر پای بر پشت پاے	ندانست درویش بیچارہ کوست
کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست	بر آشفت بروی کہ کوری مگر	بدو گفت سالار عادل عمرؓ
نہ کورم ولیکن خطا رفت کار	ندانستم از من گناہ درگذار	چہ منصف بزرگان دین بودہ اند
کہ با زیردستان چنین بودہ اند	فروتن بود ہوشمند گزین	نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

Marfat.com

ذرا ملاحظہ ہو اندہے کی منہ زوری اور اوس عالیشان بادشاہ کی انکساری اور صبر بہی دیکہیے کہ ایسے تنگ مقام مین پانون پہیلانا کسکا قصور تہا اگر ہمسے ہوتے تو اوسکی جواب مین ایک گہونسا رسید کرتے مگر وہان شان عدل اسبات کی کب مقتضی تہی فرمایا کہ بہائی اندہا تو نہین ہون لیکن نادانستگی مین قصور ہوگیا ہی معاف کردو۔ انصاف اسیکا نام ہے جو اپنے نفس کے معاملات مین بہی انصاف کا پہلو نہ چہوڑے وہ واقعی سالار عادل ہے۔ آپکی فروتنی کا یہ عالم تہا کہ مکان کو جاتے وقت ایک ہاتہہ مین گوشت اور دوسرے مین دُرّہ ہوتا تہا۔ آپ محض نفس کشی کی غرض سے مشک بہر بہر کر لاتے تہے لیکن ہمارا جہانتک خیال ہے نفس کشی تو خیر تہی ہی اصل مقصود کام تہا اور کام مین عار نہ تہا بس یہی ایک چیز تہی کہ حسب ضرورت ہر قسم کے کام اون سے لے لیتی تہی وہ خوب سمجہے ہوے تہے کہ دنیا کیا چیز ہے اور اوسکے لیے کس چیز کی ضرورت ہے آپکو بالکل خبر نہوتی تہی کہ لباس کیا ہے اور کیسا ہے۔ شام کے سفر مین آپ کی سواری کا شریک آپکا غلام تہا جب شام قریب آیا غلام کی باری تہی چنانچہ غلام سوار تہا اور خود بدولت اونٹ کی نکیل پکڑے آگے آگے چل رہے تہے راہ مین چہوٹا سا نالا ملا اوسکو اوسی حالت مین پار کیا جناب ابو عبیدہ نے کہا کہ حضرت شام کے بڑے بڑے سردار آپکے استقبال کو آرہے ہین اس حالت مین دیکہینگے تو کیا کہینگے۔ فرمایا کہ اللہ تعالے نے جوکچہہ عزت وشرافت ہمکو عطا فرمائی ہے وہ اسلام کی بدولت ہے پہر ہمکو لوگون کے کہنے کی کیا پرواہ۔ اصل پوچہیے تو ایک بڑا گر آپ بتلا گئے۔ بہت ساری ایسے کام ہین کہ ہم اونکو یقینی اچہا سمجہتے ہین لیکن لوگونکی برا کہنے کے ڈر سے اوس

Marfat.com

امر حق کو چھوڑ دیتے ہین آپنے اوسکی تعلیم قول سے نہین بلکہ عمل سے فرمائی ایک مرتبہ حضرت عمرو بن اسود عنسی نے کہا کہ مین کبھی مشہور کپڑا نہ پہنونگا۔ کبھی گدہ پر نہ سوؤنگا۔ سم تراشیدہ گھوڑے پر سوار نہونگا اور کبھی کہانے سے پیٹ نہ بہرونگا۔ حضرت عمر نے یہ سنکر فرمایا کہ جسکو رسول مقبول کا طریقہ مبارک دیکھنا ہو وہ عمرو بن اسود کو دیکھہ لے۔ آپنے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمام راتین عبادت مین گذارے۔ تمام دن روزے سے کاٹے۔ صدقہ دے۔ جہاد کرے لیکن حب فی اللہ اور بغض فی اللہ نہو تو کچھہ بہی مفید نہین۔ واقعی اصلاح قلب کی اعلیٰ سے اعلیٰ کیفیت اگر ہے تو یہی ہے کہ جس کے ساتھہ محبت ہو تو اوس کا مدار محض للہیت ہو اگر نفرت ہو تو وہ بہی محض برائے خدا جسکو جس قدر محبوب حقیقی سے تعلق۔ اوسیقدر محب کو اوسکے ساتھہ محبت اور جسکو جسقدر اوس جناب سے بُعد ہے اوسی قدر وہ محب کی نظروں سے گرا ہوا ہے۔ محب کا کوئی مطلب اور کوئی غرض اپنے نفس کی جانب سے نہین جو کچھہ ہے مطلوب کی جانب سے۔ آپ اکثر فرماتے علانیہ اعمال کیا کرو۔ لوگون نے دریافت کیا اعمال علانیہ کی کیا کیفیت ہے۔ فرمایا ایسے اعمال کیا کرو کہ اگر لوگون کو اطلاع ہو جاے تو تمکو محجوب نہونا پڑے۔ معلوم ہوا اعمال کی وہی حیثیت مقصود ہے جو پروردگار عالم نے مقرر فرمادی ہے۔ نہ یہ کہ جلوت مین تو نماز روزہ و دیگر عبادات اور خلوت مین بس خدا ہی حافظ ہے ایسے حضرات کو سوچنا چاہیئے کہ اونہون نے قبلہ عبادات کسکو بنایا اور خدا تعالیٰ کے علام الغیوب ہونیکو کہانتک یاد رکہا۔ کیا جلوت مین جسکی معبودیت کا اقرار کیا جاتا ہے خلوت مین اوسکی معبودیت نہین نہین بلکہ ظاہر مین جو اونکے معبود تھے خلوت مین وہ نہ تھے۔ اسی واسطے ریا کو قریب

Marfat.com

شرک کہا گیا ہے۔ اسیواسطے لاالہ الااللہ کی بعض مواقع پر لامقصود الااللہ کے ساتھہ بھی تفسیر کیگئی ہے۔ فاحفظ ھذا والفتنة۔ آپ کا فرمان ہے کبھی فضولیات مین نہ پڑو اور دشمن سے الگ رہو مگر ہان وہ دوست جو امین ہون اور امین وہی ہین جو اللہ تعالے شانہ سے ڈرتے ہین۔ فاجر کی صحبت سے گریزان رہو اور کبھی اپنے اسرار پر اوسکو مطلع نکرو۔ مشورہ لینا ہو تو ایسے لوگون سے لو جو خدا سے ڈرنیوالے ہین۔ (توبہ) آپ کا ارشاد ہے کہ حساب سے پہلے خود اپنا حساب کر لو۔ میزان قیامت سے پیشتر اپنے اعمال جانچ لو۔ ایک مرتبہ نماز مغرب مین صرف اس قدر تاخیر ہوگئی کہ تارہ نکل آیا۔ اتنی سی تاخیر کے کفارہ مین آپنے ایک غلام آزاد کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ توبہ کرنیوالونکے پاس بیٹھا کرو۔ دل کے نرم کرنیکے لئے بڑے اچھے علاج ہین ایک مرتبہ آپنے احنف بن قیس سے دریافت فرمایا کہ سب مین زیادہ احمق کون شخص ہے۔ اونہون نے کہا وہ جو اپنی آخرت دنیا کے پیچھے تباہ کرے۔ فرمایا کہ وہ شخص اوس سے بھی زیادہ بیوقوف ہے جو دوسرے کی دنیا کیلئے اپنی آخرت تباہ کرے۔ ایک مرتبہ آپ خدمت اقدس رسالت پناہ مین حاضر ہوے دیکھا کہ آپ رو رہے ہین۔ سبب دریافت کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرئیل نے آکر بیان کیا کہ اللہ تعالے اوس بڈہے کے عذاب دینے سے شرماتا ہے جس کا بڑہاپا اسلام مین گذرا ہو۔ کیا اوس بڈہے کو جسکی جوانی اسلام مین گذری ہے بڑہاپے مین گناہ کرتے شرم نہین آتی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(ذم دنیا۔ مدح قناعت) آپنے لکھ کر بھیجا تھا کہ دنیا نہایت خوشگوار سبزہ زار ہے جو اوسکو اسلئے حاصل کرتا ہے کہ اوسکو اوسکے مصارف مین صرف کرے وہ

Marfat.com

اسکے نامستحق ہے کہ اوسمین اوسکے لئے برکت عطا فرمائی جاے اور جو دوسرے
خیال سے حاصل کرتا ہے وہ ایسا ہے کہ کہاے جاتا ہی مگر سیر نہین ہوتا۔ جب
فارس کے خزانونکے ڈہیر آپکے سامنے لگای گئے ہین تو اونکو دیکھکر فاروق اعظم بہت
روے عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ یہ خوشی کا وقت ہے نہ رونیکا۔ فرمایا کہ جب
اس کا گذر ہوتا ہے تو ساتھہ ساتھہ آپس کی پہوٹ۔ بغض وعداوت بہی آتے ہین
آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو ایکمرتبہ لکہا۔ وہ بڑا اچہا حاکم ہے جسکی رعایا اوس سے
خوش ہو نیک کردار ہو اور جسکی رعایا بدبخت ہو اوس حاکم سے بدتر کوئی حاکم نہین
دیکہو ایسا نہو کہ متاع دنیا مین سے کچہہ حصہ لیلو اگر تم ایسا کروگے تو تمہارے
نائب وماتحت بہی اسمین پڑجائینگے۔ اس حالت مین خدا کے سامنے تمہاری مثال
اوس جانور کی سی ہوجائیگی جو ایک نہایت سبزہ زار دیکھکر اوسپر ٹل پڑی اور
چارون طرف اسلئے منہ مارے کہ موٹا ہوجاے مگر یہ خبر ہی نہین کہ اوسکی موت
اوسکے موٹا ہونے ہی مین ہے۔ آپ اپنے کپڑے خود ہی دہولیا کرتے تہی اور
آپکو کسی قسم کا عار نہوتا تہا۔ عطا خراسانی فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ لوگ آپ کے
انتظار مین دیرتک بیٹہے رہے جب آپ باہر تشریف لای توقف کا سبب پوچہا
گیا فرمایا کہ اپنے کپڑے دہوے تہے جب سوکہہ گئے تو پہنکر آیا ہون۔ کیا اس
سلطنت کو دنیاوی سلطنت کہا جاسکتا ہے۔ کیا دنیاوی بادشاہون مین کہین
اسکی کوئی نظیر ملسکتی ہی۔ آپ کہانا تناول فرمانے سے فارغ ہوکر اونگلیان چاٹتے
اور ایک ہاتہہ کو دوسرے ہاتہہ سے پونچہہ لیتے اور فرماتے کہ میرے رومال یہی
ہین مدینہ منورہ مین جب غلہ گران ہوگیا تو آپ نے جو کہانے شروع کردیئے وہ

Marfat.com

موافق مزاج نہ آے آپ نے شکم مبارک کی جانب خطاب کرکے فرمایا کہ جب تک مسلمانونکو ارزانی حاصل نہ ہو تم کو بہی کہانا پڑیگے۔ عبداللہ بن عامر فرماتے ہین کہ ایکمرتبہ سفر مین مین آپکے ساتہہ تہا۔ کسی موقع پر خیمہ نہ لگایا۔ لوگون نے کہا پہر کس چیز کے سایہ مین قیام فرماتے تہے جواب دیا کہ درخت پر اپنی چادر ڈالکر اوسکے سایہ مین آرام فرمالیا کرتے تہے۔ آپ فرمایا کرتے کہ پیٹ بہر کر نہ کہایا کرو دنیا و دین دونون مین وبال ہے۔ واقعی قلت طعام تمام امراض سے محفوظ رہنے کے لئے کافی ہے۔ دنیاوی صحت تو یون بنتی ہے۔ رہی آخرت تو کم خوراکی سے ایک خاص قسم کی قلب مین ترقی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیند بہی کم آتی ہے۔ خیال اچہی طرح سے جم جاتا ہے۔ زیادہ کلام کرنیکو بہی دل نہین چاہتا۔ آپکے تزہد کے بیشمار واقعات امام غزالیؒ وغیرہ نے اپنی کتابونمین تفصیل کے ساتہہ لکہے ہین انہین غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم کی خلافت کہانتک جاہ طلبی یا دنیا طلبی کی راہ سے تہی؟ حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تہے کہ حضرت عمر نہ ایسے قدیم الاسلام تہے نہ ایسا بہت زیادہ فی سبیل اللہ خرچ کیا کرتے تہے پہر کیا تہا جو اس اعلیٰ درجہ پر پہونچگئے۔ وہ تہا آپ کا زہد و خلوص اس نے اونکو عروج اسلام کا تاج بنا دیا۔ اسنے سمجہادیا کہ اسلام کے اصول کیسے مطابق عقل ہین۔ تمام کثافتین خواہ دنیوی ہون یا دینی اس سے کیسی صاف ہو جاتی ہین۔ ہمکو اوس زمانہ اور اون حالات پر جو اس زمانہ مین ہو رہے تہے پیش نظر رکہہ کر آپکے حالات کو بہ نظر انصاف دیکہنا چاہیئے پہر صاف معلوم ہو جائیگا کہ ایسا شخص کسقدر دنیاوی اولجہنونمین پہنس کر کسقدر خلوص اور رجوع الی اللہ پیدا کر سکتا ہے۔ خود آپکا اسلام اور ایام جاہلیت کی آپ کی

Marfat.com

خشونت اور پہر ایام خلافت کی انصاف پسندی یہ وہ واقعات ہین کہ اسلام سے
پیشتر کسی نبی کی امت مین سے کسی اولوالعزم کو نہین ملے۔ اب ہم تہوڑے لیسے وہ
وقائع جنسے آپکے یقین کامل کا کچہ رتبہ معلوم ہو نقل کرتے ہین کیونکہ اصل اسلام
واصل تصوف یہی ہے۔ اوسی واقعہ پر غور کیجیے جب جناب رسالتمآب نے ازواج
مطہرات سے کچہ دنونکے واسطے علیحدگی اختیار فرمائی تہی۔ تو فاروق اعظم نے عرض کیا تہا
خدا کی قسم اگر حضور کا فرمان واجب الاذعان ہو تو مین ابہی حفصہ کی گردن اُڑانیکو
مستعد ہون۔ ایک اور واقعہ کو ملاحظہ فرمایئے۔ ذی الخویصرہ نے ایک مقام پر حضور
سے عرض کیا کہ عدل فرمایئے اسمین چونکہ ایک قسم کی سوء ادبی نکلتی تہی فاروق اعظم
نے فوراً اجازت چاہی کہ اگر ارشاد ہو تو ابہی اس کا سر اُڑا دون۔ حضور نے فرمایا
کہ عمر چہوڑ دو۔ ایک واقعہ جانکاہ آپکے صاحبزادہ ابوشحمہ ہی کا ہے کہ اونپر آپ نے
حد جاری فرمائی۔ ذرا سا بہی اگر احکام شرع مین اپنے نفس کا خیال ہو تو ممکن نہین
کہ اس قسم کا واقعہ ہو۔ مجاہد کہتے ہین کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس کی مجلس مین
تفضیل صحابہ کا ذکر چلا۔ سب نے کہا کہ افضل صحابہ حضرت صدیق اکبر ہین پہر حضرت عمر
حضرت ابن عباس حضرت عمر کا ذکر سنتے ہی اسقدر روے کہ قریب بیہوش ہونیکے
ہوگئے پہر کہا کہ خدا اوس شخص پر رحمت نازل فرماے جس نے قرآن پڑہا اور پہر
عمل کیا۔ حدود الٓہی کو اس شان سے اجرا کیا جیسا حق تہا اور ان امور مین کسی کے
کہنے سننے کی پروانہ کرتا تہا۔ مین نے خود دیکہا ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے پر
حد جاری فرمائی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوگیا۔ لوگون نے اس واقعہ کی تفصیل
دریافت کی فرمایا کہ ایک روز حضرت عمر مسجد مین تشریف فرماتے اور احباب گرداگرد

Marfat.com

جمع تھے۔ یکایک ایک عورت نے آکر عرض کیا کہ اپنے اس بچہ کو لیجئے۔ فرمایا میرا بچہ کیسا۔ اوسنے کہا آپکا نہین آپکے صاحبزادہ کا۔ پوچھا کس بچہ کا۔ اوس نے کہا ابو شحمہ کا۔ پھر اوسنے اول سے آخر تک اپنی سرگذشت بیانکی جس سے معلوم ہوا کہ ابو شحمہ آپکے صاحبزادہ سے یہ خطا سرزد ہوئی ہے جسکی وجہ سے اونکے سو درے لگنے شرعاً ضروری ہین۔ فاروق اعظم نے فوراً نقیب کے ذریعہ سے مسلمانونکو مسجد مین جمع کراکر فرمایا کہ سب یہین حاضر رہنا پھر ابن عباس کو لیکر پا پیادہ مکانپر پہونچے۔ دروازہ کھٹکھٹایا اور پوچھا۔ ابو شحمہ یہان ہے۔ اندر سے آواز آئی کھانا کھارہے ہین۔ امیر المومنین اندر پہونچے اور بیٹے سے کہا۔ کھانا کھا شاید یہ تیرا آخری کھانا ہو۔ یہ سنکر صاحبزادہ کا رنگ فق ہوگیا اور ایک لرزہ تمام بدنپر پڑگیا یہانتک کہ لقمہ جو ہاتھ مین تھا چھوٹ پڑا۔ آپنے پوچھا بیٹا مین تمہارا کون ہون۔ ابو شحمہ نے جواب دیا انت ابی و امیر المومنین۔ پوچھا کوئی میرا حق اطاعت بھی تمپر ہے۔ کہا ایک نہین دو ایک بہ حیثیت والد ہونیکے دوسرا باعتبار مسلمانونکے سردار ہونے کے حضرت امیر المومنین نے قسم دیکر وہ واقعہ دریافت کیا جو اوس لونڈی کیساتھ گذرا تھا آپنے اوسکے جواب مین صاف صاف اوسکے بیانکی تصدیق کی مگر یہ بھی آخر مین کہا کہ حضور مین نے توبہ کرلی ہے۔ آپنے فرمایا توبہ سے حدود شرعیہ معاف نہین ہوسکتین۔ پھر اونکا ہاتھ پکڑا اور مسجد کیجانب گھسیٹتے ہوے لیچلے۔ ابو شحمہ نے نہایت حسرت والتجا سے عرض کیا۔ حضور مجھے رسوائی سے بچائیے اور جو سزا دینا ہو یہین دے لیجئے۔ فاروق اعظم نے فرمایا۔ کیا تمنے خداوند کریم کا یہ ارشاد نہین سنا ولیشھد عذابھما طائفة من المومنین۔ آخر کشان کشان اونکو مسجد مین

Marfat.com

دپہونچی اور تمام صحابہ کے سامنے کہڑا کرکے کہا۔عورت سچی ہے ابوشحمہ اوسکے بیان کی
تصدیق کرتا ہے۔ یہ فرماکر آپ نے اپنے غلام افلح کو حکم دیا کہ ابوشحمہ کے سو دُرّے لگا
خبردار اسکی رعایت نکرنا کہ میرا بچہ ہے۔ افلح اس حکم کو سنکر کانپ اوٹہا اور رو کرکہنے
لگا۔ یہ مجھسے ہرگز نہوگا کہ اپنے آقازادہ کو کوڑون سے پیٹون۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ اے
افلح تو خوب جانتا ہے کہ میری اطاعت خدا و رسول کی اطاعت ہے۔ میرا حکم کچھہ
میرا حکم نہین بلکہ میرے آقا کا حکم ہے لہذا جو مین حکم دون اوسکی بجاآوری تیرے ذمہ
واجب ہے۔ افلح نے مجبوراً ابوشحمہ کے کپڑے اوتارے۔ حاضرین نے جب یہ عالم دیکہا
ہے تو روتے روتے بیتاب ہوگئے۔ خود حضرت عمر کی آنکہون سے برابر آنسو جاری
تھے صاحبزادہ سے ارشاد ہو رہا تہا کہ بیٹا یہ مین اسلئے کرتا ہون کہ خداوند تعالیٰ تجہپر
اور مجہہ پر دونون پر رحم فرماے۔ اون سے تو یہ ارشاد تہا اور افلح کو برابر حکم ہو رہا تہا
کہ اضرب یعنی مارے جا۔ جب ستر دُرّے لگ چکے تو ابوشحمہ کو تشنگی غالب ہوئی اور
پانی مانگا۔ حضرت عمر نے فرمایا بیٹا صبر کرو اگر اللہ تعالیٰ نے تمکو اس سزا پر گناہون سے
پاک وصاف کر دیا تو تم حضرت سرور عالم صلعم کے دست مبارک سے آب کوثر پیوگے پہر
تمکو کبہی تشنگی نہوگی۔ پہر افلح کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا۔ اضرب۔ جب اسّی درون پر
نوبت آگئی تو ابوشحمہ بیدم ہوگئے اور والد کو الوداعی سلام کیا۔ آپنے جواب مین
فرمایا وعلیک السلام اگر رسول اللہ کی حضوری نصیب ہوجاے تو میرا سلام عرض کرنا
اور کہدینا کہ آپکے خادم عمر کو اس حالت مین چہوڑ آیا ہون کہ وہ قرآن پڑہتا اور اوسکی
احکام جاری کرتا تہا۔ پہر غلام سے ارشاد ہوا۔ اضرب۔ دس دُرّے اور لگے تہے کہ ابوشحمہ
کمال ضعف سے بالکل ساکت وخاموش ہوگئے اور طاقت گویائی جواب دیگئی

Marfat.com

ابن عباس فرماتے ہین کہ یہ حالت دیکھکر تمام صحابہ مین ایک حالت پیدا ہوگئی اور سب نے سفارش کی کہ تھوڑی دیر کے لئے درّے مارنا موقوف کرادیجئے۔ فرمایا جب گناہ مین تاخیر نہین ہوئی تو سزا مین ناممکن ہے۔ حضرت عمر یہ فرما ہی رہی تھے کہ ابوشحمہ کی والدہ روتی ہوئی باہر نکل آئین اور کہا یا امیرالمومنین آپ ابوشحمہ کو چھوڑدیجئے مین ہر درّہ کے بدلہ ایک پاپیادہ حج کرونگی اور اس قدر صدقہ بھی ادا کردونگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا حج اور صدقہ سے حد کا بدلہ نہین ہوسکتا۔ پھر غلام سے فرمایا۔ حد پوری کر۔ جسوقت آخری کوڑا لگا ہے ابوشحمہ زمین پر گرے اور اونکی روح مرکز اصلی کو پرواز کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت عمر نے بیٹے کی لاش کو دیکھکر فرمایا کہ خدائتعالیٰ تجھکو تیرے گناہون سے پاک کرے۔ پھر بے اختیار روے اور ابوشحمہ کا سر زانو پر رکھکر فرمانے لگے۔ میرا باپ قربان ہو اوسپر جسکی جان حق پر نکلی اور جو حد کے تمام ہونے پر اس عالم کو چھوڑ گیا اور جسپر اوسکے باپ اور اقارب تک نے ترس نہ کھایا۔ لوگون مین ایک عام واویلا مچا ہوا تھا۔ یہ وہ مصیبت تھی جو کم دیکھی گئی ہوگی۔ اس واقعہ کے چالیسوین روز حذیفہ بن الیمان نے حضرت سرورِ عالم کو خواب مین دیکھا کہ ایک جوان حلہ بہشتی پہنے آپکے ہمراہ ہے۔ آپ فرماتے ہین اے حذیفہ عمر سے میرا سلام کہہ اور کہدے کہ تمنے قرآن پڑھا اور اوسکی تعمیل کا حق ادا کردیا۔ جب ارشاد پاک ختم ہوا تو اوس جوان نے کہا۔ اے حذیفہ میرے باپ سے عرض کرنا کہ جسطرح سزا دیکر آپ نے مجھکو گناہونکی آلائش سے پاک وصاف کردیا خداوندتعالیٰ آپکو اوسکی جزا بخشے اور طاہر و پاک فرمادے۔ اس واقعہ کی صحت کے متعلق عام مورخین نے اختلاف کیا ہے۔ خود اس کی روایات مین بھی کلام ہے۔

Marfat.com

(عام ہمدردی) میرے خیال مین جسقدر اسکو تصوف سے مناسبت ہے اوسیقدر خلافت
کی زیادہ شایان ہی نہین بلکہ اعلیٰ درجہ کی ضروریات مین سی ہے۔ اس عام ہمدردی کا
کم سے کم یہ نتیجہ ضرور ہوگا کہ مظلومونکی دادرسی جس تندہی سی کیجائیگی وہ بغیر اسکی ممکن نہین
جسقدر رعایا کی حقوق کی نگہداشت اسکے ذریعہ سے ہو سکتی ہی کیا بے درد شخص سی خیال
مین بھی آسکتی ہی۔ اسیکا یہ نتیجہ ہوگا کہ رعایا اپنی خلیفہ کی جان نثار ہوگی اور اوسکی نیت کا اثر جب
پڑیگا تو تمام اسی رنگ مین رنگ جائینگے پھر ان ممالک مین جو ترقی ہو وہ تھوڑی ہی۔ آہ
مسلمانونکا ایک اعلیٰ درجہ کا جوہر اون سے جدا ہوکر دیگر اقوام کے تاج نگین جا لگا
اور اب یہ حالت ہوگئی کہ دنیا بھر مین مسلمانون سے زیادہ بیدرد کوئی قوم خیال
نہین کیجاتی۔ اگر کوئی واقعہ جو کسی خاص بادشاہ کی نیت بد کا نتیجہ ہو یا واقعی ذرا سا
سیاسی پہلو لئے ہو وہ سب اسلام کے سر تھو پا جاتا ہے اور علی الاعلان پکارا جاتا
ہے کہ اسلام نہایت بیدرد ہے۔ افسوس ہزار افسوس۔

ایکمرتبہ حضرت عمر مدینہ منورہ مین لوگونکو کھانا کھلا رہے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بائین
ہاتھہ سے کھا رہا ہے فرمایا کہ خدا کے بندہ داہنے ہاتھہ سے کھا اوس نے عرض کیا
کہ بیکار ہے۔ موتہ کی لڑائی مین اسمین چوٹ آگئی تھی۔ آپ اوسکی یہ مجبوری دیکھکر
رو پڑے اور نہایت افسوس کیساتھہ دریافت فرمانے لگے کہ تمکو وضو کون کراتا
ہوگا سر کون دھوتا ہوگا کپڑے کون پاک کرتا ہوگا پھر خادم کو آواز دی اور اوس
خادم کو ایک سواری اور تمام ساز و سامان کیساتھہ اوس شخص کو دے ڈالا۔ اسمین
علاوہ ہمدردی کے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمدردی صرف زبانی نہین تھی بلکہ وہ ہمدردی
آپکو مجبور کرکر اوسی پر آمادہ کرتی تھی جو اوس وقت کے مناسب ہوتا تھا جس سے

Marfat.com

ظاہر ہوگیا کہ سچی ہمدردی تھی نہ کہ آجکل کی سی۔ ایک شب کو حسب معمول گشت مین دیکھا کہ ایک عورت اپنے بچونکو لئے ہوئے بیٹھی ہے اور وہ بچے رو رہے ہین آپنے دریافت فرمایا کہ یہ کیون روتے ہین اوسنے کہا بھوک کے مارے۔ سامنے ہانڈی بھی چڑھی ہوئی تھی آپنے فرمایا پھر اسمین کیا ہے۔ اوس نے کہا پانی ہے انکے بہلانیکے لئے رکھدیا ہے کہ اس سے بہل کر سوجائین اور تھوڑی دیر کے لئے مجھے اس عذاب سے نجات ملجائے یہ سنکر آپ کمال آبدیدہ ہوئے اور بیت المال سے سامان خود لائے اور اپنے ہاتھہ سے ہانڈی پکاکر بچونکو کھلا پلادیا جیسا پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ نہین معلوم پھر ایسی حالت کو لوگ دنیوی سلطنت کس طرح کہتے ہین کیا ادنیٰ سے ادنیٰ نواب یا راجہ کا ایسا حال سنا ہے یا آج کل کسی سے امید ہے۔

ایکمرتبہ کچھہ تاجر آکر عیدگاہ مین ٹھیر گئے آپ حضرت عبدالرحمٰن کو ساتھہ لیکر اونکی حفاظت کے واسطے تشریف لیگئے تمام شب آپنے اونکی حفاظت کی۔ رات مین کئی مرتبہ ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی آپ اوسکی مان سے جا جا کر کہہ آتے تھے کہ کیون رلاتی ہو آخری مرتبہ فرمایا تم کیسی مان ہو تمہارا بچہ تمام شب کیسا رویا ہے اوس نے کہا مین اس بچہ کا دودھ چھوڑانا چاہتی ہون اسلئے روتا ہے۔ پوچھا اسقدر جلد کیون چھوڑاے دیتی ہو۔ اوس نے کہا عمر کا حکم ہے کہ صرف اون بچونکا بیت المال سے وظیفہ مقرر ہو سکتا ہے جو دودھ چھوڑ چکے ہون۔ آپنے فرمایا۔ عمر کا برا ہو جس کے حکم سے خدا جانے کسقدر مسلمانونکے بچونکو تکلیف ہوئی ہوگی اور اعلان کرادیا کہ بچونکو پیدا ہوتے ہی وظیفہ ملا کریگا۔ آپنے اس حکم کو تمام عمال کو بھی لکھہ بھیجا تھا۔

ایک شب کے گشت مین آپ ایک اعرابی سے ملے جسکی بی بی دردزہ مین مبتلا تھی

Marfat.com

آپنے حضرت ام کلثومؓ کو اوسکے خیمہ مین پہونچا دیا اونہون نے خیمہ کے دروازہ پر آکر فرمایا امیر المومنین اپنے ساتھی کو لڑکے کی مبارکباد دیجیے۔ اعرابی امیر المومنین کا نام سنکر کانپ اوٹھا اور نہایت لجاجت سے عذر کرنے لگا آپنے فرمایا کچھ خیال مت کرو پھر اوس نوزائیدہ بچہ کا وظیفہ مقرر فرمادیا اور فی الحال کچھ دے بھی دیا۔

(**خوف الٰہی**) جوان سب خوبیوں کا سرچشمہ یا سر دفتر تھا۔ یقین کامل کا پہلے پہل جو اثر ہوتا ہے وہ یہی ہے اسی سے ہر امر مین خواہ دینی ہو یا دنیوی اس کا خیال رہتا ہے کہ پروردگار عالم کے کسی حکم کے خلاف تو نہین بس یہ خیال ہی ایسا سیدھا کر دیتا ہے کہ کہین کجی نہین رہتی۔ پروردگار عالم نے علماء و اولیا کی جو شانین فرمائی ہین اونمین حصر کے ساتھ جسکو بیان کیا ہے وہ خشیت ہی ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اولیاء کے بارے مین ارشاد ہے۔ ان اولیاءہ الا المتقون غرض یہی وہ صفت ہے جسکی قرآن مبارک مین اگر غور سے دیکھا جاے تو جابجا تاکید ہے بلکہ بعض مقامات پر ایک ہی آیت مین دو دو جگہہ۔ یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ماقدمت لغد واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اسکا اندازہ اوسیوقت ہوتا ہے جب کوئی خواہش یا آرزو پیدا ہو یا سخت غصہ کی حالت ہو ایسی حالت مین کتاب اللہ یا حدیث رسول مقبول یاد دلا دیجاے تو فوراً رک جاے۔ رکنا کیا معنے بلکہ شائبہ بھی باقی نرہے۔ ایک یا دو مرتبہ ایسی حالت طاری ہوجانا اعلیٰ درجہ کا کمال نہین بلکہ طبیعت مین داخل ہو جاے کسی موقع پر اوسکے خلاف ظاہر ہونا ایسا ہی ہو جیسے سخت موانع کی حالت مین امور طبعیہ کے خلاف ہونا بلکہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو چونکہ یقین سے تعلق ہی اسوجہ سے اسکے

Marfat.com

خلاف کسی صورت مین سرزد ہونا ممکن نہین بشرطیکہ یقین کامل ہو۔
ایک شخص نے آپسے آکر عرض کیا کہ آپ ہماری بارے مین بالکل انصاف نہین کرتے حضرت عمرؓ سخت ناراض ہوے۔ حرؓ بن قیس نے عرض کیا کہ حضور سرور کائنات کو پروردگار عالم تعلیم فرماتا ہے۔ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین بس یہ سننا تہا کہ حضرت عمرؓ کی وہ غصہ کی حالت جاتی رہی۔ ایکمرتبہ آپ کپڑے بدل کر جمعہ کی نماز کو تشریف لئے جاتی تہے راہ مین حضرت عباس کا مکان تہا اونکے یہان اوس روز دو چوزہ ذبح ہوی تہے اونکا خون پانیمین ملکر پرنالہ کی راہ آپکے کپڑے پر گرا آپنے حکم دیا کہ اسیوقت پرنالہ توڑ دیا جاے پہر کپڑے بدل کر نماز کو تشریف لیگئے وہان حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ یہ پرنالہ اس مقام پر حضور سرور عالم کا لگایا ہوا تہا۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے حضرت عباس کو قسم دیکر فرمایا کہ پرنالہ کو اوسی موقع پر فوراً جاکر لگادو۔ حضرت عباس نے اوسکو پہر وہین لگا دیا۔

ایک شب کو عبداللہ بن مسعود کو ہمراہ لئے گشت فرمارہے تہے ایک مکان سے بیوقت کچھ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوئی آپ اوس مکان مین گہس گئے دیکہتے کیا ہین کہ ایک بڈہا شخص بیٹہا ہوا ہے سامنے شراب رکھی ہے اور ایک چہوکری بیٹہی گارہی ہے وہان پہونچکر فرمایا مین نے ایسا بڈہا جو گور مین پاؤن لٹکاے بیٹہا ہو اس سی زیادہ بدافعال نہین دیکہا۔ بڈہی نے سر اوٹہا کر کہا امیر المومنین آپ کا یہ فعل میری افعال سے بدرجہا قبیح ہے۔ ایک تو آپنے اس اندرونی حالت کا تجسس کیا۔ محتسب را درون خانہ چہ کار۔ خود پروردگار عالم کا ارشاد ہے۔ ولا تجسسوا۔ دوسرے آپ بغیر میری اجازت کے میرے مکان کے اندر تشریف لے آے یہ بہی شرعاً ممنوع ہے

Marfat.com

حضرت عمرؓ کے انصاف کو دیکھیے آپ نے فرمایا کہ تم سچے ہو بیشک ایسا ہی ہے پھر وہان سے اپنا لباس دانتون مین چباتے ہوے باہر تشریف لاے اور فرماتے تھے اگر خدا تعالے نے عمر کو نہ بخشا تو کیا مصیبت ہے۔ اسکے بعد مدت تک بڑے صاحب حضور کے یہان حاضر نہوے۔ پھر جو حاضر ہوے تو نہایت شرمندہ۔ آپ نے فرمایا ذرا میرے قریب آجاؤ جب وہ قریب آے تو آپ نے قسمیہ فرمایا کہ تم سے جو کچھ ظہور مین آیا اوسکو نہ تو مین نے کسی شخص سے کہا ہی اور نہ عبداللہ ابن مسعودؓ نے۔ بڑے میان نے کہا مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین نے بھی تمام اوس خرافات کو ترک کر دیا ہے۔ آپکا خوف الٰہی سے یہ حال تھا کہ کبھی زمین پر سے تنکا اوٹھا لیتے اور فرماتے "کاش مین بھی ہوتا کاش مین پیدا ہی نہوتا۔ کاش میری مان ہی مجھکو نہ جنتی۔ کاش مین کچھ بھی نہوتا کاش مین بالکل بھولا بسرا ہوتا" آپ فرمایا کرتے کہ اگر کوئی بکری کا بچہ بھی مر جائیگا تو مجھے ڈر ہے کہ مجھسے بازپرس نہو۔ عبداللہ بن عیسی فرماتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے رخسارون پر روتے روتے نشان پڑ گئے تھے کبھی روتے روتے گر بھی جاتے تھے اور ایسی چوٹ آتی تھی کہ کئی روز تک گھر سے باہر نہ نکل سکتے تھے اور آپ کی عیادت کیجاتی تھی۔

ایکمرتبہ راہ مین حضرت علیؓ سے جو ملاقات ہوئی تو شہزادگان نبوت حضرت حسنینؓ بھی آپکے ہمراہ تھے دونون حضرات حضرت عمرؓ کو گھیر کر کھڑے ہو گئے آپکی آنکھون مین آنسو بھر آے۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ کیون حضرت کیون روے۔ فرمایا اس سے بڑھکر رونے کی کیا بات ہوگی کہ اس امت مرحومہ کے کاروبار میرے متعلق کئے گئے ہین مین اونکے معاملات کا فیصلہ کرتا ہون اور مجھے بالکل خبر نہین کہ میرے فیصلے حق ہین یا ناحق۔ حضرت علیؓ نے فرمایا آپ ہمیشہ انصاف کرتے ہین لیکن اس پر بھی آپکا رونا بند نہوا

Marfat.com

پھر حضرت امام حسنؓ نے آپکا انصاف بیان فرمایا مگر آپ ویسے ہی روتے رہے جب حضرت امام حسینؓ نے بھی ایسا ہی کچھ فرمایا تو آپکے آنسو تھم گئے اور پوچھا کیا آپ ان امور کے گواہ ہین۔ صاحبزادہ حضرت علیؓ کے چہرۂ مبارک کو دیکھنے لگے حضرت علی نے فرمایا گواہ ہو جاؤ مین بھی تمہارے ساتھ گواہ ہون۔ ایکمرتبہ راہ چلتے آپنے ایک شخص کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ۔ تو اسقدر اسکا اثر ہوا کہ ایک ماہ تک آپکی عیادت کیگئی۔ ایکدفعہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ راہ مین کھڑا ہوا ایک عورت سے باتین کر رہا ہے آپنے اوسکے ایک درہ مارا۔ وہ چلا اٹھا کہ یہ میری بی بی ہے۔ فرمایا پھر بھی تمکو ایسے مقام پر کھڑے ہو کر باتین نہ کرنا چاہئین۔ اوس نے کہا حضور ہم ابھی یہان مسافرانہ وارد ہوے ہین۔ آپنے درہ اوسکے حوالہ کرکے فرمایا تو مجھسے قصاص لو۔ اوس نے کہا مین نے معاف کیا اور جب تک مکرر سہ کرر اوسکی معافی کے الفاظ سن لئے چین نہ آیا پھر بھی حضرت عبدالرحمن سے اسکا ذکر کیا اونھون نے کہا کہ آپ تو ادب دینے والے ہین یہ آپکا منصب ہے، اور یہ حدیث سنائی حضورؐ نے فرمایا ہے "قیامت کے روز ندا دیجائیگی کہ اس امت مین سے کوئی اپنے نامہ اعمال کو ابوبکرؓ و عمرؓ سے پہلے نہ اوٹھاے"۔ یہ خشیت رب کی وہ حالت تھی کہ اس عالم سے جدائی کیوقت تک آپ سے جدا نہوئی۔

(مکاشفات) جسکو بلسان شرع فراست سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ یہ وہی قوت ہے جو وحی کی نائب اور قوت عاقلہ کی کمال ہے۔ حضرت عمرؓ ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے یکایک آپنے خطبہ چھوڑ کر یہ فرمانا شروع کیا۔ یاساریۃ الجبل۔ دو تین مرتبہ فرماکر پھر خطبہ شروع کر دیا عبدالرحمن بن عوف نے دریافت کیا کہ حضرت یہ آج کیا ارشاد

Marfat.com

ہو رہا تہا۔ فرمایا۔ مجہے ایسا معلوم ہوا کہ ساریہ اور اونکے ساتہی پہاڑ کے قریب لڑ رہے ہین اور کفار چارونطرف سے اونکو گہیرے ہوی ہین بے اختیار میری زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ ساریہ جبل سے ملجاؤ۔ ابو مسلم خولانی جب مدینہ منورہ حاضر ہوے ہین (یہ وہ حضرت تہی کہ اسود بن قیس نے جس نے یمن مین دعوی نبوت کیا تہا ان سے بہی کہا کہ آپ میرے نبی ہونیکا اقرار کیجیے انہون نے انکار کیا۔ اوس نے بہت سی آگ دہکوا کر انکو اوسمین ڈلوادیا یہ اوس مین سے بالکل صحیح وسالم باہر نکل آے۔ اوس نے اپنی سرحد سے باہر نکلوادیا یہ سیدہے مدینہ منورہ چلے آے) توجون ہی یہ مسجد پاک کے دروازہ پر پہونچے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا لو یہ تمہارے وہ بہائی آے جنکی نسبت اسود کا خیال تہا کہ آگ انکو جلادے گی اور خدا نے انکو بچادیا اوسکے بعد آپ اون سے اوٹہکر ملے اور فرمایا کیا تم عبد اللہ بن ثوب نہین ہو۔ اونہون نے کہا بیشک اسکے بعد رو کر فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ مین نے اپنی حیات ہی مین اس امت مرحومہ مین ایسے لوگ بہی دیکہہ لیے جنکو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح سے اللہ تعالی شانہ نے آگ سے محفوظ رکہا۔ ایک حجرہ کا واقعہ ہی دیکہہ لو کہ جیسا آپنے فرمایا تہا بجنسہ وہی ہوا۔

ایکمرتبہ حضرت علی نے خواب مین دیکہا کہ صبح کی نماز جناب رسالتمآب کے اقتدا کیساتہہ ادا فرمائی نماز سے فارغ ہونیکے بعد جناب رسالتمآب محراب سے تکیہ لگاکر تشریف فرما ہوے کہ ایک جاریہ ایک طبق مین تازہ چہوارے لیے ہوے آئی آپنے اوسمین سے ایک چہوارا اوٹہاکر فرمایا۔ علی کہاتے ہو۔ عرض کیا۔ ہان۔ آنحضرت نے ہاتہہ بڑہاکر آپکے منہ مین رکہدیا پہر دوسرا چہوارا اوٹہا کر وہی فرمایا انہون نے پہر وہی نعم عرض کیا آپ نے وہ بہی کہلادیا۔ اسکے بعد آنکہہ کہل گئی۔ آپ فرماتے ہین کہ جاگنے کے بعد میری عجیب

Marfat.com

حالت تھی حضور اقدس کے دیدار مبارک کو دل تڑپ رہا تھا اور چھوارونکی شیرینی میری زبان پر تھی۔ اوٹھکر مین نے وضو کیا اور مسجد کو چلدیا وہان حضرت عمر صبح کی نماز پڑہا رہی تھی مین بہی شریک ہو گیا۔ حضرت عمر نماز سے فارغ ہو کر محراب کے سہارے سے بیٹھ گئے میرے دل ہی مین آیا تھا کہ مین اپنا خواب بیان کر دون کہ اتنے مین ایک جاریہ چھوارونکا طبق لیکر آئی اور حضرت عمر کے سامنے رکھدیا حضرت عمر نے ایک چھوارا اوسمین سے اوٹھا کر فرمایا علی کہاتے ہو آپنے وہی کہا نعم آپنے اپنے ہاتھہ سے انکو کہلادیا پہر دوسرا چھوارا اوٹھا کر یہی فرمایا حضرت علی نے وہی نعم اس مرتبہ بہی فرمایا وہ بہی کہلادیا اوسکے بعد آپنے بقیہ چھوارے دوسرے صحابہ مین تقسیم فرمادیئے۔ حضرت علی فرماتے ہین میرے دل مین خواہش تہی کہ کچھہ اور اسی طرح سے کہلادین۔ آپنے فرمایا۔ اگر جناب رسالتمآب نے اور دیئے ہوتے تو ہم بہی دیتے۔ حضرت علی فرماتے ہین مجھے سخت تعجب ہوا کہ جو کچھہ شب کو مین نے دیکھا تھا اللہ تعالیٰ شانہ نے اوس سب پر آپکو مطلع فرمادیا۔ میرا یہہ خیال آنا تھا کہ آپنے پہر مجھے مخاطب کیا اور فرمایا اے علی مومن دین کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپنے فرمایا سچ ہے مین نے بالکل ایسا ہی دیکھا تھا اور یہی لذت اور مزا جو آپکے ہاتھہ سے حاصل ہوا بالکل وہی تھا کہ جو جناب رسالتمآب کے دست مبارک سے آیا تھا یہانسے معلوم ہو سکتا ہے کہ عرفان فاروقی کس درجہ پر تھا جسکو امام الاولیا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ عالم خواب مین ملاحظہ فرمائین اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم مین اوسکو مشاہدہ فرمالین وہ خاص کیفیت جسکو حضرت علی نے دست مبارک کے عطیہ سے محسوس کیا اسکو مین سوا اسکے کہ فنا فی الرسول اگر کوئی درجہ ہی تو وہ حضرت فاروق اعظم کا ہی اور کیا کہہ سکتا ہون۔ ارباب معنی اسمین غور فرماوین اور اس واقعہ کو مکرر سہ کرر پڑہین

ش

Marfat.com

اور خط اوٹھا کر تفضیل کے جھگڑون سے باز آئین - واقعی یہ ہی کہ آفتاب نبوت کا ایک خاص خاص پرتو ہر ذرہ پر پڑا اور ہر ذرہ اوس پرتو کی خصوصیت مین ایک دوسرے سے ممتاز ہے - صحابہ کے حالات کو دیکھیئے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کے حال پر حضور کی ایک خاص عنایت اور ایک خاص علاقہ تہا جسمین ہر شخص مست اور دوسری سے ممتاز تہا مگر اسمہ ری مستی یہ کمالِ مستی تہا کہ اون حضرات کو اپنی اس مستی کا بہی ہوش نہ تہا اور انا رجلٌ من رجال زبان زد حال تہا - اسیوجہ سے یہ بالکل محالات مین سے ہے کہ کسی صحابی کو من کل الوجوہ دوسرے صحابی پر فضیلت ہو بلکہ اگر ان حضرت کی دو شانین ایسی ہین جو دوسرے مین نہین تو اون دوسرے صحابی مین ایک شان ایسی ہو گی جو انمین نہین ہان اہل سنت والجماعۃ کے نزدیک بعض صحابہ کو بعض پر یقیناً فضیلت ہے اوس فضیلت مین اون ہی حثیات کو دخل ہی - یہ سمجہ لینا کہ مذہب اہل سنت والجماعۃ من کل الوجوہ افضلیت بعض صحابہ کا ہے بالکل غلط اور قلت تدبر پر مبنی ہے - شان مرتضوی اور شان فاروقی الگ دو شانین ہین بالکل اور ہر حیثیت مین ہم ہرگز یہ نہین کہہ سکتے کہ حضرت عمرؓ افضل ہین بعض خصوصیات جناب مرتضیؓ کی وہ ہین جنمین وہی ممتاز ہین اور نہ ہم یہی کہہ سکتے ہین کہ شان مرتضوی کو شان فاروقی پر ہر حیثیت مین فوقیت ہی - اب رہا یہ کہ وہ کونسی خصوصیات ہین جو ایک دوسرے کو باہدگر ممتاز کر رہی ہین اوسکے لئے بس ہم اسقدر کہنے کی لئے تیار ہین کہ اصول تصوف اور اونکی تکمیل جیسا کہ ہم تمہید مین عرض کر آئے ہین پورا پورا اس امر کا فیصلہ کر سکتے ہین کہ تصوف مین بہی شان عمری آیا اوسی پایہ کی ہے یا نہین جس پایہ کی آپکی خلافت تہی - ناظرین اسکو خوب غور سے دیکہکر رائے قایم کرین ورنہ خوش فہمی کسی دوسرے

Marfat.com

راستہ نہ لیجاسے مقام نہایت نازک اور باریک ہے۔
ایکمرتبہ حضرت عمرؓ مسجد مین تشریف فرماتھے ایک صاحب کا اوس جانب سے گذر ہوا آپ سے کسی نے عرض کیا حضرت آپ اسکو پہچانتے ہین۔ فرمایا کہ اسقدر تو مجھکو معلوم ہو چکا ہے کہ ایک شخص سواد بن قارب کاہن جو اپنی قوم مین ایک سربرآوردہ شخص تھا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بعثت مبارک کی خبرین دیا کرتا تھا اگر وہ شخص اب بھی ہی تو یہی ہے پھر اوسکو بلاکر دریافت فرمایا کہ وہ سواد بن قارب کاہن تم ہی ہو جو بعثت مبارک کی خبرین دیا کرتے تھے۔ اونھون نے جواب دیا ہان مین وہی ہون یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مشرف با سلام ہو چکے ہین آپنے فرمایا۔ اچھا تمہارا جن جو حضور سرور کائناتؐ کے متعلق خبرین لاتا تھا اونمین سے کوئی سناؤ تو سہی۔ حضرت سواد بن قارب نے کہا ایک شب کو مین کچھ سوتا اور کچھ جاگتا تھا جو میرا جن میرے پاس آکر میرے پانونکو ہلانے لگا اور کہا اے سواد بن قارب اگر صاحب فہم ہو تو سمجھو اگر کچھ کچھ سمجھ رکھتے ہو تو خوب سمجھو کہ قبیلہ لوی بن غالب مین پیغمبر آخر الزمان کی بعثت ہو گئی وہ خداوند عالم کی عبادت کی جانب سب کو بلا رہے ہین اوسکے بعد اوسنے یہ شعر پڑھنے شروع کیے۔

عجبت للجن وتجساسها	وشدها العیس باحلاسها
تهوی الی مکة تبغی الهدی	ما خیر الجن کانجاسها
فارحل الی الصفوة من هاشم	واسم بعینیک الی راسها

یعنی مجھے جنات کے تجسس اور اپنے اپنے اونٹونپر اونکی کاٹھیان کسنے کا تعجب ہوتا ہی وہ ہدایت کی طلب مین مکہ کی جانب چلے جا رہے ہین تمام جن ایک سے نہین تم بھی

Marfat.com

آل ہاشم مین سی برگزیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب کوچ کرو اور اونکے دیدار مبارک سی مشرف ہو۔ حضرت سواد فرماتے ہین کہ دوسری اور تیسری شب بہی یہی معاملہ ہوا اب تو میرے دل مین ایک خاص اثر ہوا جسنے مشرف باسلام ہونے پر مجبور کیا۔ وہ رات تو اسی مین گذاری صبح ہوتے ہی اونٹ پر کاٹھی کس مکہ کیجانب چل کھڑا ہوا۔ وہان معلوم ہوا کہ جناب سرور عالم یہان سی مدینہ کیجانب ہجرت فرما گئے وہان سی مین نے یہانکا عزم کیا یہان آکر اب مین نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ مسجد مبارک مین رونق افروز ہین مین مسجد کے دروازہ پر پہونچکر اپنی اونٹنی کو باندہ بوندہ خدمت اقدس مین حاضر ہوا۔ آپنے فرمایا۔ اور قریب آؤ مین قریب ہوا فرمایا اور قریب آؤ مین اور قریب ہوا اسقدر آپنے مجھکو قریب کرلیا کہ مین بالکل آپکے سامنے حاضر ہو گیا اوسکے بعد ارشاد ہوا۔ ہان کیا خبر ہے بیان کرو۔ مین نے اپنی تمام سرگذشت بیان کرکے اسلام قبول کرلیا جناب سرور عالم اس بیانسی نہایت مسرور ہوی اور دیگر صحابہ کے چہرون سی بہی خوشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ حضرت عمرؓ یہ سنتے ہی اون سے اوٹھکر ملے اور فرمایا۔ مین اس واقعہ کو سننا چاہتا تہا الحمد للہ آج تمہاری زبان سے اسکو سن لیا کہو اب بہی وہ جن تمہاری پاس آیا کرتا ہی حضرت سواد نے فرمایا کہ اسلام کے بعد نہین آیا اور قرآن پاک کی تلاوت نے ساری مزے بہلا دیئے مجہ اب کسی کی پروا نہین۔ یہ بہی ایک قسم کی فراست ہے کہ محض حالات کے سننے سے اوسکے مصداق کو متعین کرلیا جو کشف کے اقسام مین داخل ہے۔

ایکدفعہ آپ تشریف فرما تھے حابس بن سعد طائی نے اپنا خواب بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ آفتاب و ماہتاب مین لڑائی ہو رہی ہے اور ہر ایک کے ساتھ کچھ کچھ

Marfat.com

تارے ہین۔آپنے فرمایا تم کس جانب تھے۔اونہون نے عرض کیا۔ماہتاب کے جانب۔فرمایا حضرت میری جانب سے آپ کسی امر کے متولی نہون آپ مٹی موئی نشانی کے ساتھہ تھے۔یہی انکا حال ہوا۔جنگ صفین مین حضرت امیر معاویہؓ کے جانب تھے اور اوس جنگ مین آپکا انتقال ہوا۔تعبیر رویا بہی ایک قسم کا کشف یا فراست ہی ہے۔

ایکمرتبہ آپنے ایک بڑا لشکر کسی جانب روانہ فرمایا اوسکے متعلق ابہی کچھہ حال معلوم نہوا تہا کہ ایک روز آپنے کئی مرتبہ والبیکاہ والبیکاہ فرمایا۔کچھہ معلوم نہوا کہ یہ کیا ارشاد ہے جب وہ لشکر مظفر ومنصور واپس ہوا او انکی لشکر اپنی فتوحات بیان کرنے لگا۔آپنے فرمایا اسکو تو رہنے دو پہلے اوس شخص کی کیفیت بیان کر جسکو زبردستی تم نے پانی مین اوتارا تہا۔اوس نے عرض کیا۔حضور خدا کی قسم میرا مقصود ہرگز نہ تہا کہ کسی قسم کی اوسکو تکلیف پہونچاون۔ایک مقام پر پانی تہا اوسکی گہرائی دریافت کرنیکی غرض سے مین نے اوسکو پانی مین اوتارا وہ سخت سردی کا دن تہا سردی سے اوسکا تمام بدن اینٹھہ گیا اور وہ قریب مرگ ہوگیا آخری وقت مین اوس نے آپکو واعمراہ واعمراہ کہہ کر پکارا اور مر گیا اب سمجھہ مین آیا کہ آپ کا والبیکاہ فرمانا اسیکا جواب تہا۔آپنے فرمایا سیاست تو یہی چاہتی ہی کہ اسیوقت تمہاری گردن اوڑا دیجائے مگر خیر جاؤ۔اسی وقت اوسکے ورثا کو دیت دو اور میرے سامنے ہرگز نہ آؤ میرے نزدیک ایک مسلمان کی موت کے مقابلہ مین دوسرونکے مار ڈالنے کی خوشی کچھہ نہین ہوسکتی۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہین کہ جو امیر المومنین کی زبان سے نکلتا بالکل ویسا ہی ہوجایا کرتا تہا جب کبہی آپ فرماتے انی لاظنہ کذا وہ بالکل آپکے خیال ہی کے مطابق نکلتا۔ہمارا خیال ہی کہ تکمیل قوت عاملہ اور قوت عاقلہ کے بیان کیلئے اب دیگر روایات کی

Marfat.com

ہمکو ضرورت نہین غور کیا جاے تو اسی مین بہت ساری اصول تصوف اور تعلیمات و
کرامات والہامات اچھے طور سے معلوم ہو رہی ہین اور اب اسی لیے ہم اس بیان کو بہی
یہین پر ختم کیے دیتے ہین - والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول سیدنا و مولٰنا
محمدؐ و آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین -

تمت

شمس التواریخ کا تیسرا حصہ ختم ہوا

شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق اکتوبر ۱۹۰۶ء عیسوی

خاتمہ قابل غور ناظرین باتمکین

ما زیاران چشم نیکی داشتیم		خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم	

مدت مدید و عرصہ بعید سے نیازمند کی اقتضاے دلی تہی کہ شمس التواریخ کا حصہ سوم واقعات
خلافت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی عالم متبحر معتبر سے ترتیب دلوا کر طبع
کرے تا کہ وہ شایقین ناظرین جو بذریعہ تحریر و تقریر تہ دل سے طلب گار و خواستگار حصہ سوم
کے تہی چشم ما روشن دل ما شاد کے نعرے لگانے لگین چنانچہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو اس کار خیر
کی کفالت و اعانت مین حضرت افضل الفضلاء اکمل الکملاء فضیلت دستگاہ مولٰنا
محمد سعادت اللہ نے اصرار کے ساتھہ اس کوچہ دشوار گذار مین قدم ہمت بڑہایا اور کرمیت
اسلام کی چست کی اور با اینہمہ عہد وجہد یہ بہی اقرار فرمایا کہ بموجب آیہ ہدایت درایہ
رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر - کے نہ ہم اجرت کے طلبگار اور نہ مزد کی خواستگار
انشاء اللہ تعالیٰ اسکا اہتمام محض عند اللہ ہوگا اور بہت جلد ہوگا مزید برآن حضرت

Marfat.com

مولانا ممدوح نے ایک خواب کا دیکھنا بھی اسی اثنا میں بیان فرمایا چنانچہ ہر دو امر کی تصدیق دیباچہ مین باین عبارت ارقام فرمائی ہے "مجھے نہ داد کا اشتیاق ہے نہ صلہ طلبی کیسکے فرمان واجب الاذعان کی بجا آوری کا شوق مجھے لئے جا رہا ہے" لیکن باوصف فضل و کمال و فصاحت و بلاغت و علو ہمت قطع نظر صلہ و انعام و رویا احلام جناب مستطاب معلے القاب کو بمقتضاے بشریت ایسے کچھ حوائج و علائق دنیاوی پیش آے کہ فرمان واجب الاذعان کا شوق و ذوق قاطبۃً نسیاً منسیا بلکہ ہباءً منثوراً بنگیا غرض کہ مولنا مخدوم نے بتکلف تمام و بدقت مالاکلام طوعاً و کرہاً جولائی سنہ ۱۹۰۵ء تک صرف ۵۲۴ صفحے تک زیب قلم و زینت رقم فرمای جسکی اجرت ایک رقم معتدبہ یا فـ ۱۵ کے قریب ادا کی گئی مزید بر آن اس لیت و لعل و ڈھیل ڈہال کے سبب نیاز مند کو اسقدر ضرر پہونچا اور نقصان بے پایان اوٹھانا پڑا جسکے بیان مین ادب بصد ادب سد راہ ہی مگر یہ تو ملخصاً ضروری قابل اظہار ہے کہ بکثرت خریدار خریداری سے دست بردار ہی نہین بلکہ بیزار ہوگئے پس بہ مجبوری تمام یہ کام باداے معاوضہ حوالہ جناب مولوی وارث علی صاحب مؤلف حصص اولین کیا گیا اون سے بھی بہ تقاضای کبرسنی بہت کم کم مسودہ حاصل ہوا اسکے اوپر طرہ یہ ہوا کہ شروع سنہ ۱۹۰۶ء سے کاغذ بھی بہت دیر دیر سے اور وہ بھی بہ مجبوری مختلف کارخانون کا ملتا رہا اب بفضل خدا و برکت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حصہ سوم کامل و مکمل ہوگیا ہی اور حصہ چہارم زیر طبع تتمہ امر واقعی یہ ہی کہ نیاز مند کو حضرات علماء سے حسن عقیدت خاص و لطف ارادت بالاختصاص ہی کیونکہ از روی قرآن و حدیث اونکا پاس آداب جملہ مسلمانون پر فرض ہی نیاز مند بھی اس سے مستثنی نہین لیکن امر واقعی کے اظہار مین بی اختیار ہے بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ اللہ بس باقی ہوس۔ **الملتمس** نصیر الدین احمد مالک مطبع

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com